نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء

الحمد للہ کہ کتاب جامع اصول و فروع دین حاوی اقوال متقدمین و متاخرین احادیث نبوی مخزن آثار مصطفوی اعنی

جلد اول

جامع ترمذی

کامل المتن

محدث و فقیہ مولوی فضل احمد انصاری لاہوری سابق مصحح مطبع نولکشور لاہور نے حسب الایمای مالک مطبع مذکور بغرض فائدہ عام ترجمہ کیا

مطبع فیض منبع منشی نولکشور لکھنؤ میں حلیۂ طبع سے آراستہ ہوا

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ مطبع ہذا

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے ملسکتی ہے۔ جس کے ملاحظہ سے شائقین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین۔ قیمت بھی نسبتاً ارزان ہے۔ اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحے جو سادے تھے اُن مین بعض کتب حدیث و تفسیر فقہ وغیرہ اُردو۔ فارسی و عربی کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اسی قسم کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی حاصل ہو۔

نام کتاب	قیمت
تفاسیر (عربی)	
اسرار الفاتحہ - یہ تفسیر صرف سورۂ الحمد کی ہے جس کے مصنف ملا معین الدین ہروی نے نکات تصوف اور سورۂ فاتحہ کے فضائل کو احادیث و قرآن سے ثابت کیا ہے زبان عربی فارسی اس مین عبارت قرآن بخط نسخ اور تفسیر بخط نستعلیق لکھی ہے۔	۸ر
سواطع الالہام - یہ وہی علامہ فیضی کی بے نقط تصنیف ہے جس پر خود مصنف کو ناز تھا تمام قرآن شریف کی بے نقط تفسیر نہایت سلیس عبارت مین لکھی گئی اور مشکل الفاظ کے معنی کی آخر مین ایک فرہنگ شامل کردی گئی ہے اسکے ساتھ اُس وقت کے علما و فضلا کی تاریخین اور تقریظین بھی شامل ہین نہایت صحیح و خوشخط مجلد پارچہ عـــہ بلا جلد	لعـــہ
عرائس البیان - فی حقایق القرآن مشہور بہ تفسیر ملا روزبہان تمام تفسیر بمذاق تصوف مین لکھی گئی ہے نیز اس کے علامہ مصنف خود ایک بڑے صوفی صافی تھے دو حصہ یکجائی	۸عہ ر
فتح الخبیر - اس مین حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے وہ تمام نکات و فوائد بیان کئے ہین جنکا حفظ کرنا طالبان علم تفسیر کے لیے بیحد ضروری ہے ساتھ ہی تمام مطالب کو معنی خیز مختصر عبارت مین سمجھا دیا گیا ہے۔	۸ر
سراج المنیر - نہایت مشہور و معروف تفسیر ہے جس مین مشکلات کلام آلہی اور باریکیون کو واضح اور صاف کردیا گیا ہے نیز تمام اختلافات قرأت ناسخ اور منسوخ آیات کا بیان معتبر راویون کا تذکرہ فقہ کے مسئلون کا استخراج بہت خوبی سے کیا گیا ہے۔	بلا وصفحات عـــہ ر
تفسیر جلالین مع کمالین - نہایت مشہور اور داخل درس تفسیر۔	زیر طبع

نام کتاب	قیمت
تفاسیر (فارسی)	
میزان الفرقان - اصول تفسیر کا بیان - از ملا محمد عثمان۔	۸ر
تفسیر حسینی - مشہور و معروف عالم ملا حسین واعظ کی مستند مختصر اور جامع تفسیر ہے تمام رموز قرآنی کو اس مین نہایت صاف طریقہ سے بیان کیا ہے کاغذ گندہ پارچہ دیسی مجلد ؎ بلا جلد	ے ر
تفاسیر (اُردو)	
تفسیر قادری جیسی اصل کتاب تفسیر حسینی مستند ہے اُسی صورت سے اُس کا یہ ترجمہ مقبول عام اور مستند ہے مترجمہ مولانا فخرالدین صاحب فرنگی محلی مترجم کیمیاے سعادت کاغذ سفید گندہ ؎ رحنائی و رسمی	ہعہ ر
تفسیر سورۂ فاتحہ مسمّٰی بہ تحفۃ الاسلام - اس مین سورۂ فاتحہ کی تفسیر بیان کی گئی ہے	۰۲ر
تفسیر سورۂ یوسف چو مصرعہ - نہایت دلکش تفسیر ہے اس کی مقبولیت کا یہ ادنی ثبوت ہے کہ ہزارون جلدین ہاتھون ہاتھ فروخت ہوتی ہین	۵ر
فضائل بسم اللہ تفسیر قل ہو اللہ شریف - اس کے دیکھنے سے اس آیہ پاک اور سورۂ اخلاص کے فضائل اور اثرات معلوم ہوتے ہین۔	۰۲ر
تفسیر مرادیہ - تمام پارۂ عم کی نہایت سہل تفسیر ہے جس سے ہر ادنیٰ درجہ کا اُردو دان بھی کامل فائدہ اُٹھا سکتا ہے از شاہ مراد اللہ صاحب انصاری۔	بلا وصفحات عہر
منتہی الموعظۃ - یعنے تفسیر سورۂ اذا زلزلت جس مین قیامت بہشت و دوزخ کے حالات بیان کئے ہین۔	۱۲ر
سفر المبارک - تفسیر سورۂ یسین و تبارک۔	۱۲ر

فہرست ابواب ترجمہ جامع ترمذی جلد اول

ابواب الصلوة

ابواب العیدین

ابواب السفر

ابواب الزکوٰۃ

ابواب الصوم

ابواب الاحکام

ابواب الدیات

ابواب الحدود

※ مطلب یہ ہے کہ صرف باب لکھکر حدیثین لکھی ہین بخلاف اور مقام کے کہ یہ لکھا ہی باب فلان بیان مین۔ اسکو یاد رکھو جہان بغیر ترجمہ ابواب کا حوالہ دیا گیا ہی یہی مطلب ہے۔

نور علی نور یهدی الله لنوره من یشاء

الحمد للہ کہ کتاب جامع اصول و فروع دین حاوی اقوال متقدمین و متاخرین معدن احادیث نبوی مخزن آثار مصطفوی اعنے

جلد اول

ترجمہ جامع ترمذی

شامل المتن

عالم باعمل و فاضل بے بدل مولوی فضل احمد انصاری لاہوری نے بایمائے مطبع زبان عربی سے اُردو مین عام فہم ترجمہ کیا

مطبع فیض منبع منشی نولکشور لکھنؤ مین طبع ہو کر شائع ہوا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَخۡبَرَنَا الشَّیۡخُ ابو الفتح عبد الملک بن ابی القاسم عبد اللہ بن ابی سہل الہروی الکروخی رح فی العشر الاول من ذی الحجۃ سنۃ سبع واربعین وخمس مائۃ بمکۃ شرفہا اللہ وانا اسمع قال انا القاضی الزاہد ابو عامر محمود بن القاسم بن محمد الازدی رحمہ اللہ قراءۃ علیہ وانا اسمع فی ربیع الاول من سنۃ اثنین وثمانین واربع مائۃ قال الکروخی واخبرنا الشیخ ابو نصر عبد العزیز بن محمد بن علی بن ابراہیم التریاقی والشیخ ابو بکر احمد بن عبد الصمد بن ابی الفضل بن ابی حامد الغورجی رحمہما اللہ قراءۃ علیہم وانا اسمع فی ربیع الآخر من سنۃ احدی وثمانین واربع مائۃ قالوا انا ابو محمد عبد الجبار بن محمد بن عبد اللہ بن ابی الجراح الجراحی المروزی المرزبانی قراءۃ علیہ انا ابو العباس محمد بن احمد بن محبوب بن فضیل المحبوبی المروزی فاقربہ الشیخ الثقۃ الامین انا ابو عیسی محمد بن عیسٰی بن سورۃ بن موسی الترمذی الحافظ قال **ابواب الطہارۃ** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب ما جاء لا تقبل صلوۃ بغیر طہور حدثنا قتیبۃ بن سعید انا ابو عوانۃ عن سماک بن حرب ح قال وثنا ہناد ثنا وکیع عن اسرائیل عن سماک عن مصعب بن سعد عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقبل صلوۃ بغیر طہور ولا صدقۃ من غلول قال ہناد فی حدیثہ الا بطہور **قال** ابو عیسی ہٰذا الحدیث اصح شیء فی ہٰذا الباب واحسن وفی الباب عن ابی الملیح عن ابیہ وابی ہریرۃ وانس وابو الملیح بن اسامۃ اسمہ عامر ویقال زید بن اسامۃ بن عمیر الہذلی

ابواب الطہارۃ جو رسول اللہ صلعم سے منقول ہین **باب** اس بیان مین کہ نماز بغیر وضو کے قبول نہین ہوتی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے سماک بن حرب سے ح[1] کہا ترمذی نے اور حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اسرائیل سے انہنے سماک سے انہنے مصعب بن سعد سے انہنے ابن عمر سے انہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نماز بغیر وضو کے قبول نہین ہوتی اور نہ صدقہ چوری سے کہا ہناد نے اپنی حدیث مین مگر ساتھ پاکی کے[2] کہا ابو عیسٰی یعنے ترمذی نے اس باب مین یہ حدیث نہایت صحیح اور حسن ہی - اور اس باب مین روایت ہی ابی الملیح سے انہنے اپنے باپ سے اور روایت ہی ابی ہریرہ اور انس سے - اور ابو الملیح بن اسامہ کا نام عامر ہی اور یہ شخص زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی کے نام سے پکارا جاتا ہی

[1] یہ علامت ہی تحویل السند کی یعنے جب سند کا اعادہ کرتے ہین خواہ ابتدا سے شروع کرین یا درمیان سے تو یہ علامت لکھدیتے ہین ۱۲ منہ [2] ہناد اپنی روایت مین بغیر طہور کی جگہ الا بطہور کا لفظ روایت کرتا ہی یعنی قتیبہ کی روایت مین بغیر طہور ہی اور اسکی روایت مین الا بطہور ہی مولف کی عادت ہی کہ باب مین ایک دو حدیثین بیان کر دیتا ہی اور باقی جسقدر روایات اس باب مین اس مضمون کے وارد ہوئی ہون انکے راویون کے نام ذکر کر دیتا ہی کہ یہ حدیث فلان فلان شخص سے مروی ہی اور یہ بھی مولف کی عادت ہی کہ بیان کر دیتا ہی کہ یہ روایت صحیح ہی - یا ضعیف یا حسن یا مثلا اسمین اضطراب ہی علی ہذا القیاس جس قسم کی حدیث ہو بیان کر دیتا ہی کہ یہ روایت فلان قسم سے ہی جیسا کہ اس جگہ مولف نے کہا ہی کہ یہ روایت نہایت صحیح اور حسن ہی اور یہ بھی بیان کیا ہی کہ یہ روایت تین شخصون سے مروی ہی ایک ابو الملیح سے انہنے اپنے باپ سے روایت کی ہی دوسرے ابی ہریرہ سے تیسرے انس سے ۱۲

باب ماجاء فی فضل الطهور **حدثنا** اسحٰق بن موسی الانصاری نا معن بن عیسیٰ نا مالك بن انس **ح وحدثنا** قتیبة عن مالك عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة رض قال **قال** رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا توضأ العبد المسلم او المؤمن فغسل وجهه خرجت من وجهه كل خطیئة نظر الیها بعینیه مع الماء او مع آخر قطر الماء او نحو هٰذا واذا غسل یدیه خرجت من یدیه كل خطیئة بطشتها یداه مع الماء او مع اٰخر قطر الماء حتی یخرج نقیا من الذنوب **قال** ابو عیسیٰ هٰذا حدیث حسن صحیح وهو حدیث مالك عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة وابو صالح والد سهیل هو ابو صالح السمان واسمه ذكوان وابو هریرة اختلفوا فی اسمه فقالوا عبد شمس وقالوا عبد الله بن عمرو وهٰكذا قال محمد بن اسمٰعیل وهٰذا اصح وفی الباب عن عثمان وثوبان والصنابحی وعمرو بن عبسة وسلمان وعبد الله بن عمرو والصنابحی هٰذا الذی روی عن النبی صلی الله علیه وسلم فی فضل الطهور هو عبد الله الصنابحی والصنابحی الذی روی عن ابی بكر الصدیق رض لیس له سماع من النبی صلی الله علیه وسلم واسمه عبد الرحمٰن بن عسیلة ویكنی ابا عبد الله رحل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقبض النبی صلی الله علیه وسلم وهو فی الطریق وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم احادیث والصنابح بن الاعسر الاحمسی صاحب النبی صلی الله علیه وسلم یقال له الصنابحی ایضا وانما حدیثه قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول انی مكاثر بكم الامم فلا تقتتلن بعدی

باب ماجاء ان مفتاح الصلوة الطهور **حدثنا** هناد وقتیبة ومحمود بن غیلان قالوا نا وكیع عن سفیان وثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن نا سفیان عن عبد الله بن محمد بن عقیل عن محمد بن الحنفیة عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال مفتاح الصلوة الطهور وتحریمها التكبیر وتحلیلها التسلیم **قال** ابو عیسیٰ هٰذا الحدیث اصح شئ فی هٰذا الباب واحسن وعبد الله بن محمد بن عقیل هو صدوق وقد تكلم فیه بعض اهل العلم من قبل حفظه

باب اس بیان میں کہ وضو کی فضیلت کیا ہے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن بن عیسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے ح اور حدیث کی ہمسے قتیبہ نے مالک سے اُسنے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی مسلمان (یا فرمایا آپ نے مومن) وضو کرتا ہے اور اپنا مُنھ دھوتا ہے تو اُسکے مُنھ سے تمام ایسے گناہ جن کی طرف اُسنے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے پانی کے ساتھ یا فرمایا آپ نے آخر قطرے پانی کے ساتھ یا مثل اسکے کوئی اور لفظ آپ نے ذکر کیا ہے (شک راوی) خارج[1] ہوجاتے ہیں۔ اور جب دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اُسکے ہاتھوں سے تمام ایسے گناہ جو اُسکے ہاتھوں کے پکڑنے سے سرزد ہوئے ہیں۔ پانی کے ساتھ یا فرمایا آپ نے آخر قطرے پانی کے ساتھ (شک راوی) خارج ہوجاتے ہیں تاکہ وہ گناہوں سے صاف ہوکر نکلتا ہے۔ **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث روایت کی ہے مالک نے سہیل سے اُسنے ابی ہریرہ سے۔ اور ابو صالح جو سہیل کا والد ہے ابو صالح سمان ہے نام اسکا ذکوان ہے۔ اور ابو ہریرہ کے نام میں لوگوں کا اختلاف ہے کہا بعض نے عبد شمس ہے اور کہا بعض نے عبد اللہ بن عمرو ہے۔ او راسیطرح کہا ہے محمد بن اسماعیل یعنے بخاری نے اور یہی صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عثمان اور ثوبان اور صنابحی اور عمرو بن عبسہ اور سلمان اور عبد اللہ بن عمرو سے اور صنابحی جو ابی بکر صدیق سے روایت کرتا ہے اسکا سماع نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہے اور نام اُسکا عبد الرحمٰن بن عسیلہ ہے اور کنیت اُسکی ابو عبد اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف اُسنے رحلت کی تھی سو نبی صلعم فوت ہوگئے اور یہ ابھی راستہ ہی میں تھا اور اُسنے کئی حدیثیں نبی صلعم سے روایت کی ہیں۔ اور صنابح بن اعسر احمسی نبی صلعم کا صحابی ہے اسکو صنابحی بھی کہتے ہیں۔ اور حدیث اسکی یہی ہے کہ کہا اُسنے سُنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہیں بسبب تمھارے تمام امتوں پر فخر کرنے والا ہوں بس تم میرے پیچھے لڑنا نہیں **باب** اس بیان میں کہ نماز کی کنجی وضو ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد اور قتیبہ اور محمود بن غیلان نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے۔ کہا ترمذی نے اور حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے محمد ابن حنفیہ سے اُسنے علی رضی اللہ عنہ سے آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نماز کی کنجی[2] وضو ہے اور حرام کرنے والی اُسکی تکبیر ہے اور حلال کرنیوالی اُسکی تسلیم ہے۔ **کہا** ابو عیسیٰ نے اس باب میں یہ حدیث تمام حدیثوں سے صحیح اور حسن ہے۔ اور عبد اللہ بن محمد بن عقیل صادق ہے مگر بعض اہل علم نے اسکے حق میں اُسکے حافظہ کی بابت کلام کیا ہے۔

[1] متقدمین کو اس امر کا زیادہ خیال رہتا تھا کہ مبادا کوئی ایسا لفظ مُنھ سے نکلجائے جو نبی صلعم نے فرمایا ہو کیونکہ نبی صلعم نے فرمایا ہے من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار یعنے جو شخص قصداً مجھپر جھوٹ بولے وہ اپنی جگہ آگ میں بنائے اس سبب سے بعض جگہ راوی کہدیتے ہیں کہ آپ نے یون فرمایا ہے یا اسطرح۔ اگر کوئی کہے کہ جب وضو کرنے سے تمام گناہ دور ہوگئے تو پھر نماز کا یا مسجد کیطرف جانیکا کیا فائدہ ہوگا جواب اسکا یہ ہے کہ بیشک گناہ تو وضو سے دور ہوجاتے ہیں مگر نماز کا پڑھنا اور مسجد کیطرف جانا زیادتی درجات کے واسطے ہے۔ اور وضو سے یا مسجد کیطرف جانے سے گنا

وسمعت محمد بن اسمٰعیل یقول کان احمد بن حنبل واسحٰق بن ابراهیم والحمیدی یحتجون بحدیث عبد الله بن محمد بن عقیل قال محمد بن اسمٰعیل وهو مقارب الحدیث وفی الباب عن جابر وابی سعید **باب** ما یقول اذا دخل الخلاء **حدثنا** قتیبة وهناد قالا نا وکیع عن شعبة عن عبد العزیز بن صهیب عن انس بن مالک رض قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا دخل الخلاء قال اللهم انی اعوذ بك قال شعبة وقد قال مرة اخری اعوذ بالله من الخبث والخبیث والخبث والخبائث وفی الباب عن علی وزید بن ارقم وجابر وابن مسعود رض **قال** ابو عیسی حدیث انس اصح شئ فی هذا الباب واحسن وحدیث زید بن ارقم فی اسناده اضطراب روی هشام الدستوائی وسعید بن ابی عروبة عن قتادة وقال سعید عن القاسم بن عوف الشیبانی عن زید بن ارقم وقال هشام عن قتادة عن زید بن ارقم ورواه شعبة ومعمر عن قتادة عن النضر بن انس وقال شعبة عن زید بن ارقم وقال معمر عن النضر بن انس عن ابیه **قال** ابو عیسی سألت محمدا عن هذا فقال یحتمل ان یکون قتادة روی عنهما جمیعا **حدثنا** احمد بن عبدة الضبی نا حماد بن زید عن عبد العزیز بن صهیب عن انس بن مالک ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا دخل الخلاء قال اللهم انی اعوذ بك من الخبث والخبائث هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما یقول اذا خرج من الخلاء **حدثنا** محمد بن حمید بن اسمٰعیل نا مالک بن اسمٰعیل عن اسرائیل عن یوسف بن ابی بردة عن ابیه عن عائشة رض قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا خرج من الخلاء قال غفرانك **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث اسرائیل عن یوسف بن ابی بردة وابو بردة ابن ابی موسی اسمه عامر بن عبد الله بن قیس الاشعری ولا یعرف فی هذا الباب الا حدیث عائشة رض

اور سنا مین نے محمد بن اسماعیل سے کہ کہتا احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم اور حمیدی عبد اللہ بن محمد بن عقیل کی حدیث سے حجت پکڑتے تھے۔ اور کہا محمد بن اسماعیل نے۔ اور یہ مقارب الحدیث ہی۔ اور اس باب مین جابر اور ابی سعید سے بھی روایت ہی **باب** جب کوئی شخص پائخانہ مین جائے تو کیا کہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور ہناد نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے وکیع نے شعبہ سے اُسنے عبد العزیز بن صہیب سے اُسنے انس بن مالک سے کہ کہا اُسنے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پائخانہ مین جاتے تھے تو یہ کہتے تھے اللهم انی آخر یعنی الٰہی مین تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہون۔ کہا شعبہ نے دوسری مرتبہ میرے استاذ عبد العزیز نے یہ دعا بیان کی ہی اعوذ باللہ من الخبث والخبیث او الخبث والخبائث۔ اور اس باب مین روایت ہی حضرت علی اور زید بن ارقم اور جابر اور ابن مسعود سے **کہا** ابو عیسٰی یعنے ترمذی نے انس کی حدیث اس باب مین تمام حدیثون سے زیادہ صحیح اور حسن ہی اور زید بن ارقم کی حدیث کی سند مین اضطراب ہی روایت کی ہشام دستوائی اور سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے اور روایت کی سعید نے قاسم بن عوف شیبانی سے اُسنے زید بن ارقم سے۔ اور روایت کی ہشام نے قتادہ سے اُسنے زید بن ارقم سے۔ اور روایت کیا اسکو شعبہ اور معمر نے قتادہ سے اُسنے نضر بن انس سے۔ اور روایت کی شعبہ نے زید بن ارقم سے اور روایت کی معمر نے نضر بن انس سے اُسنے اپنے باپ سے۔ کہا ابو عیسٰی نے مین نے اسکی بابت محمد بن اسماعیل سے سوال کیا اُس نے کہا ممکن ہی۔ کہ قتادہ نے اُن دونون سے یعنے زید بن ارقم اور نضر سے روایت کی ہو **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے عبد العزیز بن صہیب سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ مین داخل ہوتے تو کہتے الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون جنون اور جنیون سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** جب پائخانہ سے نکلے تو کیا کہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید بن اسماعیل نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن اسماعیل نے اسرائیل سے اُسنے یوسف بن ابی بردہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا اُس نے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پائخانہ سے نکلتے تھے تو کہتے تھے غفرانک یعنے الٰہی مین تیری بخشش طلب کرتا ہون **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن غریب ہی ہم اسکو نہین پہچانتے مگر حدیث اسرائیل سے اُنے یوسف بن ابی بردہ سے۔ اور ابو بردہ بن ابی موسی کا نام عامر بن عبد اللہ بن قیس اشعری ہی۔ اور اس باب مین سوائے حدیث حضرت عائشہ کے کوئی اور حدیث مشہور نہین ہی

لہ کہا ترمذی نے اس روایت مین اضطراب ہی بعد اسکے اضطراب کی وجہ بیان کی ہی کہ اولا اس روایت کو ہشام دستوائی اور سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے روایت کیا ہی پہان دونون آپسمین اختلاف ہی یعنی سعید تو قتادہ کا استاد قاسم بن عوف شیبانی اور اسکا استاد زید بن ارقم بیان کرتا ہی اور ہشام قتادہ کا استاد زید بن ارقم کہتا ہی حاصل یہ کہ سعید اور قتادہ اور زید بن ارقم کے درمیان واسطہ قاسم شیبانی کا بیان کرتا ہی اور ہشام ان دونون مین کوئی واسطہ بیان نہین کرتا ہی۔ اور کہا ترمذی نے نیز اس روایت کو شعبہ اور معمر نے قتادہ سے اُسنے نضر بن انس سے روایت کیا ہی

باب فی النهی عن استقبال القبلة بغائط او بول **حدثنا** سعید بن عبد الرحمن المخزومی نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن عطاء بن یزید اللیثی عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اتیتم الغائط فلا تستقبلوا القبلة بغائط ولا بول ولا تستدبروها ولکن شرقوا او غربوا قال ابو ایوب فقدمنا الشام فوجدنا مراحیض قد بنیت مستقبل القبلة فننحرف عنها ونستغفر الله وفی الباب عن عبد الله بن الحارث ومعقل بن ابی الهیثم ویقال معقل بن ابی معقل وابی امامة وابی هریرة وسهل بن حنیف **قال** ابو عیسی حدیث ابی ایوب احسن شیء فی هذا الباب واصح وابو ایوب اسمه خالد بن زید والزهری اسمه محمد بن مسلم بن عبید الله بن شهاب الزهری وکنیته ابو بکر قال ابو الولید المکی قال ابو عبد الله الشافعی انما معنی قول النبی صلی الله علیه وسلم لا تستقبلوا القبلة بغائط ولا بول ولا تستدبروها انما هذا فی الفیافی فاما فی الکنف المبنیة له رخصة فی ان یستقبلها وهکذا قال اسحق وقال احمد بن حنبل انما الرخصة من النبی صلی الله علیه وسلم فی استدبار القبلة بغائط او بول فاما استقبال القبلة فلا یستقبلها کانه لم یر فی الصحراء ولا فی الکنیف ان یستقبل القبلة **باب** ما جاء من الرخصة فی ذلک **حدثنا** محمد بن بشار ومحمد بن المثنی قالا نا وهب بن جریر نا ابی عن محمد بن اسحق عن ابان بن صالح عن مجاهد عن جابر بن عبد الله قال نهی النبی صلی الله علیه وسلم ان نستقبل القبلة ببول فرایته قبل ان یقبض بعام یستقبلها وفی الباب عن ابی قتادة وعائشة وعمار **قال** ابو عیسی حدیث جابر فی هذا الباب حدیث حسن غریب وقد روی هذا الحدیث ابن لهیعة عن ابی الزبیر عن جابر عن ابی قتادة انه رای النبی صلی الله علیه وسلم یبول مستقبل القبلة اخبرنا بذلک قتیبة قال نا ابن لهیعة

باب پیشاب اور پائخانے کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا منع ہی **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمٰن مخزومی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے عطاء بن یزید لیثی سے اُسنے ابو ایوب انصاری سے کہ کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم جائے ضرور کو جایا کرو تو قبلہ کے سامنے نہ بیٹھا کرو نہ جائے ضرور کے وقت اور نہ پیشاب کے وقت بلکہ پورب یا پچھم بیٹھا کرو۔ کہا ابو ایوب نے ہم شام مین آئے تو دیکھا کہ پائخانے قبلہ کیطرف بنائے گئے ہین سو ہم پائخانہ بیٹھنے کے وقت اُس طرف سے منہ پھیر لیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتے تھے اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن حارث اور معقل بن ابی الہیثم اور اُسکو معقل بن ابی معقل بھی کہتے ہین اور ابی امامہ اور ابی ہریرہ اور سہل بن حنیف سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے ابو ایوب کی حدیث اس باب مین سب سے زیادہ حسن اور صحیح ہی اور ابو ایوب کا نام خالد بن زید ہی اور زہری کا نام محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شہاب زہری ہی اور کنیت اُسکی ابو بکر ہی کہا ابو الولید مکی نے کہ کہا عبد اللہ شافعی نے مراد آنحضرتؐ کے قول سے کہ قبلہ کیطرف منہ نہ کیا کرو نہ جائے ضرور کے وقت اور نہ پیشاب کے وقت اور نہ اسکی طرف پیٹھ کیا کرو معنی اسکے یہ ہین کہ یہ حکم جنگل مین ہی۔ لیکن وہ پائخانے جو آبادی مین بنائے گئے ہین۔ اُن مین رخصت ہی کہ قبلہ کیطرف منہ کر لیا جاوے اور اسی طرح کہا ہی اسحاق نے۔ اور کہا امام احمد بن حنبل نے رخصت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جائے ضرور یا پیشاب کرنے کے وقت قبلہ کیطرف پیٹھ کرنے مین ہی۔ اور منہ تو ہر حالت مین قبلہ کیطرف نہین کرنا چاہئے گویا امام احمد جنگل اور پائخانون مین قبلہ کیطرف منہ کرنے کو جائز نہین رکھتے **باب** اس بیان مین جو مسئلہ مذکورہ مین رخصت وارد ہوئی ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار اور محمد بن مثنیٰ نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے محمد بن اسحاق سے اُسنے ابان بن صالح سے اُسنے مجاہد سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا اُسنے ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہی کہ قبلہ کیطرف پیشاب کرنے کے وقت منہ کرین۔ پھر مین نے آپ کو ایک سال فوت ہونے سے پہلے دیکھا کہ قبلہ کیطرف منہ کر رہے تھے۔ اور اس باب مین روایت ہی ابی قتادہ اور عائشہ اور عمار سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی اس باب مین حسن غریب ہی۔ اور روایت کیا ہی اس حدیث کو ابن لہیعہ نے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے ابی قتادہ سے یہ کہ دیکھا اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قبلہ کی طرف منہ کرکے بول کرتے تھے خبر دی ہمکو اسکی قتیبہ نے کہا خبر دی ہمکو ابن لہیعہ نے

ؔ جائے ضرور اور پیشاب کے وقت قبلہ کے سامنے بیٹھنا اور پیٹھ دیکر بیٹھنا امام اعظم کے نزدیک درست نہین نہ جنگل مین نہ آبادی مین اور امام شافعی کے نزدیک جنگل مین منع ہی اور آبادی مین درست چنانچہ عبد اللہ بن عمر کی اسمین روایت ہی لیکن زیادہ احتیاط امام اعظم کے مذہب مین ہی اور یہ جو فرمایا پورب یا پچھم بیٹھا کرو یہ حکم مدینہ والونکو فرمایا کیونکہ اُنکا قبلہ دکھن کیطرف ہی ہندوستان کا قبلہ پچھم کیطرف ہی تو یہان اُتر دکھن جائے ضرور بیٹھنا چاہئے نہ پورب پچھم اس حدیث کے عموم سے معلوم ہوتا ہی کہ نہی جنگل اور آبادی دونون مین ہی جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہ اور مجاہد اور ابراہیم نخعی اور سفیان ثوری کا ہی اور امام احمد سے بھی ایک روایت اسیطرح سے مروی ہی اور امام شافعی اور مالک اور اسحاق اور احمد نے ایک روایت مین تخصیص اس حدیث کی ابن عمر کی روایت سے جو دلالت کرتی ہی کہ آبادی مین قبلہ کیطرف پیٹھ کرنی جائز ہی اور جابر کی روایت سے جو کہ مسند امام احمد اور ابو داؤد اور ابن خزیمہ مین مذکور ہی جو دلالت کرتی ہی کہ آبادی مین قبلہ کیطرف پائخانہ کے وقت منہ کرنا جائز ہی یعنی یہ دونون حدیثین ابن عمر اور جابر کی بلکہ اسکی تخصیص کرتی ہین ورنہ ابن عمر کی حدیث سے تو فقط پیٹھ کرنا ہی جائز معلوم ہوتا تھا اور دوسرے حکم کو اُسپر قیاس

وحدیث جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصح من حدیث ابن لھیعۃ وابن لھیعۃ ضعیف عند اہل الحدیث ضعفہ یحیی ابن سعید القطان وغیرہ **ثنا** ھناد نا عبدۃ عن عبید اللہ بن عمر عن محمد بن یحیی بن حبان عن عمہ واسع بن حبان عن ابن عمر قال رقیت یوما علی بیت حفصۃ فرایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی حاجتہ مستقبل الشام مستدبر الکعبۃ ھذا حدیث حسن صحیح **باب** النھی عن البول قائما **ثنا** علی بن حجر نا شریک عن المقدام بن شریح عن ابیہ عن عائشۃ قالت من حدثکم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یبول قائما فلا تصدقوہ ما کان یبول الا قاعدا وفی الباب عن عمر و بریدۃ **قال** ابو عیسی حدیث عائشۃ احسن شیء فی ھذا الباب واصح وحدیث عمر انما روی من حدیث عبد الکریم بن ابی المخارق عن نافع عن ابن عمر عن عمر قال رأنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابول قائما فقال یا عمر لا تبل قائما فما بلت قائما بعد وانما رفع ھذا الحدیث عبد الکریم بن ابی المخارق وھو ضعیف عند اہل الحدیث ضعفہ ایوب السختیانی وتکلم فیہ وروی عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر قال قال عمر ما بلت قائما منذ اسلمت وھذا اصح من حدیث عبد الکریم وحدیث بریدۃ فی ھذا غیر محفوظ ومعنی النھی عن البول قائما علی التادیب لا علی التحریم وقد روی عن عبد اللہ بن مسعود قال ان من الجفاء ان تبول وانت قائم **باب** ما جاء من الرخصۃ فی ذلک **حدثنا** ھناد نا وکیع عن الاعمش عن ابی وائل عن حذیفۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی سباطۃ قوم فبال علیھا قائما فاتیتہ بوضوء فذھبت لاتأخر عنہ فدعانی حتی کنت عند عقبیہ فتوضأ ومسح علی خفیہ **قال**

اور حدیث جابر کی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ صحیح ہے ابن لہیعہ کی حدیث سے۔ اور ابن لہیعہ اہل حدیث کے نزدیک ضعیف ہے ضعیف کیا اسکو یحیی بن سعید القطان وغیرہ نے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے عبد اللہ بن عمر سے اُسنے محمد بن یحیی بن حبان سے اُسنے اپنے چچا واسع بن حبان سے اُسنے ابن عمر سے کہ کہا اُسنے مین ایک دن حفصہ کے گھر پر چڑھا پس دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جائے ضرورت پر شام کی طرف منھ کرنے والے تھے اس حالت مین پیٹھ قبلہ کیطرف تھی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت مین **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے مقدام بن شریح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا اُسنے جو شخص تمکو حدیث کرے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو اُسکی تصدیق نہ کرو آنحضرت پیشاب نہین کرتے تھے مگر بیٹھ کر۔ اور اس باب مین روایت ہے عمر اور بریدہ سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی اس باب مین سب سے زیادہ صحیح اور حسن ہے اور حدیث عمر کی بالتحقیق روایت کی گئی ہے طریق عبد الکریم بن ابی المخارق سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا اُسنے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا۔ پس فرمایا اے عمر کھڑا ہو کر پیشاب مت کیا کر پھر بعد اسکے مین نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہین کیا۔ اور مرفوع تو اس حدیث کو عبد الکریم بن ابی المخارق نے بھی کیا ہے حالانکہ وہ اہلحدیث کے نزدیک ضعیف ہے۔ ضعیف کیا ہے اسکو ایوب سختیانی نے اور اُسنے اسکے حق مین کلام کیا ہے۔ اور روایت کی ہے عبید اللہ نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے کہا عمر نے جب سے کہ مین مسلمان ہوا ہون کھڑے ہو کر پیشاب نہین کیا اور یہ حدیث عبد الکریم کی حدیث سے صحیح ہے۔ اور حدیث بریدہ کی اس باب مین محفوظ نہین ہے اور کھڑا ہو کر پیشاب کرنے سے ممانعت جو ہے بطور تادیب کے ہے نہ بطور تحریم کے۔ اور عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ کہا اُسنے ظلم سے ہے یہ کہ تو پیشاب کرے اس حالت مین کہ کھڑا ہو **باب** اس بیان مین جو اس مین رخصت وارد ہوئی ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے حذیفہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے گھورے پر آئے پس اسپر کھڑے ہو کر پیشاب کیا پھر مین آپ کے پاس پانی لایا پھر پیچھے ہٹ گیا پس آپ نے مجھے بلایا حتی کہ مین آپ کے پیچھے ہو گیا۔ پس آپ نے وضو کیا اور موزون پر مسح کیا

---

[1] گھورا وہ جگہ ہے جہان خس وخاشاک ڈالتے ہین عموماً یہ جگہ نرم ہوتی ہے اسلیے پیشاب کی چھینٹین اُڑتی نہین بعض نے اسپر اعتراض کیا ہے کہ غیر کی جگہ پر بلا اذن پیشاب کرنے مین تو ضرر ہے جواب سکا یہ ہے جائز ہے کہ یہ جگہ ایسی ہوتی ہے جسمین اذن لینے کی کچھ ضرورت نہین کیونکہ ایسی جگہ علی العموم ایسے ہی کامون کیواسطے ہوتی ہے اور عموماً ہر ایک کے لیے اذن ہی ہوتا ہے۔ اور چونکہ خود ہی یہ جگہ ناپاک اور بدبودار ہوتی ہے اسلیے پیشاب کرنے سے کچھ زیادہ ضرر لوگون کو نہین پہونچ سکتا اور دوسرا یہ کہ جائز ہے کہ آپکو اذن صراحتاً یا کنایتاً حاصل ہو گیا ہو۔ یا جائز ہے کہ آپ کو اپنی امت کے مال مین تصرف کرنا جائز ہو کیونکہ آپ مومنون کے حق مین اُنکی جانون اور مالون سے زیادہ حقدار ہین اگرچہ یہ معنی صحیح ہین مگر آپ کی نسبت اخلاق حمیدہ کے کوئی ایسا فعل صراحتاً آپ سے سرزد نہین ہوا قولہ اور حدیث ابی وائل کی جو حذیفہ سے مروی ہے زیادہ صحیح ہے۔ اس روایت سے جو ابی وائل نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے کذا فی الفتح ۱۲

ابوعیسیٰ

ابو عیسی وھکذا روی منصور و عبیدۃ الضبی عن ابی وائل عن حذیفۃ مثل روایۃ الاعمش وروی حماد بن ابی سلیمن و عاصم بن بھدلۃ عن ابی وائل عن المغیرۃ بن شعبۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وحدیث ابی وائل عن حذیفۃ اصح وقد رخص قوم من اھل العلم فی البول قائما **باب** فی الاستتار عند الحاجۃ **حدثنا** قتیبۃ نا عبد السلام بن حرب عن الاعمش عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد الحاجۃ لم یرفع ثوبہ حتی یدنو من الارض **قال** ابو عیسی ھکذا روی محمد بن ربیعۃ عن الاعمش عن انس ھذا الحدیث وروی وکیع والحمانی عن الاعمش قال قال ابن عمر کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد الحاجۃ لم یرفع ثوبہ حتی یدنو من الارض وکلا الحدیثین مرسل ویقال لم یسمع الاعمش من انس بن مالک ولا من احد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد نظر الی انس بن مالک قال رأیتہ یصلی فذکر عنہ حکایۃ فی الصلوۃ والاعمش اسمہ سلیمان بن مھران ابو محمد الکاھلی وھو مولی لھم قال الاعمش کان ابی حمیلا فورثہ مسروق **باب** کراھیۃ الاستنجاء بالیمین **حدثنا** محمد بن ابی عمر المکی نا سفیان بن عیینۃ عن معمر عن یحیی بن ابی کثیر عن عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یمس الرجل ذکرہ بیمینہ وفی الباب عن عائشۃ و سلمان وابی ھریرۃ وسھل بن حنیف **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح وابو قتادۃ اسمہ الحارث بن ربعی والعمل علی ھذا عند اھل العلم کرھوا الاستنجاء بالیمین **باب** الاستنجاء بالحجارۃ **حدثنا** ھناد نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابراھیم عن عبد الرحمن بن یزید قال قیل لسلمان قد علمکم نبیکم کل شیء حتی الخراءۃ قال سلمان اجل نھانا ان نستقبل القبلۃ بغائط او بول او ان نستنجی بالیمین او ان یستنجی احدنا باقل من ثلثۃ احجار او ان نستنجی برجیع او بعظم

ابو عیسیٰ نے اور اسی طرح روایت کی ہی منصور اور عبیدہ ضبی نے ابی وائل سے اُسنے حذیفہ سے مثل روایت اعمش کے اور روایت کی حماد بن ابی سلیمان اور عاصم بن بہدلہ نے ابی وائل سے اُسنے مغیرہ بن شعبہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی وائل کی جو حذیفہ سے مروی ہی۔ زیادہ صحیح ہی اور ایک قوم نے اہل علم سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے مین رخصت دی ہی **باب** جائے ضرورت کے وقت پردے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد السلام بن حرب نے اعمش سے اُسنے انس سے کہا اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ کا ارادہ کرتے تو اپنا کپڑا نہ اُٹھاتے حتی کہ زمین سے قریب ہوتے **کہا** ابو عیسیٰ نے اسی طرح روایت کیا ہی محمد بن ربیعہ نے اعمش سے اُسنے انس سے اس حدیث کو۔ اور روایت کی ہی وکیع اور حمانی نے اعمش سے کہا اُسنے کہا ابن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ کا ارادہ کرتے تو کپڑا نہ اُٹھاتے تاکہ زمین سے قریب ہوتے اور یہ دونون حدیثین مرسل ہین۔ اور کہا گیا ہی کہ اعمش نے انس بن مالک سے سُنا نہین اور نہ کسی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے۔ ہان اُسنے انس بن مالک کو دیکھا ہی کہا اُسنے مین نے اسکو نماز پڑھتے دیکھا ہی اور اُسنے اس سے نماز کی حکایت کی ہی۔ اور اعمش[1] کا نام سلیمان بن مہران ابو محمد کاہلی ہی۔ اور وہ انکا مولیٰ ہی کہا اعمش نے میرا باپ حمیل تھا مسروق اسکا وارث ہوا تھا **باب** دائین ہاتھ سے استنجا کی کراہت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن ابی عمر مکی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے معمر سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہی کہ مرد دائین ہاتھ سے اپنے ذکر کو مس[2] کرے اور اس باب مین روایت ہی عائشہؓ اور سلمان اور ابی ہریرہ اور سہل بن حنیف سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور ابو قتادہ کا نام حارث بن ربعی ہی۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہی یعنی اُنھون نے دائین ہاتھ سے استنجا کرنے کو مکروہ جانا ہی **باب** ڈھیلون کے ساتھ استنجا کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے عبد الرحمن بن یزید سے کہ کہا اُسنے کسی نے سلمان سے کہا کہ تمکو تمھارے نبیؐ نے تمام چیزین سکھلا دی ہین حتی کہ پائخانہ بیٹھنا بھی۔ کہا سلمان[3] نے ہان ہمکو آپ نے منع کیا ہی کہ پائخانہ یا پیشاب کرنے کے وقت قبلہ کیطرف منھ کرین۔ یا دائین ہاتھ سے استنجا کرین۔ یا کوئی شخص ہم مین سے تین ڈھیلون سے کم مین استنجا کرے یا لید یا ہڈیون سے استنجا کرین

[1] اعمش کا نام سلیمان بن مہران ہی۔ ابو محمد اُسکی کنیت ہی۔ اور کاہل کیطرف اسلیے منسوب ہی کہ یہ شخص کسی وقت انکا غلام رہا۔ جیسا مؤلف نے کہا یہ انکا یعنی کاہل کا مولی ہی یعنی غلام آزاد کردہ شدہ حمیل اس کو بولتے ہین جو لڑکپن مین اپنے شہر سے اُٹھایا جاوے اور اسلام مین پیدا نہوا ہو حاصل یہ کہ اعمش کہتا ہی کہ میرے باپ کو لڑکپن مین لوگ اُٹھا لائے تھے اور مسروق نے اسکی پرورش کی تھی ۱۲ [2] مطابقت اسکی باب سے اسطرح ہی کہ جب ذکر کو دائین ہاتھ سے چھونا منع ہی۔ اور استنجا سوا مس کرنے کے ممکن نہین لہذا دائین ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہوگا ۱۲ [3] سلمان سے سوال تو کسی نے اگرچہ بطور استہزا کے کیا تھا لیکن جواب اُسنے حکیمانہ دیا ہی اس کے استہزا کی طرف کچھ خیال نہ کیا ۱۲

وفی الباب عن عائشۃ وخزیمۃ بن ثابت وجابر وخلاد بن السائب عن ابیہ **قال** ابو عیسی حدیث سلمان حدیث حسن صحیح و
ھو قول اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم راوا ان الاستنجاء بالحجارۃ یجزئ وان لم یستنج بالماء اذا انقی
اثر الغائط والبول وبہ یقول الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحق **باب** فی الاستنجاء بالحجرین **حدثنا** ھناد وقتیبۃ
قالا نا وکیع عن اسرائیل عن ابی اسحاق عن ابی عبیدۃ عن عبد اللہ قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ فقال التمس لی ثلثۃ
احجار قال فاتیتہ بحجرین وروثۃ فاخذ الحجرین والقی الروثۃ وقال انھا رکس **قال** ابو عیسی وھکذا روی قیس بن الربیع ھذا الحدیث
عن ابی اسحاق عن ابی عبیدۃ عن عبد اللہ نحو حدیث اسرائیل وروی معمر وعمار بن رزیق عن ابی اسحق عن علقمۃ عن عبد اللہ وروی
زھیر عن ابی اسحق عن عبد الرحمن بن الاسود عن ابیہ الاسود بن یزید عن عبد اللہ وروی زکریا بن ابی زائدۃ عن ابی اسحق عن
عبد الرحمن بن یزید عن عبد اللہ وھذا حدیث فیہ اضطراب **قال** ابو عیسی سالت عبد اللہ بن عبد الرحمن ای الروایات فی ھذا عن
ابی اسحاق اصح فلم یقض فیہ بشئ وسالت محمدا عن ھذا فلم یقض فیہ بشئ وکانہ رای حدیث زھیر عن ابی اسحاق عن عبد الرحمن
بن الاسود عن ابیہ عن عبد اللہ اشبہ ووضعہ فی کتابہ الجامع واصح شئ فی ھذا عندی حدیث اسرائیل وقیس عن ابی اسحاق عن ابی عبیدۃ
عن عبد اللہ لان اسرائیل اثبت واحفظ لحدیث ابی اسحاق من ھؤلاء وتابعہ علی ذلک قیس بن الربیع وسمعت ابا موسی محمد
بن المثنی یقول سمعت عبد الرحمن بن مھدی یقول ما فاتنی الذی فاتنی من حدیث سفیان الثوری عن ابی اسحاق الا لما اتکلت بہ
علی اسرائیل لانہ کان یاتی بہ اتم **قال** ابو عیسی وزھیر فی ابی اسحاق لیس بذاک لان سماعہ منہ باخرۃ سمعت احمد بن الحسن
یقول سمعت احمد بن حنبل یقول اذا سمعت الحدیث عن زائدۃ وزھیر فلا تبال ان لا تسمعہ من غیرھما الا حدیث ابی اسحاق

اور اس باب مین روایت ہی عائشہ اور خزیمہ بن ثابت اور جابر اور خلاد بن سائب سے اُسنے اپنے باپ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث سلمان کی حدیث
حسن صحیح ہی۔ اور یہی قول ہی اکثر اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے اور جو لوگ کہ اُنکے پیچھے ہین انکا مذہب ہی کہ ڈھیلون کے ساتھ استنجا
کرنا کافی ہو جاتا ہی اگرچہ پانی سے استنجا نہ کیا جاوے۔ بشرطیکہ پائخانے اور پیشاب کا اثر دور ہو جاوے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہی ثوری اور
ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** دو ڈھیلون کے ساتھ استنجا کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہناد اور قتیبہ نے
کہا دونون نے حدیث کی ہمسے وکیع نے اسرائیل سے اُسنے ابی اسحاق سے اُس نے ابی عبیدہ سے اُس نے عبد اللہ سے کہا اُس نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاے ضرورت کے واسطے نکلے سو مجھے فرمایا کہ میرے واسطے تین ڈھیلے تلاش کر کہا عبد اللہ نے سو مین آپ کے پاس
دو پتھر اور لید لایا پس آپ نے دو پتھر لے لئے اور لید کو ڈال دیا اور فرمایا کہ یہ پلید ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور اسی طرح روایت کیا ہی
اس حدیث کو قیس بن ربیع نے ابی اسحاق سے اُسنے ابی عبیدہ سے اُسنے عبد اللہ سے مثل حدیث اسرائیل کے اور روایت کیا ہی معمر اور
عمار بن زریق نے ابی اسحاق سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے۔ اور روایت کی ہی زہیر نے ابی اسحاق سے اُس نے عبد الرحمن بن اسود سے
اُس نے اپنے باپ اسود بن یزید سے اُسنے عبد اللہ سے اور روایت کی ہی زکریا بن ابی زائدہ نے ابی اسحاق سے اُسنے عبد الرحمن بن یزید
سے اُسنے عبد اللہ سے اور اس حدیث مین اضطراب ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے سوال کیا مین نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے کہ کونسی روایت اس باب
مین ابو اسحاق سے صحیح ہی۔ پس اُسنے اسمین کچھ فیصلہ نہ کیا۔ اور سوال کیا مین نے محمد سے اسکی بابت تو اُسنے بھی اسمین کچھ فیصلہ نہ کیا اور گویا وہ
اعتقاد رکھتا تھا کہ حدیث زہیر کی ابی اسحاق سے جو اُسنے روایت کی ہی عبد الرحمن بن اسود سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ سے اور طریقون
سے بہتر ہی اور اُسنے اپنی کتاب جامع یعنی بخاری مین اسکو رکھا ہی اور اس باب مین میرے نزدیک زیادہ صحیح حدیث اسرائیل اور قیس کی ہی۔ جو روایت
کی ہی ابی اسحاق نے ابی عبیدہ سے اُسنے عبد اللہ سے کیونکہ اسرائیل ان سب سے ابی اسحاق کی حدیث کو زیادہ یاد رکھنے والا ہی اور علاوہ اسکے تابع
ہوا ہی اسکا قیس بن ربیع۔ اور سنا مین نے ابا موسیٰ یعنی محمد بن مثنی نے کہ کہتا سنا مین نے عبد الرحمن بن مہدی سے کہ کہتا جو روایت کہ سفیان ثوری نے
ابی اسحاق سے کی ہی مجھے ملتی نہین مگر کہ مین اسرائیل کی حدیث پر اعتماد کرتا ہون کیونکہ وہ اسکی روایت کو پوری طرح سے بیان کرتا ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے اور
زہیر جو ابی اسحاق کی روایت مین ہی اچھا نہین کیونکہ سماع اسکا اُس سے آخر عمر مین ہی۔ سنا مین نے احمد بن حسن سے کہ کہتا سنا مین نے احمد بن حنبل
سے کہ کہتا کہ جب تو کوئی حدیث زائدہ اور زہیر سے سُنے تو پھر اس بات کی پرواہ نکر کہ تو نے غیر ان دونون سے نہین سنی مگر حدیث ابی اسحاق کی

ف یعنی یہ دونون آدمی اقران ہین پھر کچھ ضرورت نہین کہ انکے ساتھ کوئی شخص متابع ہو پس جبکہ ان کی روایت مقبول ہوئی ہان اگر زہیر ابو اسحاق سے روایت کرے تو بوجہ تغیر کے ساتھ متابعت کی ضرورت ہوگی ۱۲

وابو اسحاق اسمہ عمرو بن عبداللہ السبیعی الھمدانی وابو عبیدۃ بن عبداللہ بن مسعود لم یسمع من ابیہ ولا یعرف اسمہ حدثنا
محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر عن شعبۃ عن عمرو بن مرۃ قال سألت اباعبیدۃ بن عبداللہ ھل تذکر من عبداللہ شیئا قال لا **باب**
کراھیۃ ما یستنجی بہ **حدثنا** ھناد نا حفص بن غیاث عن داؤد بن ابی ھند عن الشعبی عن علقمۃ عن عبداللہ بن مسعود قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام فانہ زاد اخوانکم من الجن وفی الباب عن ابی ھریرۃ وسلمان وجابر
وابن عمر **قال** ابو عیسیٰ وقد روی ھذا الحدیث اسمٰعیل بن ابراھیم وغیرہ عن داؤد بن ابی ھند عن الشعبی عن علقمۃ عن عبداللہ انہ
کان مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الجن الحدیث بطولہ فقال الشعبی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام
فانہ زاد اخوانکم من الجن وکان روایۃ اسمٰعیل اصح من روایۃ حفص بن غیاث والعمل علی ھذا الحدیث عند اھل العلم وفی الباب عن جابر
وابن عمر **باب** الاستنجاء بالماء **حدثنا** قتیبۃ ومحمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب قالا نا ابو عوانۃ عن قتادۃ عن معاذۃ عن عائشۃ
قالت مرن ازواجکن ان یستطیبوا بالماء فانی استحییھم فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعلہ وفی الباب عن جریر بن عبداللہ البجلی
وانس وابی ھریرۃ **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح وعلیہ العمل عند اھل العلم یختارون الاستنجاء بالماء وان کان الاستنجاء
بالحجارۃ یجزئ عندھم فانھم استحبوا الاستنجاء بالماء وراوہ افضل وبہ یقول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق
باب ما جاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد الحاجۃ ابعد فی المذھب **حدثنا** محمد بن بشار نا عبدالوھاب الثقفی عن محمد بن عمرو
عن ابی سلمۃ عن المغیرۃ بن شعبۃ قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حاجتہ فابعد فی المذھب

اور ابو اسحاق کا نام عمرو بن عبداللہ سبیعی ہمدانی ہے اور ابو عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود نے اپنے باپ سے سُنا نہیں اور نہ اُسکا نام معلوم ہوا ہے **حدیث**
کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے شعبہ سے اُسنے عمرو بن مرہ سے کہا اُسنے سوال کیا مین نے اباعبیدہ بن عبداللہ سے کہ کیا تو
کوئی چیز عبداللہ سے یاد رکھتا ہے کہا اُسنے کہ نہین[1] **باب** اس بیان مین کہ جسکے ساتھ استنجا کرنا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے
حفص بن غیاث نے داؤد بن ابی ہند سے اُسنے شعبی سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
لید اور ہڈیون سے استنجا نہ کرو۔ کیونکہ یہ تمہارے بھائیون جنون کا کھانا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور سلمان اور جابر اور
ابن عمر سے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور روایت کیا اِس حدیث کو اسماعیل بن ابراہیم وغیرہ نے داؤد بن ابی ہند سے اُسنے شعبی سے اُسنے علقمہ سے اُسنے
عبداللہ سے یہ کہ مین جنونکی رات مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آخر پس کہا شعبی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لید اور ہڈیون سے استنجا نکیا کرو
کیونکہ یہ تمہارے بھائیون جنون کا کھانا ہے اور گویا روایت اسماعیل کی زیادہ صحیح ہے حفص بن غیاث کی روایت سے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی حدیث
پر ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے جابر اور ابن عمر سے **باب** پانی کے ساتھ استنجا کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب
نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے معاذہ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اُسنے عورتون سے کہا اپنے خاوندون کو حکم کرو
کہ پانی کے ساتھ (جاے استنجا) صاف کیا کرین اور مین اُنسے حیا کرتی ہون اسلیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسطرح کیا کرتے تھے۔ اور اس باب
مین روایت ہے جریر بن عبداللہ بجلی اور انس اور ابی ہریرہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ کہ
پانی کے ساتھ استنجا کرنے کو پسند کرتے ہین اگرچہ ڈھیلون کے ساتھ استنجا کرنا اُنکے نزدیک بھی کافی ہو جاتا ہے۔ (لیکن) اُنھون نے پانی کے
ساتھ استنجا کرنے کو مستحب جانا ہے اور گمان کیا ہے کہ افضل ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور
احمد اور اسحاق۔ **باب** اس بیان مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب قضاء حاجت کا ارادہ کرتے تو بہت دور جاتے **حدیث** کی
ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالوہاب ثقفی نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے مغیرہ بن شعبہ سے کہ کہا اُسنے مین نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر مین تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کو آئے اور بہت[2] دور گئے

[1] مولف نے یہ روایت اپنے اِس مدعا کے ثبوت کے لیئے ذکر کی ہے کہ ابو عبیدہ کا سماع اپنے باپ سے نہین ہے ۱۲ [2] اِس سے معلوم ہوا کہ جاے ضرور کے واسطے
آبادی سے اتنا دور جانا چاہئے کہ جس سے لوگون کی نظر سے پردہ ہو جاے۔ اور پیشاب کرنے کے واسطے نرم مکان اس لئے طلب کرتے تھے کہ پیشاب
کی چھینٹین اُڑ کر بدن پر نہ پڑین ۱۲

وفی الباب عن عبد الرحمن بن ابی قراد وابی قتادۃ وجابر ویحیی بن عبید عن ابیہ وابی موسی وابن عباس وبلال بن الحارث قال ابو عیسی
ھذا حدیث حسن صحیح وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یرتاد لبولہ مکانا کما یرتاد منزلا وابو سلمۃ اسمہ عبد اللہ بن
عبد الرحمن بن عوف الزھری **باب** ماجاء فی کراھیۃ البول فی المغتسل **حدثنا** علی بن حجر واحمد بن محمد بن موسی قالا نا عبد اللہ
ابن المبارک عن معمر عن اشعث عن الحسن عن عبد اللہ بن مغفل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یبول الرجل فی مستحمہ وقال ان
عامۃ الوسواس منہ وفی الباب عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم **قال** ابو عیسی ھذا حدیث غریب لا نعرفہ مرفوعا الا من
حدیث اشعث بن عبد اللہ ویقال لہ الاشعث الاعمی وقد کرہ قوم من اھل العلم البول فی المغتسل وقالوا عامۃ الوسواس منہ
ورخص فیہ بعض اھل العلم منھم ابن سیرین وقیل لہ انہ یقال ان عامۃ الوسواس منہ فقال ربنا اللہ لا شریک لہ وقال ابن المبارک
قد وسع فی البول فی المغتسل اذا جری فیہ الماء **قال** ابو عیسی ثنا بذلک احمد بن عبدۃ الآملی عن حبان عن عبد اللہ بن المبارک **باب**
ماجاء فی السواک **حدثنا** ابو کریب ثنا عبدۃ بن سلیمان عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان اشق
علی امتی لامرتھم بالسواک عند کل صلوۃ **قال** ابو عیسی وقد روی ھذا الحدیث محمد بن اسحق عن محمد بن ابراھیم عن ابی سلمۃ عن زید بن خالد
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وحدیث ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ وزید بن خالد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلاھما عندی صحیح لانہ قد روی من
غیر وجہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا الحدیث وحدیث ابی ھریرۃ انما صحح لانہ قد روی من غیر وجہ واما محمد فزعم
ان حدیث ابی سلمۃ عن زید بن خالد اصح وفی الباب عن ابی بکر الصدیق وعلی وعائشۃ وابن عباس وحذیفۃ وزید بن خالد وانس و
عبد اللہ ابن عمرو وام حبیبۃ وابن عمر وابی امامۃ وابی ایوب وتمام بن عباس وعبد اللہ بن حنظلۃ وام سلمۃ وواثلۃ وابی موسی **حدثنا**
ھناد نا عبدۃ عن محمد بن اسحاق عن محمد بن ابراھیم عن ابی سلمۃ عن زید بن خالد الجھنی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

اور اس باب میں روایت ہے عبد الرحمن بن ابی قراد اور ابی قتادہ اور جابر سے اور یحیی بن عبید سے جو راوی ہے اپنے باپ سے اور ابی موسی اور ابن عباس اور بلال
بن حارث سے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث صحیح حسن ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پیشاب کرنے کے واسطے جائے نرم طلب کرتے تھے جیسا کہ اترنے کے واسطے مکان
نرم طلب کرتے تھے اور ابو سلمہ کا نام عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عوف زہری ہے **باب** اس بیان میں کہ غسل کرنے کی جگہ پیشاب کرنا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن
حجر اور احمد بن محمد بن موسی نے کہا دونوں نے خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے معمر سے انہوں نے اشعث سے انہوں نے حسن سے انہوں نے عبد اللہ بن مغفل سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا
ہے کہ آدمی غسلخانہ میں پیشاب کرے اور فرمایا آپ نے کہ بہت وسوسے اسی سے ہوتے ہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے ایک مرد سے جو آنحضرت کے اصحاب سے ہے **کہا** ابو عیسی نے
یہ حدیث غریب ہے ہم اسکا مرفوع ہونا نہیں پہچانتے مگر حدیث اشعث بن عبد اللہ سے اور اسکو اشعث اعمی بھی کہتے ہیں اور ایک قوم نے اہل علم سے غسلخانہ میں پیشاب کرنیکو مکروہ
جانا ہے اور کہا انھوں نے عام وسوسے اسی سے ہوتے ہیں۔ اور بعض اہل علم نے اسمیں رخصت دی ہے انمیں سے ابن سیرین ہیں۔ اس سے کسی نے کہا کہ کہا گیا ہے کہ عام
وسواسی سے ہوتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ رب ہمارا اللہ ہے اسکا کوئی شریک نہیں ہے اور کہا ابن مبارک نے غسلخانہ میں پیشاب کرنیکی وسعت دیگئی ہے بشرطیکہ اسمیں
پانی جاری ہو جائے **کہا** ابو عیسی نے حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے احمد بن عبدہ آملی نے حبان سے انہوں نے عبد اللہ بن مبارک سے **باب** اس بیان میں جو مسواک
میں وارد ہوا ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے محمد بن عمرو سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ
صلعم نے اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ جانتا تو انکو ہر ایک نماز کیساتھ مسواک کرنیکا حکم دیتا **کہا** ابو عیسی نے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو محمد بن
اسحاق نے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے زید بن خالد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی سلمہ کی جو ابی ہریرہ سے ہے اور زید بن خالد کی جو آنحضرت
سے ہے میرے نزدیک یہ دونوں صحیح ہیں۔ کیونکہ یہ حدیث کئی طریق پر ابی ہریرہ سے مروی ہے جو انہوں نے آنحضرت سے روایت کی ہے۔ اور حدیث ابی ہریرہ کی تو بیشک
صحیح ہے کیونکہ کئی وجہ سے مروی ہے۔ مگر محمد نے کہا ہے کہ حدیث ابی سلمہ کی جو زید بن خالد سے ہے زیادہ صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر صدیق اور علی اور عائشہ اور ابن
عباس اور حذیفہ اور زید بن خالد اور انس اور عبد اللہ بن عمرو اور ام حبیبہ اور ابن عمر اور ابی امامہ اور ابو ایوب اور تمام بن عباس اور عبد اللہ بن حنظلہ اور ام سلمہ اور واثلہ اور ابی موسی سے
رضی اللہ عنہم اجمعین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے محمد بن اسحق سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہتے

---

[1] ابن سیرین سے کسی نے کہا کہ آپ نے غسلخانہ میں پیشاب کرنیکی رخصت دی ہے حالانکہ بہت وسوسے تو غسلخانہ میں پیشاب کرنے سے ہی ہوتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ رب ہمارا
اللہ ہے اسکا کوئی شریک نہیں یعنی رب ہمارے بہت تو ہیں نہیں کہ ہمکو وسوسے ڈالیں بلکہ رب ہمارا تو ایک ہی ہے ہمکو زیادہ وسوسے بھی پیدا نہیں ہوتے ۱۲

لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک عند کل صلوۃ ولاخرت صلوۃ العشاء الی ثلث اللیل قال فکان زید بن خالد یشھد الصلوۃ فی المسجد و سواکہ علی اذنہ موضع القلم من اذن الکاتب لا یقوم الی الصلوۃ الا استن ثم ردہ الی موضعہ **قال** ابو عیسٰی ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء اذا استیقظ احدکم من منامہ فلا یغمس یدہ فی الاناء حتی یغسلھا **حدثنا** ابو الولید احمد بن بکّار الدمشقی من ولد بسر بن ارطاۃ صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نا الولید بن مسلم عن الاوزاعی عن الزھری عن سعید بن المسیب وابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا استیقظ احدکم من اللیل فلا یدخل یدہ فی الاناء حتی یفرغ علیھا مرتین او ثلاثا فانہ لا یدری این باتت یدہ وفی الباب عن ابن عمر وجابر وعائشۃ **قال** ابو عیسٰی ھٰذا حدیث حسن صحیح قال الشافعی احب لکل من استیقظ من النوم قائلۃ کانت او غیرھا ان لا یدخل یدہ فی وضوءہ حتی یغسلھا فان ادخل یدہ قبل ان یغسلھا کرھت ذلک لہ ولم یفسد ذٰلک الماء اذا لم یکن علی یدہ نجاسۃ وقال احمد بن حنبل اذا استیقظ من اللیل فادخل یدہ فی وضوءہ قبل ان یغسلھا فاعجب الی ان یھریق الماء وقال اسحاق اذا استیقظ من النوم باللیل او بالنھار فلا یدخل یدہ فی وضوءہ حتی یغسلھا **باب** فی التسمیۃ عند الوضوء **حدثنا** نصر بن علی وبشر بن معاذ العقدی قالا نا بشر بن المفضّل عن عبد الرحمٰن بن حرملۃ عن ابی ثفال المرّی عن رباح بن عبد الرحمٰن ابن ابی سفیان بن حویطب عن جدتہ عن ابیھا قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ وفی الباب عن عائشۃ وابی ھریرۃ وابی سعید الخدری وسھل بن سعد وانس **قال** ابو عیسٰی قال احمد لا اعلم فی ھٰذا الباب حدیثا لہ اسناد جید وقال اسحاق ان ترک التسمیۃ عامدا اعاد الوضوء وان کان ناسیا او متأولا اجزاہ قال محمد بن اسمٰعیل احسن شئ فی ھٰذا الباب حدیث رباح بن عبد الرحمٰن **قال** ابو عیسٰی ورباح بن عبد الرحمٰن عن جدتہ عن ابیھا وابوھا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل

اگر مین اپنی امت پر مشقت نہ جانتا تو ہر ایک نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ اور عشا کی نماز کو تہائی رات تک مؤخر کرتا۔ کہا ابی سلمہ نے زید بن خالد مسجد مین نمازون کے واسطے حاضر ہوتا تھا۔ اس حالت مین کہ مسواک اسکے کانون مین ہوتی جہان کاتب قلم رکھتا ہی نماز کی طرف نہین کھڑا ہوتا تھا مگر کہ مسواک کر لیتا پھر اسی جگہ مین اسکو رکھدیتا۔ **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** جب کوئی شخص تم مین سے نیند سے جاگے تو اپنے ہاتھ کو برتن مین نہ ڈالے یہانتک کہ اُس کو دھولے۔ **حدیث** کی ہمسے ابو الولید یعنے احمد بن بکار دمشقی نے جو بسر بن ارطاۃ کی اولاد سے ہے وہ بسر جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہے۔ کہا اُس نے حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے اوزاعی سے اُسنے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب اور ابی سلمہ سے اُنھون نے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب کوئی شخص تم مین سے رات کو جاگے تو چاہیے کہ ہاتھ اپنا برتن مین نہ ڈالے تاکہ اُسپر دو یا تین (چلو پانی کے) ڈال لے۔ کیونکہ وہ نہین جانتا کہ اسکے ہاتھنے کہان رات گذاری ہے۔ اور اس باب مین روایت ہی ابن عمر اور جابر اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم اجمعین **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کہا شافعی نے مین ہر ایک شخص کے لیے پسند کرتا ہون جو نیند سے جاگے خواہ اُسکا سونا دوپہر کا ہو یا غیر اُسکا۔ یہ کہ ہاتھ کو برتن مین نہ ڈالے۔ یہانتک کہ اُسکو دھولے۔ پس اگر دھونے سے پہلے ڈالے تو اُسکے لئے مکروہ ہی اور وہ پانی خراب نہین ہوتا بشرطیکہ اُسکے ہاتھ پر نجاست نہو۔ اور کہا احمد بن حنبل نے جب کوئی شخص رات کو اُٹھا اور اُسنے دھونے سے پہلے ہاتھ کو برتن مین ڈالدیا تو میرے نزدیک اُس پانی کا گرادینا پسند ہی اور کہا اسحاق نے جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہوا رات مین یا دن مین تو چاہئے کہ ہاتھ برتن مین نہ ڈالے یہانتک کہ اُس کو دھولے **باب** وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی اور بشر بن معاذ عقدی نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے بشر بن منفل نے عبد الرحمٰن بن حرملہ سے اُسنے ابی ثفال مری سے اُسنے رباح بن عبد الرحمٰن بن ابی سفیان بن حویطب سے اُسنے اپنے دادی سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے نہین وضو اُس شخص کا جو اُسپر اللہ کا نام ذکر نہ کرے۔ اور اس باب مین روایت ہی عائشہ اور ابی ہریرہ اور ابی سعید خدری اور سہل بن سعد اور انس سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسٰی نے کہ کہا امام احمد نے مین اس باب مین کوئی ایسی حدیث نہین جانتا جس کی سند جید ہو اور کہا اسحٰق نے اگر کسی نے بسم اللہ جان بوجھکر ترک کی تو وضو کا اعادہ کرے اور اگر بھولکر یا تاویل[1] کرکے تو اُسکو وہی وضو کافی ہو جاتا ہی کہا محمد بن اسمٰعیل نے اچھی حدیث اس باب مین رباح بن عبد الرحمٰن کی ہی **کہا** ابو عیسٰی نے اور رباح بن عبد الرحمٰن جو اپنے دادی سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتی ہی اُسکی دادی کے باپ کا نام سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہی

[1] یعنی جو شخص تاویل کرتا ہو کہ نفی اس حدیث مین کمال کے لیے ہی یعنی جو شخص وضو پر بسم اللہ نہ پڑھے اُسکا وضو کامل نہین ہوتا ۱۲

وابو نفال المری سمہ ثمامۃ بن حصین ورباح بن عبدالرحمن ھو ابوبکر بن حویطب منھم من روی ھذا الحدیث فقال عن ابی بکر بن حویطب فنسبہ الی جدہ **باب** ماجاء فی المضمضۃ والاستنشاق **حدثنا** قتیبۃ نا حماد بن زید وجریر عن منصور عن ھلال بن یساف عن سلمۃ بن قیس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأت فانتثر واذا استجمرت فاوتر وفی الباب عن عثمان ولقیط بن صبرۃ وابن عباس والمقدام بن معدیکرب ووائل بن حجر وابی ہریرۃ **قال** ابو عیسی حدیث سلمۃ بن قیس حدیث حسن صحیح واختلف اھل العلم فیمن ترک المضمضۃ والاستنشاق فقال طائفۃ منھم اذا ترکھما فی الوضوء حتی صلی اعاد ورأوا ذلک فی الوضوء والجنابۃ سواء وبہ یقول ابن ابی لیلی وعبداللہ بن المبارک واحمد واسحاق وقال احمد الاستنشاق اوکد من المضمضۃ **قال** ابو عیسی وقالت طائفۃ من اھل العلم یعید فی الجنابۃ ولا یعید فی الوضوء وھو قول سفیان الثوری وبعض اھل الکوفۃ وقالت طائفۃ لا یعید فی الوضوء ولا فی الجنابۃ لانھما سنۃ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا تجب الاعادۃ علی من ترکھما فی الوضوء ولا فی الجنابۃ وھو قول مالک والشافعی **باب** المضمضۃ والاستنشاق من کف واحد **حدثنا** یحیی بن موسی نا ابراھیم بن موسی نا خالد عن عمرو بن یحیی عن ابیہ عن عبداللہ بن زید قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مضمض واستنشق من کف واحد فعل ذلک ثلثا وفی الباب عن عبداللہ بن عباس **قال** ابو عیسی حدیث عبداللہ بن زید حدیث حسن غریب وقد روی مالک وابن عیینۃ وغیر واحد ھذا الحدیث عن عمرو بن یحیی ولم یذکروا ھذا الحرف ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مضمض واستنشق من کف واحد وانما ذکرہ خالد بن عبداللہ وخالد ثقۃ حافظ عند اھل الحدیث وقال بعض اھل العلم المضمضۃ والاستنشاق من کف واحد یجزی وقال بعضھم یفرقھما احب الینا وقال الشافعی ان جمعھما فی کف واحد فھو جائز وان فرقھما فھو احب الینا **باب** فی تخلیل اللحیۃ

اور ابو نفال مری کا نام ثمامہ بن حصین ہے اور رباح بن عبدالرحمن کی کنیت ابو بکر بن حویطب ہے۔ بعض نے محدثین میں سے اس حدیث کو روایت کیا اور کہا یہ روایت ہے ابی بکر بن حویطب سے یعنی اُنھے اسکو دادا کی طرف منسوب کیا ہے **باب** اس بیان میں جو کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں آیا ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید اور جریر نے منصور سے اُنھنے ہلال بن یساف سے اُنھنے سلمہ بن قیس سے کہ کہا اُنھنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو وضو کرے تو ناک میں پانی ڈال اور جب تو ڈھیلے لے تو طاق لے۔ اور اس باب میں روایت ہے عثمان اور لقیط بن صبرۃ اور ابن عباس اور مقدام بن معدیکرب اور وائل بن حجر اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث سلمہ بن قیس کی حسن صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اُس شخص کے حق میں جسنے کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کو ترک کیا ایک جماعت نے انھیں سے کہا ہے کہ جب کسی نے ان دونوں کو وضو میں ترک کر دیا حتی کہ اُسنے نماز پڑھ لی تو نماز کا اعادہ کرے اور کہا انھوں نے کہ یہ حکم وضو اور جنابت میں برابر ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہا ہے ابن ابی لیلے اور عبداللہ بن مبارک اور احمد اور اسحاق نے اور کہا امام احمد نے ناک میں پانی ڈالنا کلی کرنے سے زیادہ موکد ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور ایک جماعت نے اہل علم سے کہا ہے کہ جنابت میں اعادہ کرے اور وضو میں اعادہ نکرے۔ اور یہ قول سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا ہے۔ اور کہا ایک جماعت نے وضو اور جنابت دونوں میں اعادہ نکرے۔ کیونکہ یہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور سنت کے مروی ہیں پس اُسکا اعادہ واجب نہیں اُس شخص پر جو ان دونوں کو وضو اور جنابت میں ترک کرے۔ اور یہ قول ہے امام مالک اور شافعی کا **باب** کلی اور ناک میں پانی ڈالنا ایک چلو سے **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے خالد نے عمرو بن یحیی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبداللہ بن زید سے کہ کہا اُس نے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک چلو سے کلی اور ناک میں پانی ڈالتے دیکھا آپنے اسطرح تین مرتبہ کیا۔ اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن عباس سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی حسن غریب ہے۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو مالک اور ابن عیینہ اور کئی لوگوں نے عمرو بن یحیی سے دیگر، انھوں نے اس حرف کو ذکر نہیں کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چلو سے کلی اور ناک میں پانی ڈالا ہے۔ ذکر تو اسکا فقط خالد بن عبداللہ نے کیا ہے۔ اور خالد اہل حدیث کے نزدیک ثقہ اور حافظ ہے۔ اور کہا بعض اہل علم نے کلی اور ناک میں پانی ڈالنا ایک چلو سے کافی ہو جاتا ہے۔ اور کہا بعض نے اِن دونوں میں تفریق کرنی ہمارے نزدیک پسندہے (یعنی ہر ایک کے لئے علیحدہ پانی استعمال کرے)، اور کہا ہے امام شافعی نے اگر ان دونوں کو ایک چلو میں جمع کرے تو جائز ہے۔ اور اگر ان دونوں میں تفریق کرے تو وہ ہمارے نزدیک مستحب ہے **باب** داڑھی کے خلال کے بیان میں

حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن عبد الکریم بن ابی المخارق ابی امیة عن حسان بن بلال قال رایت عمار بن یاسر توضأ فخلل لحیته فقیل له
او قال فقلت له اتخلل لحیتك قال وما یمنعنی ولقد رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یخلل لحیته **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان
عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن حسان بن بلال عن عمار عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله وفی الباب عن عائشة وام سلمة وانس
وابن ابی اوفی وابی ایوب **قال** ابو عیسی سمعت اسحاق بن منصور یقول سمعت احمد بن حنبل قال قال ابن عیینة لم یسمع عبد الکریم
من حسان بن بلال حدیث التخلیل **حدثنا** یحیی بن موسی نا عبد الرزاق عن اسرائیل عن عامر بن شقیق عن ابی وائل عن عثمان بن عفان
ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یخلل لحیته **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وقال محمد بن اسمعیل اصح شیء فی هذا الباب حدیث
عامر بن شقیق عن ابی وائل عن عثمان وقال بهذا اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ومن بعدهم راوا تخلیل اللحیة وبه یقول الشافعی
وقال احمد ان سها عن التخلیل فهو جائز وقال اسحق ان ترکه ناسیا او متاولا اجزأه وان ترکه عامدا اعاد **باب** ما جاء فی مسح الراس انه یبدأ
بمقدم الراس الی مؤخره **حدثنا** اسحق بن موسی الانصاری نا معن نا مالك بن انس عن عمرو بن یحیی عن ابیه عن عبد الله بن زید ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم مسح راسه بیدیه فاقبل بهما وادبر بدأ بمقدم راسه ثم ذهب بهما الی قفاه ثم ردهما حتی رجع الی المکان الذی بدأ منه ثم
غسل رجلیه وفی الباب عن معاویة ومقدام بن معدیکرب وعائشة **قال** ابو عیسی حدیث عبد الله بن زید اصح شیء فی هذا الباب
واحسن وبه یقول الشافعی واحمد واسحق **باب** ما جاء انه یبدأ بمؤخر الراس **حدثنا** قتیبة نا بشر بن المفضل عن عبد الله بن محمد بن عقیل عن الربیع

حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عبدالکریم بن ابی المخارق یعنی ابی امیہ سے اُسنے حسان بن بلال سے کہا اُس نے مین نے
عمار بن یاسر کو وضو کرتے دیکھا پس اُسنے ڈاڑھی کا خلال کیا پس اُس سے کسی نے کہا یا کہا حسان نے مین نے اُس سے کہا (شک راوی) کیا تو داڑھی
کا خلال کرتا ہی کہا اُسنے اور کیا چیز مجھے منع کرتی ہو ۔ حالانکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو داڑھی کا خلال کرتے دیکھا ہو۔ **حدیث**
کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے حسان بن بلال سے اُسنے عمار سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے مثل اُسکے ۔ اور اِس باب مین روایت ہی عائشہ اور ام سلمہ اور انس اور ابن ابی اوفی اور ابی ایوب سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسٰی نے سُنا
مین نے اسحاق بن منصور سے کہ کہتا سُنا مینے احمد بن حنبل سے کہ کہا اُسنے کہا ابن عیینہ نے کہ عبدالکریم نے حسان بن بلال سے حدیث خلال کی سُنی نہین ہے۔
حدیث کی ہمسے یحیی ابن موسٰی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے اسرائیل سے اُسنے عامر بن شقیق سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے عثمان بن عفانؓ سے یہ کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم داڑھی کا خلال کرتے تھے ۔ **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہو ۔ اور کہا محمد بن اسمٰعیل نے صحیح حدیث اِس باب مین حدیث عامر بن
شقیق کی ہو جو روایت کی ہو اُسنے ابی وائل سے اُسنے عثمان سے ۔ اور ساتھ اسی کے کہا ہو اکثر اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے اور اُنھون
نے جو اُن سے پیچھے ہوئے ہین کہ داڑھی کا خلال کرنا چاہئے ۔ اور ساتھ اسی کے کہا ہو شافعی نے اور کہا امام احمد نے اگر کوئی خلال کرنے سے بھول گیا
تو وہ جائز ہو ۔ اور کہا اسحٰق نے اگر کسی نے اسکو بھول کر یا تاویل کرکے ترک کر دیا تو وہ وضو کافی ہو جاتا ہو ۔ اور اگر جان بوجھ کر ترک کرے تو اعادہ
کرے **باب** اِس بیان مین جو سر کے مسح مین آیا ہو کہ مقدم سر سے شروع کرکے پیچھے کی طرف جائے ۔ **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسٰی انصاری
نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے عمرو بن یحیٰی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبداللہ بن زید سے یہ کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک کو دونون ہاتھ سے مسح کیا سو اُن دونون کو آگے لائے اور پیچھے لے گئے سر کی مقدم طرف سے شروع کیا پھر
پیچھے کی طرف اُن کو لے گئے پھر ان دونون ہاتھون کو لوٹایا تا کہ اس مکان کی طرف رجوع کیا جہان سے شروع کیا تھا پھر دونون پانون کو دھویا
اور اِس باب مین روایت ہی معاویہ اور مقدام بن معدیکرب اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسٰی نے حدیث عبداللہ بن زید کی اِس باب مین اوروں
سے زیادہ صحیح اور حسن ہو ۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہو امام شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** اِس بیان مین جو وارد ہوا ہو کہ مؤخر سر سے مسح شروع کیا
جاوے ۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے ربیع

---

[1] تمام سر کا مسح کرنے پر آیت صراحتاً دلالت نہین کرتی کیونکہ مجمل ہی ۔ اگر وامسحوا برؤسکم کی باکو زائدہ قرار دیا جاے تو تمام سر کے مسح کا احتمال رکھتی ہی ۔ اور اگر اسکو
بعضیہ ٹھیرایا جاوے تو بعض سر کا ۔ پس اسکی تعیین تو فعل آنحضرت سے ہوگی ۔ اور بعض سر کا مسح کرنا آنحضرت سے منقول نہین مگر حدیث مغیرہ مین کہ آنحضرت نے پیشانی اور دستار
مبارک پر مسح کیا ۔ پس یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ تمام سر کا مسح کرنا فرض نہین ۱۲ کذا فی الفتح

بنت معوذ بن عفراء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح برأسہ مرتین بدأ بموخر رأسہ ثم بمقدمہ وباذنیہ کلیتہما ظہورہما وبطونہما **قال ابو عیسی** ہذا حدیث حسن وحدیث عبد اللہ بن زید اصح من ہذا واجود وقد ذہب بعض اہل الکوفۃ الی ہذا الحدیث منہم وکیع بن الجراح

باب ماجاء ان مسح الراس مرۃ **حدثنا** قتیبۃ نا بکر بن مضر عن ابن عجلان عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن الربیع بنت معوذ بن عفراء انہا رات النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ قالت مسح رأسہ ومسح ما اقبل منہ وما ادبر وصدغیہ واذنیہ مرۃ واحدۃ وفی الباب عن علی وجد طلحۃ بن مصرف بن عمرو **قال ابو عیسی** حدیث الربیع حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ مسح برأسہ مرۃ والعمل علی ہذا عند اکثر اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدہم وبہ یقول جعفر بن محمد وسفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق راوا مسح الراس مرۃ واحدۃ **حدثنا** محمد بن منصور قال سمعت سفیان بن عیینۃ یقول سألت جعفر بن محمد عن مسح الراس ایجزی مرۃ فقال ای واللہ **باب** ماجاء انہ یاخذ لرأسہ ماء جدیدا **حدثنا** علی بن خشرم نا عبد اللہ بن وہب نا عمرو بن الحارث عن حبان بن واسع عن ابیہ عن عبد اللہ بن زید انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ وانہ مسح رأسہ بماء غیر فضل یدیہ **قال ابو عیسی** ہذا حدیث حسن صحیح وروی ابن لہیعۃ ہذا الحدیث عن حبان بن واسع عن ابیہ عن عبد اللہ بن زید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ وانہ مسح راسہ بماء غیر فضل یدیہ وروایۃ عمرو بن الحارث عن حبان اصح لانہ قد روی من غیر وجہ ہذا الحدیث عن عبد اللہ بن زید وغیرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ لرأسہ ماء جدیدا والعمل علی ہذا عند اکثر اہل العلم راوا ان یاخذ لرأسہ ماء جدیدا **باب** مسح الاذنین ظاہرہما وباطنہما **حدثنا** ہناد نا ابن ادریس عن ابن عجلان عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح برأسہ واذنیہ ظاہرہما وباطنہما وفی الباب عن الربیع **قال ابو عیسی** حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند اکثر اہل العلم یرون مسح الاذنین ظہورہما وبطونہما **باب** ماجاء ان الاذنین من الراس **حدثنا** قتیبۃ نا حماد بن زید عن سنان بن ربیعۃ عن شہر بن حوشب عن ابی امامۃ

بنت معوذ بن عفراء سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک کو دو بارہ مسح کیا۔ سر مبارک کی پچھلی طرف سے شروع ہوئے۔ پھر مقدم سر سے اور دونوں کانوں کے ظاہر اور باطن میں مسح کیا **کہا ابو عیسیٰ** نے یہ حدیث حسن ہے۔ اور حدیث عبد اللہ بن زید کی (جو اول باب میں مذکور ہے) اس سے زیادہ صحیح اور جید ہے۔ اور بعض اہل کوفہ اسی حدیث کی طرف گئے ہیں۔ انہیں سے وکیع بن جراح ہے۔ **باب** اس بیان میں جو وارد ہوا ہے کہ مسح سر کا ایک بار ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے بکر بن مضر نے ابن عجلان سے اُنسے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُنسے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے یہ کہ اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا کہا اُس نے آپنے سر مبارک پر مسح کیا اور مسح کیا سر کی مقدم طرف کو اور پچھلی جانب کو اور دونوں کنپٹیوں پر اور دونوں کانوں پر ایک بار۔ اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور طلحہ بن مصرف بن عمروۃ کے دادا سے **کہا ابو عیسیٰ** نے حدیث ربیع کی حسن صحیح ہے۔ اور کئی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے سر مبارک پر ایک بار مسح کیا ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک آنحضرت کے صحابہ سے اور اُن لوگوں سے جو اُنکے پیچھے ہیں عمل اسی پر ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہا ہے جعفر بن محمد اور سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہا اُنھوں نے مسح سر کا ایک بار ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن منصور نے کہا سُنا میں نے سفیان بن عیینہ سے کہ کہا مینے جعفر بن محمد سے مسح سر کی بابت سوال کیا کہ کیا ایک مرتبہ ہی کافی ہوتا ہے سو کہا اُسنے ہاں قسم ہے اللہ کی **باب** اس بیان میں جو وارد ہوا ہے کہ سر کے واسطے نیا پانی پکڑے۔ **حدیث** کی ہمسے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن وہب نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن حارث نے حبان بن واسع سے اُنسے اپنے باپ سے اُنسے عبد اللہ بن زید سے یہ کہ اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا اور مسح کیا ساتھ ایسے پانی کے جو ہاتھوں کا بچا ہوا نہ تھا۔ **کہا ابو عیسیٰ** نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا اس حدیث کو ابن لہیعہ نے حبان بن واسع سے اُس نے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور سر مبارک پر مسح کیا ساتھ ایسے پانی کے جو ہاتھوں کا بچا ہوا نہ تھا۔ اور روایت عمرو بن حارث کی جو حبان سے ہے زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ یہ حدیث کئی وجہ سے عبد اللہ بن زید وغیرہ سے روایت کی گئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک کے واسطے نیا پانی پکڑا۔ اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہ سر کے واسطے نیا پانی استعمال کیا جاوے **باب** مسح دونوں کانوں کا انکے ظاہر اور باطن دونوں پر ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ادریس نے ابن عجلان سے اُنسے زید بن اسلم سے اُنسے عطاء بن یسار سے اُنسے ابن عباس سے کہ مسح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ سر کے اور ساتھ دونوں کانوں کے انکے ظاہر اور باطن دونوں پر اور اس باب میں روایت ہے ربیع سے **کہا ابو عیسیٰ** نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہ مسح دونوں کانوں کا انکے ظاہر اور باطن دونوں پر چاہیے۔ **باب** اس بیان میں کہ دونوں کان سر سے ہیں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے سنان بن ربیعہ سے اُنسے شہر بن حوشب سے اُس نے ابی امامہ سے

قال توضأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فغسل وجہہ ثلاثا ویدیہ ثلثا ومسح برأسہ وقال الاذنان من الراس **قال** ابو عیسیٰ قال قتیبۃ قال
حماد لا ادری ھذا من قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم او من قول ابی امامۃ وفی الباب عن انس **قال** ابو عیسیٰ ھذا الحدیث لیس اسنادہ بذاک القائم والعمل
علی ھذا عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم ان الاذنین من الراس وبہ یقول سفیان الثوری وابن المبارک واحمد واسحاق وقال بعض
اھل العلم ما اقبل من الاذنین فمن الوجہ وما ادبر فمن الراس قال اسحاق واختار ان یمسح مقدمھما مع وجہہ ومؤخرھما مع رأسہ **باب** فی تخلیل الاصابع **حدثنا**
قتیبۃ وھناد قالا انا وکیع عن سفیان عن ابی ہاشم عن عاصم بن لقیط بن صبرۃ عن ابیہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأت فخلل الاصابع وفی الباب عن ابن عباس
والمستورد وابی ایوب **قال** ابو عیسیٰ ھذا الحدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم انہ یخلل اصابع رجلیہ فی الوضوء وبہ یقول احمد واسحاق
وقال اسحاق یخلل اصابع یدیہ ورجلیہ وابو ہاشم اسمہ اسمٰعیل بن کثیر **حدثنا** ابراھیم بن سعید قال ثنا سعد بن عبد الحمید بن جعفر قال ثنا
عبد الرحمٰن بن ابی الزناد عن موسیٰ بن عقبۃ عن صالح مولی التوأمۃ عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا توضأت فخلل
اصابع یدیک ورجلیک **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن غریب **حدثنا** قتیبۃ قال ثنا ابن لھیعۃ عن یزید بن عمرو عن ابی عبد الرحمٰن الحبلی
عن المستورد بن شداد الفھری قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ دلک اصابع رجلیہ بخنصرہ **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث غریب
لا نعرفہ الا من حدیث ابن لھیعۃ **باب** ما جاء ویل للاعقاب من النار **حدثنا** قتیبۃ قال ثنا عبد العزیز بن محمد عن سھیل بن ابی صالح
عن ابیہ عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ویل للاعقاب من النار وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو وعائشۃ وجابر بن عبد اللہ
وعبد اللہ بن الحارث ومعیقیب وخالد بن الولید وشرحبیل بن حسنۃ وعمرو بن العاص ویزید بن ابی سفیان

کہ کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا سو منھ مبارک کو تین بار دھویا اور ہاتھوں کو بھی تین بار اور سر پر مسح کیا اور فرمایا کہ دونوں کان سر سے
ہیں **کہا** ابو عیسیٰ نے کہا قتیبہ نے کہا حماد نے میں نہیں جانتا کہ یہ (دونوں کان سر سے ہیں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے یا قول ابی امامہ کا اور اس باب
میں انس رض سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ایسی ہے کہ سند اسکی اچھی نہیں ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک صحابہ اور من بعدہم سے عمل اسی پر ہے کہ دونوں
کان سر سے ہیں اور ساتھ اسی کے کہا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق نے اور کہا بعض اہل علم نے جو کانونکی مقدم طرف ہے منھ کا حکم رکھتا ہے
اور جو پچھلی طرف ہے وہ سر کا حکم رکھتا ہے کہا اسحاق نے میں بھی پسند کرتا ہوں کہ انکے دونونکی مقدم طرف کو منھ کیساتھ مسح کیا جاوے اور موخر کو سر کیساتھ **باب**
انگلیوں کے خلال کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور ہناد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اونہوں نے ابی ہاشم سے اُنہوں نے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے
اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا اُنہوں نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو وضو کرے تو انگلیوں کا خلال کر اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور مستورد اور ابی ایوب رض سے کہا
ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ وضو میں پیر کی انگلیوں کا خلال کرے۔ اور ساتھ اسی کے کہا امام احمد اور اسحاق نے اور کہا
اسحاق نے پاؤں اور ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال کرے اور ابو ہاشم کا نام اسماعیل بن کثیر ہے **حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے سعد بن عبد الحمید بن جعفر نے
کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن ابی الزناد نے موسیٰ بن عقبہ سے اُنہوں نے صالح سے جو توأمہ کا غلام ہے اُنہوں نے ابن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تو وضو کرے
تو ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کر **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے یزید بن عمرو سے اُنہوں نے ابی عبد الرحمن حبلی سے
اُنہوں نے مستورد بن شداد فہری سے کہ کہا اُنہوں نے دیکھا میں نے نبی صلعم کو جب وضو کرتے اپنے پیر کی انگلیوں کا خنصر سے خلال کرتے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے ہم اُسکو نہیں پہچانتے
مگر طریق ابن لہیعہ سے **باب** اس بیان میں کہ وارد ہوا ہے ہلاکت ہو واسطے ایڑیوں کے آگ سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن
ابی صالح سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاکت ہے واسطے ایڑیوں کے عذاب سے اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ اور جابر
بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن حارث اور معیقیب اور خالد بن ولید اور شرحبیل بن حسنہ اور عمرو بن العاص اور یزید بن ابی سفیان سے رضی اللہ عنہم

[1] یہ حدیث مختصر ہے۔ تمام قصہ یوں ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت نے مکہ سے مدینہ کیطرف سفر کیا۔ اور کئی اصحاب آنحضرت سے آگے چلے آئے۔ پھر ایک جگہ پہونچکر آپ کی انتظاری کرتے رہے کہ تشریف
لاویں تو آپکے ساتھ ملکر نماز ادا کریں۔ جب بہت دیر ہوگئی اور نماز عصر کا اول وقت بھی فوت ہوگیا۔ تو جلدی سے کھڑے ہوئے۔ اور وضو کیطرف متوجہ ہوئے۔ چونکہ وقت تنگ تھا اسلئے اُنہوں نے
جلدی کی اور پاؤں کو اچھی طرح سے تر نہ کیا۔ کہیں سے خشک اور کہیں سے تر ہوگئے۔ اتنے میں آپ بھی تشریف فرما ہوئے آپنے اُنکا یہ حال دیکھتے ہی فرمایا۔ وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ یعنی ہلاکت
ہے واسطے ایڑیوں کے آگ سے اور ابن حبان کی ایک روایت میں ابی سعید سے مرفوعا وارد ہوا ہے کہ ویل دوزخ میں ایک وادی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پاؤں کا دھونا فرض ہے برخلاف
شیعہ کے۔ اور کہا صاحب فتح نے پاؤں کے دھونے کے باب میں حدیثیں متواتر ہیں اور کسی صحابی سے خلاف اسکا ثابت نہیں ہوا مگر حضرت علی اور ابن عباس اور انس سے سو اُنسے رجوع کرنا انکا اس مسئلہ سے بھی ثابت ہے ۱۲

قال ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح و روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال ویل للاعقاب و بطون الاقدام من النار وفقه
هذا الحدیث انه لا یجوز المسح علی القدمین اذا لم یکن علیهما خفان او جوربان **باب** ماجاء فی الوضوء مرة مرة **حدثنا** ابو کریب و هناد
و قتیبة قالوا ثنا وکیع عن سفیان ح و ثنا محمد بن بشار قال ثنا یحیی بن سعید قال ثنا سفیان عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابن عباس
ان النبی صلی الله علیه وسلم توضأ مرة مرة وفی الباب عن عمر و جابر و بریدة و ابی رافع و ابن الفاکه **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس
احسن شیء فی هذا الباب واصح و روی رشدین بن سعد و غیره هذا الحدیث عن الضحاک بن شرحبیل عن زید بن اسلم عن ابیه
عن عمر بن الخطاب ان النبی صلی الله علیه وسلم توضأ مرة مرة ولیس هذا بشیء والصحیح ما روی ابن عجلان و هشام بن سعد و سفیان الثوری
و عبد العزیز بن محمد عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب** ماجاء فی الوضوء مرتین مرتین
حدثنا ابو کریب و محمد بن رافع قالا نا زید بن حباب عن عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان قال حدثنی عبد الله بن الفضل عن عبد الرحمن
بن هرمز الاعرج عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم توضأ مرتین مرتین **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث
ابن ثوبان عن عبد الله بن الفضل و هذا اسناد حسن صحیح وفی الباب عن جابر و قد روی عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم توضأ ثلثا ثلثا
باب ماجاء فی الوضوء ثلثا ثلثا **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی عن سفیان عن ابی اسحاق عن ابی حیة عن علی ان النبی
صلی الله علیه وسلم توضأ ثلثا ثلثا وفی الباب عن عثمان و الربیع و ابن عمر و عائشة و ابی امامة و ابی رافع و عبد الله بن عمرو و معاویة
و ابی هریرة و جابر و عبد الله بن زید و ابی ذر **قال** ابو عیسی حدیث علی احسن شیء فی هذا الباب واصح والعمل علی هذا عند عامة اهل العلم
ان الوضوء یجزئ مرة مرة و مرتین افضل و افضله ثلث ولیس بعده شیء و قال ابن المبارک لا آمن اذا زاد فی الوضوء علی الثلث
ان یاثم و قال احمد و اسحاق لا یزید علی الثلاث الا رجل مبتلی **باب** ماجاء فی الوضوء مرة و مرتین و ثلثا **حدثنا**

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسطرح بھی روایت کیگئی ہے کہ فرمایا آپنے ہلاکت ہے واسطے ایڑیوں کے اور
تلوے پاؤں کے آگ سے۔ اور فقاہت اس حدیث کی یہ ہے کہ پاؤں پر مسح جائز نہیں جبکہ پاؤں پر موزے یا جرابین نہوں **باب** اس بیان مین
کہ وضو مین ایک ایک دفعہ پانی بہانے کی بابت آیا ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابو کریب اور ہناد اور قتیبہ نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان
سے ح اور حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا اُسنے حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زید بن اسلم سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُس نے
ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو مین ایک ایک دفعہ پانی بہایا۔ اور اس باب مین روایت کیگئی ہے عمر اور جابر اور بریدہ اور ابی رافع اور
ابن الفاکہ سے اور **کہا** ابو عیسیٰ نے اس باب مین حدیث ابن عباس کی سب سے حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو رشدین بن سعد وغیرہ
نے ضحاک بن شرحبیل سے اُسنے زید بن اسلم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عمر بن الخطابؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو مین ایک ایک دفعہ پانی بہایا۔ اور
یہ حدیث کوئی شے نہین ہے۔ اور صحیح وہی ہے جو روایت کی ہے ابن عجلان اور ہشام بن سعد اور سفیان ثوری اور عبد العزیز بن محمد نے زید بن اسلم سے اُسنے
عطاء بن یسار سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** اس بیان مین کہ وضو مین دو دو دفعہ پانی بہانے کی بابت آیا ہے **حدیث** کی
ہمسے ابو کریب اور محمد بن رافع نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے عبد الرحمٰن بن ثابت ابن ثوبان سے کہا اُسنے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن فضل نے
عبد الرحمٰن بن ہرمز الاعرج سے اُسنے ابوہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو مین دو دو دفعہ پانی بہایا۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے نہین
پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث ابن ثوبان سے جو راوی ہے عبد اللہ بن فضل سے اور یہی اسناد حسن صحیح ہے اور اس باب مین جابر سے روایت ہے اور تحقیق روایت کیگئی ہے
ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تین تین دفعہ **باب** اس بیان مین کہ وضو مین تین تین دفعہ پانی بہانیکی بابت آیا ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن
بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے سفیان سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے ابی حیہ سے اُسنے علیؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو مین تین تین دفعہ پانی
بہایا۔ اور اس باب مین عثمان اور ربیع اور ابن عمر اور عائشہ اور ابی امامہ اور ابی رافع اور عبد اللہ بن عمرو اور معاویہ اور ابوہریرہ اور جابر اور عبد اللہ بن زید اور ابی ذر سے روایت ہے۔ **کہا**
ابو عیسیٰ نے اس باب مین حدیث علی کی سب سے حسن صحیح ہے۔ اور عام اہل علم کا عمل اسی پر ہے کہ وضو مین ایک ایک دفعہ پانی بہانا کافی ہے اور دو دفعہ افضل ہے اور
سب سے افضل تین دفعہ اور نہین ہے پیچھے اسکے کوئی شے اور کہا ابن المبارک نے اگر کوئی وضو مین تین دفعہ سے زیادتی کرے تو مین اُسکے گنہگار ہونیسے بےغم نہین ہوں اور کہا احمد
اور اسحاق نے تین مرتبہ سے کوئی زیادتی نہین کرتا مگر جنونی۔ **باب** اس بیان مین کہ وضو مین ایک دفعہ اور دو دو اور تین تین دفعہ پانی بہانیکی بابت آیا ہے۔ **حدیث**

اسمٰعیل

اسمٰعيل بن موسى الفزاری نا شريك عن ثابت بن ابی صفية قال قلت لابی جعفر حدثك جابران النبی صلی الله عليه وسلم توضأ مرة مرة ومرتين مرتين وثلثا ثلثا قال نعم قال ابو عيسیٰ وروی وكيع هٰذا الحديث عن ثابت بن ابی صفية قال قلت لابی جعفر حدثك جابران النبی صلی الله عليه وسلم توضأ مرة مرة قال نعم حدثنا بذلك هناد وقتيبة قالا ثنا وكيع عن ثابت وهٰذا اصح من حديث شريك لانه قد روی من غير وجه هٰذا عن ثابت نحو رواية وكيع وشريك كثير الغلط وثابت بن ابی صفية هو ابو حمزة الثمالی **باب** فيمن توضأ بعض وضوءه مرتين وبعضه ثلاثا **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن يحيی عن ابيه عن عبد الله بن زيد ان النبی صلی الله عليه وسلم توضأ فغسل وجهه ثلاثا وغسل يديه مرتين مرتين ومسح برأسه وغسل رجليه **قال ابو عيسیٰ** هٰذا حديث حسن صحيح وقد ذكر فی غير حديث ان النبی صلی الله عليه وسلم توضأ بعض وضوءه مرة وبعضه ثلاثا وقد رخص بعض اهل العلم فی ذلك لم يروا بأسا ان يتوضأ الرجل بعض وضوءه ثلثا وبعضه مرتين او مرة **باب** فی وضوء النبی صلی الله عليه وسلم كيف كان **حدثنا** قتيبة وهناد قالا نا ابو الاحوص عن ابی اسحاق عن ابی حية قال رأيت عليا توضأ فغسل كفيه حتی انقاهما ثم مضمض ثلاثا واستنشق ثلاثا وغسل وجهه ثلاثا وذراعيه ثلاثا ومسح برأسه مرة ثم غسل قدميه الی الكعبين ثم قام فاخذ فضل طهوره فشربه وهو قائم ثم قال احببت ان اريكم كيف كان طهور رسول الله صلی الله عليه وسلم وفی الباب عن عثمان وعبد الله بن زيد وابن عباس وعبد الله بن عمرو وعائشة والربيع وعبد الله بن انيس **حدثنا** قتيبة وهناد قالا نا ابو الاحوص عن ابی اسحاق عن عبد خير ذكر عن علی مثل حديث ابی حية الا ان عبد خير قال كان اذا فرغ من طهوره اخذ من فضل طهوره بكفه فشربه **قال ابو عيسیٰ** حديث علی رواه ابو اسحاق الهمدانی عن ابی حية وعبد خير والحارث عن علی وقد رواه زائدة بن قدامة وغير واحد عن خالد بن علقمة عن عبد خير عن علی حديث الوضوء بطوله وهٰذا حديث حسن صحيح

کی ہمسے اسماعیل بن موسیٰ فزاری نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے ثابت بن ابی صفیہ سے کہا اُس نے کہا مین نے ابی جعفر سے کیا حدیث کی ہو تجھے جابر نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو مین ایک ایک دو دو اور تین تین دفعہ پانی بہایا۔ کہا اُسنے ہان کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو وکیع نے ثابت بن ابی صفیہ سے کہا ثابت نے کہا مین نے واسطے ابی جعفر کے کیا حدیث کی ہے تجھے جابر نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو مین ایک ایک دفعہ پانی بہایا کہا اُسنے ہان حدیث کی ہمسے ساتھ اسی کے ہناد اور قتیبہ نے۔ کہا انھون نے حدیث کی ہمسے وکیع نے ثابت سے اور یہ شریک کی حدیث سے صحیح ہی اس لیئے کہ روایت کی گئی ہے یہ حدیث کئی وجہ سے ثابت سے مثل روایت وکیع کے۔ اور شریک کثیر الغلط آدمی ہے۔ اور ثابت بن ابی صفیہ وہ ابو حمزہ ثمالی ہی

باب اس بیان مین کہ جسنے بعض اعضا کو دو دو مرتبہ دھویا۔ اور بعض کو تین تین مرتبہ۔ **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن یحییٰ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن زید سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا۔ پس منہ اپنے کو تین دفعہ دھویا۔ اور ہاتھ اپنے کو دو دو دفعہ دھویا۔ اور سر کو مسح کیا۔ اور دونون پاؤن کو دھویا۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس حدیث کے سوا اور جگہ مذکور ہوا ہی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اعضا کو دو مرتبہ دھویا اور بعض کو تین مرتبہ اور تحقیق رخصت دی ہی بعض اہل علم نے بیچ اسکے اور انھون نے اسمین کچھ خوف نہین سمجھا کہ آدمی بعض اعضا وضو کو تین مرتبہ دھوئے اور بعض کو دو یا ایک بار **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو مین کہ کسطرح تھا۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور ہناد نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے ابی اسحاق سے اُسنے ابی حیہ سے کہا اُسنے مین نے حضرت علی رضی کو وضو کرتے دیکھا سو اُسنے دونون ہاتھون کو دھویا تا اُنکو صاف کیا پھر تین بار کلی کی اور تین بار ناک مین پانی ڈالا۔ اور تین بار مُنھ کو دھویا۔ اور تین بار کہنیونکو اور سر پر ایک بار مسح کیا پھر دونون پاؤن کو ٹخنون تک دھویا پھر کھڑے ہوئے اور وضو کا بچا ہوا پانی لیا۔ اور اُسکو کھڑے ہوکر پیا پھر کہا مین نے دوست رکھا کہ تمکو دکھلاؤن کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کسطرح تھا۔ اور اس باب مین روایت ہے عثمان اور عبد اللہ بن زید اور ابن عباس اور عبد اللہ ابن عمرو اور عائشہ رض اور ربیع اور عبد اللہ بن انیس سے رضی اللہ عنہم **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور ہناد نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے ابی اسحاق سے اُسنے عبد خیر سے ذکر کیا اُسنے علی سے مثل حدیث ابی حیہ کے مگر عبد خیر نے کہا ہے کہ جب حضرت علی رض وضو سے فارغ ہوتے تو اپنے وضو کا بچا ہوا پانی اپنے ہاتھ سے پکڑتے پھر اسکو پی لیتے۔ کہا ابو عیسیٰ نے علی کی حدیث کو ابو اسحاق ہمدانی نے ابی حیہ اور عبد خیر سے روایت کیا ہے۔ اور حارث نے علی رض سے۔ اور روایت کیا زائدہ بن قدامہ نے اور کئی اور لوگون نے خالد بن علقمہ سے او نے علی رض سے وضو کی حدیث کو بطولہ۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہی

وروی شعبۃ ھذا الحدیث عن خالد بن علقمۃ فاخطأ فی اسمہ واسم ابیہ فقال مالک بن عرفطۃ وروی عن ابی عوانۃ عن خالد بن علقمۃ عن عبد خیر عن علی وروی عنہ مالک بن عرفطۃ مثل روایۃ شعبۃ والصحیح خالد بن علقمۃ **باب فی النضح بعد الوضوء حدثنا** نصر بن علی واحمد بن ابی عبید اللہ السلیمی البصری قالا نا ابو قتیبۃ سلم بن قتیبۃ عن الحسن بن علی الھاشمی عن عبد الرحمن عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جاءنی جبریل فقال یا محمد اذا توضأت فانتضح **قال** ابو عیسی ھذا حدیث غریب وسمعت محمدا یقول الحسن بن علی الھاشمی منکر الحدیث وفی الباب عن ابی الحکم بن سفیان وابن عباس وزید بن حارثۃ وابی سعید قال بعضھم سفیان بن الحکم او الحکم بن سفیان واضطربوا فی ھذا الحدیث **باب فی اسباغ الوضوء حدثنا** علی بن حجر نا اسمعیل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیہ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا ادلکم علی ما یمحو اللہ بہ الخطایا ویرفع بہ الدرجات قالوا بلی یا رسول اللہ قال اسباغ الوضوء علی المکارہ وکثرۃ الخطا الی المساجد وانتظار الصلوۃ بعد الصلوۃ فذلکم الرباط **حدثنا** قتیبۃ قال حدثنا عبد العزیز بن محمد عن العلاء نحوہ وقال قتیبۃ فی حدیثہ فذلکم الرباط فذلکم الرباط ثلثا وفی الباب عن علی وعبد اللہ بن عمرو وابن عباس وعبیدۃ ویقال عبیدۃ بن عمرو وعائشۃ وعبد الرحمن بن عائش وانس **قال** ابو عیسی حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح والعلاء بن عبد الرحمن ھو ابن یعقوب الجھنی وھو ثقۃ عند اھل الحدیث **باب المندیل بعد الوضوء حدثنا** سفیان بن وکیع نا عبد اللہ بن وھب عن زید بن حباب عن ابی معاذ عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ قالت کانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرقۃ ینشف بھا بعد الوضوء وفی الباب عن معاذ بن جبل

اور شعبہ نے اس حدیث کو خالد بن علقمہ سے روایت کیا ہے سو اُسنے اُسکے نام اور اُس کے باپ کے نام مین غلطی کی ہے اور کہا اُسنے مالک بن عرفطہ اور روایت کی گئی ہے ابی عوانہ سے اُسنے خالد بن علقمہ سے اُسنے عبد خیر سے اُسنے علی رض سے۔ اور روایت کی گئی ہے ابی عوانہ سے اُسنے مالک ابن عرفطہ سے مثل روایت شعبہ کے۔ اور صحیح خالد بن علقمہ ہے **باب** بعد وضو کے ازار پر پانی چھڑکنے کے بیان مین **حدیث**۔ کی ہمسے نصر بن علی اور احمد بن ابی عبید اللہ سلمی بصری نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے ابو قتیبہ یعنی سلم بن قتیبہ نے حسن بن علی ہاشمی سے اُسنے عبدالرحمن سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آیا اور کہنے لگا اے محمد جب تو وضو کرے تو ازار پر پانی چھڑک۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے۔ اور سنا مین نے محمد سے کہ کہتا تھا حسن بن علی ہاشمی منکر الحدیث ہے اور اس باب مین روایت ہے ابی الحکم بن سفیان اور ابن عباس اور زید بن حارثہ اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہم۔ اور کہا بعض نے سفیان بن حکم یا حکم بن سفیان اور انھون نے اس حدیث مین (طریق سفیان سے) اضطراب پایا ہے

باب کامل وضو کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے علا ابن عبدالرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مین تمکو اس بات پر دلالت نہ کرون جس سے اللہ تعالیٰ گناہ محو کر دیتا ہے اور درجے بلند کرتا ہے کہا انھون نے کیون نہین یا رسول اللہ۔ فرمایا آپ نے تکلیف مین کامل کرنا وضو کا۔ اور مسجدون کی طرف بہت قدم چلنے۔ اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا پس یہ رباط ہے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالعزیز بن محمد نے علاء سے مثل اس کی۔ اور کہا قتیبہ نے اپنی حدیث مین یہ رباط ہے یہ رباط ہے یہ رباط ہے تین بار اور اس باب مین روایت ہے علی اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عباس اور عبیدہ سے (اور کہا گیا ہے عبیدہ بن عمرو) اور عائشہ اور عبدالرحمن بن عائش اور انس سے رضی اللہ عنہم۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور علا ابن عبدالرحمن یہ بیٹا یعقوب جہنی کا ہے۔ اور یہ اہل حدیث کے نزدیک ثقہ ہے۔

باب وضو کے بعد رومال کے استعمال کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن وہب نے زید بن حباب سے اُسنے ابی معاذ سے اُس نے زہری سے اُس نے عروہ سے اُس نے عائشہ سے کہ کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کپڑا تھا جس سے بعد وضو کے صفائی کیا کرتے تھے اور اس باب مین روایت ہے معاذ بن جبل سے

[1] یعنی ابی عوانہ سے یہ روایت دو طریق سے مروی ہے ایک طریق خالد بن علقمہ سے دوسرے طریق مالک بن عرفطہ سے مثل روایت شعبہ کے مگر صحیح خالد بن علقمہ ہے ۱۲ [2] یعنی تھوڑا سا پانی لیکر بعد وضو کے رومالی پر چھڑک جاوے تاکہ وسوسہ جو پیدا ہوتے ہین دور ہو جاوین ۱۲ [3] اسباغ تین قسم ہے ایک فرض وہ یہ ہے کہ ایک بار کامل طور سے ان اعضاء پر پانی بہانا جنپر پانی ڈالنا فرض ہے۔ دوسرے سنت کہ ہر ایک عضو کا تین بار دھونا تیسرے مستحب کہ جسقدر حد دھونے کی ہے اس سے آگے بڑھا کر دھونا مثلاً ہاتھوں کو کندھون تک دھونا۔ رباط کے معنی ملک کی سرحد پر حفاظت ملک کے لئے ٹھہر نیکے ہین اس جگہ ملک کی حفاظت کرنے مین اسقدر درجہ ملتا ہے کہ شلاً جو چوری معاف ہو جاتی ہے تنخواہ سوا اس نوکری کے اور کسی قسم کی آہی مین علاوہ نہین ہوتے حتی کہ توبہ سے بھی حق العباد معاف نہین ہوتے اسجگہ ایک رات حفاظت کرنے سے حق العباد معاف ہو جاتے ہین آپ نے فرمایا ہے کہ تکلیف مین وضو کرنا خواہ تکلیف سردی کی ہو یا کسی اور قسم کی اور مسجد کی طرف دور سے چلکر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کی انتظاری کرنی گویا رباط ہے ۱۲

حدثنا قتيبة قال حدثنا رشدين بن سعد عن عبد الرحمن بن زياد بن انعم عن عتبة بن حميد عن عبادة بن نسى عن عبد الرحمن بن غنم عن معاذ بن جبل قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ مسح وجهه بطرف ثوبه **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب واسناده ضعيف ورشدين بن سعد وعبد الرحمن بن زياد بن انعم الافريقى يضعفان فى الحديث **قال** ابو عيسى حديث عائشة ليس بالقائم ولا يصح عن النبى صلى الله عليه وسلم فى هذا الباب شئ وابو معاذ يقولون هو سليمان بن ارقم وهو ضعيف عند اهل الحديث وقد رخص قوم من اهل العلم من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم فى المنديل بعد الوضوء ومن كرهه انما كرهه من قبل انه قيل ان الوضوء يوزن وروى ذلك عن سعيد بن المسيب والزهرى **حدثنا** محمد بن حميد قال حدثنا جرير قال حدثنيه على بن مجاهد عنى وهو عندى ثقة عن ثعلبة عن الزهرى قال انما اكره المنديل بعد الوضوء لان الوضوء يوزن

باب ما يقال بعد الوضوء **حدثنا** جعفر بن محمد بن عمران الثعلبى الكوفى نا زيد بن حباب عن معاوية بن صالح عن ربيعة بن يزيد الدمشقى عن ابى ادريس الخولانى وابى عثمان عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم قال اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله اللهم اجعلنى من التوابين واجعلنى من المتطهرين فتحت له ثمانية ابواب من الجنة يدخل من ايها شاء وفى الباب عن انس وعقبة بن عامر **قال** ابو عيسى حديث عمر قد خولف زيد بن حباب فى هذا الحديث روى عبد الله بن صالح وغيره عن معوية بن صالح عن ربيعة بن يزيد عن ابى ادريس عن عقبة بن عامر عن عمر وعن ابى عثمان عن جبير بن نفير عن عمر وهذا حديث فى اسناده اضطراب ولا يصح عن النبى صلى الله عليه وسلم فى هذا الباب كثير شئ قال محمد ابو ادريس لم يسمع من عمر شيئا

باب الوضوء بالمد **حدثنا** احمد بن منيع وعلى بن حجر قالا نا اسمعيل بن علية عن ابى ريحانة عن سفينة ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يتوضأ بالمد ويغتسل بالصاع وفى الباب عن عائشة وجابر وانس بن مالك **قال** ابو عيسى حديث

حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے رشدین بن سعد نے عبد الرحمٰن بن زیاد بن انعم سے اُسنے عتبہ بن حمید سے اس نے عبادہ بن نسی سے اُسنے عبد الرحمٰن بن غنم سے اُسنے معاذ بن جبل سے کہا اُسنے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب وضو کرتے تو مُنھ مبارک کو کپڑے کی ایک طرف سے صاف کرتے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہی اور سند اسکی ضعیف ہے اور رشدین بن سعد اور عبد الرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی دونوں حدیث مین ضعیف ہین کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی مستحکم نہین ہی۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین کوئی روایت صحیح نہین ہوئی۔ اور ابو معاذ کو لوگ کہتے ہین کہ یہ سلیمان بن ارقم ہی اور وہ اہل حدیث کے نزدیک ضعیف ہی اور ایک قوم نے اہل علم سے جو آنحضرت کے صحابہ اور من بعدہم سے ہی رومال مین بعد وضو کے رخصت دی ہی۔ اور جسنے مکروہ جانا ہے اُسنے اس لئے مکروہ جانا ہی کہ کہا گیا ہی کہ وضو (قیامت کے روز) وزن کیا جائیگا[1]۔ اور مروی ہی یہ سعید بن مسیب اور زہری سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے کہا حدیث کی ہی مجھسے علی بن مجاہد نے اپنے پاس سے اور یہ شخص میرے نزدیک ثقہ ہی اُسنے ثعلبہ سے اُسنے زہری سے کہ کہا اُسنے مین رومال کو بعد وضو کے اس لئے مکروہ جانتا ہون کہ وضو (قیامت کے روز) وزن کیا جائیگا **باب** بعد وضو کے کیا دعا پڑھی جائے **حدیث** کی ہمسے جعفر بن محمد بن عمران ثعلبی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے معاویہ بن صالح سے اُسنے ربیعہ بن یزید دمشقی سے اُسنے ابی ادریس خولانی اور ابی عثمان سے اُنھون نے عمر بن الخطاب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے وضو کیا اور اچھی طرح سے وضو کیا پھر کہا اُسنے مین گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی لایق عبادت کے سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے اُسکا شریک کوئی نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمدؐ بندہ اُسکا ہی اور رسول اُسکا۔ الٰہی کر مجھے رجوع ہونیوالون سے اور کر مجھے پاک بننے والون سے تو اُسکے واسطے آٹھون دروازے جنت کے کھلجاتے ہین جس سے چاہے داخل ہووے اور اس باب مین روایت ہی انس اور عقبہ بن عامر سے رضی اللہ عنہما کہا ابو عیسیٰ نے عمر کی حدیث مین زید بن حباب کیوجہ سے اس حدیث مین اختلاف کیا گیا ہی۔ اور روایت کی عبد اللہ بن صالح وغیرہ نے معاویہ بن صالح سے اُس نے ربیعہ بن یزید سے اُسنے ابی ادریس سے اُس نے عقبہ بن عامر سے اُس نے عمر سے اور روایت ہی ابی عثمان سے اُس نے جبیر بن نفیر سے اُس نے عمر سے۔ اس حدیث کی سند مین اضطراب ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ زیادہ چیز اس باب مین صحیح نہین ہوئی اور کہا محمد نے ابو ادریس نے حضرت عمر سے کچھ نہین سُنا **باب** ایک مُد سے وضو کرنیکے بیان مین **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع اور علی بن حجر نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن علیہ نے ابی ریحانہ سے اُس نے سفینہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد کے ساتھ وضو کیا کرتے تھے اور ایک صاع سے غسل کرتے تھے اور اس باب مین روایت ہی عائشہ اور جابر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث

[1] جب اسکا وزن ہوتا ہی تو پھر اس کو خود خشک کرنا نہین چاہیئے۔ یہ رائے فقط سعید بن المسیب اور زہری کی ہی ہی اکثر اہل علم اسطرف گئے ہین کہ رومال سے اعضاء کا صاف کرنا درست ہی۔ بخاری مین روایت ہی کہ آپ کے پاس بعد غسل کرنیکے رومال لایا گیا آپ نے نہ لیا اس سے معلوم ہوتا ہی کہ عموماً عادت آنحضرت اور صحابہ کی یہی تھی کہ بعد نہانیکے بدن کو صاف کیا کرتے تھے اسی واسطے آپ کے سامنے کیا گیا تھا اور اُسکے نہ لینے کی کوئی خاص وجہ ہوگی ۱۲

سفینۃ حدیث حسن صحیح و ابو ریحانۃ اسمہ عبد اللہ بن مطر و ہکذا رأی بعض اہل العلم الوضوء بالمد و الغسل بالصاع و قال الشافعی و احمد و اسحق لیس معنی ہذا الحدیث علی التوقیت انہ
لا یجوز اکثر منہ و لا اقل منہ و ہو قدر ما یکفی **باب** کراہیۃ الاسراف فی الوضوء **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو داؤد نا خارجۃ بن مصعب عن یونس بن عبید عن الحسن عن عتی
بن ضمرۃ السعدی عن ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان للوضوء شیطانا یقال لہ الولہان فاتقوا وسواس الماء و فی الباب عن عبد اللہ بن عمرو و عبد اللہ بن مغفل **قال**
ابو عیسی حدیث ابی بن کعب حدیث غریب و لیس اسنادہ بالقوی عند اہل الحدیث لانا لا نعلم احدا اسندہ غیر خارجۃ و قد روی ہذا الحدیث من غیر وجہ عن الحسن قولہ و لا یصح فی ہذا
الباب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیء و خارجۃ لیس بالقوی عند اصحابنا و ضعفہ ابن المبارک **باب** الوضوء لکل صلوۃ **حدثنا** محمد بن حمید الرازی نا سلمۃ بن الفضل عن محمد
بن اسحاق عن حمید عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتوضأ لکل صلوۃ طاہرا و غیر طاہر قال قلت لانس فکیف کنتم تصنعون انتم قال کنا نتوضأ وضوءا واحدا قال ابو عیسی
حدیث انس حدیث حسن غریب و المشہور عند اہل الحدیث حدیث عمرو بن عامر عن انس و قد کان بعض اہل العلم یری الوضوء لکل صلوۃ استحبابا لا علی الوجوب **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید و
عبد الرحمن بن مہدی قالا نا سفیان بن سعید عن عمرو بن عامر الانصاری قال سمعت انس بن مالک یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ عند کل صلوۃ قلت فانتم ما کنتم
تصنعون قال کنا نصلی الصلوات کلہا بوضوء واحد ما لم نحدث **قال** ابو عیسی ہذا حدیث حسن صحیح و قد روی فی حدیث عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من توضأ علی طہر کتب اللہ
لہ عشر حسنات و روی ہذا الحدیث الافریقی عن ابی غطیف عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا بذلک الحسین بن حریث المروزی قال نا محمد بن یزید الواسطی عن
الافریقی و ہو اسناد ضعیف قال علی قال یحیی بن سعید القطان ذکر لہشام بن عروۃ ہذا الحدیث فقال ہذا اسناد مشرقی **باب** ما جاء انہ یصلی الصلوات بوضوء واحد **حدثنا**

سفینہ کی حسن صحیح ہے اور ابو ریحانہ کا نام عبد اللہ بن مطر ہے اور اسیطرح بعض اہل علم کا مذہب ہے کہ وضو ساتھ مد کے ہے اور غسل ساتھ صاع کے۔ اور کہا شافعی
اور احمد اور اسحق نے مراد اس حدیث سے تعیین نہیں کہ اس سے زیادہ اور کم جائز نہ ہو۔ اور وہ پانی اسقدر چاہیئے کہ کافی ہو جائے **باب** وضو میں اسراف
کی کراہت کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے خارجہ بن مصعب نے یونس بن عبید سے اُسنے
حسن سے اُس نے عتی بن ضمرہ سعدی سے اُسنے ابی بن کعب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے بیشک وضو کیلئے ایک شیطان ہے جو نام اسکا
ولہان ہے سو تم پانی کے وسواس سے بچو۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو و عبد اللہ بن مغفل سے کہا ابو عیسی نے حدیث ابی بن کعب کی غریب ہے۔
اور اہل حدیث کے نزدیک سند اسکی قوی نہیں کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ سوائے خارجہ کے کسی اور نے اسکو مسند کیا ہو۔ اور کئی وجہ سے یہ حدیث حسن سے
قول اسکا روایت کیا گیا ہے اور اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت صحیح نہیں ہوئی اور خارجہ نزدیک ہمارے اصحاب کے
قوی نہیں ہے اور ضعیف کیا ہے اسکو ابن مبارک نے **باب** ہر ایک نماز کے لئے وضو کرنیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے کہا حدیث
کی ہمسے سلمہ بن فضل نے محمد بن اسحق سے اُسنے حمید سے اُسنے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کے لئے وضو کرتے تھے خواہ طاہر ہوں یا غیر طاہر
کہا حمید نے میں نے انس سے کہا تم کسطرح کیا کرتے تھے کہا اُسنے ہم ایک ہی وضو کیا کرتے تھے کہا ابو عیسی نے حدیث انس کی حسن غریب ہے۔ اور
مشہور اہل حدیث کے نزدیک حدیث عمرو بن عامر کی ہے جو انس سے مروی ہے۔ اور بعض اہل علم نماز کیلئے بطور استحباب کے نیا وضو کرنا کہتے ہیں نہ بطور وجوب کے
حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سفیان بن سعید نے عمرو بن
عامر انصاری سے کہا سنا میں نے انس بن مالک سے کہ کہتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کیواسطے نیا وضو کرتے تھے میں نے انس سے کہا تم لوگ کسطرح کیا کرتے تھے
کہا اُسنے ہم تمام نمازیں ایک وضو سے پڑھا کرتے تھے جبتک بے وضو نہوں کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایک حدیث میں ابن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کیا ہے کہ فرمایا آپ نے جو شخص طہارت پر وضو کرے تو اللہ تعالی اُسکے لیئے دس نیکیاں لکھتا ہے روایت کیا اس حدیث کو افریقی نے ابی غطیف سے اُسنے
ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے حسین بن حریث مروزی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یزید واسطی نے افریقی سے اور یہ سند ضعیف ہے کہا علی نے
کہا یحیی بن سعید قطان نے ہشام بن عروہ کے پاس یہ حدیث ذکر کیگئی تو اُنہوں نے کہا یہ سند مشرقی ہے **باب** اس بیان میں کہ آنحضرت کل نمازیں ایک وضو سے پڑھا کرتے تھے **حدیث**

لہ ولہان مصدر ہے ولہ سے معنے اس کے حیرانی کے ہیں چونکہ اس شیطان کو وسواس کی بہت حرص ہوتی ہے اور بسبب شدت محبت اس حرص کے حیران ہوتا ہے اسلیئے اسکو ولہان
بولتے ہیں یا اسلیئے کہ آدمیوں کو وسواس ڈالکر حیران کر دیتا ہے حتی کہ وہ نہیں سمجھتا کہ اعضا کو پانی پہونچا ہے یا نہیں اور کیا ایک ہی بار میں نے پانی بہایا ہے یا زیادہ اور کیا اچھی پورے طور سے
طہارت ہوئی ہے یا نہیں اسیطرح کئی وسواس ڈالتا ہے ۱۲ سہ یعنی اگر ہمارا وضو ہوتا تو پھر ہم دوبارہ وضو نہ کرتے تھے اُسی پر کفایت کرتے تھے برخلاف آنحضرت کے کہ وہ ہر حالت میں خواہ وضو
ہو یا نہو ہر ایک نماز کیواسطے نیا وضو کرتے تھے۔ مگر آگے آئیگا کہ آنحضرت کا یہ حال ابتدا میں تھا بعد اُسکے ایک ہی وضو سے آپ نے تمام نمازیں ادا کیں ۱۲ سہ یعنی اہل مدینہ نے اس کو روایت
نہیں کیا بلکہ اہل شرق نے یعنی کوفیوں اور بصریوں نے اور حیث فقط یہی لوگ راوی ہوں اور اہل مدینہ سے کوئی اسکا راوی نہیں ہوا جو کہ معدن علم کے سمجھے جاتے ہیں تو کیونکر مقبول ہوگی ۱۲ منہ

محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی عن سفیان عن علقمة بن مرثد عن سلیمان بن بریدة عن ابیه قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یتوضأ لکل صلوٰة فلما کان عام الفتح صلی الصلوات کلها بوضوء واحد ومسح علی خفیه فقال عمر انك فعلت شیئا لم تکن فعلته قال عمدا فعلته قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح وروی هذا الحدیث علی بن قادم عن سفیان الثوری وزاد فیه توضأ مرة مرة وروی سفیان الثوری هذا الحدیث ایضا عن محارب بن دثار عن سلیمان بن بریدة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یتوضأ لکل صلوٰة ورواه وکیع عن سفیان عن محارب عن سلیمان بن بریدة عن ابیه وروی عبد الرحمن بن مهدی وغیره عن سفیان عن محارب بن دثار عن سلیمان بن بریدة عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلا وهذا اصح من حدیث وکیع والعمل علی هذا عند اهل العلم انه یصلی الصلوات بوضوء واحد ما لم یحدث وکان بعضهم یتوضأ لکل صلوٰة استحبابا وارادة الفضل ویروی عن الافریقی عن ابی غطیف عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من توضأ علی طهر کتب الله له به عشر حسنات وهذا اسناد ضعیف وفی الباب عن جابر بن عبد الله ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی الظهر والعصر بوضوء واحد **باب** فی وضوء الرجل والمرأة من اناء واحد **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن عمرو بن دینار عن ابی الشعثاء عن ابن عباس قال حدثتنی میمونة قالت کنت اغتسل انا ورسول الله صلی الله علیه وسلم من اناء واحد من الجنابة **قال ابو عیسیٰ** هذا حدیث حسن صحیح وهو قول عامة الفقهاء ان لا باس ان یغتسل الرجل والمرأة من اناء واحد وفی الباب عن علی وعائشة وانس وام هانی وام صبیة وام سلمة وابن عمر وابو الشعثاء اسمه جابر بن زید **باب** کراهیة فضل طهور المرأة **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع عن سفیان عن سلیمان التیمی عن ابی حاجب عن رجل من بنی غفار قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن فضل طهور المرأة وفی الباب عن عبد الله بن سرجس **قال ابو عیسیٰ** وکره بعض الفقهاء الوضوء بفضل طهور المرأة وهو قول احمد واسحاق کرها فضل طهورها ولم یریا بفضل سؤرها باسا **حدثنا** محمد بن بشار ومحمود بن غیلان قالا نا ابو داؤد عن شعبة عن عاصم قال سمعت ابا حاجب یحدث عن الحکم بن عمرو الغفاری

محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے سفیان سے اُسنے علقمہ بن مرثد سے اُسنے سلیمان بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کیلئے نیا وضو کرتے تھے پھر جب فتح مکہ کا برس پہونچا تو آپنے سب نمازیں ایک وضو سے[1] پڑھیں اور موزون پر مسح کیا سو حضرت عمر رضی نے کہا آپ نے ایسا کام کیا ہو جو آگے کبھی آپنے نہیں کیا تھا فرمایا آپ نے مین نے یہ کام جان بوجھکر کیا ہو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہو اور روایت کیا اس حدیث کو علی بن قادم نے سفیان ثوری سے اور زیادہ کیا اُس نے اس حدیث مین کہ آپنے ایک ایک بار وضو کیا۔ اور نیز سفیان ثوری نے یہ حدیث محارب بن دثار سے روایت کی ہو اُسنے سلیمان بن بریدہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کیلئے نیا وضو کرتے تھے۔ اور روایت کیا اسکو وکیع نے سفیان سے اُسنے محارب سے اُسنے سلیمان بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے اور روایت کیا عبد الرحمن بن مہدی وغیرہ نے سفیان سے اُسنے محارب بن دثار سے اُسنے سلیمان بن بریدہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھو یہ مرسل[2] ہو اور یہ مرسل صحیح ہو حدیث وکیع سے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہو کہ آنحضرت تمام نمازیں ایک وضو سے پڑھا کرتے تھے جبتک کہ بے وضو ہوتے اور بعض انمین سے ہر ایک نماز کیواسطے بطور استحباب کے اور واسطے حاصل کرنے فضیلت کے نیا وضو کرتے تھے اور روایت کیگئی ہو افریقی سے اُسنے روایت کی ابی غطیف سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص طہارت پر وضو کرے تو اللہ تعالیٰ اسکے واسطے دس نیکیاں لکھتا ہو اور یہ اسنا ضعیف ہو اور اس باب مین روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی نماز ایک وضو سے پڑھی **باب** عورت اور مرد کے ایک برتن سے وضو کرنیکے بیان مین حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے ابی الشعثاء سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے حدیث کی مجھسے میمونہ نے کہا اُسنے مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے جنابت کا غسل کرتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہو اور اکثر فقیہوں کا یہ قول ہو کہ عورت اور مرد کے ایک برتن سے غسل کرنے مین کچھ خوف نہین اور اس باب مین روایت ہو علی اور عائشہ اور انس اور ام ہانی اور ام حبیبہ اور ام سلمہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے اور ابو الشعثاء کا نام جابر بن زید ہے۔

باب عورت کے بچے ہوئے پانی کی کراہت کے بیان مین حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے سلیمان تیمی سے اُسنے ابی حاجب سے اُسنے ایک مرد سے جو بنی غفار سے ہو کہ کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے منع کیا ہو۔ اور اس باب مین روایت ہو عبد اللہ بن سرجس سے کہا ابو عیسیٰ نے بعض فقیہوں نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا مکروہ جانا ہو۔ اور یہی قول ہو احمد اور اسحاق کا کہ انھون نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا مکروہ جانا ہو اور اسکے جھوٹے مین کچھ خوف نہین سمجھا حدیث کی ہمسے محمد بن بشار اور محمود بن غیلان نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے شعبہ سے اُسنے عاصم سے کہا سنا مین نے ابا حاجب سے کہ حدیث کرتا تھا حکم بن عمرو غفاری سے

---

[1] ظاہراً یہ معلوم ہوتا ہو کہ یہ ضمیر دونون مردون کی طرف راجع ہو یعنی پانچون کو ایک وضو سے پڑھنا اور موزون پر مسح کرنا۔ اور یہ درست نہین کیونکہ اس سے تو وہم ہوتا ہو کہ موزون پر مسح کرنا قبل فتح مکہ کے مروج نہ تھا حالانکہ یون نہین ہو کیونکہ موزون پر مسح کرنا قبل فتح مکہ کے ثابت تھا۔ پس ضمیر کو پانچ نمازون مجموعہ کی طرف جو ایک وضو سے پڑھی جائیں راجع کرنا چاہیے کذا ذکر ملا علی القاری [2] مرسل وہ ہو جو تابعی کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون فرمایا ہو یا اسطرح کرتے تھے یعنی صحابی کا نام ذکر نکرے اور مرسل ہونا اس حدیث کا صحیح ہے۔ حدیث دیکھ سے جو مسند ہو اور مسند وہ ہوتی ہو جسکی سند آنحضرت تک پہونچ جائے ۱۲

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یتوضأ الرجل بفضل طہور المرأۃ او قال بسؤرھا قال ابو عیسٰی ھٰذا حدیث حسن[1] و ابو حاجب اسمہ سوادۃ بن عاصم وقال محمد بن بشار فی حدیثہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتوضأ الرجل بفضل طہور المرأۃ ولم یشك فیہ محمد بن بشار

باب الرخصۃ فی ذلك حدثنا قتیبۃ نا ابو الاحوص عن سماك بن حرب عن عکرمۃ عن ابن عباس قال اغتسل بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جفنۃ فاراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتوضأ منہ فقالت یا رسول اللہ انی کنت جنبا فقال ان الماء لایجنب قال ابو عیسٰی ھٰذا حدیث حسن صحیح وھو قول سفیان الثوری ومالك والشافعی

باب ما جاء ان الماء لا ینجسہ شیٔ حدثنا ھناد والحسن بن علی الخلال وغیر واحد قالوا نا ابو اسامۃ عن الولید بن کثیر عن محمد بن کعب عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن رافع بن خدیج عن ابی سعید الخدری قال قیل یا رسول اللہ انتوضأ من بیر بضاعۃ وھی بیر یلقی فیھا الحیض ولحوم الکلاب والنتن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الماء طہور لاینجسہ شیٔ قال ابو عیسٰی ھٰذا حدیث حسن وقد جود ابو اسامۃ ھٰذا الحدیث لم یرو حدیث ابی سعید فی بیر بضاعۃ احسن مما روی ابو اسامۃ وقد روی ھٰذا الحدیث من غیر وجہ عن ابی سعید وفی الباب عن ابن عباس وعائشۃ

باب منہ اٰخر حدثنا ھناد نا عبدۃ عن محمد بن اسحاق عن محمد بن جعفر بن الزبیر عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یسأل عن الماء یکون فی الفلاۃ من الارض وما ینوبہ من السباع والدواب قال فقال اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث قال محمد بن اسحاق القلۃ ھی الجرار والقلۃ التی یستقی فیھا قال ابو عیسٰی وھو قول الشافعی واحمد واسحاق قالوا اذا کان الماء قلتین لم ینجسہ شیٔ مالم یتغیر ریحہ او طعمہ وقالوا یکون نحوا من خمس قرب

یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے یا فرمایا آپ نے اُسکے جھوٹے سے۔ کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو حاجب کا نام سوادہ بن عاصم ہے۔ اور کہا محمد بن بشار نے اپنی حدیث میں یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے اور نہیں شک کیا اسمیں محمد بن بشار نے باب اسکی رخصت کے بیان میں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی نے تغار میں غسل کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے وضو کرنیکا ارادہ کیا سو کہا اُس بیوی نے یا رسول اللہ میں تو جنبی تھی پس فرمایا آپ نے پانی جنبی نہیں ہوتا کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور شافعی کا باب اس بیان میں کہ پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی حدیث کی ہمسے ہناد اور حسن بن علی خلال اور کئی اور لوگوں نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے ولید بن کثیر سے اُسنے محمد بن کعب سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن رافع بن خدیج سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے کسی نے کہا یا رسول اللہ صلعم کیا ہم بیر بضاعہ سے وضو کیا کریں اور یہ ایسا کنواں ہے کہ اسمیں حیض کے کپڑے اور کتوں کا گوشت اور بدبودار چیزیں ڈالی جاتی ہیں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پاک ہے اسکو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے اور ابو اسامہ نے اس حدیث کو جید کہا ہے اور کوئی حدیث ابو سعید سے بیر بضاعہ کے باب میں ابو اسامہ کی روایت سے عمدہ روایت نہیں کی گئی ہے۔ اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطۂ ابو سعید کے مروی ہے اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہما باب دوسرا اسی قسم کا حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے محمد بن اسحٰق سے اُسنے محمد بن جعفر بن زبیر سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُس نے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اُس حالت میں کہ آپ سے اُس پانی کی بابت سوال کیا جاتا تھا جو چٹیل میدانوں میں ہوتا ہے اور اسپر درندے اور چہارپائے حاضر ہوتے ہیں فرمایا آپ نے جب پانی دو قلے ہو تو نجاست کو نہیں اٹھاتا کہا محمد بن اسحٰق نے قلہ مٹلیا ہے اور قلہ وہ ہے جسمیں پانی پیا جاتا ہے کہا ابو عیسٰی نے اور یہ قول شافعی اور احمد اور اسحٰق کا ہے کہا انھوں نے جب پانی دو قلے ہو تو اُسکو کوئی چیز نجس نہیں کرتی جبتک کہ اُسکی بو اور مزہ متغیر نہو اور کہا انھوں نے دو قلے تقریبًا پانچ مشکوں کے برابر ہوتے ہیں۔

---

[1] یعنی محمود بن غیلان نے شک سے بیان کیا ہے کہ آپ نے ان دونوں امروں سے کونسا حکم فرمایا ہے یعنے عورت کے بچے ہوئے پانی سے منع کیا ہے یا جھوٹھے سے اور محمد بن بشار نے بلا شک روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے بچے ہوئے پانی کے استعمال کرنے سے منع کیا ہے اور یہ نہی تنزیہی ہے۔ جیساکہ دوسرا باب اس پر دال ہے ۱۲ [2] اس ام المومنین کا نام میمونہ ہے جو ابن عباس کی خالہ ہے اُسنے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے تو اس پانی سے غسل کیا تھا یعنے اس سے چلو بھر بھر کر بدن پر ڈالے تھے اُس سے بچا ہوا ہے۔ فرمایا آپ نے پانی تو جنبی نہیں ہوتا یعنی تیرا جنب اس میں کچھ اثر نہیں کرتا ۱۲ [3] امام مالک رحمہ اللہ نے اس حدیث کے اطلاق پر نظر کرکے فرمایا ہے کہ پانی خواہ تھوڑا ہو یا بہت نجس نہیں ہوتا۔ اور امام شافعی رح وغیرہ نے اس حدیث کو حدیث قلتین سے مقید کیا ہے۔ یعنے جب پانی دو قلے ہو یعنے پانچ مشکیں تو پھر نجس نہیں ہوتا بیر کنوئیں کو بولتے ہیں۔ اور بضاعہ نام ہے ایک کنوئیں کا جو مدینہ میں تھا ۱۲ منہ

باب كراهية البول في الماء الراكد **حدثنا** محمود بن غيلان نا عبد الرزاق عن معمر عن همام بن منبه عن ابی هريرة عن النبی صلى الله عليه وسلم قال لا يبولن احدكم في الماء الدائم ثم يتوضأ منه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن جابر **باب** في ماء البحر انه طهور **حدثنا** قتيبة عن مالك ح وحدثنا الانصاری قال حدثنا معن قال حدثنا مالك عن صفوان بن سليم عن سعيد بن سلمة من آل ابن الازرق ان المغيرة ابن ابی بردة وهو من بنی عبد الدار اخبره انه سمع ابا هريرة يقول سأل رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انا نركب البحر ونحمل معنا القليل من الماء فان توضأنا به عطشنا افنتوضأ من البحر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو الطهور ماءه الحل ميتته وفي الباب عن جابر والفراسی **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول اكثر الفقهاء من اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم منهم ابو بكر وعمر وابن عباس لم يروا باسا بماء البحر وقد كره بعض اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم الوضوء بماء البحر منهم ابن عمر وعبد الله بن عمرو وقال عبد الله بن عمرو هو نار **باب** التشديد في البول **حدثنا** هناد وقتيبة وابو كريب قالوا نا وكيع عن الاعمش قال سمعت مجاهدا يحدث عن طاؤس عن ابن عباس ان النبی صلى الله عليه وسلم مر على قبرين فقال انهما يعذبان وما يعذبان في كبير اما هذا فكان لا يستتر من بوله واما هذا فكان يمشي بالنميمة وفي الباب عن زيد بن ثابت وابی بكرة وابی هريرة وابی موسى وعبد الرحمن بن حسنة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وروى منصور هذا الحديث عن مجاهد عن ابن عباس ولم يذكر فيه عن طاؤس ورواية الاعمش اصح وسمعت ابا بكر محمد بن ابان يقول سمعت وكيعا يقول الاعمش احفظ لاسناد ابراهيم من منصور **باب** ما جاء في نضح بول الغلام قبل ان يطعم

باب ٹھیرے ہوئے پانی مین پیشاب کرنے کی کراہت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے معمر سے اُسنے ہمام بن منبہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کوئی شخص تم مین سے ٹھیرے ہوئے پانی مین ہرگز پیشاب نکرے[1] پھر اُسی سے وضو کرے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہو اور اس باب مین جابر سے روایت ہو **باب** دریاکے پانی مین کہ وہ پاک ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے مالک سے ح اور حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے صفوان بن سلیم سے اُسنے سعید بن مسلمہ سے اُسنے ابن ارزق کی اولاد سے یہ کہ مغیرہ بن ابی بردہ نے (اور وہ عبدالدار کی اولاد سے ہی) اسکو خبر دی ہو کہ سُنا مین نے ابا ہریرہ سے کہ کہتا تھا ایک مردنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اور کہا یا رسول اللہ ہم دریاؤن مین سوار ہوتے ہین اور تھوڑا سا پانی اپنے ساتھ اُٹھاتے ہین پس اگر اُس سے وضو کرین تو پیاس سے مرتے ہین کیا ہم دریاکے پانی سے وضو کرلین پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک ہو پانی اُسکا حلال ہو مردہ اُسکا۔ اور اس باب مین روایت ہو جابر اور فراسی سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہو اور یہی قول ہو اکثر فقیہون کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے اُنہین سے ابو بکر اور عمر اور ابن عباس ہین۔ یہ لوگ دریاکے پانی سے (وضو کرنیمین) کچھ خوف نہین دیکھتے۔ اور بعض صحابہ نے دریاکے پانی سے وضو کرنا مکروہ جانا ہو اُنہین سے ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو ہین اور کہا عبداللہ بن عمرو نے یہ آگ[2] ہی۔ **باب** پیشاب مین شدت کا بیان **حدیث** کی ہمسے ہناد اور قتیبہ اور ابو کریب نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے کہا سنا مین نے مجاہد سے کہ حدیث کرتا تھا طاؤس سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبرون پر گذرے پس فرمایا آپنے ان دونون کو عذاب ہو رہا ہو اور کسی بڑے کام[3] مین انکو عذاب نہین ہوتا۔ بہرحال یہ تو اپنے پیشاب مین ستر نہین کرتا تھا۔ اور یہ غیبت کرتا تھا۔ اور اس باب مین روایت ہی زید بن ثابت اور ابی بکرہ اور ابی ہریرہ اور ابی موسیٰ اور عبدالرحمٰن بن حسنہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور روایت کیا اس حدیث کو منصور نے مجاہد سے اُسنے ابن عباس سے۔ اور ذکر نہین کیا اُسنے طاؤس کو اسمین۔ اور روایت اعمش کی زیادہ صحیح ہی۔ اور سُنا مین نے ابا بکر یعنے محمد بن ابان سے کہ کہتا سُنا مین نے وکیع سے کہ کہتا اعمش ابراہیم کی سند کو منصور سے زیادہ یاد رکھنے والا ہی۔ **باب** اس بیان مین کہ لڑکے کے پیشاب پر جو کھانا نہین کھاتا پانی چھڑکا جائے۔

[1] اگر پانی بہت ہو مثلاً تالاب تو پیشاب کرنیسے نجس تو نہین ہوتا جیساکہ ثابت ہوچکا ہو کہ جب پانی دو قلے ہو تو پھر نجس نہین ہوتا مگر تاہم بھی پیشاب کرنا اسمین نہین چاہیئے کیونکہ اگر اسکی رخصت دی جائے تو آہستہ آہستہ بو پکڑ جاتا ہو جس سے نجاست کو پہونچ جاتا ہو ۱۲ [2] یعنی برص پیدا کرتا ہو جیساکہ حدیث مین وارد ہوا ہو کہ جو پانی دھوپ سے گرم کیا جائے وہ برص پیدا کرتا ہو۔ اور چونکہ اس پانی پر بھی دھوپ پڑتی ہو اسلئے عبداللہ نے کہا کہ یہ آگ ہو ۱۲ [3] بخاری کی ایک روایت مین آیا ہو کہ اولاً آپ نے فرمایا کہ انکو کسی بڑے گناہ مین عذاب نہین ہوتا بعد اسکے آپ نے فرمایا کیون نہین بلکہ بڑے گناہ مین انکو عذاب ہو رہا ہو اولاً آپ نے اپنی رائے سے فرمایا تھا کہ انکو کبیرہ گناہ سے عذاب نہین ہو رہا بعد اسکے آپ کی طرف وحی ہوئی کہ یہ دونون کبیرہ گناہ ہین۔ یا اسکے یہ معنی ہون کہ انکو کسی بڑے کام مین عذاب نہین ہو رہا کہ اُس سے بچاؤ ممکن نہو تحقیق اس مسئلہ کی فضل الباری ترجمہ صحیح البخاری مین بہت جگہ ذکر کی گئی ہو۔

حدثنا قتیبة واحمد بن منیع قالا نا سفیان بن عیینة عن الزھری عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة عن ام قیس بنت محصن قالت
دخلت بابن لی علی النبی صلی الله علیه وسلم لم یاکل الطعام فبال علیه فدعا بماء فرشه علیه وفی الباب عن علی وعائشة وزینب ولبابة
بنت الحارث وھی ام الفضل بن عباس بن عبد المطلب وابی السمح وعبد الله بن عمرو وابی لیلی وابن عباس قال ابو عیسیٰ وھو قول
غیر واحد من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین ومن بعدھم مثل احمد واسحاق قالوا ینضح بول الغلام ویغسل بول الجاریة وھذا
مالم یطعما فاذا طعما غسلا جمیعا باب ما جاء فی بول ما یوکل لحمه حدثنا الحسن بن محمد الزعفرانی نا عفان بن مسلم نا حماد بن سلمة انا
حمید وقتادة وثابت عن انس ان ناسا من عرینة قدموا المدینة فاجتووھا فبعثھم رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ابل الصدقة وقال
اشربوا من البانھا وابوالھا فقتلوا راعی رسول الله صلی الله علیه وسلم واستاقوا الابل وارتدوا عن الاسلام فاتی بھم النبی صلی الله علیه وسلم
فقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف وسمر اعینھم والقاھم بالحرة قال انس فکنت اری احدھم یکد الارض بفیه حتی ماتوا وربما قال حماد یکدم الارض
بفیه حتی ماتوا قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن انس وھو قول اکثر اھل العلم قالوا لا باس ببول ما یوکل لحمه
حدثنا الفضل بن سھل الاعرج نا یحیی بن غیلان نا یزید بن زریع نا سلیمان التیمی عن انس بن مالك قال انما سمل النبی صلی الله علیه وسلم
اعینھم لانھم سملوا اعین الرعاة قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث غریب لا نعلم احدا ذکره غیر ھذا الشیخ عن یزید بن زریع وھو معنی
قوله والجروح قصاص وقد روی عن محمد بن سیرین انه قال انما فعل النبی صلی الله علیه وسلم ھذا قبل ان تنزل الحدود باب
ما جاء فی الوضوء من الریح حدثنا قتیبة وھناد نا وکیع عن شعبة عن سھیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی ھریرة

حدیث کی ہمسے قتیبہ اور احمد بن منیع نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے اُسنے ام قیس
بنت محصن سے کہا اُسنے مین اپنے بیٹے کو لیکر جو کھانا نہین کھاتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی۔ تو اُسنے آپ پر پیشاب کیا تب حضرت نے پانی منگوایا
اور اُسپر چھڑکا اور اس باب مین روایت ہی علی اور عائشہ اور زینب اور لبابہ بنت حارث (یہ فضل کی والدہ ہی جو عباس بن عبد المطلب کا بیٹا ہی) اور
ابی السمح اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی لیلی اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے اور یہی قول ہی بہت صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا مثل امام
احمد اور اسحاق کے کہا اُنھون نے لڑکے کے پیشاب پر چھڑکا جائے۔ اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاوے۔ اور یہ حکم اُس وقت تک ہی کہ جبتک کھانا نہ کھائین
اور جب کھانا کھائین تو دونون کو دھویا جاوے۔ باب بیان مین حکم پیشاب اُس جانور کے کہ جسکا گوشت کھایا جاتا ہی حدیث کی ہمسے حسن بن محمد
زعفرانی نے کہا حدیث کی ہمسے عفان بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے کہا خبر دی ہمکو حمید اور قتادہ اور ثابت نے انس سے یہ کہ چند آدمی قبیلہ
عرینہ سے مدینہ مین آئے سو اُنھون نے اُسکے آب وہوا کو ناموافق جانا پس انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقے کے اونٹون مین بھیدیا اور فرمایا کہ انکا
دودھ اور پیشاب پیو پس اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کیا اور اونٹون کو ہانک لیگئے اور اسلام سے مرتد ہوگئے۔ سو وہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس لائے گئے۔ پس آپ نے اُنکے ہاتھ اور پاؤن خلاف سے قطع کئے اور اُنکی آنکھون مین گرم سلائی پھرائی اور اُنکو زمین گرم مین ڈالدیا۔ کہا انس نے
مین اُنمین سے بعض کو دیکھتا تھا کہ اپنے منہ سے زمین کو کاٹتا تھا تاکہ وہ مرگئے اور کسی وقت کہا حماد نے یکد کی جگہ یکدم معنی ایک ہی ہین۔ کہا ابو عیسیٰ
نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور یہ کئی وجہ سے انس سے روایت کیگئی ہی۔ اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہ کہا اُنھون نے نہین خوف اُس کے پیشاب مین
کہ جسکا گوشت کھایا جاتا ہی حدیث کی ہمسے فضل بن سہل اعرج نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے
کہا حدیث کی ہمسے سلیمان تیمی نے انس بن مالک سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکی آنکھون مین گرم سلائی اسلیئے پھرائی تھی کہ اُنھون نے بھی
چرواہون کی آنکھون مین گرم سلائی پھیری تھی۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہی ہم نہین جانتے کہ کسی نے سوائے اس شیخ کے یزید بن زریع سے
اس حدیث کو ذکر کیا ہو۔ اور یہ فعل آپ کا معنی مین آیت والجروح قصاص کے ہی اور روایت کیگئی ہی محمد بن سیرین سے کہ کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ کام قبل نازل ہونے حدود کے کیا تھا۔ باب ہوا کے نکلنے سے وضو کرنیکے بیان مین حدیث کی ہمسے قتیبہ اور ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے
وکیع نے شعبہ سے اُسنے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے ابی ہریرہ سے

---

[1] اس مسئلہ مین تین مذہب ہین ایک یہ اور یہی صحیح ہی کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جاوے اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاوے۔ اور یہ قول ہی حضرت علی و عطا اور حسن او زہری اور احمد او اسحق اور ابن وہب
وغیرہ کا دوسرا قول یہ ہی کہ دونون کے پیشاب پر چھڑکا کیا جائے تیسرا یہ کہ دونون کے پیشاب کا دھونا واجب ہی اور یہ قول ہی حنفیہ اور مالکیہ کا ۱۲ کذا فی النجاح [2] یعنی آنحضرت نے جو انکو یہ سزا دی تھی حدود کے نازل ہونیسے پہلے دی تھی ۱۲

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا وضوء الا من صوت او ریح **قال** ابو عیسٰی ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبۃ نا عبد العزیز بن محمد عن سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان احدکم فی المسجد فوجد ریحا بین الیتیہ فلا یخرج حتی یسمع صوتا او یجد ریحا **حدثنا** محمود بن غیلان نا عبد الرزاق انا معمر عن ھمام بن منبہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ لا یقبل صلوٰۃ احدکم اذا احدث حتی یتوضأ **قال** ابو عیسٰی ھٰذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن عبد اللہ بن زید و علی بن طلق و عائشۃ وابن عباس و ابی سعید **قال** ابو عیسٰی ھٰذا حدیث حسن صحیح وھو قول العلماء ان لا یجب علیہ الوضوء الا من حدث یسمع صوتا او یجد ریحا وقال ابن المبارک اذا شک فی الحدث فانہ لا یجب علیہ الوضوء حتی یستیقن استیقانا یقدر ان یحلف علیہ وقال اذا خرج من قبل المرأۃ الریح وجب علیھا الوضوء وھو قول الشافعی واسحاق **باب الوضوء من النوم** **حدثنا** اسمٰعیل بن موسٰی وھناد و محمد بن عبید المحاربی المعنی واحد قالوا نا عبد السلام بن حرب عن ابی خالد الدالانی عن قتادۃ عن ابی العالیۃ عن ابن عباس انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم نام وھو ساجد حتی غطا او نفخ ثم قام یصلی فقلت یا رسول اللہ انک قد نمت قال ان الوضوء لا یجب الا علی من نام مضطجعا فانہ اذا اضطجع استرخت مفاصلہ **قال** ابو عیسٰی وابو خالد اسمہ یزید بن عبد الرحمٰن وفی الباب عن عائشۃ وابن مسعود و ابی ھریرۃ **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن شعبۃ عن قتادۃ عن انس بن مالک قال کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینامون ثم یقومون فیصلون ولا یتوضؤن **قال** ابو عیسٰی ھٰذا حدیث حسن صحیح سمعت صالح بن عبد اللہ یقول سألت ابن المبارک عمن نام قاعدا معتمدا فقال لا وضوء علیہ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی نہیں لازم آتا وضو مگر آواز یا بو سے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی - **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ رضؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے مسجد مین ہو اور چوتڑ ون مین ہوا معلوم کرے تو (مسجد سے) نہ نکلے[1] تاکہ آواز سنے یا بو معلوم کرے - **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہکو معمر نے ہمام بن منبہ سے اُسنے ابی ہریرہ رضؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ تم مین سے کسی کی نماز قبول نہین کرتا جب کہ وہ بیوضو ہو تاکہ وضو کرے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہو - اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن زید اور علی بن طلق اور عائشہ اور ابن عباس اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے - اور یہی ہے قول علماء کا کہ اُسپر وضو نہین مگر اُس حدث سے کہ آواز سُنے یا بو معلوم کرے - کہا ابن مبارک نے جب کسی کو حدث مین شک ہو تو اُس پر وضو واجب نہین تاکہ اُسکو ایسا یقین ہو کہ اگر اُسپر قسم کرنی پڑے تو کرے - اور کہا ابن مبارک نے جب عورت کے قبل سے ہوا نکلے تو اُس پر وضو واجب ہو - اور یہی قول ہی شافعی اور اسحاق کا **باب** نیند سے وضو کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے اسمٰعیل بن موسٰی اور ہناد اور محمد بن عبید محاربی نے (معنی[2] ایک ہین) کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے عبد السلام بن حرب نے ابی خالد دالانی سے اُس نے قتادہ سے اُس نے ابی العالیہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ سجدہ کی حالت مین سو گئے ہین حتی کہ آپ نے خراٹے مارے پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے سو مین نے کہا یا رسول اللہ آپ تو سو گئے تھے - فرمایا آپ نے وضو واجب نہین ہوتا مگر اُس شخص پر جو لیٹ کر سوئے کیونکہ جب کوئی اسطرح سوتا ہے تو اُس کے اعضا[3] سست ہو جاتے ہین کہا ابو عیسٰی نے اور ابو خالد کا نام یزید بن عبد الرحمٰن ہے - اور اس باب مین روایت ہے عائشہ اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیٰی بن سعید نے شعبہ سے اُس نے قتادہ سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سو جاتے تھے پھر کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے اور کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی - سُنا مین نے صالح بن عبد اللہ سے کہ کہتا سوال کیا مین نے ابن مبارک سے اُس شخص کی بابت جو جان بوجھکر بیٹھکر سوئے پس فرمایا اُسنے اُسپر وضو نہین ہی۔

[1] چونکہ یہ دونون چیزین وضو کی شکستگی کے یقین کرنے کے لئے آلہ ہین اسواسطے آپ نے اُنکو ذکر کیا غرضکہ جبتک یقین نہ ہوئے مسجد سے نہ نکلے یعنی نماز نہ توڑے ۱۲ [2] یعنی اُن لوگون کی روایت مین بعض بعض الفاظ کا فرق ہی مگر معنی مین واحد ہین ۱۲ [3] غرض یہ کہ نیند سے وضو نہین ٹوٹتا - اور نیند سے تو اس لئے ٹوٹتا ہی کہ اسمین تمام اعضا نرم اور سست ہو جاتے ہین اور جب اعضا سست اور نرم ہوتے ہین تو اس سے ہوا کے نکلنے کا زیادہ احتمال ہوتا ہی اور یہ صورت اضطجاع کی ہے برخلاف اور صورتون کے کہ اُن مین اعضا سست نہین ہوتے جس سے توہم ہوا کے نکلنے کا ہو ۱۲ -

قال وقد روى حديث ابن عباس سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن ابن عباس قوله ولم يذكر فيه ابا العالية ولم يرفعه واختلف العلماء في الوضوء من النوم فرأى اكثرهم انه لا يجب عليه الوضوء اذا نام قاعدا او قائما حتى ينام مضطجعا وبه يقول الثوري وابن المبارك واحمد وقال بعضهم اذا نام حتى غلب على عقله وجب عليه الوضوء وبه يقول اسحاق وقال الشافعي من نام قاعدا فرأى رؤيا او زالت مقعدته لوسن النوم فعليه الوضوء **باب الوضوء مما غيرت النار** **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوضوء مما مست النار ولو من ثور اقط قال فقال له ابن عباس انتوضأ من الدهن انتوضأ من الحميم فقال ابو هريرة يا ابن اخي اذا سمعت حديثا عن النبي صلى الله عليه وسلم فلا تضرب له مثلا وفي الباب عن ام حبيبة وام سلمة و زيد بن ثابت وابي طلحة وابي ايوب وابي موسى **قال** ابو عيسى وقد رأى بعض اهل العلم الوضوء مما غيرت النار واكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم على ترك الوضوء مما غيرت النار **باب في ترك الوضوء مما غيرت النار** **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة نا عبد الله بن محمد بن عقيل سمع جابرا قال سفيان وحدثنا محمد بن المنكدر عن جابر قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا معه فدخل على امرأة من الانصار فذبحت له شاة فاكل واتته بقناع من رطب فاكل منه ثم توضأ للظهر وصلى ثم انصرف فاتته بعلالة من علالة الشاة فاكل ثم صلى العصر ولم يتوضأ وفي الباب عن ابي بكر الصديق ولا يصح حديث ابي بكر في هذا من قبل اسناده انما رواه حسام بن مصك عن ابن سيرين عن ابن عباس عن ابي بكر الصديق عن النبي صلى الله عليه وسلم والصحيح انما هو عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم هكذا رواه الحفاظ وروي من غير وجه عن ابن سيرين عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم

کہا اور روایت کیا حدیث ابن عباس کو سعید بن ابی عروبہ نے اُسنے قتادہ سے اُسنے ابن عباس سے قول اُسکا اور اُسنے اسمین ابا العالیہ کو ذکر نہین کیا۔ اور نہ اُسنے اُسکو مرفوع کیا ہی۔ اور علمار نے سونے سے وضو کرنے مین اختلاف کیا ہی۔ پس اکثر نے یہ کہا ہی کہ اُسپر وضو نہین ہی۔ بشرطیکہ بیٹھکر یا کھڑے ہوکر سوئے تا کہ سوئے لیٹ کر۔ اور ساتھ اسی کے کہا ہی ثوری اور ابن مبارک اور احمد نے اور کہا بعض نے جب کوئی اسقدر سویا کہ نیند اُس کے عقل پر غلبہ کر گئی تو اُسپر وضو واجب ہی اور ساتھ اسی کے کہا ہی اسحاق نے۔ اور کہا امام شافعی نے جو شخص بیٹھکر سویا پس اُس نے خواب دیکھا[1] یا مقعد اول سونے مین ہی پھسل گئی تو اُسپر وضو ہی **باب** وضو اُس چیز سے جسکو آگ نے متغیر کر دیا ہو **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو اُس چیز[2] سے ہے جس کو آگ پہونچ جائے اگرچہ ٹکڑا پنیر کا ہو کہا ابی سلمہ نے پس ابو ہریرہ کو ابن عباس نے کہا کیا ہم گھی سے وضو کرین کیا ہم گرم پانی سے وضو کرین۔ کہا ابو ہریرہؓ نے اے میرے بھتیجے جب تو کوئی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرے تو اُس کے لئے کہاوتین بیان نہ کیا کر۔ اور اس باب مین روایت ہے۔ ام حبیبہ اور ام سلمہ اور زید بن ثابت اور ابی طلحہ اور ابی ایوب اور ابی موسیٰ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے بعض اہل علم کا مذہب ہی کہ وضو اس چیز سے لازم ہی جسکو آگ متغیر کرے اور اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین وغیرہ اسپر ہین کہ وضو اس چیز سے جسکو آگ متغیر کر دے لازم نہین آتا **باب** بیان مین ترک وضو کے اُس سے کہ جسکو آگ نے متغیر کر دیا ہو **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے سُنا اُسنے جابر سے کہا سفیان نے اور حدیث کی ہمسے محمد بن منکدر نے جابر سے کہ کہا اُسنے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور مین بھی آپ کے ساتھ تھا۔ اور ایک عورت پر جو انصار سے تھی داخل ہوے پس اُسنے آپ کے واسطے بکری ذبح کی سو آپ نے اُس سے کھایا پھر وہ ایک ٹوکری کھجورون کی لائی پس اُس سے بھی آپ نے کھایا پھر آپ نے ظہر کیلئے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر آپ اُس عورت کے گھر مین واپس آئے پھر وہ گوشت بچا ہوا بکری کے گوشت بچے ہوے سے لائی سو آپ نے کھایا پھر عصر کی نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی بکر صدیق رضہ سے اور اس باب مین حدیث ابی بکر صدیق کی اسناد کی جہت سے صحیح نہین ہی۔ سوائے اسکے نہین کہ روایت کیا اسکو حسام بن مصک نے ابن سیرین سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے ابی بکر صدیق سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحیح وہ ہی جو ابن عباس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی ایسی ہی حفاظ نے روایت کی ہی اور روایت کیگئی ہی کئی وجہ سے ابن سیرین سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

[1] امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ اگر کوئی شخص بیٹھکر ایسا سوئے کہ اسکو کوئی خواب نظر آئے یا اُسکی مقعد سوتے ہی زمین سے پھسل جائے تو تب اُسپر وضو لازم آتا ہی ۱۲ [2] یعنی جو چیز آگ کی پکی ہوئی ہو اسکے کھانے سے وضو لازم ہو جاتا ہی اگرچہ پنیر ہی ہو۔ مگر یہ حکم ابتدائے زمانہ مین تھا بعد اُسکے منسوخ ہو گیا۔ جیسا کہ خود اسکے واسطے دوسرا باب منعقد کریگا ۱۲

ورواه عطاء ابن یسار وعکرمة ومحمد بن عمرو بن عطاء وعلی بن عبد الله بن عباس وغیر واحد عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم ولم یذکروا فیه عن ابی بکر الصدیق وهذا اصح وفی الباب عن ابی هریرة وابن مسعود وابی رافع وام الحکم وعمرو بن امیة وام عامر وسوید بن النعمان وام سلمة قال ابو عیسی والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین ومن بعدهم مثل سفیان وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق ولو اترک الوضوء مما مست النار وهذا اخر الامرین من رسول الله صلی الله علیه وسلم وکان هذا الحدیث ناسخ للحدیث الاول حدیث الوضوء مما مست النار **باب** الوضوء من لحوم الابل **حدثنا** هناد نا ابو معویة عن الاعمش عن عبد الله بن عبد الله عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن البراء بن عازب قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الوضوء من لحوم الابل فقال توضؤا منها وسئل عن الوضوء من لحوم الغنم فقال لا تتوضؤا منها وفی الباب عن جابر بن سمرة واسید بن حضیر **قال** ابو عیسی وقد روی الحجاج بن ارطاة هذا الحدیث عن عبد الله بن عبد الله عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن اسید بن حضیر والصحیح حدیث عبد الرحمن بن ابی لیلی عن البراء بن عازب وهو قول احمد واسحق وروی عبیدة الضبی عن عبد الله بن عبد الله الرازی عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن ذی الغرة وروی حماد بن سلمة هذا الحدیث عن الحجاج بن ارطاة فاخطأ فیه وقال عن عبد الله بن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن ابیه عن اسید بن حضیر والصحیح عن عبد الله بن عبد الله الرازی عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن البراء بن عازب قال اسحاق اصح ما فی هذا الباب حدیثان عن رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیث البراء وحدیث جابر بن سمرة **باب** الوضوء من مس الذکر **حدثنا** اسحاق بن منصور نا یحیی بن سعید القطان عن هشام بن عروة قال اخبرنی ابی عن بسرة بنت صفوان ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من مس ذکره فلا یصل حتی یتوضأ وفی الباب عن ام حبیبة وابی ایوب وابی هریرة واروی ابنة انیس وعائشة وجابر وزید بن خالد وعبد الله بن عمرو **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح هکذا روی غیر واحد مثل هذا عن هشام بن عروة عن ابیه عن بسرة

اور روایت کیا اسکو عطاء بن یسار اور عکرمہ اور محمد بن عمرو بن عطاء اور علی بن عبداللہ بن عباس اور کئی لوگوں نے ابن عباس سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اُنھوں نے اسمیں ابی بکر صدیق سے اور یہی صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور ابی رافع اور ام الحکم اور عمرو بن امیہ اور ام عامر اور سوید بن نعمان اور ام سلمہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسٰی نے اکثر صحابہ اہل علم اور تابعین اور تبع تابعین کا عمل اسی پر ہے مثل سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کے کہا اُنھوں نے جس چیز کو آگ پہونچے اُس سے وضو نہیں ہے۔ اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں حکموں سے آخر کا حکم ہے گویا یہ حدیث پہلی حدیث کی جسمیں حکم ہے کہ جس چیز کو آگ پہونچے اُس سے وضو آتا ہے ناسخ ہے **باب** اونٹ کے گوشت سے وضو کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُنہنے عبداللہ بن عبداللہ سے اُنہنے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے اُنہنے براء بن عازب سے کہا اُنہنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ کے گوشت سے وضو کی بابت سوال کئے گئے سو فرمایا آپنے اُس سے وضو کرلو۔ اور آنحضرت بکریوں کے گوشت سے وضو کی بابت سوال کئے گئے فرمایا آپنے اُس سے وضو نہ کرو۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر بن سمرہ اور اسید بن حضیر سے کہا ابو عیسٰی نے اور روایت کیا حجاج بن ارطاۃ نے اس حدیث کو عبداللہ بن عبداللہ سے اُسنے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے اُسنے اسید بن حضیر سے۔ اور صحیح حدیث عبدالرحمٰن بن ابی لیلی کی ہے۔ جو براء بن عازب سے ہے۔ اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا۔ اور روایت کی عبیدہ ضبی نے عبداللہ بن عبداللہ رازی سے اُسنے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے اُسنے ذی الغرہ سے۔ اور روایت کیا حماد بن سلمہ نے اس حدیث کو حجاج بن ارطاۃ سے اور اُسنے اسمیں خطا کیا ہے۔ اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اسید بن حضیر سے اور صحیح عبداللہ بن عبداللہ رازی سے ہے جو راوی ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے وہ براء بن عازب سے کہا اسحٰق نے صحیح تر روایت اس باب میں دو حدیثیں ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں ایک حدیث براء کی دوسری جابر بن سمرہ کی۔ **باب** ذکر کے چھونے سے وضو کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے اسحٰق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید قطان نے ہشام بن عروہ سے کہا خبر دی مجھے میرے باپ نے بسرہ بنت صفوان سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے ذکر کو ہاتھ لگائے تو چاہیے کہ نماز نہ پڑھے تاکہ وضو کرے اور اس باب میں روایت ہے ام حبیبہ اور ابی ایوب اور ابی ہریرہ اور اروی بنت انیس اور عائشہ رض اور جابر اور زید بن خالد اور عبداللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اسیطرح روایت کی لوگوں نے ہشام بن عروہ سے اُس نے اپنے باپ سے اُس نے بسرہ سے۔

لہ حاصل اس تمام بحث کا یہ ہے کہ جسقدر لوگوں نے روایت کی ہے ابن عباس سے ہی کی ہے اُنہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے یہ روایت ابی بکر صدیق سے نہیں کی یعنی کسی نے یہ نہیں کہا کہ ابن عباس نے ابی بکر صدیق سے اُنہنے آنحضرت سے اور صحیح بھی یہی ہے کہ ابی بکر صدیق سے اس باب میں کوئی روایت مروی نہیں ۱۲ مکلہ کہا امام نووی نے اول صحابہ اور تابعین میں اس ص

وروى ابو اسامة وغير واحد هذا الحديث عن هشام بن عروة عن ابيه عن مروان عن بسرة عن النبى صلى الله عليه وسلم ثنا بذلك اسحق بن منصور انا ابو اسامة بهذا وروى هذا الحديث ابو الزناد عن عروة عن بسرة عن النبى صلى الله عليه وسلم حدثنا بذلك على بن حجر حدثنا عبد الرحمن بن ابى الزناد عن ابيه عن عروة عن بسرة عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه وهو قول غير واحد من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم والتابعين وبه يقول الاوزاعى والشافعى واحمد واسحاق قال محمد اصح شئ فى هذا الباب حديث بسرة وقال ابو زرعة حديث ام حبيبة فى هذا الباب اصح وهو حديث العلاء بن الحارث عن مكحول عن عنبسة بن ابى سفيان عن ام حبيبة وقال محمد لم يسمع مكحول من عنبسة بن ابى سفيان وروى مكحول عن رجل عن عنبسة غير هذا الحديث وكانه لم ير هذا الحديث صحيحا **باب** ترك الوضوء من مس الذكر حدثنا هناد نا ملازم بن عمرو عن عبد الله بن بدر عن قيس بن طلق بن على الحنفى عن ابيه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال وهل هو الا مضغة منه او بضعة منه وفى الباب عن ابى امامة **قال** ابو عيسى وقد روى عن غير واحد من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم وبعض التابعين انهم لم يروا الوضوء من مس الذكر وهو قول اهل الكوفة وابن المبارك وهذا الحديث احسن شئ روى فى هذا الباب وقد روى هذا الحديث ايوب بن عتبة ومحمد بن جابر عن قيس بن طلق عن ابيه وقد تكلم بعض اهل الحديث فى محمد بن جابر وايوب بن عتبة وحديث ملازم بن عمرو عن عبد الله بن بدر اصح واحسن **باب** ترك الوضوء من القبلة حدثنا قتيبة وهناد وابو كريب واحمد بن منيع ومحمود بن غيلان وابو عمار قالوا انا وكيع عن الاعمش عن حبيب بن ابى ثابت عن عروة عن عائشة ان النبى صلى الله عليه وسلم قبل بعض نسائه ثم خرج الى الصلوة ولم يتوضأ قال قلت من هى الا انت فضحكت **قال** ابو عيسى وقد روى نحو هذا عن غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم والتابعين وهو قول سفيان الثورى واهل الكوفة قالوا ليس فى القبلة وضوء

عن

اور روایت کیا ابو اسامہ اور کئی لوگون نے اس حدیث کو ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے مروان سے اُنہوں نے بسرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ **حدیث** کی ہمسے ساتھ اس کے اسحاق بن منصور نے کہا خبر دی ہمکو ابو اسامہ نے ساتھ اسکے۔ اور روایت کیا اس حدیث کو ابو الزناد نے اُنہوں نے عروہ سے اُنہوں نے بسرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن ابی الزناد نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عروہ سے اُنہوں نے بسرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور یہ قول ہے کئی لوگون کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین سے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔ کہا محمد نے صحیح تر روایت اس باب مین حدیث بسرہ کی ہے۔ اور کہا ابو زرعہ نے حدیث ام حبیبہ کی اس باب مین صحیح ہے۔ اور وہ حدیث علاء بن حارث کی ہے جو روایت کی اُنہوں نے مکحول سے اُنہوں نے عنبسہ بن ابی سفیان سے اُنہوں نے ام حبیبہ سے۔ اور کہا محمد نے مکحول نے عنبسہ بن ابی سفیان سے سنا نہین ہے۔ اور اس حدیث کے سوا ایک اور حدیث مکحول نے ایک مرد سے اُنہوں نے عنبسہ سے روایت کی ہے گویا محمد بن اسمٰعیل نے اس حدیث کو صحیح نہین جانا[1] **باب** ذکر کے مس کرنے سے وضو کے نہ کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ملازم بن عمرو نے عبد اللہ بن بدر سے اُنہوں نے قیس بن طلق بن علی الحنفی سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اور نہین ہے یہ مگر ایک ٹکڑا اسی بدن سے یا آپ نے مضغہ کی جگہ بضعہ کا لفظ کہا ہے (معنی دونون کے ایک ہی ہین) اور اس باب مین روایت ہے ابی امامہ سے کہا ابو عیسیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب اور بعض تابعین سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ لوگ ذکر کے مس کرنے سے وضو نہین جانتے تھے اور یہی قول ہے اہل کوفہ اور ابن مبارک کا۔ اور اس باب مین جو حدیثین مروی ہین سب سے اچھی یہ حدیث ہے۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو ایوب بن عتبہ اور محمد بن جابر نے قیس بن طلق سے اُنہوں نے اپنے باپ سے۔ اور بعض اہل حدیث نے محمد بن جابر اور ایوب بن عتبہ کے حق مین کلام کیا ہے۔ اور حدیث ملازم بن عمرو کی جو عبد اللہ بن بدر سے ہے سب سے صحیح اور حسن ہے۔ **باب** بوسہ سے وضو نہ کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور ہناد اور ابو کریب اور احمد بن منیع اور محمود بن غیلان اور ابو عمار نے کہا اُنھون نے۔ حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے اُنہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے اُنہوں نے عروہ سے اُنہوں نے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیویون میں سے ایک بیوی کا بوسہ لیا۔ پھر نماز کیطرف نکلے اور وضو نہ کیا کہا عروہ نے مین نے عائشہ سے کہا یہ بیوی تو آپ ہی ہونگی پس وہ ہنس پڑین کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کیا گیا ہے مثل اسکے کئی اہل علم صحابہ اور تابعین سے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا کہا اُنھون نے بوسہ مین وضو نہین ہے۔

[1] یعنی محمد بن اسماعیل بخاری نے کہا ہے کہ مکحول کا عنبسہ سے سماع نہین۔ دلیل اسکی یہ ہے کہ مکحول نے ایک اور روایت عنبسہ سے واسطہ ایک مرد سے بیان کی ہے پس معلوم ہوا کہ خود مکحول کی ملاقات عنبسہ سے نہین ہے ۱۲

وقال مالك بن انس والاوزاعي والشافعي واحمد واسحاق في القبلة وضوء وهو قول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين وانما ترك اصحابنا حديث عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا لانه لا يصح عندهم لحال الاسناد قال وسمعت ابا بكر العطار البصري يذكر عن علي بن المديني قال ضعف يحيى بن سعيد القطان هذا الحديث وقال هو شبه لا شئ قال وسمعت محمد بن اسمعيل يضعف هذا الحديث وقال حبيب بن ابي ثابت لم يسمع من عروة وقد روي عن ابراهيم التيمي عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قبلها ولم يتوضأ وهذا لا يصح ايضا ولا نعرف لابراهيم التيمي سماعا من عائشة وليس يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الباب شئ **باب الوضوء من القئ والرعاف** حدثنا ابو عبيدة بن ابي السفر واسحاق بن منصور قال ابو عبيدة ثنا وقال اسحاق انا عبد الصمد بن عبد الوارث قال حدثني ابي عن حسين المعلم عن يحيى بن ابي كثير قال حدثني عبد الرحمن بن عمرو الاوزاعي عن يعيش بن الوليد المخزومي عن ابيه عن معدان بن ابي طلحة عن ابي الدرداء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قاء فتوضأ فلقيت ثوبان في مسجد دمشق فذكرت ذلك له فقال صدق انا صببت له وضوءه وقال اسحاق بن منصور معدان بن طلحة **قال** ابو عيسى وابن ابي طلحة اصح **قال** ابو عيسى وقد راى غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم من التابعين الوضوء من القئ والرعاف وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك و احمد واسحاق وقال بعض اهل العلم ليس في القئ والرعاف وضوء وهو قول مالك والشافعي وقد جود حسين المعلم هذا الحديث وحديث حسين اصح شئ في هذا الباب وروى معمر هذا الحديث عن يحيى بن ابي كثير فاخطأ فيه فقال عن يعيش بن الوليد عن خالد بن معدان عن ابي الدرداء ولم يذكر فيه الاوزاعي وقال عن خالد بن معدان وانما هو معدان بن ابي طلحة **باب الوضوء بالنبيذ**

اور کہا مالک بن انس اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے بوسہ مین وضو ہی۔ اور یہ بھی قول ہی کئی اہل علم صحابہ اور تابعین کا۔ اور ہمارے اصحاب نے حدیث عائشہ کو جو اس باب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی چھوڑ دیا ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ وہ روایت انکے نزدیک سند کی جہت سے صحیح نہین ہی کہا ترمذی نے اور سُنا مین نے ابابکر عطار بصری سے کہ ذکر کرتا تھا علی بن مدینی سے کہا اُسنے یحییٰ بن سعید قطان نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہی اور کہا ہی کہ یہ دھو کھا ہی کچھ شے نہین ہی۔ کہا ترمذی نے اور سُنا مین نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ وہ اس حدیث کو ضعیف کرتا تھا اور کہتا تھا کہ حبیب بن ابی ثابت نے عروہ سے سُنا نہین ہی۔ اور روایت کیگئی ہی ابراہیم تیمی سے اُسنے عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکا بوسہ لیا اور وضو نہ کیا اور یہ بھی صحیح نہین۔ اور نہین پہچانتے ہم سماع ابراہیم تیمی کا عائشہ سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین کوئی روایت صحیح نہین ہوئی۔ **باب** قے اور نکسیر سے وضو کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابو عبیدہ بن ابی السفر اور اسحاق بن منصور نے کہا ابو عبیدہ نے حدیث کی ہمسے اور کہا اسحٰق نے خبر دی ہمکو عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا حدیث کی مجھسے میرے باپ نے حسین معلم سے اُسنے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا حدیث کی مجھے عبدالرحمن بن عمرو اوزاعی نے یعیش بن ولید مخزومی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے معدان بن ابی طلحہ سے اُسنے ابی الدرداء سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور وضو کیا پھر مین ثوبان کو دمشق کی مسجد مین ملا اور اُس سے یہ ذکر کیا پس اُسنے کہا سچ کہا اُسنے مین آپ کے لئے پانی گراتا تھا۔ اور اسحٰق بن منصور نے معدان بن طلحہ کہا ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے صحیح معدان بن ابی طلحہ ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے اور کئی اہل علم صحابہ وغیرہ تابعین نے کہا ہی کہ قے اور نکسیر سے وضو ہی۔ اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا۔ اور کہا بعض اہل علم نے قے اور نکسیر مین وضو نہین ہی۔ اور یہ قول ہی امام مالک اور شافعی کا اور حسین معلم نے اس حدیث کو جید کہا ہی۔ اور حدیث حسین کی اس باب مین سب سے زیادہ صحیح ہی۔ اور روایت کیا ہی معمر نے اس حدیث کو یحییٰ بن ابی کثیر سے سو اُسنے اسمین خطا کیا ہی۔ کہ کہا اُسنے روایت کی یعیش بن ولید نے خالد بن معدان سے اُسنے ابی الدرداء سے اور اُسنے اسمین اوزاعی کا ذکر نہین کیا اور نیز کہا اُسنے خالد بن معدان حالانکہ وہ معدان بن ابی طلحہ ہی۔ **باب** نبیذ[1] کے ساتھ وضو کرنیکا بیان۔

[1] نبیذ کھجوروں کے شربت کو بولتے ہین جو حد سکر کو نہ پہونچا ہو۔ جمہور اور امام ابو یوسف کا یہ مذہب ہی کہ اس سے کسی صورت مین وضو کرنا جائز نہین اور اسی کو طحاوی نے اختیار کیا ہی اور قاضی خان نے ذکر کیا ہی کہ امام ابو حنیفہ رح نے بھی اسی قول کی طرف رجوع کیا ہی۔ لیکن مشہور کتب فقہ مین یہ ہی کہ جب پانی مین کچھ کھجورین ڈالی جاوین اور وہ پانی میٹھا ہو جائے اور اس سے اسم پانی بھی زائل نہ ہو تو اس سے وضو کرنا جائز ہی۔ دلیل انکی یہی حدیث ہی جو متن مین مذکور ہی۔ لیکن تمام اہل سلف نے کہا ہی کہ یہ حدیث ضعیف ہی۔ بر تقدیر اسکی صحت کے منسوخ ہی۔ کیونکہ یہ قصہ مکہ مین واقع ہوا ہی اور آیت فلم تجدوا ماءً فتيمموا صعيدًا طيبًا بلا خلاف مدنی ہی یا یہ حدیث محمول ہی اس پانی پر کہ جسمین کچھ خشک کھجورین ڈالی جائین اور اسکا وصف متغیر نہ ہو اور عموماً صحابہ اسطرح کیا کرتے تھے کیونکہ اکثر کنوئین میٹھے نہ ہوتے تھے ۱۲

حدثنا هناد نا شريك عن ابی فزارة عن ابی زيد عن عبد الله بن مسعود قال سألنی النبی صلی الله عليه وسلم ما فی اداوتك فقلت نبيذ فقال تمرة طيبة وماء طهور قال فتوضأ منه قال ابو عيسى وانما روی هذا الحديث عن ابی زيد عن عبد الله عن النبی صلی الله عليه وسلم وابو زيد رجل مجهول عند اهل الحديث لا نعرف له رواية غير هذا الحديث وقد رای بعض اهل العلم الوضوء بالنبيذ منهم سفيان وغيره وقال بعض اهل العلم لا يتوضأ بالنبيذ وهو قول الشافعی واحمد واسحاق وقال اسحاق ان ابتلی رجل بهذا فتوضأ بالنبيذ وتيمم احب الی قال ابو عيسى وقول من يقول لا يتوضأ بالنبيذ اقرب الی الكتاب واشبه لان الله تعالی قال فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طيبا **باب** المضمضة من اللبن **حدثنا** قتيبة نا الليث عن عقيل عن الزهری عن عبيد الله عن ابن عباس ان النبی صلی الله عليه وسلم شرب لبنا فدعا بماء فمضمض وقال ان له دسما وفی الباب عن سهل بن سعد وام سلمة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد رای بعض اهل العلم المضمضة من اللبن وهذا عندنا علی الاستحباب ولم ير بعضهم المضمضة من اللبن **باب** فی كراهية رد السلام غير متوضی **حدثنا** نصر بن علی ومحمد بن بشار قالا نا ابو احمد عن سفيان عن الضحاك بن عثمان عن نافع عن ابن عمر ان رجلا سلم علی النبی صلی الله عليه وسلم وهو يبول فلم يرد عليه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وانما يكره هذا عندنا اذا كان علی الغائط والبول وقد فسر بعض اهل العلم ذلك وهذا احسن شئ روی فی هذا الباب وفی الباب عن المهاجر بن قنفذ وعبد الله بن حنظلة وعلقمة بن الشفواء وجابر والبراء **باب** ماجاء فی سؤر الكلب **حدثنا** سوار بن عبد الله العنبری نا المعتمر بن سليمان قال سمعت ايوب عن محمد بن سيرين عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال

حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے ابی فزارہ سے اُسنے ابی زید سے اُسنے عبداللہ بن مسعود سے کہا اُسنے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تیرے برتن مین کیا ہی مین نے کہا نبیذ ہی پس فرمایا آپ نے کھجورین طیب ہین اور پانی پاک ہی۔ کہا راوی نے پس آپ نے اُس سے وضو کیا کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث روایت کیگئی ہی ابی زید سے اُسنے عبداللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور ابو زید اہل حدیث کے نزدیک ضعیف آدمی ہی۔ ہم اسکے واسطے سوا اس حدیث کے کوئی اور حدیث نہین پہچانتے اور بعض اہل علم نے نبیذ سے وضو کرنا جائز رکھا ہی۔ اُنہین سے سفیان ثوری وغیرہ ہین۔ اور کہا بعض اہل علم نے نبیذ سے وضو نہ کیا جاوے۔ اور یہ قول ہی امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور کہا اسحٰق نے اگر کوئی شخص اسکے ساتھ مبتلا ہوا پس اُسنے نبیذ سے وضو کیا اور تیمم کیا تو میرے نزدیک زیادہ پسند ہی کہا ابو عیسٰی نے اور قول اُس شخص کا کہ جس نے کہا ہی کہ نبیذ سے وضو نہ کیا جاوے کتاب اللہ سے زیادہ قریب اور مشابہت رکھتا ہی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی سو تم پانی نہ پاؤ تو تیمم کرو مٹی پاک سے **باب** دودھ سے کلی کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے عقیل سے اُسنے زہری سے اُسنے عبیداللہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پس پانی منگوایا اور اس سے کلی کی اور فرمایا کہ اس کے واسطے چکنا ہٹ ہی۔ اور اس باب مین روایت ہو سہل بن سعد اور ام سلمہ سے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور بعض اہل علم کا مذہب ہی کہ دودھ سے کلی کرنی چاہئے اور ہمارے نزدیک یہ حکم استحباب پر محمول ہی اور بعض نے دودھ سے کلی کرنے کو ضروری نہین جانا **باب** حالت بیوضوئی مین سلام کے جواب دینے کی کراہت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی اور محمد بن بشار نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے ابو احمد نے سفیان سے اُسنے ضحاک بن عثمان سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس حالت مین کہ آپ پیشاب کر رہے تھے سلام دیا۔ سو آپ نے اسکو جواب نہ دیا کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور یہ ہمارے نزدیک اُسی وقت مکروہ ہی جبکہ آدمی پائخانہ اور پیشاب کی حالت مین ہو اور بعض اہل علم نے اسکی یہی تفسیر کی ہی اور یہ تمام حدیثون سے عمدہ ہی جو اس باب مین مروی ہین۔ اور اس باب مین روایت ہی مہاجر بن قنفذ اور عبداللہ بن حنظلہ اور علقمہ بن شفواء اور جابر اور براء سے رضی اللہ عنہم۔ **باب** کتے کے جھوٹے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے سوار بن عبداللہ عنبری نے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے کہا سُنا مین نے ایوب سے اُسنے روایت کی محمد بن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے

---

[1] اور چونکہ یہ پانی نہین ہی۔ پس اس سے وضو نہ کیا جائے ۱۲ [2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دودھ پینے سے آپنے کلی کرنے کو فرمایا اور وجہ اسکی چکنا ہٹ کی وجہ سے فرمائی۔ بس اس سے معلوم ہوا کہ جس چیز مین دہنیت اور چکنا ہٹ ہو اُس سے کلی کرنی مستحب ہی ۱۲

یغسل الاناء اذا ولغ فیہ الکلب سبع مرات اولاھن او اخرھن بالتراب واذا ولغت فیہ الھرۃ غسل مرۃ **قال** ابو عیسیٰ ھٰذا حدیث حسن صحیح وھو قول الشافعی واحمد واسحاق وقد روی ھٰذا الحدیث من غیر وجہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھٰذا ولم یذکر فیہ اذا ولغت فیہ الھرۃ غسل مرۃ وفی الباب عن عبد اللہ بن مغفل **باب** ما جاء فی سؤر الھرۃ **حدثنا** اسحٰق بن موسی الانصاری نا معن نا مالک بن انس عن اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ عن حمیدۃ ابنۃ عبید بن رفاعۃ عن کبشۃ ابنۃ کعب بن مالک وکانت عند ابن ابی قتادۃ ان ابا قتادۃ دخل علیھا قالت فسکبت لہ وضوءً قالت فجاءت ھرۃ تشرب فاصغی لھا الاناء حتی شربت قالت کبشۃ فرانی انظر الیہ فقال اتعجبین یا ابنۃ اخی فقلت نعم فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انھا لیست بنجس انما ھی من الطوافین علیکم او الطوافات وفی الباب عن عائشۃ وابی ھریرۃ **قال** ابو عیسیٰ ھٰذا حدیث حسن صحیح وھو قول اکثر العلماء من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ومن بعدھم مثل الشافعی واحمد واسحاق لم یروا بسؤر الھرۃ باسا وھٰذا احسن شیء فی ھٰذا الباب وقد جود مالک ھٰذا الحدیث عن اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ ولم یأت بہ احد تم من مالک **باب** المسح علی الخفین

جس برتن میں کہ کتا پیے اسکو سات مرتبہ دھویا جاوے پہلی مرتبہ یا آخر ساتھ مٹی کے اور جب بلی اسمین پیے تو اسکو ایک بار دھویا جاوے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور یہی قول ہی امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور یہ حدیث کئی اور طریق سے بھی ابی ہریرہ کے واسطہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے روایت کی گئی ہی۔ اور اسمین یہ ذکر نہین کہ جب بلی اسمین پیے تو اسکو ایک بار دھویا جاوے۔ اور اس باب مین روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سے بھی **باب** بلی کے جھوٹے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسی انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے مالک بن انس سے اُنہے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے اُنہے حمیدہ بنت عبید بن رفاعہ سے اُنہے کبشہ بنت کعب بن مالک سے (اور یہ ابی قتادہ کے بیٹے کے نکاح مین تھی۔) یہ کہ ابا قتادہ مجھپر آنکلا۔ کہا کبشہ نے پس مین نے اُس کے واسطے ایک برتن مین پانی ڈالا۔ پس ایک بلی آکر پینے لگی تو اُسنے اُسکے واسطے اُس برتن کو جھکا دیا کہ اُسنے اُس سے پیا۔ کہا کبشہ نے مجھے ابو قتادہ نے دیکھا کہ میری طرف دیکھ رہی ہی سو کہا اُسنے اے میری بھتیجی کیا تو تعجب کرتی ہی مین نے کہا ہان پس کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ یہ نجس نہین ہی۔ یہ تو اُن جانورون سے ہی جو تمپر آمد و رفت کرتے ہین۔ یا فرمایا آپ نے الطوافات۔ اور اس باب مین روایت ہی عائشہ رض اور ابی ہریرہ رض سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور یہی قول ہی اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین اور من بعد ہم کا مثل شافعی اور احمد اور اسحاق کے۔ کہ اُنھون نے بلی کے جھوٹے سے کچھ خوف نہین دیکھا اور یہ اس باب مین تمام حدیثون سے اچھی ہی۔ اور جید کہا ہی امام مالک نے اس حدیث کو اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے اور کوئی شخص سوائے امام مالک کے اس حدیث کو پورے طور سے نہین لایا **باب** موزون پر مسح کے بیان مین

۱؎ مالکی اور حنفی ظاہر اس حدیث کے مخالف ہین کہا مالکیہ نے سات مرتبہ دھونا واجب ہی مگر مٹی کے ساتھ صاف کرنے کی کچھ حاجت نہین کیونکہ مٹی سے صاف کرنے کی بابت امام مالک نے کوئی روایت نقل نہین کی قرآئی اینین سے کہتا ہو کہ جب صحیح روایتون مین یہ حکم ثابت ہو چکا ہی تو بڑا تعجب ہے کہ وہ اس بات کے قائل نہین ہوتے۔ امام مالک سے روایت ہی کہ برتن کا سات بار دھونا مستحب ہی اور اسکے مقلدین کے نزدیک مشہور یہ ہی کہ واجب ہے مگر یہ وجوب صرف زہد کے واسطے ہی۔ کیونکہ کتا اون کے نزدیک پاک ہی۔ جواب اسکا یہ ہی کہ جب الفاظ حقیقت لغوی اور شرعی مین دائر ہون تو شرعی پر حمل ہوتے ہین۔ مگر جب کہ کوئی قرینہ یا دلیل اس کے خلاف پر قائم ہو۔ اور کہا حنفیہ نے نہ سات مرتبہ دھونا واجب ہی اور نہ مٹی کے ساتھ صاف کرنا واجب ہی۔ امام طحاوی وغیرہ نے انکی طرف سے اس حدیث کا یہ جواب دیا ہی کہ ابو ہریرہ کا فتویٰ جو راوی اس حدیث کا ہی اسکے برخلاف ہی یعنی اُسنے حکم دیا ہی کہ تین بار دھویا جاوے۔ پس اسکے اس فتویٰ دینے سے ثابت ہوا کہ حکم سات مرتبہ دھونے کا منسوخ ہی جواب اسکا یہ ہی کہ احتمال ہی کہ یہ حکم اسکے نزدیک استحبابی ہو نہ وجوبی یا اسکو یہ حدیث بھول گئی ہو۔ پس احتمال سے نسخ ثابت نہین ہو سکتا اور نیز ثابت ہو چکا ہی کہ ابو ہریرہ نے سات مرتبہ دھونے کا بھی فتویٰ دیا ہی اور یہ روایت جو ابو ہریرہ سے مروی ہی۔ دوسری روایت سے جس مین تین بار دھونے کا اُس نے فتویٰ دیا ہے قوی ہی دوسرا جواب حنفیہ نے اس حدیث کا یہ دیا ہی کہ پائخانہ نجاست مین کتے کے جھوٹھے سے زیادہ نجس ہی جب اسکو سات مرتبہ دھونیکی قید نہین تو کتے کے جھوٹھے کو بطریق اولیٰ نہ ہوگی۔ جواب اسکا یہ ہی کہ پلیدی مین زیادہ نجس ہونے سے یہ لازم نہین آتا کہ غلظت حکم مین بھی اس سے زیادہ ہو۔ اور دوسرے یہ کہ یہ قیاس نص کے مقابلہ مین ہی اور ایسے قیاس کا کچھ اعتبار نہین ہوتا،، کذا فی الفتح ۲؎ یا تو آپنے طوافین کا لفظ فرمایا ہی یا طوافات کا معنی دونون کے پھرنے والون کے ہین فقط مذکر و مؤنث کا فرق یعنی یہ بلی تو اُن جانورون سے ہی کہ ہروقت تمھارے پاس آمد و رفت رکھتے ہین جن سے بچاؤ مشکل ہی ۱۲

حدثنا هناد نا وكيع عن الاعمش عن ابراهيم عن همام بن الحارث قال بال جرير بن عبد الله ثم توضأ ومسح على خفيه فقيل له اتفعل هذا قال وما يمنعني وقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعله قال وكان يعجبهم حديث جرير لان اسلامه كان بعد نزول المائدة وفي الباب عن عمر وعلي وحذيفة والمغيرة وبلال وسعد وابي ايوب وسلمان وبريدة وعمرو بن امية وانس وسهل بن سعد ويعلى بن مرة وعبادة بن الصامت واسامة بن شريك وابي امامة وجابر واسامة بن زيد **قال** ابو عيسى حديث جرير حديث حسن صحيح ويروى عن شهر بن حوشب قال رايت جرير بن عبد الله توضأ ومسح على خفيه فقلت له في ذلك فقال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ ومسح على خفيه فقلت له اقبل المائدة او بعد المائدة فقال ما اسلمت الا بعد المائدة **حدثنا** بذلك قتيبة نا خالد بن زياد الترمذي عن مقاتل بن حيان عن شهر بن حوشب عن جرير قال وروى بقية عن ابراهيم بن ادهم عن مقاتل بن حيان عن شهر بن حوشب عن جرير وهذا حديث مفسر لان بعض من انكر المسح على الخفين تاول ان مسح النبي صلى الله عليه وسلم على الخفين كان قبل نزول المائدة وذكر جرير في حديثه انه راى النبي صلى الله عليه وسلم مسح على الخفين بعد نزول المائدة **باب** المسح على الخفين للمسافر والمقيم **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن سعيد بن مسروق عن ابراهيم التيمي عن عمرو بن ميمون عن ابي عبد الله الجدلي عن خزيمة بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم انه سئل عن المسح على الخفين فقال للمسافر ثلث وللمقيم يوم وابو عبد الله الجدلي اسمه عبد بن عبد **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن علي وابي بكرة وابي هريرة وصفوان بن عسال وعوف بن مالك وابن عمر وجرير

حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے اُنہنے ابراہیم سے اُنہنے ہمام بن حارث سے کہا اُنہنے جریر بن عبد اللہ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور موزون پر مسح کیا پس اُس سے کسی نے کہا کیا آپ اسطرح کرتے ہو کہا اُس نے مجھے کیا چیز مانع ہی حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے اسیطرح کرتے دیکھا ہی۔ کہا راوی نے لوگون کو حدیث جریر کی بہت پسند آتی تھی کیونکہ اسلام لانا اسکا بعد نازل ہونے سورۂ مائدہ[1] کے ہوا ہی اور اس باب مین روایت ہی عمر اور علی اور حذیفہ اور مغیرہ اور بلال اور سعد اور ابی ایوب اور سلمان اور بریدہ اور عمرو بن امیہ اور انس اور سہل بن سعد اور یعلی بن مرہ اور عبادہ بن صامت اور اسامہ بن شریک اور ابی امامہ اور جابر اور اسامہ بن زید سے رضی اللہ عنہم۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جریر کی حسن صحیح ہی۔ اور مروی ہی شہر بن حوشب سے کہ کہا اُنہنے دیکھا مین نے جریر بن عبد اللہ کو کہ اُنہنے وضو کیا اور موزون پر مسح کیا پس مین نے اُنکو اُسکی بابت کہا تو اُنہنے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وضو کیا اور موزون پر مسح کیا۔ پھر مین نے اُس سے کہا کہ کیا قبل سورۂ مائدہ کے یا بعد سورۂ مائدہ کے اُنہنے کہا مین تو مسلمان ہی نہین ہوا مگر بعد سورۂ مائدہ کے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن زیاد ترمذی نے مقاتل بن حیان سے اُنہنے شہر بن حوشب سے اُنہنے جریر سے اور کہا اُنہنے روایت کی بقیہ نے ابراہیم بن ادہم سے اُنہنے مقاتل بن حیان سے اُنہنے شہر بن حوشب سے اُنہنے جریر سے۔ اور یہ حدیث تفسیر کی گئی ہی کہ جس شخص نے موزون پر مسح کرنے کا انکار کیا ہے اُنہنے اُسکی یہ تاویل کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل نزول سورہ مائدہ کے موزون پر مسح کیا ہے اور جریر نے حدیث مین یہ ذکر کیا ہی کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد نزول سورۂ مائدہ کے موزون پر مسح کرتے دیکھا ہی۔ **باب** مسافر اور مقیم کے واسطے موزون پر مسح کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے سعید بن مسروق سے اُنہنے ابراہیم تیمی سے اُس نے عمرو بن میمون سے اُنہنے ابی عبد اللہ جدلی سے اُنہنے خزیمہ بن ثابت سے اُنہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موزون پر مسح کرنے کی بابت سوال کئے گئے سو فرمایا آپ نے واسطے مسافر کے تین دن اور واسطے مقیم کے ایک دن۔ اور ابو عبد اللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور اس باب مین روایت ہی علی اور ابی بکرہ اور ابی ہریرہ اور صفوان بن عسال اور عوف بن مالک اور ابن عمر اور جریر سے رضی اللہ عنہم۔

---

[1] لوگون کو جریر کی حدیث پسند آنیکی وجہ یہ تھی کہ جریر بعد نزول سورۂ مائدہ کے مسلمان ہوا ہی اور وضو کا ذکر سورۂ مائدہ مین ہی اور جب اُنہنے یہ روایت کی کہ آنحضرت نے موزون پر مسح کیا ہی تو ثابت ہوا کہ حالت موزہ مین دھونا فرض نہین۔ امام ابو حنیفہ رح نے فرمایا ہی کہ مینے موزون پر مسح کرنیکا حکم نہین دیا مگر اُسوقت کہ میرے پاس صبح کیطرح دلیل واضح ہوگئی ۱۲ منہ اگر غور سے دیکھا جاے تو اس تاویل کو اسکا یہ بیان کرنا (سائل کے اُس سوال کے جواب مین کہ آنحضرت نے قبل نزول سورۂ مائدہ کے مسح کیا ہی) کہ مین مسلمان بعد نزول سورۂ مائدہ کے ہوا ہوں اُس تاویل کو دور کرتا ہی

جلد ۱

حدثنا هناد نا ابو الاحوص عن عاصم بن ابی النجود عن زر بن حبیش عن صفوان بن عسال قال كان رسول الله صلی الله علیه وسلم یامرنا اذا كنا سفرا ان لا ننزع خفافنا ثلثة ایام ولیالیهن الا من جنابة ولكن من غائط وبول ونوم **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح وقد روی الحكم بن عتیبة وحماد عن ابراهیم النخعی عن ابی عبد الله الجدلی عن خزیمة بن ثابت ولا یصح قال علی بن المدینی قال یحیی قال شعبة لم یسمع ابراهیم النخعی عن ابی عبد الله الجدلی حدیث المسح وقال زائدة عن منصور كنا فی حجرة ابراهیم التیمی ومعنا ابراهیم النخعی فحدثنا ابراهیم التیمی عن عمرو بن میمون عن ابی عبد الله الجدلی عن خزیمة بن ثابت عن النبی صلی الله علیه وسلم فی المسح علی الخفین قال محمد احسن شئ فی هذا الباب حدیث صفوان بن عسال **قال** ابو عیسیٰ وهو قول العلماء من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین ومن بعدهم من الفقهاء مثل سفیان الثوری وابن المبارك والشافعی واحمد واسحاق قالوا یمسح المقیم یوما ولیلة والمسافر ثلاثة ایام ولیالیهن وقد روی بعض اهل العلم انهم لم یوقتوا فی المسح علی الخفین وهو قول مالك بن انس والتوقیت اصح

باب فی المسح علی الخفین اعلاه واسفله **حدثنا** ابو الولید الدمشقی نا الولید بن مسلم اخبرنی ثور بن یزید عن رجاء بن حیوة عن كاتب المغیرة عن المغیرة بن شعبة ان النبی صلی الله علیه وسلم مسح اعلی الخف واسفله **قال** ابو عیسیٰ وهذا قول غیر واحد من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین وبه یقول مالك والشافعی واسحاق وهذا حدیث معلول لم یسنده عن ثور بن یزید غیر الولید بن مسلم وسألت ابا زرعة ومحمدا عن هذا الحدیث فقالا لیس بصحیح لان ابن المبارك روی هذا عن ثور عن رجاء قال حدثت عن كاتب المغیرة مرسل عن النبی صلی الله علیه وسلم ولم یذكر فیه المغیرة

باب فی المسح علی الخفین علی ظاهرهما **حدثنا** علی بن حجر نا عبد الرحمن بن ابی الزناد عن ابیه عن عروة بن الزبیر عن المغیرة بن شعبة قال رایت النبی صلی الله علیه وسلم یمسح علی الخفین علی ظاهرهما **قال** ابو عیسیٰ حدیث المغیرة حدیث حسن وهو حدیث عبد الرحمن بن ابی الزناد عن ابیه عن عروة عن المغیرة ولا نعلم احدا یذكر عن عروة عن المغیرة علی ظاهرهما غیره وهو قول غیر واحد من اهل العلم وبه یقول سفیان الثوری واحمد قال محمد وكان مالك یشیر بعبد الرحمن بن ابی الزناد

حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے عاصم بن ابی النجود سے اُنّے زر بن حبیش سے اُنّے صفوان بن عسال سے کہ کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم کرتے تھے جبکہ ہم مسافر ہوتے تھے یہ کہ ہم تین دن اور راتین موزون کو نہ اُتارین مگر جنابت سے نہ پائخانہ اور پیشاب اور نیند سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہو اور روایت کی ہو حکم بن عتیبہ اور حماد نے ابراہیم نخعی سے اُنّے ابی عبد اللہ جدلی سے اُسنے خزیمہ بن ثابت سے اور صحیح نہین کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ نے کہا شعبہ نے ابراہیم نخعی نے ابی عبد اللہ جدلی سے حدیث مسح کی سُنی نہین ہو اور کہا زائدہ نے منصور سے کہ ہم ابراہیم تیمی کے حجرہ مین تھے اور ہمارے پاس ابراہیم نخعی تھا سو حدیث کی ہمسے ابراہیم تیمی نے عمرو بن میمون سے اُسنے ابی عبد اللہ جدلی سے اُسنے خزیمہ بن ثابت سے اُسنے نبی صلعم سے موزون پر مسح کرنے کے باب مین کہا محمد نے عمدہ حدیث صفوان بن عسال کی ہو کہا ابو عیسیٰ نے اور یہی قول اہل علم صحابہ اور تابعین اور بعد ان کے فقیہون کا ہو مثل سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق کے کہا انھون نے مقیم ایک دن رات مسح کرے اور مسافر تین دن اور تین راتین اور بعض اہل علم نے روایت کی ہو کہ موزون پر مسح کرنے مین وقت کی تعیین نہین ہو یہ قول ہو مالک بن انس کا اور وقت معین کرنا صحیح ہو۔

باب موزون کے اوپر اور نیچے کیطرف مسح کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابو الولید دمشقی نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے کہا خبر دی مجھے ثور بن یزید نے رجا بن حیوہ سے اُنّے مغیرہ کے کاتب سے اُسنے مغیرہ بن شعبہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موزہ کے اوپر اور نیچے کیطرف مسح کیا کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ قول ہو کئی ایک صحابہ اور تابعین کا اور ساتھ اسی کے کہا ہو مالک اور شافعی اور اسحق نے اور یہ حدیث معلول ہو سوائے ولید بن مسلم کے کسی نے ثور بن یزید سے مسند نہین کیا اور مین نے ابو زرعہ اور محمد سے اس حدیث کی نسبت پوچھا تو اُنھون نے کہا کہ یہ حدیث صحیح نہین اسلئے کہ ابن مبارک نے اس حدیث کو ثور سے اُسنے رجا سے روایت کیا ہو اور کہا اُسنے مجھے مغیرہ کے کاتب سے مرسل حدیث نبی صلعم سے پہونچی ہو اور اُسنے اُسمین مغیرہ کا ذکر نہین کیا۔

باب موزون کے ظاہر پر مسح کرنیکے بیان مین **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن ابی الزناد نے اپنے باپ سے اُسنے عروہ بن زبیر سے اُسنے مغیرہ بن شعبہ سے کہا مین نے نبی صلعم کو ظاہر موزون پر مسح کرتے دیکھا ہو کہا ابو عیسیٰ نے مغیرہ کی حدیث حسن ہو اور حدیث عبد الرحمن بن ابی الزناد کی اپنے باپ سے اُسنے عروہ سے اُسنے مغیرہ سے اور ہم نہین جانتے کہ کسی نے سوائے اسکے واسطہ عروہ کے مغیرہ سے موزون کے ظاہر پر مسح کرنے کا ذکر کیا ہو اور یہی قول ہو کئی ایک اہل علم کا اور ساتھ اسی کے کہتا ہو سفیان ثوری اور احمد کہا محمد نے امام مالک عبد الرحمن بن ابی الزناد کی طرف اشارت کرتا تھا یعنے ضعیف کہتا تھا

باب فی المسح علی الجوربین والنعلین **حدثنا** هناد و محمود بن غیلان قالا نا وکیع عن سفیان عن ابی قیس عن هزیل بن شرحبیل عن المغیرۃ بن شعبۃ قال توضأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومسح علی الجوربین والنعلین **قال** ابو عیسیٰ هٰذا حدیث حسن صحیح وهو قول غیر واحد من اهل العلم وبہ یقول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق قالوا یمسح علی الجوربین وان لم یکن منعلین اذا کانا ثخینین وفی الباب عن ابی موسیٰ **باب** ما جاء فی المسح علی الجوربین والعمامۃ **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید القطان عن سلیمان التیمی عن بکر بن عبد اللہ المزنی عن الحسن عن ابن المغیرۃ بن شعبۃ عن ابیہ قال توضأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومسح علی الخفین والعمامۃ قال بکر وقد سمعتہ من ابن المغیرۃ وذکر محمد بن بشار فی هٰذا الحدیث فی موضع اخر انہ مسح علی ناصیتہ وعمامتہ وقد روی هٰذا الحدیث من غیر وجہ عن المغیرۃ بن شعبۃ وذکر بعضهم المسح علی الناصیۃ والعمامۃ ولم یذکر بعضهم الناصیۃ سمعت احمد بن الحسن یقول سمعت احمد بن حنبل یقول ما رایت بعینی مثل یحیی بن سعید القطان وفی الباب عن عمرو بن امیۃ وسلمان وثوبان وابی امامۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث المغیرۃ بن شعبۃ حدیث حسن صحیح وهو قول غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منهم ابو بکر وعمر وانس وبہ یقول الاوزاعی واحمد واسحاق قالوا یمسح علی العمامۃ قال وسمعت الجارود بن معاذ یقول سمعت وکیع بن الجراح یقول ان مسح علی العمامۃ یجزئہ للاثر **حدثنا** قتیبۃ بن سعید نا بشر بن المفضل عن عبد الرحمٰن بن اسحاق عن ابی عبیدۃ بن محمد بن عمار بن یاسر قال سألت جابر بن عبد اللہ عن المسح علی الخفین فقال السنۃ یا ابن اخی وسالتہ عن المسح علی العمامۃ فقال مس الشعر وقال غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین لا یمسح علی العمامۃ الا ان یمسح براسہ مع العمامۃ وهو قول سفیان الثوری ومالک بن انس وابن المبارک والشافعی

باب جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ہناد اور محمود بن غیلان نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُس نے ابی قیس سے اُسنے ہزیل بن شرحبیل سے اُسنے مغیرہ بن شعبہ سے کہ کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ قول ہے کئی ایک اہل علم کا۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔ کہا انھوں نے جرابوں پر مسح کیا جاوے اگرچہ منعل نہوں بشرطیکہ سخت ہوں اور اس باب میں روایت ہے ابی موسیٰ سے بھی۔ **باب** جرابوں اور پگڑی پر مسح کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید قطان نے سلیمان تیمی سے اُسنے بکر بن عبد اللہ مزنی سے اُسنے حسن سے اُسنے ابن مغیرہ بن شعبہ سے اُسنے اپنے باپ سے **کہا** اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور موزوں اور دستار مبارک پر مسح کیا۔ کہا بکر نے میں نے ابن مغیرہ سے واسطہ حسن کے سُنا ہے اور محمد بن بشار نے اس حدیث کے دوسری جگہ میں یہ ذکر کیا ہے کہ آپ نے پیشانی اور دستار مبارک پر مسح کیا اور یہ حدیث کئی اوروجہ سے بھی مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے۔ اور ان میں سے بعض نے پیشانی اور دستار پر مسح کرنے کا ذکر کیا ہے۔ اور بعض نے پیشانی کا ذکر نہیں کیا۔ سنا میں نے احمد بن حسن سے کہ کہتا سُنا میں نے احمد بن حنبل سے کہ کہتا میں نے اپنی آنکھوں سے یحییٰ بن سعید قطان کے مثل کوئی نہیں دیکھا۔ اور اس باب میں روایت ہے عمرو بن امیہ اور سلمان اور ثوبان اور ابی امامہ رضی اللہ عنہم سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن صحیح ہے اور یہ قول ہے کئی ایک اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے انہیں سے حضرت ابو بکر اور عمر اور انس ہیں اور ساتھ اسی کے کہتا ہے اوزاعی اور احمد اور اسحٰق کہ کہا انھوں نے پگڑی پر مسح کیا جاوے **کہا** اور سُنا میں نے جارود بن معاذ سے کہ کہتا سُنا میں نے وکیع بن جراح سے کہ کہتا اگر کوئی شخص پگڑی پر مسح کرے تو اُسکو کافی ہو جاتا ہے کیونکہ حدیثیں ہیں۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے عبد الرحمٰن بن اسحاق سے اُسنے ابی عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر سے کہا اُس نے میں نے جابر بن عبد اللہ سے موزوں پر مسح کرنے کی بابت سوال کیا کہا اُسنے اے میرے بھتیجے یہ سنت ہے اور سوال کیا میں نے اس سے پگڑی پر مسح کرنیکی بابت تو اُسنے کہا بالوں کو مس کر۔ اور کہا کئی اہل علم صحابہ اور تابعین سے کہ پگڑی پر مسح نہ کیا جاوے مگر یہ کہ پگڑی پر مع سر کے مسح کرے اور یہ قول سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی کا ہے۔

[1] کہا قاضی نے امام مالک اور ابو حنیفہ نے مطلقاً پگڑی پر مسح کرنیسے منع کیا ہے اور سفیان ثوری اور داؤد اور احمد نے فقط پگڑی پر مسح کرنا کافی سمجھا ہے مگر امام احمد نے طہارت پر پگڑی باندھنے کا اعتبار کیا ہے مثل موزوں کے صاحب فتح نے لکھا ہے جمہور کا مذہب یہ ہے کہ پیشانی پر مسح کر کے پگڑی پر کامل کرنا چاہیے یعنے پیشانی پر مسح کر کے بعد اُسکے جسقدر تمام حصہ سر سے باقی رہتا ہے وہ پگڑی پر کیا جاوے ایسا ہی مسلم کی روایت دلالت کرتی ہے۔ فقط پگڑی پر مسح کرنا جمہور کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ ہذا ہو الحق الحقیق وبعلہ ملیق۔ اور پیشانی پر مسح کرنیسے پہلے حصہ سر کی چوتھائی مراد ہے۔

حدثنا هناد نا علی بن مسهر عن الاعمش عن الحكم عن عبد الرحمن بن ابی ليلى عن كعب بن عجرة عن بلال ان النبی صلى الله عليه وسلم مسح على الخفين والخمار **باب** ما جاء فی الغسل من الجنابة **حدثنا** هناد ثنا وكيع عن الاعمش عن سالم بن ابی الجعد عن كريب عن ابن عباس عن خالته ميمونة قالت وضعت للنبی صلى الله عليه وسلم غسلا فاغتسل من الجنابة فاكفأ الاناء بشماله على يمينه فغسل كفيه ثم ادخل يده فی الاناء فافاض على فرجه ثم دلك بيده الحائط او الارض ثم مضمض واستنشق وغسل وجهه وذراعيه فافاض على راسه ثلثا ثم افاض على سائر جسده ثم تنحى فغسل رجليه **قال** ابو عيسى هذا الحديث حسن صحيح وفی الباب عن ام سلمة وجابر وابی سعيد وجبير بن مطعم وابی هريرة **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفيان عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يغتسل من الجنابة بدأ بغسل يديه قبل ان يدخلهما الاناء ثم يغسل فرجه ويتوضأ وضوءه للصلوٰة ثم يشرب شعره الماء ثم يحثی على رأسه ثلث حثيات **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهذا الذی اختاره اهل العلم فی الغسل من الجنابة انه يتوضأ وضوءه للصلوٰة ثم يفرغ على رأسه ثلث مرات ثم يفيض الماء على سائر جسده ثم يغسل قدميه والعمل على هذا عند اهل العلم وقالوا ان انغمس الجنب فی الماء ولم يتوضأ اجزأه وهو قول الشافعی واحمد واسحاق **باب** هل تنقض المرأة شعرها عند الغسل **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفيان عن ايوب بن موسى عن المقبری عن عبد الله بن رافع عن ام سلمة قالت قلت يا رسول الله انی امرأة اشد ضفر راسی افانقضه لغسل الجنابة قال لا انما يكفيك ان تحثی على راسك ثلاث حثيات من ماء ثم تفيضی على سائر جسدك الماء فتطهرين او قال فاذا انت قد تطهرت **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم ان المرأة اذا اغتسلت من الجنابة فلم تنقض شعرها ان ذلك يجزئها بعد ان تفيض الماء على راسها **باب** ما جاء ان تحت كل شعرة جنابة **حدثنا** نصر بن علی نا الحارث بن وجيه نا مالك بن دينار عن محمد بن سيرين عن ابی هريرة عن النبی صلى الله عليه وسلم

حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسہر نے اعمش سے اُسنے حکم سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اُسنے کعب بن عجرہ سے اُسنے بلال سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موزون اور خمار[1] پر مسح کیا **باب** جنابت کے غسل کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے اُسنے سالم بن ابی الجعد سے اُسنے کریب سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے اپنی خالہ میمونہ سے کہا اُسنے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے پانی رکھا پس آپ نے جنابت کا غسل کیا سو آپ نے بائین ہاتھ سے دائین پر برتن کو ٹیڑھا کیا اور ہاتھون کو دھویا پھر ہاتھ مبارک کو برتن مین داخل کیا اور اپنے ذکر پر پانی بہایا۔ پھر ہاتھ مبارک کو دیوار یا زمین پر ملا۔ پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا۔ اور مُنھ اور بازوؤنکو دھویا۔ پھر سر پر تین بار پانی بہایا۔ بعد اسکے تمام جسم پر پانی بہایا۔ پھر ایک طرف ہوے اور پاؤن کو دھویا۔ کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور اس باب مین روایت ہی ام سلمہ او رجابر اور ابی سعید اور جبیر بن مطعم اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُسنے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت سے غسل کرنیکا ارادہ کرتے تو ہاتھون کو برتن مین داخل کرنیسے پہلے دھوتے پھر ذکر کو دھوتے اور نماز کے وضو کیطرح وضو کرتے پھر بالون کو پانی پلاتے پھر سر پر تین چلو ڈالتے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور اسی طریق کو اہل علم نے جنابت کے غسل مین اختیار کیا ہی کہ اوّل نماز کی طرح وضو کیا جاوے پھر سر پر تین مرتبہ پانی ڈالا جاوے پھر تمام جسم پر پانی بہایا جاوے۔ پھر پاؤن دھوے جاوین اور اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہی۔ اور کہا اُنھون نے اگر جنبی پانی مین غوطہ مارے اور وضو نہ کرے تو اُسکو وہ غسل کافی ہوجاتا ہی۔ اور یہی قول ہی امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** کیا عورت نہانیکے وقت اپنے بالون کو کھولے۔ **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ایوب بن موسٰی سے اُسنے مقبری سے اُسنے عبد اللہ بن رافع سے اُسنے ام سلمہ سے کہا اُس نے مین نے کہا یا رسول اللہ مین عورت ہون اپنے سر کے بالونکو سخت گوندھتی ہون کیا مین اُسکو غسل جنابت کے وقت کھول لیا کرون فرمایا آپنے نہین تجھے یہی کافی ہی کہ اپنے سر پر تین چلو پانی کے ڈالے پھر تمام جسم پر پانی بہائے تو پاک ہو جائیگی۔ یا فرمایا آپ نے اُسوقت تو پاک ہو جائیگی کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہی کہ عورت جب جنابت کا غسل کرے تو اپنے بالونکو نہ کھولے تو یہ اُسکو کافی ہو جاتا ہی بعد اسکے کہ سر پر پانی بہالے۔ **باب** اس بیان مین کہ ہر ایک بال کے نیچے جنابت ہی **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے حارث بن وجیہ نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن دینار نے محمد بن سیرین سے اُنھے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلعم سے

---

[1] خمار کے معنی اوڑھنی کے ہین مگر مراد اس سے اسجگہ پگڑی ہی۔ کیونکہ جیسا مرد اُس سے سر ڈھانپتا ہی ایسا ہی عورت اوڑھنی سے ۱۲

قال تحت کل شعرۃ جنابۃ فاغسلوا الشعر وانقوا البشرۃ وفی الباب عن علی وانس **قال** ابو عیسٰی حدیث الحارث بن وجیہ حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیثہ وھو شیخ لیس بذلک وقد روی عنہ غیر واحد من الائمۃ وقد تفرد بھذا الحدیث عن مالک بن دینار ویقال الحارث بن وجیہ ویقال ابن وجبۃ **باب** الوضوء بعد الغسل **حدثنا** اسمٰعیل بن موسٰی ثنا شریک عن ابی اسحاق عن الاسود عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یتوضأ بعد الغسل **قال** ابو عیسٰی ھذا قول غیر واحد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ان لا یتوضأ بعد الغسل **باب** ما جاء اذا التقی الختانان وجب الغسل **حدثنا** ابو موسٰی محمد بن المثنی ثنا الولید بن مسلم عن الاوزاعی عن عبد الرحمٰن بن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ قالت اذا جاوز الختان الختان وجب الغسل فعلتہ انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاغتسلنا وفی الباب عن ابی ھریرۃ وعبد اللہ بن عمرو ورافع بن خدیج **حدثنا** ھناد ثنا وکیع عن سفیان عن علی بن زید عن سعید بن المسیب عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاوز الختان الختان وجب الغسل **قال** ابو عیسٰی حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح قال وقد روی ھذا الحدیث عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غیر وجہ اذا جاوز الختان الختان وجب الغسل وھو قول اکثر اھل العلم من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھم ابو بکر وعمر وعثمان وعلی وعائشۃ والفقھاء من التابعین ومن بعدھم مثل سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحاق قالوا اذا التقی الختانان وجب الغسل **باب** ما جاء ان الماء من الماء

کہ فرمایا آپ نے ہر ایک بال کے نیچے جنابت ہے پس بالوں کو دھوؤ اور بدن کو صاف کرو۔ اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور انس رضی اللہ عنہما سے **کہا** ابو عیسٰی نے حدیث حارث بن وجیہ کی غریب ہے۔ ہم نہیں پہچانتے اسکو مگر اسی کی حدیث سے۔ اور یہ ایسا شیخ ہے کہ اعتبار کے لائق نہیں اور اس سے کئی اور اماموں نے بھی روایت کی ہے۔ اور مالک بن دینار سے منفرد ہوا ہے۔ اور کہا جاتا ہے اس کو حارث بن وجیہ اور ابن وجبہ۔

باب بعد غسل کے وضو کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے اسمٰعیل بن موسٰی نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے ابی اسحاق سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد غسل کے وضو نہ کرتے تھے **کہا** ابو عیسٰی نے اور یہ قول ہے کئی ایک صحابہ اور تابعین کا کہ بعد غسل کے وضو نہ کیا جاوے۔ **باب** اس بیان میں کہ جب دونوں ختنے ملجائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے **حدیث** کی ہمسے ابو موسٰی محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے اوزاعی سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے جب ایک ختنہ دوسرے ختنہ سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے (کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) میں نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا اور نہائے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم سے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے سعید بن مسیب سے اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ایک ختنہ دوسرے ختنہ سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہوتا ہے۔ **کہا** ابو عیسٰی نے حدیث عائشہ صدیقہ کی حسن صحیح ہے کہا ترمذی نے یہ حدیث واسطہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی اور وجہ سے بھی روایت کی گئی ہے۔ کہ جب ایک ختنہ دوسرے ختنہ سے تجاوز کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ اور یہی قول ہے اکثر اہل علم صحابہ کا انہیں سے ابی بکر صدیق اور عمر اور عثمان اور علی اور عائشہ اور اور کئی فقہائے تابعین اور من بعدہم سے ہیں۔ مثل سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے۔ کہا انھوں نے جب دونوں ختنے ملجائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے[2]۔ **باب** اس بیان میں کہ پانی پانی[3] سے ہے۔

[1] امام شافعی نے کتاب ام میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مطلق غسل فرض کیا ہے۔ کوئی ایسی چیز بیان نہیں کی جس سے غسل شروع کیا جاوے پس اب جسطرح نہانیوالا نہا لیگا۔ غسل اسکا کافی ہو جائیگا۔ بشرطیکہ تمام بدن پر پانی ڈال دے لیکن مختار یہی ہے کہ استحبابًا پہلے پہل وضو کیا جاوے جیسا کہ نماز کیواسطے کیا جاتا ہے بعد اس کے غسل کرے اور یہ بھی احتمال ہے کہ آنحضرت کا غسل کرنا اس طور سے دلالت کرتا ہے کہ وضو کرنا غسل سے پہلے سنت مؤکدہ ہے ۱۲ [2] کہا امام نووی نے معنی حدیث کے یہ ہیں کہ غسل کا واجب ہونا انزال پر موقوف نہیں انزال ہو یا نہو غسل جب دخل ہو جاتا ہے بشرطیکہ دونوں ختنے یعنے مرد اور عورت کے آپس میں ملجائیں یہی مذہب ہے جمہور علماء کا ۱۲ [3] یعنے نہانا انزال سے واجب ہوتا ہے جمہور کا مذہب تو یہی ہے کہ حشفہ غائب ہونے سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ انزال ہو یا نہو جیسا کہ حدیث دارقطنی وغیرہ میں آیا ہے۔ اذا جلس بین شعبھا الاربع ثم جھدھا فقد وجب الغسل وان لم ینزل۔ اور بعض کا یہ مذہب ہے کہ نہانا انزال سے واجب ہوتا ہے۔ دلیل ان کی یہ حدیث ہے جو باب میں مذکور ہے کہ الماء من الماء یعنے نہانا انزال سے واجب ہوتا ہے جواب سکا یہ ہے کہ یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا۔ بعد اسکے منسوخ ہو گیا یا یہ حکم احتلام کا ہے کہ حالت احتلام میں غسل تب واجب ہوتا ہے اگر انزال ہو ورنہ نہیں ۱۲

حدثنا احمد بن منيع نا عبد الله بن المبارك ثنا يونس بن يزيد عن الزهري عن سهل بن سعد عن ابي بن كعب قال انما كان الماء من الماء رخصة في اول الاسلام ثم نهي عنها **حدثنا** احمد بن منيع نا ابن المبارك نا معمر عن الزهري بهذا الاسناد مثله **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وانما كان الماء من الماء في اول الاسلام ثم نسخ بعد ذلك وهكذا روى غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم ابي بن كعب ورافع بن خديج والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم على انه اذا جامع الرجل امرأته في الفرج وجب عليهما الغسل وان لم ينزلا **حدثنا** علي بن حجر انا شريك عن ابي الجحاف عن عكرمة عن ابن عباس قال انما الماء من الماء في الاحتلام **قال** ابو عيسى سمعت الجارود يقول سمعت وكيعا يقول لم نجد هذا الحديث الا عند شريك وفي الباب عن عثمان بن عفان وعلي بن ابي طالب والزبير وطلحة وابي ايوب وابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الماء من الماء وابو الجحاف اسمه داؤد بن ابي عوف وروى عن سفيان الثوري قال ثنا ابو الجحاف وكان مرضيا **باب** فيمن يستيقظ ويرى بللا ولا يذكر احتلاما **حدثنا** احمد بن منيع نا حماد بن خالد الخياط عن عبد الله بن عمر عن عبيد الله بن عمر عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يجد البلل ولا يذكر احتلاما قال يغتسل وعن الرجل يرى انه قد احتلم ولم يجد بللا قال لا غسل عليه قالت ام سلمة يا رسول الله هل على المرأة ترى ذلك غسل قال نعم ان النساء شقائق الرجال **قال** ابو عيسى وانما روى هذا الحديث عبد الله بن عمر عن عبيد الله بن عمر حديث عائشة في الرجل يجد البلل ولا يذكر احتلاما وعبد الله ضعفه يحيى بن سعيد من قبل حفظه في الحديث وهو قول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين اذا استيقظ الرجل فرأى بلة انه يغتسل وهو قول سفيان واحمد وقال بعض اهل العلم من التابعين انما يجب عليه الغسل اذا كانت البلة بلة نطفة وهو قول الشافعي واسحاق واذا رأى احتلاما ولم ير بلة فلا غسل عليه عند عامة اهل العلم **باب** ماجاء في المني والمذي **حدثنا** محمد بن عمرو السواق البلخي نا هشيم عن يزيد بن ابي زياد ح

حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن یزید نے زہری سے اُنسے سہل بن سعد سے اُنسے ابی بن کعب سے کہا اُنسے یہ جو حکم ہی کہ پانی پانی سے ہی اسکی رخصت ابتداء اسلام مین تھی پھر اس سے منع کیا گیا **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے ساتھ اسی اسناد کے مثل حدیث مذکور کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور یہ حکم جو ہی کہ پانی پانی سے ہی ابتداء اسلام مین تھا پھر بعد اسکے منسوخ ہو گیا۔ اور اسیطرح کئی اور لوگون نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے روایت کی ہی۔ انمین سے ابی بن کعب اور رافع بن خدیج ہین اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہی کہ جب مرد عورت سے فرج مین جماع کرے تو ان دونون پر غسل واجب ہوتا ہی اگرچہ دونون کو انزال نہو۔ **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے ابی الجحاف سے اُنسے عکرمہ سے اُنسے ابن عباس سے کہا اُنسے یہ حکم جو ہی کہ پانی پانی سے ہی احتلام کے باب مین ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے سُنا مین نے جارود سے کہ کہتا سُنا مین نے وکیع سے کہ کہتا ہمنے یہ حدیث شریک کے سوا اور کسی سے نہین پائی اور اس باب مین روایت ہی عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب اور زبیر اور طلحہ اور ابی ایوب اور ابی سعید سے اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے پانی پانی سے ہی اور ابو الجحاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہی۔ اور مروی ہی سفیان ثوری سے کہ حدیث کی ہمسے ابو الجحاف نے اور یہ اچھا آدمی ہی **باب** بیچ حکم اُس شخص کے جو نیند سے بیدار ہوا اور تری کو دیکھتا ہی اور احتلام کو یاد نہین رکھتا **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن خالد خیاط نے عبد اللہ بن عمر سے اُنسے عبید اللہ بن عمر سے اُنسے قاسم بن محمد سے اُنسے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُس مرد کی بابت سوال کئے گئے جو تری کو پاتا ہی اور احتلام کو یاد نہین رکھتا فرمایا آپنے غسل کرے اور اُس مرد کی بابت سوال کئے گئے کہ وہ خواب مین دیکھتا ہی کہ مجھے احتلام ہو گیا ہی اور تری کو نہین پاتا فرمایا آپنے اُسپر غسل نہین ہی کہا ام سلمہ نے یا رسول اللہ کیا عورت پر جب یہ خواب دیکھے غسل ہی فرمایا آپنے ہان اسلئے کہ عورتین مردونکی بہنین ہین کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو عبد اللہ بن عمر نے اُنسے عبید اللہ بن عمر سے طریق عائشہ سے روایت کیا ہی اُس مرد کے حق مین جو تری کو پاتا ہو اور احتلام کو یاد نہین رکھتا اور عبد اللہ کو یحیی بن سعید نے ضعیف کیا ہی حدیث مین حافظہ کی جہت سے اور یہ قول کئی اہل علم کا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین سے کہ جب آدمی بیدار ہو اور تری کو دیکھے تو غسل کرے اور یہی قول سفیان ثوری اور امام احمد کا اور بعض اہل علم نے تابعین سے کہا ہی کہ اُسپر اسوقت غسل واجب ہوتا ہی کہ جب تری منی نطفہ کی ہو اور یہ قول ہی امام شافعی اور اسحق کا اور جب کسی نے خواب مین احتلام دیکھا اور تری کو نہین دیکھا تو اُسپر عام اہل علم کے نزدیک غسل نہین ہی **باب** منی اور مذی کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن عمرو سواق بلخی نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے یزید بن ابی زیاد سے

لہ آپ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنے فرش پر بعد جاگنے کے تری یعنی منی دیکھے اور اُسکو احتلام کا ہونا یاد نہو تو غسل واجب ہی یا نہین فرمایا آپنے غسل واجب ہی دوسرا سوال یہ ہی کہ اگر کسی شخص نے خواب مین دیکھا کہ مجھے احتلام ہو گیا ہو اور تری یعنی منی فرش پر نہین ہی کیا اُسپر غسل واجب ہی فرمایا آپنے نہین اور یہ جو آپ سے مروی ہی کہ عورتین مردونکی بہنین ہین یعنی

ونا محمود بن غیلان نا حسین الجعفی عن زائدۃ عن یزید بن ابی زیاد عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن علی قال سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن المذی فقال من المذی الوضوء ومن المنی الغسل وفی الباب عن المقداد بن الاسود وابی بن کعب **قال** ابو عیسیٰ ھٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غیر وجہ من المذی الوضوء ومن المنی الغسل وھو قول عامۃ اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وبہ یقول الشافعی واحمد واسحاق **باب** فی المذی یصیب الثوب **حدثنا** ھناد نا عبدۃ عن محمد بن اسحٰق عن سعید بن عبید ھو ابن السباق عن ابیہ عن سھل بن حنیف قال کنت القی من المذی شدۃ وعناء فکنت اکثر منہ الغسل فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسألت عنہ فقال انما یجزئک من ذلک الوضوء قلت یا رسول اللہ کیف بما یصیب ثوبی منہ قال یکفیک ان تاخذ کفا من ماء فتنضح بہ ثوبک حیث تری انہ اصاب منہ **قال** ابو عیسیٰ ھٰذا حدیث حسن صحیح ولا نعرف مثل ھٰذا الا من حدیث محمد بن اسحٰق فی المذی مثل ھٰذا وقد اختلف اھل العلم فی المذی یصیب الثوب فقال بعضھم لا یجزئ الا الغسل وھو قول الشافعی واسحٰق وقال بعضھم یجزئہ النضح وقال احمد ارجو ان یجزئہ النضح بالماء **باب** فی المنی یصیب الثوب **حدثنا** ھناد نا ابو معٰویۃ عن الاعمش عن ابراھیم عن ھمام بن الحارث قال ضاف عائشۃ ضیف فامرت لہ بملحفۃ صفراء فنام فیھا فاحتلم فاستحیی ان یرسل بھا وبھا اثر الاحتلام فغمسھا فی الماء ثم ارسل بھا فقالت عائشۃ لم افسد علینا ثوبنا انما کان یکفیہ ان یفرکہ باصابعہ وربما فرکتہ من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باصابعی **قال** ابو عیسیٰ ھٰذا حدیث حسن صحیح وھو قول غیر واحد من الفقھاء مثل سفیان واحمد واسحاق قالوا فی المنی یصیب الثوب یجزئہ الفرک وان لم یغسل وھٰکذا روی عن منصور عن ابراھیم عن ھمام بن الحارث عن عائشۃ مثل روایۃ الاعمش وروی ابو معشر ھٰذا الحدیث عن ابراھیم عن الاسود عن عائشۃ وحدیث الاعمش اصح **حدثنا** احمد بن منیع نا ابو معٰویۃ عن عمرو بن میمون بن مھران عن سلیمٰن بن یسار عن عائشۃ انھا غسلت منیا من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے حسین جعفی نے زائدہ سے اُنہنے یزید بن ابی زیاد سے اُنہنے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اُنہنے علی سے کہا اُنہنے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کی بابت سوال کیا سو فرمایا آپ نے مذی سے وضو ہو اور منی سے غسل ہی۔ اور اس باب مین روایت ہو مقداد بن اسود اور ابی بن کعب سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور روایت کیگئی ہو بواسطہ حضرت علی رضؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی وجہ سے کہ مذی سے وضو ہو اور منی سے غسل ہو اور یہ قول ہی عام اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین سے اور ساتھ اسی کے کہتا ہی امام شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** مذی کے بیان مین جو کپڑے کو لگجائے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے محمد بن اسحٰق سے اُنہنے سعید بن عبید سے جو بیٹا سباق کا ہی اُس نے اپنے باپ سے اُنہنے سہل بن حنیف سے کہ کہا اُنہنے مین مذی سے شدت اور رنج بہت دیکھتا تھا اور اُس سے بہت غسل کرتا تھا۔ پس مین نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر کی اور آپ سے اُسکی بابت سوال کیا سو فرمایا آپ نے تجھے اس سے تو وضو ہی کافی ہی مین نے کہا یا رسول اللہ کسطرح ہی حال اُسکا جو اُس سے میرے کپڑے کو لگجائے فرمایا آپ نے تجھے یہ کافی ہو کہ پانی کا ایک چلو پکڑے اور کپڑے پر چھڑکے جہان تو دیکھے کہ وہ لگی ہی۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور نہین پہچانتے ہم مثل اس حدیث کو مگر حدیث محمد بن اسحٰق سے جو مذی مین ہی مثل اُسکے۔ اور اہل علم کا مذی مین اختلاف ہی جو کپڑے مین لگجائے۔ سو بعض نے کہا ہی سوائے غسل کے کفایت نہین ہو سکتی اور یہ قول ہی امام شافعی اور اسحاق کا۔ اور کہا بعض نے اسکو چھڑکنا ہی کافی ہو جاتا ہی۔ اور کہا امام احمد نے مین امید رکھتا ہون کہ اُسکو پانی کے ساتھ چھڑکنا کافی ہو جاتا ہو **باب** حکم منی مین جو کپڑے کو پہونچ جائے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُنہنے ابراہیم سے اُنہنے ہمام بن حارث سے کہا اُنہنے حضرت عائشہ رضؓ کے پاس ایک مہمان آیا سو حضرت عائشہ رضؓ نے اُسکے واسطے ایک چادر زرد کا حکم دیا سو وہ شخص اُسمین سو رہا اور محتلم ہو گیا اور اُسنے وہ دکپڑا حضرت عائشہ رضؓ کیطرف بھیجنے سے اس حالت مین کہ اُس مین اثر احتلام کا ہو شرم کی پس اُسنے وہ کپڑا پانی مین ڈبو دیا پھر اُسکو بھیجدیا۔ سو حضرت عائشہ رضؓ نے کہا کیون اُسنے ہمارے کپڑے کو خراب کیا اُسکو تو اونگلیوں کے ساتھ چھیلنا ہی کافی تھا اور بسا اوقات مین نے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے چھیلا ہو۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہو اور یہ قول ہی کئی ایک فقہاء کا مثل سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق کے کہا اُنھون نے منی جو کپڑے پر لگجائے اُسکو چھیلنا کافی ہی۔ اگرچہ اُسکو نہ دھوئے۔ اور ایسا ہی روایت کی گئی منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے ہمام بن حارث سے اُسنے عائشہ سے مثل روایت اعمش کے۔ اور روایت کی ہو ابو معشر نے اس حدیث کو ابراہیم سے اُس نے اسود سے اُسنے عائشہ سے اور حدیث اعمش کی زیادہ صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے عمرو بن میمون بن مہران سے اُسنے سلیمان بن یسار سے اُسنے عائشہ رضؓ سے کہ اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھویا۔

قال ابو عیسیٰ ھٰذا حدیث حسن صحیح وحدیث عائشۃ انھا غسلت منیا من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس بمخالف لحدیث الفرک وان کان الفرک یجزئ فقد یستحب للرجل ان لا یری علی ثوبہ اثرہ قال ابن عباس المنی بمنزلۃ المخاط فامطہ عنک ولو باذخرۃ **باب** فی الجنب ینام قبل ان یغتسل **حدثنا** ھناد نا ابوبکر بن عیاش عن الاعمش عن ابی اسحٰق عن الاسود عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینام وھو جنب ولا یمس ماء **حدثنا** ھناد نا وکیع عن سفیان عن ابی اسحاق نحوہ **قال** ابو عیسیٰ وھٰذا قول سعید بن المسیب وغیرہ وقد روی غیر واحد عن الاسود عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یتوضأ قبل ان ینام وھٰذا اصح من حدیث ابی اسحٰق عن الاسود وقد روی عن ابی اسحٰق ھٰذا الحدیث شعبۃ والثوری وغیر واحد ویرون ان ھٰذا غلط من ابی اسحٰق **باب** فی الوضوء للجنب اذا اراد ان ینام **حدثنا** محمد بن المثنی نا یحیی بن سعید عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن عمر انہ سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم اینام احدنا وھو جنب قال نعم اذا توضأ وفی الباب عن عمار وعائشۃ وجابر وابی سعید وام سلمۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث عمر احسن شئ فی ھٰذا الباب واصح وھو قول غیر واحد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وبہ یقول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق قالوا اذا اراد الجنب ان ینام توضأ قبل ان ینام **باب** ماجاء فی مصافحۃ الجنب **حدثنا** اسحاق بن منصور نا یحیی بن سعید القطان نا حمید الطویل عن بکر بن عبد اللہ المزنی عن ابی رافع عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقیہ وھو جنب قال فانخنست فاغتسلت ثم جئت فقال این کنت اواین ذھبت قلت انی کنت جنبا قال ان المؤمن لا ینجس

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور حدیث عائشہ کی یہ کہ اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھویا منی کے چھیلنے کی حدیث کے مخالف نہین ہی اگرچہ چھیلنا منی کا کافی ہو جاتا ہی سو مرد کے لیئے مستحب یہ ہی کہ اُسکا اثر کپڑے پر نہ دیکھے کہا ابن عباس نے منی تھوک کے مثل ہی۔ سو اُسکو اپنے بدن سے دور کر اگرچہ ساتھ اذخر کے ہو **باب** اس بیان مین کہ جنبی نہانے سے پہلے سوئے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے اعمش سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ رضہ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو رہتے تھے اس حالت مین کہ جنبی ہوتے اور پانی کو نہ چھوتے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے ابی اسحاق سے مثل اُسکے کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ قول ہی سعید بن مسیب وغیرہ کا اور روایت کی ہی کئی اور لوگون نے بھی اسود سے اُسنے عائشہ رضہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آنحضرت سونے سے پہلے وضو کر لیتے تھے اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہی ابی اسحاق کی حدیث سے جو اسود سے مروی ہی۔ اور یہ حدیث شعبہ اور ثوری اور کئی اور لوگون نے ابی اسحاق سے روایت کی ہی۔ اور کہا کہ یہ حدیث ابی اسحاق سے غلط ہی **باب** جنبی کے وضو کے بیان مین کہ جب وہ سونے کا ارادہ کرے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُس نے عمر رضہ سے کہ اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا کوئی ہم مین سے حالت جنب مین سو رہے فرمایا آپ نے ہان جبکہ وضو کر لے۔ اور اس باب مین روایت ہی عمار اور عائشہ اور جابر اور ابی سعید اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمر کی اس باب مین سب سے حسن اور صحیح ہی۔ اور یہ قول ہی کئی ایک صحابہ اور تابعین کا۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ کہا اُنھون نے جب جنبی سونے کا ارادہ کرے تو سونے سے پہلے وضو کرے **باب** جنبی سے مصافحہ کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید قطان نے کہا حدیث کی ہمسے حمید طویل نے بکر بن عبد اللہ مزنی سے اُسنے ابی رافع سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ملے اُس حالت مین کہ مین جنبی تھا کہا ابو ہریرہ نے پس مین پیچھے ہٹ گیا اور نہایا پھر آیا سو فرمایا آپ نے تو کہان تھا یا فرمایا آپ نے تو کہان گیا تھا مین نے کہا مین جنبی تھا۔ فرمایا آپ نے مومن نجس نہین[1] ہوتا۔

[1] یعنی فی ذاتہ حالت حیات اور ممات مین نجس نہین ہوتا مگر اُس نجاست سے جو عارضی ہو مثل پائخانہ اور پیشاب کے۔ ظاہر اس کلام سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ مومن نجس نہین ہوتا اور کافر نجس ہو جاتا ہی جیسا کہ اہل ظاہر کا مذہب ہی دلیل انکی یہ آیت ہو انما المشرکون نجس جمہور نے اس حدیث کا یہ جواب دیا ہی کہ یہ جو آپ نے فرمایا ہی کہ مومن نجس نہین ہوتا مراد اُس سے ظاہری اعضا ہین کیونکہ نجاست سے پرہیز کرتا ہی بخلاف مشرک کے کہ وہ نجاست سے محافظت نہین کرتا اور آیت کا جواب یہ ہی کہ مراد یہ ہی کہ وہ اعتقاد مین نجس ہین دلیل اُنکی یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب سے نکاح کرنا جائز رکھا ہی۔ اور ظاہر ہی کہ اُنکے داہل کتابیہ پسینے سے بچاؤ۔ اُس شخص کا جو اُنکے ساتھ مجامعت کرتا ہو ممکن نہین پس ایسے امور سے شرع شریف نے اُن سے نہانا واجب نہین کیا۔ پس معلوم ہوا کہ آدمی زندہ نجس العین نہین ہی۔ کیونکہ عورتوں اور مردون مین کچھ فرق نہین ہی واللہ اعلم بالصواب ١٢ کذا قال ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ فی فتح الباری

وفی الباب عن حذیفۃ قال ابو عیسیٰ حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح وقد رخص غیر واحد من اہل العلم فی مصافحۃ الجنب ولم یروا بعرق الجنب والحائض بأسا **باب** ما جاء فی المرأۃ تری فی المنام مثل ما یری الرجل **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینۃ عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن زینب بنت ابی سلمۃ عن ام سلمۃ قالت جاءت ام سلیم ابنۃ ملحان الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان اللہ لا یستحیی من الحق فہل علی المرأۃ تعنی غسلا اذا ہی رأت فی المنام مثل ما یری الرجل قال نعم اذا ہی رأت الماء فلتغتسل قالت ام سلمۃ قلت لہا فضحت النساء یا ام سلیم **قال** ابو عیسیٰ ہذا حدیث حسن صحیح وہو قول عامۃ الفقہاء ان المرأۃ اذا رأت فی المنام مثل ما یری الرجل فانزلت ان علیہا الغسل وبہ یقول سفیان الثوری والشافعی وفی الباب عن ام سلیم وخولۃ وعائشۃ وانس **باب** فی الرجل یستدفئ بالمرأۃ بعد الغسل **حدثنا** ہناد نا وکیع عن حریث عن الشعبی عن مسروق عن عائشۃ قالت ربما اغتسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الجنابۃ ثم جاء فاستدفأ بی فضممتہ الی ولم اغتسل **قال** ابو عیسیٰ ہذا حدیث لیس باسنادہ باس وہو قول غیر واحد من اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ان الرجل اذا اغتسل فلا باس بان یستدفئ بامرأتہ وینام معہا قبل ان تغتسل المرأۃ وبہ یقول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحاق **باب** التیمم للجنب اذا لم یجد الماء **حدثنا** محمد بن بشار ومحمود بن غیلان قالا نا ابو احمد الزبیری نا سفیان عن خالد الحذاء عن ابی قلابۃ عن عمرو بن بجدان عن ابی ذر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الصعید الطیب طہور المسلم وان لم یجد الماء عشر سنین فاذا وجد الماء فلیمسہ بشرتہ فان ذلک خیر وقال محمود فی حدیثہ ان الصعید الطیب وضوء المسلم وفی الباب عن ابی ہریرۃ وعبد اللہ بن عمرو وعمران بن حصین **قال** ابو عیسیٰ وہکذا روی غیر واحد عن خالد الحذاء عن ابی قلابۃ عن عمرو بن بجدان عن ابی ذر وقد روی ہذا الحدیث ایوب عن ابی قلابۃ عن رجل من بنی عامر عن ابی ذر ولم یسمہ وہذا حدیث حسن وہو قول عامۃ الفقہاء ان الجنب والحائض اذا لم یجد الماء تیمما وصلیا ویروی

اور اس باب مین حذیفہ سے بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہی - اور رکئی ایک اہل علم نے جنبی کے مصافحہ کرنے مین رخصت دی ہی اور نہ انھون نے جنبی اور حائض کے پسینے سے کچھ خوف دیکھا ہی **باب** اس بیان مین کہ عورت خواب دیکھے جیسا کہ مرد خواب مین دیکھتا ہی. **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے زینب بنت ابی سلمہ سے اُسنے ام سلمہ سے کہ کہا اُسنے ام سلیم ملحان کی بیٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ بیشک اللہ تعالیٰ حق بات سے شرم نہین کرتا سو آپ فرمائیے کہ کیا عورت پر ہی نہانا جب وہ خواب مین دیکھے مثل اسکے کہ مرد خواب مین دیکھتا ہی فرمایا آپ نے ہان جب وہ پانی دیکھے تو غسل کرلے. کہا ام سلمہ نے مین نے اُس عورت سے کہا ای ام سلیم تونے عورتون کو شرمندہ کر دیا ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی - اور یہی قول ہی عامہ فقہا کا کہ جب عورت خواب مین دیکھے مثل اُسکے کہ مرد دیکھتا ہی پس اسکو انزال ہو جاوے تو اُسپر غسل ہی. اور ساتھ اسی کے کہتا ہی سفیان ثوری اور شافعی. اور اس باب مین روایت ہی ام سلیم اور خولہ اور عائشہ رض اور انس سے رضی اللہ عنہم **باب** اُس مرد کے بیان مین جو بعد غسل کے عورت کے ساتھ گرمی لیتا ہی **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے حریث سے اُسنے شعبی سے اُسنے مسروق سے اُسنے عائشہ رض سے کہا اُسنے کئی مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنابت کا غسل کیا اور پھر آئے اور میرے ساتھ گرمی لی مین نے آپکو اپنے ساتھ ملا لیا اور مین غسل نہین کئے ہوتی تھی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ ایسی حدیث ہی کہ اسکی اسناد مین کچھ خوف نہین ہی. اور یہ قول ہی کئی ایک اہل علم صحابہ اور تابعین کا کہ مرد جب غسل کرے تو اسکو خوف نہین کہ اپنی عورت کے ساتھ گرمی حاصل کرے اور عورت کے نہانے سے پہلے اُسکے ساتھ سو رہے. اور ساتھ اسی کے کہتا ہی سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** جنبی کے تیمم کے بیان مین جبکہ وہ پانی کو نہ پائے. **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار اور محمود بن غیلان نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے خالد الحذاء سے اُس نے ابی قلابہ سے اُسنے عمرو بن بجدان سے اُسنے ابی ذر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ مٹی پاک مسلمان کیلئے طہارت ہی اگرچہ دس برس پانی نہ پاوے سو جب پانی پاوے تو اپنے بدن پر پہونچاوے کیونکہ یہ بہتر ہی[1] اور کہا محمود نے اپنی حدیث مین مٹی پاک وضو مسلمان کا ہی. اور اس باب مین روایت ہی ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمر اور عمران بن حصین سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے اور اسی طرح روایت کی ہی کئی ایک اور لوگون نے بھی خالد حذاء سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے عمرو ابن بجدان سے اُسنے ابی ذر سے اور نیز روایت کیا اس حدیث کو ایوب نے ابی قلابہ سے اُسنے ایک مرد سے جو قبیلہ بنی عامر سے تھا اُسنے ابی ذر سے اور ابی قلابہ نے اُس مرد کا نام نہین لیا. اور یہ حدیث حسن ہی. اور یہ قول ہی عامہ فقہا کا کہ جنبی اور حائض جب پانی نہ پائین تو تیمم کرین اور نماز پڑھین -

[1] بہتر مقابلہ وجوب کے نہین ہی کہ تو ہم ہو وضو کرنا وقت دیکھنے پانی کے واجب نہین نظیر اسکی یہ آیت ہی اصحاب الجنۃ یومئذ خیر مستقرا واحسن مقیلا ۱۲

عن ابن مسعود انہ کان لا یری التیمم للجنب وان لم یجد الماء ویروی عنہ انہ رجع عن قولہ فقال تیمم اذا لم یجد الماء وبہ یقول سفیان الثوری و
مالک والشافعی واحمد واسحاق **باب** فی المستحاضۃ **حدثنا** ھناد ناوکیع وعبدۃ وابو معٰویۃ عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ
قالت جاءت فاطمۃ ابنۃ ابی جبیش الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی امرأۃ استحاض فلا اطھر افادع الصلوٰۃ قال لا انما
ذٰلک عرق ولیست بالحیضۃ فاذا اقبلت الحیضۃ فدعی الصلوٰۃ واذا ادبرت فاغسلی عنک الدم وصلی قال ابو معٰویۃ فی حدیثہ و
قال توضئی لکل صلوٰۃ حتی یجیٔ لک الوقت وفی الباب عن ام سلمۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح وھو قول
غیر واحد من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وبہ یقول سفیان الثوری ومالک وابن المبارک والشافعی ان المستحاضۃ
اذا جاوزت ایام اقرائھا اغتسلت وتوضأت لکل صلوٰۃ **باب** ماجاء ان المستحاضۃ تتوضأ لکل صلوٰۃ **حدثنا** قتیبۃ ناشریک عن
ابی الیقظان عن عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی المستحاضۃ تدع الصلوٰۃ ایام اقرائھا التی کانت
تحیض فیھا ثم تغتسل وتتوضأ عند کل صلوٰۃ وتصوم وتصلی **حدثنا** علی بن حجر اناشریک نحوہ بمعناہ **قال** ابو عیسیٰ ھٰذا حدیث
قد تفرد بہ شریک عن ابی الیقظان وسألت محمدا عن ھٰذا الحدیث فقلت عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ جد عدی ما اسمہ فلم یعرف محمد اسمہ
وذکرت لمحمد قول یحیی بن معین ان اسمہ دینار فلم یعبأ بہ وقال احمد واسحاق فی المستحاضۃ ان اغتسلت لکل صلوٰۃ ھو احوط لھا وان توضأت
لکل صلوٰۃ اجزأھا وان جمعت بین الصلوٰتین بغسل اجزأھا **باب** فی المستحاضۃ انھا تجمع بین الصلوٰتین بغسل واحد **حدثنا** محمد بن بشار نا
ابو عامر العقدی نا زھیر بن محمد عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن ابراھیم بن محمد بن طلحۃ عن عمہ عمران بن طلحۃ عن امہ حمنۃ ابنۃ جحش قالت کنت
استحاض حیضۃ کثیرۃ شدیدۃ فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم استفتیہ واخبرہ فوجدتہ فی بیت اختی زینب بنت جحش فقلت یا رسول اللہ
انی استحاض حیضۃ کثیرۃ شدیدۃ فما تامرنی فیھا فقد منعتنی الصیام والصلوٰۃ قال انعت لک الکرسف

اور ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ وہ جنبی کیلئے تیمم جائز نہیں رکھتا تھا۔ اگرچہ پانی نہ پائے اور اسکا رجوع کرنا بھی اپنے قول سے مروی ہے سو کہا کہ جب پانی نہ پائے
تو تیمم کرے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق رحمہم اللہ **باب** استحاضہ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے
کہا حدیث کی ہمسے وکیع اور عبدہ اور ابو معاویہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُسنے فاطمہ بنت ابی جبیش نبی صلعم کے پاس
آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میں عورت ہوں مجھے اسقدر استحاضہ آتا ہے کہ میں پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز کو چھوڑ دوں فرمایا آپ نے کہ نہیں یہ تو ایک رگ ہے
اور حیض نہیں سو جب حیض کا وقت آوے تو نماز کو چھوڑ دے اور جب جاتا رہے تو اپنے بدن سے خون کو دھو اور نماز پڑھ کہا ابو معاویہ نے اپنی حدیث
میں اور فرمایا آپ نے ہر نماز کے لئے جو وقت اُسکا آوے تو وضو کرے۔ اور اس باب میں روایت ہے ام سلمہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی کی
حسن صحیح ہے۔ اور یہ قول ہے کئی ایک اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی کہ جب عورت مستحاضہ
کے دن حیض کے گذر جائیں تو نہائے اور ہر ایک نماز کے لیے وضو کرے **باب** اس بیان میں کہ مستحاضہ ہر ایک نماز کے لئے وضو کرے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے
کہا حدیث کی ہمسے شریک نے ابی الیقظان سے اُسنے عدی بن ثابت سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے
مستحاضہ کے حق میں کہ اپنے حیض کے دنوں میں جنمیں وہ حائض ہوتی ہے وہ نماز کو چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر ایک نماز کیلئے وضو کرے اور روزے رکھے۔ اور
نماز پڑھے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے مثل اُسکے ساتھ اُسی معنی کے **کہا** ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو فقط شریک ہی نے ابی الیقظان سے روایت
کیا ہے اور میں نے محمد سے اس حدیث کی بابت سوال کیا اور کہا کہ عدی بن ثابت جو بواسطے باپ کے اپنے دادا سے راوی ہے اُسکے دادا کا نام کیا ہے پس محمد نے
اُسکے نام کو نہ پہچانا اور میں نے محمد سے یحییٰ بن معین کا قول ذکر کیا کہ نام اُسکا دینار ہے سو اُسنے اُسکا اعتبار بھی نہ کیا۔ اور کہا امام احمد اور اسحاق نے مستحاضہ کے
حق میں اگر ہر ایک نماز کیواسطے غسل کرے تو اُسکے لئے احتیاط ہے اور اگر ہر ایک نماز کیواسطے وضو کرے تو اُسکو کافی ہو جاتا ہے۔ اور دو نمازوں کو ایک غسل سے جمع کرے تو
بھی اُسکو کافی ہو جاتا ہے **باب** اس بیان میں کہ مستحاضہ ایک غسل سے دو نمازوں کو جمع کرے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہمسے
زہیر بن محمد نے عبد اللہ بن عقیل سے اُسنے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے اُسنے اپنے چچا عمران بن طلحہ سے اُسنے اپنی والدہ حمنہ بنت جحش سے کہا اُسنے مجھے استحاضہ بہت سخت آیا کرتا تھا
سو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فتویٰ طلب کرنے اور آپکو خبر دینے کیواسطے آئی۔ پس میں نے آپکو اپنی بہن زینب بنت جحش کے گھر میں پایا سو میں نے کہا یا رسول اللہ
مجھے استحاضہ بہت سخت آتا ہے سو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں۔ مجھے تو اُس نے نماز اور روزے سے منع کر دیا ہے فرمایا آپ نے میں تیرے لئے کرسف پسند کیا ہے

فانہ یذھب الدم قالت ھو اکثر من ذلک قال فتلجمی قالت ھو اکثر من ذلک قال فاتخذی ثوبا قالت ھو اکثر من ذلک انما اثج ثجا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سآمرک بامرین ایھما صنعت اجزأ عنک فان قویت علیھما فانت اعلم فقال انما ھی رکضۃ من الشیطن فتحیضی ستۃ ایام او سبعۃ ایام فی علم اللہ ثم اغتسلی فاذا رأیت انک قد طھرت واستنقات فصلی اربعۃ وعشرین لیلۃ او ثلثۃ وعشرین لیلۃ وایامھا وصومی وصلی فان ذلک یجزیک وکذلک فافعلی کما تحیض النساء وکما یطھرن لمیقات حیضھن و طھرھن فان قویت علی ان تؤخری الظھر وتعجلی العصر ثم تغتسلین حین تطھرین تصلین الظھر والعصر جمیعا ثم تؤخرین المغرب وتعجلین العشاء ثم تغتسلین وتجمعین بین الصلوتین فافعلی وتغتسلین مع الصبح وتصلین وکذلک فافعلی وصومی ان قویت علی ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو اعجب الامرین الی قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح ورواہ عبید اللہ بن عمرو الرقی وابن جریج وشریک عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن ابراھیم بن محمد بن طلحۃ عن عمہ عمران عن امہ حمنۃ الا ان ابن جریج یقول عمر بن طلحۃ والصحیح عمران بن طلحۃ وسألت محمدا عن ھذا الحدیث فقال ھو حدیث حسن وھکذا قال احمد بن حنبل ھو حدیث حسن صحیح وقال احمد واسحاق فی المستحاضۃ اذا کانت تعرف حیضھا باقبال الدم وادبارہ فاقبالہ ان یکون اسود وادبارہ ان یتغیر الی الصفرۃ فالحکم فیھا علی حدیث فاطمۃ بنت ابی حبیش وان کانت المستحاضۃ لھا ایام معروفۃ قبل ان تستحاض فانھا تدع الصلوٰۃ ایام اقرائھا ثم تغتسل وتتوضأ لکل صلوٰۃ وتصلی واذا استمر بھا الدم ولم یکن لھا ایام معروفۃ ولم تعرف الحیض باقبال الدم وادبارہ فالحکم لھا علی حدیث حمنۃ بنت جحش وقال الشافعی المستحاضۃ اذا استمر بھا الدم فی اول ما رأت فدامت علی ذلک فانھا تدع الصلوۃ ما بینھا وبین خمسۃ عشر یوما فاذا طھرت فی خمسۃ عشر یوما او قبل ذلک فانھا ایام حیض فاذا رأت الدم اکثر من خمسۃ عشر یوما فانھا تقضی صلوٰۃ اربعۃ عشر یوما ثم تدع الصلوٰۃ بعد ذلک اقل ما یحیض النساء وھو یوم ولیلۃ

کیونکہ وہ خون کو دور کر دیتا ہی. کہا اُسنے وہ اس سے زیادہ ہو. فرمایا آپ نے پس لجام پہن لے. کہا اُسنے وہ اُس سے بھی زیادہ ہی فرمایا آپ نے اُسکے نیچے کپڑا رکھ کہا اُسنے وہ اس سے بھی زیادہ ہی. مین تو کثرت سے خون بہاتی ہون. پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مین تجھے دو امر بتلاتا ہون انمین سے جو لسا تو کریگی وہ تجھے کافی ہو جائیگا. پس اگر تو دونون پر قادر رہو تو تو اچھا جانتی ہی فرمایا آپ نے تحقیق یہ تو شیطان کی چھیڑ ہی تو اللہ کے علم مین چھہ دن یا سات دن حیض بیٹھ پھر غسل کر پس جب تو معلوم کرے کہ مین پاک اور صاف ہو گئی ہون تو چوبیس راتین یا تیئیس رات اور دن نماز پڑھ اور روزے رکھ اور نماز پڑھ سو یہ تجھے کافی ہو جائیگا اور ایسا ہی جیسا کہ عورتین حائض ہوتی ہین اور جیسا کہ حیض اور طہر کیوقت پر پاک ہوتی ہین. اور اگر تو اس بات پر قادر رہو کہ ظہر کو مؤخر کرے اور عصر کو جلدی کرے پھر تو غسل کرے جب تو پاک ہووے اور جمع کرکے ظہر اور عصر کی نماز پڑھے پھر مؤخر کرے تو مغرب کو اور جلدی کرے عشا کو پھر تو غسل کر اور جمع کر درمیان دونون نمازون کے اور غسل کر وقت صبح کے اور نماز پڑھ. اور ایسا ہی کر اور روزے رکھ اگر تو اُسپر قادر ہو سکے. پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دونون کامون مین سے میرے نزدیک بہتر ہی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی. اور روایت کیا اسکو عبید اللہ بن عمرو رقی اور ابن جریج اور شریک نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُنسے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے اُسنے اپنے چچا عمران سے اُسنے اپنی والدہ حمنہ سے (اسیطرح) مگر ابن جریج کہتا ہی عمر بن طلحہ اور صحیح عمران بن طلحہ ہی اور اس حدیث کی بابت مین نے محمد سے سوال کیا اُسنے کہا یہ حدیث حسن ہی اور ایسا ہی کہا ہی احمد بن حنبل نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی. اور کہا امام احمد اور اسحاق نے مستحاضہ کے حق مین جبکہ وہ اپنے حیض کو پہچانے ساتھ آنے خون کے اور جانے اُس کے کے اور آنا اُسکا یہ ہو کہ وہ سیاہ ہوتا ہی اور جانا اُسکا یہ ہو کہ وہ زردی کی طرف متغیر ہو جاتا ہی پس حکم اسمین حدیث فاطمہ بنت ابی حبیش کا ہی اور اگر مستحاضہ کے واسطے مستحاضہ ہونے سے پہلے ایام حیض کے معروف ہون تو وہ حیض کے دنون مین نماز کو چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لئے وضو کرے اور نماز پڑھے جب اُسکو خون مسلسل جاری رہے اور اُسکے ایام حیض کے معروف نہون اور حیض کو ساتھ آنے خون کے اور جانے کے پہچانتی نہو. پس حکم اُسکے واسطے اور حدیث حمنہ بنت جحش کے ہی اور کہا امام شافعی نے مستحاضہ کے حق مین کہ جب وہ خون پہلی مرتبہ دیکھے کہ ہمیشہ جاری ہو گیا اور اسی حالت پر ہمیشہ رہا تو وہ پہلے دن سے لیکر پندرہ دن تک نماز چھوڑ دے پس اگر پندرہ دن یا قبل اسکے پاک ہو گئی تو وہ اُسکے ایام حیض کے ہونگے اور اگر اُسنے پندرہ دن سے زیادہ خون دیکھا تو وہ چودہ دن کی نماز قضا کرے پھر بعد اُسکے بہت تھوڑے دن جتنے عورتون کو حیض آتا ہے نماز کو چھوڑ دے یعنے ایک دن رات

قال ابو عیسیٰ فاختلف اهل العلم فی اقل الحیض واکثرہ فقال بعض اهل العلم اقل الحیض ثلث واکثرہ عشرۃ وهو قول سفیان الثوری واهل الکوفۃ وبه یاخذ ابن المبارک وروی عنه خلاف هٰذا وقال بعض اهل العلم منهم عطاء بن ابی رباح اقل الحیض یوم ولیلۃ واکثرہ خمسۃ عشر وهو قول الاوزاعی ومالک والشافعی واحمد واسحاق وابی عبیدۃ **باب** ماجاء فی المستحاضۃ انها تغتسل عند کل صلوٰۃ **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث عن ابن شهاب عن عروۃ عن عائشۃ انها قالت استفتت ام حبیبۃ ابنۃ جحش رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت انی استحاض فلا اطهر افادع الصلوٰۃ فقال لا انما ذلک عرق فاغتسلی ثم صلی فکانت تغتسل لکل صلوٰۃ قال قتیبۃ قال اللیث لم یذکر ابن شهاب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم امر ام حبیبۃ ان تغتسل عند کل صلوٰۃ ولکنه شیٔ فعلته هی **قال** ابو عیسیٰ ویروی هٰذا الحدیث عن الزهری عن عمرۃ عن عائشۃ قالت استفتت ام حبیبۃ بنت جحش وقد قال بعض اهل العلم المستحاضۃ تغتسل عند کل صلوٰۃ وروی الاوزاعی عن الزهری عن عروۃ وعمرۃ عن عائشۃ **باب** ماجاء فی الحائض انها لاتقضی الصلوٰۃ **حدثنا** قتیبۃ نا حماد بن زید عن ایوب عن ابی قلابۃ عن معاذۃ ان امرأۃ سألت عائشۃ قالت اتقضی احدٰنا صلوٰتها ایام محیضها فقالت احروریۃ انت قد کانت احدٰنا تحیض فلا تؤمر بقضاء **قال** ابو عیسیٰ هٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی عن عائشۃ من غیر وجه ان الحائض لاتقضی الصلوٰۃ وهو قول عامۃ الفقهاء لا اختلاف بینهم فی ان الحائض تقضی الصوم ولا تقضی الصلوٰۃ **باب** ماجاء فی الجنب والحائض انهما لایقرأن القراٰن **حدثنا** علی بن حجر والحسن بن عرفۃ قالا نا اسمٰعیل بن عیاش عن موسی بن عقبۃ عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لاتقرأ الحائض ولا الجنب شیئا من القراٰن وفی الباب عن علی **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عمر لانعرفه الا من حدیث اسمٰعیل بن عیاش عن موسی بن عقبۃ عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لایقرأ الجنب ولا الحائض وهو قول اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین ومن بعدهم مثل سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق

کہا ابو عیسیٰ نے اہل علم کا اقل مدت حیض اور اکثر مین آپسمین اختلاف ہے۔ بعض اہل علم نے کہا ہے اقل مدت حیض کی تین دن ہے اور اکثر اسکی دس دن اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور اہل علم کوفہ کا اور ساتھ اسی کے ابن مبارک تمسک کرتا ہے اور ان سے خلاف اسکا بھی مروی ہے۔ اور بعض اہل علم نے کہا ہے ازانجملہ عطاء بن ابی رباح ہے کہ اقل مدت حیض کی ایک دن رات ہے اور اکثر مدت اسکی پندرہ دن۔ اور یہ قول ہے اوزاعی اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور ابو عبیدہ کا **باب** اس بیان مین کہ مستحاضہ ہر نماز کے وقت غسل کر لیا کرے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُنسے عروہ سے اُنسے عائشہ رضی سے کہا اُنسے ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا سو کہا مجھے استحاضہ آتا ہے اور مین پاک نہین ہوتی کیا مین نماز کو چھوڑ دون فرمایا آپ نے نہین یہ تو ایک رگ ہے سو تو غسل کر پھر نماز پڑھ۔ پس وہ ہر نماز کیواسطے غسل کرتی تھی۔ کہا قتیبہ نے کہا لیث نے ابن شہاب نے یہ ذکر نہین کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ کو ہر نماز کیواسطے نہانیکا امر کیا ہو لیکن اُنسے خود یہ فعل اختیار کیا ہے کہا ابو عیسیٰ نے روایت کیگئی ہے یہ حدیث زہری سے اُنسے روایت کی ہے عمرہ سے اُنسے عائشہ سے کہ کہا اُنسے ام حبیبہ بنت جحش نے فتویٰ پوچھا آخر۔ اور کہا بعض اہل علم نے مستحاضہ ہر نماز کے وقت غسل کیا کرے۔ اور روایت کیا اس کو اوزاعی نے زہری سے اُس نے عروہ اور عمرہ سے اُنسے عائشہ رضی اللہ عنہا سے **باب** اس بیان مین کہ حائض نماز کو قضا نہ کرے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُنسے ابی قلابہ سے اُنسے معاذہ سے یہ کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی سے سوال کیا کہا اُسنے کیا ہم حیض کے دنونکی نمازین قضا کر لیا کرین سو کہا حضرت عائشہ رضی نے کیا تو حروریہ ہے ہم مین سے جب کیسکو حیض آتا تھا اُسکو نماز قضا کرنیکا حکم نہین دیا جاتا تھا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور کئی اور وجہ سے حضرت عائشہ رضی سے مروی ہے کہ حائض نماز کو قضا نہ کرے اور یہ قول ہے عامہ فقہا کا کہ کیسکو اس باب مین اختلاف نہین کہ حائض روزے کو قضا کرے اور نماز کو قضا نہ کرے **باب** اس بیان مین کہ جنبی اور حائض قرآن کو نہ پڑھین **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر اور حسن بن عرفہ نے کہا اُن دونون نے حدیث کی ہمسے اسماعیل بن عیاش نے موسیٰ بن عقبہ سے اُنسے نافع سے اُنسے ابن عمر سے اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے حائض اور جنبی کچھ بھی قرآن سے نہ پڑھین اور اس باب مین حضرت علی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے نہین پہچانتے ہم حدیث ابن عمر کو مگر حدیث اسماعیل بن عیاش سے اُنسے موسیٰ بن عقبہ سے اُنسے نافع سے اُنسے ابن عمر سے اُنسے نبی صلعم سے کہ فرمایا آپ نے جنبی اور حائض قرآن نہ پڑھین اور یہ قول ہے اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین اور اُنسے پچھلونکا مثل سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے

قالوا لا تقرأ الحائض ولا الجنب من القرآن شيئاً الا طرف الآية والحرف ونحو ذلك ورخصوا للجنب والحائض في التسبيح والتهليل قال
وسمعت محمد بن اسمعيل يقول ان اسمعيل بن عياش يروي عن اهل الحجاز واهل العراق احاديث مناكير كانه ضعف روايته عنهم فيما يتفرد به وقال انما
حديث اسمعيل بن عياش عن اهل الشام وقال احمد بن حنبل اسمعيل بن عياش اصلح من بقية ولبقية احاديث مناكير من الثقات
قال ابو عيسى حدثني بذلك احمد بن الحسن قال سمعت احمد بن حنبل يقول بذلك **باب** ما جاء في مباشرة الحائض **حدثنا** بندار ثنا
عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان عن منصور عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حضت
يأمرني ان اتزر ثم يباشرني وفي الباب عن ام سلمة وميمونة **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح وهو قول غير واحد
من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين وبه يقول الشافعي واحمد واسحاق **باب** ما جاء في مواكلة الجنب والحائض
وسورهما **حدثنا** عباس العنبري ومحمد بن عبد الاعلى قالا نا عبد الرحمن بن مهدي نا معوية بن صالح عن العلاء بن الحارث
عن حرام بن معوية عن عمه عبد الله بن سعد قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن مواكلة الحائض فقال واكلها وفي الباب عن عائشة
وانس **قال** ابو عيسى حديث عبد الله بن سعد حديث حسن غريب وهو قول عامة اهل العلم لم يروا بمواكلة الحائض بأسا
واختلفوا في فضل وضوءها فرخص في ذلك بعضهم وكره بعضهم فضل طهورها **باب** ما جاء في الحائض تتناول الشئ من المسجد **حدثنا**
قتيبة نا عبيدة بن حميد عن الاعمش عن ثابت بن عبيد عن القاسم بن محمد قال قالت عائشة قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم
ناوليني الخمرة من المسجد قالت قلت اني حائض قال ان حيضتك ليست في يدك وفي الباب عن ابن عمر وابي هريرة

کہ کہا اُنھون نے حائض اور جنبی قرآن مین سے کچھ نہ پڑھین مگر ایک ٹکڑا ایک آیت کا اور ایک حرف اور مثل اُسکے۔ اور رخصت دی اُنھون نے جنبی اور
حائض کو تسبیح اور تہلیل مین کہا ترمذی نے سُنا مین نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ کہا اُسنے اسماعیل بن عیاش اہل حجاز اور اہل عراق سے سُنکر حدیثین
روایت کرتا ہی گویا محمد بن اسمٰعیل نے اُسکی روایت کو جس حالت مین کہ اکیلا حجازیون اور عراقیون سے روایت کرے ضعیف کیا ہی۔ اور کہا
حدیث اسماعیل بن عیاش کی اہل شام سے قوی ہی اور کہا احمد بن حنبل نے اسماعیل بن عیاش بقیہ سے بہت بہتر ہی اور بقیہ بہت ثقات سے
منکر حدیثین بیان کرتا ہی **کہا** ابو عیسٰی نے حدیث کی مجھسے ساتھ اسکے احمد بن حسن نے کہا سُنا مین نے احمد بن حنبل سے کہ کہتا ساتھ اُسکے **باب**
حائض سے مباشرت[1] کرنیکے بیان مین **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمٰن بن مہدی نے سفیان سے اُس نے منصور سے
اُسنے ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُس نے عائشہ سے کہ کہا اُسنے جب مین حائض ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ازار پہننے کا حکم کرتے
پھر میرے ساتھ مباشرت کرتے اور اس باب مین روایت ہی ام سلمہ اور میمونہ سے۔ کہا ابو عیسٰی نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہی اور یہ قول
ہی کئی ایک اہل علم صحابہ اور تابعین کا۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہی امام شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** جنبی اور حائض کے ساتھ کھانے اور ان دونون
کے جھوٹے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عباس عنبری نے اور محمد بن عبدالاعلیٰ نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث
کی ہمسے معاویہ بن صالح نے علاء بن حارث سے اُسنے حرام بن معاویہ سے اُسنے اپنے چچا عبداللہ بن سعد سے کہا اُس نے مین نے حائض کے ساتھ
کھانیکی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو فرمایا کہ اُسکے ساتھ کھاے۔ اور اس باب مین روایت ہے عائشہ اور انس سے **کہا**
ابو عیسٰی نے حدیث عبداللہ بن سعد کی حسن غریب ہی۔ اور یہ قول ہی عامہ اہل علم کا کہ وہ لوگ حائض کے ساتھ کھانے مین کچھ مضائقہ نہین
جانتے اور اختلاف کیا اُنھون نے اُسکے وضو کے بچے ہوے پانی مین۔ سو بعض نے تو اس باب مین رخصت دی ہی اور بعض نے اُس کے وضو
کے بچے ہوے پانی کو مکروہ جانا ہے **باب** بیان مین حائض کے کہ مسجد سے کوئی چیز اُٹھاوے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث
کی ہمسے عبیدہ بن حمید نے اُسنے اعمش سے اُسنے ثابت بن عبید سے اُس نے قاسم بن محمد سے کہا اُس نے کہا عائشہ نے مجھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے مسجد سے چٹائی لاوے۔ کہا عائشہ نے مین نے کہا کہ مین حائض ہون۔ فرمایا آپنے حیض تیرا تیرے
ہاتھ مین[2] تو نہین ہی۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن عمر اور ابی ہریرہ رضؓ سے۔

[1] مباشرت کے معنی بوس و کنار کے ہین نہ جماع کے یہی مذہب ہی امام ابوحنیفہ اور شافعی اور مالک کا۔ اور جو شخص اپنے نفس پر قادر نہو اُس کے لئے بچنا افضل
ہی ۱۲ [2] یعنے تیرا ہاتھ نجس نہین اس لیئے کہ حیض کا اثر ہاتھ مین نہین آجاتا ہی ۱۲

قال ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح وهو قول عامة اهل العلم لا نعلم بينهم اختلافا فى ذلك بان لا باس ان تتناول الحائض شيئا من المسجد **باب** ما جاء فى كراهية اتيان الحائض **حدثنا** بندار نا يحيى بن سعيد وعبد الرحمن بن مهدى وبهز بن اسد قالوا نا حماد بن سلمة عن حكيم الاثرم عن ابى تميمة الهجيمى عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من اتى حائضا او امرأة فى دبرها او كاهنا فقد كفر بما انزل على محمد **قال** ابو عيسى لا نعرف هذا الحديث الا من حديث حكيم الاثرم عن ابى تميمة الهجيمى عن ابى هريرة وانما معنى هذا عند اهل العلم على التغليظ وقد روى عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من اتى حائضا فليتصدق بدينار فلو كان اتيان الحائض كفرا لم يؤمر فيه بالكفارة وضعف محمد هذا الحديث من قبل اسناده وابو تميمة الهجيمى اسمه طريف بن مجالد **باب** ما جاء فى الكفارة فى ذلك **حدثنا** على بن حجر نا شريك عن خصيف عن مقسم عن ابن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم فى الرجل يقع على امرأته وهى حائض قال يتصدق بنصف دينار **حدثنا** الحسين بن حريث نا الفضل بن موسى عن ابى حمزة السكرى عن عبد الكريم عن مقسم عن ابن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم قال اذا كان دما احمر فدينار وان كان دما اصفر فنصف دينار **قال** ابو عيسى حديث الكفارة فى اتيان الحائض قد روى عن ابن عباس موقوفا ومرفوعا وهو قول بعض اهل العلم وبه يقول احمد واسحاق وقال ابن المبارك يستغفر ربه ولا كفارة عليه وقد روى مثل قول ابن المبارك عن بعض التابعين منهم سعيد بن جبير وابراهيم **باب** ما جاء فى غسل دم الحيض من الثوب **حدثنا** ابن ابى عمر نا سفيان عن هشام بن عروة عن فاطمة بنت المنذر عن اسماء ابنة ابى بكر الصديق ان امرأة سالت النبى صلى الله عليه وسلم عن الثوب يصيبه الدم من الحيضة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم حتيه

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے اور یہ قول ہے عامہ اہل علم کا ہمکو کسی کا اختلاف انمین سے اس مسئلہ مین معلوم نہین کہ حائض کا کسی چیز کے پکڑنے مین مسجد سے کچھ خوف نہین **باب** حائض کے پاس آنے کی کراہت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی اور بہز بن اسد نے کہا اُنھوں نے حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے حکیم اثرم سے اُسنے ابی تمیمہ ہجیمی سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص حائض کے پاس آیا یا عورت کے پاس اُسکی دُبر مین یا کاہن کے پاس تو اُسنے انکار کیا اُس چیز کا جو اُتاری گئی ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کہا ابو عیسیٰ نے نہین پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر حدیث حکیم اثرم سے جو راوی ہے ابی تمیمۃ الہجیمی سے اُسنے ابی ہریرہ سے اور معنی اس حدیث کے اہل علم کے نزدیک زجر کے ہین۔ اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص حائض کے پاس آیا تو چاہیے کہ ایک دینار صدقہ کرے۔ پس اگر حائض کے پاس آنا کفر ہوتا تو کفارے کا اُسکو حکم نہ دیا جاتا۔ اور محمد بن اسمٰعیل نے اس حدیث کو اسناد کی جہت سے ضعیف کیا ہے۔ اور ابو تمیمہ ہجیمی کا نام طریف بن مجالد ہے **باب** اس کے کفارے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے خصیف سے اُسنے مقسم سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس مرد کے حق مین جو عورت پر حیض کی حالت مین واقع ہو۔ فرمایا آپ نے آدھا دینار صدقہ کرے **حدیث** کی ہمسے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسیٰ نے ابی حمزہ سکری سے اُسنے عبد الکریم سے اُسنے مقسم سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اگر خون سُرخ ہو تو ایک دینار اور اگر خون زرد ہو تو نصف دینار۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث کفارے کی جو حائض کے پاس آنیکے باب مین ہے ابن عباس سے مرفوع اور موقوف دونوں طرح سے مروی ہے۔ اور یہ قول ہے بعض اہل علم کا اور ساتھ اسی کے کہتا ہے احمد اور اسحاق اور کہا ابن مبارک نے اپنے رب سے بخشش مانگے۔ اور اسپر کفارہ نہین ہے۔ اور بعض تابعین سے ابن مبارک کے قول کے مثل بھی مروی ہے اُنمین سے سعید بن جبیر اور ابراہیم ہین **باب** کپڑے سے حیض کا خون دھونے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ہشام بن عروہ سے اُسنے فاطمہ بنت منذر سے اُس نے اسماء بنت ابی بکر صدیق سے کہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس کپڑے کی بابت سوال کیا جسکو حیض کا خون لگجائے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو چھیل

لہ حائض کے پاس آنے کے معنی جماع کرنے کے ہین یعنی جس نے حائض کے ساتھ جماع کیا یا عورت کے ساتھ دبر مین جماع کیا خواہ وہ حائض ہو یا نہ یا کاہن کے پاس خبر دریافت کرنے کے واسطے آیا تو گویا اُس نے احکام الٰہی کا انکار کیا۔ کاہن وہ جو آئندہ کی خبرین تبلا دے کہا شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے اگر عورت کے پاس حالت حیض مین یا اُسکی دبر مین حلال جانکر آیا یا کاہن کے پاس آیا۔ یہ جانکر کہ یہ سچا ہے تو وہ حقیقۃً کافر ہوا۔ اگر وہ حلال جانتا تھا اور نہ کاہن کو سچا جانتا ہے تو وہ کافر حقیقی نہین بلکہ کفر کے م

ثم اقرصیہ بالماء ثم رشیہ وصلی فیہ وفی الباب عن ابی ہریرۃ وام قیس بنت محصن **قال** ابو عیسیٰ حدیث اسماء فی غسل الدم حدیث حسن صحیح وقد اختلف اہل العلم فی الدم یکون علی الثوب فیصلی فیہ قبل ان یغسلہ فقال بعض اہل العلم من التابعین اذا کان الدم مقدار الدرہم فلم یغسلہ وصلی فیہ اعاد الصلوٰۃ وقال بعضہم اذا کان الدم اکثر من قدر الدرہم اعاد الصلوٰۃ وھو قول سفیان الثوری وابن المبارک ولم یوجب بعض اہل العلم من التابعین وغیرہم علیہ الاعادۃ وان کان اکثر من قدر الدرہم وبہ یقول احمد واسحاق وقال الشافعی یجب علیہ الغسل وان کان اقل من قدر الدرہم وشدد فی ذلک

باب ماجاء فی کم تمکث النفساء **حدثنا** نصر بن علی نا شجاع بن الولید ابوبدر عن علی بن عبد الاعلی عن ابی سہل عن مسۃ الازدیۃ عن ام سلمۃ قالت کانت النفساء تجلس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعین یوما وکنا نطلی وجوہنا بالورس من الکلف **قال** ابو عیسیٰ ہذا حدیث لا نعرفہ الا من حدیث ابی سہل عن مسۃ الازدیۃ عن ام سلمۃ واسم ابی سہل کثیر بن زیاد قال محمد بن اسمٰعیل علی بن عبد الاعلی ثقۃ وابو سہل ثقۃ ولم یعرف محمد ہذا الحدیث الا من حدیث ابی سہل وقد اجمع اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ومن بعدہم علی ان النفساء تدع الصلوٰۃ اربعین یوما الا ان تری الطہر قبل ذلک فانہا تغتسل وتصلی فاذا رأت الدم بعد الاربعین فان اکثر اہل العلم قالوا لا تدع الصلوٰۃ بعد الاربعین وھو قول اکثر الفقہاء وبہ یقول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق ویروی عن الحسن البصری انہ قال انہا تدع الصلوٰۃ خمسین یوما اذا لم تطہر ویروی عن عطاء بن ابی رباح والشعبی ستین یوما **باب** ماجاء فی الرجل یطوف علی نسائہ بغسل واحد

پھر اُسکو پانی سے مل پھر اُسپر چھینٹے مار اور اسمین نماز پڑھ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور ام قیس بنت محصن سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث اسماء کی خون کے دھونے مین حسن صحیح ہو اور اہل علم نے اختلاف کیا ہو اُس خون مین جو کپڑے پر ہو اور دھونے سے پہلے اس مین نماز پڑھ لے بعض اہل علم نے تابعین سے کہا ہو کہ جب خون مقدار درہم کے ہو اور اُسنے یعنے پہننے والے نے دھویا نہین اور اُس مین نماز پڑھ لی۔ تو وہ نماز کا اعادہ کرے۔ اور کہا بعض نے اور جب خون مقدار درہم سے زاید ہو تو نماز کا اعادہ کرے۔ اور یہ قول ہو سفیان ثوری اور ابن مبارک کا۔ اور بعض اہل علم نے تابعین وغیرہ سے اُسپر نماز کا اعادہ واجب نہین جانا اگرچہ مقدار درہم سے زائد ہو اور ساتھ اسی کے کہتا ہو۔ امام احمد اور اسحاق۔ اور کہا امام شافعی رحمہ نے اسپر دھونا واجب ہو اگرچہ مقدار درہم سے کم ہو اور تشدید کی ہو امام شافعی نے اُس مین۔

باب نفاس والی عورت کتنے روز توقف کرے **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے شجاع بن ولید ابو بدر نے علی بن عبد الاعلی سے اُنہنے ابی سہل سے اُسنے مسہ ازدیہ سے اُسنے ام سلمہ سے کہ کہا اُسنے نفاس والی عورتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین چالیس روز بیٹھی تھین۔ اور ہم اپنے موںھون پر ساتھ ورس[1] کے جھائین کے لیئے طلا کرتے تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہین پہچانتے مگر حدیث ابی سہل سے جو راوی ہو مسہ ازدیہ سے وہ ام سلمہ سے اور نام ابی سہل کا کثیر بن زیاد ہو۔ کہا محمد بن اسمٰعیل نے علی بن عبد الاعلی ثقہ ہو اور ابو سہل بھی ثقہ ہو اور نہین پہچانتا محمد اس حدیث کو مگر حدیث ابی سہل سے اور اجماع کیا ہو اہل علم نے صحابہ اور تابعین اور اُنسے پچھلون نے اس باب پر کہ نفاس والی عورت نماز کو چالیس دن تک چھوڑ دے مگر یہ کہ قبل اُسکے طہارت کو دیکھے سو وہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔ اور اگر بعد چالیس روز کے بھی خون کو دیکھے تو اکثر اہل علم نے کہا ہو کہ بعد چالیس روز کے نماز کو ترک نہ کرے۔ اور یہ قول ہو اکثر فقہاء کا۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہو سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور حسن بصری سے مروی ہو کہ کہا اُس نے کہ وہ پچاس روز تک نماز کو ترک کرے جب کہ وہ پاک نہو۔ اور عطاء بن ابی رباح اور شعبی سے ساٹھ روز مروی ہین۔ **باب** اس بیان مین کہ مرد اپنی تمام عورتون پر ایک غسل مین طواف[2] کرے

[1] ورس ایک قسم کی گھاس ہے جھائین کو بہت نافع ہو۔ چونکہ نفاس کے وقت مین عورت کے چہرے پر جھائیان بہت ہوتی ہین اس لیئے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہانے اس جملہ کو ذکر کیا ہو کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین جھائیون کی دوا ورس سے کیا کرتے تھے نفاس والی عورت چالیس روز تک نماز اور روزہ اور جماع سے بند رہے۔ بشرطیکہ اسکو چالیس روز تک یا زائد اس سے خون آوے۔ اور اگر اُن ایام سے قبل ہی پاک ہو جاوے تو جتنے روز اُسکو خون آوے اتنے روز نماز وغیرہ سے بند رہے ١٢ [2] طواف کے معنی جماع کے ہین ١٢

حدثنا بندار نا ابو احمد نا سفیان عن معمر عن قتادۃ عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یطوف علی نسائہ فی غسل واحد وفی الباب عن ابی رافع **قال** ابو عیسٰی حدیث انس حدیث صحیح وھو قول غیر واحد من اھل العلم منھم الحسن البصری ان لا باس ان یعود قبل ان یتوضأ وقد روی محمد بن یوسف ھذا عن سفیان فقال عن ابی عروۃ عن ابی الخطاب عن انس و ابو عروۃ ھو معمر بن راشد وابو الخطاب قتادۃ بن دعامۃ **باب** ما جاء اذا اراد ان یعود توضأ **حدثنا** ھناد نا حفص بن غیاث عن عاصم الاحول عن ابی المتوکل عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اتی احدکم اھلہ ثم اراد ان یعود فلیتوضأ بینھما وضوءًا وفی الباب عن عمر **قال** ابو عیسٰی حدیث ابی سعید حدیث حسن صحیح وھو قول عمر بن الخطاب وقال غیر واحد من اھل العلم قالوا اذا جامع الرجل امرأتہ ثم اراد ان یعود فلیتوضأ قبل ان یعود وابو المتوکل اسمہ علی بن داؤد وابو سعید الخدری اسمہ سعد بن مالک بن سنان **باب** ما جاء اذا اقیمت الصلوۃ ووجد احدکم الخلاء فلیبدأ بالخلاء **حدثنا** ھناد نا ابو معویۃ عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عبد اللہ بن ارقم قال اقیمت الصلوۃ فاخذ بید رجل فقدمہ وکان امام القوم وقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اقیمت الصلوۃ ووجد احدکم الخلاء فلیبدأ بالخلاء وفی الباب عن عائشۃ وابی ھریرۃ وثوبان وابی امامۃ **قال** ابو عیسٰی حدیث عبد اللہ بن ارقم حدیث حسن صحیح ھکذا روی مالک بن انس ویحیی بن سعید القطان وغیر واحد من الحفاظ عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عبد اللہ بن الارقم وروی وھیب وغیرہ عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن رجل عن عبد اللہ بن الارقم وھو قول غیر واحد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین

حدیث کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے معمر سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام عورتوں پر ایک غسل مین طواف کرتے تھے۔ اور اس باب مین روایت ہی ابی رافع سے بھی **کہا** ابو عیسٰی نے حدیث انس کی صحیح ہی۔ اور یہ قول ہی کئی ایک اہل علم کا۔ انہین سے حسن بصری ہی کہ وضو کرنے سے پہلے دوسری بار اعادہ کرنے مین کچھ خوف نہین ہی۔ اور روایت کی ہی یہ حدیث محمد بن یوسف نے سفیان سے پس کہا اُسنے یہ روایت ہی ابی عروہ سے وہ راوی ہی ابی الخطاب سے وہ انس سے اور ابو عروہ وہ معمر بن راشد ہی اور ابو الخطاب قتادہ بن دعامہ ہی **باب** اس بیان مین کہ جب دوبارہ جماع کرنے کا ارادہ کرے تو وضو کرے[1] **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے عاصم الاحول سے اُسنے ابی المتوکل سے اُس نے ابی سعید خدری سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب کوئی شخص تم مین سے اپنی اہل کے پاس آوے پھر دوسری مرتبہ بھی آنے کا ارادہ کرتا ہو تو چاہیئے کہ درمیان ان دونون کے وضو کرے۔ اور اس باب مین روایت ہی حضرت عمر رضہ سے بھی **کہا** ابو عیسٰی نے حدیث ابی سعید کی حسن صحیح ہی اور یہی قول ہی عمر بن الخطاب کا۔ اور کہا ہو ساتھ اسکے کئی ایک اہل علم نے کہ کہا انھوں نے جب کوئی مرد اپنی عورت سے جماع کرے پھر دوبارہ عود کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو چاہیئے کہ عود کرنے سے پہلے وضو کرے۔ اور ابو المتوکل کا نام علی بن داؤد ہی۔ اور ابی سعید خدری کا نام سعد بن مالک بن سنان ہی۔

باب جب نماز کے لیئے تکبیر ہو جائے اور کسی کو تم مین سے پائخانہ کی حاجت ہو تو چاہیئے کہ پہلے پائخانہ بیٹھے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن ارقم سے کہ کہا اُسنے نماز کے لیے تکبیر ہو گئی۔ پس عبد اللہ نے ایک مرد کا ہاتھ پکڑ کر اُسکو آگے کیا یعنے امام بنایا حالانکہ خود اُس قوم کا امام تھا اور کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے جب نماز کے لیئے تکبیر ہو جائے اور کسی کو تم مین سے پائخانہ کی حاجت ہو تو چاہیئے کہ پہلے پائخانہ بیٹھے اور اس باب مین روایت ہے عائشہ اور ابی ہریرہ اور ثوبان اور ابی امامہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسٰی نے حدیث عبد اللہ بن ارقم کی حسن صحیح ہی اور ایسا ہی روایت کیا ہی مالک بن انس اور یحیی بن سعید القطان اور کئی ایک اور حفاظ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے عبد اللہ بن ارقم سے۔ اور روایت کی ہے وہیب وغیرہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ایک مرد سے اُسنے عبد اللہ بن ارقم سے اور یہ قول ہی کئی ایک صحابہ اور تابعین کا

[1] کہا صاحب فتح نے اجماع ہی اس بات پر کہ غسل کرنا درمیان مین واجب نہین مستحب ہی دلیل اسپر حدیث ابو داؤد اور نسائی کی ہو جو ابو رافع سے مروی ہی عن ابی رافع انہ صلی اللہ علیہ وسلم طاف ذات یوم علی نسائہ یغتسل عند ہذہ وعند ہذہ قال فقلت یا رسول اللہ الا تجعلہ غسلا واحدا قال ہذا ازکی واطیب واطہر۔ اور درمیان وضو کرنے مین اختلاف ہی کہ امام ابو یوسف نے مستحب نہین کہا ہی اور کہا جمہور نے مستحب ہی اور کہا ابن حبیب مالکی اور اہل ظاہر نے واجب ہی دلیل انکی حدیث ابی سعید کی ہی جو متن اور صحیح مسلم مین مذکور ہی۔ اور

[2] ابن خزیمہ نے کہا ہو کہ کہا بعض اہل علم نے کہ مراد وضو سے وضو لغوی ہی یعنی استنجا وغیرہ کرنا پھر ابن خزیمہ نے اس بات کو رد کرکے کہا ہو کہ یہ امر جو وضو کیواسطے ہو استحباب کیلئے ہو نہ واسطے وجوب کے دلیل اسکی حدیث ابی سعید کی ہو کہ اسکی بعض روایت مین آیا ہو فانہ انشط للعود اور نیز طحاوی نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہو۔ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یجامع ثم یعود ولا یتوضأ یعنی آنحضرت جماع کرتے تھے پھر دوبارہ جماع کرتے تھے اور درمیان میں وضو نہ کرتے تھے ۱۲

وبہ یقول احمد واسحاق قالا لا یقوم الی الصلوٰۃ وھو یجد شیئا من الغائط والبول قالا ان دخل فی الصلوٰۃ فوجد شیئا من ذلک فلا ینصرف ما لم یشغلہ وقال بعض اھل العلم لا باس ان یصلی وبہ غائط وبول ما لم یشغلہ ذلک عن الصلوٰۃ **باب ما جاء فی الوضوء من الموطی حدثنا** قتیبۃ نا مالک بن انس عن محمد بن عمارۃ عن محمد بن ابراھیم عن ام ولد لعبد الرحمن بن عوف قالت قلت لام سلمۃ انی امرأۃ اطیل ذیلی وامشی فی المکان القذر فقالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطھرہ ما بعدہ وروی عبد اللہ بن المبارک ھذا الحدیث عن مالک بن انس عن محمد بن عمارۃ عن محمد بن ابراھیم عن ام ولد لھود بن عبد الرحمن بن عوف عن ام سلمۃ وھو وھم وانما ھو عن ام ولد لابراھیم بن عبد الرحمن بن عوف عن ام سلمۃ وھذا الصحیح وفی الباب عن عبد اللہ بن مسعود قال کنا نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا نتوضأ من الموطی **قال** ابو عیسیٰ وھو قول غیر واحد من اھل العلم قالوا اذا وطی الرجل علی المکان القذر انہ لا یجب علیہ غسل القدم الا ان یکون رطبا فیغسل ما اصابہ **باب ما جاء فی التیمم حدثنا** ابو حفص عمرو بن علی الفلاس نا یزید بن زریع نا سعید عن قتادۃ عن عزرۃ عن سعید بن عبد الرحمن بن ابزی عن ابیہ عن عمار بن یاسر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہ بالتیمم للوجہ والکفین وفی الباب عن عائشۃ وابن عباس **قال** ابو عیسیٰ حدیث عمار حدیث حسن صحیح وقد روی عن عمار من غیر وجہ وھو قول غیر واحد من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منھم علی وعمار وابن عباس وغیر واحد من التابعین منھم الشعبی وعطاء ومکحول قالوا التیمم ضربۃ للوجہ والکفین وبہ یقول احمد واسحاق وقال بعض اھل العلم منھم ابن عمر وجابر وابراھیم والحسن التیمم ضربۃ للوجہ وضربۃ للیدین الی المرفقین وبہ یقول سفیان الثوری ومالک وابن المبارک والشافعی وقد روی ھذا الوجہ عن عمار فی التیمم انہ

اور ساتھ اسی کے کہتا ہی احمد اور اسحاق کہا ان دونوں نے نماز کی طرف نہ کھڑا ہو اُس حالت مین کہ اُسکو پائخانہ یا پیشاب کی حاجت ہو کہا ان دونوان نے اگر کوئی شخص نماز مین داخل ہو پھر اُسکو پائخانہ وغیرہ کی حاجت ہو تو چاہیئے کہ نماز سے منھ نہ پھیرے[1] جبتک کہ وہ نہ مشغول کرے اُس کو اور کہا بعض اہل علم نے حالت پائخانہ اور پیشاب مین نماز پڑھنے مین کچھ خوف نہین جبتک کہ اُسکو نماز سے بند نکرے **باب** نجاست روندنے سے وضو کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے محمد بن عمارہ سے اُسنے محمد بن ابراہیم سے اُسنے عبدالرحمن بن عوف کی ام ولد سے کہ کہا اُسنے مین نے ام سلمہ سے کہا کہ مین ایک عورت ہون کہ میرا دامن لٹکتا ہی اور نجس مکان مین چلتی ہون سو کہا ام سلمہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو مابعد اُسکا پاک کرتا ہی[2]۔ اور روایت کی ہی اس حدیث کو عبداللہ بن مبارک نے مالک بن انس سے اُسنے محمد بن عمارہ سے اُسنے محمد بن ابراہیم سے اُسنے ہود بن عبدالرحمن بن عوف کی ام ولد سے اُسنے ام سلمہ سے۔ اور یہ وہم ہی کہ وہ ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کی ام ولد ہی جو راوی ہی ام سلمہ سے اور یہ صحیح ہی اور اس باب مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ اور ناپاکی کے روندنے سے وضو نہ کرتے تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور یہ قول ہی کئی ایک اہل علم کا۔ کہا اُنھون نے کہ جب آدمی نجس مکان کو روندے تو اُسپر پاؤن کا دھونا واجب نہین مگر یہ کہ تر ہو پس وہ جگہ دھوئی جاوے جس کو نجاست لگی ہو۔ **باب** تیمم کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابو حفص عمرو بن علی فلاس نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے کہا حدیث کی ہمسے سعید نے قتادہ سے اُسنے عزرہ سے اُس نے سعید بن عبدالرحمن بن ابزی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عمار بن یاسر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو منھ اور ہاتھون کے لئے تیمم کرنے کا حکم دیا۔ اور اس باب مین روایت ہی عائشہ اور ابن عباس سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عمار کی حدیث حسن صحیح ہی۔ اور یہ حدیث عمار سے کئی اور وجہ سے بھی مروی ہی اور یہ قول ہی کئی ایک اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے انہین علی اور عمار اور ابن عباس ہین اور کئی تابعین بھی ہین انہین شعبی اور عطاء اور مکحول ہین کہا اُنھون نے تیمم ایک ضرب ہی منھ اور ہاتھون کے لئے اور ساتھ اسی کے کہتا ہی احمد اور اسحاق۔ اور کہا بعض اہل علم نے انہین سے ابن عمر اور جابر اور ابراہیم اور حسن ہین کہ تیمم ایک ضرب ہی واسطے منھ کے اور ایک ضرب ہی واسطے ہاتھونکے کہنیون تک اور ساتھ اسی کے کہتا ہی سفیان ثوری اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی۔ اور یہ وجہ تیمم کی عمار سے بھی کئی وجہ سے مروی ہی۔

---

[1] یعنی اگر کوئی شخص نماز پڑھنے کے واسطے کھڑا ہو گیا اور نماز مین اُسکو پائخانہ یا پیشاب معلوم ہوا تو نماز مین مشغول رہے جب تک کہ پائخانہ اُسپر غلبہ نکرے ۱۲ [2] فرمایا آپ نے جب تو نجس مکان سے گذر کر پاک جگہ پر پہونچیگی تو پاک مکان پر دامن رگڑنے سے وہ نجاست دور ہو جاویگی۔ یہ اُس صورت مین ہی کہ جب نجاست خشک ہو کیونکہ تر نجاست سے سوائے دھونے کے کپڑا پاک نہین ہوتا جیساکہ خود ترمذی نے آخر باب مین بیان کیا ہی ۱۲

قال لوجه والكفين من غير وجه وقد روی عن عمار انه قال تيممنا مع النبی صلی الله علیہ وسلم الی المناكب والاباط فضعف بعض اهل العلم حديث عمار عن النبی صلی الله علیہ وسلم فی التيمم للوجه والكفين لما روی عنه حديث المناكب والاباط قال اسحاق بن ابراهيم حديث عمار فی التيمم للوجه والكفين هو حديث صحيح وحديث عمار تيممنا مع النبی صلی الله علیہ وسلم الی المناكب والاباط ليس بمخالف لحديث الوجه والكفين لان عمارا لم يذكر ان النبی صلی الله علیہ وسلم امرهم بذلك وانما قال فعلنا كذا وكذا فلما سأل النبی صلی الله علیہ وسلم امره بالوجه والكفين والدليل علی ذلك ما افتی به عمار بعد النبی صلی الله علیہ وسلم فی التيمم انه قال الوجه والكفين ففی هذا دلالة علی انه انتهی الی ما علمه النبی صلی الله علیہ وسلم **ثنا** يحيی بن موسیٰ نا سعيد بن سليمٰن نا هشيم عن محمد بن خالد القرشی عن داؤد بن حصين عن عكرمة عن ابن عباس انه سئل عن التيمم فقال ان الله قال فی كتابه حين ذكر الوضوء فاغسلوا وجوهكم وايديكم الی المرافق وقال فی التيمم فامسحوا بوجوهكم وايديكم منه وقال والسارق والسارقة فاقطعوا ايديهما فكانت السنة فی القطع الكفين انما هو الوجه والكفين يعنی التيمم **قال** ابو عيسیٰ هذا حديث حسن صحيح غريب **باب حدثنا** ابو سعيد الاشج نا حفص بن غياث وعقبة بن خالد قالا نا الاعمش وابن ابی ليلی عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن علی قال كان رسول الله صلی الله علیہ وسلم يقرئنا القراٰن علی كل حال ما لم يكن جنبا **قال** ابو عيسیٰ حديث علی حديث حسن صحيح

کہ کہا اُسنے منھ اور ہاتھ ہین ۔ اور نیز عمار سے مروی ہو کہ کہا اُسنے ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کاندھون اور بغلون تک تیمم کیا ۔ اور بعض اہل علم نے عمار کی حدیث کو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمم کے باب مین منھ اور ہاتھون کے لئے ہو ضعیف کیا ہو اسلئے کہ اُس سے حدیث کاندھون اور بغلون کی بھی مروی ہو ۔ کہا اسحٰق بن ابراہیم نے حدیث عمار کی جو تیمم کے باب مین مُنھ اور ہاتھون کے لئے ہو وہ حدیث صحیح ہو ۔ اور حدیث عمار کی جسمین ذکر ہو کہ ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کاندھون اور بغلون تک تیمم کیا مُنھ اور ہاتھون والی حدیث کے مخالف نہین ہو ۔ اسلئے کہ عمار نے یہ ذکر نہین کیا کہ اُنکو حکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہو اُسنے تو کہا ہو کہ ہمنے اسطرح کیا سو جب اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپنے منھ اور ہاتھون کا حکم دیا اور دلیل اُسپر یہ ہو کہ عمار نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تیمم مین فتویٰ دیا ہو کہ کہا اُسنے تیمم مُنھ اور ہاتھون کے لئے ہو سو اسمین اس بات پر دلالت ہو کہ آخر مین اُسنے وہی کہا ہو جو کچھ آنحضرت نے اُسکو سکھلایا ہو ۔ **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے محمد بن خالد قرشی سے اُسنے داؤد بن حصین سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباسؓ سے یہ کہ وہ تیمم کی بابت سوال کیا گیا سو کہا اُسنے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین فرمایا ہو جہان اُسنے وضو کا ذکر کیا ہو پس دھوؤ تم موٗنھون اپنون کو اور ہاتھون اپنون کو کہنیون تک اور تیمم مین فرمایا ہو ۔ پس مسح کرو موٗنھون اپنون کو اور ہاتھون اپنون کو اُس سے اور فرمایا اللہ نے اور چور اور چوٹّی پس کاٹو ہاتھ اُن دونون کے پس سنت قطع کرنے مین تو دونون ہاتھ ہین اور تیمم مین بھی مُنھ اور دونون ہاتھ ہین **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہو **باب** حدیث کی ہمسے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث اور عقبہ بن خالد نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے اعمش اور ابن ابی لیلیٰ نے عمرو بن مرہ سے اُسنے عبداللہ بن سلمہ سے اُسنے علی سے کہ کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو ہر حالت مین قرآن پڑھاتے تھے جبتک کہ جنبی نہوتے ۔ **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حدیث حسن صحیح ہو ۔

---

[۱] بعض اہل علم نے حدیث عمار مین وجہ ضعف کی یہ بیان کی ہو کہ عمار کی حدیث دو وجہ سے مروی ہو ۔ ایک مین ذکر ہو ایک ضرب کا دوسری مین دو ضرب کا اور نیز دوسری مین ہو کہ ہمنے بغلون اور کاندھون تک تیمم کیا صاحب ترمذی اور اسحاق نے اسکا یہ جواب دیا ہو کہ یہ دونون حدیثین جو عمار سے مروی ہین آپس مین مخالف نہین ہین کیونکہ عمار نے یہ ذکر نہین کیا کہ ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بغلون اور کاندھون تک تیمم کرنے کا حکم دیا ہو بلکہ یہ اُسکا اپنا فعل ہو اور جسمین ذکر کیا ہو ایک ضرب کا وہ آنحضرت کا فرمان ہو پس اُسکا فعل آنحضرت کے فرمان کا مقابلہ نہین کرسکتا ۔ اور یہ حکم آپنے اسوقت دیا کہ جب عمار نے آنحضرت سے پوچھا اور دلیل اسکی کہ یہ حکم آپنے اُسوقت دیا ہو جب اُسنے آنحضرت سے سوال کیا ہو ۔ کہ عمار نے بعد فوت ہونے آنحضرت کے یہی فتویٰ دیا ہو کہ تیمم منھ اور ہاتھون کے لیے ایک ضرب ہی ہو ۱۲ [۲] ابن عباس سے کسی نے سوال کیا کہ تیمم مین فقط مُنھ اور دونون ہاتھون پر مسح کرنا چاہئے یا بغلون اور کاندھون تک مسح کرنا چاہئے اُسنے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین جہان وضو کا ذکر کیا ہو وجو کہا اللہ تعالیٰ نے فاغسلوا وجوہکم دھونے کا حکم دیا ہو اُسکے ساتھ (حد) کہنیون کی لگائی ہو کہ ہاتھون کو کہنیون تک دھوؤ ۔ اور جہان اللہ تعالیٰ نے تیمم کا ذکر فرمایا ہو وہان اللہ تعالیٰ نے فقط منھ اور ہاتھون پر مسح کرنیکا حکم دیا ہو ۔ ہاتھون کے ساتھ کہنیون وغیرہ کی کوئی قید زیادہ نہین کی جیساکہ وضو مین تھی اور جہان اللہ تعالیٰ نے چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا ہو وہان بھی اللہ تعالیٰ نے کہنی کی قید زیادہ نہین فرمائی ہو ۔ پس سنت اسطرح جاری ہوئی ہو کہ چور کے فقط ہاتھ ہی کاٹے جاوین ۔ پس اسیطرح تیمم مین بھی فقط مُنھ اور ہاتھون پر مسح کرنا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسح کے ساتھ کوئی قید زیادہ نہین کی جیساکہ قطع کے باب مین نہین کی ۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی کہنیون تک ہوتی تو کہنیون وغیرہ کی قید ضرور بیان کی جاتی جیساکہ وضو مین کی گئی ہو ۱۲

وبہ قال غیر واحد من اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین قالوا یقرأ الرجل القرآن علی غیر وضوء ولا یقرأ فی المصحف الا وہو طاہر وبہ یقول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحاق **باب** ماجاء فی البول یصیب الارض **حدثنا** ابن ابی عمر وسعید بن عبد الرحمن المخزومی قالا نا سفیان بن عیینۃ عن الزہری عن سعید بن المسیب عن ابی ہریرۃ قال دخل اعرابی المسجد والنبی صلی اللہ علیہ وسلم جالس فصلی فلما فرغ قال اللہم ارحمنی و محمدا ولا ترحم معنا احدا فالتفت الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لقد تحجرت واسعا فلم یلبث ان بال فی المسجد فاسرع الیہ الناس فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اہریقوا علیہ سجلا من ماء او دلوا من ماء ثم قال انما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین قال سعید قال سفیان وحدثنی یحیی بن سعید عن انس بن مالک نحو ہذا وفی الباب عن عبد اللہ بن مسعود وابن عباس وواثلۃ بن الاسقع **قال** ابو عیسیٰ ہذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند بعض اہل العلم وہو قول احمد واسحاق وقد روی یونس ہذا الحدیث عن الزہری عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابی ہریرۃ **ابواب الصلوٰۃ** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم **باب** ماجاء فی مواقیت الصلوٰۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** ہناد بن السری نا عبد الرحمن بن ابی الزناد عن عبد الرحمن بن الحارث بن عیاش بن ابی ربیعۃ عن حکیم بن حکیم وہو ابن عباد قال اخبرنی نافع بن جبیر بن مطعم قال اخبرنی ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال امنی جبریل عند البیت مرتین فصلی الظہر فی الاولی منہما حین کان الفیٔ مثل الشراک ثم صلی العصر حین کان کل شیٔ مثل ظلہ ثم صلی المغرب حین وجبت الشمس وافطر الصائم ثم صلی العشاء حین غاب الشفق ثم صلی الفجر حین برق الفجر وحرم الطعام علی الصائم وصلی المرۃ الثانیۃ الظہر حین کان ظل کل شیٔ مثلہ لوقت العصر بالامس ثم صلی العصر حین کان ظل کل شیٔ مثلیہ ثم صلی المغرب لوقتہ الاول ثم صلی العشاء الآخرۃ حین ذہب ثلث اللیل ثم صلی الصبح حین اسفرت الارض ثم التفت الی جبریل فقال یا محمد ہذا وقت الانبیاء من قبلک

اور ساتھ اسی کے کہا ہی کئی ایک نے اہل علم صحابہ اور تابعین میں سے کہا انھون نے آدمی بلا وضو قرآن پڑھ لے اور قرآن مجید پر (دیکھکر) سوائے طہارت کے نہ پڑھے اور ساتھ اسی کے کہتا ہو سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** اس بیان میں کہ پیشاب زمین کو پہونچ جائے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر اور سعید بن عبدالرحمن مخزومی نے کہا انھون نے حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ کہا اُس نے ایک اعرابی مسجد میں داخل ہوا اُس حالت میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے سو اُس نے نماز پڑھی اور جب فارغ ہوا تو کہنے لگا اے اللہ مجھپر اور محمد پر رحم کر اور کسی کو ہمارے ساتھ رحم مت کر سو اُسکی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توجہ کی اور فرمایا البتہ تونے تو بڑی فراخ رحمت کو بند کر دیا ہی پھر اُسنے کچھ دیر نہ کی کہ اُسنے مسجد میں پیشاب کر دیا پس اُسکی طرف لوگون نے جلدی کی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسپر ایک بڑا ڈول پانی کا ڈالدو یا ڈول پانی کا زشک راوی ہی پھر فرمایا آپ نے تم تو آسانی کیواسطے بھیجے گئے ہو تنگی کرنیکے واسطے نہیں بھیجے گئے۔ کہا سعید نے کہا سفیان نے اور حدیث کی مجھے یحییٰ بن سعید نے انس بن مالک سے مثل اسکے۔ اور اس باب میں روایت ہی عبداللہ بن مسعود اور ابن عباس اور واثلہ بن اسقع سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور بعض اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہی۔ اور یہ قول ہی امام احمد اور اسحٰق کا۔ اور روایت کی ہی یہ حدیث یونس نے زہری سے اُسنے عبیداللہ بن عبداللہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے **ابواب** نماز کے اُن احادیث کے بیان میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ **باب** نماز کے وقتونکے بیان مین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین **حدیث** کی ہمسے ہناد بن سری نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن ابی الزناد نے عبدالرحمن بن حارث بن عیاش بن ابی ربیعہ سے اُسنے حکیم بن حکیم سے۔ اور وہ بیٹا عباد کا ہی کہا اُسنے خبر دی مجھے نافع بن جبیر بن مطعم نے کہا خبر دی مجھے ابن عباس نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جبرئیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کے پاس دو مرتبہ امامت کرائی ہی پس آنحضرت نے اُن دونون مین سے پہلی مرتبہ نماز ظہر کی اُسوقت مین پڑھی کہ سایہ مثل تسمہ جوتی کے ہو گیا۔ پھر عصر کی نماز اُسوقت مین پڑھی کہ ہر ایک چیز مثل اپنے سایہ کے ہو گئی پھر مغرب کی نماز اُسوقت مین پڑھی کہ جب آفتاب غروب ہو گیا اور روزہ دار نے روزہ افطار کیا پھر عشا کی نماز اُسوقت مین پڑھی جبکہ سُرخی غائب ہو گئی پھر صبح کی نماز اُسوقت مین پڑھی جبکہ پو پھٹی اور روزہ دار پر کھانا حرام ہوا اور دوسری مرتبہ ظہر کی نماز اُسوقت مین پڑھی جبکہ ہر ایک چیز کا سایہ مثل قد اُسکے کے ہو گیا یعنی کل کے عصر کیوقت مین پھر عصر کی نماز اُسوقت مین پڑھی جبکہ ہر ایک چیز کا سایہ اُسکی دو مثل کے برابر ہو گیا پھر مغرب کی نماز پہلے ہی وقت مین پڑھ لی پھر عشا کی نماز اُسوقت مین پڑھی جبکہ تیسرا حصہ رات کا گذر گیا پھر صبح کی نماز اُسوقت مین پڑھی جبکہ زمین روشن ہو گئی پھر میری طرف جبرئیل نے توجہ فرمائی اور کہا یہی وقت ہی اُن نبیونکا جو آپسے پہلے گذرے ہین

والوقت فیما بین هٰذین الوقتین وفی الباب عن ابی هریرة وبریدة وابی موسیٰ وابی مسعود وابی سعید وجابر وعمرو بن حزم والبراء وانس **حدثنا** احمد بن محمد بن موسیٰ نا عبد الله بن المبارك اخبرنی حسین بن علی بن الحسین اخبرنی وهب بن کیسان عن جابر بن عبد الله عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال امنی جبریل فذکر نحو حدیث ابن عباس بمعناه ولم یذکر فیه لوقت العصر بالامس وحدیث جابر فی المواقیت قد رواه عطاء بن ابی رباح وعمرو بن دینار وابو الزبیر عن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو حدیث وهب بن کیسان عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عباس حدیث حسن وقال محمد اصح شئ فی المواقیت حدیث جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب** منه **حدثنا** هناد نا محمد بن فضیل عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان للصلوٰة اولا واخرا وان اول وقت صلوٰة الظهر حین تزول الشمس واٰخر وقتها حین یدخل وقت العصر وان اول وقت العصر حین یدخل وقتها وان اٰخر وقتها حین تصفر الشمس وان اول وقت المغرب حین تغرب الشمس وان اٰخر وقتها حین یغیب الشفق وان اول وقت العشاء الاٰخرة حین یغیب الافق وان اٰخر وقتها حین ینتصف اللیل وان اول وقت الفجر حین یطلع الفجر وان اٰخر وقتها حین تطلع الشمس وفی الباب عن عبد الله بن عمرو **قال** ابو عیسیٰ سمعت محمدا یقول حدیث الاعمش عن مجاهد فی المواقیت اصح من حدیث محمد بن فضیل عن الاعمش وحدیث محمد بن فضیل خطأ اخطأ فیه محمد بن الفضیل **حدثنا** هناد نا ابو اسامة عن ابی اسحاق الفزاری عن الاعمش عن مجاهد قال کان یقال ان للصلوٰة اولا واٰخرا فذکر نحو حدیث محمد بن فضیل عن الاعمش نحوه بمعناه **حدثنا** احمد بن منیع والحسن بن صباح البزار واحمد بن محمد بن موسی المعنی واحد قالوا نا اسحاق بن یوسف الازرق عن سفیان عن علقمة بن مرثد عن سلیمٰن بن بریدة عن ابیه قال اتی النبی صلی الله علیه وسلم رجل فسأله عن مواقیت الصلوٰة فقال اقم معنا ان شاء الله فامر بلالا فاقام۔

اور آپ کی نماز کا وقت بھی انھیں دو وقتوں کے درمیان ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ اور بریدہ اور ابی موسیٰ اور ابی مسعود اور ابی سعید اور جابر اور عمرو بن حزم اور براء اور انس سے رضی اللہ عنہم **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک نے کہا خبر دی مجھے حسین بن علی بن حسین نے کہا خبر دی مجھے وہب بن کیسان نے جابر بن عبداللہ سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مجھے جبرئیل علیہ السلام نے نماز پڑھائی پھر اُسنے مثل حدیث ابن عباس کے ذکر کیا۔ اور اُسنے اس روایت میں یہ الفاظ (یعنی کل کے وقت عصر میں) ذکر نہیں کئے۔ اور جابر کی حدیث کو جو وقتوں کے باب میں ہے روایت کیا ہے اُسکو عطاء بن ابی رباح اور عمرو بن دینار اور ابو الزبیر رضی اللہ عنہم نے جابر بن عبداللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث وہب بن کیسان کے جو اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے۔ اور کہا محمد نے بہت صحیح حدیث جو نماز کے وقتوں میں ہے وہ حدیث جابر کی ہے جو اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

باب اُسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے اُسنے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک نماز کا اول اور آخر ہے۔ اور اول وقت نماز ظہر کا یہ ہے کہ جب آفتاب ڈھلجائے۔ اور آخر وقت اُسکا جبکہ وقت عصر کا داخل ہو جائے۔ اور اول وقت عصر کا یہ ہے کہ جب وقت اُسکا داخل ہو۔ اور آخر وقت اُسکا یہ ہے کہ جب آفتاب زرد ہو جائے۔ اور اول وقت مغرب کا یہ ہے کہ جب آفتاب غروب ہو جائے اور آخر وقت اُسکا یہ ہے کہ جب سُرخی غائب ہو جائے۔ اور اول وقت عشا کا یہ ہے کہ جب کنارے یعنی سُرخی غائب ہو جائے اور آخر وقت اُسکا جب کہ آدھی رات گذر جائے اور اول وقت فجر کا یہ ہے جبکہ فجر پھٹے اور آخر وقت اُسکا جبکہ آفتاب طلوع کرے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے بھی کہا ابو عیسیٰ نے میں نے محمد سے سُنا ہے کہ کہتا حدیث احمد کی جو مجاہد سے وقتوں کے باب میں مروی ہے زیادہ صحیح ہے حدیث محمد بن فضیل سے جو اعمش سے ہے اور حدیث محمد بن فضیل کی خطا ہے خطا اسمیں محمد بن فضیل نے کیا ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے ابو اسحاق فزاری سے اُسنے اعمش سے اُسنے مجاہد سے کہا اُسنے کہا جاتا ہے کہ نماز کا اول و آخر ہے پس ذکر کیا اُسنے مثل حدیث محمد بن فضیل کے جو اعمش سے ہے مثل اُسکے ساتھ اُسکے معنی کے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اور حسن بن صباح بزار اور احمد بن محمد بن موسیٰ نے (معنے واحد ہیں) کہا اُنھوں نے حدیث کی ہمسے اسحاق بن یوسف ازرق نے سفیان سے اُسنے علقمہ بن مرثد سے اُسنے سلیمان بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پس اُسنے نماز کے وقتوں کی بابت سوال کیا سو فرمایا آپنے ان شاء اللہ ہمارے پاس ٹھہر سو آنحضرت نے بلال کو حکم دیا سو اُسنے تکبیر کہی

حین طلع الفجر ثم امرہ فاقام حین زالت الشمس فصلی الظہر ثم امرہ فاقام فصلی العصر والشمس بیضاء مرتفعۃ ثم امرہ بالمغرب حین وقع حاجب الشمس ثم امرہ بالعشاء فاقام حین غاب الشفق ثم امرہ من الغد فنور بالفجر ثم امرہ بالظہر فابرد وانعم ان یبرد ثم امرہ بالعصر فاقام والشمس اخر وقتھا فوق ما کانت ثم امرہ فاخر المغرب الی قبیل ان یغیب الشفق ثم امرہ بالعشاء فاقام حین ذھب ثلث اللیل ثم قال این السائل عن مواقیت الصلوٰۃ فقال الرجل انا فقال مواقیت الصلوٰۃ کما بین ھذین قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن غریب صحیح وقد رواہ شعبۃ عن علقمۃ بن مرثد ایضا **باب** ما جاء فی التغلیس بالفجر **حدثنا** قتیبۃ عن مالک بن انس ح قال و نا الانصاری نا معن نا مالک عن یحیی بن سعید عن عمرۃ عن عائشۃ قالت ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی الصبح فینصرف النساء قال الانصاری فتمر النساء متلفعات بمروطھن ما یعرفن من الغلس وقال قتیبۃ متلفعات وفی الباب عن ابن عمر وانس وقیلۃ ابنۃ مخرمۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح وھو الذی اختارہ غیر واحد من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منھم ابو بکر وعمر ومن بعدھم من التابعین وبہ یقول الشافعی واحمد واسحاق یستحبون التغلیس بصلوٰۃ الفجر **باب** ما جاء فی الاسفار بالفجر **حدثنا** ھناد نا عبدۃ عن محمد بن اسحاق عن عاصم بن عمر بن قتادۃ عن محمود بن لبید عن رافع بن خدیج قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اسفروا بالفجر فانہ اعظم للاجر وفی الباب عن ابی برزۃ وجابر وبلال وقد روی شعبۃ والثوری ھذا الحدیث عن محمد بن اسحاق ورواہ محمد بن عجلان ایضا عن عاصم بن عمر بن قتادۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث رافع بن خدیج حدیث حسن صحیح وقد رای غیر واحد من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین الاسفار بصلوٰۃ الفجر وبہ یقول سفیان الثوری وقال الشافعی واحمد واسحاق معنی الاسفار ان یضح الفجر فلا یشک فیہ ولم یروا ان معنی الاسفار تاخیر الصلوٰۃ۔

جب فجر پھٹی پھر حکم دیا اُسکو پس اُسنے تکبیر کہی۔ جب آفتاب ڈھل پڑا اور آپنے ظہر کی نماز پڑھی پھر اُسکو حکم دیا تو اُسنے تکبیر کہی۔ پس آپنے عصر کی نماز پڑھی اُس حالت میں کہ آفتاب روشن اور بلند تھا پھر آپ نے اُسکو مغرب کا حکم اُس وقت میں دیا کہ اوپر کے کنارے آفتاب کے گر پڑے۔ پھر اُسکو عشاء کا حکم دیا تو اُسنے تکبیر کہی جبکہ سُرخی غائب ہو گئی۔ پھر اُسکو کل کے دن حکم دیا تو اُس نے فجر کو روشن کیا۔ پھر اُسکو ظہر کی نماز کا حکم دیا تو اُسنے اُسکو سرد کیا اور اچھی طرح سے سرد کیا پھر عصر کی نماز کا حکم دیا تو اُسنے تکبیر کہی اُس حالت میں کہ آفتاب آخر وقت میں تھا یا کمتر اس سے جو پہلے تھا پھر اُسکو حکم دیا تو اُسنے مغرب کو سُرخی کے غائب ہونے کے ابتدا تک مؤخر کیا پھر اُسکو عشا کا حکم دیا تو اُسنے تکبیر کہی جبکہ تہائی رات کی گذر گئی پھر فرمایا آپ نے کہاں ہے وہ شخص جو نماز کے وقتوں سے سوال کرتا تھا پس کہا اُس مردنے میں یہ ہوں۔ پس فرمایا آپ نے وقت نمازوں کا درمیان انکے ہے۔ **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور روایت کیا اُسکو شعبہ نے علقمہ بن مرثد سے بھی **باب** صبح کی نماز کو اندھیرے میں پڑھنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے مالک بن انس سے **ح** کہا ترمذی نے اور حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے یحیٰی بن سعید سے اُسنے عمرہ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھتے سو عورتیں پھرتیں (کہا انصاری نے پس عورتیں گذرتیں) اُس حالت میں کہ اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی ہوتیں اندھیرے سے پہچانی نہ جاسکتی[1] تھیں۔ اور کہا قتیبہ نے ڈھکی ہوئی ہوتی تھیں اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور انس اور قیلہ بنت مخرمہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے کئی ایک اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے انہیں سے ابو بکر صدیق رض اور حضرت عمر رض ہیں اور بعد انکے تابعین ہیں اور ساتھ اسی کے کہتا ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کہ یہ لوگ فجر کی نماز کو اندھیرے میں پڑھنا مستحب جانتے ہیں **باب** صبح کے روشن کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے محمد بن اسحٰق سے اُسنے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اُسنے محمود بن لبید سے اُسنے رافع بن خدیج سے کہا اُسنے سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے صبح کو روشن کرو کیونکہ یہ ثواب زائد ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی برزہ اور جابر اور بلال سے رضی اللہ عنہم اور روایت کی ہے یہ حدیث شعبہ اور ثوری نے محمد بن اسحٰق سے اور روایت کیا ہے اسکو محمد بن عجلان نے بھی عاصم بن عمر بن قتادہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث رافع بن خدیج کی حسن صحیح ہے۔ اور کہا ہے کہ کئی ایک اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین سے کہ فجر کی نماز میں اسفار چاہیے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور کہا امام شافعی اور احمد اور اسحاق نے معنی اسفار کے یہ ہیں کہ صبح ایسی ظاہر ہو جائے کہ اسمیں شک نہ رہے اور نہیں گمان انکا کہ معنے اسفار کے تاخیر نماز کے ہیں۔

---

[1] پہچانی نہ جاسکتی تھیں کہ یہ مرد ہیں یا عورتیں یعنی دیکھنے والے کو سوائے وجود انسان کے کچھ تمیز نہو سکتی تھی کہ یہ عورتیں یا مرد ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ وہ خاص معلوم نہو سکتی تھیں کہ یہ فلاں عورت ہے ۱۲ [2] امام طحاوی نے کہا ہے کہ مراد اس سے قرأت کا لمبا کرنا ہے یعنی قرأت کو اسقدر لمبا کرو کہ اچھی طرح سے صبح ہو جائے اور بہت غلطی کی ہے اس شخص نے جس نے اس حدیث

باب ماجاء فی التعجیل بالظہر **حدثنا** ہناد نا وکیع عن سفیان عن حکیم بن جبیر عن ابراھیم عن الاسود عن عائشۃ قالت ما رایت احدا کان اشد تعجیلا للظہر من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا من ابی بکر ولا من عمر وفی الباب عن جابر بن عبد اللہ وخبّاب وابی برزۃ وابن مسعود وزید بن ثابت وانس وجابر بن سمرۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث عائشۃ حدیث حسن وھو الذی اختارہ اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم قال علی قال یحیی بن سعید وقد تکلم شعبۃ فی حکیم بن جبیر من اجل حدیث الذی روی عن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سأل الناس وله ما یغنیہ قال یحیی وروی له سفیان وزائدۃ ولم یر یحیی بحدیثہ بأسا قال محمد وقد روی عن حکیم بن جبیر عن سعید بن جبیر عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی تعجیل الظہر **حدثنا** الحسن بن علی الحلوانی انا عبد الرزاق انا معمر عن الزہری قال اخبرنی انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظہر حین زالت الشمس ھذا حدیث صحیح **باب** ماجاء فی تاخیر الظہر فی شدۃ الحر **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن ابن شہاب عن سعید بن المسیب وابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوۃ فان شدۃ الحر من فیح جہنم وفی الباب عن ابی سعید وابی ذر وابن عمر والمغیرۃ والقاسم بن صفوان عن ابیہ وابی موسی وابن عباس وانس وروی عن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا ولا یصح **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح وقد اختار قوم من اہل العلم تاخیر صلوۃ الظہر فی شدۃ الحر وھو قول ابن المبارک واحمد واسحاق وقال الشافعی انما الابراد بصلوۃ الظہر اذا کان مسجدا ینتاب اھله من البعد فاما المصلی وحدہ والذی یصلی فی مسجد قومہ فالذی احب له ان لا یؤخر الصلوۃ فی شدۃ الحر **قال** ابو عیسیٰ ومعنی من ذھب الی تاخیر الظہر فی شدۃ الحر ھو اولی واشبہ بالاتباع واما ما ذھب الیہ الشافعی ان الرخصۃ لمن ینتاب من البعد وللمشقۃ علی الناس فان فی حدیث ابی ذر ما یدل علی خلاف ما قال الشافعی

باب ظہر کے جلدی پڑھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُنہنے حکیم بن جبیر سے اُنہنے ابراہیم سے اُنہنے اسود سے اُنہنے عائشہ سے کہ کہا اُس نے مین نے کسی کو تم مین سے نہین دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر سے ظہر کی نماز مین جلدی کرتا ہو اور اس باب مین روایت ہے جابر بن عبد اللہ اور خباب اور ابی برزہ اور ابن مسعود اور زید بن ثابت اور انس اور جابر بن سمرہ سے رضی اللہ عنہم۔ **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے اور یہ ایسی ہے کہ اسی کو اہل علم صحابہ اور انکے پچھلون نے اختیار کیا ہے علی بن مدینی نے کہا کہ یحیی بن سعید نے کہا کلام کیا ہے شعبہ نے حکیم ابن جبیر مین بباعث اسکے اس حدیث کے جو اُسنے ابن مسعود سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جو شخص لوگون سے سوال کرے۔ حالانکہ اسکے پاس اسقدر موجود ہو جو اسکو کافی ہو آخر کہا یحیی[1] نے روایت کی اس سے سفیان اور زائدہ نے بھی گویا یحیی اسکی حدیث مین کچھ خوف نہین دیکھتا۔ کہا محمد نے مروی ہے حکیم بن جبیر سے اُسنے روایت کی سعید بن جبیر سے اُسنے عائشہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہر کے جلدی پڑھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی حلوانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے کہا خبر دی مجھے انس بن مالک نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی اُسوقت مین کہ آفتاب ڈھلگیا یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** سخت گرمی مین ظہر کی تاخیر کرنیکے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے سعید بن مسیب اور ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گرمی سخت ہو تو نماز ٹھنڈے وقت مین پڑھو کیونکہ شدت گرمی کی دوزخ کے جوش سے ہے اور اس باب مین روایت ہے ابی سعید اور ابی ذر اور ابن عمر اور مغیرہ اور قاسم بن صفوان سے اُسنے اپنے باپ سے اور ابی موسیٰ اور ابن عباس اور انس سے رضی اللہ عنہم اور روایت کیا ہے عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین لیکن وہ صحیح نہین **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے اور ایک قوم نے اہل علم سے ظہر کی نماز کو سخت گرمی مین مؤخر کرنا پسند کیا ہے اور یہ قول ہے ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا اور کہا شافعی نے ظہر کی نماز کا مؤخر کرنا تو اسی مسجد مین ہے جہان لوگ دور سے آتے ہین اور بہرحال اکیلا آدمی اور جسے اپنی قوم کی مسجد مین ہی نماز پڑھنی ہو تو اُس کے لیئے مستحب ہے کہ سخت گرمی مین نماز کو مؤخر نکرے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور قول اس شخص کا جو سخت گرمی مین ظہر کے مؤخر کرنیکی طرف گیا ہے وہ اولی اور مناسب ہے ساتھ تابعداری کے اور جسکی طرف امام شافعی گیا ہے کہ رخصت اُس شخص کیواسطے ہے جو دور سے آوے اور لوگون کی خشقت کیواسطے ہے اسکے برخلاف حدیث ابو ذر کی دلالت کرتی ہے

[1] غرض یحییٰ کی اسکے بیہے شعبہ نے جو حکیم بن جبیر کے حق مین طعن کیا ہے وہ ٹھیک نہین ہے کیونکہ حکیم بن جبیر سے بڑے بڑے امامون نے روایت کی ہے مثل سفیان ثوری و زائدہ کے پس انکا روایت کرنا دلالت کرتا ہے کہ اس شخص مین کوئی طعن نہین اور نیز کہا امام بخاری نے کہ حکیم بن جبیر سے ظہر کے جلدی پڑھنے مین روایت ہے پس حدیث امام بخاری کا اسے نقل کرنا اور پھر اسپر جرح نکرنا یہی دلالت

قال ابوذر کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاذن بلال بصلوٰۃ الظھر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا بلال ابرد ثم ابرد فلو کان الامر علی ما ذھب الیہ الشافعی لم یکن للابراد فی ذلک الوقت معنی لاجتماعھم فی السفر وکانوا لا یحتاجون ان ینتابوا من البعد **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابوداؤد قال بنا نا شعبۃ عن مھاجر ابی الحسن عن زید بن وھب عن ابی ذر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی سفر ومعہ بلال فاراد ان یقیم فقال ابرد ثم اراد ان یقیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابرد فی الظھر قال حتی رأینا فیٔ التلول ثم اقام فصلی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شدۃ الحر من فیح جھنم فابردوا عن الصلوٰۃ **قال** ابوعیسیٰ ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی تعجیل العصر **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن ابن شھاب عن عروۃ عن عائشۃ انھا قالت صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العصر والشمس فی حجرتھا لم یظھر الفیٔ من حجرتھا وفی الباب عن انس وابی اروی وجابر ورافع بن خدیج ویروی عن رافع ایضا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی تاخیر العصر ولا یصح **قال** ابوعیسیٰ حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح وھو الذی اختارہ بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منھم عمر وعبد اللہ بن مسعود وعائشۃ وانس وغیر واحد من التابعین تعجیل صلوٰۃ العصر وکرھوا تاخیرھا وبہ یقول عبد اللہ بن المبارک والشافعی واحمد واسحاق **حدثنا** علی بن حجر نا اسمعیل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمٰن انہ دخل علی انس بن مالک فی دارہ بالبصرۃ حین انصرف من الظھر ودارہ بجنب المسجد فقال قوموا فصلوا العصر قال فقمنا فصلینا فلما انصرفنا قال سمعت (سمعنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تلک صلوٰۃ المنافق یجلس یرقب الشمس حتی اذا کانت بین قرنی الشیطان قام فنقر اربعا لا یذکر اللہ فیھا الا قلیلا **قال** ابوعیسیٰ ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی تاخیر صلوٰۃ العصر

کہا ابوذر نے ہم سفر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ بلال نے ظہر کی نماز کی اذان کہی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بلال سرد کر پھر سرد کر پس اگر امر اسواسطے ہوتا جسکی طرف امام شافعی گیا ہی تو اسوقت سرد کرنیکے کچھ معنی نہ ہونگے کیونکہ وہ سب لوگ سفر مین جمع تھے اور دور سے آنے کی کسیکو حاجت نہ تھی۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے مہاجر ابی الحسن سے اُسنے زید بن وہب سے اُسنے ابی ذر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر مین تھے اور بلال بھی آپ کے ساتھ تھا سو اُسنے تکبیر کہنے کا ارادہ کیا۔ پس فرمایا آپنے سرد کو پھر اُسنے تکبیر کہنے کا ارادہ کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظہر مین سردی کر کہا راوی نے یہانتک کہ ہمنے ٹیلون کا سایا دیکھا پھر اُسنے تکبیر کہی اور آپنے نماز پڑھی پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک سخت گرمی دوزخ کے جوش سے ہی پس سرد کیا کرو نماز کو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ **باب** عصر کے جلدی پڑھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُس نے عروہ سے اُسنے عائشہ سے یہ کہ کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز اسوقت مین پڑھی کہ آفتاب اُس کے حجرے مین تھا۔ ابھی سایہ اُس کے حجرے سے اونچا نہوا تھا۔ اور اس باب مین روایت ہی انس اور ابی اروی اور جابر اور رافع بن خدیج سے رضی اللہ عنہم اور نیز رافع نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عصر کے مؤخر کرنے مین روایت کی ہی اور وہ صحیح نہین **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہی اور یہ ایسی ہی کہ اسکو بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے اختیار کیا ہی۔ انہین سے عمر اور عبد اللہ بن مسعود اور عائشہ اور انس اور کئی ایک تابعین نے بھی نماز عصر کے جلدی پڑھنے کو۔ اور اسکی تاخیر کو مکروہ جانا ہی۔ اور یہ ساتھ اسی کے کہتا ہی عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسماعیل بن جعفر نے علاء بن عبد الرحمٰن سے یہ کہ وہ انس بن مالک پر اُسکے گھر مین جو بصرہ مین تھا داخل ہوا جب وہ ظہر کی نماز سے فارغ ہوا اور گھر اُسکا مسجد کے ایک پہلو مین تھا سو کہا انس نے کھڑے ہو جاؤ اور عصر کی نماز پڑھ لو کہا اُس نے پس ہم کھڑے ہوے اور عصر کی نماز پڑھی پھر جب فارغ ہو چکے تو کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہی کہ فرماتے یہ نماز منافقون کی ہی بیٹھتا ہی آفتاب کی انتظاری کرتا ہی تا کہ جب آفتاب شیطان کے دونون سینگون مین ہوتا ہی تو کھڑا ہوتا ہی تو چار چونچین لگاتا ہی اللہ تعالیٰ کی اُمین بہت تھوڑی یاد کرتا ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** نماز عصر کے مؤخر کرنیکے بیان مین

ف کرمانی نے اسپر یہ اعتراض کیا ہی کہ لشکر کی عادت سفر مین یہ ہوتی ہی کہ آرام کیواسطے اور چارپایون کے چرانے کیواسطے علیحدہ علیحدہ اترتے ہین پس اب انکا اس حالت مین جمع ہونا ہم تسلیم نہین کرتے اور نیز ظاہر ہی کہ اسوقت مین کوئی ایسا بڑا خیمہ نہ تھا جسمین وہ اکٹھے رہتے ہون۔ بلکہ درختون کے سایہ مین اترتے تھے۔ اور وہان کوئی ایسی بڑی آرام کی جگہ نہ تھی۔ جسمین وہ تمام لوگ جمع ہو سکین۔ اور کہا بعض نے اس جگہ علت اور رہی ہی۔ وہ یہ ہی کہ گرمی کا سخت ہونا اور سجدہ کرنیکے وقت تکلیف پانا جیسا کہ حدیث ابو عوانہ کی جو انس سے ہی اُسکی تائید کرتی ہی کنا اذا صلینا خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالظہائر سجدنا علی ثیابنا اتقاء الحر ۱۲ کذا فی الفتح۔

حدثنا علی بن حجر نا اسمعیل بن علیۃ عن ایوب عن ابن ابی ملیکۃ عن ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشد تعجیلا للظہر منکم وانتم اشد تعجیلا للعصر منہ **قال** ابوعیسیٰ وقد روی ہٰذا الحدیث عن ابن جریج عن ابن ابی ملیکۃ عن ام سلمۃ نحوہ **باب** ما جاء فی وقت المغرب **حدثنا** قتیبۃ نا حاتم بن اسمعیل عن یزید بن ابی عبید عن سلمۃ بن الاکوع قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی المغرب اذا غربت الشمس وتوارت بالحجاب وفی الباب عن جابر وزید بن خالد وانس ورافع بن خدیج وابی ایوب وام حبیبۃ وعباس بن عبد المطلب وحدیث العباس قد روی عنہ موقوفا وہو اصح **قال** ابوعیسیٰ حدیث سلمۃ بن الاکوع حدیث حسن صحیح وہو قول اکثر اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدہم من التابعین اختاروا تعجیل صلوٰۃ المغرب وکرہوا تاخیرہا حتی قال بعض اہل العلم لیس لصلوٰۃ المغرب الا وقت واحد وذہبوا الی حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم حیث صلی بہ جبرئیل ع وہو قول ابن المبارک والشافعی **باب** ما جاء فی وقت صلوٰۃ العشاء الاٰخرۃ **حدثنا** محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نا ابوعوانۃ عن ابی بشر عن بشیر بن ثابت عن حبیب بن سالم عن النعمان بن بشیر قال انا اعلم الناس بوقت ہذہ الصلوٰۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلیہا لسقوط القمر لثالثۃ **حدثنا** ابوبکر محمد بن ابان نا عبد الرحمٰن بن مہدی عن ابی عوانۃ بہذا الاسناد نحوہ **قال** ابوعیسیٰ روی ہٰذا الحدیث ہشیم عن ابی بشر عن حبیب بن سالم عن النعمان بن بشیر ولم یذکر فیہ ہشیم عن بشیر بن ثابت وحدیث ابی عوانۃ اصح عندنا لان یزید بن ہارون روی عن شعبۃ عن ابی بشر نحو روایۃ ابی عوانۃ **باب** ما جاء فی تاخیر العشاء الاٰخرۃ **اخبرنا** ہناد نا عبدۃ عن عبید اللہ بن عمر عن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتہم ان یؤخروا العشاء الی ثلث اللیل او نصفہ وفی الباب عن جابر بن سمرۃ

حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو اسماعیل بن علیہ نے ایوب سے اُنے ابن ابی ملیکہ سے اُنے ام سلمہ سے کہا اُنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر مین بہت جلدی کرتے تھے۔ اور تم لوگ آنحضرت سے نماز عصر مین بہت جلدی کرتے ہو۔ **کہا** ابوعیسیٰ نے اور روایت کی گئی ہی یہ حدیث ابن جریج سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے اُس نے ام سلمہ سے مثل اسکے **باب** مغرب کے وقت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حاتم بن اسمٰعیل نے یزید بن ابی عبید سے اُس نے سلمہ بن اکوع سے کہ کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز اُس وقت پڑھتے تھے جب آفتاب غروب ہوجاتا اور کنارون مین چھپ جاتا۔ اور اس باب مین روایت ہے جابر اور زید بن خالد اور انس اور رافع بن خدیج اور ابی ایوب اور ام حبیبہ اور عباس بن عبد المطلب سے رضی اللہ عنہم اور حدیث عباس کی اُس سے موقوف مروی ہی اور یہ صحیح ہی۔ **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث سلمہ بن اکوع کی حسن صحیح ہی۔ اور یہ قول ہی اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین کا انھون نے نماز مغرب کے جلدی پڑھنے کو اختیار کیا ہی اور اسکے مؤخر کرنے کو مکروہ جانا ہی۔ حتی کہ بعض اہل علم نے کہا ہی کہ نماز مغرب کا ایک ہی وقت ہی اور گئے ہین یہ طرف حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کو جبرئیل علیہ السلام نے نماز پڑھائی ایک ہی وقت مین دو روز اور یہ قول ہی ابن مبارک اور شافعی کا۔ **باب** نماز عشا کے وقت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہمسے ابوعوانہ نے ابی بشر سے اُسنے بشیر بن ثابت سے اُنے حبیب بن سالم سے اُسنے نعمان بن بشیر سے کہ کہا اُسنے مین لوگون سے اس نماز کا وقت اچھا جانتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز تیسری رات کے چاند ڈوبنے کے وقت پڑھتے تھے **حدیث** کی ہمسے ابوبکر بن محمد بن ابان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے ابی عوانہ سے ساتھ اُسی اسناد کے مثل اس کے۔ **کہا** ابوعیسیٰ نے روایت کیا اس حدیث کو ہشیم نے ابی بشر سے اُسنے حبیب بن سالم سے اُسنے نعمان بن بشیر سے اور نہین ذکر کیا اسمین ہشیم کو جو راوی ہی بشیر بن ثابت سے۔ اور حدیث ابی عوانہ کی ہمارے نزدیک صحیح ہی۔ اسلئے کہ یزید بن ہارون نے روایت کی ہو شعبہ سے اُسنے ابی بشر سے مثل روایت ابی عوانہ کے **باب** نماز عشاء کے مؤخر کرنے کے بیان مین **خبر دی ہمکو** ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے عبید اللہ بن عمر سے اُس نے سعید مقبری سے اُس نے ابی ہریرہ سے کہ کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مین اپنی امت پر تکلیف نہ جانتا تو اُنکو نماز عشا کی تہائی رات یا نصف رات تک مؤخر کرنے کا حکم کرتا۔ اور اس باب مین روایت ہی جابر بن سمرہ سے

[1] اور ظاہر ہے کہ جب ایک کو دوسرے سے تقویت پہونچے گی تو دونوں قوی ہونگی ۱۲۔

وجابر بن عبداللہ وابی برزۃ وابن عباس وابی سعید الخدری وزید بن خالد وابن عمر **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح وھو الذی اختارہ اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین راوا تاخیر صلوۃ العشاء الاٰخرۃ وبہ یقول احمد واسحاق **باب** ماجاء فی کراھیۃ النوم قبل العشاء والسمر بعدھا **حدثنا** احمد بن منیع نا ھشیم انا عوف قال احمد ونا عباد بن عباد ھو المھلبی واسمٰعیل بن علیۃ جمیعا عن عوف عن سیار بن سلامۃ عن ابی برزۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ النوم قبل العشاء والحدیث بعدھا وفی الباب عن عائشۃ رضی اللہ عنہا وعبداللہ بن مسعود وانس **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی برزۃ حدیث حسن صحیح وقد کرہ اکثر اھل العلم النوم قبل صلوۃ العشاء ورخص فی ذلک بعضھم وقال عبداللہ بن المبارک اکثر الاحادیث علی الکراھیۃ ورخص بعضھم فی النوم قبل صلوۃ العشاء فی رمضان **باب** ماجاء فی الرخصۃ فی السمر بعد العشاء **حدثنا** احمد بن منیع نا ابو معٰویۃ عن الاعمش عن ابراھیم عن علقمۃ عن عمر بن الخطاب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمر مع ابی بکر فی الامر من امر المسلمین وانا معھما وفی الباب عن عبداللہ بن عمرو واوس بن حذیفۃ وعمران بن حصین **قال** ابو عیسیٰ حدیث عمر حدیث حسن وقد روی ھٰذا الحدیث الحسن بن عبیداللہ عن ابراھیم عن علقمۃ عن رجل من جعفی یقال لہ قیس او ابن قیس عن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھٰذا الحدیث فی قصۃ طویلۃ وقد اختلف اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ومن بعدھم فی السمر بعد العشاء الاٰخرۃ فکرہ قوم منھم السمر بعد صلوۃ العشاء ورخص بعضھم اذا کان فی معنی العلم وما لا بد منہ من الحوائج واکثر الحدیث علی الرخصۃ وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا سمر الا لمصل او مسافر **باب** ماجاء فی الوقت الاول من الفضل

اور جابر بن عبداللہ اور ابی برزہ اور ابن عباس اور ابی سعید خدری اور زید بن خالد اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہی اور اختیار کیا ہی اسکو اکثر اہل علم نے صحابہ اور تابعین سے کہ انھون نے نماز عشا کے مؤخر کرنیکو دوست رکھا ہی اور ساتھ اسی کے کہتا ہی امام احمد اور اسحاق **باب** قبل عشا کے سونے اور بعد اسکے باتین کرنیکی کراہت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو عوف نے کہا احمد نے اور حدیث کی ہمسے عباد بن عباد نے جو مہلبی ہی اور اسماعیل بن علیہ نے سب نے عوف سے اُس نے سیار بن سلامہ سے اُسنے ابی برزہ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل عشا کے سونے اور بعد اسکے باتین کرنیکو مکروہ جانتے تھے۔ اور اس باب مین روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن مسعود اور انس سے رضی اللہ عنہم۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی برزہ کی حسن صحیح ہی۔ اکثر اہل علم نے قبل نماز عشا کے سونیکو مکروہ جانا ہی اور بعض نے اسمین رخصت دی ہی۔ اور کہا عبداللہ بن مبارک نے اکثر حدیثین کراہت پر ہین۔ اور بعض نے قبل نماز عشا کے رمضان مین سونے کی رخصت دی ہی **باب** بعد عشا کے باتین کرنیکی رخصت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عمر بن الخطاب سے کہ کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسلمانون کے کسی کام کی بابت بعد عشا کے باتین کرتے تھے اور مین آپ اور ابو بکر کے ساتھ تھا۔ اور اس باب مین روایت ہی عبداللہ بن عمرو اور اوس بن حذیفہ اور عمران بن حصین سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمر کی حسن ہی۔ اور روایت کیا ہی اس حدیث کو حسن بن عبیداللہ نے ابراہیم سے اُس نے علقمہ سے اُسنے ایک مرد جعفی سے اُسکو قیس یا ابن قیس کہا جاتا تھا اُس نے عمر سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قصہ طویل مین اور اہل علم نے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین سے بعد عشا کے باتین کرنے مین اختلاف کیا ہی۔ پس ایک قوم نے ان مین سے بعد نماز عشا کے باتین کرنے کو مکروہ جانا ہی۔ اور بعض نے اسمین رخصت دی ہی بشرطیکہ علم کی باتین ہون یا ضروری حاجات کی۔ اور اکثر حدیثین رخصت پر ہین۔ اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہین جائز باتین بعد عشا کے مگر واسطے نمازی اور مسافر کے **باب**

اول وقت مین نماز کی فضیلت کا بیان

ؔ پہلے باب مین مؤلف نے دو مسئلونکا ذکر کیا ہی۔ ایک یہ کہ قبل نماز عشاء کے سونا مکروہ ہی۔ دوسرا یہ کہ بعد نماز عشا کے باتین کرنی مکروہ ہین اور چونکہ یہ مسئلہ مقید تھا اور حدیث سے مطلق معلوم ہوتا تھا اسلیئے مؤلف نے دوسرا باب اس مسئلہ کے بیان کرنیکے واسطے منعقد کیا ہی کہ بعد عشا کے فلان فلان بات کرنی یا فلان فلان شخص کو بات کرنی جائز ہی مگر مؤلف نے ترجمہ کے پہلے جزو کے مقید کرنیکے واسطے کوئی دلیل بیان نہین کی بخاری نے اُسکے واسطے باب النوم قبل العشا لمن غلب منعقد کیا ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ کراہت اُس شخص کے واسطے ہی جو اختیار سے سوئے اور جو بلا اختیار بسبب غلبۂ نیند کے سوئے اُس کے لئے مکروہ نہین ١٢

حدثنا ابو عمار الحسین بن حریث نا الفضل بن موسیٰ عن عبداللہ بن عمر العمری عن القاسم بن غنام عن عمتہ ام فروۃ وکانت ممن بایع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال افضل قال الصلوٰۃ لاول وقتہا **حدثنا** احمد بن منیع نا یعقوب بن الولید المدنی عن عبداللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوقت الاول من الصلوٰۃ رضوان اللہ والوقت الاخر عفو اللہ وفی الباب عن علی وابن عمر وعائشۃ وابن مسعود **حدثنا** قتیبۃ نا عبداللہ بن وہب عن سعید بن عبداللہ الجہنی عن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب عن ابیہ عن علی بن ابی طالب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا علی ثلث لا تؤخرہا الصلوٰۃ اذا اتت والجنازۃ اذا حضرت والایم اذا وجدت لہا کفوا **قال** ابو عیسیٰ حدیث ام فروۃ لا یروی الا من حدیث عبداللہ بن عمر العمری ولیس ہو بالقوی عند اہل الحدیث واضطربوا فی ہذا الحدیث **حدثنا** قتیبۃ نا مروان بن معاویۃ الفزاری عن ابی یعفور عن الولید بن العیزار عن ابی عمرو الشیبانی ان رجلا قال لابن مسعود ای العمل افضل قال سئلت عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الصلوٰۃ علی مواقیتہا قلت وماذا یا رسول اللہ قال وبر الوالدین قلت وماذا قال الجہاد فی سبیل اللہ **قال** ابو عیسیٰ وہذا حدیث حسن صحیح وقد روی المسعودی وشعبۃ والشیبانی وغیر واحد عن الولید بن العیزار ہذا الحدیث **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن خالد بن یزید عن سعید بن ابی ہلال عن اسحاق بن عمر عن عائشۃ قالت ما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ لوقتہا الاخر مرتین حتی قبضہ اللہ **قال** ابو عیسیٰ ہذا حدیث غریب ولیس اسنادہ بمتصل قال الشافعی والوقت الاول من الصلوٰۃ افضل ومما یدل علی فضل اول الوقت علی اخرہ اختیار النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر فلم یکونوا یختارون الا ما ہو افضل ولم یکونوا یدعون الفضل وکانوا یصلون فی اول الوقت حدثنا بذلک ابو الولید المکی عن الشافعی **باب** ما جاء فی السہو عن وقت صلوٰۃ العصر **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الذی تفوتہ صلوٰۃ العصر فکانما وتر اہلہ ومالہ

حدیث کی ہم سے ابو عمار حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہم سے فضل بن موسیٰ نے عبداللہ بن عمر عمری سے اُنہوں نے قاسم بن غنام سے اُنہوں نے اپنی پھوپھی ام فروہ سے اور یہ اُن شخصوں سے تھی جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیعت کی تھی کہا اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کہ کونسا عمل افضل ہے فرمایا آپ نے اول وقت میں نماز پڑھنی **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے یعقوب بن ولید مدنی نے عبداللہ بن عمر سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول وقت نماز کا اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے اور پچھلا وقت معافی اللہ کی اور اس باب میں روایت ہے علی اور ابن عمر اور عائشہ اور ابن مسعود سے رضی اللہ عنہم **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن وہب نے سعید بن عبداللہ جہنی سے اُنہوں نے محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے علی بن ابی طالب سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے کہا اے علی تین چیزوں کو مؤخر نہ کرنا نماز جب پہونچ جائے اور جنازہ جب حاضر ہو جائے۔ اور بیوہ جب اُسکے لئے تجھے کفو ملے **کہا** ابو عیسیٰ نے ام فروہ کی حدیث کو سوائے عبداللہ بن عمر عمری کے اور کسی نے روایت نہیں کیا۔ اور یہ شخص اہل حدیث کے نزدیک قوی نہیں اور محدث اس حدیث میں مضطرب ہوئے ہیں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے مروان بن معاویہ فزاری نے ابی یعفور سے اُنہوں نے ولید بن عیزار سے اُنہوں نے ابی عمرو شیبانی سے یہ کہ ایک مرد نے ابن مسعود سے کہا کہ کونسا عمل افضل ہے کہا اُنہوں نے میں نے بھی اسکی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا فرمایا آپ نے نماز اُسکے وقت میں پڑھنی میں نے کہا اور کیا یا رسول اللہ فرمایا آپ نے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنی میں نے کہا اور کیا فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا **کہا** ابو عیسیٰ نے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ہے مسعودی اور شعبہ اور شیبانی اور کئی اور لوگوں نے ولید بن عیزار سے اس حدیث کو **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے خالد بن یزید سے اُنہوں نے سعید بن ابی ہلال سے اُنہوں نے اسحٰق بن عمر سے اُنہوں نے عائشہ سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز آخر وقت میں دو مرتبہ نہیں پڑھی تا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قبض کر لیا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد متصل نہیں کہا امام شافعی نے اول وقت نماز کا افضل ہے اور وہ چیز کہ دلالت کرتی ہے کہ اول وقت کی آخر وقت پر فضیلت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا (اسو قت کو) اختیار کرنا ہے یہ نہیں پسند رکھتے تھے مگر جو کہ افضل ہو اور نہیں چھوڑتے تھے فضیلت کو اور اول وقت میں نماز پڑھتے تھے حدیث کی ہم سے ساتھ اسکے ابو الولید مکی نے شافعی سے **باب** بیان میں سہو کے نماز عصر کے وقت سے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے وہ شخص کہ جسکی نماز عصر کی فوت ہو جائے تو گویا اُسکے اہل و مال ہلاک ہو گئے[1]

[1] اسلئے کہ عموماً اعتبار مزدوری کا کام کے ختم پر ہوتا ہے اور جب مزدور نے آخر کام کا بگاڑ دیا تو مالک خواہ مخواہ اسپر رنجیدہ ہوتا ہے۔ اور اُسکی مزدوری کا کچھ خیال نہیں کرتا اسیطرح سے نماز عصر کی ہے اسدن کے آخر کا کام یہی ہے اگر اُسنے اس نماز کو ترک کر دیا تو گویا اُسنے اپنے تمام روز کی مزدوری ضائع کر دی ۱۲

وفی الباب عن بریدۃ ونوفل بن معٰویۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وقد رواہ الزہری ایضا عن سالم عن ابیہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء فی تعجیل الصلوٰۃ اذا اخرھا الامام **حدثنا** محمد بن موسی البصری نا جعفر بن سلیمٰن الضبعی عن
ابی عمران الجونی عن عبد اللہ بن الصامت عن ابی ذر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ذر امراء یکونون بعدی یمیتون الصلوٰۃ فصل الصلوٰۃ
لوقتھا فان صلیت لوقتھا کانت لک نافلۃ والا کنت قد احرزت صلوٰتک وفی الباب عن عبد اللہ بن مسعود وعبادۃ بن الصامت **قال**
ابو عیسیٰ حدیث ابی ذر حدیث حسن وھو قول غیر واحد من اھل العلم یستحبون ان یصلی الرجل الصلوٰۃ لمیقاتھا اذا اخرھا الامام
ثم یصلی مع الامام والصلوٰۃ الاولی ھی المکتوبۃ عند اکثر اھل العلم وابو عمران الجونی اسمہ عبد الملک بن حبیب **باب** ماجاء
فی النوم عن الصلوٰۃ **حدثنا** قتیبۃ نا حماد بن زید عن ثابت البنانی عن عبد اللہ بن رباح الانصاری عن ابی قتادۃ قال ذکروا
للنبی صلی اللہ علیہ وسلم نومھم عن الصلوٰۃ فقال انہ لیس فی النوم تفریط انما التفریط فی الیقظۃ فاذا نسی احدکم صلوٰۃ او نام عنھا فلیصلھا
اذا ذکرھا وفی الباب عن ابن مسعود وابی مریم وعمران بن حصین وجبیر بن مطعم وابی جحیفۃ وعمرو بن امیۃ الضمری وذی مخبر وھو
ابن اخ النجاشی **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی قتادۃ حدیث حسن صحیح وقد اختلف اھل العلم فی الرجل ینام عن الصلوٰۃ او ینساھا
فیستیقظ او یذکر وھو فی غیر وقت الصلوٰۃ عند طلوع الشمس او عند غروبھا فقال بعضھم یصلیھا اذا استیقظ وذکر وان کان
عند طلوع الشمس وعند غروبھا وھو قول احمد واسحاق والشافعی ومالک وقال بعضھم لا یصلی حتی تطلع الشمس وتغرب **باب** ماجاء
فی الرجل ینسی الصلوٰۃ **حدثنا** قتیبۃ وبشر بن معاذ قالا نا ابو عوانۃ عن قتادۃ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسی صلوٰۃ
فلیصلھا اذا ذکرھا وفی الباب عن سمرۃ وابی قتادۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث حسن صحیح ویروی عن علی بن ابی طالب انہ قال فی الرجل ینسی الصلوٰۃ یصلیھا متی
ذکرھا فی وقت او فی غیر وقت وھو قول احمد واسحاق ویروی عن ابی بکرۃ انہ نام عن صلوٰۃ العصر فاستیقظ عند غروب الشمس فلم یصل حتی غربت الشمس

اور اس باب میں روایت ہے بریدہ اور نوفل بن معاویہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور نیز روایت کیا اسکو زہری نے سالم سے
اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** نماز کے جلدی پڑھنے کے بیان میں جب اسکو امام مؤخر کرے **حدیث** کی ہمسے محمد بن موسیٰ بصری
نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان ضبعی نے ابی عمران جونی سے اُسنے عبد اللہ بن صامت سے اُسنے ابی ذر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اے ابو ذر میرے پیچھے امیر ہونگے جو نماز میں تاخیر کرینگے۔ سو تو نماز کو اُسکے وقت میں پڑھ اگر نماز اپنے وقت میں پڑھی گئی تو تیرے لئے نفل ہوگی ورنہ
تونے اپنی نماز کو جمع کر لیا اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن مسعود اور عبادہ بن صامت سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ذر کی حسن ہے اور یہ قول ہے کئی ایک اہل علم
کا یہ لوگ مستحب جانتے ہیں کہ مرد نماز کو اُسکے وقت میں پڑھے جب امام اسکو مؤخر کردے پھر امام کیساتھ پڑھ لے اور پہلی نماز اکثر اہل علم کے نزدیک فرض ہوگی
اور ابو عمران جونی کا نام عبد الملک بن حبیب ہے **باب** نماز سے سونے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ثابت
بنانی سے اُسنے عبد اللہ بن رباح انصاری سے اُسنے ابی قتادہ سے کہا اُسنے لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نماز سے سو رہنے کا ذکر کیا سو فرمایا آپنے
نیند میں نقصان نہیں ہے نقصان تو جاگنے میں ہے سو جب کوئی شخص تم میں سے نماز کو بھول جائے یا اُس سے سو رہے تو چاہئے کہ نماز پڑھے جب اسکو
یاد کرے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ابی مریم اور عمران بن حصین اور جبیر بن مطعم اور ابی جحیفہ اور عمرو بن امیہ ضمری اور ذی مخبر سے
اور یہ نجاشی کا بھتیجا ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور حدیث ابی قتادہ کی حسن صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے لوگوں نے اس مرد سے جو نماز میں سو رہے یا اسکو بھول
جائے پس جاگے یا یاد کرے غیر وقت نماز میں آفتاب چڑھنے کے وقت یا اُسکے ڈوبنے کے وقت سو بعض نے کہا ہے پڑھ لے جب جاگے۔ اور
ذکر کیا اُسنے اگرچہ آفتاب کے چڑھنے کا وقت ہو یا ڈوبنے کا۔ اور یہ قول ہے امام احمد اور اسحاق اور شافعی اور مالک کا۔ اور کہا بعض نے
نہ نماز پڑھے تا کہ آفتاب چڑھے یا غروب ہوے **باب** اس مرد کے بیان میں جو نماز کو بھول جائے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اور بشر بن معاذ
نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز کو بھول گیا تو چاہئے
کہ اسکو پڑھے جب اسکو یاد کرے اور اس باب میں روایت ہے سمرہ اور ابی قتادہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے
علی بن ابی طالب سے کہ کہا اُسنے اُس مرد کے حق میں جو نماز کو بھول جائے چاہئے کہ پڑھے اُسکو جب اُسکو یاد کرے وقت میں یا غیر وقت میں۔ اور یہ قول ہے امام
احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے ابی بکرہ سے کہ وہ عصر کی نماز سے سو رہا اور آفتاب کے ڈوبنے کے وقت بیدار ہوا سو اُسنے نماز نہ پڑھی حتی کہ آفتاب غروب ہوگیا

وقد ذهب قوم من اهل الكوفة الى هٰذا واما اصحابنا فذهبوا الى قول على بن ابى طالب **باب** ما جاء فى الرجل تفوته الصلوات بايتهن يبدأ

حدثنا هناد نا هشيم عن ابى الزبير عن نافع بن جبير بن مطعم عن ابى عبيدة بن عبد الله بن مسعود قال قال عبد الله ان المشركين شغلوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اربع صلوات يوم الخندق حتى ذهب من الليل ما شاء الله فامر بلالا فاذن ثم اقام فصلى الظهر ثم اقام فصلى العصر ثم اقام فصلى المغرب ثم اقام فصلى العشاء وفى الباب عن ابى سعيد وجابر **قال** ابو عيسىٰ حديث عبد الله ليس باسناده باس الا ان ابا عبيدة لم يسمع من عبد الله وهو الذى اختاره بعض اهل العلم فى الفوائت ان يقيم الرجل لكل صلوة اذا قضاها وان لم يقم اجزأه وهو قول الشافعى **حدثنا** محمد بن بشار نا معاذ بن هشام قال حدثنى ابى عن يحيى بن ابى كثير نا ابو سلمة بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد الله ان عمر بن الخطاب قال يوم الخندق وجعل يسب كفار قريش قال يا رسول الله ما كدت اصلى العصر حتى تغرب الشمس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله ان صليتها قال فنزلنا بطحان فتوضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم وتوضأنا فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العصر بعد ما غربت الشمس ثم صلى بعدها المغرب هٰذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فى الصلوة الوسطى انها العصر **حدثنا** هناد نا عبدة عن سعيد عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال فى الصلوة الوسطى صلوة العصر **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد الطيالسى وابو النضر عن محمد بن طلحة بن مصرف عن زبيد بن مرة الهمدانى عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الوسطى صلوة العصر **قال** ابو عيسىٰ هٰذا حديث صحيح وفى الباب عن على وعائشة وحفصة وابى هريرة وابى هاشم بن عتبة **قال** ابو عيسىٰ قال محمد قال على بن عبد الله حديث الحسن عن سمرة حديث حسن وقد سمع منه **وقال** ابو عيسىٰ حديث سمرة فى صلوة الوسطى حديث حسن وهو قول اكثر العلماء من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم وغيرهم

اور ایک قوم اہل کوفہ سے اسی طرف گئی ہے۔ اور ہمارے اصحاب تو قول علی بن ابی طالب کیطرف گئے ہیں **باب** اس شخص کے بیان میں کہ جسکی چند نمازیں فوت ہو جائیں تو کس سے شروع کرے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے ابی الزبیر سے اُسنے نافع بن جبیر بن مطعم سے اُس نے ابی عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود سے کہا اُسنے کہا عبداللہ نے مشرکوں نے خندق کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار نمازوں سے شغل میں رکھا تاکہ رات کا کچھ حصہ جسقدر اللہ نے چاہا گذر گیا پھر آپ نے بلال کو حکم دیا تو اُسنے اذان دی پھر تکبیر کہی سو آپنے ظہر کی نماز پڑھی پھر اُسنے تکبیر کہی تو آپ نے عصر کی نماز پڑھی پھر اُسنے تکبیر کہی تو آپ نے مغرب کی نماز پڑھی پھر اُسنے تکبیر کہی تو آپنے عشا کی نماز پڑھی اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور جابر سے کہا ابو عیسیٰ نے عبداللہ کی حدیث کی سند میں کچھ خوف نہیں مگر یہ کہ ابا عبیدہ نے عبداللہ سے نہیں سنا ہے اور اسی کو بعض اہل علم نے نمازوں فوت شدہ کے حق میں اختیار کیا ہے کہ آدمی ہر ایک نماز کے لیے تکبیر کہے جب اسکو قضا کرے۔ اور اگر تکبیر نہ کہے تو بھی کافی ہے اور یہ قول ہے امام شافعی کا **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا حدیث کی ہمسے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے جابر بن عبداللہ سے کہ عمر بن الخطابؓ نے خندق کے دن کہا اور کفار قریش کو گالیاں دینی شروع کیں کہا اُسنے یا رسول اللہ میں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی تاکہ آفتاب غروب ہو گیا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی میں نے بھی اسکو نہیں پڑھا کہا راوی نے پس ہم بطحان نام مقام میں اترے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور ہمنے بھی وضو کیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد غروب ہونے آفتاب کے عصر کی نماز پڑھی پھر بعد اسکے مغرب کی نماز پڑھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ صلوٰۃ وسطیٰ عصر ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ بن جندب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا آپنے صلوٰۃ وسطیٰ کے حق میں کہ وہ عصر کی نماز ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی اور ابو النضر نے محمد بن طلحہ بن مصرف سے اُسنے زبید بن مرہ ہمدانی سے اُسنے عبداللہ بن مسعود سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ وسطیٰ نماز عصر کی ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور عائشہ اور حفصہ اور ابی ہریرہ اور ابی ہاشم بن عتبہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے کہا محمد نے کہ کہا علی بن عبداللہ نے حدیث حسن رضی کی جو سمرہ سے ہے حسن ہے اور حسن کا سمرہ سے سماع ہے اور کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سمرہ کی جو صلوٰۃ وسطیٰ کے حق میں ہے حسن ہے اور یہ قول ہے اکثر علماء کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے

ف اس حدیث سے دلیل پکڑی کہ فوتی نمازوں میں ترتیب واجب ہے درست نہیں کیونکہ افعال آنحضرت کے وجوب پر دلالت نہیں کرتے ہاں اگر اس حدیث صلوا کما رأیتمونی اصلی کے عموم سے دلیل پکڑی جاوے تو ممکن ہے جیسا کہ شافعیہ نے بعض اشیاء میں سوائے اس مسئلہ کے اس حدیث کا اس طور سے اعتبار کیا ہے اور ایسا ہی حنفیہ نے بھی اعتبار کیا ہے

وقال زید بن ثابت وعائشۃ صلوٰۃ الوسطیٰ صلوٰۃ الظہر وقال ابن عباس وابن عمر صلوٰۃ الوسطیٰ صلوٰۃ الصبح **حدثنا** ابوموسیٰ محمد بن المثنی نا قریش بن انس عن حبیب بن الشہید قال قال لی محمد بن سیرین سل الحسن ممن سمع حدیث العقیقۃ فسألتہ قال سمعت من سمرۃ بن جندب **قال** ابوعیسیٰ واخبرنی محمد بن اسمٰعیل عن علی بن عبد اللہ عن قریش بن انس ھٰذا الحدیث **قال** محمد قال علی وسماع الحسن من سمرۃ صحیح واحتج بھٰذا الحدیث **باب** ماجاء فی کراھیۃ الصلوٰۃ بعد العصر وبعد الفجر **حدثنا** احمد بن منیع نا ھشیم اخبرنا منصور وھو ابن زاذان عن قتادۃ انا ابوالعالیۃ عن ابن عباس قال سمعت غیر واحد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منہم عمر بن الخطاب وکان من احبہم الیّ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الصلوٰۃ بعد الفجر حتی تطلع الشمس وعن الصلوٰۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس وفی الباب عن علی وابن مسعود وابی سعید وعقبۃ بن عامر وابی ھریرۃ وابن عمر وسمرۃ بن جندب وسلمۃ بن الاکوع وزید بن ثابت وعبد اللہ بن عمرو ومعاذ بن عفراء والصنابحی ولم یسمع من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعائشۃ وکعب بن مرۃ وابی امامۃ وعمرو بن عبسۃ ویعلی بن امیۃ ومعٰویۃ **قال** ابوعیسیٰ حدیث ابن عباس عن عمر حدیث حسن صحیح وھو قول اکثر الفقہاء من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم انھم کرھوا الصلوٰۃ بعد صلوٰۃ الصبح حتی تطلع الشمس وبعد العصر حتی تغرب الشمس واما الصلوٰت الفوائت فلا بأس ان تقضی بعد العصر وبعد الصبح قال علی بن المدینی قال یحیی بن سعید قال شعبۃ لم یسمع قتادۃ من ابی العالیۃ الا ثلثۃ اشیاء حدیث عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الصلوٰۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس وبعد الصبح حتی تطلع الشمس وحدیث ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینبغی لاحد ان یقول انا خیر من یونس بن متی وحدیث علی القضاۃ ثلثۃ **باب** ماجاء فی الصلوٰۃ بعد العصر **حدثنا** قتیبۃ نا جریر عن عطاء بن السائب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال انما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرکعتین بعد العصر لانہ اتاہ مال فشغلہ عن الرکعتین بعد الظہر فصلہما بعد العصر ثم لم یعد لہما

کہا زید بن ثابت اور عائشہ نے صلوٰۃ وسطیٰ ظہر کی نماز ہے اور کہا ابن عباس اور ابن عمر نے صلوٰۃ وسطیٰ صبح کی نماز ہے **حدیث** کی ہمسے ابوموسیٰ یعنے محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے قریش بن انس نے حبیب بن شہید سے کہا اُسنے کہا مجھے محمد بن سیرین نے کہ تو حسن سے سوال کر کہ کس سے اُسنے حدیث عقیقہ کی سُنی ہے سو مین نے اُس سے سوال کیا کہا اُس نے سُنا مین نے سمرہ بن جندب سے کہا ابوعیسیٰ نے اور خبر دی مجھے محمد بن اسمٰعیل نے علی بن عبد اللہ سے اُسنے قریش بن انس سے اس حدیث کی کہا محمد نے کہ کہا علی نے اور سماع حسن کا سمرہ سے صحیح ہے اور اس حدیث سے اُس نے استدلال کیا ہے **باب** اس بیان مین کہ بعد عصر اور فجر کے نماز پڑھنی مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو منصور نے اور وہ ابن زاذان ہے اُسنے قتادہ سے کہا خبر دی ہمکو ابوالعالیہ نے ابن عباس سے کہا اُسنے مین نے کئی ایک صحابہ سے سُنا ہے اُن مین سے عمر بن الخطاب ہے اور یہ میرے نزدیک اوروں سے زیادہ پسند ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد فجر کے نماز پڑھنے سے منع کیا ہے تاکہ آفتاب چڑھے۔ اور بعد عصر کے نماز پڑھنے سے بھی تاکہ غروب ہووے۔ اور اس باب مین روایت ہے علی اور ابن مسعود اور ابی سعید اور عقبہ بن عامر اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور سمرہ بن جندب اور سلمہ بن اکوع اور زید بن ثابت اور عبد اللہ بن عمرو اور معاذ بن عفراء اور صنابحی نے اور اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا نہین ہے اور عائشہ اور کعب بن مرہ اور ابی امامہ اور عمرو بن عبسہ اور یعلی بن امیہ اور معاویہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی جو عمر سے مروی ہے حسن صحیح ہے اور یہ قول ہے اکثر فقہاء نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور من بعدہم سے کہ انھون نے بعد نماز صبح کے نماز پڑھنے کو مکروہ جانا ہے تاکہ آفتاب چڑھے اور بعد عصر کے تاکہ آفتاب غروب ہووے اور بہرحال فوتی نمازین تو اُنکے قضا کرنے مین بعد عصر اور صبح کے کچھ خوف نہین۔ کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے کہ کہا شعبہ نے قتادہ نے ابی العالیہ سے سُنا نہین مگر تین چیزین ایک حدیث عمر کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد نماز عصر کے نماز پڑھنے سے منع کیا ہے تاکہ آفتاب غروب ہووے اور بعد صبح کے تاکہ آفتاب چڑھے دوسری حدیث ابن عباس کی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے فرمایا آپ نے کسی کو یہ کہنا لائق نہین کہ مین یونس بن متی سے بہتر ہون۔ تیسری حدیث علی کی کہ قاضی تین قسم ہین **باب** بعد عصر کی نماز کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے عطاء بن سائب سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد عصر کے دو رکعتین اس لیے پڑھی ہین کہ آپکے پاس مال آیا پس اُسنے آپ کو دو رکعتون سے جو بعد ظہر کے ہین شغل مین رکھا تو آپنے انکو بعد عصر کے پڑھا۔ پھر آپ نے اُن دونون کا اعادہ نہین کیا

ا؎ غرض ترمذی کی اس حدیث سے آخر باب تک یہ ہے کہ سماع حسن کا سمرہ بن جندب سے ثابت ہے ١٢ ٢؎ یعنی بعد نماز صبح اور عصر کے نفل پڑھنی مکروہ ہے ١٢

وفی الباب عن عائشۃ وام سلمۃ ومیمونۃ وابی موسی **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عباس حدیث حسن وقد روی غیر واحد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی بعد العصر رکعتین وھذا خلاف ما روی عنہ انہ نھی عن الصلوۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس وحدیث ابن عباس اصح حیث قال لم یعد لھما وقد روی عن زید بن ثابت نحو حدیث ابن عباس وقد روی عن عائشۃ فی ھذا الباب روایات روی عنھا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما دخل علیھا بعد العصر الا صلی رکعتین وروی عنھا عن ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی عن الصلوۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس وبعد الصبح حتی تطلع الشمس والذی اجتمع علیہ اکثر اھل العلم علی کراھیۃ الصلوۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس وبعد الصبح حتی تطلع الشمس الا ما استثنی من ذلک مثل الصلوۃ بمکۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس وبعد الصبح حتی تطلع الشمس بعد الطواف فقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخصۃ فی ذلک وقد قال بہ قوم من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم وبہ یقول الشافعی واحمد واسحاق وقد کرہ قوم من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم الصلوۃ بمکۃ ایضا بعد العصر وبعد الصبح وبہ یقول سفیان الثوری ومالک بن انس وبعض اھل الکوفۃ **باب** ما جاء فی الصلوۃ قبل المغرب

حدثنا ھناد نا وکیع عن کھمس بن الحسین عن عبد اللہ بن بریدۃ عن عبد اللہ بن مغفل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بین کل اذانین صلوۃ لمن شاء وفی الباب عن عبد اللہ بن الزبیر **قال** ابو عیسیٰ حدیث عبد اللہ بن مغفل حدیث حسن صحیح وقد اختلف اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوۃ قبل المغرب فلم یر بعضھم الصلوۃ قبل المغرب وقد روی عن غیر واحد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھم کانوا یصلون قبل صلوۃ المغرب رکعتین بین الاذان والاقامۃ وقال احمد واسحاق ان صلاھما فحسن وھذا عندھما علی الاستحباب **باب** ما جاء فیمن ادرک رکعۃ من العصر قبل ان تغرب الشمس

اور اس باب میں روایت ہی عائشہ اور ام سلمہ اور میمونہ اور ابی موسیٰ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہی اور کئی لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے بعد عصر کے دو رکعتین پڑھی ہین اور یہ مخالف ہی اُس روایت کے جو آپ سے مروی ہی کہ آپ نے بعد عصر کے نماز پڑھنے سے منع کیا ہی تاکہ آفتاب غروب ہوئے اور حدیث ابن عباس کی زیادہ صحیح ہی اس لئے کہ اُسنے کہا ہی کہ آپ نے پھر ان دونوں کا اعادہ نہین کیا اور نیز زید بن ثابت سے مثل حدیث ابن عباس کے مروی ہی اور حضرت عائشہ سے اس باب مین کئی روایتین مروی ہین۔ اُنھیں سے مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بعد عصر کے میرے پاس نہین آئے مگر کہ دو رکعتین پڑھی ہین اور مروی ہی اُس سے اُنھے ام سلمہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے بعد عصر کے نماز پڑھنے سے منع کیا ہی تاکہ آفتاب غروب ہوئے اور بعد صبح کے تاکہ آفتاب چڑھے اور جسپر اکثر اہل علم جمع ہین وہ یہ ہی کہ بعد عصر کے نماز پڑھنی مکروہ ہی تاکہ آفتاب غروب ہوئے اور بعد صبح کے تاکہ آفتاب چڑھے مگر وہ جو اس سے مستثنےٰ ہی مثل نماز کے مکہ مین بعد عصر کے تاکہ آفتاب غروب ہو اور بعد صبح کے تاکہ آفتاب چڑھے بعد طواف[1] کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین رخصت مروی ہی اور کہا ہی ساتھ اسکے ایک قوم نے اہل علم صحابہ اور من بعدہم سے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہی امام شافعی اور احمد اور اسحاق۔ اور ایک قوم نے اہل علم صحابہ اور من بعدہم سے مکہ مین بھی بعد عصر اور صبح کے نماز پڑھنے کو مکروہ جانا ہی۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہی سفیان ثوری اور مالک بن انس اور بعض اہل کوفہ **باب** قبل مغرب کے نماز کے بیان مین۔

حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہمس بن حسین سے اُس نے عبد اللہ بن بریدہ سے اُسنے عبد اللہ بن مغفل سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے درمیان ہر دو اذانوں[2] کے نماز ہی جسکی مرضی ہو اور اس باب مین عبد اللہ بن زبیر سے بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن مغفل کی حسن صحیح ہی۔ اور مختلف ہوئے ہین آپس مین اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نماز مین جو قبل مغرب کے ہی سو بعض انہین سے قبل مغرب کے نماز پڑھنے کو نہین جائز رکھتے اور کئی ایک صحابہ سے مروی ہی کہ وہ قبل نماز مغرب کے دو رکعتین درمیان اذان اور تکبیر کے پڑھتے تھے۔ اور کہا احمد اور اسحاق نے اگر کوئی انکو پڑھے تو بہتر ہی۔ اور یہ نماز انکے نزدیک استحباب پر محمول ہی **باب** اُس شخص کے بیان مین جس نے عصر کی نماز سے قبل غروب آفتاب کے ایک رکعت پائی۔

[1] کیونکہ آنحضرت سے مروی ہی کہ آپ نے مکے والوں کو فرمایا کہ کسی کو اس گھر کے طواف کرنے سے منع نکرو اور اس سے بھی منع نکرو کہ دن اور رات مین سے جس گھڑی وہ چاہے نماز پڑھے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک حکم مکہ وغیرہ مین کسیطرح کا کچھ فرق نہین ہی ۱۲ [2] دو اذان سے مراد ایک اذان دوسری تکبیر ہی آنحضرت نے فرمایا ہی کہ ہر ایک اذان اور تکبیر کے درمیان دو رکعت نماز نفلی ہی جسکی مرضی چاہے پڑھے اور کہا امام ابو حنیفہ اور بعض مالکیہ نے قبل مغرب کے نفل پڑھنی مکروہ ہین دلیل انکی یہ ہی کہ چاروں خلیفہ نہین پڑھتے تھے اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ حکم منسوخ ہی جواب اسکا یہ ہی کہ راوی اس حدیث کا محمد بن نصر وغیرہ ابراہیم نخعی سے ہی۔ اور یہ روایت منقطع ہی اگر صحت اسکی تسلیم کر لیجائے تو بھی اس سے نسخ یا کراہت ثابت نہین ہوتی کیونکہ بخاری مین ابواب التطوع مین لکھا ہی۔ کہ عقبہ بن عامر سے کسی نے قبل نماز مغرب کے دو رکعتوں کی بابت سوال کیا اُس نے جواب دیا کہ ہم آنحضرت کے زمانہ مین تو پڑھا کرتے تھے پھر سائل نے کہا اب تم کیوں نہین پڑھتے کہا اُسنے اب شغل کا ہونا مانع ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ خلفاء اربعہ کو شغل ہی مانع ہوتا ہوگا اور محمد بن نصر وغیرہ سے مروی ہی کہ عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور ابی بن کعب اور ابی الدرداء اور ابی موسیٰ وغیرہ ان دو رکعتوں پر مواظبت کیا کرتے تھے ۱۲

حدثنا الانصاری نا معن نا مالك بن انس عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن بسر بن سعید وعن الاعرج یحدثونہ
عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من ادرك من الصبح رکعة قبل ان تطلع الشمس فقد ادرك الصبح ومن ادرك
من العصر رکعة قبل ان تغرب الشمس فقد ادرك العصر وفی الباب عن عائشة **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی هریرة حدیث حسن
صحیح وبه یقول اصحابنا والشافعی واحمد واسحاق ومعنی هذا الحدیث عندهم لصاحب العذر مثل الرجل ینام عن الصلوة او
ینساها فیستیقظ ویذکر عند طلوع الشمس وعند غروبها **باب** ماجاء فی الجمع بین الصلوتین **حدثنا** هناد نا
ابو معویة عن الاعمش عن حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال جمع رسول الله صلی الله علیه وسلم
بین الظهر والعصر وبین المغرب والعشاء بالمدینة من غیر خوف ولا مطر قال فقیل لابن عباس ما اراد بذلك قال اراد
ان لا تحرج امته وفی الباب عن ابی هریرة **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عباس قد روی عنه من غیر وجه رواه جابر بن زید
وسعید بن جبیر وعبد الله بن شقیق العقیلی وقد روی عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم غیر هذا **حدثنا** ابو سلمة یحییٰ
بن خلف البصری نا المعتمر بن سلیمن عن ابیه عن حنش عن عکرمة عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من جمع بین الصلوتین
من غیر عذر فقد اتی بابا من ابواب الکبائر **قال** ابو عیسیٰ وحنش هذا هو ابو علی الرحبی وهو حنش بن قیس وهو ضعیف
عند اهل الحدیث ضعفه احمد وغیره والعمل علی هذا عند اهل العلم ان لا یجمع بین الصلوتین الا فی السفر او بعرفة۔

حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے زید بن اسلم سے اُنہنے عطا بن یسار اور بسر بن سعید اور اعرج
سے حدیث کرتے تھے اُسکو ابی ہریرہ سے اُنہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس نے ایک رکعت نماز صبح سے قبل طلوع آفتاب کے پائی تو اُسنے صبح کی نماز
پائی اور جس نے ایک رکعت نماز عصر سے قبل غروب آفتاب کے پائی تو اُسنے عصر کی نماز پائی اور اسمیں عائشہ رض سے بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ
کی حدیث حسن صحیح ہی اور ساتھ اسی کے کہا ہی ہمارے اصحاب نے یعنی شافعی اور احمد اور اسحاق نے اور معنی اس حدیث کے اُنکے نزدیک یہ ہین کہ یہ حدیث صاحب عذر
کیواسطے ہی مثل اس مرد کے جو نماز سے سو رہے یا اُسکو بھول جائے پس جاگے یا یاد کرے وقت طلوع آفتاب کے اور وقت اُسکے غروب کے **باب** دو نمازون کے
جمع کرنیکے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُنہنے حبیب بن ابی ثابت سے اُنہنے سعید بن جبیر سے اُنہنے ابن عباس
سے کہا اُنہنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ مین سوائے خوف اور مینہہ کے ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو جمع کیا کہا راوی نے سو ابن عباس سے
کہا گیا کہ آنحضرت کا اس سے کیا ارادہ تھا کہا اُسنے یہ کہ آپکی امت تنگی مین نہ پڑے اور اس باب مین ابی ہریرہ سے بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث
ابن عباس کی اس سے اور کئی وجہ سے بھی مروی ہی روایت کیا اسکو جابر بن زید اور سعید بن جبیر اور عبد اللہ بن شقیق عقیلی نے اور سوائے اس وجہ کے اور طرق
سے بھی بواسطہ ابن عباس کے آنحضرت سے مروی ہی **حدیث** کی ہمسے ابو سلمہ یحییٰ بن خلف بصری نے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے اپنے باپ سے
اُنہنے حنش سے اُنہنے عکرمہ سے اُنہنے ابن عباس سے اُنہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جس شخص نے سوائے عذر کے دو نمازون کو جمع کیا تو اُسنے کبیرہ
گناہون کے دروازون سے ایک دروازہ کھولا کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ حنش ابو علی رحبی ہی اور یہ حنش بن قیس ہی۔ اور یہ اہل حدیث کے نزدیک ضعیف ہی
امام احمد وغیرہ نے اسکو ضعیف کیا ہی اور عمل اہل علم کے نزدیک اسپر ہی کہ درمیان دو نمازونکے سوائے سفر یا عرفہ کے جمع نہ کیا جاوے

ف قولہ معنی حدیث کے آخر یعنی کہا امام شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہ یہ حدیث صاحب عذر پر محمول ہی یعنی جو شخص سو رہے یا بھول جائے تو جب جاگے یا یاد کرے تو پڑھ لے یہ نہین کہ بلا عذر بیٹھکر
ایسے وقت کا انتظار کرتا ہے۔ ایسی تو نماز منافقونکی ہی جیسا کہ پیچھے گذر چکا ہی کہا امام ابو حنیفہ نے صبح کی نماز تو آفتاب کے چڑھنے سے باطل ہو جاتی ہی کیونکہ وقت کراہت کا ہی اور عصر کی نماز
غروب آفتاب سے باطل نہین ہوتی۔ اور جواب اس حدیث کا یہ ہی کہ صبح کی نماز جب اُسنے شروع کی تھی تو وقت کامل تھا جب آفتاب کا طلوع ہو گیا تو وقت ناقص ہو گیا۔ پس کامل وقت
مین شروع کرنا اور ناقص وقت مین ختم کرنی درست نہین ہی کیونکہ اُسکے ذمے تو کامل لگی ہی اور ادا ناقص کرتا ہی۔ اور عصر کی نماز جب اُسنے شروع کی تھی ناقص وقت ہی تھا اور ختم بھی اسنے ناقص
وقت مین کی اور اسمین کوئی نقصان نہین کیونکہ اُسکے ذمے ہی ناقص لگی تھی اور ناقص ہی ادا کی جواب اسکا یہ ہی کہ یہ قیاس ہی مقابلہ نص مین اور ایسا قیاس جمہور کے نزدیک مردود ہوتا ہی
اور یہ کہنا کہ راوی اسکا یعنی ابی ہریرہ فقیہ نہین باطل ہی کیونکہ ماہر حدیث پر فقاہت اسکی پوشیدہ نہین دوسرے حضرت عائشہ بھی اسکی راوی ہی اور وہ امام صاحب کے نزدیک فقیہ ہی۔ اور امام
طحاوی نے کہا ہی کہ احتمال ہی کہ معنی ادراک بلوغت کے ہون یا حیض سے پاک ہونیکے یا مسلمان ہونے کا فر کے اور مثل اسکے جواب اسکا یہ ہی کہ عطا نے ابو ہریرہ سے ان الفاظ سے روایت کی ہی کہ من
صلی رکعة من العصر قبل ان تغرب الشمس ثم صلی ما بقی بعد غروب الشمس فلم یفتہ العصر وقال مثل ذلك فی الصبح اور اسیطرح اور روایات بھی نسائی وغیرہ مین ہین جو صراحتًا ان معنو نکا رد کرتی ہین اور بعض نے
کہا ہی کہ یہ حدیث منسوخ ہی کیونکہ حدیث مین آیا ہی کہ دونون وقتون مین نماز د پڑھنا چاہیے جواب اسکا یہ ہی کہ بلا تعین تاریخ دعوی نسخ کا کرنا مسموع نہین ہوتا۔ اور دوسرا جمع کرنا بھی دونون
حدیثون مین ممکن ہی اسطرح سے کہ حدیثِ نہی کی نوافل پر حمل کی جائین جو بلا سبب ایسے وقت مین پڑھی جائین۔ پس ظاہر ہی کہ تخصیص اولی ہی صریح دعوی نسخ سے ۱۲

ورخص بعض اهل العلم من التابعين فی الجمع بين الصلوتين للمريض وبه يقول احمد واسحاق وقال بعض اهل العلم يجمع بين الصلوتين فی المطر وبه يقول الشافعی واحمد واسحاق ولم ير الشافعی للمريض ان يجمع بين الصلوتين **باب** ماجاء فی بدء الاذان **حدثنا** سعيد بن يحيیٰ بن سعيد الاموی نا ابی نا محمد بن اسحاق عن محمد بن ابراهيم التيمی عن محمد بن عبد الله بن زيد عن ابيه قال لما اصبحنا اتينا رسول الله صلی الله عليه وسلم فاخبرته بالرؤيا فقال ان هذه لرؤيا حق فقم مع بلال فانه اندی وامد صوتا منك فالق عليه ما قيل لك وليناد بذلك قال فلما سمع عمر بن الخطاب نداء بلال بالصلوة خرج الی رسول الله صلی الله عليه وسلم وهو يجر ازاره وهو يقول يا رسول الله والذی بعثك بالحق لقد رأيت مثل الذی قال قال فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم فلله الحمد فذلك اثبت وفی الباب عن ابن عمر **قال** ابو عيسیٰ حديث عبد الله بن زيد حديث حسن صحيح وقد روی هذا الحديث ابراهيم بن سعد عن محمد بن اسحاق اتم من هذا الحديث واطول وذكر فيه قصة الاذان مثنی مثنی والاقامة مرة مرة وعبد الله بن زيد هو ابن عبد ربه ويقال ابن عبد رب ولا نعرف له عن النبی صلی الله عليه وسلم شيئا يصح الا هذا الحديث الواحد فی الاذان وعبد الله بن زيد بن عاصم المازنی له احاديث عن النبی صلی الله عليه وسلم وهو عم عباد بن تميم **حدثنا** ابو بكر بن ابی النضر نا الحجاج بن محمد قال قال ابن جريج انا نافع عن ابن عمر قال كان المسلمون حين قدموا المدينة يجتمعون فيتحينون للصلوات وليس ينادی بها احد فتكلموا يوما فی ذلك فقال بعضهم اتخذوا ناقوسا مثل ناقوس النصاری وقال بعضهم اتخذوا قرنا مثل قرن اليهود قال فقال عمر اولا تبعثون رجلا ينادی بالصلوة قال فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم يا بلال قم فناد بالصلوة -

اور بعض اہل علم نے تابعین میں سے بیمار کیواسطے بھی دو نمازوں کے جمع کرنے میں رخصت دی ہے اور ساتھ اسی کے کہا ہے احمد اور اسحاق نے ۔ اور کہا بعض اہل علم نے بارش میں دو نمازوں کو جمع کیا جائے ۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے شافعی اور احمد اور اسحاق اور امام شافعی رح مریض کے واسطے دو نمازوں کو جمع کرنا جائز نہیں رکھتا **باب** اذان کے شروع کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سعید بن یحییٰ بن سعید اموی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن اسحاق نے محمد بن ابراہیم تیمی سے اُسنے محمد بن عبداللہ بن زید سے اُس نے اپنے باپ سے کہا اُسنے جب ہمنے صبح کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو مین نے خواب کی خبر دی سو فرمایا آپ نے بیشک یہ خواب ٹھیک ہے سو تو بلال کے پاس کھڑا ہو اس لئے کہ اُسکی آواز تجھ سے بلند اور لمبی ہے ۔ سو تو اُسکو تبلا جو تجھے بتلایا گیا ہے اور چاہئے کہ اُسکے ساتھ آواز دیجائے ۔ کہا راوی نے سو جب عمر بن الخطاب نے آواز بلال کی نماز کے لیے سُنی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تہبند کھینچتے ہوئے نکلے اور یہ کہتے تھے یا رسول اللہ قسم ہے اُس ذات کی جس نے تجھے ساتھ حق کے بھیجا ہے البتہ مین نے بھی دیکھا ہے مثل اُسکے جو اُسنے کہا ہے ۔ کہا اُسنے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس واسطے اللہ کے ہے حمد ۔ سو یہ حدیث بہت قوی ہے ۔ اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو ابراہیم بن سعد نے محمد بن اسحاق سے کامل اس سے اور لمبی اور اُسنے اسمین قصہ اذان کا ذکر کیا ہے کہ دو دو کلمے ہیں اور تکبیر ایک ایک کلمہ اور عبداللہ بن زید وہ عبد ربہ کا بیٹا ہے اور اُسکو عبد رب بھی کہا جاتا ہے اور ہم اُسکے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث صحیح سوائے اس حدیث ایک کے جو اذان میں ہے نہیں پہچانتے ۔ اور عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی کے واسطے کئی حدیثیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں اور وہ عباد بن تمیم کا چچا ہے **حدیث** کی ہمسے ابو بکر بن ابی نضر نے کہا حدیث کی ہمسے حجاج بن محمد نے کہا اُسنے کہ کہا ابن جریج نے خبر دی ہمکو نافع نے ابن عمر سے کہا اُسنے جب مسلمان مدینہ میں آتے تو جمع ہوتے اور نماز کیلئے وقت مقرر کرتے اور اُسکے لیے کوئی آواز نہ دیتا تھا سو اُنھوں نے ایکدن اس بات میں کلام کیا ۔ پس بعضوں نے کہا کہ سنکھ مقرر کرو مثل سنکھ نصاریٰ کے اور بعضوں نے کہا بوق مقرر کرو مثل بوق یہود کے کہا راوی نے پس کہا حضرت عمرؓ نے کیا تم کسی ایسے مرد کو کھڑا نہیں کرتے جو نماز کیلئے اذان دے ۔ کہا راوی نے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بلال کھڑا ہو اور نماز کے لیئے اذان دے ۔

۱؎ یہ حدیث مختصر ہے جب لوگ نماز کیلئے جمع ہوئے تو اُنھوں نے مشورت کی کہ کوئی علامت جماعت کیلئے مقرر کرنی چاہیئے تاکہ سب وہی اسوقت پر حاضر ہو جایا کریں کسی نے کہا کہ آگ جلانی چاہئے کسی نے کہا سنکھ بجانا چاہئے پھر اسمیں سے بعض نے کہا کہ آگ علامت یہود کی ہے اور سنکھ علامت نصاریٰ کی ہے اسمین اُنسے مشابہت ہو گی پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو حکم دیا کہ اذان کے دو دو کلمے کہے اور تکبیر کا ایک ایک کلمہ اس امر کے صیغہ سے بعضوں نے دلیل پکڑی ہے کہ اذان کہنی فرض ہے اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ اذان سنت ہے زیادہ تحقیق اسکی قسطلانی میں مذکور ہے ۔ ۲؎ ابن سعد نے کہا ہے کہ مراد آپ کی اس قول سے کہ اے بلال اذان دے الصلوٰۃ جامعۃ ہے ۔ بعد اُسکے اذان شروع ہوئی ہے ۔ پس اسوجہ سے عبداللہ بن زید کی حدیث

قال ابو عیسیٰ هذا الحدیث حسن صحیح غریب من حدیث ابن عمر **باب** ماجاء فی الترجیع فی الاذان **حدثنا** بشر بن معاذ ثنا ابراهیم بن عبد العزیز بن عبد الملك بن ابی محذورة قال اخبرنی ابی وجدی جمیعا عن ابی محذورة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اقعده والقی علیه الاذان حرفا حرفا قال ابراهیم مثل اذاننا قال بشر فقلت له اعد علی فوصف الاذان بالترجیع **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی محذورة فی الاذان حدیث صحیح وقد روی عنه من غیر وجه وعلیه العمل بمکة وهو قول الشافعی **حدثنا** ابو موسیٰ محمد بن المثنی نا عفان نا همام عن عامر الاحول عن مکحول عن عبد الله بن محیریز عن ابی محذورة ان النبی صلی الله علیه وسلم علمه الاذان تسع عشرة کلمة والاقامة سبع عشرة کلمة **قال** ابو عیسیٰ هذا الحدیث حسن صحیح وابو محذورة اسمه سمرة بن معیر وقد ذهب بعض اهل العلم الی هذا فی الاذان وقد روی عن ابی محذورة انه کان یفرد الاقامة **باب** ماجاء فی افراد الاقامة **حدثنا** قتیبة نا عبد الوهاب الثقفی ویزید بن زریع عن خالد الحذاء عن ابی قلابة عن انس بن مالك قال امر بلال ان یشفع الاذان ویوتر الاقامة وفی الباب عن ابن عمر **قال** ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث حسن صحیح وهو قول بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین وبه یقول مالك والشافعی واحمد واسحاق **باب** ماجاء فی الاقامة مثنی مثنی **حدثنا** ابو سعید الاشج نا عقبة بن خالد عن ابن ابی لیلی عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن عبد الله بن زید قال کان اذان رسول الله صلی الله علیه وسلم شفعا شفعا فی الاذان والاقامة **قال** ابو عیسیٰ حدیث عبد الله بن زید رواه وکیع عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمن بن ابی لیلی ان عبد الله بن زید رای الاذان فی المنام وقال شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال ثنا اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ان عبد الله بن زید رای الاذان فی المنام وهذا اصح من حدیث ابن ابی لیلی وعبد الرحمن بن ابی لیلی لم یسمع من عبد الله بن زید قال بعض اهل العلم الاذان مثنی مثنی والاقامة مثنی مثنی وبه یقول سفیان الثوری وابن المبارك واهل الکوفة

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ابن عمر سے **باب** ترجیع[1] کرنے کا اذان میں **حدیث** کی ہمسے بشر بن معاذ نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن عبد العزیز بن عبد الملک بن ابی محذورہ نے کہا خبر دی مجھے میرے باپ اور دادا سب نے ابی محذورہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو بٹھلایا۔ اور حرف حرف اسکو اذان سکھلائی کہا ابراہیم نے مثل ہماری اذان کے۔ کہا بشر نے سو میں نے ابراہیم سے کہا مجھپر بیان کر۔ پس اُسنے اذان کو ترجیع سے بیان کیا **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی محذورہ جو اذان میں ہے۔ اور اُس سے یہ حدیث کئی وجہ سے مروی ہے۔ اور مکہ میں اسی پر عمل ہے اور یہی قول ہے امام شافعیؒ کا **حدیث** کی ہمسے ابو موسیٰ یعنے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے عفان نے کہا حدیث کی ہمسے ہمام نے عامر احول سے اُسنے مکحول سے اُسنے عبد اللہ بن محیریز سے اُسنے ابی محذورہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان کے اُنیس کلمے سکھلائے اور تکبیر کے سترہ کلمے۔ **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابی محذورہ کا نام سمرہ بن معیر ہے۔ اور بعض اہل علم اذان میں اسی طرف گئے ہیں اور ابی محذورہ سے مروی ہے کہ وہ تکبیر کا ایک ایک کلمہ کہتا تھا **باب** تکبیر کے ایک ایک کلمہ کہنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الوہاب ثقفی اور یزید بن زریع نے خالد الحذاء سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے انس بن مالک سے کہا انس نے بلال کو حکم ہوا ہے کہ اذان کے دو دو کلمے کہے اور تکبیر کا ایک ایک کلمہ۔ اور اس باب میں روایت ابن عمر سے بھی ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن صحیح ہے۔ اور یہ قول ہے بعض اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** اس بیان میں کہ تکبیر کے دو دو کلمے ہیں **حدیث** کی ہمسے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے عقبہ بن خالد نے ابن ابی لیلی سے اُسنے عمرو بن مرہ سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اُسنے عبد اللہ بن زید سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اذان اور تکبیر کے دو دو کلمے تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے عبد اللہ بن زید کی حدیث کو روایت کیا ہے وکیع نے اعمش سے اُسنے عمرو بن مرہ سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے یہ کہ عبد اللہ بن زید نے خواب میں اذان کو سُنا اور کہا شعبہ نے عمرو بن مرہ سے اُس نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے کہا اُسنے حدیث کی ہمسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے یہ کہ عبد اللہ بن زید نے اذان کو خواب میں سُنا اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے ابن ابی لیلی کی حدیث سے اور عبد الرحمن بن ابی لیلی نے عبد اللہ بن زید سے سُنا نہیں ہے۔ کہا بعض اہل علم نے اذان کے دو دو کلمے ہیں اور تکبیر کے دو دو کلمے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ

[1] ترجیع کے معنی یہ ہیں کہ شہادت کے دونوں کلمے پہلی مرتبہ آہستہ آواز سے کہنے پھر دوسری مرتبہ انھیں کلموں کو بلند آواز سے کہنا یعنی شہادت کے کلموں کو چار مرتبہ کہنا ۱۲

باب ماجاء فی الترسل فی الاذان **حدثنا** احمد بن الحسن نا المعلی بن اسد نا عبد المنعم وهو صاحب السقا نا يحيى بن مسلم عن الحسن وعطاء عن جابر ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال لبلال يا بلال اذا اذنت فترسل فی اذانك واذا اقمت فاحدر واجعل بين اذانك واقامتك قدر ما يفرغ الاكل من اكله والشارب من شربه والمعتصر اذا دخل لقضاء حاجته ولا تقوموا حتى ترونی **حدثنا** عبد بن حميد نا يونس بن محمد عن عبد المنعم نحوه **قال** ابو عيسى حديث جابر هذا حديث لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث عبد المنعم وهو اسناد مجهول

باب ماجاء فی ادخال الاصبع الاذن عند الاذان **حدثنا** محمود بن غيلان نا عبد الرزاق نا سفيان الثوری عن عون بن ابی جحيفة عن ابيه قال رايت بلالا يؤذن ويدور ويتبع فاه ههنا وههنا واصبعاه فی اذنيه ورسول الله صلی الله عليه وسلم فی قبة له حمراء اراه قال من ادم فخرج بلال بين يديه بالعنزة فركزها بالبطحاء فصلی اليها رسول الله صلی الله عليه وسلم يمر بين يديه الكلب والحمار وعليه حلة حمراء كانی انظر الی بريق ساقيه قال سفيان نراه حبرة **قال** ابو عيسى حديث ابی جحيفة حديث حسن صحيح وعليه العمل عند اهل العلم يستحبون ان يدخل المؤذن اصبعيه فی اذنيه فی الاذان وقال بعض اهل العلم وفی الاقامة ايضا يدخل اصبعيه فی اذنيه وهو قول الاوزاعی وابو جحيفة اسمه وهب السوائی

باب ماجاء فی التثويب فی الفجر **حدثنا** احمد بن منيع نا ابو احمد الزبيری نا ابو اسرائيل عن الحكم عن عبد الرحمن بن ابی ليلى عن بلال قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لا تثوبن فی شیء من الصلوة الا فی صلوة الفجر وفی الباب عن ابی محذورة **قال** ابو عيسى حديث بلال لا نعرفه الا من حديث ابی اسرائيل الملائی وابو اسرائيل لم يسمع هذا الحديث من الحكم بن عتيبة

باب بیان مین ترسل کے اذان مین **حدیث** کی ہم سے احمد بن حسن نے کہا حدیث کی ہم سے معلی بن اسد نے کہا حدیث کی ہم سے عبد المنعم نے جو صاحب سقا ہی مشک کا[1] کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن مسلم نے حسن اور عطار سے اُس نے جابر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال سے کہا اے بلال جب تو اذان دے تو اپنی اذان مین ترسل کر اور جب تو تکبیر کہے تو جلدی کر۔ اور اپنی اذان اور تکبیر مین اس قدر فاصلہ کر کہ کھانے والا کھانے سے اور پینے والا پینے سے اور قضائے حاجت والا جبکہ پائخانہ مین قضائے حاجت کے لئے داخل ہو اپنی قضائے حاجت سے فارغ ہو جائے اور تم کھڑے نہ ہوا کرو تا کہ مجھے دیکھ لو **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے یونس بن محمد نے عبد المنعم سے مثل اس کے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی یہ ایسی حدیث ہے کہ ہم اُسکو نہین پہچانتے مگر اسی وجہ سے یعنے حدیث عبد المنعم سے اور یہ اسناد مجہول ہی

باب بیان مین داخل کرنے انگلیون کے کانون مین اذان کے وقت **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان ثوری نے عون بن ابی جحیفہ سے اُس نے اپنے باپ سے کہا اُس نے دیکھا مین نے بلال کو اذان کہتے ہوئے اور پھرتے[2] ہوئے اور ادھر اُدھر مُنھ کرتے ہوئے اس حالت مین کہ دو انگلیاں اس کی اُس کے کانون مین تھین۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک خیمۂ سُرخ مین تھے۔ مین گمان کرتا ہون کہ کہا اُس نے چمڑے سے تھا سو بلال آپ کے آگے نیزہ لیکر نکلا پس اُس کو بطحا مین گاڑا۔ سو اس کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اُس حالت مین کہ آپکے آگے کتے اور گدھے گذرتے تھے اور آپ پر سُرخ چادر تھی۔ گویا مین آپکے پنڈلیونکی چمک کی طرف دیکھ رہا ہون۔ کہا سفیان نے ہم گمان کرتے ہین کہ وہ چادر یمنی تھی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی جحیفہ کی حسن صحیح ہی۔ اور اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہ مستحب یہ ہے کہ مؤذن اذان کے وقت انگلیون کو کانون مین داخل کرے۔ اور کہا بعض اہل علم نے اور تکبیر کے وقت بھی انگلیون کو کانون مین داخل کرے اور یہ قول ہے اوزاعی کا اور ابو جحیفہ کا نام وہب سوائی ہے

باب بیان مین تثویب کے فجر مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسرائیل نے حکم سے اُس نے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اُس نے بلال سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازون مین سے کسی نماز مین تثویب نہ کہو مگر فجر کی نماز مین۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی محذورہ سے بھی کہا ابو عیسیٰ نے بلال کی حدیث کو ہم نہین پہچانتے مگر حدیث ابی اسرائیل ملائی سے۔ اور ابو اسرائیل نے یہ حدیث حکم بن عتیبہ سے سنی نہین ہی۔

[1] صاحب مشک کا اس نام سے اس لئے مشہور تھا کہ لوگون کو پانی پلاتا تھا۔ اور ترسل کے معنی دیر کے ہین یعنی اذان مین ہر ایک کلمہ ایک دوسرے سے قطع کر کے علیٰحدہ علیٰحدہ آہستگی سے کہنا چاہیئے برخلاف تکبیر کے کہ وہ جلدی جلدی ختم کرنی چاہیئے ۱۲ [2] یعنی حیّ علی الصلوۃ اور حیّ علی الفلاح کہنے کے وقت مُنھ دہنی بائین کرتا تھا۔ اور چادر سُرخ جو آپکے اوپر تھی سفیان ثوری نے کہا ہے کہ وہ یمنی چادر تھی مخطط یعنی دھاریاں اُس مین سُرخ تھین۔ اور اسی کو ابن قیم اور صاحب قاموس وغیرہ نے ترجیح دی ہے۔ اور وہ چادر محض سُرخ نہ تھی اور محمد بن اسمٰعیل صاحب بخاری نے کہا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اذان دینے کیوقت انگلیون کو کانون مین نہ کرتا تھا ۱۲

قال انما رواه عن الحسن بن عمارة عن الحكم بن عتيبة وابو اسرائيل اسمه اسمعيل بن ابی اسحق وليس بذلك القوی عند اهل الحديث وقد اختلف اهل العلم فی تفسير التثويب فقال بعضهم التثويب ان يقول فی اذان الفجر الصلوة خير من النوم وهو قول ابن المبارك واحمد وقال اسحق فی التثويب غير هذا قال هو شئ احدثه الناس بعد النبی صلی الله عليه وسلم اذا اذن المؤذن فاستبطأ القوم قال بين الاذان والاقامة قد قامت الصلوة حی علی الصلوة حی علی الفلاح وهذا الذی قال اسحق هو التثويب الذی كرهه اهل العلم والذی احدثوه بعد النبی صلی الله عليه وسلم والذی فسر ابن المبارك واحمد ان التثويب ان يقول المؤذن فی صلوة الفجر الصلوة خير من النوم فهو قول صحيح ويقال له التثوب ايضا وهو الذی اختاره اهل العلم وراوه وروی عن عبد الله بن عمر انه كان يقول فی صلوة الفجر الصلوة خير من النوم وروی عن مجاهد قال دخلت مع عبد الله بن عمر مسجدا وقد اذن فيه ونحن نريد ان نصلی فيه فثوب المؤذن فخرج عبد الله بن عمر من المسجد وقال اخرج بنا من عند هذا المبتدع ولم يصل فيه وانما كره عبد الله بن عمر التثويب الذی احدثه الناس بعد **باب** ماجاء ان من اذن فهو يقيم **حدثنا** هناد نا عبدة ويعلی عن عبد الرحمن بن زياد بن انعم عن زياد بن نعيم الحضرمی عن زياد بن الحارث الصدائی قال امرنی رسول الله صلی الله عليه وسلم ان اؤذن فی صلوة الفجر فاذنت فاراد بلال ان يقيم فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم ان اخا صداء قد اذن ومن اذن فهو يقيم وفی الباب عن ابن عمر **قال** ابو عيسی حديث زياد انما نعرفه من حديث الافريقی والافريقی هو ضعيف عند اهل الحديث ضعفه يحيی بن سعيد القطان وغيره قال احمد لا اكتب حديث الافريقی قال ورايت محمد بن اسمعيل يقوی امره ويقول هو مقارب الحديث والعمل علی هذا عند اكثر اهل العلم من اذن فهو يقيم **باب** ماجاء فی كراهية الاذان بغير وضوء **حدثنا** علی بن حجر نا الوليد بن مسلم عن معوية بن يحيی عن الزهری عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال لا يؤذن الا متوضئ **حدثنا** يحيی بن موسی نا عبد الله بن وهب عن يونس عن ابن شهاب

کہا ترمذی نے اُس نے تو یہ حدیث بواسطہ حسن بن عمارہ کے حکم بن عتیبہ سے روایت کی ہے - اور ابو اسرائیل کا نام اسماعیل بن ابی اسحاق ہے اور یہ شخص اہلحدیث کے نزدیک قوی نہین - اور اہل علم نے تثویب کی تفسیر مین اختلاف کیا ہے - سو بعض نے کہا ہے کہ تثویب فجر کی اذان مین الصلوۃ خیر من النوم کے کہنے کو بولتے ہین - اور یہ قول ہے ابن مبارک اور احمد کا اور اسحاق نے تثویب کی تفسیر مین سوائے اس کے کچھ اور کہا ہے کہا اسحق نے تثویب ایسی چیز ہے کہ اس کو لوگون نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایجاد کیا ہے وہ یہ ہے کہ جب مؤذن اذان دے اور قوم دیر لگائے تو اذان اور تکبیر کے درمیان یہ کہے قد قامت الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح - اور یہ جو اسحاق نے کہا ہے کہ تثویب یہ ہے اسکو اہل علم نے مکروہ جانا ہے - اور اس کو لوگون نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایجاد کیا ہے - اور یہ جو ابن مبارک اور احمد نے تثویب کی تفسیر کی ہے کہ مؤذن نماز صبح مین الصلوۃ خیر من النوم کہے - سو یہ قول صحیح ہے - اور اس کو تثوب بھی کہا جاتا ہے - اور اسی کو اہل علم نے اختیار اور پسند کیا ہے - اور عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ وہ فجر کی نماز مین الصلوۃ خیر من النوم کہا کرتا تھا - اور مروی ہے مجاہد سے کہ کہا اُس نے مین عبد اللہ بن عمر کے ساتھ ایک مسجد مین داخل ہوا اور اُس مین اذان ہو چکی تھی اور ہم بھی اُس مین نماز پڑھنے کا ارادہ رکھتے تھے - سو مؤذن نے تثویب کہی پس عبد اللہ بن عمر مسجد سے نکلا - اور کہنے لگا ہم کو اس بدعتی سے خارج کر اور اس نے اُس مین نماز نہ پڑھی اور سوائے اس کے نہین کہ عبد اللہ بن عمر نے تو اسی تثویب کو مکروہ جانا ہے جس کو لوگون نے پیچھے ایجاد کیا ہے **باب** اس بیان مین کہ جو اذان دے وہی تکبیر کہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ اور یعلی نے عبد الرحمان بن زیاد بن انعم سے اُس نے زیاد بن نعیم حضرمی سے اُس نے زیاد بن حارث صدائی سے کہا اُس نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز مین اذان دینے کا حکم دیا سو مین نے اذان دی پھر بلال نے تکبیر کہنے کا ارادہ کیا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ صُداء کے بھائی نے اذان دی ہے اور جو شخص اذان دے وہی تکبیر کہے - اور اس باب مین ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے زیاد کی حدیث کو تو ہم افریقی کی حدیث سے ہی پہچانتے ہین - اور افریقی محدثین کے نزدیک ضعیف ہے اسکو یحیٰی بن سعید وغیرہ نے ضعیف کیا ہے - کہا امام احمد نے مین افریقی کی حدیث کو نہین لکھتا - کہا ترمذی نے اور مین نے محمد بن اسماعیل کو دیکھا کہ وہ اُس کے حال کی تقویت کرتا تھا - اور کہتا کہ یہ مقارب الحدیث ہے - اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ جو شخص اذان دے وہی تکبیر کہے **باب** اس بیان مین کہ اذان بغیر وضو کے مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے ولید بن مسلم نے معاویہ بن یحیٰی سے اُس نے زہری سے اُس نے ابی ہریرہ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہ اذان دے مگر وضو والا **حدیث** کی ہم سے یحیٰی بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن وہب نے یونس سے اُسنے ابن شہاب سے

قال قال ابو هريرة لا ينادى بالصلوة الا متوضى **قال** ابو عيسى و هذا اصح من الحديث الاول و حديث ابى هريرة لم يرفعه ابن وهب و هو اصح من حديث الوليد بن مسلم و الزهرى لم يسمع عن ابى هريرة فاختلف اهل العلم فى الاذان على غير وضوء فكرهه بعض اهل العلم و به يقول الشافعى و اسحاق و رخص فى ذلك بعض اهل العلم و به يقول سفيان و ابن المبارك و احمد **باب** ما جاء ان الامام احق بالاقامة **حدثنا** يحيى بن موسى نا عبد الرزاق نا اسرائيل اخبرنى سماك بن حرب سمع جابر بن سمرة يقول كان مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم يمهل فلا يقيم حتى اذا راى رسول الله صلى الله عليه وسلم قد خرج اقام الصلوة حين يراه **قال** ابو عيسى حديث جابر بن سمرة حديث حسن و حديث سماك لا نعرفه الا من هذا الوجه و هكذا قال بعض اهل العلم ان المؤذن املك بالاذان و الامام املك بالاقامة **باب** ما جاء فى الاذان بالليل **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن سالم عن ابيه ان النبى صلى الله عليه وسلم قال ان بلالا يؤذن بليل فكلوا و اشربوا حتى تسمعوا تاذين ابن ام مكتوم **قال** ابو عيسى و فى الباب عن ابن مسعود و عائشة و انيسة و انس و ابى ذر و سمرة **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح و قد اختلف اهل العلم فى الاذان بالليل فقال بعض اهل العلم اذا اذن المؤذن بالليل اجزاه و لا يعيد و هو قول مالك و ابن المبارك و الشافعى و احمد و اسحاق و قال بعض اهل العلم اذا اذن بالليل اعاد و به يقول سفيان الثورى و روى حماد بن سلمة عن ايوب عن نافع عن ابن عمر ان بلالا اذن بليل فامره النبى صلى الله عليه وسلم ان ينادى ان العبد نام **قال** ابو عيسى هذا حديث غير محفوظ و الصحيح ما روى عبيد الله بن عمر و غيره عن نافع عن ابن عمر ان النبى صلى الله عليه وسلم قال ان بلالا يؤذن بليل فكلوا و اشربوا حتى يؤذن ابن ام مكتوم و روى عبد العزيز بن ابى رواد عن نافع ان مؤذنا لعمر اذن بليل فامره عمر ان يعيد الاذان و هذا لا يصح لانه عن نافع عن عمر منقطع و لعل حماد بن سلمة اراد هذا الحديث و الصحيح رواية عبيد الله بن عمر و غير واحد عن نافع عن ابن عمر و الزهرى عن سالم عن ابن عمر ان النبى صلى الله عليه وسلم قال ان بلالا يؤذن بليل **قال** ابو عيسى و لو كان حديث حماد صحيحا لم يكن لهذا الحديث معنى اذ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بلالا

کہا اُس نے کہا ابو ہریرہ نے نہ اذان دے واسطے نماز کے مگر وضو والا کہا ابو عیسٰی نے یہ پہلی حدیث سے صحیح ہی اور ابی ہریرہ کی حدیث کو ابن وہب نے مرفوع نہین کیا اور یہ حدیث ولید بن مسلم کی حدیث سے زیادہ صحیح ہی اور زہری نے ابی ہریرہ سے سنا نہین ہی اور اہل علم نے بلا وضو اذان دینے پر اختلاف کیا ہی پس بعض اہل علم نے تو اس کو مکروہ جانا ہی اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام شافعی اور اسحاق اور بعض اہل علم نے اسمین رخصت دی ہی اور ساتھ اسی کے کہتا ہی سفیان اور ابن مبارک اور احمد **باب** اس[٥١] بیان مین کہ امام تکبیر کے ساتھ زیادہ حقدار ہی **حدیث** کی ہم سے یحیٰی بن موسٰی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے اسرائیل نے کہا خبر دی مجھے سماک بن حرب نے سنا اُس نے جابر بن سمرہ سے کہ کہتا مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتا اور تکبیر نہ کہتا یہانتک کہ جب دیکھتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ہین تو نماز کے لئے تکبیر کہتا جس وقت آپ کو دیکھ لیتا اور کہا ابو عیسٰی نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہی اور سماک کی حدیث کو ہم نہین پہچانتے مگر اسی وجہ سے اور اسی طرح کہا ہی بعض اہل علم نے کہ موذن زیادہ مالک ہی اذان کا - اور امام زیادہ مالک ہی تکبیر کا **باب** رات کو اذان دینے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے سالم سے اُس نے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک بلال رات کو اذان دیتا ہے سو کھاؤ اور پیو تا کہ سنو تم اذان ابن ام مکتوم کی کہا ابو عیسٰی نے اور اس باب مین روایت ہے ابن مسعود اور عائشہ اور انیسہ اور انس اور ابی ذر اور سمرہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسٰی نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہی اور اہل علم نے رات کو اذان دینے مین اختلاف کیا ہی سو کہا بعض اہل علم نے جب موذن رات کو اذان دے تو اس کو وہی کافی ہو جاتی ہی اور اعادہ نہ کرے اور یہ قول ہی امام مالک اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہا بعض اہل علم نے جب موذن رات کو اذان دے تو اعادہ کرے اور ساتھ اس کے کہتا ہی سفیان ثوری اور روایت کی ہی حماد بن سلمہ نے ایوب سے اُس نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ بلال نے رات کو اذان دی سو اُس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اذان دے کہ بندہ سو گیا ہی کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث غیر محفوظ ہی اور صحیح وہ ہی جو عبید اللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات کو اذان دیتا ہی سو کھاؤ اور پیو یہانتک کہ ابن ام مکتوم اذان دے اور روایت کی عبد العزیز بن ابی رواد نے نافع سے یہ کہ حضرت عمر کے موذن نے رات کو اذان دی سو اس کو حضرت عمرؓ نے اذان کے اعادہ کرنے کا حکم دیا اور یہ صحیح نہین کیونکہ روایت نافع کی عمر سے منقطع ہی اور شاید حماد بن سلمہ نے اسی حدیث کا ارادہ کیا ہو اور صحیح روایت عبید اللہ بن عمر وغیرہ کی ہی جو بواسطہ نافع کے ابن عمر سے مروی ہے اور زہری نے بواسطہ سالم کے ابن عمر سے یہ روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات کو اذان دیتا ہے کہا ابو عیسٰی نے اگر حدیث حماد کی صحیح ہی تو اس حدیث کے کچھ معنی نہ ہونگے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بلال رضؓ

---

[٥١] غرض اس سے یہ ہی کہ امام کے حاضر ہونے سے پہلے تکبیر نہ کہی جاوے اور اذان بغیر وضو لام کے جائز ہی ١٢

یؤذن بلیل فانما امرھم فی ما یستقبل فقال ان بلالا یؤذن بلیل ولو انہ امرہ باعادۃ الاذان حین اذن قبل طلوع الفجر لم یقل ان بلالا یؤذن بلیل قال علی بن المدینی حدیث حماد بن سلمۃ عن ایوب عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھو غیر محفوظ واخطأ فیہ حماد بن سلمۃ **باب** ماجاء فی کراھیۃ الخروج من المسجد بعد الاذان **حدثنا** ھناد ثنا وکیع عن سفیان عن ابراھیم بن مھاجر عن ابی الشعثاء قال خرج رجل من المسجد بعد ما اذن فیہ بالعصر فقال ابو ھریرۃ اما ھذا فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم **قال** ابو عیسیٰ وفی الباب عن عثمان حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح وعلی ھذا العمل عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم ان لا یخرج احد من المسجد بعد الاذان الا من عذر ان یکون علی غیر وضوء او امر لا بد منہ ویروی عن ابراھیم النخعی انہ قال یخرج ما لم یأخذ المؤذن فی الاقامۃ **قال** ابو عیسیٰ وھذا عندنا لمن لہ عذر فی الخروج منہ وابو الشعثاء اسمہ سلیم بن الاسود وھو والد اشعث بن ابی الشعثاء وقد روی اشعث بن ابی الشعثاء ھذا الحدیث عن ابیہ **باب** ماجاء فی الاذان فی السفر **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع عن سفیان عن خالد الحذاء عن ابی قلابۃ عن مالک بن الحویرث قال قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وابن عم لی فقال لنا اذا سافرتما فاذنا واقیما ولیؤمکما اکبرکما **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند اکثر اھل العلم اختاروا الاذان فی السفر وقال بعضھم تجزی الاقامۃ انما الاذان علی من یرید ان یجمع الناس والقول الاول اصح وبہ یقول احمد واسحاق **باب** ماجاء فی فضل الاذان **حدثنا** محمد بن حمید الرازی ثنا ابو تمیلۃ نا ابو حمزۃ عن جابر عن مجاھد عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اذن سبع سنین محتسبا کتبت لہ براءۃ من النار **قال** ابو عیسیٰ وفی الباب عن ابن مسعود وثوبان ومعاویۃ وانس وابی ھریرۃ وابی سعید حدیث ابن عباس حدیث غریب وابو تمیلۃ اسمہ یحیی بن واضح وابو حمزۃ السکری اسمہ محمد بن میمون وجابر بن یزید الجعفی ضعفوہ ترکہ یحیی بن سعید وعبد الرحمن بن مھدی

رات کو اذان دیتا ہے سو آنحضرت نے یہ حکم لوگون کو استقبال کے واسطے کیا ہے کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ بلال رات کو اذان دیتا ہے اگر آپ اسکو اعادہ کا حکم دیتے جبکہ اُس نے قبل طلوع فجر کے اذان دیدی تو آپ یہ نہ فرماتے کہ بلال رات کو اذان دیتا ہے کہا علی بن مدینی نے حدیث حماد بن سلمہ کی جو ایوب سے اُس نے نافع سے اُس نے ابن عمر سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے وہ غیر محفوظ ہے- اور اس مین حماد بن سلمہ نے خطا کی ہے **باب** اس بیان مین کہ بعد اذان کے مسجد سے نکلنا مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُس نے ابراہیم بن مہاجر سے اُس نے ابی الشعثاء سے کہا اُس نے ایک مرد مسجد سے بعد اُس کے کہ اُس مین عصر کی اذان ہو چکی تھی نکلا- تو ابو ہریرہ نے کہا بہر حال اُس نے تو ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور اس باب مین عثمان سے بھی روایت ہے- حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہے اور اہل علم صحابہ اور من بعدہم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہ کوئی شخص مسجد سے بعد اذان کے نہ نکلے- مگر اس عذر سے کہ بے وضو ہو یا اور کوئی ضروری امر ہو- اور ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ کہا اُس نے نکلنا مسجد سے جائز ہے جبتک کہ موذن تکبیر کو شروع نہ کرے کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ (یعنے مسجد سے نکلنا) ہمارے نزدیک اُسی شخص کے لئے جائز ہے جس کو نکلنے مین کوئی عذر ہو- اور ابو الشعثاء کا نام سلیم بن اسود ہے- اور یہ والد اشعث بن ابی الشعثاء کا ہے- اور روایت کی ہے اشعث بن ابی الشعثاء نے یہ حدیث اپنے باپ سے **باب** سفر مین اذان کا بیان **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُس نے خالد الحذاء سے اُسنے ابی قلابہ سے اُس نے مالک بن حویرث سے کہا اُس نے مین اور میرے چچا کا بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو ہمکو آپ نے فرمایا کہ جب تم سفر کیا کرو تو اذان دو اور تکبیر کہو اور بڑا تم مین سے امامت کرے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہ اُنھون نے سفر مین اذان کو پسند کیا ہے- اور کہا بعض نے تکبیر ہی کافی ہے- اذان تو اُس شخص پر ہے جو لوگون کو جمع کرنے کا ارادہ رکھتا ہو- اور پہلا قول صحیح ہے- اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام احمد اور اسحاق **باب** اذان کی فضیلت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمد بن حمید رازی نے کہا حدیث کی ہم سے ابو تمیلہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو حمزہ نے جابر سے اُس نے مجاہد سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ثواب کے واسطے سات برس اذان دے تو اُس کے لئے آگ سے خلاصی لکھی جاتی ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور اس باب مین روایت ہے ابن مسعود اور ثوبان سے معاویہ اور انس اور ابی ہریرہ اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہم- حدیث ابن عباس کی غریب ہے اور ابو تمیلہ کا نام یحییٰ بن واضح ہے اور ابو حمزہ سکری کا نام محمد بن میمون ہے اور جابر بن یزید جعفی کو لوگون نے ضعیف کیا ہے- ترک کیا اسکو یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی نے

۱؎ یعنے ایک تم مین سے اذان دے اور ایک ہی تکبیر کہے یعنی اذان اور تکبیر تمھارے اختیار مین ہے جسکی مرضی ہو کہ امامت وہ کرے جو تم مین سے بڑا ہو یہ حکم اسی صورت مین ہے کہ اگر دو نو قرأت اور ورع مین یکسان ہون۱۲

قال ابو عیسیٰ سمعت الجارود یقول سمعت وکیعا یقول لولا جابر الجعفی لکان اھل الکوفۃ بغیر حدیث ولولا حماد لکان اھل الکوفۃ بغیر فقہ

باب ما جاء ان الامام ضامن والمؤذن مؤتمن **حدثنا** ھناد نا ابو الاحوص و ابو معٰویۃ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الامام ضامن والمؤذن مؤتمن اللھم ارشد الائمۃ واغفر للمؤذنین **قال** ابو عیسیٰ وفی الباب عن عائشۃ وسھل بن سعد وعقبۃ بن عامر حدیث ابی ھریرۃ رواہ سفیان الثوری وحفص بن غیاث وغیر واحد عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی اسباط بن محمد عن الاعمش قال حدثت عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی نافع بن سلیمٰن عن محمد بن ابی صالح عن ابیہ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھٰذا الحدیث **قال** ابو عیسیٰ وسمعت ابا زرعۃ یقول حدیث ابی صالح عن ابی ھریرۃ اصح من حدیث ابی صالح عن عائشۃ **قال** ابو عیسیٰ وسمعت محمدا یقول حدیث ابی صالح عن عائشۃ اصح وذکر عن علی بن المدینی انہ لم یثبت حدیث ابی صالح عن ابی ھریرۃ ولا حدیث ابی صالح عن عائشۃ فی ھٰذا **باب** ما یقول اذا اذن المؤذن **حدثنا** اسحاق بن موسی الانصاری نا معن نا مالک ح وثنا قتیبۃ عن مالک عن الزھری عن عطاء بن یزید اللیثی عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما یقول المؤذن وفی الباب عن ابی رافع وابی ھریرۃ وام حبیبۃ وعبد اللہ بن عمرو وعبد اللہ بن ربیعۃ وعائشۃ ومعاذ بن انس ومعٰویۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی سعید حدیث حسن صحیح وھکذا روی معمر وغیر واحد عن الزھری مثل حدیث مالک وروی عبد الرحمٰن بن اسحاق عن الزھری ھٰذا الحدیث عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروایۃ مالک اصح

کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے جارود سے کہ کہتا سنا میں نے وکیع سے کہ کہتا اگر جابر جعفی نہ ہوتا تو اہل کوفہ بغیر حدیث کے رہتے اور اگر حماد نہ ہوتا تو اہل کوفہ بغیر فقہ کے رہتے **باب** اس بیان میں کہ امام ضامن اور مؤذن امانت دار ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے ابو الاحوص اور ابو معاویہ سے انھوں نے اعمش سے اُس نے صالح سے اُس نے ابی ہریرہ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے اے اللہ ہدایت کر اماموں کو اور مؤذنوں پر بخشش کر کہا ابو عیسیٰ نے اور اس باب میں عائشہ اور سہل بن سعد اور عقبہ بن عامر سے روایت ہے ابو ہریرہ کی حدیث کو روایت کیا ہے سفیان ثوری اور حفص بن غیاث اور ماسوا ان کے اعمش سے اُس نے ابی صالح سے اُس نے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا مجھے حدیث کی گئی ہے ابی صالح سے اُس نے ابی ہریرہ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا ہے نافع بن سلیمان نے محمد سے اُس نے ابی صالح سے اُس نے اپنے باپ سے اُس نے عائشہؓ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو اور کہا ابو عیسیٰ نے اور سنا میں نے ابا زرعہ کو کہتا تھا حدیث ابی صالح کی ابی ہریرہ سے زیادہ صحیح ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور سنا میں نے حدیث ابو صالح کی جو مروی عائشہ سے اور محمد سے کہ کہتے تھے حدیث ابو صالح کی عائشہ سے زیادہ صحیح ہے اور ذکر کیا گیا ہے علی بن مدینی سے یہ کہ نہیں ثابت ہوئی حدیث ابی صالح کی ابی ہریرہ سے اور نہیں ثابت ہوئی حدیث ابی صالح کی عائشہ سے اس باب میں **باب** جس وقت مؤذن اذان دیوے تو کیا کہا جاوے **حدیث** کی ہم سے اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے ح اور حدیث کی ہم سے قتیبہ نے مالک سے اس نے زہری سے اس نے عطا بن یزید لیثی سے اس نے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ تم اذان کو سنو پس کہو تم جیسا کہ مؤذن کہتا ہے[1] اور اس باب میں ابی رافع و ابی ہریرہ اور اُم حبیبہ اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن ربیعہ اور عائشہ اور معاذ بن انس اور معاویہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حدیث حسن صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا ہے۔ معمر اور کئی ایک نے زہری سے مثل حدیث مالک کے اور روایت کیا ہے عبد الرحمن بن اسحاق نے زہری سے اس حدیث کو سعید بن مسیب سے اُس نے ابی ہریرہ سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت مالک کی بہت صحیح ہے

---

۵۱ معنی اس کے یہ ہیں کہ امام مقتدیوں کی نماز کا صحت کے بابت ضامن ہے اور بغفلتہ بری الذمہ ہیں اور یہ معنی نہیں کہ جو صاحب قسطلانی نے بیان کیے ہیں کہ الامام ضامن صلوتہم صحۃً وفساداً یعنی امام انکی نماز کا صحت اور فساد میں ضامن ہے پس اگر امام کی نماز صحیح ہوگی تو مقتدیوں کی نماز بھی ورنہ نہیں کیونکہ ضمانت کے یہ معنی نکالنے نہ تو قرین قیاس ہیں اور نہ مطابق محاورہ کے اس لیے کہ ضمانت ہمیشہ ایک طرف کی بابت ہوا کرتی ہے مثلاً ادائے قرضہ کا ضامن محض ادائی کا ضامن ہوتا ہے نہ ادائے اور عدم ادائے دونوں کا۔ اور یہ معنے بیان کرنے جیسا کہ صاحب لمعات نے بیان کیے ہیں کہ الامام ضامن متکفل و متحمل صلوٰۃ المقتدین فیتحمل القراءۃ عنہم و یتحمل القیام اذا ادرکوا فی الرکوع یعنی امام مقتدیوں کی نماز کا متکفل ہے پس اُن کی قرأت کو اُٹھاتا ہے یہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ اگر یہ معنی تھے تو چاہیے کہ تمام افعال نماز اسکے ذمہ ہوتے اور مقتدیوں کو پرسش بھی نہ ہوتی جیسا کہ قرض میں ہوا کرتا ہے کہ ضامن کو ہی پرسش ہوتی ہے اور ضمانت کرنے والے کو کوئی پوچھتا ہی نہیں۔ اور ان معنوں میں بعض افعال کو بعض پر ترجیح بلا مرجح ہے مثلاً اگر قرأت میں ضامن تھا تو تمام قرأۃ میں ہونا ثنا و تشہد اور رکوع و سجود کیوں خارج ہے اور قرأت کی لفظ فقط کلام اللہ پر بطلان مرنا سوائے دلیل کے مسلم نہیں اور زیادہ تحقیق اس مسئلہ کی فضل الباری ترجمہ صحیح البخاری میں ہم نے لکھی ہے من شاء فلیرجع الیہ ۱۲-

۵۲ سوائے حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے کیونکہ دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں کلموں کے وقت لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہنا چاہیے-۱۲

باب ماجاء فی کراھیۃ ان یأخذ المؤذن علی الاذان اجرا **حدثنا** ھناد نا ابو زبید عن اشعث عن الحسن عن عثمان بن العاص قال ان من اٰخر ما عھد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اتخذ مؤذنا لا یأخذ علی اذانہ اجرا **قال** ابو عیسیٰ حدیث عثمان حدیث حسن والعمل علی ھذا عند اھل العلم کرھوا ان یاخذ علی الاذان اجرا واستحبوا للمؤذن ان یحتسب فی اذانہ **باب** ما یقول اذا اذن المؤذن من الدعاء **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن الحکیم بن عبد اللہ بن قیس عن عامر بن سعد عن سعد بن ابی وقاص عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال حین یسمع المؤذن حین یؤذن وانا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا غفر اللہ لہ ذنوبہ **قال** ابو عیسیٰ ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفہ الا من حدیث اللیث بن سعد عن حکیم بن عبد اللہ بن قیس **باب** منہ ایضا **حدثنا** محمد بن سھل بن عسکر البغدادی وابراھیم بن یعقوب قالا نا علی بن عیاش نا شعیب بن ابی حمزۃ نا محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع النداء اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوٰۃ القائمۃ اٰت محمد الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمود الذی وعدتہ الا حلت لہ الشفاعۃ یوم القیمۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث جابر حدیث حسن غریب من حدیث محمد بن المنکدر لا نعلم احدا رواہ غیر شعیب بن ابی حمزۃ **باب** ماجاء فی ان الدعاء لا یرد بین الاذان والاقامۃ

باب کراہیت میں اس کی کہ مؤذن اذان کہنے پر اُجرت لیوے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے اُس نے ابو زبید سے اُس نے اشعث سے اُس نے حسن سے اُس نے عثمان بن ابی العاص سے کہا اُس نے تحقیق آخری عہد جو میرے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے یہ تھا کہ میں ایک ایسا مؤذن مقرر کروں جو اذان کہنے کی اُجرت نہ لیوے **کہا** ابو عیسیٰ نے **حدیث** عثمان کی حدیث حسن ہے اور اہل علم کا عمل اُسی پر ہے کہ اذان کہنے پر اجرت مکروہ ہے اور مستحب ہے واسطے مؤذن کے یہ کہ ثواب سمجھے بیچ اذان اپنی کے **باب** کیا دعا مانگی جائے جب مؤذن اذان دے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے حکیم بن عبد اللہ بن قیس سے اُس نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس شخص نے کہا جبکہ اُس نے مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سُنا وانا اشھد آخر اور میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی لائق عبادت کے سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں۔ اور محمد اس کا بندہ ہے اور رسول اس کا میں اللہ کے رب ہونے پر راضی ہوں اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے رسول ہونے پر تو اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ بخشتا ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر حدیث لیث بن سعد سے جو راوی ہے حکیم بن عبد اللہ بن قیس سے ہے **باب** اُسی قسم سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن سہل بن عسکر بغدادی اور ابراہیم بن یعقوب نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے علی بن عیاش نے کہا حدیث کی ہم سے شعیب بن ابی حمزہ نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن منکدر نے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جب اذان سنے اور یہ دعا پڑھے اے اللہ اس پوری پکار اور سدا رہنے والی نماز کے صاحب۔ دے تو محمد کو وسیلہ اور بڑائی۔ اور اُس کو سراہے مکان پر جسکا تو نے اُس سے وعدہ کیا ہے کھڑا کر۔ مگر کہ اُس کے واسطے قیامت کے روز میری شفاعت حلال ہو گئی۔ **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن غریب ہے حدیث محمد بن منکدر سے۔ ہم نہیں جانتے کہ کسی نے سوائے شعیب بن حمزہ کے اس کو روایت کیا ہو۔ **باب** اس بیان میں کہ دعا اذان اور تکبیر کے درمیان رد نہیں ہوتی

[1] حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جب اذان سُنے تو یہ دعا یعنے اللھم سے وعدتہ تک پڑھے تو اس کو قیامت میں میری شفاعت پہونچے گی یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس کو بخشا دیں گے پوری پکار یعنی تاثیر قبولیت میں پوری ہو سدا رہنے والی نماز یعنے قیامت تک اس کا حکم منسوخ نہ ہوگا۔ وسیلہ بہشت میں ایک عمدہ مقام ہے کہ وہ خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہے۔ مقام محمود یعنے سفارش کا رتبہ جب قیامت کی مصیبتوں میں لوگ گرفتار ہوں گے اور سب پیغمبر علیہم الصلوٰۃ والسلام دربار آلٰہی میں حاضر ہونے سے لوگوں کو جواب دیں گے کسی کی سفارش نہ کر سکیں گے۔ اس وقت ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت دیر تک خدائے تعالیٰ کے سامنے سجدے میں جائیں گے۔ پھر لوگوں کو بخشائیں گے۔ اس کا نام مقام محمود ہے اور مسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد اذان کے اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے پھر یہ دعا پڑھے جس میں وسیلے کا ذکر ہے تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش اُس کے گناہ بخشا دے۔ اور نیز اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب پیغمبران علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ہمارے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم افضل ہیں۔ اس واسطے کہ وہ عالی مقام یعنے وسیلہ سوائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کسی پیغمبر کو نہ ملے گا۔ ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ یہ لفظ جو لوگوں میں مشہور ہو رہا ہے ؛ الدرجۃ الرفیعۃ ؛ اس کی کوئی اصل نہیں ۱۲

حدثنا

حدثنا محمود نا وکیع و عبد الرزاق و ابو احمد و ابو نعیم قالوا نا سفیان عن زید العمی عن ابی ایاس معٰویۃ بن قرۃ عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء لا یرد بین الاذان والاقامۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث حسن وقد رواہ ابو اسحاق الھمدانی عن برید بن ابی مریم عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ھٰذا **باب** ماجاء کم فرض اللہ علی عبادہ من الصلوات **حدثنا** محمد بن یحیی نا عبد الرزاق انا معمر عن الزھری عن انس بن مالک قال فرضت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بہ الصلوٰۃ خمسین ثم نقصت حتی جعلت خمسا ثم نودی یا محمد انہ لا یبدل القول لدی وان لک بھذہ الخمس خمسین وفی الباب عن عبادۃ بن الصامت وطلحۃ بن عبید اللہ وابی قتادۃ وابی ذر ومالک بن صعصعۃ وابی سعید الخدری **قال** ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث حسن صحیح غریب **باب** فی فضل الصلوات الخمس **حدثنا** علی بن حجر نا اسمٰعیل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمٰن عن ابیہ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ کفارات لما بینھن ما لم یغش الکبائر وفی الباب عن جابر وانس وحنظلۃ الاسیدی **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی فضل الجماعۃ **حدثنا** ھناد نا عبدۃ عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الجماعۃ تفضل علی صلوٰۃ الرجل وحدہ بسبع وعشرین درجۃ وفی الباب عن عبد اللہ بن مسعود وابی بن کعب ومعاذ بن جبل وابی سعید وابی ھریرۃ وانس بن مالک **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وھکذا روی نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال تفضل صلوٰۃ الجمیع علی صلوٰۃ الرجل وحدہ بسبع وعشرین درجۃ وعامۃ من روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما قالوا خمس وعشرین الا ابن عمر فانہ قال بسبع وعشرین **حدثنا** اسحاق بن موسی الانصاری نا معن نا مالک عن ابن شھاب عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان صلوٰۃ الرجل فی الجماعۃ تزید علی صلوتہ وحدہ بخمس وعشرین جزأ **قال** ابو عیسیٰ ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فیمن سمع النداء فلا یجیب

حدیث کی ہمسے محمود نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اور عبد الرزاق اور ابو احمد اور ابو نعیم نے کہا اُنھوں نے حدیث کی ہم سے سفیان نے اُس نے زید عمی سے اُس نے ابی ایاس سے یعنے معاویہ بن قرہ سے اُس نے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا اذان اور تکبیر کے درمیان رد نہین ہوتی کہا ابو عیسیٰ نے انس کی حدیث حسن ہے ۔ اور روایت کیا ہے اس کو ابو اسحاق ہمدانی نے یزید بن ابی مریم سے اُس نے انس سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُس کے **باب** اس بیان مین کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندون پر کتنی نمازین فرض کی ہین **حدیث** کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہم کو معمر نے زہری سے اُس نے انس بن مالک سے کہا فرض کی گئین اُس رات مین کہ جس رات آنحضرت کو معراج ہوئی تھی پچاس نمازین پھر گھٹائی گئین یہان تک کہ پانچ رہ گئین ۔ پھر آواز دیا گیا یہ کہ اے محمدؐ میرے پاس قول نہین بدلتا اور یہ واسطے تیرے بدلے ان پانچ کے پچاس۵۰ نیکیان ہین ۔ اور اس باب مین عبادہ بن صامت اور طلحہ بن عبید اللہ اور ابی قتادہ اور ابی ذر اور مالک بن صعصعہ اور ابی سعید خدری سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح غریب ہے **باب** بیچ فضیلت پانچ نمازون کے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسماعیل بن جعفر نے اُس نے علاء بن عبد الرحمان نے اُس نے اپنے باپ سے اُس نے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازین اور جمعہ جمعہ تک کفارہ ہے واسطے ان گناہون کے جو درمیان ان کے ہین جب تک کہ نہ دلیری کرے کبیرہ گناہون کی اور اس باب مین جابر اور انس اور حنظلہ اسیدی سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** جماعت کی فضیلت مین **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ بن عمر نے اُس نے نافع سے اُس نے ابن عمر سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت سے نماز پڑھنی اکیلے مرد کے نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ فضیلت رکھتی ہے اور اس باب مین عبد اللہ بن مسعود اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے ۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسیطرح روایت کیا نافع نے ابن عمر سے اور اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فضیلت جماعت کی نماز کی تنہا نماز پڑھنے والے کی نماز پر ستائیس درجہ ہے اور عام لوگون نے روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ کہا اُنھون نے پچیس۲۵ درجہ مگر ابن عمر کہ وہ ستائیس درجہ کہتے ہین **حدیث** کی ہم سے اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے اُس نے ابن شہاب سے اُس نے سعید بن مسیب سے اُس نے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کیساتھ نماز پڑھنی اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس۲۵ درجہ فضیلت رکھتی ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان مین کہ جسنے اذان کو سنا اور قبول نہین کیا

حدثنا ھناد نا وکیع عن جعفر بن برقان عن یزید بن الاصم عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لقد ھممت ان اٰمر فتیتی ان یجمعوا حزم الحطب ثم اٰمر بالصلوٰۃ فتقام ثم احرق علی اقوام لا یشھدون الصلوٰۃ وفی الباب عن ابن مسعود وابی الدرداء وابن عباس ومعاذ بن انس وجابر **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح وقد روی عن غیر واحد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھم قالوا من سمع النداء فلم یجب فلا صلوٰۃ لہ وقال بعض اھل العلم ھذا علی التغلیظ والتشدید ولا رخصۃ لاحد فی ترک الجماعۃ الا من عذر قال مجاھد وسئل ابن عباس عن رجل یصوم النھار ویقوم اللیل لا یشھد جمعۃ ولا جماعۃ فقال ھو فی النار **حدثنا** بذلک ھناد نا المحاربی عن لیث عن مجاھد ومعنی الحدیث ان لا یشھد الجماعۃ والجمعۃ رغبۃ عنھا واستخفافا بحقھا وتھاونا بھا **باب** ماجاء فی الرجل یصلی وحدہ ثم یدرک الجماعۃ **حدثنا** احمد بن منیع نا ھشیم نا یعلی بن عطاء نا جابر بن یزید بن الاسود عن ابیہ قال شھدت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حجتہ فصلیت معہ صلوٰۃ الصبح فی مسجد الخیف فلما قضی صلوتہ انحرف فاذا ھو برجلین فی اخری القوم لم یصلیا معہ فقال علی بھما فجئی بھما ترعد فرائصھما فقال ما منعکما ان تصلیا معنا فقالا یا رسول اللہ انا کنا قد صلینا فی رحالنا قال فلا تفعلا اذا صلیتما فی رحالکما ثم اتیتما مسجد جماعۃ فصلیا معھم فانھا لکما نافلۃ وفی الباب عن محجن ویزید بن عامر **قال** ابو عیسیٰ حدیث یزید بن الاسود حدیث حسن صحیح وھو قول غیر واحد من اھل العلم وبہ یقول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحٰق قالوا اذا صلی الرجل وحدہ ثم ادرک الجماعۃ فانہ یعید الصلوات کلھا فی الجماعۃ واذا صلی الرجل المغرب وحدہ ثم ادرک الجماعۃ قالوا فانہ یصلیھا معھم ویشفع برکعۃ والتی صلی وحدہ ھی المکتوبۃ عندھم

حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اُس نے جعفر بن برقان سے اُس نے یزید بن اصم سے اُس نے ابی ہریرہ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا اُنھون نے تحقیق ارادہ کیا مین نے اس بات کا کہ چند جوانون کو حکم دیا جاوے کہ وہ لکڑیون کا ایک انبار جمع کرین اور پھر حکم کیا جاوے ساتھ نماز کے اور تکبیر کہی جاوے پھر جلا دیے جائین گھر ان لوگون کے جو نماز مین حاضر نہین ہوتے - اور اس باب مین ابن مسعود اور ابی درداء اور ابن عباس اور معاذ بن انس اور جابر سے روایت ہی - کہا ابو عیسیٰ نے ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی ایک نے روایت کیا ہے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا اُنھون نے جو شخص اذان کو سُنے اور قبول نہ کرے پس نہین نماز ہوتی اُس کی اور کہا بعض اہل علم نے کہ یہ قول تغلیظ اور تشدید کے لیے ہی اور بغیر عذر کے کسی کو جماعت کے ترک کرنے کی رخصت نہین اور کہا مجاہد نے سوال کیے گیے ابن عباس ایسے مرد سے کہ دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے اور نہین حاضر ہوتا جمعہ مین اور نہ جماعت مین پس فرمایا آپ نے وہ آگ مین ہے **حدیث** کی ہم سے ساتھ اس کے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے محاربی نے اُس نے لیث سے اُس نے مجاہد سے یہ کہ معنی حدیث کے یہ ہین کہ نہین حاضر ہوتا جماعت اور جمعہ مین روگردان اُس سے اور خفیف جانتا ہے اُس کے حق کو اور سُستی کرتا ہے ساتھ اُس کے **باب** اس بیان مین کہ ایک آدمی تنہا نماز پڑھ بیٹھا پھر اُس نے جماعت کو پا لیا - **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے یعلی بن عطار نے کہا حدیث کی ہمسے جابر بن یزید بن اسود نے اپنے باپ سے کہا اُس نے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج مین حاضر ہوا سو مین نے آپ کے ساتھ صبح کی نماز مسجد خیف مین پڑھی - پس جب نماز پڑھ چکے تو مُنھ پھیر بیٹھے اور دو مردونکی طرف جو آخر قوم مین تھے متوجہ ہوئے اُنھون نے آپ کے ساتھ نماز نہ پڑھی تھی سو فرمایا آپ نے میرے پاس ان دونون کو لاؤ سو آپ کے پاس حاضر کیے گیے اُس حالت مین کہ اُن کے کاندھے کانپتے تھے پس فرمایا آپ نے کس چیز نے تم کو ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے منع کیا ہی سو کہا ان دونون نے یا رسول اللہ ہم اپنے اپنے گھرون مین نماز پڑھ چکے تھے فرمایا آپ نے اس طرح نہ کیا کرو جب تم اپنے گھرون مین نماز پڑھ لو پھر مسجد جماعت مین آؤ تو ان کے ساتھ نماز پڑھو پس یہ نماز تمھارے واسطے نفل ہوگی - اور اس باب مین روایت ہی محجن اور یزید بن عامر سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث یزید بن اسود کی حسن صحیح ہے - اور یہ قول ہی کئی ایک اہل علم کا - اور ساتھ اسی کے کہتا ہی سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق - کہا اُنھون نے اگر مرد تنہا نماز پڑھ بیٹھا پھر اُس نے جماعت کو پایا[1] تو وہ تمام نمازون کا جماعت مین اعادہ کرے - اور اگر کسی مرد نے فقط مغرب کی نماز پڑھ لی پھر اُس نے جماعت کو پایا تو کہا اُنھون نے اُنکے ساتھ یہ نماز پڑھے اور ایک رکعت کا شفع کرے - اور جونسی نماز تنہا پڑھ چکا ہی وہ اُن کے نزدیک فرضی ہوگی

[1] یعنی جس قدر نمازین اس نے تنہا پڑھی ہین اور پھر اُن مین سے جس کی جماعت ملے چاہیئے کہ اُس کو جماعت سے پڑھے اور مغرب کی بھی جماعت سے پڑھ لے مگر اُس کے ساتھ ایک رکعت اور ملا دے تا کہ چار رکعت نفل ہو جائین ۱۲

باب ماجاء فی الجماعۃ فی مسجد قد صلی فیہ مرۃ **حدثنا** ھناد نا عبدۃ عن سعید بن ابی عروبۃ عن سلیمٰن الناجی عن ابی المتوکل عن ابی سعید قال جاء رجل وقد صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ایکم یتجر علی ھذا فقام رجل وصلی معہ وفی الباب عن ابی امامۃ و ابی موسیٰ والحکم بن عمیر **قال** ابوعیسیٰ وحدیث ابی سعید حدیث حسن وھو قول غیر واحد من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم من التابعین قالوا لا باس ان یصلی القوم جماعۃ فی مسجد قد صلی فیہ وبہ یقول احمد واسحاق وقال اٰخرون من اھل العلم یصلون فرادیٰ وبہ یقول سفیان وابن المبارک ومالک والشافعی یختارون الصلوٰۃ فرادیٰ **باب** ماجاء فی فضل العشاء والفجر فی جماعۃ **حدثنا** محمود بن غیلان نا بشر بن السری نا سفیان عن عثمان بن حکیم عن عبدالرحمٰن بن ابی عمرۃ عن عثمان بن عفان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شھد العشاء فی جماعۃ کان لہ قیام نصف لیلۃ ومن صلی العشاء والفجر فی جماعۃ کان لہ کقیام لیلۃ وفی الباب عن ابن عمر وابی ھریرۃ وانس وعمارۃ بن ابی رویبۃ وجندب وابی بن کعب وابی موسیٰ وبریدۃ **حدثنا** محمد بن بشار نا یزید بن ھارون نا داؤد بن ابی ھند عن الحسن عن جندب بن سفیان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی الصبح فھو فی ذمۃ اللہ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ **قال** ابوعیسیٰ حدیث عثمان حدیث حسن صحیح وقد روی ھذا الحدیث عن عبدالرحمٰن بن ابی عمرۃ عن عثمان موقوفا وروی من غیر وجہ عن عثمان مرفوعا **حدثنا** عباس العنبری نا یحییٰ بن کثیر ابوغسان العنبری عن اسمٰعیل الکحال عن عبداللہ بن اوس الخزاعی عن بریدۃ الاسلمی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بشر المشائین فی الظلم الی المساجد بالنور التام یوم القیمۃ ھذا حدیث غریب **باب** ماجاء فی فضل الصف الاول **حدثنا** قتیبۃ نا عبدالعزیز بن محمد عن سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر صفوف الرجال اولھا وشرھا اٰخرھا

باب اُس مسجد میں جماعت کرنے کے بیان میں جس میں ایک مرتبہ نماز پڑھی گئی ہو **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے سعید بن ابی عروبہ سے اُنھوں نے سلیمان ناجی سے اُنھوں نے ابی المتوکل سے اُس نے ابی سعید سے کہا اُس نے ایک مرد آیا اس حالت میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے سو فرمایا آپ نے کون شخص تم میں سے اسپر تجارت کرتا ہی۔ پھر ایک مرد کھڑا ہوا اور اُس کے ساتھ نماز پڑھی۔ اور اس باب میں روایت ہی ابی امامہ اور ابی موسیٰ اور حکم بن عمیر سی رضی اللہ عنہم کہا ابوعیسیٰ نے اور حدیث ابی سعید کی حسن ہی۔ اور یہ قول ہی کئی ایک اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ وغیرہ تابعین سے کہا انھوں نے اس میں کچھ خوف نہیں کہ ایک قوم جماعت کیساتھ اُس مسجد میں نماز پڑھے جسمیں نماز ہو چکی ہو اور ساتھ اسی کے کہتا ہی امام احمد اور اسحاق۔ اور کہا باقی اہل علم نے اکیلے اکیلے نماز پڑھیں۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہی سفیان اور ابن مبارک اور مالک اور شافعی یہ لوگ اکیلے اکیلے نماز پڑھنے کو پسند کرتے ہیں **باب** عشا اور فجر کو جماعت میں پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن سری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عثمان بن حکیم سی اُس نے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے اُس نے عثمان بن عفان سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص عشا کو جماعت میں حاضر ہوا تو اُسکے واسطے ثواب آدھی رات کے قیام کا ہوگا اور جس شخص نے عشا اور فجر کو جماعت میں پڑھا تو اُس کے واسطے ثواب مثل قیام ایک رات کے ہوگا۔ اور اس باب میں روایت ہی ابن عمر اور ابی ہریرہ اور انس اور عمارہ بن ابی رویبہ اور جندب اور ابی بن کعب اور ابی موسیٰ اور بریدہ سی رضی اللہ عنہم **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے داؤد بن ابی ہند نے اُس نے حسن سے اُس نے جندب بن سفیان سی اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنے جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی تو وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہی تو نہ حقیر جانو اللہ کو اُس کی پناہ میں[1] کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عثمان کی حسن صحیح ہی۔ اور یہ حدیث بواسطہ عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ کے عثمان سے موقوف روایت کی گئی ہی۔ اور کئی وجہ سی عثمان سے مرفوع بھی روایت کیگئی ہی **حدیث** کی ہم سے عباس عنبری نے کہا حدیث کی ہم کو یحییٰ بن کثیر ابوغسان عنبری نے اسمٰعیل کحال سی اُس نے عبداللہ بن اوس خزاعی سی اُسنے بریدہ اسلمی سی اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اندھیرے میں مسجدون کی طرف چلنے والونکو بشارت[2] دے ساتھ نور پورے کے دن قیامت کے یہ حدیث غریب ہی **باب** صف اول کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے سہل بن ابی صالح سے اُس نے اپنے باپ سے اُس نے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر صف مردون کی پہلی[3] اُنکی ہی اور بری پچھلی اُنکی ہی

[1] یعنی وہ شخص اللہ کی پناہ میں ہی تو تم اللہ تعالیٰ کو اُس کے پناہ دینے میں حقیر نہ جانو یعنی تم یہ نہ جانو کہ اللہ اس کی مدد سی اعراض کریگا ۱۲ [2] یہ خطاب عام ہی ہر ایک کو یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت کو ہی اور فضیلت عشا کی نماز کی اس حدیث سی ظاہر ہی ۱۲ [3] وجہ اسکی یہ ہی کہ آخر کی صف مردون کی اور پہلی صف عورتون کی ایک دوسرے کے متصل ہوتی ہی اور ظاہر ہی کہ مردون کی عورتون پر اور عورتون کی مردون پر نظر پڑتی ہی جیسا کہ کلام اللہ میں ہی ولقد علمنا المستقدمین منکم ولقد علمنا المتاخرین اور نیز مردون کو حکم ہی کہ آگے کھڑے ہوا کریں پس جس قدر کوئی آگے ہوگا اُسی قدر اُس کو ثواب بھی زائد ہوگا ۱۲

وخیر صفوف النساء اخرها وشرها اولها وفی الباب عن جابر وابن عباس وابی سعید وابی وعائشة والعرباض بن ساریة وانس **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی هریرة حسن صحیح وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یستغفر للصف الاول ثلثا وللثانی مرة وقال النبی صلی الله علیه وسلم لو ان الناس یعلمون ما فی النداء والصف الاول ثم لم یجدوا الا ان یستهموا علیه لاستهموا **حدثنا** بذلک اسحاق بن موسی الانصاری نا معن نا مالک ح وثنا قتیبة عن مالک عن سمی عن ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله **باب** ما جاء فی اقامة الصفوف **حدثنا** قتیبة نا ابو عوانة عن سماک بن حرب عن النعمان بن بشیر قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یسوی صفوفنا فخرج یوما فرای رجلا خارجا صدره عن القوم فقال لتسون صفوفکم او لیخالفن الله بین وجوهکم وفی الباب عن جابر بن سمرة والبراء وجابر بن عبد الله وانس وابی هریرة وعائشة **قال** ابو عیسیٰ حدیث نعمان بن بشیر حدیث حسن صحیح وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال من تمام الصلوٰة اقامة الصف وروی عن عمر انه کان یوکل رجلا باقامة الصفوف ولا یکبر حتی یخبر ان الصفوف قد استوت وروی عن علی وعثمان انهما کانا یتعاهدان ذلک ویقولان استووا وکان علی یقول تقدم یا فلان تاخر یا فلان **باب** ما جاء لیلینی منکم اولو الاحلام والنهی **حدثنا** نصر بن علی الجهضمی ثنا یزید بن زریع نا خالد الحذاء عن ابی معشر عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لیلینی منکم اولو الاحلام والنهی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ولا تختلفوا فتختلف قلوبکم وایاکم وهیشات الاسواق وفی الباب عن ابی بن کعب وابن مسعود وابی سعید والبراء وانس **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن مسعود حدیث حسن غریب وروی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یعجبه ان یلیه المهاجرون والانصار لیحفظوا عنه

اور بہتر صف عورتوں کی آخر اُن کی ہی اور بُری پہلی اُن کی - اور اس باب میں روایت ہی جابر اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی اور عائشہ اور عرباض بن ساریہ اور انس سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہی - اور نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ آپ پہلی صف والوں کے واسطے تین مرتبہ بخشش مانگتے تھے اور دوسرے کے واسطے ایک مرتبہ - اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر لوگ جانتے جتنا ثواب اذان دینے اور صف اول میں ہی اور جھگڑا فیصل ہونے کا کوئی طریق سوائے قرعہ ڈالنے کے نہ پاتے تو البتہ قرعہ ڈالتے **حدیث** کی ہم سے ساتھ اس کے اسحق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے مالک سے ح اور حدیث کی ہم سے قتیبہ نے مالک سے اُس نے سُمی سے اُس نے ابی صالح سے اُس نے ابی ہریرہ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے **باب** صفوں کے سیدھا کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے سماک بن حرب سے اُس نے نعمان بن بشیر سے کہا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو سیدھا کرتے تھے سو ایک روز نکلے اور قوم میں سے ایک مرد کا سینہ آگے نکلا ہوا دیکھا تو فرمایا آپنے اپنی صفوں کو سیدھا کرو یا اللہ تعالیٰ تمہارے موہنوں میں مخالفت ڈالیگا - اور اس باب میں روایت ہی جابر بن سمرہ اور براء اور جابر بن عبد اللہ اور انس اور ابو ہریرہ اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث نعمان بن بشیر کی حسن صحیح ہی - اور مروی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کمال نماز سے ہے سیدھا کرنا صف کا - اور مروی ہی حضرت عمرؓ سے کہ انھوں نے ایک مرد کو صفوں کے سیدھا کرنے کے واسطے وکیل کیا تھا اور نہ تکبیر کہتے تا کہ خبر دیے جاتے کہ صفین سیدھی ہو گئی ہیں - اور مروی ہے حضرت علیؓ اور عثمانؓ سے کہ وہ اس امر پر بہت تعہد کرتے تھے اور کہتے تھے کہ سیدھے ہو جاؤ اور حضرت علیؓ کہتے تھے آگے ہو اے فلاں پیچھے ہو اے فلاں - **باب** اس بیان میں کہ تم میں سے صاحب عقل اور دانائی کے میرے قریب ہوں - **حدیث** کی ہم سے نصر بن علی جہضمی نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث کی ہم سے خالد الحذاء نے ابی معشر سے اُس نے ابراہیم سے اُس نے علقمہ سے اُس نے عبد اللہ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے چاہیئے کہ صاحب عقل اور دانائی کے تم سے میرے قریب ہوں پھر وہ لوگ جو اُن کے قریب ہیں پھر وہ لوگ جو اُن کے قریب ہیں اور مختلف نہو جاؤ پس تمہارے دل مختلف ہو جاوینگے اور بچو تم بازاروں کی پراگندہ آوازوں سے - اور اس باب میں روایت ہی اُبی بن کعب اور ابن مسعود اور ابی سعید اور براء اور انس سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن غریب ہے - اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ کو مہاجرین اور انصار کا قریب ہونا پسند آتا تھا تا کہ آپ سے احکام یاد رکھیں

ل یعنی یا تو صفیں درست کرو ورنہ پروردگار تمہارے موہنوں میں مخالفت ڈالے گا یعنی ایک کا رویہ دوسرے سے نہیں ملے گا کوئی کچھ کرے گا کوئی کچھ چنانچہ ایسا ہی ہوا جبکہ لوگوں نے اس حکم کو ترک کر دیا یا یہ معنے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتیں بدل دیگا مثلاً گدھے یا بندر وغیرہ کی ۱۲

وخالد الحذاء هو خالد بن مهران يكنى ابا المنازل سمعت محمد بن اسمعيل يقول زخالد الحذاء ما حذا نعلا قط انما كان يجلس الى حذاء فنسب
اليه وابو معشر اسمه زياد بن كليب **باب** ما جاء فى كراهية الصف بين السوارى **حدثنا** هناد نا وكيع عن سفيان عن يحيى بن
هانئ بن عروة المرادى عن عبد الحميد بن محمود قال صلينا خلف امير من الامراء فاضطرنا الناس فصلينا بين الساريتين فلما صلينا
قال انس بن مالك كنا نتقى هذا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وفى الباب عن قرة بن اياس المزنى **قال** ابو عيسى حديث انس
حديث حسن صحيح وقد كره قوم من اهل العلم ان يصف بين السوارى وبه يقول احمد واسحٰق وقد رخص قوم من اهل العلم فى ذلك
باب ما جاء فى الصلوة خلف الصف وحده **حدثنا** هناد نا ابو الاحوص عن حصين عن هلال بن يساف قال اخذ زياد بن ابى الجعد
بيدى ونحن بالرقة فقام بى على شيخ يقال له وابصة بن معبد من بنى اسد فقال زياد حدثنى هذا الشيخ ان رجلا صلى خلف الصف وحده
والشيخ يسمع فامره رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يعيد الصلوة وفى الباب عن على بن شيبان وابن عباس **قال** ابو عيسى حديث وابصة
حديث حسن وقد كره قوم من اهل العلم ان يصلى الرجل خلف الصف وحده وقالوا يعيد اذا صلى خلف الصف وحده وبه يقول احمد واسحٰق
وقد قال قوم من اهل العلم تجزيه اذا صلى خلف الصف وحده وهو قول سفيان الثورى وابن المبارك والشافعى وقد ذهب قوم من اهل الكوفة الى
حديث وابصة بن معبد ايضا قالوا من صلى خلف الصف وحده يعيد منهم حماد بن ابى سليمٰن وابن ابى ليلى ووكيع وروى حديث حصين عن
هلال بن يساف غير واحد مثل رواية ابى الاحوص عن زياد بن ابى الجعد عن وابصة وفى حديث حصين ما يدل على ان هلالا قد ادرك
وابصة فاختلف اهل الحديث فى هذا فقال بعضهم حديث عمرو بن مرة عن هلال بن يساف عن عمرو بن راشد عن وابصة اصح وقال بعضهم
حديث حصين عن هلال بن يساف عن زياد بن ابى الجعد عن وابصة بن معبد اصح **قال** ابو عيسى وهذا عندى اصح من حديث عمرو بن مرة

اور خالد حذا وہ خالد بن مہران ہی کنیت اسکی ابو المنازل تھی سنا مین نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ کہتا تھا کہ خالد حذا نے کبھی جوتا نہین سیا مگر وہ ایک موچی کے
پاس بیٹھتا تھا پس اُس کی طرف نسبت کیا گیا ابو معشر کا نام زیاد بن کلیب ہے **باب** اس بیان مین کہ ستونون کے درمیان صف بنانا مکروہ ہی **حدیث**
کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُس نے یحییٰ بن ہانی ابن عروہ مرادی سے اُس نے عبد الحمید بن محمود سے کہا اُس نے ہم نے
امیرون مین سے ایک امیر کے پیچھے نماز پڑھنے کا ارادہ کیا سو لوگون نے ہمکو مجبور کیا۔ پس ہم نے درمیان دو ستونون کے نماز پڑھی سو جب ہم نماز پڑھ چکے
تو انس بن مالک نے کہا ہم اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین بچتے تھے۔ اور اس باب مین روایت ہی قرہ بن ایاس مزنی سے کہا ابو عیسیٰ
نے حدیث انس کی حسن صحیح ہی۔ اور ایک قوم نے اہل علم سے ستونون کے درمیان صف باندھنے کو مکروہ جانا ہی۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام احمد
اور اسحاق۔ اور ایک قوم نے اہل علم سے اس باب مین رخصت دی ہی **باب** صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا
حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے حصین سے اُس نے ہلال بن یساف سے کہا اُس نے زیاد بن ابی الجعد نے میرا ہاتھ پکڑا اُس حالت مین کہ ہم رقہ
(گاؤن) مین تھے اور مجھے ایک شیخ کے پاس کھڑا کیا جس کو وابصہ بن معبد جو بنی اسد سے تھا کہا جاتا تھا۔ پس کہا زیاد نے حدیث کی مجھے اس شیخ
نے کہ ایک مرد نے صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھی اور وہ شخص سُن رہا تھا پس اُس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے اعادہ کرنے کا حکم دیا۔ اور
اس باب مین روایت ہی علی بن شیبان اور ابن عباس سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث وابصہ کی حسن ہے۔ اور ایک قوم نے اہل علم سے مکروہ جانا ہے
کہ مرد تنہا صف کے پیچھے نماز پڑھے۔ اور کہا اُنھون نے اعادہ کرے جب اکیلا صف کے پیچھے نماز پڑھ بیٹھا اور ساتھ اسی کے کہتا ہے
احمد اور اسحاق اور ایک قوم نے اہل علم سے کہا ہی کہ جب کوئی شخص اکیلا صف کے پیچھے نماز پڑھ چکا تو اُس کو کافی ہو جائے گی۔ اور یہ قول ہے
سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی کا۔ اور ایک قوم اہل کوفہ سے حدیث وابصہ بن معبد کی طرف بھی گئی ہے کہا اُنھون نے جو شخص صف
کے پیچھے تنہا نماز پڑھے اعادہ کرے۔ انہین حماد بن ابی سلیمان اور ابن ابی لیلیٰ اور وکیع ہین اور کئی اور لوگون نے روایت کی ہی حدیث حصین
کی جو ہلال بن یساف سے ہی مثل روایت ابی الاحوص کے جو بواسطہ زیاد بن ابی الجعد کے وابصہ سے ہی۔ اور حدیث حصین مین وہ چیز ہی جو دلالت
کرتی ہے کہ ہلال کی وابصہ سے ملاقات ہی۔ اور اختلاف کیا ہے اہل حدیث نے اسمین۔ سو کہا بعض لوگون نے حدیث عمرو بن مرہ کی جو ہلال بن یساف
سے اُس نے عمرو بن راشد سے اُس نے وابصہ سے روایت کی ہی زیادہ صحیح ہے۔ اور کہا بعض نے حدیث حصین کی جو ہلال بن یساف سے اُسنے زیاد بن
ابی الجعد سے اُس نے وابصہ بن معبد سے روایت کی ہی زیادہ صحیح ہی کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے عمرو بن مرہ کی حدیث سے

لانہ قد روی من غیر حدیث ہلال بن یساف عن زیاد بن ابی الجعد عن وابصۃ بن معبد **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن زیاد بن ابی الجعد عن وابصۃ قال و نا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن ہلال بن یساف عن عمرو بن راشد عن وابصۃ بن معبد ان رجلا صلی خلف الصف وحدہ فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یعید الصلوٰۃ **قال** ابو عیسی سمعت الجارود یقول سمعت وکیعا یقول اذا صلی الرجل وحدہ خلف الصف فانہ یعید **باب** ماجاء فی الرجل یصلی و معہ رجل **حدثنا** قتیبۃ نا داؤد بن عبد الرحمن العطار عن عمرو بن دینار عن کریب مولی بن عباس عن ابن عباس قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فقمت عن یسارہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم براسی من ورائی فجعلنی عن یمینہ وفی الباب عن انس **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم و من بعدھم قالوا اذا کان الرجل مع الامام یقوم عن یمین الامام **باب** ماجاء فی الرجل یصلی مع الرجلین **حدثنا** بندار محمد بن بشار نا محمد بن ابی عدی قال نبانا اسمعیل بن مسلم عن الحسن عن سمرۃ بن جندب قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنا ثلثۃ ان یتقدمنا احدنا وفی الباب عن ابن مسعود وجابر **قال** ابو عیسی وحدیث سمرۃ حدیث غریب والعمل علی ھذا عند اھل العلم قالوا اذا کانوا ثلثۃ قام رجلان خلف الامام و روی عن ابن مسعود انہ صلی بعلقمۃ والاسود فاقام احدھما عن یمینہ والاخر عن یسارہ ورواہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد تکلم بعض الناس فی اسمعیل بن مسلم من قبل حفظہ **باب** ماجاء فی الرجل یصلی و معہ رجال و نساء **حدثنا** اسحق الانصاری نا معن نا مالک عن اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ عن انس بن مالک ان جدتہ ملیکۃ دعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لطعام صنعتہ فاکل منہ ثم قال قوموا فلنصل بکم قال انس فقمت الی حصیر لنا قد اسود من طول ما لبث فنضحتہ بالماء فقام علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کیونکہ روایت کی گئی ہے یہ حدیث سوائے حدیث ہلال بن یساف کے جو اس نے روایت کی ہے زیاد بن ابی الجعد سے اس نے وابصہ بن معبد سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے عمرو بن مرہ سے اس نے زیاد بن ابی الجعد سے اس نے وابصہ سے کہا ترمذی نے اور حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے عمرو بن مرہ سے اسنے ہلال بن یساف سے اس نے عمرو بن راشد سے اس نے وابصہ بن معبد سے کہ ایک مرد نے صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھی پس اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا اعادہ کرنے کا حکم دیا **کہا** ابو عیسیٰ نے سنا میں نے جارود سے کہ کہتا تھا سنا میں نے وکیع سے کہ کہتا تھا جب کوئی مرد اکیلا صف کے پیچھے نماز پڑھے تو وہ اعادہ کرے **باب** اس بیان میں کہ ایک شخص نماز پڑھتا ہو اور اس کے ساتھ دوسرا مرد بھی ہو **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے داؤد بن عبد الرحمن عطار نے عمرو بن دینار سے اس نے کریب یعنے ابن عباس کے غلام سے اس نے ابن عباس سے کہا اس نے میں نے ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نماز پڑھی سو میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر کو پیچھے سے پکڑا اور اپنی دائیں طرف کیا۔ اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے۔ اور عمل نزدیک اہل علم کے صحابہ اور تابعین سے اسی پر ہے کہ کہا انھوں نے جب مرد امام کے ساتھ ہو تو امام کی دائیں طرف کھڑا ہو **باب** اس بیان میں کہ ایک مرد ساتھ دو مردوں کے نماز پڑھے **حدیث** کی ہم سے بندار محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن ابی عدی نے کہا خبر دی ہم کو اسماعیل بن مسلم نے حسن سے اس نے سمرہ بن جندب سے کہا اس نے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ جب ہم تین ہوں تو ایک ہم میں سے آگے ہووے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور جابر سے کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث سمرہ کی غریب ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ کہا انھوں نے کہ جب تین آدمی ہوں تو دو مرد پیچھے امام کے کھڑے ہوں۔ اور ابن مسعود سے مروی ہے کہ اس نے علقمہ اور اسود کو نماز پڑھائی سو ایک ان دونوں میں سے اس کے دائیں طرف کھڑا ہوا اور دوسرا اس کے بائیں طرف۔ اور روایت کیا اس نے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور بعض لوگوں نے اسماعیل بن مسلم میں اس کے حافظہ کی جہت سے کلام کیا ہے **باب** اس بیان میں کہ ایک مرد نماز پڑھتا ہو اور اس کے ساتھ مرد اور عورتیں ہوں **حدیث** کی ہم سے اسحاق انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے اس نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے اس نے انس بن مالک سے کہ اس کی دادی ملیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کے واسطے جو اس نے تیار کیا تھا بلایا سو آپ نے اس سے کھایا پھر فرمایا کھڑے ہو جاؤ تاکہ ہم نماز پڑھائیں۔ کہا انس نے سو میں ایک بوریے کی طرف کھڑا ہوا جو بہت استعمال سے سیاہ ہو گیا تھا سو میں نے اس کو پانی سے صاف کیا تھا پس اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے

وصففت عليه انا واليتيم وراءه والعجوز من ورائنا فصلى بنا ركعتين ثم انصرف **قال** ابوعيسىٰ حديث انس حديث صحيح والعمل عليه عند اهل العلم قالوا اذا كان مع الامام رجل و امراة قام الرجل عن يمين الامام والمرأة خلفهما وقد احتج بعض الناس بهذا الحديث في اجازة الصلوة اذا كان الرجل خلف الصف وحده وقالوا ان الصبي لم تكن له صلوة وكان انس خلف النبي صلى الله عليه وسلم وحده وليس الامر على ما ذهبوا اليه لان النبي صلى الله عليه وسلم اقامه مع اليتيم خلفه فلولا ان النبي صلى الله عليه وسلم جعل لليتيم صلوة لما اقام اليتيم معه ولا اقامه عن يمينه وقد روي عن موسى بن انس عن انس انه صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم فاقامه عن يمينه وفي هذا الحديث دلالة انه انما صلى تطوعا اراد ادخال البركة عليهم **باب** من احق بالامامة **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش ح وثنا محمود بن غيلان نا ابو معوية وابن نمير عن الاعمش عن اسمعيل بن رجاء الزبيدي عن اوس بن ضمعج قال سمعت ابا مسعود الانصاري يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤم القوم اقرأهم لكتاب الله فان كانوا في القرأة سواء فاعلمهم بالسنة فان كانوا في السنة سواء فاقدمهم هجرة فان كانوا في الهجرة سواء فاكبرهم سنا ولا يؤم الرجل في سلطانه ولا يجلس على تكرمته في بيته الا باذنه قال محمود قال ابن نمير في حديثه اقدمهم سنا وفي الباب عن ابي سعيد وانس بن مالك ومالك بن الحويرث وعمرو بن سلمة **قال** ابوعيسىٰ وحديث ابي مسعود حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم قالوا احق الناس بالامامة اقرأهم لكتاب الله واعلمهم بالسنة وقالوا صاحب المنزل احق بالامامة وقال بعضهم اذا اذن صاحب المنزل لغيره فلا باس ان يصلي بهم وكرهه بعضهم وقالوا السنة ان يصلي صاحب البيت قال احمد بن حنبل وقول النبي صلى الله عليه وسلم لا يؤم الرجل في سلطانه ولا يجلس على تكرمته في بيته الا باذنه

اور اس پر مین نے اور ایک یتیم نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور بڑھیا نے ہمارے پیچھے پھر آپ نے ہمکو دو رکعتین پڑھائین پھر فارغ ہوئے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح ہے۔ اور اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہ کہا انھون نے کہ جب امام کے ساتھ ایک مرد اور ایک عورت ہو تو مرد امام کے داہنی طرف کھڑا ہو اور عورت پیچھے ان دونون کے۔ اور بعض لوگون نے اس حدیث سے اس نماز کے جواز پر دلیل پکڑی ہے کہ جب ایک مرد اکیلا صف کے پیچھے کھڑا ہو۔ اور کہا انھون نے کہ لڑکے کی نماز کا تو اعتبار ہی نہین گویا انس ہی اکیلا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہے (کہا ترمذی نے) اور اس طرح نہین ہے جس طرف کہ یہ گئے ہین۔ اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یتیم کے ساتھ اپنے پیچھے کھڑا کیا ہے۔ پس اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم یتیم کی نماز کا کچھ اعتبار نہ کرتے تو یتیم کو اُس کے ساتھ نہ کھڑا کرتے البتہ اُس کو اپنی داہنی طرف کھڑا کرتے۔ اور مروی ہے بواسطہ موسیٰ بن انس کے انس سے کہ اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ پس آپ نے اُس کو اپنی داہنی طرف کھڑا کیا اور اس حدیث مین دلالت ہے کہ آپ نے یہ نماز نفلی پڑھی ہے۔ آپ کا ارادہ اُنپر برکت داخل کرنے کا تھا **باب** کون شخص امامت کیساتھ زیادہ حقدار ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابومعاویہ نے اعمش سے ح اور حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابومعاویہ اور ابن نمیر نے اعمش سے اُس نے اسماعیل بن رجا زبیدی سے اُس نے اوس بن ضمعج سے کہا اُس نے سنا مین نے ابا مسعود انصاری سے کہتا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم کی وہ شخص امامت کرائے جو کتاب اللہ کو زیادہ جانتا ہے پس اگر قرأت مین برابر ہون تو وہ شخص جو سنت کو زیادہ جانتا ہے پس اگر سنت مین بھی برابر ہون تو وہ شخص جس نے پہلے ہجرت کی ہے۔ پس اگر ہجرت مین بھی برابر ہون تو وہ جس کی عمر بڑی ہے اور نہ امامت کرایا جائے اس کی بادشاہی مین اور اُس کے گھر مین اُس کی عزت کی جگہ پر نہ بٹھایا جائے مگر ساتھ اُسکی اجازت کے کہا محمود نے کہا ابن نمیر نے اپنی حدیث مین اقدمهم سنا اور اس باب مین روایت ہے ابی سعید اور انس بن مالک اور مالک بن حویرث اور عمرو بن سلمہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابوعیسیٰ نے اور حدیث ابی سعید کی حسن صحیح ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ کہا انھون نے زیادہ حقدار لوگون کا ساتھ امامت کے وہ ہے جو کتاب اللہ کو زیادہ جانتا ہے اور اعلم بالسنۃ ہو۔ اور کہا انھون نے صاحب گھر کا زیادہ حقدار ہے ساتھ امامت کے اور کہا بعض نے ان مین سے اگر صاحب گھر کا کسی غیر کو اذن دے تو کچھ خوف نہین کہ وہ ان کو نماز پڑھائے اور بعض نے ان مین سے مکروہ جانا ہے اور کہا ہے۔ سنت یہ ہے کہ صاحب گھر کا نماز پڑھائے اور کہا امام احمد حنبل رحمہ اللہ نے اور قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ کوئی مرد اس کی بادشاہی مین امامت نہ کرایا جاوے۔ اور اسکے گھر مین اس کی عزت کی جگہ پر نہ بٹھلایا جاوے مگر ساتھ اُسکے اذن کے۔

فاذا اذن فارجوان الاذن فی الکل ولم یر به بأسا اذا اذن له ان یصلی به **باب** ماجاء اذا ام احدکم الناس فلیخفف **حدثنا** قتیبة نا المغیرة بن عبد الرحمٰن عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا ام احدکم الناس فلیخفف فان فیهم الصغیر والکبیر والضعیف والمریض فاذا صلی وحده فلیصل کیف شاء وفی الباب عن عدی بن حاتم وانس وجابر بن سمرة ومالك بن عبد الله وابی واقد وعثمان بن ابی العاص وابی مسعود وجابر بن عبد الله وابن عباس **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح وهو قول اکثر اهل العلم اختاروا ان لا یطیل الامام الصلوٰة مخافة المشقة علی الضعیف والکبیر والمریض وابو الزناد اسمه عبد الله بن ذکوان والاعرج هو عبد الرحمٰن بن هرمز المدینی یکنی ابا داؤد **حدثنا** قتیبة نا ابو عوانة عن قتادة عن انس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم من اخف الناس صلوٰة فی تمام وهٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی تحریم الصلوٰة وتحلیلها **حدثنا** سفیان بن وکیع نا محمد بن فضیل عن ابی سفیان طریف السعدی عن ابی نضرة عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مفتاح الصلوٰة الطهور وتحریمها التکبیر وتحلیلها التسلیم لا صلوٰة لمن لم یقرأ بالحمد وسورة فی فریضة او غیرها وفی الباب عن علی وعائشة وحدیث علی بن ابی طالب اجود اسنادا واصح من حدیث ابی سعید وقد کتبناه اول فی کتاب الوضوء والعمل علیه عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ومن بعدهم وبه یقول سفیان الثوری وابن المبارك والشافعی واحمد واسحاق ان تحریم الصلوٰة التکبیر ولا یکون الرجل داخلا فی الصلوٰة الا بالتکبیر **قال** ابو عیسیٰ سمعت ابا بکر محمد بن ابان یقول سمعت عبد الرحمٰن بن مهدی یقول لو افتتح الرجل الصلوٰة بتسعین اسما من اسماء الله تعالیٰ ولم یکبر لم یجزه وان احدث قبل ان یسلم امرته ان یتوضأ ثم یرجع الی مکانه

پس جب وہ اذان دے تو میں گمان کرتا ہوں کہ اذان کل میں ہے اور امام احمد اس میں کچھ خوف نہیں دیکھتا کہ جب اسکو نماز پڑھانے کا اذن دیدے **باب** اس بیان میں کہ جب کوئی تم میں سے لوگوں کی امامت کرائے تو چاہیئے کہ تخفیف کرے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے مغیرہ بن عبد الرحمان نے ابی الزناد سے اُس نے اعرج سے اُس نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے آدمیوں کو نماز پڑھائے تو چاہیئے کہ تخفیف کرے اس واسطے کہ آدمیوں میں چھوٹے اور بوڑھے اور ضعیف اور بیمار بھی ہوتے ہیں اور جب اکیلا نماز پڑھے تو جسطرح چاہے نماز پڑھے[۱] اور اس باب میں روایت ہے عدی بن حاتم اور انس اور جابر بن سمرہ اور مالک بن عبد اللہ اور ابی واقد اور عثمان بن ابی العاص اور ابی مسعود اور جابر بن عبد اللہ اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہے اور یہ قول ہے اہل علم کا کہ اختیار کیا انھوں نے کہ امام لمبی نماز نہ کرے واسطے خوف تکلیف کے ضعیف اور بوڑھے اور بیمار پر۔ اور ابو الزناد کا نام عبد اللہ بن ذکوان ہے اور اعرج وہ عبد الرحمٰن بن ہرمز مدینی ہے جسکی کنیت ابا داؤد ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُس نے انس سے کہ کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے نماز میں اختصار اور اکمال کرنے میں زیادہ تھے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** نماز کی تحریم اور تحلیل کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن فضیل نے ابی سفیان طریف سعدی سے اُس نے ابی نضرہ سے اُس نے ابی سعید سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے کنجی نماز کی وضو ہے اور حرام کرنیوالی[۲] اسکی تکبیر ہے اور حلال کرنیوالا اسکا سلام ہے۔ اور نہیں نماز اُس شخص کی جو الحمد اور سورۂ فرض اور غیر فرض میں نہ پڑھے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور عائشہ سے اور حدیث علی بن ابی طالب کی سند میں بہت جید اور صحیح ہے ابی سعید کی حدیث سے اور ہمنے اس حدیث کو پہلے کتاب الوضو میں لکھا ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک نبی صلعم کے صحابہ اور من بعدہم سے اسی پر ہے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کہ حرام کرنیوالی نماز کی تکبیر ہے اور آدمی نماز میں داخل نہیں ہوتا مگر ساتھ تکبیر کے کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے ابا بکر یعنے محمد بن ابان سے کہ کہتا سنا میں نے عبد الرحمٰن بن مہدی سے کہ کہتا اگر کوئی مرد (بالفرض) اللہ تعالیٰ کے ننانوے ناموں سے نماز کو شروع کرے اور تکبیر نہ کہے تو وہ اس کو کافی نہیں ہوتے۔ اور اگر سلام پھیرنے سے پہلے بیوضو ہو گیا تو میں اُسکو امر کرتا ہوں کہ وضو کرے اور اپنے مکان کیطرف رجوع کرے

[۱] یعنی جب اکیلا آدمی نماز پڑھتا ہو تو جسقدر چاہے نماز میں قراءت لمبی کرے لیکن اگر جماعت کراتا ہو تو مقتدیوں کی ضرور رعایت کرنی چاہیئے اس لیے کہ پیچھے ضعیف اور بوڑھے اور بیمار اور کام کاج والے ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں اور اس قدر بھی نماز میں تخفیف نہ کرے کہ سنت کے مخالف ہو جائے یعنے تخفیف اس قدر چاہیئے کہ سنت ادا ہوتی رہے۔ یعنی جس قدر آنحضرت سے قراءت ہر ایک نماز میں اکثر اوقات میں ثابت ہے اتنی قراءت پڑھے۔ اور جس قدر رکوع و سجود اکثر اوقات میں آنحضرت سے ثابت ہیں اُس قدر رکوع و سجود کرے جیسا کہ دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت اختصار اور اکمال میں اوروں سے زائد تھے یعنے دونوں امروں کی رعایت کرتے تھے ۱۲ [۲] یعنی تکبیر سے تمام افعال جو نماز کے متعلق نہیں ہیں حرام ہو جاتے ہیں اور سلام پھیرنے سے تمام افعال غیر نماز کے حلال ہو جاتے ہیں یہی مذہب ہے جمہور علماء کا اور حنفیہ میں امام ابو یوسف کا اور کہا امام ابو حنیفہ رح نے جو لفظ تعظیم پر دلالت کرے اس سے نماز شروع کرنی جائز ہے ۱۲

ویسلم انما الامر علی وجهه وابو نضرة اسمه منذر بن مالك بن قطعة **باب** فی نشر الاصابع عند التكبير **حدثنا** قتيبة وابو سعيد الاشج قالا نا يحيى بن يمان عن ابن ابی ذئب عن سعيد بن سمعان عن ابی هريرة قال كان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا كبر للصلوٰة نشر اصابعه **قال** ابو عيسى حديث ابی هريرة قد رواه غير واحد عن ابن ابی ذئب عن سعيد بن سمعان عن ابی هريرة ان النبی صلی الله علیه وسلم كان اذا دخل فی الصلوٰة رفع يديه مدا وهو اصح من رواية يحيى بن اليمان و اخطأ ابن يمان فی هذا الحديث **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا عبيد الله بن عبد المجيد الحنفی نا ابن ابی ذئب عن سعيد بن سمعان قال سمعت ابا هريرة يقول كان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قام الی الصلوٰة رفع يديه مدا **قال** ابو عيسى قال عبد الله وهذا اصح من حديث يحيى بن يمان وحديث يحيى بن يمان خطأ **باب** فی فضل التكبيرة الاولى **حدثنا** عقبة بن مكرم و نصر بن علی قالا نا سلم بن قتيبة عن طعمة بن عمرو عن حبيب بن ابی ثابت عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلى لله اربعين يوما فی جماعة يدرك التكبيرة الاولى كتب له براء تان براءة من النار وبراءة من النفاق **قال** ابو عيسى قد روی هذا الحديث عن انس موقوفا ولا اعلم احدا رفعه الا ما روى مسلم بن قتيبة عن طعمة بن عمرو وانما يروى هذا عن حبيب بن ابی حبيب البجلی عن انس بن مالك قوله **حدثنا** بذلك هناد نا وكيع عن خالد بن طهمان عن حبيب بن ابی حبيب البجلی عن انس قوله ولم يرفعه وروى اسمعيل بن عياش هذا الحديث عن عمارة بن غزية عن انس بن مالك عن عمر بن الخطاب عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو هذا وهذا حديث غير محفوظ وهو حديث مرسل عمارة بن غزية لم يدرك انس بن مالك **باب** ما يقول عند افتتاح الصلوٰة **حدثنا** محمد بن موسى البصری نا جعفر بن سليمن الضبعی عن علی بن علی الرفاعی عن ابی المتوكل عن ابی سعيد الخدری قال كان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قام الی الصلوٰة بالليل كبر

اور سلام پھیرلے بیشک یہ حکم اپنی اصلی حالت پر ہے اور ابو نضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے **باب** تکبیر کے وقت انگلیوں کے کھولنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور ابو سعید اشج نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے یحییٰ بن یمان نے ابن ابی ذئب سے اُس نے سعید بن سمعان سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُس نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تو انگلیونکو کھولتے تھے۔ کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث کو کئی اور لوگوں نے روایت کیا ہے ابن ابی ذئب سے اُس نے سعید بن سمعان سے اُس نے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں داخل ہوتے تو اُٹھاتے ہاتھونکو بحالیکہ دراز کرنیوالے ہوتے۔ اور یہ روایت صحیح ہے یحییٰ بن یمان کی روایت سے۔ اور ابن یمان نے اس حدیث میں خطا کی ہے **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمن نے کہا خبر دی ہم کو عبیداللہ بن عبدالمجید حنفی نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی ذئب نے سعید بن سمعان سے کہا اُس نے سنا میں نے ابا ہریرہ سے کہ کہتا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی طرف کھڑے ہوتے تو ہاتھون کو اُٹھاتے حالانکہ ان کو دراز کرنیوالے ہوتے کہا ابو عیسیٰ نے کہا عبداللہ نے اور یہ روایت صحیح ہے یحییٰ بن یمان کی حدیث سے اور حدیث یحییٰ بن یمان کی خطا ہے **باب** تکبیر اولیٰ کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے عقبہ بن مکرم اور نصر بن علی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے مسلم بن قتیبہ نے طعمہ بن عمرو سے اُس نے حبیب بن ابی ثابت سے اُس نے انس بن مالک سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چالیس روز اللہ کیواسطے جماعت میں تکبیر اولیٰ کو پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے واسطے دو چیزوں سے خلاصی لکھتا ہے۔ ایک خلاصی آگ سے دوسرے خلاصی نفاق سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث انس سے موقوف بھی روایت کی گئی ہے۔ اور میں کسی کو جانتا نہیں کہ اسکو مرفوع کیا ہو مگر وہ روایت جو بواسطہ مسلم بن قتیبہ کے طعمہ بن عمرو سے مروی ہے اور سوا اس کے نہیں کہ یہ حدیث بواسطہ حبیب بن ابی حبیب بجلی کے انس بن مالک سے قول اس کا مروی ہے **حدیث** کی ہم سے ساتھ اس کے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے خالد بن طہمان سے اُس نے حبیب بن حبیب بجلی سے اُس نے انس سے قول اسکا اور اُس نے اسکو مرفوع نہیں کیا۔ اور روایت کیا اسماعیل بن عیاش نے اس حدیث کو عمارہ بن غزیہ سے اُس نے انس بن مالک سے اُس نے عمر بن الخطاب سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی۔ اور یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔ اور یہ حدیث عمارہ بن غزیہ کی مرسل ہے اُس نے انس بن مالک کو نہیں پایا **باب** نماز شروع کرنے کے وقت کیا کہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن موسیٰ بصری نے کہا حدیث کی ہم سے جعفر بن سلیمان ضبعی نے اُس نے علی بن علی رفاعی سے اُسنے ابی المتوکل سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کیطرف کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے

ثم یقول سبحٰنک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک ثم یقول اللہ اکبر کبیرا ثم یقول اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطٰن الرجیم من ھمزہ ونفخہ ونفثہ و فی الباب عن علی و عبد اللہ بن مسعود و عائشۃ و جابر وجبیر بن مطعم وابن عمر **قال** ابو عیسیٰ و حدیث ابی سعید اشھر حدیث فی ھٰذا الباب و قد اخذ قوم من اھل العلم بھٰذا الحدیث واما اکثر اھل العلم فقالوا انما یروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک وھٰکذا روی عن عمر بن الخطاب وعبد اللہ ابن مسعود والعمل علیٰ ھٰذا عند اکثر اھل العلم من التابعین وغیرھم و قد تکلم فی اسناد حدیث ابی سعید کان یحیی بن سعید یتکلم فی علی بن علی و قال احمد لا یصح ھٰذا الحدیث **حدثنا** الحسن بن عرفۃ ویحیی بن موسیٰ قالا نا ابو معٰویۃ عن حارثۃ بن ابی الرجال عن عمرۃ عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ قال سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک **قال** ابو عیسیٰ ھٰذا حدیث لا نعرفہ الا من ھٰذا الوجہ وحارثۃ قد تکلم فیہ من قبل حفظہ وابو الرجال اسمہ محمد بن عبد الرحمٰن **باب** ما جاء فی ترک الجھر ببسم اللہ الرحمٰن الرحیم **حدثنا** احمد بن منیع نا اسمٰعیل بن ابراھیم نا سعید الجریری عن قیس بن عبایۃ عن ابن عبد اللہ بن مغفل قال سمعنی ابی وانا فی الصلوٰۃ اقول بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فقال لی ای بنی محدث ایاک والحدث قال ولم ار احدا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ابغض الیہ الحدث فی الاسلام یعنی منہ وقال و قد صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومع ابی بکر وعمر وعثمان فلم اسمع احدا منھم یقولھا فلا تقلھا اذا انت صلیت فقل الحمد للہ رب العالمین **قال** ابو عیسیٰ حدیث عبد اللہ بن مغفل حدیث حسن والعمل علیہ عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منھم ابو بکر وعمر وعثمان وعلی وغیرھم ومن بعدھم من التابعین

پھر یہ کہتے سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک پھر کہتے اللہ اکبر کبیرا پھر کہتے اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطٰن الرجیم من ھمزہ ونفخہ ونفثہ اور اس باب میں روایت ہے علی اور عبد اللہ بن مسعود اور عائشہ اور جابر اور جبیر بن مطعم اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث ابی سعید کی اس باب میں تمام حدیثوں سے زیادہ مشہور ہے۔ اور ایک قوم نے اہل علم سے ساتھ اسی حدیث کے تمسک کیا ہے اور اکثر اہل علم نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ یہ کہتے تھے سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک اور ایسا ہی عمر بن الخطاب اور عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک تابعین وغیرہ سے اسی پر ہے اور ابی سعید کی حدیث کی سند میں کلام کیا گیا ہے یحییٰ بن سعید علی بن علی کے حق میں کلام کرتا تھا اور کہا امام احمد نے یہ حدیث صحیح نہیں **حدیث** کی ہم سے حسن بن عرفہ اور یحییٰ بن موسیٰ نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے حارثہ بن ابی الرجال سے اس نے عمرہ سے اُسنے عائشہ سے کہا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے تو یہ کہتے تھے سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک کہا ابو عیسیٰ نے یہ ایسی حدیث ہے کہ ہم اسکو سوائے اس وجہ کے اور کسی وجہ سے نہیں پہچانتے اور حارثہ کے حق میں اُس کے حافظہ کی جہت سے کلام کیا گیا ہے اور ابو الرجال کا نام محمد بن عبد الرحمٰن ہے **باب** بیان میں ترک جہر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہم سے سعید جریری نے قیس بن عبایہ سے اُس نے ابن عبد اللہ بن مغفل سے کہا اُس نے مجھ سے میرے باپ نے سنا اُس حالت میں کہ میں نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہتا تھا۔ تو اُس نے مجھے کہا اے میرے بیٹے بچ تو نئی بات سے اور میں نے کسی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے نہیں دیکھا کہ اُس کے نزدیک اسلام میں نئی بات نکالنے سے کوئی چیز زیادہ بُری ہو اور کہا اُس نے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور حضرت ابی بکر صدیق اور عمر اور عثمان کے ساتھ نماز پڑھی ہے پس کسی کو یہ کہتے نہیں سُنا سو تو بھی مت کہہ جب تو نماز پڑھے تو کہہ الحمد للہ رب العالمین کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن مغفل کی حسن ہے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے اسی پر ہے۔ انہیں سے ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی وغیرہ ہیں اور پیچھے تابعین میں سے بھی کئی ہیں۔

ف یعنے اے اللہ میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں اور تیری حمد کرتا ہوں اور برکت والا ہے نام تیرا اور بلند ہے عزت تیری اور نہیں کوئی معبود سوائے تیرے۔ یہ دعا پڑھکر بعد اس کے یہ کلمہ کہتے۔ اللہ اکبر کبیرا یعنے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے بعد اُس کے یہ کہتے میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے جو سننے والا ہے جاننے والا شیطان مردود سے اُس کے وسوسہ اور کبر اور سحر سے اور صحیحین میں اس دعا کی جگہ یہ دعا آئی ہے اللھم باعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللھم نقنی من الخطایا کما ینقی الثوب الابیض من الدنس اللھم اغسل خطایای بالماء والثلج والبرد۔ اس روایت کی سند متن کی روایت سے زیادہ قوی ہے۔ اور متن کی روایت مسلم میں بھی آئی ہے مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے ۱۲ ✤ ✤ ✤ ✤

وبه يقول سفيان الثوری وابن المبارك واحمد واسحاق لا يرون ان يجهر ببسم الله الرحمن الرحيم قالوا ويقولها فی نفسه **باب** من رای الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم **حدثنا** احمد بن عبدة نا المعتمر بن سليمان قال حدثنی اسماعيل بن حماد عن ابی خالد عن ابن عباس قال كان النبی صلی الله عليه وسلم يفتتح صلوته ببسم الله الرحمن الرحيم **قال** ابو عيسی وليس اسناده بذاك وقد قال بهذا عدة من اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم منهم ابو هريرة وابن عمر وابن عباس وابن الزبير ومن بعدهم من التابعين رأوا الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم وبه يقول الشافعی واسماعيل بن حماد وهو ابن ابی سليمان وابو خالد هو ابو خالد الوالبی واسمه هرمز وهو كوفی **باب** فی افتتاح القراءة بالحمد لله رب العالمين **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن قتادة عن انس قال كان رسول الله صلی الله عليه وسلم وابو بكر وعمر وعثمان يفتتحون القراءة بالحمد لله رب العالمين **قال** ابو عيسی هذا حديث حسن صحيح والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم كانوا يستفتحون القراءة بالحمد لله رب العالمين قال الشافعی انما معنی هذا الحديث ان النبی صلی الله عليه وسلم وابا بكر وعمر وعثمان كانوا يفتتحون القراءة بالحمد لله رب العالمين معناه انهم كانوا يبدءون بقراءة فاتحة الكتاب قبل السورة وليس معناه انهم كانوا لا يقرءون بسم الله الرحمن الرحيم وكان الشافعی يری ان يبدأ ببسم الله الرحمن الرحيم وان يجهر بها اذا جهر بالقراءة **باب** ما جاء انه لا صلوة الا بفاتحة الكتاب **حدثنا** ابن ابی عمر وعلی بن حجر قالا نا سفيان عن الزهری عن محمود بن الربيع عن عبادة بن الصامت عن النبی صلی الله عليه وسلم قال لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب وفی الباب عن ابی هريرة وعائشة وانس وابی قتادة وعبد الله بن عمرو **قال** ابو عيسی حديث عبادة حديث حسن صحيح والعمل عليه عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم منهم عمر بن الخطاب وجابر بن عبد الله وعمران بن حصين وغيرهم قالوا لا تجزی صلوة الا بقراءة فاتحة الكتاب

اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق یہ لوگ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو پکار کر پڑھنا جائز نہیں رکھتے یہ لوگ کہتے ہیں کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو دل میں پڑھے **باب** جس شخص نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو پڑھنا جائز رکھا **حدیث** کی ہم سے احمد بن عبدہ نے کہا حدیث کی ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا حدیث کی مجھے اسماعیل بن حماد نے ابی خالد سے اُس نے ابن عباس سے کہا اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو ساتھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے شروع کرتے تھے کہا ابو عیسٰی نے اس کی سند قوی نہیں اور کہا ہے ساتھ اس کے چند اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے - انہیں سے ابو ہریرہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابن زبیر ہیں - اور پیچھے ان کے تابعین نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پکار کر پڑھنا جائز رکھا ہے - اور ساتھ اسی کے کہتا ہے شافعی - اور اسماعیل بن حماد اور وہ بیٹا ابی سلیمان کا ہے اور ابو خالد اور وہ ابو خالد والبی ہے اور نام اُس کا ہرمز ہے اور یہ کوفی ہے **باب** بیان میں شروع کرنے قرأت کے ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُس نے انس سے کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان قرارت کو ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے شروع کرتے تھے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین اور من بعدہم سے اسی پر ہے یہ لوگ قرأت کو ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے شروع کرتے تھے کہا امام شافعی نے معنے اس حدیث کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان قرارت کو ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے شروع کرتے تھے یہ ہیں کہ سورہ کے پہلے ساتھ قرأت فاتحۃ الکتاب کے شروع کرتے تھے اور اس کے یہ معنے نہیں کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہی نہ تھے - اور امام شافعی کا مذہب تھا کہ ساتھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے شروع کیا جاوے اور بسم اللہ کو پکار کر پڑھا جاوے جب قرارت پکار کر پڑھی جائے **باب** اس بیان میں کہ نہیں نماز ہوتی مگر ساتھ فاتحۃ الکتاب کے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر اور علی بن حجر نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے سفیان نے زہری سے اُس نے محمود بن ربیع سے اُس نے عبادہ بن صامت سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے نہیں نماز ہوتی اُس شخص کی جو فاتحۃ الکتاب نہ پڑھے اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عائشہ اور انس اور ابی قتادہ اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسٰی نے حدیث عبادہ کی حسن صحیح ہے - اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے اسی پر ہے ان میں سے عمر بن الخطاب اور جابر بن عبد اللہ اور عمران بن حصین وغیرہ ہیں - کہ کہا انھوں نے نہیں کافی ہوتی نماز مگر ساتھ پڑھنے فاتحۃ الکتاب کے

ف[1] اکثر روایات اسی پر دال ہیں کہ بسم اللہ کو پکار کر نہ پڑھنا چاہیے اور بعض سے اس کے برعکس ثابت ہوتا ہے - غرضکہ دونوں امر جائز ہیں مگر اولیٰ یہی ہے کہ بسم اللہ کو پکار کر نہ پڑھا جاوے چنانچہ امام بخاری کا مذہب بھی یہی ہے ۱۲

وبہ یقول ابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق **باب** ما جاء فی التامین **حدثنا** بندار نا یحییٰ بن سعید وعبد الرحمن بن مهدی قالا نا سفیان عن سلمۃ بن کہیل عن حجر بن عنبس عن وائل بن حجر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین وقال اٰمین ومد بہا صوتہ وفی الباب عن علی وابی ہریرۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث وائل بن حجر حدیث حسن وبہ یقول غیر واحد من اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ومن بعدہم یرون ان یرفع الرجل صوتہ بالتامین ولا یخفیہا وبہ یقول الشافعی واحمد واسحاق وروی شعبۃ ہٰذا الحدیث عن سلمۃ بن کہیل عن حجر ابی العنبس عن علقمۃ بن وائل عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقال اٰمین وخفض بہا صوتہ **قال** ابو عیسیٰ سمعت محمدا یقول حدیث سفیان اصح من حدیث شعبۃ فی ہٰذا واخطأ شعبۃ فی مواضع من ہٰذا الحدیث فقال عن حجر ابی العنبس وانما ہو حجر بن العنبس ویکنی ابا السکن وزاد فیہ عن علقمۃ بن وائل ولیس فیہ عن علقمۃ وانما ہو حجر بن عنبس عن وائل بن حجر وقال وخفض بہا صوتہ وانما ہو ومد بہا صوتہ **قال** ابو عیسیٰ وسالت ابا زرعۃ عن ہٰذا الحدیث فقال حدیث سفیان فی ہٰذا اصح قال وروی العلاء بن صالح الاسدی عن سلمۃ بن کہیل نحو روایۃ سفیان **قال** ابو عیسیٰ ثنا ابو بکر محمد بن ابان نا عبد اللہ بن نمیر عن العلاء بن صالح الاسدی عن سلمۃ بن کہیل عن حجر بن عنبس عن وائل بن حجر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث سفیان عن سلمۃ بن کہیل **باب** ما جاء فی فضل التامین **حدثنا** ابو کریب محمد بن العلاء نا زید بن حباب قال حدثنی مالک بن انس نا الزہری عن سعید بن المسیب وابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا امّن الامام فامنوا فانہ من وافق تامینہ تامین الملٰئکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ

اور ساتھ اسی کے کہتا ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** آمین کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے سفیان نے سلمہ بن کہیل سے اُس نے حجر بن عنبس سے اُسنے وائل بن حجر سے کہا اُسنے سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھا آپ نے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین اور کہا آمین اور دراز کیا آپ نے ساتھ اُسکے آواز اپنی کو اور اس باب مین روایت ہے علی اور ابی ہریرہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث وائل بن حجر کی حسن ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتے ہین کئی ایک اہل علم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین اور من بعد ہم سے انکا مذہب ہے کہ آدمی آمین کہے ساتھ اپنی آواز کہ بلند کرے اور پوشیدہ نہ کرے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے شافعی اور احمد اور اسحاق۔ اور روایت کیا ہے شعبہ نے اس حدیث کو سلمہ بن کہیل سے اُسنے حجر ابی العنبس سے اُسنے علقمہ بن وائل سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین اور کہا آمین اور پوشیدہ کیا ساتھ اس کے آواز اپنی کو کہا ابو عیسیٰ نے کہ سُنا مین نے محمد سے کہ کہتا حدیث سفیان کی صحیح ہے شعبہ کی حدیث سے جو اس باب مین مروی ہے اور شعبہ نے اس حدیث مین کئی جگہ مین خطا کی ہے۔ سو کہا اُس نے روایت ہے حجر ابی العنبس سے اور حالانکہ وہ حجر بن عنبس ہے۔ اور کنیت اُس کی ابا السکن ہے اور زیادہ کیا اُس نے یہ کہ روایت ہے علقمہ بن وائل سے حالانکہ اسمین علقمہ نہین ہے۔ یہ روایت تو بواسطہ حجر بن عنبس کے وائل بن حجر سے ہے اور کہا اُس نے پوشیدہ کیا آپ نے ساتھ اُسکے آواز اپنی کو حالانکہ اس مین یہ ہے کہ دراز کیا آپ نے ساتھ اس کے آواز اپنی کو کہا ابو عیسیٰ نے اور سوال کیا مین نے ابا زرعہ کو اس حدیث سے سو کہا اُسنے حدیث سفیان کی اس باب مین صحیح ہے کہا اُس نے روایت کی علا بن صالح اسدی نے سلمہ بن کہیل سے مثل روایت سفیان کے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث کی ہم سے ابو بکر محمد بن ابان نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن نمیر نے علا بن صالح اسدی سے اُسنے سلمان بن کہیل سے اُس نے حجر بن عنبس سے اُس نے وائل بن حجر سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل روایت سفیان کے جو سلمہ بن کہیل سے ہے **باب** آمین کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابو کریب یعنی محمد بن علا نے کہا حدیث کی ہم سے زید بن خباب نے کہا حدیث کی مجھے مالک بن انس نے کہا حدیث کی ہم سے زہری نے سعید بن مسیب اور ابی سلمہ سے اُنھون نے ابی ہریرہ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جیسے فرشتے آمین کہتے ہین اسواسطے کہ جسکا آمین کہنا فرشتون کے آمین کہنے کے موافق پڑیگا تو اُس کے گذشتہ گناہ بخشے جاوینگے

---

[۱] آمین کے معنے یہ ہین کہ الٰہی ہماری دعا قبول ہو یعنے جسطرح فرشتے خدا کی رحمت پر بھروسا کر کے حضور دل سے آمین کہتے ہین ویسے ہی تم بھی آمین کہو کہ جب تمھارا اور انکا آمین کہنا موافق پڑیگا تو گناہون کی مغفرت ہوگی۔ ظاہراً اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ گناہ صغیرہ اور کبیرہ سب بخشے جاوینگے اور اس حدیث (ایک نماز سے دوسری نماز تک بیچ کے گناہ کے لیے کفارت ہے جبتک کہ کبیرہ گناہون سے بچے) سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز سے گناہ کبیرے معاف نہین ہوتے اس لیے کہ جب فرضون سے تمام گناہ معاف نہین ہوئے تو سنتون سے کب معاف ہون گے لیکن گناہون کا معاف ہونا کچھ آمین کی سنت پر موقوف نہین بلکہ فرشتون کی آمین کے موافق ہونے پر موقوف ہے یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ ایک امر مین یہ خاصہ رکھدیا اور دوسرے مین اور یہ کچھ ضروری نہین کہ مثلاً جو شخص اعلیٰ رتبہ کا ہو اسمین جمیع اوصاف پائے جاوین بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک صفت ادنیٰ مرتبہ والے مین موجود ہوتی ہے اور جو اُس سے بڑا ہو اُس مین نہین ہوتی مثلاً صحابہ کبار کے مناقب ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ ہان حق الناس تو دلیل خارجی سے معلوم ہوتے ہین کہ یہ معاف نہونگے ۱۲

قال ابو عيسى حديث ابى هريرة حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فى السكتتين **حدثنا** محمد بن المثنى نا عبد الاعلى عن سعيد عن قتادة عن الحسن عن سمرة قال سكتتان حفظتهما عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فانكر ذلك عمران بن حصين قال حفظنا سكتة فكتبنا الى ابى بن كعب بالمدينة فكتب ابى ان حفظ سمرة قال سعيد فقلنا لقتادة ما هاتان السكتتان قال اذا دخل فى صلوته واذا فرغ من القراءة ثم قال بعد ذلك واذا قرأ ولا الضالين قال وكان يعجبه اذا فرغ من القراءة ان يسكت حتى يتراد اليه نفسه قال وفى الباب عن ابى هريرة **قال** ابو عيسى حديث سمرة حديث حسن وهو قول غير واحد من اهل العلم يستحبون للامام ان يسكت بعدما يفتتح الصلوة وبعد الفراغ من القراءة وبه يقول احمد واسحاق واصحابنا **باب** ما جاء فى وضع اليمين على الشمال فى الصلوة **حدثنا** قتيبة نا ابو الاحوص عن سماك بن حرب عن قبيصة بن هلب عن ابيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤمنا فياخذ شماله بيمينه قال وفى الباب عن وائل بن حجر وغطيف بن الحارث وابن عباس وابن مسعود وسهل بن سعد **قال** ابو عيسى حديث هلب حديث حسن والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم يرون ان يضع الرجل يمينه على شماله فى الصلوة ورأى بعضهم ان يضعهما فوق السرة ورأى بعضهم ان يضعهما تحت السرة وكل ذلك واسع عندهم واسم هلب يزيد بن قنافة الطائى **باب** ما جاء فى التكبير عند الركوع والسجود **حدثنا** قتيبة نا ابو الاحوص عن ابى اسحاق عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة والاسود عن عبد الله بن مسعود قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبر فى كل خفض ورفع وقيام وقعود وابو بكر وعمر وفى الباب عن ابى هريرة وانس وابن عمر وابى مالك الاشعرى وابى موسى وعمران بن حصين ووائل بن حجر وابن عباس **قال** ابو عيسى حديث عبد الله بن مسعود حديث حسن صحيح والعمل عليه عند اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم منهم ابو بكر وعمر وعثمان وعلى وغيرهم ومن بعدهم من التابعين وعليه عامة الفقهاء والعلماء **حدثنا** عبد الله بن منير قال سمعت على بن الحسن قال انا عبد الله بن المبارك عن ابن جريج عن الزهرى عن ابى بكر بن عبد الرحمن عن ابى هريرة

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ کی حسن صحیح ہے **باب** دونوں سکتوں کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الاعلیٰ نے سعید سے اُس نے قتادہ سے اُس نے حسن سے اُس نے سمرہ سے کہا اُنہوں نے دو سکتے ہیں میں اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد رکھتا ہوں پس عمران بن حصین نے انکا انکار کیا کہا کہ میں ایک سکتہ یاد رکھتا ہوں۔ پھر ہمنے ابی بن کعب کی طرف مدینہ میں لکھا پس اُس نے میری طرف لکھا کہ سمرہ یاد رکھتا ہے کہا سعید نے سو ہمنے قتادہ سے کہا کہ وہ دو سکتے کون سے ہیں کہا اُس نے ایک یہ کہ جب آدمی نماز میں داخل ہو اور دوسرا جب قرارت سے فارغ ہو پھر اُس نے بعد اُس کے کہا کہ جب ولا الضالین کہے کہا اُس نے اور آپ کو پسند تھا کہ جب قرارت سے فارغ ہوں تو چپ کریں تاکہ آپ کی سانس آرام پکڑ جائے کہا اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سمرہ کی حسن ہے اور یہ قول ہے کئی ایک اہل علم کا کہ امام کے واسطے مستحب جانتے ہیں کہ بعد شروع کرنے نماز کے اور بعد فارغ ہونے کے قرارت سے چپ کرے۔ اور ساتھ اسی کے کہتے ہیں امام احمد اور اسحاق اور ہمارے اصحاب **باب** بیان میں داہنے ہاتھ رکھنے کے بائیں پر نماز میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابوالاحوص نے سماک بن حرب سے اُسنے قبیصہ بن ہلب سے اُس نے اپنے باپ سے کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کراتے پس بائیں ہاتھ کو پکڑتے داہنے ہاتھ سے کہا ترمذی نے اور اس باب میں روایت ہے وائل بن حجر اور غطیف بن حارث اور ابن عباس اور ابن مسعود اور سہل بن سہل سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے ہلب کی حدیث حسن ہے۔ اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین اور من بعدہم سے جائز رکھتے ہیں یہ کہ رکھے آدمی نماز میں داہنا ہاتھ بائیں پر اور بعض کا یہ مذہب ہے کہ ہاتھوں کو ناف کے اوپر باندھے۔ اور بعضے نیچے باندھنا جائز رکھتے ہیں۔ اور یہ سب اُن کے نزدیک جائز ہے۔ اور ہلب کا نام یزید بن قنافۃ الطائی ہے **باب** رکوع اور سجود کے وقت تکبیر کہنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابوالاحوص نے ابی اسحق سے اُس نے عبدالرحمن بن اسود سے اُسنے علقمہ اور اسود سے اُس نے عبداللہ بن مسعود سے کہا اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نیچے جانے اور اُٹھنے کے وقت تکبیر پڑھتے تھے اور قیام اور قعود کے وقت بھی اور ابوبکر اور عمر بھی اور اس باب میں ابی ہریرہ اور انس اور ابن عمر اور ابی مالک اشعری اور ابی موسیٰ اور عمران بن حصین اور وائل بن حجر اور ابن عباس سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عبداللہ بن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے اور نبی صلعم کے اصحاب کے نزدیک عمل اسی پر ہے جنمیں ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور سوا ان کے اور بعد انکے تابعین اور عام فقہا اور علما بھی اسی پر ہیں **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن منیر نے کہا سنا میں نے علی بن حسن سے کہا اُس نے خبر دی مجھے عبداللہ بن مبارک نے اُس نے ابن جریج سے اُسنے زہری سے اُسنے ابی بکر بن عبدالرحمن سے اُسنے ابی ہریرہ سے

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یکبر وھو یھوی **قال** ابو عیسیٰ ھٰذا حدیث حسن صحیح وھو قول اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم قالوا یکبر الرجل وھو یھوی للرکوع والسجود **باب** رفع الیدین عند الرکوع **حدثنا** قتیبۃ وابن ابی عمر قالا ثنا سفیان بن عیینۃ عن الزھری عن سالم عن ابیہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ یرفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ واذا رکع واذا رفع راسہ من الرکوع وزاد ابن ابی عمر فی حدیثہ وکان لا یرفع بین السجدتین **قال** ابو عیسیٰ ثنا الفضل بن الصباح البغدادی ثنا سفیان بن عیینۃ ثنا الزھری بھٰذا الاسناد نحو حدیث ابن ابی عمر قال وفی الباب عن عمر وعلی ووائل بن حجر ومالک ابن الحویرث وانس وابی ھریرۃ وابی حمید وابی اسید وسھل بن سعد ومحمد بن مسلمۃ وابی قتادۃ وابی موسی الاشعری وجابر وعمیر اللیثی **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وبھٰذا یقول بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منھم ابن عمر وجابر بن عبد اللہ وابو ھریرۃ وانس وابن عباس وعبد اللہ بن الزبیر وغیرھم ومن التابعین الحسن البصری وعطاء وطاؤس ومجاھد ونافع وسالم بن عبد اللہ وسعید بن جبیر وغیرھم وبہ یقول عبد اللہ بن المبارک والشافعی واحمد واسحاق وقال عبد اللہ بن المبارک قد ثبت حدیث من یرفع وذکر حدیث الزھری عن سالم عن ابیہ ولم یثبت حدیث ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یرفع الا فی اول مرۃ **حدثنا** بذٰلک احمد بن عبدۃ الاٰملی ثنا وھب بن زمعۃ عن سفیان بن عبد الملک عن عبد اللہ بن المبارک **حدثنا** ھناد نا وکیع عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمٰن بن الاسود عن علقمۃ قال قال عبد اللہ بن مسعود الا اصلی بکم صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلم یرفع یدیہ الا فی اول مرۃ قال وفی الباب عن البراء بن عازب **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن مسعود حدیث حسن وبہ یقول غیر واحد من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وھو قول سفیان واھل الکوفۃ **باب** ماجاء فی وضع الیدین علی الرکبتین فی الرکوع **حدثنا** احمد بن منیع نا ابو بکر بن عیاش نا ابو حصین عن ابی عبد الرحمٰن السلمی قال قال لنا عمر بن الخطاب ان الرکب سنت لکم فخذوا بالرکب

یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت نیچے جاتے تھے تکبیر پڑھتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور من بعدہم سے کہا اُنھون نے تکبیر پڑھے مرد جسوقت کہ رکوع اور سجود مین جاوے **باب** رکوع کے وقت رفع یدین کرنیکے بیان مین **حدیث** کی ہم سے قتیبہ اور ابن ابی عمر نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُس نے زہری سے اُس نے سالم سے اُنہنے اپنے باپ سے کہا اُسنے دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھنے کے وقت دونون ہاتھونکو کاندھون کے برابر اُٹھاتے تھے۔ اور نیز وقت رکوع کے اور جب رکوع سے سر کو اُٹھاتے۔ اور اپنی حدیث مین ابن عمر نے کہا ہی کہ سجدتین کے وقت نہین اُٹھاتے تھے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث کی ہم سے فضل بن الصباح بغدادی نے کہا اُس نے حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا اُس نے حدیث کی ہم سے زہری نے اُسی اسناد سے مثل حدیث ابن عمر کے کہا ابو عیسیٰ نے اور اس باب مین عمر اور علی اور وائل بن حجر اور مالک ابن الحویرث اور انس اور ابو ہریرہ اور ابی حمید اور ابی اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ابی قتادہ اور ابی موسیٰ اشعری اور جابر اور عمیر اللیثی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض اہل علم کا بھی یہی قول ہے جنمین ابن عمر اور جابر بن عبد اللہ اور ابی ہریرۃ اور انس اور ابن عباس اور عبد اللہ بن زبیر وغیرہ اور تابعین سے حسن بصری اور عطا اور طاؤس اور مجاہد اور نافع اور سالم بن عبد اللہ اور سعید بن جبیر وغیرہ ہین اور یہی قول ہے عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق کا اور کہا عبد اللہ بن مبارک نے من یرفع کی حدیث سے ثابت ہے اور ذکر کی ہے اُسنے حدیث زہری کی سالم سے اُس نے اپنے باپ سے۔ اور ابن مسعود کی حدیث یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین اُٹھایا ہاتھون کو مگر اول مرتبہ ثابت نہین **حدیث** کی ہمسے اسی کے ساتھ احمد بن عبدۃ آملی نے کہا اُس نے حدیث کی ہم سے وہب بن زمعہ نے اُسنے سفیان بن عبد الملک سے اُسنے عبد اللہ بن مبارک سے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اُس نے سفیان سے اُس نے عاصم بن کلیب سے اُس نے عبد الرحمٰن بن اسود سے اُس نے علقمہ سے کہا اُسنے کہا عبد اللہ بن مسعود نے کہ کیا نہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ پڑھاؤن پس اُس نے نماز پڑھی اول مرتبہ کے سوا اُنہنے اپنے ہاتھون کو نہین اُٹھایا۔ کہا اُسنے اور اس باب مین براء بن عازب سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن مسعود کی حدیث حسن ہے۔ اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی ایک اہل علم کا یہی قول ہی۔ اور نیز کئی ایک تابعین کا اور وہی قول ہے سفیان اور اہل کوفہ کا **باب** رکوع کے وقت گھٹنون پر ہاتھ رکھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے کہا حدیث کی ہمسے ابو حصین نے اُسنے ابی عبد الرحمٰن سلمی سے کہا اُس نے ہمکو عمر بن خطاب نے کہا کہ گھٹنونکا پکڑنا تمھارے لئے سنت ہی پس تم گھٹنونکو پکڑو

قال و فی الباب عن سعد و انس و ابی حمید و ابی اسید و سهل بن سعد و محمد بن مسلمة و ابی مسعود **قال** ابو عیسیٰ حدیث عمر حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین ومن بعدهم لا اختلاف بینهم فی ذلک الا ما روی عن ابن مسعود و بعض اصحابه انهم کانوا یطبقون والتطبیق منسوخ عند اهل العلم قال سعد بن ابی وقاص کنا نفعل ذلک فنهینا عنه و امرنا ان نضع الاکف علی الرکب **حدثنا** قتیبة نا ابو عوانة عن ابی یعفور عن مصعب بن سعد عن ابیه سعد بهذا **باب** ما جاء انه یجافی یدیه عن جنبیه فی الرکوع **حدثنا** بندار نا ابو عامر العقدی نا فلیح بن سلیمان نا عباس بن سهل قال اجتمع ابو حمید و ابو اسید و سهل بن سعد و محمد بن مسلمة فذکروا صلوٰة رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ابو حمید انا اعلمکم بصلوٰة رسول الله صلی الله علیه وسلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رکع فوضع یدیه علی رکبتیه کانه قابض علیهما و وتر یدیه فنحاهما عن جنبیه قال و فی الباب عن انس **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی حمید حدیث حسن صحیح وهو الذی اختاره اهل العلم ان یجافی الرجل یدیه عن جنبیه فی الرکوع والسجود **باب** ما جاء فی التسبیح فی الرکوع والسجود **حدثنا** علی بن حجر نا عیسیٰ بن یونس عن ابن ابی ذئب عن اسحاق بن یزید الهذلی عن عون بن عبد الله بن عتبة عن ابن مسعود ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا رکع احدکم فقال فی رکوعه سبحان ربی العظیم ثلث مرات فقد تم رکوعه وذلک ادناه واذا سجد فقال فی سجوده سبحان ربی الاعلی ثلث مرات فقد تم سجوده وذلک ادناه قال و فی الباب عن حذیفة و عقبة بن عامر **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن مسعود لیس اسناده بمتصل عون بن عبد الله بن عتبة لم یلق ابن مسعود والعمل علی هذا عند اهل العلم یستحبون ان لا ینقص الرجل فی الرکوع والسجود من ثلث تسبیحات وروی عن ابن المبارک انه قال استحب للامام ان یسبح خمس تسبیحات لکی یدرک من خلفه ثلث تسبیحات وهکذا قال اسحاق بن ابراهیم **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد قال انبانا شعبة عن الاعمش قال سمعت سعد بن عبیدة یحدث عن المستورد عن صلة بن زفر عن حذیفة انه صلی مع النبی صلی الله علیه وسلم فکان یقول فی رکوعه سبحان ربی العظیم و فی سجوده سبحان ربی الاعلی

کہا اُس نے اور اس باب میں سعد اور انس اور ابی حمید اور ابی اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ابی مسعود سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عمر کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عمل اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین اور من بعدہم سے یہی ہے اور اس میں اُنکے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے مگر اسمیں کہ جو روایت کیا ہے ابن مسعود اور بعض اصحاب نے کہ وہ تطبیق کرتے تھے اور اہل علم کے نزدیک تطبیق منسوخ ہے کہا سعد ابن ابی وقاص نے ہم یہ کیا کرتے تھے پس ہم اس سے منع کیے گئے اور اس بات کا حکم ہمیں ملا کہ اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا خبر دی مجھے ابو عوانہ نے ابی یعفور سے اُس نے مصعب بن سعد سے اُس نے باپ اپنے سعد سے ساتھ اس کے **باب** رکوع میں ہاتھوں کو پسلیوں سے جدا رکھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہمسے فلیح بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہم سے عباس بن سہل نے کہا اُس نے جمع ہوئے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ پس اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا پس کہا ابو حمید نے میں تمسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو اچھا جانتا ہوں یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا پس اُنھوں نے دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا گویا کہ اُنپر آنحضرت قابض ہیں۔ اور چلا مارا اپنے ہاتھوں کو پس دور کیا اپنی پسلیوں سے کہا اُس نے اس باب میں انس سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابو حمید کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم نے یہی بات اختیار کی ہے کہ رکوع اور سجود میں آدمی اپنے ہاتھوں کو پسلیوں سے جدا رکھے **باب** رکوع اور سجود میں تسبیح پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہم کو عیسیٰ بن یونس نے ابن ابی ذئب سے اُس نے اسحٰق بن یزید ہذلی سے اُسنے عون بن عبد اللہ بن عتبہ سے اُسنے ابن مسعود سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ جب کوئی تم میں سے رکوع کرے پس تین مرتبہ اپنے رکوع میں سبحان ربی العظیم کہے پس تمام ہو چکا رکوع اُس کا اور یہ ادنی رکوع ہے اور جب سجدہ کرے پس تین مرتبہ اپنے سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ کہے پس تمام ہو چکا سجدہ اُس کا اور یہ ادنی سجدہ ہے اور کہا اُس نے اس باب میں حذیفہ اور عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن مسعود کی حدیث کی اسناد متصل نہیں ہے اور عون بن عبد اللہ بن عتبہ نے ابن مسعود سے ملاقات نہیں کی اور عمل اہل علم کا اس پر ہے کہ وہ مستحب سمجھتے ہیں کہ آدمی رکوع و سجود میں تین مرتبہ سے کم تسبیح نہ کہے اور ابن مبارک سے روایت ہے یہ کہ مستحب ہے امام کیلئے کہ پانچ تسبیحیں کہے تاکہ مقتدی تین تسبیح کو پالیویں اور اسیطرح اسحٰق بن ابراہیم نے کہا ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے اعمش سے کہا اُس نے سنا میں نے سعد بن عبیدہ کو کہ حدیث کرتا تھا مستورد سے وہ صلہ بن زفر سے وہ حذیفہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نماز پڑھی پس آپ رکوع میں کہتے تھے سبحان ربی العظیم اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ

وما اتی علیٰ اٰیۃ الرحمۃ الا وقف وسأل وما اتی علیٰ اٰیۃ عذاب الا وقف وتعوذ **قال** ابو عیسیٰ و ھٰذا حدیث حسن صحیح وثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مھدی عن شعبۃ نحوہ **باب** ما جاء فی النھی عن القراءۃ فی الرکوع والسجود **حدثنا** اسحاق بن موسی الانصاری نا معن نا مالک **ح** وثنا قتیبۃ عن مالک عن نافع عن ابراھیم بن عبد اللہ بن حنین عن ابیہ عن علی بن ابی طالب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس القسی والمعصفر وعن تختم الذھب وعن قراءۃ القراٰن فی الرکوع وفی الباب عن ابن عباس **قال** ابو عیسیٰ حدیث علی حدیث حسن صحیح وھو قول اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم کرھوا القراءۃ فی الرکوع والسجود **باب** ما جاء فی من لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود **حدثنا** احمد بن منیع نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن عمارۃ بن عمیر عن ابی معمر عن ابی مسعود الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجزئ صلوٰۃ لا یقیم الرجل فیھا یعنی صلبہ فی الرکوع والسجود قال وفی الباب عن علی بن شیبان وانس وابی ھریرۃ ورفاعۃ الزرقی **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی مسعود حدیث حسن صحیح والعمل علیٰ ھٰذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم یرون ان یقیم الرجل صلبہ فی الرکوع والسجود وقال الشافعی واحمد واسحاق من لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود فصلوٰتہ فاسدۃ لحدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تجزئ صلوٰۃ لا یقیم الرجل فیھا صلبہ فی الرکوع والسجود وابو معمر اسمہ عبد اللہ بن سخبرۃ وابو مسعود الانصاری البدری اسمہ عقبۃ بن عمرو **باب** ما یقول الرجل اذا رفع راسہ من الرکوع **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد الطیالسی نا عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمۃ الماجشون نا عمی عن عبد الرحمٰن الاعرج عن عبید اللہ بن ابی رافع عن علی بن ابی طالب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع راسہ من الرکوع قال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ملأ السمٰوٰت والارض وملأ ما بینھما وملأ ما شئت من شیئ بعد قال وفی الباب عن ابن عمر وابن عباس وابن ابی اوفٰی وابی جحیفۃ وابی سعید **قال** ابو عیسیٰ حدیث علی حدیث حسن صحیح والعمل علیٰ ھٰذا عند بعض اھل العلم وبہ یقول الشافعی قال یقول ھٰذا فی المکتوبۃ والتطوع وقال بعض اھل الکوفۃ یقول ھٰذا فی صلوٰۃ التطوع ولا یقولہ فی صلوٰۃ المکتوبۃ **باب** منہ آخر

اور رحمت کی کسی ایسی آیت پر نہیں آئے جو نہ ٹھہرے ہوں اور سوال نہ کیا ہو اور عذاب کی کسی آیت پر نہیں آئے جو نہ ٹھہرے ہوں اور پناہ نہ مانگی ہو کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمٰن بن مہدی نے شعبہ سے مثل اسکے **باب** رکوع اور سجدے میں قرات پڑھنے کی ممانعت میں **حدیث** کی ہم سے اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے **ح** اور حدیث کی ہم سے قتیبہ نے مالک سے انہوں نے نافع سے اس نے ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین سے انہوں نے باپ اپنے سے انہوں نے علی بن ابی طالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے لباس قسی اور معصفر سے اور سونے کی انگوٹھی سے اور رکوع میں قرآن کے پڑھنے سے اور اس باب میں ابن عباس سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے علی کی حدیث صحیح ہے اور یہی قول ہے اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور من بعد ہم سے مکروہ جانتے ہیں قرات پڑھنا رکوع اور سجود میں **باب** جو کہ رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ کو کھڑا نہیں کرتا **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے عمارہ بن عمیر سے اس نے ابی معمر سے انہوں نے ابی مسعود انصاری سے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کافی ہوتی نماز اس شخص کی جو اپنی پیٹھ کو رکوع میں کھڑا نہیں کرتا کہا اس باب میں علی بن شیبان اور انس اور ابی ہریرہ اور رفاعہ زرقی سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن صحیح ہے اور عمل اس پر ہے اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور من بعد ہم سے ضروری سمجھتے ہیں یہ کہ آدمی رکوع اور سجود میں اپنی پیٹھ کو کھڑا کرے اور کہا شافعی اور احمد اور اسحٰق نے جو کوئی رکوع اور سجود میں اپنی پیٹھ کو کھڑا نہیں کرتا پس نماز اسکی فاسد ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ جو کوئی رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ کو سیدھا نہیں کرتا پس نماز اسکی نہیں درست ہوتی۔ اور ابو معمر کا نام عبد اللہ بن سخبرہ ہے اور ابو مسعود انصاری البدری کا نام عقبہ بن عمرو ہے **باب** آدمی رکوع سے سر اٹھانے کے وقت کیا کہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ ماجشون نے کہا حدیث کی ہم سے عمی نے عبد الرحمٰن اعرج سے اس نے عبید اللہ بن ابی رافع سے انہوں نے علی بن ابی طالب سے کہا انہوں نے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اٹھاتے سر کو رکوع سے فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ملأ السمٰوٰت والارض وملأ ما بینھما وملأ ما شئت من شیئ من بعد کہا انہوں نے اور اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور ابن ابی اوفیٰ اور ابی جحیفہ اور ابی سعید سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے علی کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک اس پر ہے اور یہی شافعی کہتا ہے۔ کہا اس نے فرضی اور نفلی میں کیا جاوے اور کہا بعض نے اہل کوفہ سے کہ نفلوں کی نماز میں کہے اور فرضی نماز میں نہ کہے **باب** دوسرا اسی قسم کا

حدثنا الانصاری نا معن نا مالك عن سمی عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا ولك الحمد فانہ من وافق قولہ قول الملئکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدهم ان یقول الامام سمع اللہ لمن حمدہ ویقول من خلف الامام ربنا ولك الحمد وبہ یقول احمد قال ابن سیرین وغیرہ یقول من خلف الامام سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولك الحمد مثل ما یقول الامام وبہ یقول الشافعی واسحاق **باب** ما جاء فی وضع الرکبتین قبل الیدین فی السجود **حدثنا** سلمۃ بن شبیب وعبد اللہ بن منیر واحمد بن ابراهیم الدورقی والحسن بن علی الحلوانی وغیر واحد قالوا نا یزید بن هارون نا شریك عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن وائل بن حجر قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد یضع رکبتیہ قبل یدیہ واذا نهض رفع یدیہ قبل رکبتیہ وزاد الحسن بن علی فی حدیثہ قال یزید بن هارون ولم یرو شریك عن عاصم بن کلیب الا هذا الحدیث قال هذا حدیث غریب حسن لا نعرف احدا رواہ غیر شریك والعمل علیہ عند اکثر اهل العلم یرون ان یضع الرجل رکبتیہ قبل یدیہ واذا نهض رفع یدیہ قبل رکبتیہ وروی همام عن عاصم هذا مرسلا ولم یذکر فیہ وائل بن حجر **باب** اٰخر منہ **حدثنا** قتیبۃ نا عبد اللہ بن نافع عن محمد بن عبد اللہ بن الحسن عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یعمد احدکم فیبرك فی صلوتہ برك الجمل **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی ہریرۃ حدیث غریب لا نعرفہ من حدیث ابی الزناد الا من هذا الوجہ وقد روی هذا الحدیث عن عبد اللہ بن سعید المقبری عن ابیہ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعبد اللہ بن سعید المقبری ضعفہ یحیی بن سعید القطان وغیرہ **باب** ما جاء فی السجود علی الجبهۃ والانف **حدثنا** بندار نا ابو عامر نا فلیح بن سلیمان قال حدثنی عباس بن سهل عن ابی حمید الساعدی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سجد امکن انفہ وجبهتہ الارض ونحی یدیہ عن جنبیہ ووضع کفیہ حذو منکبیہ قال وفی الباب عن ابن عباس ووائل بن حجر وابی سعید **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی حمید حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند اهل العلم ان یسجد الرجل علی جبهتہ وانفہ فان سجد علی جبهتہ دون انفہ فقال قوم من اهل العلم یجزیہ وقال غیرهم لا یجزیہ حتی یسجد علی الجبهۃ والانف

حدیث کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے اُسنے سمی سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے پس تم ربنا ولک الحمد کہو پس جس شخص کا قول فرشتوں کے قول سے موافق ہوا اُس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اس پر ہی بعض اہل علم کے نزدیک اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور من بعدہم سے کہ امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے جو شخص کہ پیچھے امام کے ہے ربنا ولک الحمد کہے اور یہی احمد کہتا ہی۔ کہا ابن سیرین وغیرہ نے کہے وہ شخص جو پیچھے امام کے ہی سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد مثل اس کے کہ امام کہتا ہی اور ساتھ اسی کے کہتا ہے شافعی اور اسحاق **باب** گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے رکھنے کے بیان میں سجدہ میں **حدیث** کی ہمسے سلمہ بن شبیب اور عبد اللہ بن منیر اور احمد بن ابراہیم دورقی اور حسن بن علی حلوانی وغیرہ نے کہا اُنھوں نے حدیث کی ہمسے زید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے عاصم بن کلیب سے اُسنے باپ اپنے سے اُس نے وائل بن حجر سے کہا اُس نے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جب سجدہ کرتے رکھتے گھٹنوں کو پہلے ہاتھوں کے اور جب اُٹھتے اُٹھاتے ہاتھوں کو پہلے گھٹنوں کے اور کہا حسن بن علی نے اپنی حدیث میں کہا یزید بن ہارون نے نہیں روایت کی شریک نے عاصم بن کلیب سے مگر یہی حدیث اور کہا اُس نے یہ حدیث غریب حسن ہی نہیں پہچانتے ہم کسی کو جو روایت کیا ہو اس کو سوائے شریک کے اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہی کہ کہتے ہیں اسکو کہ رکھے آدمی گھٹنوں اپنوں کو پہلے ہاتھوں کے اور جب اُٹھے اُٹھائے ہاتھوں اپنوں کو پہلے گھٹنوں کے اور اس کو ہمام نے عاصم سے مرسلاً روایت کیا ہے اور اس میں وائل بن حجر کا ذکر نہیں کیا **باب** دوسرا اسی قسم سے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نافع نے محمد بن عبد اللہ بن حسن سے اُس نے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُس نے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا قصد کرتا ہی کوئی تمہارا یہ کہ بیٹھے نماز اپنی میں مثل بیٹھنے اونٹ کے کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو ابی الزناد سے مگر اسی وجہ سے اور روایت کیا ہی اس حدیث کو عبد اللہ بن سعید مقبری نے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبد اللہ بن سعید مقبری کو ضعیف کیا ہی یحیی بن سعید قطان وغیرہ نے **باب** ناک اور پیشانی پر سجدہ کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر نے کہا حدیث کی ہمسے فلیح بن سلیمان نے کہا حدیث کی مجھسے عباس بن سہل نے ابی حمید ساعدی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے ٹکاتے ناک اور پیشانی اپنی کو زمین پر اور دور رکھتے ہاتھوں اپنوں کو پسلیوں سے اور رکھتے ہتھیلیوں اپنی کو مقابلے کاندھوں کے کہا اور اس باب میں ابن عباس اور وائل بن حجر اور ابی سعید سے روایت کیا ہی کہا ابو عیسیٰ نے ابو حمید کی حدیث حسن صحیح ہی اور اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہی کہ سجدہ کرے آدمی اپنی پیشانی اور ناک پر پس اگر سجدہ کرے کوئی اپنی پیشانی پر سوا ناک کے تو ایک جماعت اہل علم کے نزدیک جائز ہی اور ایک جماعت کے نزدیک جائز نہیں جبتک کہ ناک اور پیشانی پر سجدہ

باب ماجاء این یضع الرجل وجہہ اذا سجد **حدثنا** قتیبۃ نا حفص بن غیاث عن الحجاج عن ابی اسحاق قال قلت للبراء بن عازب این
کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضع وجہہ اذا سجد فقال بین کفیہ وفی الباب عن وائل بن حجر وابی حمید حدیث البراء حدیث حسن غریب
وھو الذی اختارہ بعض اھل العلم ان یکون یداہ قریبا من اذنیہ **باب** ماجاء فی السجود علی سبعۃ اعضاء **حدثنا** قتیبۃ نا بکر
بن مضر عن ابن الھادی عن محمد بن ابراھیم عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن العباس بن عبد المطلب انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول اذا سجد العبد سجد معہ سبعۃ اٰراب وجہہ وکفاہ ورکبتاہ وقدماہ قال وفی الباب عن ابن عباس وابی ھریرۃ وجابر وابی سعید
قال ابو عیسی حدیث العباس حدیث حسن صحیح وعلیہ العمل عند اھل العلم **حدثنا** قتیبۃ نا حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن
طاؤس عن ابن عباس قال امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یسجد علی سبعۃ اعضاء ولا یکف شعرہ ولا ثیابہ **قال** ابو عیسی ھذا حدیث
حسن صحیح **باب** ماجاء فی التجافی فی السجود **حدثنا** ابو کریب ثنا ابو خالد الاحمر عن داؤد بن قیس عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن
اقرم الخزاعی عن ابیہ قال کنت مع ابی بالقاع من نمرۃ فمرت رکبۃ فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم یصلی قال فکنت انظر الی عفرتی
ابطیہ اذا سجد واری بیاضہ قال وفی الباب عن ابن عباس وابن بحینۃ وجابر واحمر بن جزء ومیمونۃ وابی حمید وابی اسید
وابی مسعود وسھل بن سعد ومحمد بن مسلمۃ والبراء بن عازب وعدی بن عمیرۃ وعائشۃ **قال** ابو عیسی حدیث عبد اللہ
بن ارقم حدیث حسن لا نعرفہ الا من حدیث داؤد بن قیس ولا یعرف لعبد اللہ بن ارقم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر ھذا الحدیث
والعمل علیہ عند اھل العلم واحمر بن جزء ھذا رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لہ حدیث واحد وعبد اللہ بن ارقم الزھری کاتب ابی بکر
الصدیق وعبد اللہ بن ارقم الخزاعی انما یعرف لہ ھذا الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء فی الاعتدال فی السجود **حدثنا** ھناد نا ابو معاویۃ
عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سجد احدکم فلیعتدل ولا یفترش ذراعیہ افتراش الکلب

باب اس بیان میں کہ آدمی سجدہ کے وقت منھ کو کہاں رکھے۔ **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے حجاج سے
اُس نے ابی اسحٰق سے کہا اُسنے کہا میں نے براء ابن عازب کو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تھے تو اپنے مُنھ کو کہاں رکھتے تھے کہا اُس نے درمیان ہاتھوں
اپنے کے۔ اور اس باب میں وائل بن حجر اور ابی حمید سے روایت ہے۔ اور حدیث براء کی حسن غریب ہے اور یہی بعض اہل علم نے پسند کیا ہے کہ ہوں
ہاتھ اُس کے قریب کانوں اپنے کے **باب** سات اعضاء پر سجدہ کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے بکر بن مضر نے
ابن ہادی سے اُس نے محمد بن ابراہیم سے اُس نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے اُس نے عباس بن عبد المطلب سے یہ کہ سُنا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
تھے کہ جب آدمی سجدہ کرتا ہے تو اسکے ساتھ سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں مُنھ اسکا اور دونوں ہاتھ اُس کے اور دونوں گھٹنے اُس کے اور دونوں قدم اُس کے کہا اُس
نے اور اس باب میں ابن عباس اور ابی ہریرہ اور جابر اور ابی سعید سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے
حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اُسنے طاؤس سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ سجدہ
کیا جاوے سات اعضاء پر اور کوئی شخص اپنے بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** سجدہ میں پیٹ کو دور رکھنے
کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے ابو خالد احمر نے اُس نے داؤد بن قیس سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن اقرم خزاعی
سے اُس نے باپ اپنے سے کہا اُس نے میں جنگل میں باپ کے ساتھ تھا نمرہ میں پس چند سوار گذرے پس دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھاتے تھے۔ کہا اُس
نے پس دیکھا میں نے سفیدی بغلوں آنحضرت کی جب سجدہ کرتے اور دیکھی میں نے سفیدی انکی کہا اُسنے اس باب میں ابن عباس اور ابن
بحینہ اور جابر اور احمر بن جزء اور میمونہ اور ابی حمید اور ابی اسید اور ابی مسعود اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور براء بن عازب اور عدی بن عمیرہ اور عائشہ
سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عبد اللہ بن اقرم کی حدیث حسن ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر داؤد بن قیس کی حدیث سے اور اس حدیث کے سوائے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عبد اللہ بن اقرم کی حدیث کوئی نہیں پہچانی گئی اور اہل علم کا عمل اسی پر ہے۔ اور احمر بن جزء اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
ہے اور اس کی ایک ہی حدیث ہے اور عبد اللہ بن ارقم زہری کاتب ابو بکر صدیقؓ کا ہے اور عبد اللہ بن اقرم خزاعی پہچانتے ہیں ہم واسطے
اُس کے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** سجود میں اعتدال کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ
نے اعمش سے اُنسے ابی سفیان سے اُنسے جابر سے یہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی شخص سجدہ کرے پس چاہیے کہ اعتدال پکڑے اور نہ بچھائے بازو اپنے مثل بچھانے کتے

قال وفی الباب عن عبد الرحمن بن شبل والبراء وانس وابی حميد وعائشة **قال** ابو عيسى حديث جابر حديث حسن صحيح والعمل عليه عند
اهل العلم يختارون الاعتدال فی السجود ويكرهون الافتراش كافتراش السبع **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد نا شعبة عن
قتادة قال سمعت انسا يقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اعتدلوا فی السجود ولا يبسطن احدكم ذراعيه فی الصلوٰة بسط الكلب
قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فی وضع اليدين ونصب القدمين فی السجود **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا المعلى بن
اسد نا وهيب عن محمد بن عجلان عن محمد بن ابراهيم عن عامر بن سعد عن ابيه ان النبی صلى الله عليه وسلم امر بوضع اليدين ونصب القدمين
قال عبد الله وقال المعلى نا حماد بن مسعدة عن محمد بن عجلان عن محمد بن ابراهيم عن عامر بن سعد ان النبی صلى الله عليه وسلم امر بوضع اليدين
فذكر نحوه ولم يذكر فيه عن ابيه. **قال** ابو عيسى وروى يحيى بن سعيد القطان وغير واحد عن محمد بن عجلان عن محمد بن ابراهيم عن
عامر بن سعد ان النبی صلى الله عليه وسلم امر بوضع اليدين ونصب القدمين مرسل وهذا اصح من حديث وهيب وهو الذی اجمع عليه اهل العلم
واختاروه **باب** ما جاء فی اقامة الصلب اذا رفع راسه من السجود والركوع **حدثنا** احمد بن محمد بن موسى نا ابن المبارك نا شعبة
عن الحكم عن عبد الرحمن بن ابی ليلى عن البراء بن عازب قال كانت صلوٰة رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ركع واذا رفع راسه من الركوع واذا
سجد واذا رفع راسه من السجود قريبا من السواء قال وفی الباب عن انس ثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن الحكم نحوه **قال**
ابو عيسى حديث البراء حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فی كراهية ان يبادر الامام فی الركوع والسجود **حدثنا** بندار ثنا عبد الرحمن بن
مهدی نا سفيان عن ابی اسحاق عن عبد الله بن يزيد قال ثنا البراء وهو غير كذوب قال كنا اذا صلينا خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فرفع راسه
من الركوع لم يحن رجل منا ظهره حتى يسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم فنسجد قال وفی الباب عن انس ومعاوية وابن مسعدة صاحب الجيوش وابی هريرة

کہا اور اس باب مین عبد الرحمن بن شبل اور براء اور انس اور ابی حمید اور عائشہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے جابر کی حدیث حسن صحیح ہو اور اہل علم
کا عمل اسی پر ہے سجود مین اعتدال کو پسند رکھتے ہین اور مکروہ جانتے ہین افتراش کو مثل افتراش کتے کے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث
کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے کہا اُس نے سنا مین نے انس سے کہ کہتا تھا یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ
مین اعتدال کو لازم پکڑو۔ اور کوئی شخص اپنے بازوٴن کو مت بچھائے مثل بچھانے کتے کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** سجود مین
ہاتھون کے رکھنے اور قدمون کے کھڑا کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے معلی بن اسد نے کہا حدیث
کی ہمسے وہیب نے محمد بن عجلان سے اُسنے محمد بن ابراہیم سے اُسنے عامر بن سعد سے اُسنے باپ اپنے سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا۔
ہاتھون کے رکھنے اور قدمون کے کھڑا کرنے کا کہا عبد اللہ نے اور کہا معلے نے حدیث کی ہم سے حماد بن سعد نے اُس نے محمد بن عجلان سے اُس نے
محمد بن ابراہیم سے اُسنے عامر بن سعد سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ رکھنے ہاتھون کے اور مثل اُسکے ذکر کیا اور اُسنے اپنے باپ سے ذکر
نہین کیا **کہا** ابو عیسیٰ نے اور روایت کیا ہے یحییٰ بن سعید قطان اور کئی ایک نے محمد بن عجلان سے اُسنے محمد بن ابراہیم سے اُسنے عامر بن سعد
سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا قدمون کے کھڑا کرنے اور ہاتھون کے رکھنے کا اور یہ حدیث مرسل ہے اور یہ حدیث وہب کی حدیث
سے صحیح ہے اور یہ ایسی حدیث ہے کہ جسپر اہل علم کا اجماع ہے اور اسکو پسند کیا ہے **باب** بیچ کھڑا کرنے پیٹھ کے جب اُٹھائے سر کو رکوع اور
سجود سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے حکم سے اُسنے عبد الرحمن بن
ابی لیلیٰ سے اُسنے براء بن عازب سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ایسی تھی کہ جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر کو اُٹھاتے اور جب سجدہ
کرتے اور سجدہ سے سر کو اُٹھاتے تقریبًا سب برابر ہوتے کہا اُسنے اور اس باب مین روایت ہے انس سے کہا اُس نے حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے
کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے حکم سے مثل اُسکے کہا ابو عیسیٰ نے براء کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** بیچ کراہیت اسکے
کہ جلدی کی جاوے امام سے رکوع اور سجود مین **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے
سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے عبد اللہ بن یزید سے کہا اُسنے حدیث کی ہمسے براء نے اور وہ کاذب نہین ہے کہا اُس نے کہ جب ہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے پس جب آنحضرت اٹھاتے سر کو رکوع سے تو کوئی مرد ہم سے پیٹھ اپنی کو ٹیڑھا نہ کرتا جبتک کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سجدہ نہ کرتے پھر ہم سجدہ کرتے کہا اُسنے اور اس باب مین انس اور معاویہ اور ابن مسعدہ صاحب الجیوش اور ابی ہریرہ سے روایت ہو

قال ابو عیسیٰ حدیث البراء حدیث حسن صحیح وبہ یقول اہل العلم ان من خلف الامام انما یتبعون الامام فیما یصنع ولا یرکعون الا بعد رکوعہ ولا یرفعون الا بعد رفعہ ولا نعلم بینہم فی ذلک اختلافا **باب** ما جاء فی کراھیۃ الاقعاء بین السجدتین **حدثنا** عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نا عبید اللہ بن موسیٰ نا اسرائیل عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی احب لک ما احب لنفسی واکرہ لک ما اکرہ لنفسی لا تقع بین السجدتین **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث لا نعرفہ من حدیث علی الا من حدیث ابی اسحاق عن الحارث عن علی وقد ضعف بعض اہل العلم الحارث الاعور والعمل علی ھذا الحدیث عند اکثر اہل العلم یکرھون الاقعاء وفی الباب عن عائشۃ وانس وابی ھریرۃ **باب** فی الرخصۃ فی الاقعاء **حدثنا** یحیی بن موسیٰ نا عبد الرزاق نا ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انہ سمع طاؤسا یقول قلنا لابن عباس فی الاقعاء علی القدمین قال ھی السنۃ فقلنا انا لنراہ جفا بالرجل قال بل ھی سنۃ نبیکم **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن وقد ذھب بعض اہل العلم الی ھذا الحدیث من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یرون بالاقعاء باسا وھو قول بعض اہل مکۃ من اہل الفقہ والعلم واکثر اہل العلم یکرھون الاقعاء بین السجدتین **باب** ما یقول بین السجدتین **حدثنا** سلمۃ بن شبیب نا زید بن حباب عن کامل ابی العلاء عن حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول بین السجدتین اللھم اغفر لی وارحمنی واجبرنی واھدنی وارزقنی **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا یزید بن ھارون عن زید بن حباب عن کامل ابی العلاء نحوہ **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث غریب وھکذا روی عن علی وبہ یقول الشافعی واحمد واسحاق یرون ھذا جائزا فی المکتوبۃ والتطوع وروی بعضہم ھذا الحدیث عن کامل ابی العلاء مرسلا **باب** ما جاء فی الاعتماد فی السجود **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن ابن عجلان عن سمی عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ

کہا ابو عیسیٰ نے براء کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم بھی یہی کہتے ہیں کہ جو کوئی امام کے پیچھے ہو پس اطاعت کرے امام کی بیچ اُسکے کہ وہ کرتا ہو اور نہ رکوع کرے مگر اُسکے رکوع کے پیچھے اور نہ اُٹھے مگر اُسکے اٹھنے کے پیچھے اور ہم کسی کا اختلاف اسمین نہین دیکھتے **باب** سجدہ مین اقعاء کے مکروہ ہونے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے ابی اسحاق سے اُسنے حارث سے اُسنے علی سے کہا اُسنے فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی دوست رکھتا ہون تیرے لئے وہ چیز جو اپنے نفس کے لیئے دوست رکھتا ہون اور برا سمجھتا ہون تیرے لئے اُس چیز کو جو اپنے نفس کے لیئے برا سمجھتا ہون سجدہ مین اقعاء نہ کر **کہا** ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو نہین پہچانتے ہم علی کی حدیث سے مگر ابی اسحاق کی حدیث سے اُس نے حارث سے اُسنے علی سے اور بعض اہل علم نے حارث اعور کو ضعیف کیا ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی حدیث پر ہے کہ اقعاء کو مکروہ جانتے ہین اور اس باب مین عائشہ اور انس اور ابو ہریرہ سے روایت ہے **باب** اقعاء کی رخصت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے ابن جریج نے کہا خبر دی مجھے ابو الزبیر نے یہ کہ سنا اُسنے طاؤس سے جو کہتا تھا کہ کہا ہمنے ابن عباس کو بیچ اقعاء کے اوپر قدمون کے کہا اُسنے یہ سنت ہی پس کہا ہمنے دیکھتے ہین ہم اس سے تکلیف آدمیون پر کہا اُسنے بلکہ یہ سنت نبوی ہے تمہارے درمیان **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے اس حدیث کی طرف گئے ہین کہ وہ اقعاء مین کچھ خطرہ نہین جانتے اور یہی قول ہی اہل فقہ اور علم کا مکہ شریف سے اور اکثر اہل علم سجدون مین اقعاء کو مکروہ سمجھتے ہین **باب** درمیان دونو سجدون کے کیا کہے **حدیث** کی ہمسے سلمہ بن شبیب نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کامل ابی العلا سے اُسنے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دونون سجدون کے کہتے تھے اللھم اغفر لی وارحمنی واجبرنی واہدنی وارزقنی **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے زید بن حباب سے اُسنے کامل ابی العلا سے مثل اُس کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسیطرح روایت کی گئی ہے علی سے اور شافعی اور احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہین وہ اُس کو فرضی اور نفلی نمازون مین جائز رکھتے ہین اور روایت کیا ہے بعض نے ان مین سے اس حدیث کو کامل ابی العلا سے مرسل **باب** سجود مین تکیہ لگانے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن عجلان سے اُس نے سمی سے اُس نے ابی صالح سے اُس نے ابی ہریرہ سے

قال اشتكى اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الى النبی صلی اللہ علیہ وسلم مشقة السجود عليهم اذا تفرجوا فقال استعينوا بالركب **قال** ابو عيسىٰ هٰذا حديث لا نعرفه من حديث ابی صالح عن ابی هريرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا من هٰذا الوجه من حديث الليث عن ابن عجلان وقد روى هٰذا الحديث سفيان بن عيينة وغير واحد عن سمی عن النعمان بن ابی عياش عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو هٰذا وكان رواية هؤلاء اصح من رواية الليث **باب** كيف النهوض من السجود **حدثنا** علی بن حجر نا هشيم عن خالد الحذاء عن ابی قلابة عن مالك بن الحويرث الليثی انه رایٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يصلی فكان اذا كان فی وتر من صلوته لم ينهض حتى يستوی جالسا **قال** ابو عيسىٰ حديث مالك بن الحويرث حديث حسن صحيح والعمل عليه عند بعض اهل العلم وبه يقول اصحابنا **باب** منه ايضا **حدثنا** يحيىٰ بن موسیٰ نا ابو معاوية نا خالد بن اياس ويقال خالد بن الياس عن صالح مولى التوأمة عن ابی هريرة قال كان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ينهض فی الصلوة على صدور قدميه **قال** ابو عيسىٰ حديث ابی هريرة عليه العمل عند اهل العلم يختارون ان ينهض الرجل فی الصلوة على صدور قدميه وخالد بن اياس ضعيف عند اهل الحديث ويقال خالد بن الياس وصالح مولى التوأمة هو صالح بن ابی صالح وابو صالح اسمه نبهان مدنی **باب** ما جاء فی التشهد **حدثنا** يعقوب بن ابراهيم الدورقی نا عبيد اللہ الاشجعی عن سفيان الثوری عن ابی اسحاق عن الاسود بن يزيد عن عبد اللہ بن مسعود قال علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قعدنا فی الركعتين ان نقول التحيات للہ والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبی ورحمة اللہ وبركاته السلام علينا وعلى عباد اللہ الصالحين اشهد ان لا اله الا اللہ واشهد ان

توأمة

کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکوہ کیا جو سجدہ کرنے کے وقت اُن پر تکلیف ہوتی ہی جب کشادہ کرتے ہین فرمایا آپ نے مدد لو تم گھٹنے سے **کہا** ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو ابی صالح کی حدیث سے ہم نہین پہچانتے لسنے ابی ہریرہ سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اس وجہ سے یعنے حدیث لیث سے جو راوی ہے ابن عجلان سے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو سفیان بن عیینہ اور کئی ایک نے سمی سے اُسنے نعمان بن ابی عیاش سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُس کے اور بیشک انکی روایت لیث کی روایت سے بہت صحیح ہے **باب** سجدہ سے کسطرح کھڑا ہووے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے خالد الحذاء سے اُس نے ابی قلابہ سے اُسنے مالک بن حویرث لیثی سے یہ کہ اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا پس جب آنحضرت اپنی نماز سے طاق رکعت (یعنی پہلی یا تیسری) مین ہوتے تو نہ کھڑے ہوتے تا کہ برابر بیٹھ لیتے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث مالک بن حویرث کی حسن صحیح ہے اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے اور ساتھ اسی کے کہتے ہین ہمارے اصحاب **باب** دوسرا اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن موسےٰ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن ایاس نے اور اسکو خالد بن الیاس بھی کہا جاتا تھا صالح سے جو توأمہ کا غلام ہے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین اپنے پاؤن کے تلوون پر کھڑے ہوتے تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابی ہریرہ ہی کی حدیث پر اہل علم کے نزدیک عمل ہے کہ پسند کرتے ہین کہ آدمی نماز مین پاؤن کے تلوون پر کھڑا ہو اور خالد بن ایاس محدثین کے نزدیک ضعیف ہے اور اسکو خالد بن الیاس بھی کہا جاتا ہے اور صالح جو توأمہ کا غلام ہے وہ صالح بن ابی صالح ہے اور ابو صالح کا نام نبہان ہے جو مدنی ہے **باب** تشہد کے بیان مین۔ **حدیث** کی ہمسے یعقوب بن ابراہیم دورقی نے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ اشجعی نے سفیان ثوری سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے اسود بن یزید سے اُس نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُس نے سکھلایا ہے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ ہم دو رکعتون مین بیٹھین یہ کہ کہین التحیات للہ الخ یعنے سب زبان کی عبادتین اور بدن کی عبادتین اور مال کی عبادتین صرف خدا ہی کے واسطے ہین سلام ہو تجپر اے پیغمبر اور خدا کی رحمت اور برکت۔ سلام ہو ہمپر اور خدائے تعالیٰ کے نیک بندون پر گواہی دیتا ہون مین یہ کہ سوائے خدائے تعالیٰ کے کوئی لائق پرستش کے نہین اور گواہی دیتا ہون یہ کہ

---

[1] صاحب زاد المعاد نے اسکو ترجیح دی ہے کہ پہلی اور تیسری رکعت میں بیٹھکر نہ اٹھنا چاہئے یعنے جلسۂ استراحت نہ کرنا چاہئے کیونکہ اکثر صحابہ کے حال سے یہی معلوم ہوتا ہے اور مالک بن حویرث کی روایت مین جو اس جلسہ کا بیان ہے حالت بڑھاپے پر محمول ہے اور توضیح اس مسئلہ کی فضل الباری ترجمہ صحیح بخاری میں بسط سے موجود ہی ١٢

محمداً عبدہ و رسولہ قال وفی الباب عن ابن عمر و جابر و ابی موسیٰ و عائشۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن مسعود قد روی عنہ من غیر وجہ
وھو اصح حدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی التشہد والعمل علیہ عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم
من التابعین وھو قول سفیان الثوری وابن المبارک واحمد واسحاق **باب** منہ ایضاً **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن ابی الزبیر عن
سعید بن جبیر وطاؤس عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا التشہد کما یعلمنا القراٰن فکان یقول التحیات المبارکات
الصلوات الطیبات للہ سلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد
ان محمداً رسول اللہ **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح غریب وقد روی عبدالرحمٰن بن حمید الرواسی ھٰذا الحدیث
عن ابی الزبیر نحو حدیث اللیث بن سعد وروی ایمن بن نابل المکی ھٰذا الحدیث عن ابی الزبیر عن جابر وھو غیر محفوظ وذھب
الشافعی الی حدیث ابن عباس فی التشہد **باب** ماجاء انہ یخفی التشہد **حدثنا** ابو سعید الاشج نا یونس بن بکیر
عن محمد بن اسحاق عن عبدالرحمٰن ابن الاسود عن ابیہ عن ابن مسعود قال من السنۃ ان یخفی التشہد **قال** ابو عیسیٰ
حدیث ابن مسعود حدیث حسن غریب والعمل علیہ عند اھل العلم **باب** کیف الجلوس فی التشہد **حدثنا** ابو کریب نا
عبداللہ بن ادریس عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن وائل بن حجر قال قدمت المدینۃ قلت لانظرن الی صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فلما جلس یعنی للتشہد افترش رجلہ الیسریٰ ووضع یدہ الیسریٰ یعنی علی فخذہ الیسریٰ ونصب رجلہ الیمنیٰ

محمد بندہ خدا کا ہے اور رسول اُسکا کہا ترمذی نے اور اس باب میں روایت ہی ابن عمر اور جابر اور ابی موسیٰ اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ
نے حدیث ابن مسعود کی اُس سے کئی وجہ سے مروی ہے اور یہ تمام حدیثوں سے صحیح ہی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد میں مروی ہیں اور عمل اکثر اہل علم
کے نزدیک صحابہ اور بعد اُنکے تابعین سے اسی پر ہی اور یہ قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا **باب** دوسرا اسی قسم سے **حدیث** کی
ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابی الزبیر سے اُسنے سعید بن جبیر اور طاؤس سے اُنھوں نے ابن عباس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو
تشہد سکھلاتے تھے جیسا کہ ہمکو قرآن سکھلاتے تھے پس آپ یہ کہا کرتے تھے التحیات المبارکات یعنے سب تحفے برکتوں والے۔ عبادتیں پاکیزہ واسطے اللہ کے
ہیں سلام ہو تجھپر اے پیغمبر اور رحمت اللہ کی اور برکت اُسکی سلام ہو ہمپر اور اللہ کے نیک بندوں پر گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی لائق پرستش کے سوا
اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ محمد رسول اللہ کا ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح غریب ہی اور عبدالرحمٰن بن حمید رواسی نے یہ حدیث
ابی الزبیر سے مثل حدیث لیث بن سعد کے روایت کی ہے اور ایمن بن نابل مکی نے بھی یہ حدیث ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے روایت کی ہے اور یہ محفوظ
نہیں ہے اور امام شافعی تشہد میں حدیث ابن عباس کی طرف گیا ہی **باب** اس بیان میں کہ تشہد آہستہ پڑھا جاوے **حدیث** کی ہم سے
ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحٰق سے اُسنے عبدالرحمٰن بن اسود سے اُس نے اپنے باپ سے اُسنے ابن مسعود سے کہا اُسنے
سنت ہے یہ کہ تشہد آہستہ پڑھا جاوے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن غریب ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے **باب**
تشہد میں کیونکر بیٹھنا چاہیے **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن ادریس نے عاصم بن کلیب سے اُس نے اپنے
باپ سے اُستے وائل بن حجر سے کہا اُسنے میں مدینہ میں آیا میری مرضی یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں پس جب آپ تشہد
کے لیے بیٹھے تو آپ نے اپنے بائین پاؤں کو بچھایا اور بائین ہاتھ کو بائین ران پر رکھا اور داہنے پاؤں کو کھڑا کیا

[1] زبان کی عبادتیں تعریف الٰہی اور ذکر ہے اور بدن کی عبادتیں نماز حج روزہ وغیرہ اور مال کی عبادتیں زکوٰۃ اور خمس اور خیرات وغیرہ اور چونکہ تمام بادشاہوں کے لیے کوئی
نہ کوئی تحفہ مقرر ہوتا ہے اسواسطے آپ نے فرمایا تمام تحفوں کے لائق وہی جناب باری ہے اسیواسطے لفظ التحیات کا جمع سے تعبیر کیا گیا مشہور ہے کہ معراج کی رات میں جناب باری
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ میرے واسطے کو نسا تحفہ تم لائے ہو آپ نے جواب دیا التحیات للہ الخ پھر پروردگار نے بطور انعام فرمایا السلام علیک الخ پھر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انعام میں تمام لوگوں کو شامل کر کے فرمایا السلام علینا پھر جب فرشتوں نے یہ کلام سُنا تو کہا اشھد ان لا الٰہ الخ یہ قصہ بباعث شہرت اور عدم احتمال
کے تطویل سے نہیں لکھا گیا ہے اور مولانا و بالفضل اولانا مولوی نذیر حسین صاحب محدث دہلوی نے فرمایا ہی کہ لفظ الطیبات پر یا تو وقف کرنا چاہیے یا تاکے ضمہ کو السلام سے ملاکر
پڑھنا چاہیے ان دو وجہوں سے تیسری وجہ جو عوام میں مشہور ہے کہ تا پر ضمہ پڑھنا اور پھر السلام کو علیحدہ پڑھنا محدثین سے ثابت نہیں ہے تشہد مختلف
الفاظ سے آنحضرت سے مروی ہیں لیکن سب سے صحیح یہی تشہد ہے اسکو امام ابو حنیفہ اور جمہور علماء نے اختیار کیا ہی ۱۲

قال ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند اکثر اھل العلم وھو قول سفیان الثوری وابن المبارک واھل الکوفۃ **باب** منہ ایضا **حدثنا** بندار نا ابو عامر العقدی نا فلیح بن سلیمان المدنی نا عباس بن سھل الساعدی قال اجتمع ابو حمید وابو اسید وسھل بن سعد ومحمد بن مسلمۃ فذکروا صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو حمید انا اعلمکم بصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلس یعنی للتشھد فافترش رجلہ الیسری واقبل بصدر الیمنی علی قبلتہ ووضع کفہ الیمنی علی رکبتہ الیمنی وکفہ الیسری علی رکبتہ الیسری واشار باصبعہ یعنی السبابۃ **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح وبہ یقول بعض اھل العلم وھو قول الشافعی واحمد واسحاق قالوا یقعد فی التشھد الاخر علی ورکہ واحتجوا بحدیث ابی حمید وقالوا یقعد فی التشھد الاول علی رجلہ الیسری وینصب الیمنی **باب** ماجاء فی الاشارۃ **حدثنا** محمود بن غیلان ویحیی بن موسی قالا نا عبد الرزاق عن معمر عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جلس فی الصلوۃ وضع یدہ الیمنی علی رکبتہ ورفع اصبعہ التی تلی الابھام یدعو بھا ویدہ الیسری علی رکبتہ باسطھا علیہ قال وفی الباب عن عبد اللہ بن الزبیر ونمیر الخزاعی وابی ھریرۃ وابی حمید ووائل بن حجر **قال** ابو عیسی حدیث ابن عمر حدیث حسن غریب لا نعرفہ من حدیث عبید اللہ بن عمر الا من ھذا الوجہ والعمل علیہ عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین یختارون الاشارۃ فی التشھد وھو قول اصحابنا **باب** ماجاء فی التسلیم فی الصلوۃ **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مھدی نا سفیان عن ابی اسحاق عن ابی الاحوص عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یسلم عن یمینہ وعن یسارہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا **باب** دوسرا اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہم سے فلیح بن سلیمان مدنی نے۔ کہا حدیث کی ہم سے عباس بن سہل ساعدی نے کہا اُس نے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ جمع ہوئے اور انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا۔ سو کہا ابو حمید نے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال تم سے زیادہ جانتا ہون یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے لئے بیٹھے اور اپنے بائین پاؤن کو بچھایا اور دائین پاؤن کو قبلہ کی طرف متوجہ کیا اور دائین ہاتھ کو دائین زانو پر رکھا۔ اور بائین ہاتھ کو بائین زانو پر۔ اور اپنی انگلی یعنے سبابہ سے اشارہ کیا **کہا** ابو عیسی نے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتے ہین بعض اہل علم اور یہی قول ہو امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہا انھون نے آخر تشہد مین چوتڑون پر بیٹھے۔ اور انھون نے ساتھ حدیث ابو حمید کے حجت پکڑی ہے اور کہا انھون نے تشہد اول مین بائین پاؤن پر بیٹھے اور دائین کو کھڑا کرے۔ **باب** اشارہ کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان اور یحیی بن موسی نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے عبدالرزاق نے معمر سے اُس نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُس نے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز مین بیٹھتے تو دائین ہاتھ کو زانو پر رکھتے اور اس انگلی کو جو انگوٹھے کے متصل ہے اٹھا کر اُس سے اشارہ کرتے اور بایان ہاتھ اپنا زانو پر بچھایا ہوا ہوتا۔ کہا ترمذی نے اور اس باب مین روایت ہے عبید اللہ بن زبیر اور نمیر خزاعی اور ابی ہریرہ اور ابی حمید اور وائل بن حجر سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابن عمر کی حسن غریب ہے۔ ہم اس روایت کو سوائے روایت عبید اللہ بن عمر کے اور کسی وجہ سے نہین پہچانتے اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک صحابہ اور تابعین سے اسی پر ہے۔ یہ لوگ تشہد مین اشارہ[1] کو اختیار کرتے ہین۔ اور یہ قول ہے ہمارے اصحاب کا **باب** نماز سے سلام پھیرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابی اسحاق سے اُس نے ابی الاحوص سے اُسنے عبد اللہ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دائین اور بائین طرف اس کلمے سے سلام پھیرتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ

---

[1] طریق اشارے کا یہ ہے کہ خنصر اور بنصر کو اکٹھا کرے اور وسطی اور ابہام سے حلقہ کرے اور سبابہ سے اشارہ کرے اور اسی کو امام محمد رحمہ اللہ نے موطا مین اختیار کیا ہے اور کہا ہے یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا اور تمام محدثین رحمھم اللہ کا یہی مذہب ہو اور اسی کو صاحب درمختار نے اختیار کیا ہے ۱۲

السلام علیکم و رحمۃ اللہ وفی الباب عن سعد بن ابی وقاص و ابن عمر و جابر بن سمرۃ والبراء و عمار و وائل بن حجر و
عدی بن عمیرۃ و جابر بن عبد اللہ **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن مسعود حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند اکثر
اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدہم وھو قول سفیان الثوری و ابن المبارک و احمد و اسحاق **باب**
منہ ایضا **حدثنا** محمد بن یحیی النیسابوری نا عمرو بن ابی سلمۃ عن زہیر بن محمد عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسلم فی الصلوٰۃ تسلیمۃ واحدۃ تلقاء وجہہ ثم یمیل الی الشق الایمن شیئا قال وفی الباب
عن سہل بن سعد **قال** ابو عیسیٰ وحدیث عائشۃ لانعرفہ مرفوعا الا من ہذا الوجہ قال محمد بن اسمٰعیل زہیر بن محمد
اہل الشام یروون عنہ مناکیر و روایۃ اہل العراق اشبہ عنہ قال محمد و قال احمد بن حنبل کان زہیر بن محمد الذی کان
وقع عندہم لیس ھو ھذا الذی یروی عنہ بالعراق کانہ رجل اٰخر قلبوا اسمہ وقد قال بہ بعض اہل العلم فی التسلیم
فی الصلوٰۃ واصح الروایات عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسلیمتان وعلیہ اکثر اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
والتابعین ومن بعدہم ورای قوم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وغیرہم تسلیمۃ واحدۃ فی المکتوبۃ
قال الشافعی ان شاء سلم تسلیمۃ واحدۃ وان شاء سلم تسلیمتین **باب** ماجاء ان حذف السلام سنۃ **حدثنا**
علی بن حجر نا عبد اللہ بن المبارک والہقل بن زیاد عن الاوزاعی عن قرۃ بن عبد الرحمٰن عن الزہری عن ابی سلمۃ
عن ابی ہریرۃ قال حذف السلام سنۃ قال علی بن حجر و قال ابن المبارک یعنی ان لا تمدہ مدا **قال**
ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح وھو الذی یستحبہ اہل العلم و روی عن ابراہیم النخعی انہ
قال التکبیر جزم والسلام جزم و ہقل یقال کان کاتب الاوزاعی **باب** ما یقول اذا سلم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ اور اس باب میں روایت ہے سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر اور جابر بن سمرہ اور براء اور عمار اور وائل بن حجر اور عدی بن
عمیرہ اور جابر بن عبد اللہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے صحابہ اور من بعدہم سے اسی پر ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا **باب** دوسرا اسی قسم کا **حدیث** کی
ہمسے محمد بن یحییٰ نیشاپوری نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو ابن ابی سلمہ نے زہیر بن محمد سے اُنسے ہشام بن عروہ سے اُنسے اپنے باپ سے اُنسے عائشہ سے یہ کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ایک طرف ہی سامنے منھ کے سلام پھیرتے پھر تھوڑا سا دائیں کروٹ کی طرف جھک جاتے کہا ترمذی نے اس باب
میں روایت ہے سہل بن سعد سے **کہا** ابو عیسیٰ نے ہم عائشہؓ کی روایت کا مرفوع ہونا نہیں پہچانتے۔ مگر اسی وجہ سے کہا محمد بن اسماعیل نے
زہیر بن محمد سے اہل شام منکر روایتیں نقل کرتے ہیں اور روایت اہل عراق کی بہتر ہے کہا محمد نے کہ کہا احمد بن حنبل نے گویا زہیر بن محمد جس
سے اہل شام روایت کرتے ہیں وہ نہیں جس سے عراق میں روایت کی جاتی ہے گویا یہ اور مرد ہے انھوں نے اسکا نام بدل دیا ہے۔
اور بعض اہل علم نے نماز میں سلام پھیرنا اسی طور سے کہا ہے اور صحیح تر روایتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سلام کی ہیں۔ اور اسی
پر اکثر اہل علم ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین اور من بعدہم سے اور ایک قوم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ
اور تابعین وغیرہ سے فرضی نمازوں میں ایک طرف سلام پھیرنا ہی جائز رکھا ہے کہا امام شافعیؒ نے اگر کوئی چاہے تو ایک سلام پھیرے اور
اگر کوئی چاہے تو دو سلام پھیرے **باب** اس بیان میں کہ مختصر سلام پھیرنا سنت ہے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا
حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک اور ہقل بن زیاد نے اوزاعی سے اُس نے قرہ بن عبد الرحمٰن سے اُس نے زہری سے اُسنے
ابی سلمہ سے اُس نے ابی ہریرہ رضہ سے کہا اُس نے مختصر کرنا سلام کا سنت ہے کہا علی بن حجر نے اور کہا ابن مبارک نے یعنے اُس کو
لمبا نکرے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی کو اہل علم مستحب جانتے ہیں اور ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ کہا اُس نے تکبیر بھی
جزم[1] ہے اور سلام بھی جزم ہے اور کہا گیا ہو کہ ہقل اوزاعی کا کاتب تھا **باب** جب سلام پھیرے تو کیا کہے

[1] جزم کے معنی قطع کرنے کے ہیں مراد اس سے یہ ہے کہ تکبیر اور سلام کو لمبا نہ کرنا چاہیے یا اُن کے اواخر
میں اعراب کو لمبا نہ کرنا چاہیے بلکہ ساکن کرنا چاہیے ۱۲

حدثنا احمد بن منیع نا ابو معاویۃ عن عاصم الاحول عن عبد اللہ بن الحارث عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم لا یقعد الا مقدار ما یقول اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت ذا الجلال والاکرام **حدثنا** ھناد نا مروان بن معاویۃ وابو معاویۃ عن عاصم الاحول بھذا الاسناد نحوہ وقال تبارکت یا ذا الجلال والاکرام قال وفی الباب عن ثوبان وابن عمر وابن عباس وابی سعید وابی ھریرۃ والمغیرۃ بن شعبۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول بعد التسلیم لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شئ قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد وروی انہ کان یقول سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین **حدثنا** احمد بن محمد بن موسیٰ قال اخبرنی ابن المبارک نا الاوزاعی نا شداد ابو عمار قال حدثنی ابو اسماء الرحبی قال حدثنی ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان ینصرف من صلوتہ استغفر ثلاث مرات ثم قال انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام قال ھذا حدیث صحیح وابو عمار اسمہ شداد بن عبد اللہ **باب** ما جاء فی الانصراف عن یمینہ وعن یسارہ **حدثنا** قتیبۃ نا ابو الاحوص عن سماک بن حرب عن قبیصۃ بن ھلب عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤمنا فینصرف علی جانبیہ جمیعا علی یمینہ وعلی شمالہ وفی الباب عن عبد اللہ بن مسعود وانس وعبد اللہ بن عمرو وابی ھریرۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث ھلب حدیث حسن والعمل علیہ عند اھل العلم

حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے عاصم احول سے اُنسے عبد اللہ بن حارث سے اُنسے عائشہ سے کہا اُنسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو نہ بیٹھتے مگر مقدار اسکی کہ یہ کہتے اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت ذالجلال والاکرام **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے مروان بن معاویہ اور ابو معاویہ نے عاصم احول سے ساتھ اسی سند کے مثل اُسکے اور کہا اُسنے تبارکت یا ذالجلال والاکرام۔ کہا ترمذی نے اور اس باب میں روایت ہے ثوبان اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور مغیرہ بن شعبہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے۔ اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بعد سلام کے یہ کہتے تھے لا الٰہ الا اللہ آخ یعنی نہیں کوئی لائق پرستش کے سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں واسطے اُسی کے بادشاہی ہے اور واسطے اُسی کے حمد ہے۔ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے الٰہی نہیں کوئی منع کرنے والا اُس چیز کو کہ تو دے اور نہیں کوئی دینے والا اُس چیز کو کہ تو منع کرے۔ اور نہیں نفع دیتی صاحب کوشش کو عذاب تیرے سے کوشش اور مروی ہے کہ یہ بھی کہتے تھے سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد بن موسیٰ نے کہا خبر دی مجھے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے اوزاعی نے کہا حدیث کی ہمسے شداد ابو عمار نے کہا حدیث کی مجھے ابو اسماء رحبی نے کہا حدیث کی مجھے ثوبان یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام نے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہونے کا ارادہ کرتے تو تین مرتبہ استغفار پڑھتے پھر یہ کہتے انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام - کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابو عمار کا نام شداد بن عبد اللہ ہے **باب** دائین اور بائین طرف پھرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے اُسنے قبیصہ بن ہلب سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کراتے تو دونوں طرف یعنے دائین اور بائین پھرتے تھے۔ اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن مسعود اور انس اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ہلب کی حسن ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے

[1] یعنے اگر کوئی چاہے کہ مین کوشش کرکے تیرے عذاب سے بچ جاؤن تو بچ نہین سکتا یا یہ معنی ہون کہ نہین نفع دیتی صاحب دولت کو عذاب تیرے سے دولت یعنے کوئی شخص مال سے عذاب تیرے کو ٹال نہین سکتا ۱۲ [2] یعنے دونون طرف پھرنا جائز ہے۔ مگر اولےٰ یہ ہو کہ دائین طرف منہ کرکے بیٹھین۔ کیونکہ آنحضرتؐ ہر ایک کام مین دائین طرف کو بہت دوست رکھتے تھے۔ ہان اگر یہ اعتقاد ہو کہ دائین طرف پھرنا ضروری ہے تو گناہ ہے جیسا کہ ابن مسعود کا قول اسپر دال ہے لا یجعل احدکم للشیطان شیأ من صلوتہ یری ان حقا علیہ ان لا ینصرف الا عن یمینہ ۱۲

انہ ینصرف علی ای جانبیہ شاء ان شاء عن یمینہ وان شاء عن یسارہ وقد صح الامران عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویروی عن علی بن ابی طالب انہ قال ان کانت حاجتہ عن یمینہ اخذ عن یمینہ وان کانت حاجتہ عن یسارہ اخذ عن یسارہ **باب** ماجاء فی وصف الصلوٰۃ **حدثنا** علی بن حجر نا اسمٰعیل بن جعفر عن یحییٰ بن علی بن یحییٰ بن خلاد بن رافع الزرقی عن جدہ عن رفاعۃ بن رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما ھو جالس فی المسجد یوما قال رفاعۃ ونحن معہ اذ جاءہ رجل کالبدوی فصلی فاخف صلوٰتہ ثم انصرف فسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیک فارجع فصل فانک لم تصل فرجع فصلی ثم جاء فسلم علیہ فقال وعلیک فارجع فصل فانک لم تصل مرتین او ثلاثا کل ذلک یاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیک فارجع فصل فانک لم تصل فعاف الناس وکبر علیھم ان یکون من اخف صلوٰتہ لم یصل فقال الرجل فی اٰخر ذلک فارنی وعلمنی فانما انا بشر اصیب واخطی فقال اجل اذا قمت الی الصلوٰۃ فتوضأ کما امرک اللہ بہ ثم تشھد فاقم ایضا فان کان معک قراٰن فاقرأ والا فاحمد اللہ وکبرہ وھللہ ثم ارکع فاطمئن راکعا ثم اعتدل قائما ثم اسجد فاعتدل ساجدا ثم اجلس فاطمئن جالسا ثم قم فاذا فعلت ذلک فقد تمت صلوٰتک وان انتقصت منہ شیئا انتقصت من صلوٰتک قال وکان ھٰذا اھون علیھم من الاولی انہ من انتقص من ذلک شیئا انتقص من صلوٰتہ ولم تذھب کلھا قال وفی الباب عن ابی ھریرۃ وعمار بن یاسر **قال** ابو عیسیٰ حدیث رفاعۃ بن رافع حدیث حسن وقد روی عن رفاعۃ ھٰذا الحدیث من غیر وجہ

کہ جس طرف کو چاہے پھرے اگر چاہے تو داہنی طرف اور اگر چاہے تو بائیں طرف اور یہ دونوں امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ہیں۔ اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہا اُنہوں نے اگر اسکو داہنی طرف کوئی حاجت ہو تو داہنی طرف کو اختیار کرے اور اگر اسکو حاجت بائیں طرف کی ہو تو بائیں طرف کو اختیار کرے **باب** نماز کے طریق کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسماعیل بن جعفر نے یحییٰ بن علی بن یحییٰ بن خلاد بن رافع زرقی سے اُس نے اپنے دادا سے اُس نے رفاعہ بن رافع سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت میں کہ ایک دن مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہا رفاعہ نے اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے ناگاہ آپ کے پاس ایک مرد بدوؤں کی طرح آیا سو اُس نے نماز پڑھی اور بہت ہلکی پڑھی پھر سلام پھیرا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام دیا پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وعلیک السلام سو تو پلٹ جا اور نماز پڑھ اسواسطے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ پس وہ پلٹ گیا۔ اور نماز پڑھی اور پھر آیا۔ آپ پر سلام دیا۔ پھر آپ نے فرمایا وعلیک السلام اور پلٹ جا اور نماز پڑھ اسواسطے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ دو بار یا تین بار اُس نے نماز پڑھی۔ ہر ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا اور آپ کو سلام دیتا اور آپ اُس کو فرماتے وعلیک اور پلٹ جا اور نماز پڑھ اس لیئے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ پھر لوگوں نے مکروہ سمجھا۔ اور اُن پر یہ بات گراں گذری۔ کہ ایک شخص نے ہلکی نماز پڑھی ہو اور اُس کی نماز ہوئی نہو۔ پس اُس مرد نے پچھلی مرتبہ کہا پس آپ مجھے سکھلائیے۔ اور دکھلائیے کیونکہ میں آدمی ہوں۔ کبھی صواب کرتا ہوں کبھی خطا۔ سو فرمایا آپ نے ہاں تو جب نماز کی طرف کھڑا ہو تو وضو کر جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے تجھے حکم دیا ہے۔ پھر اذان دے اور تکبیر بھی کہہ پس اگر تجھے قرآن یاد ہو تو قرآن پڑھ۔ ورنہ اللہ تعالےٰ کی حمد کر اور اُس کی تکبیر اور تہلیل بیان کر پھر رکوع کر اور اطمینان سے رکوع کر پھر سیدھا ہو کر کھڑا ہو پھر سجدہ کر اور سجدہ میں اعتدال کر پھر بیٹھ اور اطمینان سے بیٹھ پھر کھڑا ہو۔ پھر جب تو نے یہ کر لیا تو تیری نماز تمام ہو گئی۔ اور اگر تو نے اس سے کسی چیز کا نقصان کیا تو تو نے اپنی نماز کا نقصان کیا۔ کہا راوی نے اور یہ کلام اُن پر پہلے کلام سے آسان تھا کہ جس شخص نے ان ارکان سے کچھ نقصان کیا تو اُس نے اپنی نماز سے نقصان کیا اور کل نماز اُس کی نہیں جاتی۔ کہا ترمذی نے اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عمار بن یاسر سے رضی اللہ عنہما کہا ابوعیسیٰ نے حدیث رفاعہ بن رافع کی حسن ہی اور یہ حدیث رفاعہ سے غیر اس وجہ سے بھی مروی ہے

حدثنا محمد بن بشار نا یحییٰ بن سعید القطان نا عبید اللہ بن عمر قال اخبرنی سعید بن ابی سعید عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل المسجد فدخل رجل فصلی ثم جاء فسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرد علیہ السلام فقال ارجع فصل فانک لم تصل فرجع الرجل فصلی کما کان صلی ثم جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسلم علیہ فرد علیہ فقال لہ ارجع فصل فانک لم تصل حتی فعل ذلک ثلث مرات فقال لہ الرجل والذی بعثک بالحق ما احسن غیر ھذا فعلمنی فقال اذا قمت الی الصلوۃ فکبر ثم اقرأ بما تیسر معک من القراٰن ثم ارکع حتی تطمئن راکعا ثم ارفع حتی تعتدل قائما ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم ارفع حتی تطمئن جالسا وافعل ذلک فی صلوتک کلھا **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح وروی ابن نمیر ھذا الحدیث عن عبید اللہ بن عمر عن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ ولم یذکر فیہ عن ابیہ عن ابی ہریرۃ وروایۃ یحییٰ بن سعید عن عبید اللہ بن عمر اصح وسعید المقبری قد سمع من ابی ہریرۃ وروی عن ابیہ عن ابی ہریرۃ وابو سعید المقبری اسمہ کیسان وسعید المقبری یکنی ابا سعد **حدثنا** محمد بن بشار ومحمد بن المثنی قالا نا یحییٰ بن سعید القطان نا عبد الحمید بن جعفر نا محمد بن عمرو بن عطاء عن ابی حمید الساعدی قال سمعتہ وھو فی عشرۃ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم احدھم ابو قتادۃ بن ربعی یقول انا اعلمکم بصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا ما کنت اقدمنا لہ صحبۃ ولا اکثرنا لہ اتیانا قال بلی قالوا فاعرض فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ اعتدل قائما ورفع یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ فاذا اراد ان یرکع رفع یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ ثم قال اللہ اکبر ورکع ثم اعتدل فلم یصوب راسہ ولم یقنع ووضع یدیہ علی رکبتیہ ثم قال سمع اللہ لمن حمدہ

حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ بن عمر نے کہا خبر دی مجھے سعید بن ابی سعید نے اپنے باپ سے اُس نے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین داخل ہوئے اور ایک مرد بھی داخل ہوا پس اُس نے نماز پڑھی پھر آیا اور اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام دیا سو آپ نے اُس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ پھر جا اور نماز پڑھ کہ تیری نماز نہین ہوئی سو وہ لوٹ گیا اور نماز پڑھی جیسا کہ پہلی طرح پڑھی تھی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو سلام دیا پھر آپ نے اُسکے سلام کا جواب دیا اور فرمایا پھر جا اور نماز پڑھ کیونکہ تیری نماز نہین ہوئی حتی کہ اُس نے تین دفعہ نماز پڑھی پھر اُس نے آنحضرت سے کہا قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپکو ساتھ حق کے بھیجا ہے مین اس سے اچھی نہین پڑھ سکتا سو آپ مجھے سکھلایئے۔ پس فرمایا آپ نے جب تو نماز کیلئے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ پھر قرآن پڑھ جو تجھے آسان معلوم ہوتا ہو پھر رکوع کر یہانتک کہ تجھے رکوع مین اطمینان ہو پھر سر اُٹھا تا کہ تو قیام مین سیدھا ہو جاوے پھر سجدہ کر یہانتک کہ تجھے سجدہ مین اطمینان ہو پھر سر اُٹھا یہان تک کہ تو اطمینان سے بیٹھ جاوے اور اسی طرح تمام نماز مین کر۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن نمیر نے عبید اللہ بن عمر سے اُس نے سعید مقبری سے اُس نے ابی ہریرہ سے لیکن نہین ذکر کیا اُس نے اپنی روایت مین یہ کہ روایت کی اُس نے اپنے باپ سے اس نے ابی ہریرہ سے اور روایت یحییٰ بن سعید کی جو عبید اللہ بن عمر سے ہے بہت صحیح ہے اور سعید مقبری کا ابی ہریرہ سے سماع ہے اور روایت کی اُس نے اپنے باپ سے اُس نے ابی ہریرہ سے اور ابی سعید مقبری کا نام کیسان ہے اور سعید مقبری کی کنیت ابا سعد ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار اور محمد بن مثنیٰ نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الحمید بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن عمرو بن عطا نے ابی حمید ساعدی سے کہا اُس نے سنا مین نے اس حدیث کو اس حالت مین کہ ابی حمید نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دس اصحاب مین تھا ایک اُن کا ابو قتادہ بن ربعی ہے کہ کہتا تھا مین تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا زیادہ واقف ہون کہا اُنھون نے تو نے ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ مصاحبت نہین کی اور نہ تو آپ کے پاس ہم سے زیادہ آیا ہے کہا اُس نے ہان کیون نہین۔ کہا اُنھون نے پس بیان کر کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تھے تو سیدھے کھڑے ہوتے۔ اور دونون ہاتھون کو اُٹھاتے یہان تک کہ اُن دونون کو اپنے کاندھون کے برابر کرتے پھر جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو دونون ہاتھون کو بلند کرتے یہان تک کہ اُن دونون کو کاندھون کے برابر کرتے پھر کہتے اللہ اکبر اور رکوع کرتے پھر برابر ہو جاتے سو نہ سر کو نیچا کرتے اور نہ اونچا کرتے اور دونون ہاتھون کو گھٹنون پہ رکھتے پھر کہتے

سمع اللہ لمن حمدہ

ورفع یدیہ واعتدل حتی یرجع کل عظم فی موضعہ معتدلا ثم ھوی الی الارض ساجدا ثم قال اللہ اکبر ثم جافی عضدیہ عن ابطیہ و فتح اصابع رجلیہ ثم ثنی رجلہ الیسریٰ وقعد علیہا ثم اعتدل حتی یرجع کل عظم فی موضعہ معتدلا ثم ھوی ساجدا ثم قال اللہ اکبر ثم ثنی رجلہ وقعد واعتدل حتی یرجع کل عظم فی موضعہ ثم نھض ثم صنع فی الرکعۃ الثانیۃ مثل ذلک حتی اذا قام من السجدتین کبر ورفع یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ کما صنع حین افتتح الصلوٰۃ ثم صنع کذلک حتی کانت الرکعۃ التی تنقضی فیھا صلوٰتہ اخر رجلہ الیسریٰ وقعد علی شقہ متورکا ثم سلم **قال** ابو عیسیٰ ھٰذا حدیث حسن صحیح قال و معنی قولہ اذا قام من السجدتین رفع یدیہ یعنی اذا قام من الرکعتین **حدثنا** محمد بن بشار والحسن بن علی الحلوانی وغیر واحد قالوا انا ابو عاصم نا عبد الحمید بن جعفر نا محمد بن عمرو بن عطاء قال سمعت ابا حمید الساعدی فی عشرۃ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیھم ابو قتادۃ بن ربعی فذکر نحو حدیث یحیی بن سعید بمعناہ وزاد فیہ ابو عاصم عن عبد الحمید بن جعفر ھٰذا الحرف قالوا صدقت ھکذا صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء فی القراءۃ فی الصبح **حدثنا** ھناد نا وکیع عن مسعر وسفیان عن زیاد بن علاقۃ عن عمہ قطبۃ بن مالک قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الفجر والنخل باسقات فی الرکعۃ الاولی قال وفی الباب عن عمرو بن حریث وجابر بن سمرۃ وعبد اللہ بن السائب وابی برزۃ وام سلمۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث قطبۃ بن مالک حدیث حسن صحیح وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قرأ فی الصبح بالواقعۃ وروی عنہ انہ کان یقرأ فی الفجر من ستین اٰیۃ الی مائۃ وروی عنہ انہ قرأ اذا الشمس کورت وروی عن عمر انہ کتب الی ابی موسیٰ ان اقرأ فی الصبح بطوال المفصل **قال** ابو عیسیٰ وعلی ھٰذا العمل عند اھل العلم وبہ یقول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی **باب** ماجاء فی القراءۃ فی الظھر والعصر

اور دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے اور برابر ہو جاتے حتی کہ ہر ایک ہڈی اپنی جگہ پر حالت اعتدال میں لوٹ آتی پھر زمین کی طرف سجدہ کرنے کے لئے جاتے۔ پھر کہتے اللہ اکبر۔ پھر دونوں بازوؤں کو اپنی بغلوں مبارک سے دُور رکھتے اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کو کشادہ کرتے پھر اپنے بائیں پاؤں کو پیچ دیتے اور اس پر بیٹھتے پھر برابر ہو جاتے حتی کہ ہر ایک ہڈی حالت اعتدال میں اپنی جگہ پر ہو جاتی پھر سجدہ کرنے کے لئے نیچے جاتے پھر کہتے اللہ اکبر پھر اپنے پاؤں کو پیچ دیتے اور اس پر بیٹھتے اور برابر ہو جاتے حتے کہ ہر ایک ہڈی اپنی جگہ پر آ جاتی پھر کھڑے ہو جاتے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے حتے کہ جب دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ ان دونوں کو کاندھوں کے برابر کرتے جس طرح کہ جب نماز شروع کرتے ہی کیا تھا پھر ایسا ہی کرتے رہے حتی کہ جب وہ رکعت ہوئی جس میں نماز تمام ہو جاتی ہے تو آپ نے بائیں پاؤں کو مؤخر کیا اور اپنی ایک طرف پر بطور تورک کے بیٹھے پھر سلام پھیرا۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور معنے قول اُس کے کہ جب دونوں سجدوں سے کھڑے ہوتے تو دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے۔ یہ ہیں کہ جب دونوں رکعتوں سے کھڑے ہوتے الخ **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے۔ اور حسن بن علی حلوانی اور کئی اور لوگوں نے کہا انھوں نے خبر دی ہم کو ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الحمید بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن عمرو بن عطا نے کہا اس نے سنا میں نے ابا حمید ساعدی سے جو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دس صحابیوں میں تھا۔ انہیں سے ابو قتادہ بن ربعی ہے۔ پس ذکر کیا اُس نے مثل حدیث یحیٰی بن سعید کے ساتھ اُسکے معنے کے اور زیادہ کیا اُس میں ابو عاصم نے عبد الحمید بن جعفر سے اس حرف کو کہ کہا انھوں نے سچ کہا تو نے ایسا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے **باب** فجر کی قرأت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے مسعر اور سفیان سے انھوں نے زیاد بن علاقہ سے اُس نے اپنے چچا قطبہ بن مالک سے کہا اس نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فجر کی نماز کی پہلی رکعت میں پڑھتے والنخل باسقات کہا ترمذی نے اور اس باب میں روایت ہے عمرو بن حریث اور جابر بن سمرہ اور عبد اللہ بن سائب اور ابی برزہ اور ام سلمہ سے رضی اللہ عنہم۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث قطبہ بن مالک کی حدیث حسن صحیح ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فجر کی نماز میں سورہ واقعہ پڑھی۔ اور مروی ہے کہ آپ فجر کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے سو تک پڑھتے تھے۔ اور مروی ہے آپ سے کہ پڑھا آپ نے اذا الشمس کورت۔ اور مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ اُس نے ابی موسیٰ کی طرف لکھا کہ فجر کی نماز میں طوال مفصل پڑھا کر۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور اسی پر اہل علم کے نزدیک عمل ہے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوریؒ اور ابن مبارک اور شافعیؒ **باب** ظہر اور عصر کی قرأت کے بیان میں

حدثنا احمد بن منيع نا يزيد بن هارون نا حماد بن سلمة عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان يقرأ في الظهر والعصر بالسماء ذات البروج والسماء والطارق وشبههما قال وفي الباب عن خباب وابي سعيد وابي قتادة وزيد بن
ثابت والبراء **قال** ابو عيسى حديث جابر بن سمرة حديث حسن صحيح وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قرأ في الظهر قدر
تنزيل السجدة وروي عنه انه كان يقرأ في الركعة الاولى من الظهر قدر ثلثين اية وفي الركعة الثانية قدر خمسة عشر اية وروي عن عمر انه
كتب الى ابي موسى ان اقرأ في الظهر باوساط المفصل ورأى بعض اهل العلم ان قراءة صلوة العصر كنحو القراءة في صلوة المغرب يقرأ
بقصار المفصل وروي عن ابراهيم النخعي انه قال تعدل صلوة العصر بصلوة المغرب في القراءة وقال ابراهيم تضعف صلوة الظهر على
صلوة العصر في القراءة اربع مرار **باب** في القراءة في المغرب **حدثنا** هناد نا عبدة عن محمد بن اسحاق عن الزهري عن عبيد الله بن
عبد الله عن ابن عباس عن امه ام الفضل قالت خرج الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو عاصب راسه في مرضه فصلى المغرب فقرأ
بالمرسلات فما صلاها بعد حتى لقي الله عز وجل قال وفي الباب عن جبير بن مطعم وابن عمر وابي ايوب وزيد بن ثابت قال ابو عيسى حديث
ام الفضل حديث حسن صحيح وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قرأ في المغرب بالاعراف في الركعتين كلتيهما وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قرأ في المغرب بالطور وروي عن عمر انه كتب الى ابي موسى ان اقرأ في المغرب بقصار المفصل وروي عن ابي بكر انه قرأ في المغرب بقصار
المفصل قال وعلى هذا العمل عند اهل العلم وبه يقول ابن المبارك واحمد واسحاق وقال الشافعي وذكر عن مالك انه يكره ان يقرأ في
صلوة المغرب بالسور الطوال نحو الطور والمرسلات قال الشافعي لا اكره ذلك بل استحب ان يقرأ بهذه السور في صلوة المغرب **باب**
ما جاء في القراءة في صلوة العشاء **حدثنا** عبدة بن عبد الله الخزاعي نا زيد بن الحباب نا ابن واقد عن عبد الله بن بريدة عن ابيه

حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن سلمہ نے اس نے سماک بن حرب سے اُس نے جابر بن سمرہ
سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں سورہ والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق اور جو ان دونوں کے ہم مثل ہوں پڑھا کرتے تھے
کہا ترمذی نے اور اس باب میں روایت ہے خباب اور ابی سعید اور ابی قتادہ اور زید بن ثابت اور براء سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث
جابر بن سمرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے ظہر کی نماز میں برابر تنزیل السجدہ کے پڑھا۔
اور مروی ہے آپ سے کہ آپ ظہر کی پہلی رکعت میں بقدر تیس آیتوں کے پڑھا کرتے تھے۔ اور دوسری رکعت میں بقدر پندرہ آیتوں کے اور
مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ اُس نے ابی موسیٰ کی طرف لکھا کہ ظہر کی نماز میں اوساط مفصل پڑھا کر اور بعض اہل علم نے کہا
ہے کہ قرأت نماز عصر کی مثل قرأت نماز مغرب کے ہے کہ پڑھے اس میں قصار مفصل۔ اور مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ کہا اُس نے نماز
عصر کی قرأت میں نماز مغرب کے برابر ہے۔ اور کہا ابراہیم نے ظہر کی نماز عصر کی نماز پر چار حصہ زیادہ ہے **باب** مغرب میں قرأت کا بیان
حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ نے محمد بن اسحاق سے اُس نے زہری سے اس نے عبید اللہ بن عبداللہ سے اُس نے
ابن عباس سے اس نے اپنی والدہ ام فضل سے کہ کہا اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیماری میں اپنے سر مبارک پر پٹی باندھے ہوئے ہماری طرف نکلے سو
آپ نے مغرب کی نماز پڑھی اور اس میں سورۂ مرسلات پڑھی۔ پھر حضرت نے بعد اس کے کوئی نماز نہیں پڑھی تا آنکہ اللہ تعالیٰ غالب اور بزرگ
سے ملاقات کی۔ اور اس باب میں روایت ہے جبیر بن مطعم اور ابن عمر اور ابی ایوب اور زید بن ثابت سے رضی اللہ عنہم۔ کہا ترمذی نے حدیث ام الفضل
کی حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے مغرب کی دو رکعتوں میں سورۂ اعراف پڑھی اور مروی ہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ آپ نے مغرب میں سورۂ طور پڑھی اور مروی ہے حضرت عمرؓ سے کہ اس نے ابی موسیٰ کی طرف لکھا کہ مغرب کی نماز میں قصار مفصل
پڑھا کر اور مروی ہے ابی بکرؓ سے کہ اُس نے مغرب کی نماز میں سورتیں قصار مفصل پڑھی ہیں کہا ترمذی نے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی
پر ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے ابن مبارک اور احمد اور اسحاق اور کہا شافعی نے اور ذکر کیا گیا ہے امام مالک سے کہ وہ مغرب کی نماز میں لمبی
سورتیں مثل طور اور مرسلات پڑھنے کو مکروہ جانتا تھا۔ کہا شافعی نے میں اس کو مکروہ نہیں جانتا بلکہ میں مستحب جانتا ہوں کہ مغرب کی نماز میں یہ
سورتیں پڑھی جائیں **باب** عشا کی نماز میں قرأت کا بیان **حدیث** کی ہم سے عبدہ بن عبداللہ خزاعی نے کہا حدیث کی ہم سے زید بن
حباب نے کہا حدیث کی ہم سے ابن واقد نے عبداللہ بن بریدہ سے اُس نے اپنے باپ سے

قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی العشاء الآخرۃ بالشمس وضحٰھا ونحوھا من السور وفی الباب عن البراء بن عازب
قال ابو عیسیٰ حدیث بریدۃ حدیث حسن وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قرأ فی العشاء الآخرۃ بسورۃ والتین
والزیتون وروی عن عثمان ابن عفان انہ کان یقرأ فی العشاء بسور من اوساط المفصل نحو سورۃ المنافقین واشباھھا
وروی عن اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین انھم قرؤا باکثر من ھذا واقل کان الامر عندھم واسع فی ھذا واحسن شئ فی ذلک
ما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قرأ بالشمس وضحٰھا والتین والزیتون **حدثنا** ھناد نا ابو معاویۃ عن یحیی بن سعید الانصاری
عن عدی بن ثابت عن البراء بن عازب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ فی العشاء الآخرۃ بالتین والزیتون وھذا حدیث حسن صحیح **باب**
ما جاء فی القراءۃ خلف الامام **حدثنا** ھناد نا عبدۃ بن سلیمان عن محمد بن اسحاق عن مکحول عن محمود بن الربیع عن عبادۃ
بن الصامت قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح فثقلت علیہ القراءۃ فلما انصرف قال انی اراکم تقرؤن وراء امامکم قال قلنا
یا رسول اللہ ای واللہ قال لا تفعلوا الا بام القرآن فانہ لا صلوٰۃ لمن لا یقرأ بھا قال وفی الباب عن ابی ھریرۃ وعائشۃ وانس وابی قتادۃ
وعبد اللہ بن عمرو **قال** ابو عیسیٰ حدیث عبادۃ حدیث حسن وروی ھذا الحدیث الزھری عن محمود بن الربیع عن عبادۃ
بن الصامت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب وھذا اصح والعمل علی ھذا الحدیث فی القراءۃ خلف
الامام عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وھو قول مالک بن انس وابن المبارک والشافعی
واحمد واسحاق یرون القراءۃ خلف الامام **باب** ما جاء فی ترک القرأۃ خلف الامام اذا جھر الامام بالقراءۃ **حدثنا**
الانصاری نا معن نا مالک عن ابن شھاب عن ابن اکیمۃ اللیثی عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف من صلوٰۃ
جھر فیھا بالقراءۃ فقال ھل قرأ معی احد منکم انفا فقال رجل نعم یا رسول اللہ قال انی اقول مالی انازع القرآن

کہا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز مین والشمس وضحٰھا اور مثل اسکے سورتین پڑھا کرتے تھے اور اس باب مین روایت ہے براء بن عازب
سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث بریدہ کی حسن ہے اور مروی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے عشا کی نماز مین سورہ والتین والزیتون پڑھی۔ اور مروی ہی
حضرت عثمان بن عفان رض سے کہ وہ عشا کی نماز مین سورتین اوساط مفصل مثل سورہ منافقون کے اور مثل اسکے پڑھا کرتے تھے۔ اور مروی ہی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین سے کہ اُنھون نے اس نماز مین اُس سے زیادہ اور کم بھی قرأت پڑھی ہی گویا یہ حکم اُنکے نزدیک اس نماز مین فراخ ہے۔ اور سب
سے اچھی چیز اس مین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی یہ ہے کہ پڑھا آپ نے والشمس وضحٰھا والتین والزیتون **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا
حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے یحیی بن سعید انصاری سے اُس نے عدی بن ثابت سے اُس نے براء بن عازب سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی
نماز مین سورۂ والتین والزیتون پڑھی اور یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** امام کے پیچھے قرأت پڑھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا
حدیث کی ہم سے عبدہ بن سلیمان نے محمد بن اسحاق سے اُس نے مکحول سے اس نے محمود بن ربیع سے اُس نے عبادہ بن صامت سے کہا اُس نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھی سو آپ پر قرأت بوجھل ہوگئی پس جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا آپ نے مین گمان کرتا ہون کہ تم اپنے امام کے پیچھے
قرأت پڑھتے ہو کہا راوی نے کہا ہم نے یا رسول اللہ ہان قسم ہے اللہ کی فرمایا آپ نے نہ پڑھا کرو مگر الحمد اس لئے کہ نہین ہوتی نماز اُس شخص کی جو اس کو
نہ پڑھے کہا ترمذی نے اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور عائشہ اور انس اور ابی قتادہ اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے
حدیث عبادہ بن صامت کی حدیث حسن ہی اور روایت کیا ہی اس حدیث کو زہری نے محمود بن ربیع سے اُس نے عبادہ بن صامت سے اُس نے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہین نماز اس شخص کی جو نہ پڑھے فاتحۃ الکتاب اور یہ روایت بہت صحیح ہی۔ اور اکثر اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے صحابہ اور تابعین سے امام کے پیچھے قرأت پڑھنے کے بارے مین عمل اسی پر ہی اور یہی قول ہی مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد
اور اسحاق کا یہ سب لوگ امام کے پیچھے قرأت ضروری جانتے ہین **باب** امام کے پیچھے قرأت نہ پڑھنے کے بیان مین جب کہ امام قرأت پکار کر پڑھتا
ہو **حدیث** کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے ابن شہاب سے اُس نے ابن اکیمۃ اللیثی سے اُس
نے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے اس نماز سے جس مین قرأت پکار کر پڑھی جاتی تھی سو فرمایا آپنے کیا تم مین سے کسی نے اب میرے ساتھ
قرأت پڑھی ہے پس کہا ایک مرد نے ہان یا رسول اللہ فرمایا آپ نے مین کہتا ہون کیا وجہ ہے کہ میرے ساتھ قرآن مین جھگڑا کیا جاتا ہے

قال فانتهى الناس عن القراءة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما يجهر فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم من الصلوٰة بالقراءة حين سمعوا ذلك
من رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي الباب عن ابن مسعود وعمران بن حصين وجابر بن عبد الله **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن
وابن اكيمة الليثي اسمه عمارة ويقال عمرو بن اكيمة وروى بعض اصحاب الزهري هذا الحديث وذكروا هذا الحرف قال قال الزهري فانتهى
الناس عن القراءة حين سمعوا ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم وليس في هذا الحديث ما يدخل على من راى القراءة خلف الامام
لان ابا هريرة هو الذي روى عن النبي صلى الله عليه وسلم هذا الحديث وروى ابو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من صلى
صلوٰة لم يقرأ فيها بام القرآن فهي خداج غير تمام فقال له حامل الحديث اني اكون احيانا وراء الامام قال اقرأ بها في نفسك
وروى ابو عثمان النهدي عن ابي هريرة قال امرني النبي صلى الله عليه وسلم ان انادي ان لا صلوٰة الا بقراءة فاتحة الكتاب واختار
اصحاب الحديث ان لا يقرأ الرجل اذا جهر الامام بالقراءة وقالوا يتبع سكتات الامام وقد اختلف اهل العلم في القراءة خلف الامام
فراى اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم القراءة خلف الامام وبه يقول مالك وابن المبارك
والشافعي واحمد واسحاق وروي عن عبد الله بن المبارك انه قال انا اقرأ خلف الامام والناس يقرؤن الا قوم من الكوفيين و
ارى ان من لم يقرأ صلوته جائزة وشدد قوم من اهل العلم في ترك قراءة فاتحة الكتاب وان كان خلف الامام فقالوا لا تجزي
صلوٰة الا بقراءة فاتحة الكتاب وحده كان او خلف الامام وذهبوا الى ما روى عبادة بن الصامت عن النبي صلى الله عليه وسلم وقرأ
عبادة بن الصامت بعد النبي صلى الله عليه وسلم خلف الامام وتاول قول النبي صلى الله عليه وسلم لا صلوٰة الا بقراءة فاتحة الكتاب

کہا راوی نے پس لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرأت پڑھنے مین ان نمازون مین جنمین آنحضرت پکار کر پڑھتے تھے ہٹ گئے جبکہ
انھون نے یہ بات آنحضرت سے سُن لی اور اس باب مین روایت ہی ابن مسعود اور عمران بن حصین اور جابر بن عبد اللہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے
یہ حدیث حسن ہی اور ابن اکیمہ لیثی کا نام عمارہ ہی اور اس کو عمرو بن اکیمہ کہا جاتا ہی اور بعض[1] اصحاب زہری نے اس حدیث کو روایت کیا ہی اور اس حرف
کو ذکر کیا کہا بعض نے کہا زہری نے پس لوگ قرأت سے ہٹ گئے جبکہ انھون نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُن لی اور اس حدیث مین
کوئی ایسی بات نہین جس سے اعتراض وارد ہو اُس شخص پر جس نے امام کے پیچھے قرأت کو جائز رکھا ہی کیونکہ یہی ابو ہریرہ ہی جس نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے اس حدیث کو روایت کی ہی اور نیز روایت کی ہی ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ کہا اُس نے جس نے نماز پڑھی اور اُس نے
اسمین سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تو وہ نماز ناقص ہی پوری نہین پس ابو ہریرہ کو ایک حامل حدیث (یعنی شاگرد) نے کہا مین تو کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہون
تو کہا ابو ہریرہ نے اسکو اپنے دل مین پڑھ - اور روایت کی ہی ابو عثمان نہدی نے ابی ہریرہ سے کہ کہا اُسنے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا یہ کہ آواز
دون کہ نہین نماز ہوتی مگر ساتھ پڑھنے سورۂ فاتحہ کے اور اصحاب حدیث نے اختیار کیا ہی کہ آدمی قرأت نہ پڑھے جبکہ امام قرأت بلند آواز سے پڑھے
اور کہا کہ امام کے سکتون کی متابعت کرے (یعنے جب امام سکوت کرتا ہی اُسوقت پڑھے) اور اہل علم نے امام کے پیچھے قرأت پڑھنے مین اختلاف کیا ہی پس
اکثر اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین اور من بعد ہم سے امام کے پیچھے قرأت پڑھنے کو جائز رکھا ہی اور ساتھ اسی کے کہتا ہی امام مالک
اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور عبد اللہ بن مبارک سے مروی ہی کہ کہا اُسنے مین امام کے پیچھے پڑھتا ہون اور لوگ بھی مگر ایک قوم کوفیون
سے - اور مین یہ بھی گمان کرتا ہون کہ جو شخص نہ پڑھے اُسکی نماز جائز ہو جاتی ہے - اور ایک قوم نے اہل علم سے سورۂ فاتحہ کے نہ پڑھنے مین بہت تشدد کیا
ہے - اگرچہ امام کے پیچھے ہو - سو کہا اُنھون نے نماز جائز ہی نہین ہوتی مگر ساتھ سورۂ فاتحہ کے تنہا ہو یا امام کے پیچھے اور یہ لوگ عبادہ بن صامت کی روایت
کی طرف گئے ہین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی اور عبادہ بن صامت نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امام کے پیچھے قرأت پڑھی ہے اور اُسنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول پر عمل کیا ہی کہ نماز نہین ہوتی مگر ساتھ پڑھنے سورۂ فاتحہ کے

[1] یعنے زہری کے بعض شاگردون نے اس روایت مین یہ لفظ ذکر کیا ہے کہ لوگ قرأت پڑھنے سے ہٹ گئے جبکہ انھون نے آنحضرت سے یہ سُن لیا کہ تم میرے ساتھ جھگڑا کیون
کرتے ہو مؤلف کہتا ہی کہ اس روایت سے اُس شخص پر اعتراض وارد نہین ہو سکتا جس نے امام کے پیچھے قرأت پڑھنے کو جائز رکھا ہی اس لئے کہ ابو ہریرہ رضہ نے دونون روایتون
کو بیان کیا ہی اگر دونون مین تعارض ہوتا تو کیون بیان کرتا - اس سے ظاہری تعارض کے ارتفاع کے واسطے اُس نے اپنے شاگرد سے کہدیا کہ اپنے دل مین پڑھا کر جبکہ اُس
نے اعتراض کیا کہ مین کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہون ١٢

وبہ یقول الشافعی واحمد واسحاق وغیرھما واما احمد بن حنبل فقال معنی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاصلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب
اذا کان وحدہ واحتج بحدیث جابر بن عبد اللہ حیث قال من صلی رکعۃ لم یقرأ فیھا بام القرآن فلم یصل الا ان یکون وراء الامام
قال احمد فھذا رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم تاول قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاصلوٰۃ لمن یقرأ بفاتحۃ الکتاب ان ھذا اذا
کان وحدہ واختار احمد مع ھذا القراءۃ خلف الامام وان لا یترک الرجل فاتحۃ الکتاب وان کان خلف الامام **حدثنا**
اسحاق بن موسی الانصاری نا معن نا مالک عن ابی نعیم وھب بن کیسان انہ سمع جابر بن عبد اللہ یقول من صلی رکعۃ لم یقرأ
فیھا بام القرآن فلم یصل الا ان یکون وراء الامام ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ما یقول عند دخول المسجد **حدثنا**
علی بن حجر نا اسمعیل بن ابراھیم عن لیث عن عبد اللہ بن الحسن عن امہ فاطمۃ بنت الحسین عن جدتھا فاطمۃ الکبری قالت کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد صلی علی محمد وسلم وقال رب اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک واذا خرج صلی علی محمد
وسلم وقال رب اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک وقال علی بن حجر قال اسمعیل بن ابراھیم فلقیت عبد اللہ بن الحسن بمکۃ
فسالتہ عن ھذا الحدیث فحدثنی بہ قال کان اذا دخل قال رب افتح لی ابواب رحمتک واذا خرج قال رب افتح لی ابواب فضلک وفی الباب
عن ابی حمید وابی اسید وابی ھریرۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث فاطمۃ حدیث حسن ولیس اسنادہ بمتصل وفاطمۃ ابنۃ الحسین
لم تدرک فاطمۃ الکبری انما عاشت فاطمۃ بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشھر **باب** ما جاء اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین
حدثنا قتیبۃ بن سعید نا مالک بن انس عن عامر بن عبد اللہ بن الزبیر عن عمرو بن سلیم الزرقی عن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس قال وفی الباب عن جابر وابی امامۃ وابی ھریرۃ وابی ذر وکعب بن مالک

اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام شافعی اور اسحاق وغیرہ۔ اور امام احمد بن حنبل نے کہا ہے کہ معنی قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہیں نماز اُس شخص
کی جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے یہ ہیں کہ جب آدمی تنہا ہو یعنے اکیلے آدمی کے حق میں ہے۔ اور دلیل پکڑی امام احمد نے ساتھ حدیث جابر بن عبد اللہ کے کہ کہا اُس نے
جس نے ایک رکعت پڑھی اُسنے اُسمیں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تو اُس کی نماز نہیں ہوئی مگر یہ کہ امام کے پیچھے ہو کہا امام احمد نے اُس مرد نے جو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے صحابہ سے ہے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو (کہ نہیں نماز اس شخص کی جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے) اسطرح تاویل کیا ہے
کہ یہ اُسوقت ہے کہ آدمی تنہا نماز پڑھتا ہو اور امام احمد نے باوجود اسکے امام کے پیچھے قرأت پڑھنے کو پسند کیا ہے اور یہ کہ آدمی سورۂ فاتحہ ترک نکرے
اگرچہ امام کے پیچھے ہو **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے۔ کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابی نعیم یعنے وہب بن
کیسان سے کہ سُنا اُس نے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہتا جس شخص نے ایک رکعت پڑھی اُسمیں اُسنے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی تو اُس کی نماز نہیں ہوئی مگر
جب امام کے پیچھے ہو یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مسجد میں داخل ہونے کے وقت کیا کہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے
اسمٰعیل بن ابراہیم نے لیث سے اُنسے عبد اللہ بن حسن سے اُنسے اپنی والدہ فاطمہ بنت حسین سے اُنسے اپنی دادی فاطمہ کبریٰ سے کہ کہا اُس نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو محمد (یعنے اپنی ذات مبارک پر) درود اور سلام بھیجتے اور کہتے اے رب میرے گناہ بخش اور مجھ پر
دروازے اپنی رحمت کے کشادہ کر اور جب نکلتے تو بھی محمد (یعنے اپنی ذات مبارک پر) درود و سلام بھیجتے اور کہتے اے رب میرے میرے گناہ بخش اور مجھ پر
دروازے اپنی رحمت کے کشادہ کر اور کہا علی بن حجر نے کہا اسمٰعیل بن ابراہیم نے پس میں عبد اللہ بن حسن کو مکے میں ملا پس اُس سے میں نے اس حدیث
کی بابت سوال کیا تو اُسنے مجھسے حدیث بیان کی کہا اُس نے جب آنحضرت داخل ہوتے تھے تو کہتے تھے اے رب میرے دروازے رحمت کے کشادہ
کر اور جب نکلتے تو کہتے اے رب میرے مجھ پر دروازے اپنے فضل کے کشادہ کر۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی حمید اور ابی اسید اور ابی ہریرہ سے
کہا ابو عیسیٰ نے حدیث فاطمہ کی حسن ہے اور اسناد اسکی متصل نہیں کیونکہ فاطمہ بنت حسین نے فاطمہ کبریٰ کو نہیں پایا کیونکہ فاطمہ کبریٰ بعد نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے چند مہینے جیتی رہی ہیں **باب** اس بیان میں کہ جب کوئی تم میں سے مسجد میں داخل ہو تو دو رکعتیں پڑھے **حدیث** کی ہمسے
قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے اُنسے عمرو بن سلیم زرقی سے اُنسے ابی قتادہ سے کہا اُنسے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی تم میں سے مسجد میں آئے تو چاہئے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھے کہا ترمذی نے اور اس باب
میں روایت ہے جابر اور ابی امامہ اور ابی ہریرہ اور ابی ذر اور کعب بن مالک سے رضی اللہ عنہم

قال ابو عيسى وحديث ابى قتادة حديث حسن صحيح وقد روى هذا الحديث محمد بن عجلان وغير واحد عن عامر بن عبد الله بن الزبير نحو رواية مالك بن انس وروى سهيل بن ابى صالح هذا الحديث عن عامر بن عبد الله بن الزبير عن عمرو بن سليم عن جابر بن عبد الله عن النبى صلى الله عليه وسلم وهذا حديث غير محفوظ والصحيح حديث ابى قتادة والعمل على هذا الحديث عند اصحابنا استحبوا اذا دخل الرجل المسجد ان لا يجلس حتى يصلى الركعتين الا ان يكون له عذر قال على بن المدينى وحديث سهيل بن ابى صالح خطاء اخبرنى بذلك اسحاق بن ابراهيم عن على بن المدينى **باب** ما جاء ان الارض كلها مسجد الا المقبرة والحمام **حدثنا** ابن ابى عمر وابو عمار الحسين بن حريث قالا نا عبد العزيز بن محمد عن عمرو بن يحيى عن ابيه عن ابى سعيد الخدرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الارض كلها مسجد الا المقبرة والحمام وفى الباب عن على وعبد الله بن عمرو وابى هريرة وجابر وابن عباس وحذيفة وانس وابى امامة وابى ذر قالوا ان النبى صلى الله عليه وسلم قال جعلت لى الارض كلها مسجدا وطهورا **قال** ابو عيسى حديث ابى سعيد قد روى عن عبد العزيز بن محمد روايتين منهم من ذكره عن ابى سعيد ومنهم من لم يذكره وهذا حديث فيه اضطراب روى سفيان الثورى عن عمرو بن يحيى عن ابيه عن النبى صلى الله عليه وسلم مرسلا ورواه حماد بن سلمة عن عمرو بن يحيى عن ابيه عن ابى سعيد عن النبى صلى الله عليه وسلم ورواه محمد بن اسحاق عن عمرو بن يحيى عن ابيه قال وكان عامة روايته عن ابى سعيد عن النبى صلى الله عليه وسلم ولم يذكر فيه عن ابى سعيد وكان رواية الثورى عن عمرو بن يحيى عن ابيه عن النبى صلى الله عليه وسلم اثبت واصح **باب** ما جاء فى فضل بنيان المسجد **حدثنا** بندار نا ابو بكر الحنفى نا عبد الحميد بن جعفر عن ابيه عن محمود بن لبيد عن عثمان بن عفان قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من بنى لله مسجدا بنى الله له مثله فى الجنة وفى الباب عن ابى بكر وعمر وعلى وعبد الله بن عمرو وانس وابن عباس وعائشة وام حبيبة وابى ذر وعمرو بن عبسة وواثلة بن الاسقع وابى هريرة وجابر بن عبد الله

کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث ابو قتادہ کی حسن صحیح ہی اور اس حدیث کو محمد بن عجلان اور کئی اور لوگوں نے عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے مثل روایت مالک بن انس کے روایت کیا ہی اور روایت کیا ہی سہیل بن ابی صالح نے اس حدیث کو عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے اُسنے عمرو بن سلیم سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ حدیث محفوظ نہین ہی اور صحیح حدیث ابی قتادہ کی ہی اور عمل نزدیک ہمارے اصحاب کے اسی پر ہی اُنھون نے مستحب جانا ہی کہ جب کوئی مرد مسجد مین داخل ہو تو نہ بیٹھے تا کہ دو رکعتین پڑھے مگر یہ کہ اُسکو عذر ہو کہا علی بن مدینی نے اور حدیث سہل بن ابی صالح کی خطا ہی خبر دی ہی مجھے ساتھ اسکے اسحق بن ابراہیم نے علی بن مدینی سے **باب** اس بیان مین کہ تمام زمین مسجد ہی مگر مقبرہ اور حمام **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر اور ابو عمار الحسین بن حریث نے کہا ان دونون نے حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے عمرو بن یحیٰی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے یہ کہ تمام زمین مسجد ہی[1] مگر مقبرہ اور حمام اور اس باب مین علی اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی ہریرہ اور جابر اور ابن عباس اور حذیفہ اور انس اور ابی امامہ اور ابی ذر سے روایت ہی کہا اُنھون نے یہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنائی گئی میرے واسطے تمام زمین مسجد اور جاے طہارت **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی روایت کیگئی ہی عبد العزیز بن محمد سے دو روایتین بعض نے اُنمین سے ذکر کیا ہی ابی سعید سے اور بعض نے اُنمین سے نہین ذکر کیا۔ اور اس حدیث مین اضطراب ہی۔ روایت کیا سفیان ثوری نے عمرو بن یحیٰی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور روایت کیا اس کو حماد بن سلمہ نے عمرو بن یحیٰی سے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے ابی سعید سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسکو محمد بن اسحاق نے عمرو بن یحیٰی سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے اور عام روایت اُس کی بواسطے ابی سعید کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی اور نہین ذکر کیا گیا اسمین ابی سعید سے اور گویا کہ روایت ثوری کی جو عمرو بن یحیٰی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی بہت ثابت اور صحیح ہی **باب** بیچ فضیلت بنانے مسجد کے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر حنفی نے۔ کہا حدیث کی ہمسے عبد الحمید بن جعفر نے اپنے باپ سے اُسنے محمود بن لبید سے اُسنے عثمان بن عفان سے کہا اُسنے سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص اللہ کے واسطے مسجد بنائے اللہ اُسکے واسطے مثل اسکے بیچ جنت کے بناتا ہی۔ اور اس باب مین ابی بکر اور عمر اور علی اور عبد اللہ بن عمرو اور انس اور ابن عباس اور عائشہ اور ام حبیبہ اور ابی ذر اور عمرو بن عبسہ اور واثلہ بن اسقع اور ابی ہریرہ اور جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی

[1] یعنے تمام زمین پر نماز پڑھنی جائز ہی برخلاف اور نبیون کے کہ انکے لیے خاص مسجد کے سوا اور کسی جگہ نماز پڑھنی جائز نہ تھی۔ پھر آنحضرت نے تمام زمین مین سے قبرون اور حمام کو مستثنے کیا ہو وجہ اسکے تخصیص کی ظاہر ہو اور حمام کے ساتھ وہ چیزین بھی خارج ہو جا دینگی جو پلیدی مین مثل اسکے ہین ۱۲

قال ابو عیسیٰ حدیث عثمان حدیث حسن صحیح وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من بنی للہ مسجدا صغیرا کان او کبیرا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ **حدثنا** بذلک قتیبۃ بن سعید نا نوح بن قیس عن عبد الرحمن مولی قیس عن زیاد النمیری عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا ومحمود بن لبید قد ادرک النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومحمود بن الربیع قد رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھما غلامان صغیران مدنیان **باب** ماجاء فی کراھیۃ ان یتخذ علی القبر مسجدا **حدثنا** قتیبۃ نا عبد الوارث بن سعید عن محمد بن جحادۃ عن ابی صالح عن ابن عباس قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور والمتخذین علیھا المساجد والسرج قال وفی الباب عن ابی ھریرۃ وعائشۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عباس حدیث حسن **باب** ماجاء فی النوم فی المسجد **حدثنا** محمود بن غیلان نا عبد الرزاق نا معمر عن الزھری عن سالم عن ابن عمر قال کنا ننام علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد ونحن شباب **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وقد رخص قوم من اھل العلم فی النوم فی المسجد قال ابن عباس لا یتخذہ مبیتا ومقیلا وذھب قوم من اھل العلم الی قول ابن عباس **باب** ماجاء فی کراھیۃ البیع والشراء وانشاد الضالۃ والشعر فی المسجد **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن ابن عجلان عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی عن تناشد الاشعار فی المسجد وعن البیع والشراء فیہ وان یتحلق الناس فیہ یوم الجمعۃ قبل الصلوٰۃ

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عثمان کی حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بنائے واسطے اللہ کے مسجد چھوٹی ہو یا بڑی بناتا ہے اللہ واسطے اُسکے گھر بیچ جنت کے **حدیث** کی ہم سے ساتھ اس کے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے نوح بن قیس نے عبد الرحمن مولی قیس سے اُس نے زیاد بن نمیری سے اُس نے انس سے اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اس کے اور محمود بن لبید نے پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور محمود بن ربیع نے دیکھا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور دونوں لڑکے ہیں چھوٹے مدنی **باب** بیچ کراہیت مسجد کے جو قبر پر بنائی جاوے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوارث بن سعید نے محمد بن جحادہ سے اُسنے ابی صالح سے اُس نے ابن عباس سے کہا اُس نے لعنت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں[1] کی زیارت کرنے والی عورتوں کو اور اُن کو جو قبروں پر مسجد بناتے ہیں اور چراغ جلا کر بیٹھتے ہیں کہا اُس نے اور اس باب ہیں ابی ہریرہ اور عائشہ سے روایت ہے۔

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حدیث حسن ہے **باب** مسجد میں سونے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا اُس نے حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا اُس نے حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے تھے ہم سوتے بیچ زمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد میں اور ہم جوان تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم نے ایک قوم سے مسجد کے سونے میں رخصت دی ہے اور کہا ابن عباس نے نہ بنایا جاوے اُس کو جگہ سونے کی اور جگہ قیلولہ کی اور ایک قوم اہل علم سے ابن عباس کے قول کی تائید کرتے ہیں **باب** بیچ مکروہ ہونے خرید و فروخت کے اور تلاش گم شدہ شے اور شعر[2] پڑھنے کے مسجد میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن عجلان سے اُنسے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ منع کیا آپ نے شعر پڑھنے سے بیچ مسجد کے اور خرید و فروخت کرنے سے بیچ مسجد کے اور جمعہ کے دن حلقہ بنانے سے آدمیوں کے مسجد میں قبل نماز جمعہ کے

[1] ابتداے اسلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں کو قبروں کی زیارت کرنیسے منع کر دیا تھا بعد اسکے جب دین اسلام کی قدر اُن کے دلوں میں بیٹھ گئی۔ تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور الا فزوروھا یعنی میں نے تمکو قبروں کی زیارت سے منع کر دیا تھا سو اب بیشک زیارت کرو بعض لوگوں نے کہا ہو کہ اس رخصت میں جیسے مرد داخل ہیں ویسی ہی عورتیں داخل ہیں جیسا کہ اور احکام کا بطریق مذکر بطور اصل ہونیکے ذکر کیا جاتا ہو اور بعض نے کہا ہو کہ عورتوں کو رخصت نہیں ملی کیونکہ یہ جزع اور فزع بہت کرتی ہیں اور قبروں میں نماز پڑھنی اس لیے منع ہے کہ عموماً یہ مکان پلیدی وغیرہ سے مختلط ہوتا ہے اور بعض نے اس علت سے قطع نظر کر کے مطلقاً قبروں میں نماز پڑھنے سے منع کیا ہو اور چراغوں کا قبروں پر جلانا اسراف میں داخل ہو یا لوگوں کی تعظیم کرنے کے واسطے منع کیا ہو گا ۱۲ [2] مسجد میں مذموم شعر پڑھنے منع ہیں جیسا کہ آخر باب میں کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے اس حدیث کے اور حدیث سے مسجد میں شعر پڑھنے کے باب میں رخصت ہی۔ چنانچہ کتب صحاح میں ہے کہ آنحضرت حسان رضی اللہ عنہ کو منبر پر بٹھاتے تھے اور کہتے تھے کہ شعر پڑھ یؤیدک روح القدس ۱۲ منہ رحمۃ اللہ

وفی الباب عن بریدة وجابر وانس **قال** ابوعیسیٰ حدیث عبداللہ بن عمرو بن العاص حدیث حسن وعمرو بن شعیب هو ابن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص قال محمد بن اسمٰعیل رایت احمد واسحاق وذکر غیرهما یحتجون بحدیث عمرو بن شعیب قال محمد وقد سمع شعیب بن محمد من عبداللہ بن عمرو **قال** ابوعیسیٰ ومن تکلم فی حدیث عمرو بن شعیب انما ضعفه لانه یحدث عن صحیفة جده کانهم راوا انه لم یسمع هٰذه الاحادیث من جده قال علی بن عبداللہ وذکر عن یحییٰ بن سعید انه قال حدیث عمرو بن شعیب عندنا واه وقد کره قوم من اهل العلم البیع والشراء فی المسجد وبه یقول احمد واسحاق وقد روی عن بعض اهل العلم من التابعین رخصة فی البیع والشراء فی المسجد وقد روی عن النبی صلی اللہ علیه وسلم فی غیر حدیث رخصة فی انشاد الشعر فی المسجد **باب** ماجاء فی المسجد الذی اسس علی التقویٰ **حدثنا** قتیبة نا حاتم بن اسمٰعیل عن انیس بن ابی یحییٰ عن ابیه عن ابی سعید الخدری قال امتری رجل من بنی خدرة ورجل من بنی عمرو بن عوف فی المسجد الذی اسس علی التقویٰ فقال الخدری هو مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وقال الآخر هو مسجد قبا فاتیا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی ذلک فقال هو هٰذا یعنی مسجده وفی ذلک خیر کثیر **قال** ابوعیسیٰ هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابوبکر عن علی بن عبداللہ قال سالت یحییٰ بن سعید عن محمد بن ابی یحییٰ الاسلمی فقال لم یکن به بأس واخوه انیس بن ابی یحییٰ اثبت منه **باب** ماجاء فی الصلوٰة فی مسجد قبا **حدثنا** محمد بن العلاء ابوکریب وسفیان بن وکیع قالا نا ابو اسامة عن عبدالحمید بن جعفر نا ابوالابرد مولی بنی حطمة انه سمع اسید بن ظهیر الانصاری

اور اس باب مین بریدہ اور جابر اور انس سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے عبداللہ بن عمرو بن عاص کی حدیث حسن ہے۔ اور عمرو بن شعیب وہ ابن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاص ہے کہا محمد بن اسماعیل نے دیکھا مین نے احمد اور اسحاق کو اور ذکر کیا سوا ان دونون کے اورون نے جو حجت پکڑتے تھے عمرو بن شعیب کی حدیث سے کہا محمد نے یہ کہ سنا ہے شعیب بن محمد نے عبداللہ بن عمرو سے **کہا** ابوعیسیٰ نے اور جس شخص نے کلام کیا ہے بیچ حدیث عمرو بن شعیب کے وہ سواے اس کے نہین کہ ضعیف سمجھتا ہے اُس کو اس لئے کہ وہ اپنے دادے کے صحیفے سے بیان کرتا تھا۔ گویا کہ اُنھون نے سمجھا ہے کہ اُس نے اس حدیث کو اپنے دادے سے نہین سُنا۔ کہا علی بن عبداللہ نے اور ذکر کیا گیا ہے یحییٰ بن سعید سے یہ کہ کہا اُس نے حدیث عمرو بن شعیب کی ہمارے نزدیک ضعیف ہے اور مکروہ سمجھا ہے ایک قوم نے اہل علم سے خرید و فروخت کرنے کو بیچ مسجد کے۔ اور یہی احمد اور اسحاق بھی کہتے ہین۔ اور بعض اہل علم تابعین سے روایت کی گئی ہے رخصت بیچ خرید و فروخت کرنے کے مسجد مین۔ اور روایت کیا گیا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ غیر حدیث کے رخصت بیچ پڑھنے شعرون کے مسجد مین **باب** بیچ بیان اُس مسجد کے جو تقوے پر بنائی گئی ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے حاتم بن اسماعیل نے انیس بن ابی یحییٰ سے اُس نے باپ اپنے سے اُس نے ابی سعید خدری سے کہا اُس نے شک کیا ایک مرد نے بنی خدرہ سے اور ایک نے بنی عمرو بن عوف سے بیچ ایسی مسجد کے کہ بنائی گئی تھی اوپر تقوے کے پس کہا خدری نے وہ مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے اور کہا دوسرے نے وہ مسجد قبا ہے۔ اور اسی حالت مین وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ پس فرمایا آپ نے وہ یہی ہے یعنے مسجد میری اور اس مین بہت بھلائی ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابوبکر نے علی بن عبداللہ سے کہا اُس نے پوچھا مین نے یحییٰ بن سعید سے اُس نے محمد بن یحییٰ اسلمی سے پس کہا اُس نے نہین ہے اس مین کچھ خوف اور بھائی اس کا انیس بن ابی یحییٰ بہت ثقہ ہے اس سے **باب** قبا کی مسجد مین نماز پڑھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمد بن علا ابوکریب اور سفیان بن وکیع نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے ابواسامہ نے عبدالحمید بن جعفر سے کہا حدیث کی ہم سے ابوالابرد مولے بنی حطمہ نے یہ کہ سُنا اُس نے اسید بن ظہیر انصاری سے

وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلوٰۃ فی مسجد قبا کعمرۃ وفی الباب عن سہل بن حنیف قال ابو عیسیٰ حدیث اسید حدیث حسن غریب ولا نعرف لاسید بن ظہیر شیئا یصح غیر ھذا الحدیث ولا نعرف الا من حدیث ابی اسامۃ عن عبد الحمید بن جعفر وابو الابرد اسمہ زیاد مدینی **باب** ما جاء فی ای المساجد افضل **حدثنا** الانصاری نا معن نا مالک ح وثنا قتیبۃ عن مالک عن زید بن رباح وعبید اللہ بن ابی عبد اللہ الاغر عن ابی عبد اللہ الاغر عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوٰۃ فی مسجدی ھذا خیر من الف صلوٰۃ فیما سواہ الا المسجد الحرام **قال** ابو عیسیٰ ولم یذکر قتیبۃ فی حدیثہ عن عبید اللہ وانما ذکر عن زید بن رباح عن ابی عبد اللہ الاغر قال ھذا حدیث حسن صحیح وابو عبد اللہ الاغر اسمہ سلمان وقد روی عن ابی ہریرۃ من غیر وجہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی الباب عن علی ومیمونۃ وابی سعید وجبیر بن مطعم وعبد اللہ بن الزبیر وابن عمر وابی ذر **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینۃ عن عبد الملک بن عمیر عن قزعۃ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشد الرحال الا الی ثلاثۃ مساجد مسجد الحرام ومسجدی ھذا ومسجد الاقصیٰ قال ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی المشی الی المسجد **حدثنا** محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نا یزید بن زریع نا معمر عن الزہری عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا تاتوھا وانتم تسعون ولکن اتوھا وانتم تمشون وعلیکم السکینۃ فما ادرکتم فصلوا

اور وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے تھا کہ حدیث بیان کرتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے کہ نماز بیچ مسجد قبا کے مثل عمرہ کے ہے اور اس باب مین سہل بن حنیف سے روایت ہے کہا اُس نے اسید کی حدیث حسن غریب ہے اور نہین پہچانتے ہم اسید بن ظہیر سے کوئی شئے صحیح سوائے اس حدیث کے اور نہین پہچانتے ہم اس کو مگر حدیث ابی اسامہ سے جو عبد الحمید بن جعفر سے ہے اور ابو ابرد کا نام زیاد مدینی ہے **باب** اس بیان مین کہ کونسی مسجد افضل ہے **حدیث** کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے ح اور حدیث کی ہم سے قتیبہ نے مالک سے اُس نے زید بن رباح اور عبید اللہ بن ابی عبد اللہ اغر سے اُس نے ابی عبد اللہ اغر سے اُس نے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز بیچ میری اس مسجد کے بہتر ہے ہزار نماز سے سوا اس کے اور مسجدون سے مگر مسجد حرام **کہا** ابو عیسیٰ نے اور نہین ذکر کیا قتیبہ نے بیچ حدیث اپنی کے عبید اللہ سے اور ذکر کیا ہے اُس نے زید بن رباح سے اُس نے ابی عبد اللہ اغر سے کہا اُس نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو عبد اللہ اغر کا نام سلمان ہے اور روایت کیا گیا ہے ابی ہریرہ سے کئی وجہ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اس باب مین علی اور میمونہ اور ابی سعید اور جبیر بن مطعم اور عبد اللہ بن زبیر اور ابن عمر اور ابی ذر سے روایت ہے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عبد الملک بن عمیر سے اُس نے قزعہ سے اُس نے ابی سعید خدری سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کجاوے[1] نہ باندھے جاوین یعنے سفر نہ کیا جاوے مگر تین مسجدون کی طرف مسجد حرام اور مسجد میری اور مسجد اقصیٰ کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مسجد کی طرف چلنے کے بیان مین۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے زہری سے اُس نے ابی سلمہ سے اُس نے ابی ہریرہ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب نماز کھڑی ہو جاوے تو اُس کی طرف دوڑتے ہوے نہ آؤ لیکن اُس حالت مین آؤ کہ چلتے ہو اور لازم پکڑو آرام کو سو جتنی نماز تم (امام کیساتھ) پاؤ پس اُسکو پڑھو

[1] اکثر احتیاط والے عالم بموجب اس حدیث شریف کے اولیاء اللہ اور بزرگون کی قبرون پر جانا درست نہین جانتے۔ اور بعض کہتے ہین۔ کہ اس حدیث مین لفظ مسجد کا ذکر ہے یعنے عبادت کے واسطے سب مسجدین برابر ہین سوائے ان تین مسجدون کے پس کسی مسجد کی طرف سوائے ان تین مسجدون کے خاص عبادت کے واسطے سفر کرنا نہین چاہئے اور مکانات کو متبرک جان کر جانا اس سے منع نہین معلوم ہوتا۔ اور زیادہ بحث اس کی فضل الباری ترجمہ صحیح بخاری مین ہمنے لکھی ہے فلیرجع الیہ من یشاء ۱۲

ع یہ عبارت نسخۂ مجتبائی مین نہین ہے اور نسخہ کشوری المطبوعہ نظامی مین موجود ہے ۱۲ آسی

وما فاتکم فاتموا وفی الباب عن ابی قتادۃ وابی بن کعب وابی سعید وزید بن ثابت وجابر وانس **قال** ابو عیسیٰ اختلف اھل العلم فی المشی الی المسجد فمنھم من رای الاسراع اذا خاف فوت تکبیرۃ الاولی حتی ذکر عن بعضھم انہ کان یھرول الی الصلوٰۃ ومنھم من کرہ الاسراع واختار ان یمشی علی تؤدۃ ووقار وبہ یقول احمد واسحاق وقالا العمل علی حدیث ابی ھریرۃ وقال اسحاق ان خاف فوت تکبیرۃ الاولی فلا باس ان یسرع فی المشی **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا عبد الرزاق نا معمر عن الزھری عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ بمعناہ ھکذا قال عبد الرزاق عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ وھذا اصح من حدیث یزید بن زریع **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن الزھری عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **باب** ما جاء فی القعود فی المسجد وانتظار الصلوٰۃ من الفضل **حدثنا** محمود بن غیلان نا عبد الرزاق نا معمر عن ھمام بن منبہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال احدکم فی صلوٰۃ ما دام ینتظرھا ولا تزال الملٰئکۃ تصلی علی احدکم ما دام فی المسجد اللھم اغفر لہ اللھم ارحمہ ما لم یحدث فقال رجل من حضرموت وما الحدث یا ابا ھریرۃ فقال فساء او ضراط وفی الباب عن علی وابی سعید وانس وعبد اللہ بن مسعود وسھل بن سعد **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی الصلوٰۃ علی الخمرۃ **حدثنا** قتیبۃ نا ابو الاحوص عن سماک بن حرب عن عکرمۃ عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی الخمرۃ وفی الباب عن ام حبیبۃ وابن عمر وام سلمۃ وعائشۃ ومیمونۃ وام کلثوم بنت ابی سلمۃ بن عبد الاسد ولم تسمع عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وبہ یقول بعض اھل العلم وقال احمد واسحاق قد ثبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ علی الخمرۃ **قال** ابو عیسیٰ والخمرۃ ھو حصیر صغیر

اور جو تم سے فوت ہو جائے پس اُسکو پورا کر لو اور اس باب مین روایت ہے ابی قتادہ اور ابی بن کعب اور ابی سعید اور زید بن ثابت اور جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے **کہا** ابو عیسیٰ نے اہل علم نے مسجد کیطرف چلنے مین اختلاف کیا ہی پس بعض نے انمین سے جلد چلنے کو اختیار کیا ہی جب کہ تکبیر اولی کے فوت ہونیکا خوف ہو حتی کہ ایک عالم کا ذکر کیا گیا ہی کہ وہ نماز کیطرف دوڑتا تھا اور بعض نے انمین سے جلدی چلنے کو مکروہ جانا ہی اور مختار ہی کہ اپنی ہیئت اور آرام پر چلے اور ساتھ اسی کے کہتا ہی امام احمد اور اسحاق اور کہا کہ عمل حدیث ابو ہریرہ پر ہی اور کہا اسحاق نے اگر تکبیر اولی کی فوت ہونے کا خوف کرے تو جلدی دوڑنے مین کچھ خوف نہین ہی **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث ابی سلمہ کے جو ابی ہریرہ سے ہی اسیطرح کہا ہی عبد الرزاق نے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے اور یہ زیادہ صحیح ہی حدیث یزید بن زریع سے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُس کے۔

باب مسجد مین بیٹھنے اور نماز کی انتظاری کرنیکی فضیلت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے ہمام بن منبہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک تمھارا نماز مین رہیگا۔ جبتک اُسکی انتظاری کرتا رہیگا اور ہمیشہ فرشتے ایک تمھارے پر رحمت بھیجتے رہتے ہین جبتک وہ مسجد مین ہو الٰہی اللہ بخش اسکو الٰہی اللہ رحمت کر اُسپر جب تک اسکو حدث نہو پس ایک مرد نے حضرموت (نام قبیلہ) سے کہا کہ اے ابا ہریرہ حدث کیا چیز ہی کہا ریاح کا خارج کرنا اور اس باب مین روایت ہے علی اور ابی سعید اور انس اور عبد اللہ بن مسعود اور سہل بن سعد سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہی **باب** بوریے پر نماز پڑھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوریے پر نماز پڑھا کرتے تھے اور اس باب مین روایت ہی ام حبیبہ اور ابن عمر اور ام سلمہ اور عائشہ اور میمونہ اور ام کلثوم بنت ابی سلمہ ابن عبد الاسد سے اور اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا نہین ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہی اور ساتھ اسی کے کہا ہے بعض اہل علم نے اور کہا امام احمد اور اسحاق نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بوریے پر پڑھنا ثابت ہوا ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے اور خمرہ چھوٹا بوریا ہی

سلہ معلوم ہوا کہ جماعت کیواسطے جھپٹنا اسواسطے منع ہی کہ جلدی مین دم پھول جاتا ہی نماز چین سے نہین ہوتی اور یہی مذہب ہی امام احمد کا اور بعض علماء کے نزدیک پہلی تکبیر کیواسطے جلدی کرنا درست ہے اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ تکبیر اولی کیواسطے بھی جلدی کرنا چاہئے اگرچہ بالکلیہ جماعت فوت ہو جائے اسلئے کہ تم اُن نمازیون کے حکم مین ہو جو خضوع اور خشوع کیساتھ مخاطب ہین اور جو نماز مقصود ہو وہ تمھارے لئے حاصل ہی اگرچہ کچھ حصہ نماز کا نہ پاؤ اعتبار علمونکا ساتھ نیتون کے ہی اور مسلم کی حدیث مین آیا ہی کہ جب کوئی تم مین سے نماز کا قصد کرتا ہی تو وہ نماز ہی مین ہوتا ہی اسواسطے یہ تمکو لازم ہے کہ جلدی نکیا کرو ۱۲

باب ماجاء فی الصلوۃ علی الحصیر **حدثنا** نصر بن علی نا عیسیٰ بن یونس عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی حصیر وفی الباب عن انس والمغیرۃ بن شعبۃ **قال** ابو عیسیٰ وحدیث ابی سعید حدیث حسن والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم الا ان قوما من اھل العلم اختاروا الصلوۃ علی الارض استحبابا **باب** ماجاء فی الصلوۃ علی البسط **حدثنا** ھناد نا وکیع عن شعبۃ عن ابی التیاح الضبعی قال سمعت انس بن مالک یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخالطنا حتی کان یقول لاخ لی صغیر یا ابا عمیر ما فعل النغیر قال ونضح بساط لنا فصلی علیہ وفی الباب عن ابن عباس **قال** ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم لم یروا بالصلوۃ علی البساط والطنفسۃ باسا وبہ یقول احمد واسحاق واسم ابی التیاح یزید بن حمید **باب** ماجاء فی الصلوۃ فی الحیطان **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو داؤد نا الحسن بن ابی جعفر عن ابی الزبیر عن ابی الطفیل عن معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یستحب الصلوۃ فی الحیطان قال ابو داؤد یعنی البساتین **قال** ابو عیسیٰ حدیث معاذ حدیث غریب لانعرفہ الا من حدیث الحسن بن ابی جعفر والحسن بن ابی جعفر قد ضعفہ یحیی بن سعید وغیرہ وابو الزبیر اسمہ محمد بن مسلم بن تدرس وابو الطفیل اسمہ عامر بن واثلۃ **باب** ماجاء فی سترۃ المصلی **حدثنا** قتیبۃ وھناد قالا نا ابو الاحوص عن سماک بن حرب عن موسیٰ بن طلحۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع احدکم بین یدیہ مثل مؤخرۃ الرحل فلیصل ولا یبالی من مر من وراء ذلک وفی الباب عن ابی ھریرۃ وسھل بن ابی حثمۃ وابن عمر وسبرۃ بن معبد وابی جحیفۃ وعائشۃ

باب ٹاٹ پر نماز پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے اُسنے ابی سفیان سے اُسنے جابر سے اُسنے ابی سعید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹاٹ پر نماز پڑھی ہے اور اس باب میں روایت ہے انس اور مغیرہ بن شعبہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے مگر یہ کہ ایک قوم نے اہل علم سے زمین پر بطور استحباب کے نماز پڑھنے کو پسند کیا ہو **باب** بساط پر نماز پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے شعبہ سے اُس نے ابی التیاح ضبعی سے کہا اُس نے سُنا میں نے انس بن مالک سے کہ کہتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ خلط ملط بہت رکھتے تھے حتی کہ میرے چھوٹے بھائی کو کہا کرتے تھے اے ابا عمیر[۱] تیرے لال نے کیا کیا ہو کہا انس نے اور ہمارے واسطے بساط تھا اُسکو چھڑکا گیا سو آپ نے اُسپر نماز پڑھی اور اس باب میں روایت ہو ابن عباس سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن صحیح ہو اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور من بعدہم سے اسی پر ہے یہ لوگ بساط اور طنفسہ[۲] پر نماز پڑھنے کا کچھ خوف نہیں دیکھتے اور ساتھ اسی کے کہتا ہو امام احمد اور اسحاق اور نام ابی التیاح کا یزید بن حمید ہو **باب** باغوں میں نماز پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے حسن بن ابی جعفر نے ابی الزبیر سے اُس نے ابی الطفیل سے اُسنے معاذ بن جبل سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باغوں میں نماز پڑھنے کو پسند کرتے تھے کہا ابو داؤد نے حیطان کے معنے باغوں کے ہیں **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث معاذ کی غریب ہو نہیں پہچانتے ہم اُس کو مگر حدیث حسن بن ابی جعفر سے اور حسن بن ابی جعفر کو یحیےٰ بن سعید وغیرہ نے ضعیف کیا ہے اور ابو الزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہو اور ابو الطفیل کا نام عامر بن واثلہ ہو **باب** نمازی کے سترہ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اور ہناد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے اُسنے موسیٰ بن ابی طلحہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کسی نے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھی تو چاہیئے کہ نماز[۳] پڑھے اور کچھ خیال نہ کرے کہ اُسکی اس طرف سے کون گذر گیا اور اس باب میں روایت ہو ابی ہریرہ اور سہل بن ابی حثمہ اور ابن عمر اور سبرہ بن معبد اور ابی جحیفہ اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم

---

[۱] ابو عمیر انس کا چھوٹا بھائی تھا اُس نے چڑیا پالی تھی جسکو ہندی میں لال کہتے ہیں سو وہ لال مرگیا تھا لڑکا اُسکی اداسی میں بیٹھا تھا تب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس لڑکے سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت میں کیا کیا اخلاق تھے چھوٹے چھوٹے بچوں کی خاطرداری فرماتے تھے یہ تمام حدیث نہیں بلکہ حدیث کا ایک حصہ ہے ۱۲ [۲] اور طنفسہ ایک لفظ عام ہے کپڑا ہو یا بوریا وغیرہ عرض اُسکا نصف گز ہوتا ہے ۱۲ [۳] یعنی اگر میدان میں نماز پڑھے تو ہاتھ کے برابر ایک لکڑی اپنے آگے گاڑ لیوے پھر بے دغدغہ نماز پڑھے جو چاہے آمدرفت کرے ۱۲

قال ابو عیسیٰ حدیث طلحۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی ھٰذا عند اھل العلم وقالوا سترۃ الامام سترۃ لمن خلفہ **باب** ماجاء فی کراھیۃ المرور بین یدی المصلی **حدثنا** الانصاری نا معن نا مالک بن انس عن ابی النضر عن بُسر بن سعید ان زید بن خالد الجھنی ارسل الی ابی جھیم یسالہ ماذا سمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المار بین یدی المصلی فقال ابو جھیم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین خیر لہ من ان یمر بین یدیہ قال ابو النضر لا ادری قال اربعین یوما او اربعین شھرا او اربعین سنۃ وفی الباب عن ابی سعید الخدری وابی ھریرۃ وابن عمر وعبد اللہ بن عمرو **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی جھیم حدیث حسن صحیح وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لان یقف احدکم مائۃ عام خیر لہ من ان یمر بین یدی اخیہ وھو یصلی والعمل علیہ عند اھل العلم کرھوا المرور بین یدی المصلی ولم یروا ان ذلک یقطع صلوٰۃ الرجل **باب** ماجاء لا یقطع الصلوٰۃ شئ **حدثنا** محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نا یزید بن زریع نا معمر عن الزھری عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ عن ابن عباس قال کنت ردیف الفضل علی اتان فجئنا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی باصحابہ بمنیٰ قال فنزلنا عنھا فوصلنا الصف فمرت بین ایدیھم فلم یقطع صلاتھم وفی الباب عن عائشۃ والفضل بن عباس وابن عمرؓ **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم من التابعین قالوا لا یقطع الصلوٰۃ شئ وبہ یقول سفیان والشافعیؒ **باب** ماجاء انہ لا یقطع الصلوٰۃ الا الکلب والحمار والمرأۃ

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث طلحہ کی حسن صحیح ہے اور اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے اور کہا اُنھوں نے امام کا سترہ اُس کا بھی سترہ ہے جو اُسکے پیچھے ہے **باب** نمازی کے آگے گذرنے کی کراہیت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن انس نے ابی النضر سے اُس نے بسر بن سعید سے یہ کہ زید بن خالد جہنی نے ابی جہیم کی طرف ایک آدمی بھیجا کہ اُس سے پوچھے کہ تو نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نمازی کے آگے گذرنے والے کے حق میں کیا سُنا ہے۔ پس کہا ابو جہیم نے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر نمازی کے آگے کا گذرنے والا جانتا کہ اُس پر کتنا گناہ ہے تو ضرور اُسکو وہاں کا کھڑا ہونا چالیس (برس یا مہینے یا گھڑی) اُس کے گذر سے بہتر معلوم ہوتا۔ کہا ابو النضر نے میں نہیں جانتا کہ فرمایا آپ نے چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس برس اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید خدری اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو جہیم کی حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ البتہ کھڑا ہونا ایک تمہارے کا سو سال بہتر ہو واسطے اُسکے اُس سے کہ اپنے بھائی کے آگے سے گذرے اس حالت میں کہ وہ نماز پڑھتا ہو اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے اُنھوں نے نمازی کے آگے گذرنے کو مکروہ جانا ہے اور اُنکا یہ گمان نہیں کہ آدمی کی نماز اس سے ٹوٹ جاتی ہے **باب** اس بیان میں کہ نماز کو کوئی چیز قطع نہیں کرتی **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے اُس نے ابن عباس سے کہا اُسنے میں فضل کے پیچھے گدھی پر سوار تھا پس ہم اس وقت آئے جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منٰی میں اصحابوں کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہا اُسنے پس اترے ہم اُس سے اور مل گئے صف سے پس گذری۔ وہ گدھی اُن کے آگے سے گذرنے کو۔ پس نہ قطع کیا نماز کو اور اس باب میں عائشہ اور فضل بن عباس اور ابن عمر سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے۔ اور عمل اکثر اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور جو بعد اُنکے ہیں تابعین سے اسی پر ہے کہ **کہا** اُنھوں نے کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی اور اسی طرح سفیان اور شافعی فرماتے ہیں **باب** اس بیان میں کہ کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی سوا کتے اور گدھے اور عورت کے

ل نمازی کے آگے سے گذرنا اسوقت گناہ ہے جب اُسکے آگے کوئی آڑ نہو اور جب کوئی آڑ ہو تو پھر گناہ نہیں ہے مثلاً نمازی کے آگے کوئی آدمی بیٹھا ہے تو گذرنا منع نہیں ہے ۱۲ منہ ابن عمر مجتبائی نسخہ میں نہیں ہے نظامی اور کشوری میں موجود ہے ۱۲

حدثنا احمد بن منیع ناھشیم نا یونس ومنصور بن زاذان عن حمید بن ھلال عن عبد اللہ بن الصامت قال سمعت اباذر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الرجل ولیس بین یدیہ کاخرۃ الرحل او کواسطۃ الرحل قطع صلوتہ الکلب الاسود والمرأۃ والحمار فقلت لابی ذر ما بال الاسود من الاحمر ومن الابیض فقال یا ابن اخی سألتنی کما سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الکلب الاسود شیطان وفی الباب عن ابی سعید والحکم الغفاری وابی ھریرۃ وانس **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی ذر حدیث حسن صحیح وقد ذھب بعض اھل العلم الیہ قالوا یقطع الصلوٰۃ الحمار والمرأۃ والکلب الاسود وقال احمد الذی لا اشک فیہ ان الکلب الاسود یقطع الصلوۃ وفی نفسی من الحمار والمرأۃ شئ قال اسحاق لا یقطعھا شئ الا الکلب الاسود

باب ما جاء فی الصلوۃ فی الثوب الواحد **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن ھشام ھو ابن عروۃ عن ابیہ عن عمر بن ابی سلمۃ انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی بیت ام سلمۃ مشتملا فی ثوب واحد وفی الباب عن ابی ھریرۃ وجابر وسلمۃ بن الاکوع وانس وعمرو بن ابی اسید وابی سعید وکیسان وابن عباس وعائشۃ وام ھانی وعمار بن یاسر وطلق بن علی وعبادۃ بن الصامت الانصاری **قال** ابو عیسیٰ حدیث عمر بن ابی سلمۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم من التابعین وغیرھم قالوا لا باس بالصلوٰۃ فی الثوب الواحد وقد قال بعض اھل العلم یصلی الرجل فی ثوبین

باب ما جاء فی ابتداء القبلۃ **حدثنا** ھناد نا وکیع عن اسرائیل عن ابی اسحاق عن البراء بن عازب قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ صلی نحو بیت المقدس ستۃ او سبعۃ عشر شھرا وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب ان یوجہ الی الکعبۃ

حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے یونس اور منصور بن زاذان نے حمید بن ہلال سے اس نے عبد اللہ بن صامت سے کہا اُس نے سنا مین نے اباذر سے کہ کہتا تھا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت نماز پڑھے ۔ ہم مین سے کوئی شخص اور نہو آگے اُسکے کوئی چیز مثل پچھلی لکڑی کجاوے کے یا وسط لکڑی کجاوے کے (شک راوی) تو توڑ دیتے ہین اُسکی نماز کو کتا سیاہ اور عورت اور گدھا پس کہا مین نے اباذر سے کیون ہے یہ حال سیاہ کتے کا سرخ اور سفید سے پس کہا اُسنے اے میرے بھتیجے پوچھا تونے مجھسے جیسا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا پس فرمایا آپنے کتا سیاہ شیطان ہی اور اس باب مین ابی سعید اور حکم غفاری اور ابی ہریرہ اور انس سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابی ذر کی حدیث حسن صحیح ہی ۔ اور بعض اہل علم اس طرف گئے ہین کہ کہا اُنھون نے توڑ دیتے ہین نماز کو گدھا اور عورت اور کتا سیاہ ۔ اور کہا احمد نے جسمین مجھے شک نہین وہ یہ ہے کہ کتا سیاہ نماز کو توڑ دیتا ہے اور گدھے اور عورت کی نسبت میرے دل مین کچھ گدگدی ہے کہا اسحٰق نے نہین توڑتی اُس کو کوئی شے مگر کتا سیاہ

باب ایک کپڑے مین نماز پڑھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ہشام سے وہ ابن عروہ ہے اُس نے اپنے باپ سے اُس نے عمر بن ابی سلمہ سے یہ کہ دیکھا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ام سلمہ کے گھر مین ایک کپڑے مین لپٹے ہوئے نماز پڑھتے تھے ۔ اور اس باب مین ابو ہریرہ اور جابر اور سلمہ بن اکوع اور انس اور عمرو بن ابی اسید اور ابی سعید اور کیسان اور ابن عباس اور عائشہ اور ام ہانی اور عمار بن یاسر اور طلق بن علی اور عبادہ بن صامت انصاری سے روایت ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے عمر بن سلمہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اکثر اہل علم کا صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین سے اسی پر ہے کہ کہا اُنھون نے ایک کپڑے مین نماز پڑھنے سے کچھ خوف نہین ہے ۔ اور کہا بعض اہل علم نے نماز پڑھے آدمی دو کپڑون مین

باب ابتدار قبلہ کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے اسرائیل سے اُس نے ابی اسحاق سے اُنہین نے براء بن عازب سے کہا اُس نے جس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مدینے مین آئے نماز پڑھی اُنھون نے سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف اور تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے یہ کہ منھ کرین طرف کعبہ کے

---

[1] حق تو یہ ہے کہ نماز کو کوئی چیز نہین توڑتی خواہ کتا ہو یا عورت یا کوئی اور چیز مگر نماز مین خشوع اور خضوع کم ہوجاتا ہو اور خشوع و خضوع کے ٹوٹنے پر ہی شارع نے لفظ قطع کا اطلاق فرمایا ہو ۱۲ [2] یعنے اس طور سے کپڑا پہنا کہ ایک طرف ایک کاندھے پر ہو ۔ دوسرا دوسرے پر ۔ یہ اُس صورت مین ہو کہ کپڑا بڑا ہو اور اگر کپڑا چھوٹا ہو تو چاہیے کہ گرہ پر گرہ دیوے اور نماز پڑھے ہکذا استفاد من الاحادیث ۱۲

فانزل اللہ تعالی قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فوجہ الی الکعبۃ وکان یحب ذلک فصلی رجل معہ العصر ثم مر علی قوم من الانصار وھم رکوع فی صلوۃ العصر نحو بیت المقدس فقال ھو یشھد انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ قد وجہ الی الکعبۃ قال فانحرفوا وھم رکوع وفی الباب عن ابن عمر وابن عباس وعمارۃ بن اوس وعمرو بن عوف المزنی وانس رض **قال** ابو عیسی حدیث البراء حدیث حسن صحیح وقد روی سفیان الثوری عن ابی اسحاق **حدثنا** ھناد نا وکیع عن سفیان عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر قال کانوا رکوعا فی صلوۃ الصبح **قال** ابو عیسی ھذا حدیث صحیح **باب** ما جاء ان ما بین المشرق والمغرب قبلۃ **حدثنا** محمد بن ابی معشر نا ابی عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین المشرق والمغرب قبلۃ **حدثنا** یحیی بن موسی نا محمد بن ابی معشر مثلہ **قال** ابو عیسی حدیث ابی ھریرۃ قد روی عنہ من غیر وجہ وقد تکلم بعض اھل العلم فی ابی معشر من قبل حفظہ واسمہ نجیح مولی بنی ھاشم قال محمد لا اروی عنہ شیئا وقد روی عنہ الناس قال محمد وحدیث عبد اللہ بن جعفر المخرمی عن عثمان بن محمد الاخنسی عن سعید المقبری عن ابی ھریرۃ اقوی واصح من حدیث ابی معشر **حدثنا** الحسن بن بکر المروزی نا المعلی بن منصور نا عبد اللہ بن جعفر المخرمی عن عثمان بن محمد الاخنسی عن سعید المقبری عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما بین المشرق والمغرب قبلۃ وانما قیل عبد اللہ بن جعفر المخرمی لانہ من ولد مسور بن مخرمۃ **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی عن غیر واحد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما بین المشرق والمغرب قبلۃ منھم عمر بن الخطاب

پس اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل کی تحقیق دیکھتے ہین ہم پھرنا منہ تیرے کا بیچ آسمان کے پس البتہ پھیر دینگے ہم تجھکو اس قبلہ کی طرف کہ جسکو تو پسند کرے۔ پس پھیر منہ اپنے کو طرف مسجد الحرام کے پس منہ پھیرا اُنھون نے طرف کعبہ کے اور تھے دوست رکھتے اُس کو پس نماز پڑھی ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مرد نے عصر کی۔ پھر گیا وہ ایک قوم انصاری کے پاس اور وہ بیت المقدس کی طرف عصر کی نماز کے رکوع مین تھے۔ پس کہا اُس نے مین گواہی دیتا ہون یہ کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نماز پڑھی ہے اور آنحضرتؐ نے کعبہ کی طرف مُنھ کیا تھا۔ پس کہا اُس نے وہ لوگ رکوع کی حالت مین کعبہ کی طرف پھر گئے۔ اور اس باب مین ابن عمر اور ابن عباس اور عمارہ بن اوس اور عمرو بن عوف المزنی اور انس رض سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے براء کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے سفیان ثوری نے ابی اسحاق سے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے اُس نے عبد اللہ بن دینار سے اُس نے ابن عمر سے کہا اُس نے تھے وہ لوگ رکوع مین صبح کی نماز مین **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے **باب** مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن ابی معشر نے کہا حدیث کی ہم سے میرے باپ نے محمد بن عمرو سے اُس نے ابی سلمہ سے اُس نے ابی ہریرہ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ درمیان مشرق اور مغرب کے قبلہ ہے **حدیث** کی ہم سے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن ابی معشر نے مثل اسکے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث کئی وجہ سے روایت کی گئی ہے اور بعض اہل علم نے ابی معشر کے حافظہ کی نسبت کلام کیا ہے اور نام اسکا نجیح مولی بنی ہاشم کا ہے کہا محمد نے مین اس سے کوئی روایت نہین کرتا اور لوگ اس سے روایت کرتے ہین کہا محمد نے حدیث عبد اللہ بن جعفر مخرمی کی جو اُس نے عثمان بن محمد اخنسی سے اُس نے سعید مقبری سے اُس نے ابی ہریرہ سے روایت کی ہے بہت قوی اور صحیح ہے حدیث ابی معشر سے **حدیث** کی ہم سے حسن بن بکر مروزی نے کہا حدیث کی ہم سے معلی بن منصور نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن جعفر مخرمی نے اُس نے عثمان بن محمد اخنسی سے اُس نے سعید مقبری سے اُس نے ابی ہریرہ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے درمیان مشرق اور مغرب کے قبلہ ہے۔ اور عبد اللہ بن جعفر مخرمی اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ مسور بن مخرمہ کی اولاد مین سے ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی ایک نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ درمیان مشرق اور مغرب کے قبلہ ہے۔ ان مین سے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

وعلی بن ابی طالب وابن عباسؓ وقال ابن عمر اذا جعلت المغرب عن یمینك والمشرق عن یسارك فما بینهما قبلۃ اذا استقبلت
القبلۃ وقال ابن المبارك ما بین المشرق والمغرب قبلۃ ھذا لاھل المشرق واختار عبداللہ بن المبارك التیاسر لاھل مرو

باب ماجاء فی الرجل یصلی لغیر القبلۃ فی الغیم **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع نا اشعث بن سعید السمان عن عاصم
بن عبیداللہ عن عبداللہ بن عامر بن ربیعۃ عن ابیہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فی لیلۃ مظلمۃ
فلم ندر این القبلۃ فصلی کل رجل منا علی حیالہ فلما اصبحنا ذکرنا ذلك للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فنزل فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ
قال ابوعیسی ھذا حدیث لیس اسنادہ بذلك لا نعرفہ الا من حدیث اشعث السمان واشعث بن سعید
ابوالربیع السمان یضعف فی الحدیث وقد ذھب اکثر اھل العلم الی ھذا قالوا اذا صلی فی الغیم لغیر القبلۃ ثم استبان
لہ بعد ما صلی انہ صلی لغیر القبلۃ فان صلوتہ جائزۃ وبہ یقول سفیان الثوری وابن المبارك واحمد واسحق

باب ماجاء فی کراھیۃ ما یصلی الیہ وفیہ **حدثنا** محمود بن غیلان حدثنا المقری قالا نا یحیی بن ایوب
عن زید بن جبیرۃ عن داؤد بن الحصین عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یصلی فی سبعۃ
مواطن فی المزبلۃ والمجزرۃ والمقبرۃ وقارعۃ الطریق وفی الحمام ومعاطن الابل وفوق ظھر بیت اللہ
حدثنا علی بن حجر نا سوید بن عبدالعزیز عن زید بن جبیرۃ عن داؤد بن حصین عن نافع عن ابن عمرؓ
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ ونحوہ وفی الباب عن ابی مرثد وجابر وانس **قال** ابوعیسی
حدیث ابن عمرؓ اسنادہ لیس بذاك القوی وقد تکلم فی زید بن جبیرۃ من قبل حفظہ وقد روی اللیث بن سعد

اور علی بن ابی طالب اور ابن عباس ہیں۔ کہا ابن عمر نے جس وقت کہ کیا جاوے مغرب تیرے داہنی طرف اور مشرق بائیں طرف پس
ان دونوں کے درمیان قبلہ ہے۔ جبکہ تو قبلہ کی طرف سامنے ہو۔ اور کہا ابن مبارک نے درمیان مشرق اور مغرب کے قبلہ ہے یہ اہل مشرق
کے لئے ہے۔ اور اختیار کیا ہے عبداللہ بن مبارک نے بائیں طرف اہل مرو کے لئے **باب** اُس مرد کے بیان میں جو ابر میں
غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہو **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے
اشعث بن سعید السمان نے عاصم بن عبیداللہ سے اُس نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے اُس نے اپنے باپ سے کہا اُس نے اندھیری
رات میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا۔ پس ہم قبلہ کو نہیں پہچانتے تھے۔ پس نماز پڑھی ہر ایک
نے اپنے منہ کے سامنے۔ پس جب وقت صبح ہوئی تو ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر کیا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی جسطرف
تم منہ کرو پس اسی طرف منہ اللہ کا ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد ایسی قوی نہیں ہے اور نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو
مگر اشعث سمان کی حدیث سے اور اشعث بن سعید ابوالربیع سمان حدیث میں ضعیف کیا گیا ہے اور گئے اکثر اہل علم اس طرف کہ اُنھوں نے
کہا ہے جبکہ ابر میں غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھی جاوے اور نماز پڑھنے کے بعد پتہ لگ جاوے کہ غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھی گئی ہے تو نماز اُسکی
جائز ہے۔ اور یہی کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق **باب** اس بیان میں کہ جسکی طرف نماز پڑھنی مکروہ ہو
اور جس جگہ میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے مقری نے کہا اُنھوں نے حدیث کی ہم سے یحییٰ ابن
ایوب نے زید بن جبیرہ سے اُس نے داؤد بن حصین سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سات جگہ
میں نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔ ایک جہاں لیدی ڈالی جاوے۔ اور جہاں اونٹ وغیرہ ذبح کئے جاویں۔ اور قبروں میں اور
وسط راستہ میں اور حمام میں اور اونٹوں کے بٹھلانے کی جگہ میں۔ اور بیت اللہ کی چھت پر **حدیث** کی ہم سے علی بن
حجر نے کہا حدیث کی ہم سے سوید بن عبدالعزیز نے اُس نے زید بن جبیرہ سے اُس نے داؤد بن حصین سے اُس نے نافع سے اُس نے
ابن عمر سے اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اس معنے کے اسی طرح اور اس باب میں ابی مرثد اور جابر اور انس
سے روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث کی اسناد ایسی قوی نہیں۔ اور زید بن جبیرہ کے حافظہ کی نسبت کلام کیا گیا ہے۔
اور اس حدیث کو لیث بن سعد نے

هٰذا الحديث عن عبدالله بن عمر العمري عن نافع عن ابن عمر عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله وحديث ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم اشبه واصح من حديث الليث بن سعد وعبدالله بن عمر العمري ضعف بعض اهل الحديث من قبل حفظه منهم يحيى بن سعيد القطان **باب** ماجاء في الصلوة في مرابض الغنم واعطان الابل **حدثنا** ابو كريب نا يحيى بن ادم عن ابي بكر بن عياش عن هشام عن ابن سيرين عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوا في مرابض الغنم ولا تصلوا في معاطن الابل **حدثنا** ابو كريب نا يحيى بن ادم عن ابي بكر بن عياش عن ابي حصين عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله او بنحوه وفي الباب عن جابر بن سمرة والبراء وسبرة بن معبد الجهني وعبدالله بن مغفل وابن عمر وانس **قال** ابوعيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح وعليه العمل عند اصحابنا وبه يقول احمد واسحاق وحديث ابي حصين عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم حديث غريب رواه اسرائيل عن ابي حصين عن ابي صالح عن ابي هريرة موقوفا ولم يرفعه واسم ابي حصين عثمان بن عاصم الاسدي **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن شعبة عن ابي التياح الضبعي عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي في مرابض الغنم **قال** ابوعيسى هذا حديث صحيح وابو التياح اسمه يزيد بن حميد **باب** ماجاء في الصلوة على الدابة حيث ما توجهت به **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع ويحيى بن ادم قالا نا سفيان عن ابي الزبير عن جابر قال بعثني النبي صلى الله عليه وسلم في حاجة فجئت وهو يصلي على راحلته نحو المشرق والسجود اخفض من الركوع

عبداللہ بن عمر عمری سے اُس نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے روایت کیا ہے اور ابن عمرؓ کی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت اچھی اور صحیح ہے لیث بن سعد کی حدیث سے اور عبداللہ بن عمر العمری کو بعض اہل حدیث نے اُس کے حافظہ کے کمی کی وجہ سے ضعیف بیان کیا ہے انہیں سے یحیٰی بن سعید قطان ہے **باب** بکری اور اونٹوں کے رہنے کی جگہ میں نماز پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے یحیٰی بن آدم نے ابی بکر بن عیاش سے اُس نے ہشام سے اُس نے ابن سیرین سے اُس نے ابی ہریرہ سے کہا اُس نے فرمایا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے رہنے کی جگہ میں نماز پڑھ لو اور مت نماز پڑھو اونٹوں کے رہنے کی جگہ میں **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے یحیٰی بن آدم نے ابی بکر بن عیاش سے اُس نے ابی حصین سے اُس نے ابی صالح سے اُس نے ابی ہریرہ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے یا مانند اس کے اور اس باب میں جابر بن سمرہ اور براء اور سبرہ بن سعید جہنی اور عبداللہ بن مغفل اور ابن عمر اور انس سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ہمارے صحابہ کے نزدیک اسی پر عمل ہے اور اُسی طرح کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور حدیث ابی حصین کی ابی صالح سے اس نے ابی ہریرہ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث غریب ہے۔ اور روایت کیا اُس کو اسرائیل نے ابی حصین سے اُس نے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے موقوف اور نہیں مرفوع کیا اسکو اور نام ابی حصین کا عثمان بن عاصم اسدی ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحیٰی بن سعید نے شعبہ سے اُس نے ابی التیاح ضبعی سے اُس نے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کی رہنے کی جگہ میں نماز پڑھتے تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور ابو التیاح نام اُسکا یزید بن حمید ہے **باب** چارپائے پر نماز پڑھنے کے بیان میں جس طرف کہ وہ منھ کرے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع اور یحیٰی بن آدم نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے سفیان نے ابی الزبیر سے اُس نے جابر سے کہا اُس نے بھیجا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حاجت کو پس آیا میں آپ کے پاس حالانکہ وہ نماز پڑھتے تھے اپنی اونٹنی پر مشرق کی طرف سجدہ رکوع سے نیچے تھا

لہ اونٹوں کی جگہ میں نماز پڑھنے سے آپ نے نجاست کی وجہ سے منع نہیں کیا بلکہ اس وجہ سے کہ اسکی جگہ میں نماز پڑھنے سے بے خوف نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ احتمال ہوتا ہے کہ اُن کے کودنے سے آدمی کو ضرر پہونچتا ہے برخلاف بکریوں کے کہ اُن کے لڑنے بھڑنے سے بسبب اُن کے ضعیف ہونے کے آدمی امن میں رہتا ہے ۱۲

وفی الباب عن انس وابن عمر وابی سعید و عامر بن ربیعۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث جابر حدیث حسن صحیح وروی من غیر وجہ عن جابر والعمل علیہ عند عامۃ اھل العلم لا نعلم بینھم اختلافا لا یرون باسا ان یصلی الرجل علی راحلتہ تطوعا حیث ماکان وجہہ الی القبلۃ او غیرھا **باب** فی الصلوٰۃ الی الراحلۃ **حدثنا** سفیان بن وکیع نا ابو خالد الاحمر عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الی بعیرہ او راحلتہ وکان یصلی علی راحلتہ حیث ما توجہت بہ **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح وھو قول بعض اھل العلم لا یرون بالصلوٰۃ الی البعیر باسا ان یستتر بہ **باب** ما جاء اذا حضر العشاء واقیمت الصلوٰۃ فابدأوا بالعشاء **حدثنا** قتیبۃ نا سفیان بن عیینۃ عن الزھری عن انس یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا حضر العشاء واقیمت الصلوٰۃ فابدأوا بالعشاء وفی الباب عن عائشۃ وابن عمر وسلمۃ بن الاکوع وام سلمۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث حسن صحیح وعلیہ العمل عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منھم ابو بکر وعمر وابن عمر وبہ یقول احمد واسحاق یقولان یبدأ بالعشاء وان فاتتہ الصلوٰۃ فی الجماعۃ سمعت الجارود یقول سمعت وکیعا یقول فی ھذا الحدیث یبدأ بالعشاء اذا کان الطعام یخاف فسادہ والذی ذھب الیہ بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم اشبہ بالاتباع وانما ارادوا ان لا یقوم الرجل الی الصلوٰۃ وقلبہ مشغول بسبب شئ وقد روی عن ابن عباس انہ قال لا نقوم الی الصلوٰۃ وفی انفسنا شئ وروی عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اذا وضع العشاء واقیمت الصلوٰۃ فابدأوا بالعشاء قال وتعشی ابن عمر وھو یسمع قراءۃ الامام

اور اس باب میں انس اور ابن عمر اور ابی سعید اور عامر بن ربیعہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے جابر کی حدیث حسن صحیح ہو اور کئی وجہ سے جابر سے روایت کی گئی ہے اور عام اہل علم کا عمل اسی پر ہے ہم ان میں سے کسی کا اختلاف نہیں جانتے یہ لوگ کچھ خوف اس میں نہیں جانتے کہ نفل نماز اپنی سواری پر پڑھ لی جاوے جس طرف کہ منھ اُس کا ہو خواہ قبلہ کی طرف یا غیر قبلہ کی طرف **باب** کجاوے کی طرف نماز پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے ابو خالد احمر نے عبید اللہ بن عمر سے اُس نے نافع سے اُس نے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ اور کجاوے کی طرف نماز پڑھی اور اپنی سواری پر نماز پڑھا کرتے تھے جس طرف کو منھ کیا کرتی تھی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا یہ لوگ اونٹ کی طرف نماز پڑھنے میں اس طور سے کہ اُس کو سترہ بنایا جاوے کچھ خوف نہیں دیکھتے **باب** اس بیان میں کہ جب کھانا حاضر ہو اور نماز کے لئے تکبیر کہی جاوے تو ابتدا ساتھ کھانے کے کرو **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُس نے انس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتا ہے کہ فرمایا آپ[1] نے جب کھانا حاضر ہو اور نماز کے لئے تکبیر ہو جائے تو ابتدا ساتھ کھانے کے کرو اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابن عمر اور سلمۃ بن اکوع اور ام سلمہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن صحیح ہے اور اسی پر بعض عالموں کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے عمل ہے انہیں سے حضرت ابو بکر اور عمر رضا اور ابن عمر ہیں اور یہی کہتا ہے احمد اور اسحاق یہ دونوں کہتے ہیں کہ پہلے کھانا ہی شروع کرے اگرچہ اُس کو جماعت سے نماز فوت ہو جائے سُنا میں نے جارود سے کہ کہتا سُنا میں نے وکیع سے کہ کہتا اس حدیث میں کھانے کی ابتدا اُس وقت کرے جب کہ طعام کے خراب ہونے کا خوف ہو اور وہ حکم کہ جس کی طرف بعض عالم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے گئے ہیں وہ تابعداری کے لائق زیادہ مناسب ہے اور اسکا یہ ارادہ ہے کہ آدمی نماز کی طرف نہ کھڑا ہو اس حالت میں کہ دل مشغول ہو بسبب کسی چیز کے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ کہا اُس نے ہم نماز کی طرف نہیں کھڑے ہوتے اُس حالت میں کہ ہمارے دلوں میں کوئی چیز ہو اور بواسطہ ابن عمر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو کہ فرمایا آپ نے جب کھانا رکھا جائے اور نماز کے لئے تکبیر ہو جائے تو ابتدا ساتھ کھانے کے کرو۔ کہا راوی نے ابن عمر نے عشا کا کھانا اس حالت میں کھایا کہ امام کی قرأت سنتا تھا

---

[1] یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جب کھانا حاضر ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لو خراب یا عدم خراب کی اس میں کوئی قید نہیں۔ بلکہ ظاہر حدیث تازہ کھانے پر دلالت کرتی ہے یہ اُس صورت میں ہے کہ کھانا کھانے کے بعد نماز کا وقت باقی ہے۔ اگر یہ خوف ہو کہ کھانا کھانیکے بعد نماز کا وقت جاتا رہے گا تو پھر پہلے نماز پڑھے اگرچہ دل اُس کا کھانے کی طرف متوجہ رہے ۱۲

حدثنا بذلك هناد نا عبدة عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر **باب** ما جاء في الصلوٰة عند النعاس **حدثنا** هارون بن اسحٰق الهمداني نا عبدة بن سليمان الكلابي عن هشام ابن عروة عن ابيه عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نعس احدكم وهو يصلي فليرقد حتى يذهب عنه النوم فان احدكم اذا صلى وهو ينعس فلعله يذهب ليستغفر فيسب نفسه - وفي الباب عن انس وابي هريرة **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح **باب** ما جاء من زار قوما فلا يصل بهم **حدثنا** هناد نا ومحمود بن غيلان قالا نا وكيع عن ابان بن يزيد العطار عن بديل بن ميسرة العقيلي عن ابي عطية رجل منهم قال كان مالك بن الحويرث ياتينا في مصلانا يتحدث فحضرت الصلوٰة يوما فقلنا له تقدم فقال ليتقدم بعضكم حتى احدثكم لم لا اتقدم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من زار قوما فلا يؤمهم وليؤمهم رجل منهم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم قالوا صاحب المنزل احق بالامامة من الزائر وقال بعض اهل العلم اذا اذن له فلا باس ان يصلي به وقال اسحاق بحديث مالك بن الحويرث وشدد في ان لا يصلي احد بصاحب المنزل وان اذن له صاحب المنزل قال وكذلك في المسجد لا يصلي بهم في المسجد اذا زارهم يقول ليصلي بهم رجل منهم **باب** ما جاء في كراهية ان يخص الامام نفسه بالدعاء **حدثنا** علي بن حجر نا اسماعيل بن عياش قال حدثني حبيب بن صالح عن يزيد بن شريح عن ابي حي المؤذن الحمصي عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لامرأ ان ينظر في جوف بيت امرأ حتى يستاذن فان نظر فقد دخل ولا يؤم قوما فيخص نفسه بدعوة دونهم فان فعل فقد خانهم ولا يقوم الى الصلوٰة وهو حقن

حدیث کی ہم کو ساتھ اسکے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ نے عبید اللہ سے اُس نے نافع سے اُس نے ابن عمر سے **باب** نیند کے وقت نماز پڑھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ بن سلیمان کلابی نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین سے اونگھے اُس حالت مین کہ نماز پڑھتا ہو تو چاہیئے کہ سو رہے یہانتک کہ نیند جاتی رہے اسواسطے کہ جب کوئی تم مین سے نماز پڑھیگا اُس حالت مین کہ اونگھتا ہے تو اس کو معلوم نہو گا کہ شاید وہ مغفرت مانگنے کا قصد کرے[1] سو اپنی جان کو کوسنے لگے اور اس باب مین روایت ہے انس اور ابی ہریرہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے **باب** اس بیان مین کہ جو شخص کسی قوم کی زیارت کو جائے تو اُن کو نماز نہ پڑھائے **حدیث** کی ہم سے ہناد اور محمود بن غیلان نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے وکیع نے ابان بن یزید عطار سے اُسنے بدیل بن میسرہ عقیلی سے اُسنے ابی عطیہ سے جو یہ مرد انھین سے ہے کہا اُسنے مالک بن حویرث ہماری نمازگاہ مین آکر ہمکو حدیثین سُناتا تھا سو ایک دن نماز حاضر ہو گئی تو ہمنے اس سے کہا آپ آگے ہوئیے بس اُسنے کہا چاہیئے کہ تم مین سے کوئی آگے ہو تاکہ مین تم سے حدیث بیان کرونگا کہ مین آگے کیون نہین ہوا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے جو شخص کسی قوم کی زیارت کو جائے تو اُنکی امامت نہ کرائے اور چاہیے کہ کوئی مرد انہین سے امامت کرائے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اکثر صحابہ وغیرہ کا اسی پر ہے کہا اُنھون نے صاحب گھر کا امامت کے ساتھ زیادہ لائق ہے زیارت کرنے والے سے اور کہا بعض اہل علم نے کہ جب صاحب گھر کا اُسکو اذن دیدے تو پھر نماز پڑھانے مین کچھ خوف نہین ہو اور کہا اسحٰق نے ساتھ حدیث مالک بن حویرث کے اور اسنے اس باب مین سختی کی ہے کہ کوئی شخص صاحب منزل کو نماز نہ پڑھلائے اگرچہ صاحب منزل اُسکو اذن دے کہا اُس نے ایسا ہی حال ہو مسجد مین کہ مسجد مین بھی اُنکی امامت نہ کرائے جب اُنکی زیارت کو جائے کہے کہ کوئی مرد انہین سے نماز پڑھائے **باب** اس کراہت کے بیان مین کہ امام دعا کے ساتھ اپنے نفس کو خاص کرے[2] **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن عیاش نے کہا حدیث کی مجھے حبیب بن صالح نے یزید بن شریح سے اُس نے ابی حی موذن حمصی سے اُس نے ثوبان سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کسی مرد کو حلال نہین کہ کسی مرد کے گھر کے اندر نظر کرے یہانتک کہ اذن لیلے سو اگر اُسنے نظر کی تو وہ (گویا) داخل ہو گیا اور نہ کسی قوم کی امامت کرائے سو اُنکے سوائے دعا کے ساتھ اپنے نفس کو خاص کرے۔ سو اگر اُس نے کیا تو اُس نے اُن کی خیانت کی اور نماز کی طرف نہ کھڑا ہو اُس حالت مین کہ پیشاب روکنے والا ہو۔

[1] یعنے سونے کے بعد جب ایسا ہوش ہو کہ اپنے پڑھنے کو سمجھے تب نماز پڑھے نیند کی حالت مین نماز اسواسطے منع فرمائی کہ ایسی حالت مین آدمی کہتا ہے کچھ اور منہ سے نکلتا ہے کچھ ۱۲ [2] یعنی خاص دعا اپنے نفس کے لیئے مانگے اور لوگون کو اس دعا مین شریک نکرے ۱۲

وفی الباب عن ابی ہریرۃ وابی امامۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث ثوبان حدیث حسن وقد روی ہذا الحدیث عن معاویۃ بن صالح عن السفر بن نسیر عن یزید بن شریح عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی ہذا الحدیث عن یزید بن شریح عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان حدیث یزید بن شریح عن ابی حی المؤذن عن ثوبان فی ہذا اجود اسنادا واشہر **باب** ما جاء من ام قوما وہم لہ کارہون **حدثنا** عبد الاعلی بن واصل الکوفی نا محمد بن قاسم الاسدی عن الفضل بن دلہم عن الحسن قال سمعت انس بن مالک قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ رجل ام قوما وہم لہ کارہون وامرأۃ باتت وزوجہا علیہا ساخط ورجل سمع حی علی الفلاح ثم لم یجب وفی الباب عن ابن عباس وطلحۃ وعبد اللہ بن عمرو وابی امامۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث انس لا یصح لانہ قد روی ہذا عن الحسن عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسل **قال** ابو عیسیٰ ومحمد بن القاسم تکلم فیہ احمد بن حنبل وضعفہ ولیس بالحافظ وقد کرہ قوم من اہل العلم ان یؤم الرجل قوما وہم لہ کارہون فاذا کان الامام غیر ظالم فانما الاثم علی من کرہہ وقال احمد واسحاق فی ہذا اذا کرہ واحد واثنان او ثلاثۃ فلا باس ان یصلی بہم حتی یکرہہ اکثر القوم **حدثنا** ہناد نا جریر عن منصور عن ہلال بن یساف عن زیاد بن ابی الجعد عن عمرو بن الحارث بن المصطلق قال کان یقال اشد الناس عذابا اثنان امرأۃ عصت زوجہا وامام قوم وہم لہ کارہون قال جریر قال منصور فسالنا عن امر الامام فقیل لنا انما عنی بہذا الائمۃ الظلمۃ فاما من اقام السنۃ فانما الاثم علی من کرہہ **حدثنا** محمد بن اسمعیل نا علی بن الحسن نا الحسین بن واقد قال نا ابو غالب قال سمعت ابا امامۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا تجاوز صلوتہم اذانہم

اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی امامہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ثوبان کی حسن ہے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث معاویہ بن صالح سے اُس نے سفر بن نسیر سے اُس نے یزید بن شریح سے اُس نے ابی امامہ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے یہ حدیث یزید بن شریح سے اُس نے ابی ہریرہ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث یزید بن شریح کی جو ابی حی المؤذن سے اُسنے ثوبان سے روایت کی ہے اس باب میں باعتبار سند کے سب سے اچھی اور مشہور ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ کوئی شخص کسی قوم کو امامت کرائے اور وہ قوم اُس کو برا جانتی ہو **حدیث** کی ہم سے عبد الاعلی بن واصل کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن قاسم اسدی نے فضل بن دلہم سے اُس نے حسن سے کہا اُس نے سُنا میں نے انس بن مالک سے کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں کو لعنت کی ہے ایک وہ مرد جو کسی قوم کی امامت کرائے اور وہ قوم اسکو برا جانتی ہو۔ دوسری وہ عورت جس نے رات گذاری اس حالت میں کہ خاوند اُس کا اُس پر غصے رہا تیسرا وہ مرد جس نے حی علی الفلاح سُنا پھر اُس نے جواب نہیں دیا۔ یعنے نماز کو نہیں آیا اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور طلحہ اور عبد اللہ بن عمر اور ابی امامہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ حدیث بواسطہ حسن کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل مروی ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے محمد بن قاسم میں امام احمد نے کلام کیا ہے اور اُس کو ضعیف کیا ہے اور وہ حافظ نہیں۔ اور ایک قوم نے اہل علم سے مکروہ جانا ہے کہ مرد کسی قوم کی امامت کرائے اُس حالت میں کہ وہ قوم اُس کو مکروہ جانتی ہے پس اگر امام ظالم نہ ہو تو پھر گناہ اس شخص پر ہے جو اس کو مکروہ جانے اور کہا امام احمد رح اور اسحاق رح نے اس باب میں کہ جب ایک یا دو یا تین برا جانیں تو اُن کی نماز پڑھانے میں کچھ خوف نہیں یہاں تک کہ اُس کو اکثر قوم بُرا نہ جانے۔ **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے جریر نے منصور سے اُس نے ہلال بن یساف سے اُس نے زیاد بن ابی الجعد سے اس نے عمرو بن حارث بن مصطلق سے کہا اُس نے یہ بات مشہور تھی کہ سخت تر عذاب میں دو آدمی ہیں ایک وہ عورت جس نے اپنے خاوند کی نافرمانی کی دوسرا وہ مرد جس نے کسی قوم کی امامت کرائی اور وہ اُس کو بُرا جانتے ہوں کہا جریر نے کہا منصور نے پس ہم نے امام کے حکم کی بابت سوال کیا تو ہم کو کہا گیا کہ مراد اس سے ظالم امام ہیں۔ اور جس شخص نے بطور سنت کے امامت کرائی تو گناہ اُس پر ہے جو اُس کو برا جانے **حدیث** کی ہم سے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہم سے علی بن حسن نے کہا حدیث کی ہم سے حسین بن واقد نے کہا اُس نے حدیث کی ہم سے ابو غالب نے کہا اُس نے سُنا میں نے ابا امامہ سے کہتا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین آدمی ہیں کہ اُن کی نماز اُن کے کانوں سے تجاوز نہیں کرتی

العبد الآبق حتی یرجع وامرأة باتت وزوجها علیها ساخط وامام قوم وهم له کارهون **قال** ابو عیسٰی هٰذا حدیث حسن غریب من هٰذا الوجه وابو غالب اسمه حزور **باب** ماجاء اذا صلی الامام قاعدا فصلوا قعودا **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن ابن شهاب عن انس بن مالك قال خر رسول الله صلی الله علیه وسلم عن فرس فجحش فصلی بنا قاعدا فصلینا معه قعودا ثم انصرف فقال انما الامام او قال انما جعل الامام لیؤتم به فاذا کبر فکبروا واذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا ولك الحمد واذا سجد فاسجدوا واذا صلی قاعدا فصلوا قعودا اجمعون وفی الباب عن عائشة وابی هریرة وجابر وابن عمر ومعاویة **قال** ابو عیسٰی حدیث انس ان النبی صلی الله علیه وسلم خر عن فرس فجحش حدیث حسن صحیح وقد ذهب بعض اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم الی هٰذا الحدیث منهم جابر بن عبد الله واسید بن حضیر وابو هریرة وغیرهم وبهٰذا الحدیث یقول احمد واسحاق قال بعض اهل العلم اذا صلی الامام جالسا لم یصل من خلفه الا قیاما فان صلوا قعودا لم یجزهم وهو قول سفیان الثوری ومالك بن انس وابن المبارك والشافعی **باب** منه **حدثنا** محمود بن غیلان نا شبابة عن شعبة عن نعیم بن ابی هند عن ابی وائل عن مسروق عن عائشة قالت صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم خلف ابی بکر فی مرضه الذی مات فیه قاعدا **قال** ابو عیسٰی حدیث عائشة حدیث حسن صحیح غریب وقد روی عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال اذا صلی الامام جالسا فصلوا جلوسا وروی عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم خرج فی مرضه وابو بکر یصلی بالناس فصلی الی جنب ابی بکر والناس یاتمون بابی بکر وابو بکر یاتم بالنبی صلی الله علیه وسلم وروی عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی خلف ابی بکر قاعدا وروی عن انس بن مالك ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی خلف ابی بکر وهو قاعد **حدثنا** بذلك عبد الله بن ابی زیاد نا شبابة بن سوار نا محمد بن طلحة عن حمید

ایک غلام بھاگا ہوا یہاں تک کہ لوٹ کر آوے دوسری وہ عورت جس نے رات گذاری اس حالت میں کہ خاوند اُس کا اس پر ناراض رہا تیسرا اُس قوم کا امام جو کہ قوم اس کو بُرا جانتی ہو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے اور ابو غالب کا نام حزور ہے **باب** اس بیان میں کہ جب امام بیٹھکر نماز پڑھے تو لوگ بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن شہاب سے اُس نے انس بن مالک سے کہا اُس نے ایکمرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے اور زخمی ہوئے سو آپ نے ہم کو نماز بیٹھ کر پڑھائی پس ہم نے بھی آپ کے ساتھ بیٹھکر پڑھی پھر نماز سے فارغ ہوے (تو فرمایا) بیشک امام یا فرمایا آپ نے بیشک امام اسی لئے مقرر ہوا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے سو جب تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب رکوع سے سر اُٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب بیٹھکر نماز پڑھے تو تم بھی سب کے سب بیٹھ کر نماز پڑھو- اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابو ہریرہ اور جابر اور ابن عمر اور معاویہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی جو یہ ہے کہ آنحضرت گھوڑے سے گر پڑے اور زخمی ہو گئے حسن صحیح ہے اور بعض صحابہ اس حدیث کی طرف گئے ہیں ان میں سے جابر بن عبد اللہ اور اسید بن حضیر اور ابو ہریرہ وغیرہ ہیں اور ساتھ اسی حدیث کے کہتا ہے امام احمد اور اسحاق کہا بعض اہل علم نے جب امام بیٹھکر نماز پڑھے تو اس کے پیچھے والے نہ نماز پڑھیں مگر کھڑے ہو کر پس اگر بیٹھکر پڑھیں تو اُن کو کافی نہیں ہوتی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی کا **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے شبابہ نے شعبہ سے اس نے نعیم بن ابی ہند سے اُس نے ابی وائل سے اُسنے مسروق سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں حضرت ابو بکرؓ کے پیچھے بیٹھکر نماز پڑھی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح غریب ہے اور بواسطہ حضرت عائشہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو اور مروی ہے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیماری میں نکلے اس حالت میں کہ ابو بکرؓ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے سو آپ نے حضرت ابو بکر کے پہلو کی طرف نماز پڑھی اور لوگ حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ اقتدا کرتے تھے اور حضرت ابو بکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اقتدا کرتے تھے اور مروی ہے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی اور مروی ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی **حدیث** کی ہم سے ساتھ اسکے عبد اللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث کی ہم سے شبابہ بن سوار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن طلحہ نے حمید سے

عن ثابت عن انس قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ خلف ابی بکر قاعدا فی ثوب متوشحا بہ **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح وھکذا رواہ یحیی بن ایوب عن حمید عن انس وقد رواہ غیر واحد عن حمید عن انس ولم یذکروا فیہ عن ثابت ومن ذکر فیہ عن ثابت فھو اصح **باب** ما جاء فی الامام ینھض فی الرکعتین ناسیا **حدثنا** احمد بن منیع نا ھشیم نا ابن ابی لیلی عن الشعبی قال صلی بنا المغیرۃ بن شعبۃ فنھض فی الرکعتین فسبح بہ القوم وسبح بھم فلما قضی صلوتہ سلم ثم سجد سجدتی السھو وھو جالس ثم حدثھم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل بھم مثل الذی فعل وفی الباب عن عقبۃ بن عامر وسعد وعبد اللہ بن بحینۃ **قال** ابو عیسی حدیث المغیرۃ بن شعبۃ قد روی من غیر وجہ عن المغیرۃ بن شعبۃ وقد تکلم بعض اھل العلم فی ابن ابی لیلی من قبل حفظہ قال احمد لا یحتج بحدیث ابن ابی لیلی وقال محمد بن اسماعیل ابن ابی لیلی وھو صدوق ولا اروی عنہ لانہ لا یدری صحیح حدیثہ من سقیمہ وکل من کان مثل ھذا فلا اروی عنہ شیئا وقد روی ھذا الحدیث من غیر وجہ عن المغیرۃ بن شعبۃ وروی سفیان عن جابر عن المغیرۃ بن شبیل عن قیس بن ابی حازم عن المغیرۃ بن شعبۃ وجابر الجعفی قد ضعفہ بعض اھل العلم ترکہ یحیی بن سعید وعبد الرحمن بن مھدی وغیرھما والعمل علی ھذا عند اھل العلم علی ان الرجل اذا قام فی الرکعتین مضی فی صلوتہ وسجد سجدتین منھم من رای قبل التسلیم ومنھم من رای بعد التسلیم ومن رای قبل التسلیم فحدیثہ اصح لما روی الزھری ویحیی بن سعید الانصاری عن عبد الرحمن الاعرج عن عبد اللہ بن بحینۃ **حدثنا** عبد اللہ بن عبد الرحمن نا یزید بن ھارون عن المسعودی عن زیاد بن علاقۃ قال صلی بنا المغیرۃ بن شعبۃ فلما صلی رکعتین قام ولم یجلس فسبح بہ من خلفہ فاشار الیھم ان قوموا فلما فرغ من صلوتہ سلم وسجد سجدتی السھو وسلم وقال ھکذا صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اس نے ثابت سے اُس نے انس سے کہا اُس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں ابوبکر کے پیچھے ایک کپڑے میں توشح[۱] کرکے نماز پڑھی کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو یحیی بن ایوب نے حمید سے اس نے انس سے اور روایت کیا ہے اسکو کئی ایک اور لوگوں نے حمید سے اس نے انس سے اور انھوں نے اسمیں ثابت کا ذکر نہیں کیا اور جس نے ثابت کا ذکر کیا ہے وہ روایت صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ امام دو رکعتوں میں بھول کر کھڑا ہو جاوے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی لیلے نے شعبی سے کہا اُس نے ہمکو مغیرہ بن شعبہ نے نماز پڑھائی سو دو رکعتوں میں کھڑا ہو گیا لوگوں نے اُسکو تسبیح کہی اور اُس نے لوگوں سے تسبیح کہی پس جب اپنی نماز پڑھ چکا تو سلام پھیر اپھر بیٹھ کر دو سجدے سہو کے کئے پھر اُنکو حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ اسیطرح کیا ہے جیسا کہ مین نے کیا اور اس باب میں روایت ہے عقبہ بن عامر اور سعد اور عبد اللہ بن بحینہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسی نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی کئی وجہ سے مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے اور بعض اہل علم نے ابن ابی لیلی میں اُسکے حافظہ کی نسبت کلام کیا ہے کہا امام احمد نے ابن ابی لیلی کی حدیث سے حجت نہ پکڑی جاوے اور کہا محمد بن اسمعیل نے ابن ابی لیلی سچا آدمی ہے اور مین اس سے روایت نہین کرتا کیونکہ وہ حدیث صحیح کو ضعیف سے معلوم نہین کر سکتا اور جو شخص ایسا ہو مین اس سے کبھی روایت نہین کرتا اور یہ حدیث کئی وجہ سے مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے اور روایت کی ہے سفیان نے جابر سے اُسنے مغیرہ بن شبیل سے اس نے قیس بن ابی حازم سے اس نے مغیرہ بن شعبہ اور جابر جعفی سے اور ضعیف کیا ہے اسکو بعض اہل علم نے یحیی بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی وغیرہ نے اسکو چھوڑ دیا ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ جب آدمی دو رکعتوں میں کھڑا ہو جائے تو اپنی نماز کو پورا کرے اور دو سجدے کرے بعض نے اُنمین سے سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ کرنیکو اختیار کیا ہے اور بعض نے بعد سلام کے اور جس نے قبل سلام کے اختیار کیا ہے پس حدیث اُسکی بہت صحیح ہے اسواسطے کہ زہری اور یحیی بن سعید انصاری نے عبد الرحمن اعرج سے اُس نے عبد اللہ بن بحینہ سے روایت کی ہے **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے مسعودی سے اُسنے زیاد بن علاقہ سے کہا اُس نے ہم کو مغیرہ بن شعبہ نے نماز پڑھائی سو جب دو رکعتین پڑھ چکا تو کھڑا ہو گیا اور نہ بیٹھا تو مقتدیوں نے اس کو تسبیح کہی پس اس نے اُنکی طرف اشارت کی کہ کھڑے ہو جاؤ جبکہ اپنی نماز سے فارغ ہوا تو سلام پھیرا اور دو سجدے سہو کے کیے اور سلام پھیرا اور کہا اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے

[۱] التوشح ہو المخالفۃ بین طرفیہ علی عاتقیہ وہو الاشتمال علی منکبیہ کذا فی النجاری یعنے توشح کہتے ہین کپڑے کا ایک گوشہ لیکر داہین کاندھے پر ڈالا جاوے اور دوسرے اُس کے مخالف گوشہ کو بائین کاندھے پر ڈالا جاوے ۱۲

قال ابو عیسیٰ هٰذا حديث حسن صحيح وقد روى هٰذا الحديث من غير وجه عن المغيرة بن شعبة عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ماجاء فی مقدار القعود فی الرکعتين الاولیین **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد وهو الطيالسی نا شعبة نا سعد بن ابراهيم قال سمعت ابا عبيدة بن عبد الله بن مسعود يحدث عن ابيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس فی الرکعتين الاولیین كانه على الرضف قال شعبة ثم حرك سعد شفتيه بشئ فاقول حتى يقوم فيقول حتى يقوم **قال** ابو عیسیٰ هٰذا حديث حسن الا ان ابا عبيدة لم يسمع من ابيه والعمل على هٰذا عند اهل العلم يختارون ان لا يطيل الرجل القعود فی الرکعتين الاولیین ولا يزيد على التشهد شيئا فی الرکعتين الاولیین وقالوا ان زاد على التشهد فعليه سجدتا السهو هكذا روى عن الشعبی وغيره **باب** ماجاء فی الاشارة فی الصلوٰة **حدثنا** قتيبة نا الليث بن سعد عن بكير بن عبد الله بن الاشج عن نابل صاحب العباء عن ابن عمر عن صهيب قال مررت برسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلی فسلمت عليه فرد الی اشارة وقال لا اعلم الا انه قال اشارة باصبعه وفی الباب عن بلال وابی هريرة وانس وعائشة **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع نا هشام ابن سعد عن نافع عن ابن عمر قال قلت لبلال كيف كان النبی صلى الله عليه وسلم يرد عليهم حين كانوا يسلمون عليه وهو فی الصلوٰة قال كان يشير بيده **قال** ابو عیسیٰ هٰذا حديث حسن صحيح وحديث صهيب حسن لا نعرفه الا من حديث الليث عن بكير وقد روى عن زيد بن اسلم عن ابن عمر قال قلت لبلال كيف كان النبی صلى الله عليه وسلم يرد عليهم حيث كانوا يسلمون عليه فی مسجد بنی عمرو ابن عوف قال كان يرد اشارة وكلا الحديثين عندی صحيح

(حاشیہ: ن اشار)

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ روایت کئی وجہ سے بواسطۂ مغیرہ بن شعبہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **باب** پہلی دو رکعتوں کے بیٹھنے کے اندازہ میں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابوداؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے کہا حدیث کی ہم سے سعد بن ابراہیم نے کہا سنا میں نے ابا عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود سے کہ حدیث بیان کرتا تھا اپنے باپ سے کہا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتوں میں بیٹھتے تھے گویا کہ گرم تپھر پر[۱] ہیں کہا شعبہ نے پھر سعد نے اپنے دونوں لبوں کو ساتھ کسی کلمہ کے ہلایا پس میں نے کہا سو سعد نے کہا یہانتک کہ کھڑے ہوجاتے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے مگر یہ کہ ابا عبیدہ نے اپنے باپ سے سنا نہیں ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے یہ لوگ پسند کرتے ہیں کہ آدمی دونوں رکعتوں پہلیوں میں طوالت نہ کرے اور دو رکعتوں پہلیوں میں تشہد پڑھ کر کچھ زیادتی نہ کرے اور کہا انھوں نے اگر تشہد پڑھ کر کچھ زیادتی کرے تو اس پر دو سجدے سہو کے ہیں ایسا ہی شعبی وغیرہ سے مروی ہے **باب** نماز میں اشارے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث بن سعد نے بکیر بن عبداللہ بن اشج سے اس نے نابل سے جو صاحب چادر کا ہے اس نے ابن عمر سے اس نے صہیب سے کہا اُس نے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اُس حالت میں کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے گذرا اور آپ کو سلام دیا سو آپ نے مجھے اشارت سے جواب دیا اور کہا راوی نے لیکن نہیں جانتا مگر یہ کہ کہا صہیب نے اشارت ساتھ اپنی انگلی کے اور اس باب میں روایت ہے بلال اور ابی ہریرہ اور انس اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے ہشام بن سعد نے نافع سے اُس نے ابن عمر سے کہا اس نے میں نے بلال سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح جواب دیتے تھے جبکہ لوگ آپ کو نماز کی حالت میں سلام دیتے تھے کہا اس نے اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ کرتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حدیث صہیب کی حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اُس کو مگر لیث سے جو راوی ہے بکیر سے اور بواسطہ زید بن اسلم کے ابن عمر سے مروی ہے کہ کہا اُس نے میں نے بلال سے کہا کہ کس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کو جواب دیتے تھے جبکہ وہ آپ کو مسجد بنی عمرو بن عوف میں سلام دیتے تھے کہا اُس نے اشارے سے جواب دیتے تھے اور یہ دونوں حدیثیں میرے نزدیک صحیح ہیں

[۱] گرم تپھر پر ہونے کے یہ معنی ہیں کہ مثلاً آدمی جب کسی گرم شے پر ہوتا ہے تو ٹھہرتا ہی نہیں راوی کی یہ غرض ہے کہ جب آپ پہلے التحیات میں بیٹھتے تھے تو بہت تھوڑا ٹھہرتے تھے شعبہ کہتا ہے پھر میرے اُستاد سعد نے کچھ بات کی میں نے سمجھا کہ اُس نے یہ کہی کہ پھر کھڑے ہوجاتے تھے ۱۲

لان قصۃ حدیث صہیب غیر قصۃ حدیث بلال و ان کان ابن عمر روی عنہما فاحتمل ان یکون سمع منہما جمیعا **باب** ماجاء
ان التسبیح للرجال والتصفیق للنساء **حدثنا** ھناد نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم التسبیح للرجال والتصفیق للنساء وفی الباب عن علی وسھل بن سعد وجابر وابی سعید وابن عمر قال علی کنت
اذا استاذنت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی سبح **قال** ابو عیسی حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح والعمل علیہ
عند اھل العلم وبہ یقول احمد واسحاق **باب** ماجاء فی کراھیۃ التثاؤب فی الصلوٰۃ **حدثنا** علی بن حجر انا اسماعیل بن
جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیہ عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التثاؤب فی الصلوٰۃ من الشیطان فاذا
تثاوب احدکم فلیکظم ما استطاع وفی الباب عن ابی سعید الخدری وجد عدی بن ثابت **قال** ابو عیسی حدیث ابی ھریرۃ
حدیث حسن صحیح وقد کرہ قوم من اھل العلم التثاؤب فی الصلوٰۃ قال ابراھیم انی لارد التثاؤب بالتنحنح **باب** ماجاء
ان صلوٰۃ القاعد علی النصف من صلوٰۃ القائم **حدثنا** علی بن حجر نا عیسی بن یونس نا الحسین المعلم عن عبد اللہ بن بریدۃ عن
عمران بن حصین قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوٰۃ الرجل وھو قاعد فقال من صلی قائما فھو افضل ومن صلاھا قاعدا
فلہ نصف اجر القائم ومن صلاھا نائما فلہ نصف اجر القاعد وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو وانس والسائب **قال** ابو عیسی حدیث
عمران بن حصین حدیث حسن صحیح وقد روی ھذا الحدیث عن ابراھیم بن طھمان بھذا الاسناد الا انہ یقول عن عمران بن حصین

کیونکہ صہیب کی حدیث کا وہ قصہ نہیں جو بلال کی حدیث کا قصہ ہے اگرچہ ابن عمر دونوں سے روایت کرتا ہے پس احتمال ہے کہ ابن عمر نے دونوں
سے سنا ہوگا **باب** اس بیان میں کہ تسبیح مردوں کیلئے ہے اور تالی عورتوں کیلئے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ
نے اعمش سے اُس نے ابی صالح سے اس نے ابی ہریرہ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تسبیح مردوں کیلئے اور تالی عورتوں کیلئے
اور اس باب میں روایت ہے علی اور سہل بن سعد اور جابر اور ابی سعید اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم کہا حضرت علی نے میں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر
داخل ہونے کیلئے اذن مانگتا تھا اس حالت میں کہ آپ نماز میں ہوتے تو آپ تسبیح کہتے تھے کہا ابو عیسی نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہے اور
عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے اور یہی کہتا ہے امام احمد اور اسحاق **باب** نماز میں جمائی کی کراہیت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے
کہا خبر دی ہم کو اسماعیل بن جعفر نے علاء بن عبد الرحمن سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں
جمائی لینا شیطان سے ہے سو جب کوئی شخص تم میں سے جمائی لے تو چاہیئے کہ حتی المقدور اُس کو بند کرے اور اس باب میں روایت ہے
ابی سعید خدری اور عدی بن ثابت کے دادا سے کہا ابو عیسی نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے اور ایک قوم نے اہل علم سے نماز میں
جمائی لینے کو مکروہ جانا ہے کہا ابراہیم نے میں جمائی کو کھانسی سے روکتا ہوں **باب** اس بیان میں کہ بیٹھنے والے کی نماز کھڑا ہونیوالے
کی نماز سے نصف حصہ ہے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے عیسی بن یونس سے کہا حدیث کی ہم سے حسین معلم نے عبد اللہ
بن بریدہ سے اُس نے عمران بن حصین سے کہا اس نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مرد کی بابت سوال کیا جو بیٹھکر نماز پڑھتا ہے
سو فرمایا آپ نے جو شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھے وہ سب سے افضل ہے اور جو شخص بیٹھکر پڑھے اس کے لئے کھڑا ہونے والے سے نصف اجر
ہے اور جو شخص لیٹ کر پڑھے پس اس کیلئے بیٹھنے والے سے نصف اجر ہے اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمر اور انس
اور سائب سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسی نے حدیث عمران بن حصین کی حسن صحیح ہے اور یہ حدیث ابراہیم بن طہمان سے اسی اسناد سے مروی
ہے مگر یہ کہ وہ عمران بن حصین سے اس طرح سے روایت کرتا ہے۔

---

۱ یعنے احتمال ہے کہ ابن عمر نے صہیب اور بلال دونوں سے سنا ہوگا ۱۲

۲ یعنے جب امام نماز میں بھول جائے تو مرد اُسکو خبردار کرنے کے واسطے سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی بجائیں پس اس کو اپنے امر پر اطلاع ہو جائیگی ۱۲

۳ کیونکہ یہ عموماً سستی اور بہت کم کھانے اور غلبہ نیند سے ہوا کرتی ہے ابن حجر نے کہا ہے کہ نماز کی قید کچھ خصوصیت کے واسطے نہیں یہ تو ہر حالت میں
مکروہ ہے اس کو حتے المقدور ہاتھ سے رد کرنا چاہیئے ۱۲

قال سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن صلوٰۃ المریض فقال صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلی جنب **حدثنا**
بذلك هناد نا وکیع عن ابراهیم بن طهمان عن حسین المعلم بهذا الاسناد **قال** ابو عیسیٰ لا نعلم احدا روی عن حسین المعلم
نحو روایة ابراهیم بن طهمان وقد روی ابو اسامة وغیر واحد عن حسین المعلم نحو روایة عیسیٰ بن یونس ومعنی هذا الحدیث عند
بعض اهل العلم فی صلوٰۃ التطوع **حدثنا** محمد بن بشار نا ابن ابی عدی عن اشعث بن عبد الملك عن الحسن قال ان شاء الرجل صلی صلوٰۃ التطوع
قائما وجالسا ومضطجعا واختلف اهل العلم فی صلوٰۃ المریض اذا لم یستطع ان یصلی جالسا فقال بعض اهل العلم انه یصلی علی جنبه الایمن و
قال بعضهم یصلی مستلقیا علی قفاه ورجلاه الی القبلة وقال سفیان الثوری فی هذا الحدیث من صلی جالسا فله نصف اجر القائم قال
هذا للصحیح ولمن لیس له عذر فاما من کان له عذر من مرض وغیره فصلی جالسا فله مثل اجر القائم وقد روی فی بعض الحدیث
مثل قول سفیان الثوری **باب** فی من یتطوع جالسا **حدثنا** الانصاری نا معن نا مالك بن انس عن ابن شهاب عن السائب
ابن یزید عن المطلب بن ابی وداعة السهمی عن حفصة زوجة النبی صلی الله علیه وسلم انها قالت ما رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم
صلی فی سبحته قاعدا حتی کان قبل وفاته صلی الله علیه وسلم بعام فانه کان یصلی فی سبحته قاعدا ویقرأ بالسورة ویرتلها
حتی تکون اطول من اطول منها وفی الباب عن ام سلمة وانس بن مالك **قال** ابو عیسیٰ حدیث حفصة حدیث حسن صحیح

کہا اس نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیمار کی نماز کی نسبت سوال کیا پس فرمایا آپ نے نماز پڑھ کھڑا ہو کر سو اگر تو طاقت نہیں رکھتا تو
بیٹھکر سو اگر تو طاقت نہیں رکھتا تو پہلو پر **حدیث** کی ہم سے ساتھ اس کے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے ابراہیم بن طہمان سے اُس نے
حسین معلم سے ساتھ اس اسناد کے کہا ابو عیسیٰ نے ہم نہیں جانتے کہ کسی نے حسین معلم سے مثل روایت ابراہیم بن طہمان کے روایت
کی ہو اور ابو اسامہ اور کئی اور لوگوں نے حسین معلم سے مثل روایت عیسیٰ بن یونس کی روایت کی ہے۔ اور مراد اس حدیث سے بعض
اہل علم کے نزدیک نفلی نماز ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی عدی نے اشعث بن عبد الملک سے اُس
نے حسن سے کہا اُس نے اگر چاہے آدمی تو نفلی نماز میں کھڑا ہو کر اور بیٹھکر اور لیٹ کر پڑھے اور اہل علم نے اختلاف کیا ہے اس بیمار کے
حق میں جو بیٹھکر نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا سو بعض اہل علم نے کہا ہے کہ اپنی داہنی پہلو پر نماز پڑھے اور بعضوں نے کہا ہے اپنی پیٹھ پر
لیٹ کر نماز پڑھے اس حالت میں کہ پاؤں اُس کے قبلہ کی طرف ہوں اور کہا سفیان ثوری نے اس حدیث میں کہ جو شخص بیٹھکر نماز پڑھتا
ہے پس اُس کے لئے نصف اجر کھڑے ہونے والے سے ہے۔ کہ یہ تندرست کیلیے ہے اور اس کے لئے کہ جس کو کوئی عذر نہو اور جس شخص کو بیماری
وغیرہ کا کوئی عذر ہو اور بیٹھکر نماز پڑھتا ہو تو اس کے واسطے کھڑے ہونے والے کے برابر اجر ہے۔ اور ایک حدیث میں مثل قول سفیان
ثوری کے (بعض الفاظ) مروی ہیں **باب** اس بیان میں کہ جو شخص بیٹھکر نفل پڑھتا ہے **حدیث** کی ہم سے انصاری
نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن انس نے ابن شہاب سے اُس نے سائب بن یزید سے
اس نے مطلب بن ابی وداعہ سہمی سے اس نے حفصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے یہ کہ کہا اُس نے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو نفلی نماز بیٹھکر پڑھتے نہیں دیکھا تا آنکہ (جب) آپ کی وفات سے ایک سال باقی رہا تو نفلی نماز بیٹھ کر پڑھتے تھے
اور سورت پڑھتے تھے اور آہستگی سے پڑھتے تھے یہاں تک کہ وہ لمبی سورتوں سے بھی لمبی ہو جاتی اور اس باب میں روایت ہے
ام سلمہ اور انس بن مالک سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حفصہ کی حدیث حسن صحیح ہے

۱ یعنی پہلی روایت کے سوال میں کوئی قید مذکور نہیں اور اس روایت میں ہے کہ بیمار کی بابت سوال کیا مگر احتمال ہے کہ عمران نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے
دو مرتبہ سوال کیا ہو جیسا کہ جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بسبب مختلف ہونے عنوان کے اسپر دال ہے پس پہلی حدیث تندرست کے حق میں ہوگی یہی واسطے
اُسی کیلئے ادنی حالت میں اجر کم ہوتا گیا برخلاف دوسری روایت کے کہ اُس میں آپ نے ادنی حالت میں بھی اجر کم ہونے کا ذکر نہیں فرمایا اور کیونکر
اجر کم ہو سکتا ہے حالانکہ بیماری کوئی اختیاری امر نہیں ۱۲

۲ یعنی سورت کو اس قدر آہستہ اور ترتیل سے پڑھتے تھے کہ چھوٹی سورت بھی بسبب آہستہ پڑھنے کے لمبی سورتوں سے بھی لمبی ہو جاتی تھی ۱۲

وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یصلی من اللیل جالسا فاذا بقی من قرأتہ قدر ثلثین او اربعین اٰیۃ قام فقرأ ثم رکع ثم صنع فی الرکعۃ الثانیۃ مثل ذلک وروی عنہ انہ کان یصلی قاعدًا فاذا قرأ وھو قائم رکع وسجد وھو قائم واذا قرأ وھو قاعد رکع وسجد وھو قاعد قال احمد واسحاق والعمل علی کلا الحدیثین کانھما رأیا کلا الحدیثین صحیحا معمولا بھما **حدثنا** الانصاری نا معن نا مالک عن ابی النضر عن ابی سلمۃ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی جالسا فیقرأ وھو جالس فاذا بقی من قراءتہ قدر مایکون ثلاثین او اربعین اٰیۃ قام فقرأ وھو قائم ثم رکع وسجد ثم صنع فی الرکعۃ الثانیۃ مثل ذلک **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** احمد بن منیع نا ھشیم انا خالد وھو الحذاء عن عبد اللہ بن شقیق عن عائشۃ قال سالتھا عن صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تطوعہ قالت کان یصلی لیلا طویلا قائما ولیلا طویلا قاعدا فاذا قرأ وھو قائم رکع وسجد وھو قائم واذا قرأ وھو جالس رکع وسجد وھو جالس **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انی لاسمع بکاء الصبی فی الصلوٰۃ فاخفف **حدثنا** قتیبۃ نا مروان بن معاویۃ الفزاری عن حمید عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال واللہ انی لاسمع بکاء الصبی وانا فی الصلوٰۃ فاخفف مخافۃ ان تفتتن امہ وفی الباب عن ابی قتادۃ وابی سعید وابی ھریرۃ **قال** ابو عیسی حدیث انس حدیث حسن صحیح

اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنحضرت رات میں بیٹھکر نماز پڑھتے تھے پس جب آپ کی قرأت سے تقریبًا تیس یا چالیس آیتیں باقی ہوتیں تو کھڑے ہوجاتے پس پڑھتے پھر رکوع کرتے پھر دوسری رکعت میں اسی طرح کرتے اور مروی ہے آنحضرت سے کہ آنحضرت بیٹھ کر نماز پڑھتے پس جب قرأت پڑھتے اس حالت میں کہ کھڑے ہوئے ہوتے تو رکوع اور سجود بھی اسی حالت میں یعنے کھڑے ہوئے کرتے اور جب قرأت پڑھتے اس حالت میں کہ بیٹھے ہوئے ہوتے تو رکوع اور سجود بھی اسی حالت میں یعنے بیٹھے ہوئے کرتے کہا امام احمد اور اسحٰق نے اور عمل ان دونوں حدیثوں پر ہے گویا ان دونوں نے ان دونوں حدیثوں کو صحیح اور معمول بہ جانا ہے **حدیث** کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے ابی النضر سے اُس نے ابی سلمہ سے اُس نے عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے پس قرأت پڑھتے تھے اس حالت میں کہ بیٹھے ہوئے تھے پس جب آپکی قرأت سے تقریبًا تیس یا چالیس آیتیں باقی ہوتیں تو کھڑے ہوکر قرأت پڑھتے پھر رکوع کرتے اور سجود کرتے پھر دوسری رکعت میں اسی طرح کرتے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہم کو خالد نے اور وہ حذاء ہے اُس نے عبد اللہ بن شقیق سے اُس نے عائشہ سے کہا عبد اللہ نے میں نے حضرت عائشہ سے آنحضرت کی نفلی نماز کا حال پوچھا کہا حضرت عائشہ نے بہت رات کھڑے ہوکر نماز پڑھتے رہتے تھے اور بہت رات بیٹھ کر پڑھتے پس جب قرأت پڑھتے اُس حالت میں کہ کھڑے ہوے ہوتے تو رکوع اور سجود بھی کھڑے ہوئے ہی کرتے اور جب قرأت پڑھتے اس حالت میں کہ بیٹھے ہوئے ہوتے تو رکوع اور سجود بھی بیٹھے ہوے ہی کرتے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں البتہ نماز میں لڑکے کا رونا سنتا ہوں تو نماز میں تخفیف کرتا ہوں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے مروان بن معاویہ فزاری نے حمید سے اُس نے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اللہ کی البتہ میں اس حالت میں کہ نماز میں ہوتا ہوں اور لڑکے کا رونا سنتا ہوں پس میں نماز میں تخفیف کرتا ہوں اس خوف سے کہ اُس کی ماں فتنہ[1] میں پڑجائے گی اور اس باب میں روایت ہے ابی قتادہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حدیث حسن صحیح ہے

---

[1] حضرت کے وقت میں عورتیں بھی جماعت کی نماز میں حاضر ہوتی تھیں اور ظاہر ہے کہ عورت کو محبت اولاد کی بہت ہوتی ہے اس کا رونا اُن پر نہایت شاق ہوتا ہے تو اس واسطے آنحضرت نماز کو ہلکا کردیتے تھے کہ مبادا عورتیں نماز سے اپنی اولاد کا رونا سنکر بیزار ہوکر کہیں نماز نہ توڑدیں یا جماعت کا آنا چھوڑ دیں اور قسطلانی میں ہے کہ ابن ابی شیبہ نے ابن ثابت سے روایت کی کہ آنحضرت نے پہلی رکعت میں ساٹھ آیتیں پڑھیں تو ایک لڑکے کا رونا آپ نے سن لیا پھر دوسری رکعت میں آپ نے صرف تین آیتیں ہی پڑھیں انتہی اس سے معلوم ہوا کہ امام پر مقتدیوں کی رعایت کرنا لازم ہے اور اس حدیث سے شافعیؒ نے دلیل پکڑی ہے کہ جب امام رکوع میں ہو تو معلوم کرے کہ کوئی شخص نماز میں داخل ہونیکا ارادہ کرتا ہے تو اُسکی انتظاری کرے تاکہ وہ بھی فضیلت رکعت پاوے اس لئے کہ جب دنیا کی حاجت کے لیے مقتدیوں کی رعایت کے واسطے نماز میں اختصار کرنا جائز ہوا تو عبادات میں رعایت کرنا بطریق اولی جائز ہوگا یہی قول ہے شعبی اور حسن اور ابن ابی لیلی کا اور کہا امام ابو حنیفہ رح نے میں ایسے آدمی پر شرک کا خوف کرتا ہوں اور کہا امام مالکؒ نے کسی کی انتظاری نہ کرے اس لئے کہ پچھلے لوگ اس کام سے تکلیف پاویں گے اور امام احمد اور اسحٰق نے کہا ہے اس قدر انتظاری کرے کہ پچھلے لوگوں پر مشقت نہ گذرے ۱۲ عینی **مترجم** یہ قول قرین قیاس معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ اس صورت میں دونوں حدیثوں میں بخوبی مطابقت ہوجاتی ہے واللہ اعلم بالصواب ۱۲

باب ما جاء لا تقبل صلوٰۃ الحائض الا بخمار **حدثنا** هناد نا قبيصة عن حماد بن سلمة عن قتادة عن ابن سيرين عن صفية ابنة الحارث عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقبل صلوٰۃ الحائض الا بخمار وفی الباب عن عبد الله بن عمرو **قال** ابو عیسٰی حدیث عائشة حدیث حسن والعمل علیه عند اهل العلم ان المرأة اذا ادرکت فصلت وشئ من شعرها مکشوف لا تجوز صلاتها وهو قول الشافعی قال لا تجوز صلاۃ المرأة وشئ من جسدها مکشوف قال الشافعی وقد قیل ان کان ظهر قدمیها مکشوفا فصلاتها جائزة **باب** ما جاء فی کراهیة السدل فی الصلوٰۃ **حدثنا** هناد نا قبیصة عن حماد بن سلمة عن عسل بن سفیان عن عطاء عن ابی هریرة قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن السدل فی الصلوٰۃ وفی الباب عن ابی جحیفة **قال** ابو عیسٰی حدیث ابی هریرة لا نعرفه من حدیث عطاء عن ابی هریرة مرفوعا الا من حدیث عسل بن سفیان وقد اختلف اهل العلم فی السدل فی الصلوٰۃ فکره بعضهم السدل فی الصلوٰۃ وقالوا هکذا تصنع الیهود وقال بعضهم انما کره السدل فی الصلوٰۃ اذا لم یکن علیه الا ثوب واحد فاما اذا سدل علی القمیص فلا بأس وهو قول احمد وکره ابن المبارک السدل فی الصلوٰۃ **باب** ما جاء فی کراهیة مسح الحصی فی الصلوٰۃ **حدثنا** سعید بن عبد الرحمٰن المخزومی نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن ابی الاحوص عن ابی ذر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا قام احدکم الی الصلوٰۃ فلا یمسح الحصا فان الرحمة تواجهه **حدثنا** الحسین بن حریث نا الولید بن مسلم عن الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابو سلمة بن عبد الرحمٰن عن معیقیب قال سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن مسح الحصی فی الصلوٰۃ فقال ان کنت لا بد فاعلا فمرة واحدة

باب سوائے اوڑھنی پہننے کے بالغہ عورت کی نماز قبول نہین ہوتی **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے قبیصہ نے حماد بن سلمہ سے اُس نے قتادہ سے اُس نے ابن سیرین سے اُس نے صفیہ بنت حارث سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے فرمایا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالغہ عورت کی نماز سوائے اوڑھنی کے قبول نہین ہوتی اور اس باب مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہا ابو عیسٰی نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ جب عورت بالغ ہو جائے اور نماز پڑھے اس حالت مین کہ کوئی چیز اُس کے بالون سے ننگی ہو تو اُسکی نماز جائز نہین ہوتی اور یہی قول ہے امام شافعی کا کہ کہا امام شافعی نے نہین درست ہوتی نماز عورت کی اس حالت مین کہ کوئی چیز اُس کے جسم کی ننگی ہو. کہا امام شافعیؒ نے اگر اس کے پاؤن کی پیٹھ ننگی ہو تو نماز اس کی جائز ہے **باب** نماز مین سدل کی کراہیت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے قبیصہ نے حماد بن سلمہ سے اُسنے عسل بن سفیان سے اس نے عطار سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مین سدل[1] کرنے سے منع کیا ہو اور اس باب مین روایت ہو ابی جحیفہ سے کہا ابو عیسٰی نے ہم ابی ہریرہ کی حدیث کو جو عطاء کے واسطے سے ابو ہریرہ سے مرفوعًا مروی ہو نہین پہچانتے مگر حدیث عسل بن سفیان سے اور اہل علم نے نماز مین سدل کرنے مین اختلاف کیا ہو پس بعض نے ان مین سے نماز مین سدل کرنے کو مکروہ جانا ہے اور کہا ہے کہ اس طرح یہود کرتے ہین اور کہا بعض نے سدل نماز مین اُس وقت مکروہ ہے جب اس پر سوائے ایک کپڑے کے کوئی اور کپڑا نہو پس اگر قمیص پر سدل کرے تو کچھ خوف نہین اور یہ قول امام احمد کا ہے اور ابن مبارک نے نماز مین سدل کرنے کو مکروہ جانا ہے **باب** نماز مین کنکر کے صاف کرنے کی کراہیت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُس نے ابو الاحوص سے اس نے ابی ذر سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب کوئی تم مین سے نماز کی طرف کھڑا ہو تو کنکر کو نہ صاف کرے پس تحقیق رحمت اس کا مقابلہ کر رہی[2] ہے **حدیث** کی ہم سے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہم سے ولید بن مسلم نے اوزاعی سے اس نے یحیٰی بن ابی کثیر سے کہا اس نے حدیث کی مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے معیقیب سے کہا اس نے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز مین کنکر صاف کرنے سے سوال کیا پس فرمایا آپ نے اگر تجھے ضرور ہی کرنا ہے تو ایک مرتبہ کر

[1] سدل یہ ہے کہ کپڑا ایسے طور سے پہننا جو تمام بدن پر آجاوے اور ہاتھ اندر ہی رہین پس اُسی حالت مین رکوع اور سجود کرے اور یہ سدل قمیص وغیرہ تمام کپڑون مین ہوتا ہے اور بعض نے سدل کے یہ معنے بیان کئے ہین کہ تہ بند کو سر پر رکھنا اور اُس کے دونون کونون کو دائین بائین ڈال دینا اس طور سے کہ کاندھون پر نہ ہو ۱۲ کذا فی المجمع [2] یعنی ایسی بڑی نعمت کے مقابلہ مین فعل حقیر کی طرف متوجہ نہ ہونا چاہیے ۱۲

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث صحیح وفی الباب عن علی بن ابی طالب وحذیفة وجابر بن عبد الله ومعیقیب قال ابو عیسیٰ حدیث ابی ذر حدیث حسن وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کره المسح فی الصلوۃ وقال ان کنت لابد فاعلا فمرة واحدة کانه روی عنه رخصة فی المرة الواحدة والعمل علی هذا عند اهل العلم **باب** ما جاء فی کراهیة النفخ فی الصلوۃ **حدثنا** احمد بن منیع نا عباد بن العوام نا میمون ابو حمزة عن ابی صالح مولی طلحة عن ام سلمة قالت رای النبی صلی الله علیه وسلم غلاما لنا یقال له افلح اذا سجد نفخ فقال یا افلح ترب وجهك قال احمد بن منیع کره عباد النفخ فی الصلوۃ وقال ان نفخ لم یقطع صلاته قال احمد بن منیع وبه نأخذ **قال** ابو عیسیٰ وروی بعضهم عن ابی حمزة هذا الحدیث وقال مولی لنا یقال له رباح **حدثنا** احمد بن عبدة الضبی نا حماد بن زید عن میمون ابی حمزة بهذا الاسناد نحوه وقال غلام لنا یقال له رباح **قال** ابو عیسیٰ وحدیث ام سلمة اسناده لیس بذاك ومیمون ابو حمزة قد ضعفه بعض اهل العلم واختلف اهل العلم فی النفخ فی الصلوۃ فقال بعضهم ان نفخ فی الصلوۃ استقبل الصلوۃ وهو قول سفیان الثوری واهل الکوفة وقال بعضهم یکره النفخ فی الصلوۃ وان نفخ فی صلوته لم تفسد صلوته وهو قول احمد واسحاق **باب** ما جاء فی النهی عن الاختصار فی الصلوۃ **حدثنا** ابو کریب نا ابو اسامة عن هشام بن حسان عن محمد بن سیرین عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی ان یصلی الرجل مختصرا وفی الباب عن ابن عمر **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح وقد کره قوم من اهل العلم الاختصار فی الصلوۃ والاختصار هو ان یضع الرجل یده علی خاصرته فی الصلوۃ وکره بعضهم ان یمشی الرجل مختصرا ویروی ان ابلیس اذا مشی مشی مختصرا **باب** ما جاء فی کراهیة کف الشعر فی الصلوۃ **حدثنا** یحیی بن موسی نا عبد الرزاق نا ابن جریج عن عمران بن موسی عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابیه

عباد

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور اس باب مین روایت ہے علی بن ابی طالب اور حذیفہ اور جابر بن عبد اللہ اور معیقیب سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ذر کی حسن ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے نماز مین صاف کرنا مکروہ جانا ہے اور فرمایا ہے اگر تجھے ضرور ہی کرنا ہے تو ایک مرتبہ کر گویا کہ آپ سے ایک بار صاف کرنے مین رخصت مروی ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے **باب** نماز مین پھونکنے کی کراہیت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے عباد بن عوام نے کہا حدیث کی ہم سے میمون یعنے ابو حمزہ نے ابی صالح سے یعنے طلحہ کے غلام سے اس نے ام سلمہ سے کہا اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ایک لڑکے کو دیکھا اُس کا نام افلح تھا جب وہ سجدہ کرتا تو پھونکتا[1] پس فرمایا آپ نے اے افلح خاک آلود ہو منھ تیرا کہا احمد بن منیع نے عباد نے نماز مین پھونکنا مکروہ سمجھا ہے اور کہا ہے کہ اگر کوئی شخص پھونکے تو اس کی نماز قطع نہین ہوتی کہا احمد بن منیع نے اور ساتھ اسی کے ہم تمسک کرتے ہین کہا ابو عیسیٰ نے اور بعض نے یہ حدیث ابی حمزہ سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ وہ ہمارا غلام تھا کہ جس کا نام رباح تھا **حدیث** کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے میمون یعنے ابی حمزہ سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اس کے اور کہا وہ ہمارا غلام تھا کہ جس کا نام رباح تھا کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ام سلمہ کی اسناد قوی نہین اور میمون یعنے ابو حمزہ کو بعض اہل علم نے ضعیف کیا ہے اور اہل علم نے نماز کے اندر پھونکنے مین اختلاف کیا ہے پس کہا بعض نے اگر پھونکے نماز مین تو نئے سر سے نماز شروع کرے اور یہ قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا ہے اور کہا ہے بعض نے نماز مین پھونکنا مکروہ ہے اور اگر نماز کے اندر پھونکے تو نماز اُس کی فاسد نہین ہوتی اور یہ قول ہے امام احمد اور اسحاق کا **باب** نماز مین کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے ابو اسامہ نے ہشام بن حسان سے اُس نے محمد بن سیرین سے اُس نے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص کمر پر ہاتھ رکھکر نماز پڑھے اور اس باب مین ابن عمر سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے اور ایک قوم نے اہل علم سے نماز مین اختصار کرنا مکروہ جانا ہے اور اختصار یہ ہے کہ آدمی اپنی کمر پر نماز مین ہاتھ رکھے اور بعض نے کمر پر ہاتھ رکھکر چلنے کو بھی مکروہ جانا ہے اور مروی ہے کہ جب ابلیس چلتا ہے تو کمر پر ہاتھ رکھکر چلتا ہے **باب** نماز مین بالون کے باندھنے کی کراہیت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے یحییٰ بن موسےٰ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہم کو ابن جریج نے عمران بن موسےٰ سے اس نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُس نے اپنے باپ سے

---

[1] نماز مین پھونکتا ہے ایسے طور سے کہ ناک سے ہوا نکلے کہ جس سے اُس کے ناک کی آواز سنائی دے ۱۲

عن ابی رافع انہ مر بالحسن بن علیؓ وھو یصلی وقد عقص ضفرتہ فی قفاہ فحلھا فالتفت الیہ الحسن مغضبا فقال اقبل علی صلاتک و لا تغضب فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک کفل الشیطٰن وفی الباب عن ام سلمۃ وعبداللہ بن عباس **قال** ابوعیسٰی حدیث ابی رافع حدیث حسن والعمل علی ھذا عند اھل العلم کرھوا ان یصلی الرجل وھو معقوص شعرہ وعمران بن موسیٰ ھو القرشی المکی وھو اخو ایوب بن موسیٰ **باب** ماجاء فی التخشع فی الصلوۃ **حدثنا** سوید بن نصر نا عبداللہ بن المبارکؒ نا لیث بن سعد نا عبد ربہ بن سعید عن عمران بن ابی انس عن عبداللہ بن نافع بن العمیاء عن ربیعۃ بن الحارث عن الفضل بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ مثنی مثنی تشہد فی کل رکعتین وتخشع وتضرع وتمسکن وتقنع یدیک یقول ترفعھما الی ربک مستقبلا ببطونھما وجھک وتقول یارب یارب ومن لم یفعل ذلک فھو کذا وکذا **قال** ابوعیسٰی وقال غیر ابن المبارک فی ھذا الحدیث من لم یفعل ذلک فھو خداج **قال** ابوعیسٰی سمعت محمد بن اسمٰعیل یقول روی شعبۃ ھذا الحدیث عن عبد ربہ بن سعید فاخطأ فی مواضع فقال عن انس بن ابی انیس وھو عمران بن ابی انس وقال عن عبداللہ بن الحارث وانما ھو عبداللہ بن نافع بن العمیا عن ربیعۃ بن الحارث وقال شعبۃ عن عبداللہ بن الحارث عن المطلب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانما ھو عن ربیعۃ بن الحارث بن عبدالمطلب عن الفضل بن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال محمد وحدیث اللیث بن سعد اصح من حدیث شعبۃ **باب** ماجاء فی کراھیۃ التشبیک بین الاصابع فی الصلوۃ **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث بن سعد عن ابن عجلان عن سعید المقبری عن رجل عن کعب بن عجرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا توضأ احدکم فاحسن وضوءہ ثم خرج عامدا الی المسجد فلا یشبکن بین اصابعہ فانہ فی صلاۃ

اس نے ابی رافع سے کہ وہ حسن بن علیؓ کے پاس گذرا اس حالت مین کہ وہ نماز پڑھ رہا تھا اور وہ اپنے بالون کو گدی کے اوپر باندھے ہوئے تھا پس ابو رافع نے ان کو کھولا سو اس کی طرف امام حسن نے غصے سے نظر کی پس کہا ابو رافع نے اپنی نماز مین چلا جا اور غصے نہ ہو کیون کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے یہ حصہ شیطان کا ہے اور اس باب مین روایت ہے ام سلمہ اور عبداللہ بن عباس سے کہا ابوعیسٰی نے حدیث ابی رافع کی حسن ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے انھون نے مکروہ جانا ہے کہ آدمی نماز پڑھے اس حالت مین کہ اُسکے بال باندھے ہوئے ہون اور عمران بن موسیٰ وہ قرشی مکی ہے اور یہ بھائی ایوب بن موسیٰ کا ہے **باب** نماز مین خشوع کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے لیث بن سعد نے کہا حدیث کی ہم سے عبد ربہ بن سعید نے عمران بن ابی انس سے اُس نے عبداللہ بن نافع بن عمیا سے اُس نے ربیعہ بن حارث سے اُس نے فضل بن عباس سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز وہ دو رکعت ہے ہر رکعتون مین تشہد ہے اور خشوع اور عاجزی اور مسکینی اور اٹھانا دونون ہاتھون کا اپنے رب کی طرف اس حالت مین کہ ہتھیلیان اُن ہاتھون کی اپنے منھ کی طرف ہون اور کہے تو اے رب میرا اے رب میرا اور جس نے اس طرح نہین کیا وہ ایسا اور ایسا ہے کہا ابوعیسٰی نے اور کہا غیر ابن مبارک نے اس حدیث مین جس شخص نے اس طرح نہین کیا تو وہ ناقص ہے کہا ابوعیسٰے نے مین نے محمد بن اسمعیل سے سنا ہے کہ کہا شعبہ نے یہ حدیث عبد ربہ بن سعید سے روایت کی ہے اور کئی جگہ مین اس نے خطا کیا ہے اس نے روایت کی ہے انس بن انیس سے حالانکہ وہ عمران بن ابی انیس ہے اور اُس نے روایت کی ہے عبداللہ بن حارث سے حالانکہ یہ روایت بواسطۂ عبداللہ بن نافع بن عمیا کے ربیعہ بن حارث سے مروی ہے اور کہا ہے شعبہ نے یہ روایت عبداللہ بن حارث سے ہے اس نے روایت کی مطلب سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حالانکہ یہ روایت ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب سے ہے اُس نے روایت کی فضل بن عباس سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا محمد نے اور حدیث لیث بن سعد کی شعبہ کی حدیث سے بہت صحیح ہے **باب** نماز مین درمیان انگلیون کے پنجہ ڈالنے کی کراہت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث بن سعد نے ابن عجلان سے اُس نے سعید مقبری سے اُس نے ایک مرد سے اُس نے کعب بن عجرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کوئی تم مین سے وضو کرے اور اچھی طرح سے وضو کرے پھر مسجد کی طرف قصد کر کے نکلے تو چاہیئے کہ اپنی انگلیون مین پنجہ نہ ڈالے۔ اِسلئے کہ وہ نماز مین ہے

قال ابو عیسیٰ حدیث کعب بن عجرۃ رواہ غیر واحد عن ابن عجلان مثل حدیث اللیث وروی شریک عن محمد بن عجلان عن ابیہ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ہذا الحدیث وحدیث شریک غیر محفوظ **باب** ما جاء فی طول القیام فی الصلوٰۃ **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینۃ عن ابی الزبیر عن جابر قال قیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الصلوٰۃ افضل قال طول القنوت وفی الباب عن عبد اللہ بن حبشی وانس بن مالک **قال** ابو عیسیٰ حدیث جابر حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن جابر بن عبد اللہ **باب** ما جاء فی کثرۃ الرکوع والسجود **حدثنا** ابو عمار نا الولید بن مسلم عن الاوزاعی قال حدثنی ابو الولید بن ہشام المعیطی قال حدثنی معدان بن طلحۃ الیعمری قال لقیت ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت لہ دلنی علی عمل ینفعنی اللہ بہ ویدخلنی اللہ الجنۃ فسکت عنی ملیا ثم التفت الی فقال علیک بالسجود فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من عبد یسجد للہ سجدۃ الا رفعہ اللہ بہا درجۃ وحط عنہ بہا خطیئۃ قال معدان فلقیت ابا الدرداء فسالتہ عما سالت عنہ ثوبان فقال علیک بالسجود فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من عبد یسجد للہ سجدۃ الا رفعہ اللہ بہا درجۃ وحط عنہ بہا خطیئۃ وفی الباب عن ابی ہریرۃ وابی فاطمۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث ثوبان وابی الدرداء فی کثرۃ الرکوع والسجود حدیث حسن صحیح وقد اختلف اہل العلم فی ہذا فقال بعضہم طول القیام فی الصلوٰۃ افضل من کثرۃ الرکوع والسجود وقال بعضہم کثرۃ الرکوع والسجود افضل من طول القیام وقال احمد بن حنبل قد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذا حدیثان ولم یقض فیہ بشئ وقال اسحاق اما بالنہار فکثرۃ الرکوع والسجود

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث کعب بن عجرہ کی روایت کیا ہے اس کو کئی اور لوگوں نے بھی ابن عجلان سے مثل حدیث لیث کے اور روایت کی ہے شریک نے محمد بن عجلان سے اُس نے اپنے باپ سے اُس نے ابی ہریرہ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس حدیث کے اور حدیث شریک کی محفوظ نہیں ہے **باب** نماز میں لمبا قیام کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے ابی الزبیر سے اُس نے جابر سے کہا اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سی نماز افضل ہے۔ فرمایا آپ نے لمبا قیام کرنا۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن حبشی اور انس بن مالک سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسےٰ نے حدیث جابر کی حسن صحیح ہے اور کئی وجہ سے جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے **باب** بہت رکوع اور سجود کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابو عمار نے کہا حدیث کی ہم سے ولید بن مسلم نے اوزاعی سے کہا اُس نے حدیث کی مجھے ولید بن ہشام معیطی نے کہا حدیث کی مجھے معدان بن طلحہ یعمری نے کہا اُس نے مین ثوبان یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام سے ملا پس مین نے اُسے کہا مجھے کوئی ایسا امر بتلا جس سے مجھے اللہ تعالےٰ نفع دے اور جنت مین داخل کرے سو وہ میری طرف سے تھوڑی سی دیر چپ کر رہا پھر اُس نے میری طرف توجہ کی اور کہنے لگا بہت سجدون کو لازم پکڑ کیونکہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے تھے جو بندہ اللہ تعالےٰ کے واسطے ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کے واسطے ایک درجہ بلند کرتا ہے اور بسبب اس کے ایک گناہ اس سے دور کرتا ہے کہا معدان نے پھر مین ابا الدرداء سے ملا پس اس سے بھی وہی سوال کیا جس کی بابت ثوبان سے سوال کیا گیا تھا پس اس نے بھی کہا بہت سجدون کو لازم پکڑ کیونکہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے جو بندہ اللہ تعالےٰ کے واسطے ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کے واسطے ایک درجہ بلند کرتا ہے اور بسبب اُس کے ایک گناہ اُس سے دُور کرتا ہے اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی فاطمہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ثوبان اور ابی الدرداء کی جو کثرت رکوع اور سجود مین ہے حسن صحیح ہے اور اہل علم نے اس مسئلہ مین اختلاف کیا ہے۔ سو بعض نے کہا ہے کہ نماز مین لمبا قیام کرنا کثرت رکوع اور سجود سے افضل ہے اور کہا بعض نے رکوع اور سجود بہت کرنا لمبا قیام کرنے سے افضل ہے اور کہا احمد بن حنبل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین دونون قسم کی حدیثین مروی ہین اور اس مین کوئی فیصلہ نہین ہوا اور کہا اسحاق نے بہر حال دن مین تو کثرت رکوع اور سجود کی افضل ہے

ابی

نسخہ ابوطلحہ

واما بالليل فطول القيام الا ان يكون الرجل له جزء بالليل ياتی عليه فكثرة الركوع والسجود فی هذا احب الی لانه ياتی على جزئه وقد ربح فی كثرة الركوع والسجود **قال** ابو عيسىٰ وانما قال اسحاق هذا لانه كذا وصف صلوٰة النبی صلى الله عليه وسلم بالليل ووصف طول القيام واما بالنهار فلم توصف من صلاته من طول القيام ما وصف بالليل **باب** ما جاء فی قتل الاسودين فی الصلوٰة **حدثنا** علی بن حجر انا اسمٰعيل بن علية عن علی بن المبارك عن يحيىٰ بن ابی كثير عن ضمضم بن جوس عن ابی هريرة قال امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقتل الاسودين فی الصلوٰة الحية والعقرب وفی الباب عن ابن عباس وابی رافع **قال** ابو عيسىٰ حديث ابی هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم وغيرهم وبه يقول احمد واسحاق وكره بعض اهل العلم قتل الحية والعقرب فی الصلوٰة قال ابراهيم ان فی الصلوٰة لشغلا والقول الاول اصح **باب** ما جاء فی سجدتی السهو قبل السلام **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن عبد الرحمن الاعرج عن عبد الله بن بحينة الاسدی حليف بنی عبد المطلب ان النبی صلى الله عليه وسلم قام فی صلوٰة الظهر وعليه جلوس فلما اتم صلوته سجد سجدتين يكبر فی كل سجدة وهو جالس قبل ان يسلم وسجدهما الناس معه مكان ما نسی من الجلوس وفی الباب عن عبد الرحمن بن عوف **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الاعلى وابو داؤد قالا نا هشام عن يحيىٰ بن ابی كثير عن محمد بن ابراهيم ان ابا هريرة والسائب القاری كانا يسجدان سجدتی السهو قبل التسليم **قال** ابو عيسىٰ حديث ابن بحينة حديث حسن والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وهو قول الشافعی يرى سجود السهو كله قبل التسليم ويقول هذا الناسخ لغيره من الاحاديث ويذكر ان آخر فعل النبی صلى الله عليه وسلم كان على هذا وقال احمد واسحاق اذا قام الرجل فی الركعتين فانه يسجد سجدتی السهو قبل السلام

اور رات میں لمبا قیام کرنا مگر یہ کہ رات میں کسی آدمی کا کوئی وظیفہ مقرر ہو جائس کو وہ ادا کرتا ہو تو اس صورت میں میرے نزدیک کثرت رکوع اور سجود کی پسند ہی کیونکہ وہ اپنے وظیفہ کو ادا کرتا ہے اور کثرت رکوع اور سجود میں نفع پاتا ہے کہا ابو عیسیٰ نے اسحاق نے یہ بات اسلئے کہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کی ایسی وصف کی گئی ہے اور لمبا قیام کرنے کی وصف کی گئی ہے اور دن میں آپ کی نماز میں لمبا قیام کرنے سے اسقدر صفت نہیں کی گئی جسقدر کہ رات میں کی گئی ہی **باب** نماز میں سانپ اور بچھو کے قتل کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہم کو اسماعیل بن علیہ نے علی بن مبارک سے اُسنے یحیٰی بن ابی کثیر سے اس نے ضمضم بن جوس سے اُس نے ابی ہریرہ سے کہا اُس نے حکم دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ قتل کرنے دو سیاہوں کے نماز میں یعنی سانپ اور بچھو اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور ابی رافع سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہی اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک صحابہ وغیرہ سے اسی پر ہے اور یہی کہتا ہے امام احمد اور اسحاق اور بعض اہل علم نے نماز میں سانپ اور بچھو کے قتل کرنے کو مکروہ سمجھا ہے کہا ابراہیم نے نماز میں البتہ شغل ہے اور پہلا قول سب کے نزدیک صحیح ہے **باب** سلام سے پہلے سجدہ سہو کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن شہاب سے اُس نے عبد الرحمان اعرج سے اُسنے عبد اللہ بن بحینہ اسدی سے جو بنی عبد المطلب سے ہم سوگند ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں کھڑے ہوئے اور آپکو التحیات میں بیٹھنا تھا سو جب اپنی نماز پوری کر چکے تو دو سجدے کئے ہر ایک سجدے میں سلام پھیرنے سے پہلے تکبیر کہی اُس حالت میں کہ بیٹھے ہوئے تھے اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ وہ دونوں سجدے کئے بدلے اُس کے کہ تشہد میں بیٹھنا بھول گئے تھے اور اس باب میں روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الاعلے اور ابو داؤد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے ہشام نے یحیٰی بن ابی کثیر سے اُس نے محمد بن ابراہیم سے یہ کہ ابو ہریرہ اور سائب قاری دونوں سلام سے پہلے سجدے سہو کے کیا کرتے تھے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن بحینہ کی حسن ہے اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے اور یہی قول ہے امام شافعی کا اور امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ تمام سجدے سہو کے قبل سلام کے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ حدیث اور حدیثوں کو ناسخ ہے اور ذکر کرتے ہیں امام شافعی کہ آخر فعل نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا اسی پر رہا ہے اور کہا امام احمد اور اسحاق نے جب آدمی دو رکعتوں میں کھڑا ہو تو دو سجدے سہو کے سلام پھیرنے سے پہلے کرے

علی حدیث ابن بحینۃ وعبداللہ بن بحینۃ ھو عبداللہ بن مالک ابن بحینۃ مالک ابوہ وبحینۃ امہ ھکذا اخبرنی اسحاق بن منصور عن
علی بن المدینی **قال** ابو عیسیٰ واختلف اھل العلم فی سجدتی السھو متی یسجدھما الرجل قبل السلام او بعدہ فرای بعضھم ان
یسجدھما بعد السلام وھو قول سفیان الثوری واھل الکوفۃ وقال بعضھم یسجدھما قبل السلام وھو قول اکثر الفقھاء من اھل
المدینۃ مثل یحیی بن سعید و ربیعۃ وغیرھما وبہ یقول الشافعی وقال بعضھم اذا کانت زیادۃ فی الصلوٰۃ فبعد السلام واذا کان نقصانا
فقبل السلام وھو قول مالک بن انس وقال احمد ما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سجدتی السھو فیستعمل کل علی جھتہ یری اذا قام فی الرکعتین علی حدیث
ابن بحینۃ وانہ یسجدھما قبل السلام واذا صلی الظھر خمسا فانہ یسجدھما بعد السلام واذا سلم فی الرکعتین من الظھر والعصر فانہ یسجدھما
بعد السلام وکل یستعمل علی جھتہ وکل سھو لیس فیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذکر فان سجدتی السھو فیہ قبل السلام وقال اسحاق نحو قول
احمد فی ھذا کلہ الا انہ قال کل سھو لیس فیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذکر فان کانت زیادۃ فی الصلوٰۃ یسجدھما بعد السلام و
ان کان نقصانا یسجدھما قبل السلام **باب** ما جاء فی سجدتی السھو بعد السلام والکلام **حدثنا** اسحاق بن منصور
نا عبدالرحمن بن مھدی نا شعبۃ عن الحکم عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبداللہ بن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظھر خمسا
فقیل لہ ازید فی الصلوٰۃ ام نسیت فسجد سجدتین بعد ما سلم **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ھناد ومحمود بن
غیلان قالا نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبداللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجد سجدتی السھو
بعد الکلام[1] وفی الباب عن معاویۃ وعبداللہ بن جعفر وابی ھریرۃ **حدثنا** احمد بن منیع نا ھشیم عن ھشام بن حسان
عن محمد بن سیرین عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدھما بعد السلام

موافق حدیث ابن بحینہ کے۔ اور عبداللہ بن بحینہ وہ عبداللہ بن مالک ابن بحینہ ہیں مالک اُس کا باپ ہے اور بحینہ اُسکی ماں ہیں اسیطرح مجھے اسحاق بن منصور نے علی بن مدینی سے خبر دی ہی کہا ابو عیسیٰ نے اہل علم نے سجدہ سہو مین اختلاف کیا ہی کہ کب آدمی سجدہ کرے کیا قبل سلام کے یا بعد اُسکے سو بعض کا مذہب ہی کہ بعد سلام کے سجدہ کرے اور یہ قول ہی سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔ اور کہا بعض نے قبل سلام کے سجدہ کرے اور یہ قول ہی اکثر فقہا اہل مدینہ کا مثل یحییٰ بن سعید اور ربیعہ وغیرہ کے اور یہی کہتا ہی امام شافعی اور کہا بعض نے جب نماز مین کچھ زیادہ واقع ہو تو بعد سلام کے سجدہ کرے اور جب کوئی نقصان واقع ہو تو قبل سلام کے اور یہ قول ہے مالک بن انس کا اور کہا امام احمد نے جو روایت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سجدہ سہو مین مروی ہے پس ہر ایک اپنی جگہ پر استعمال کی جائے یعنے جب دو رکعتون مین کھڑا ہو موافق حدیث ابن بحینہ کے تو وہ قبل سلام کے سجدے کرے اور جب ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑھ لے تو وہ سجدے بعد سلام کے کرے اور جب ظہر اور عصر کی دو رکعتون مین سلام پھیرے تو وہ سجدے بعد سلام کے کرے اور ہر ایک حدیث کو اپنی جگہ پر استعمال کرے اور جس سہو مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر نہین ہے تو سجدے سہو کے اُسمین قبل سلام کے ہین اور کہا اسحاق نے اس تمام مسئلہ مین مثل قول امام احمد کے مگر یہ کہ کہا اُس نے ہر سہو کہ جس کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین پس اگر وہ سہو نماز مین کچھ زیادتی ہے تو وہ سجدے سہو کے بعد سلام کے کرے۔ اور اگر کچھ نقصان ہو تو وہ سجدے قبل سلام کے کرے

باب اس بیان مین کہ سجدے سہو کے بعد سلام اور کلام کے ہین **حدیث** کی ہم سے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے حکم سے اُس نے ابراہیم سے اُس نے علقمہ سے اس نے عبداللہ بن مسعود سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر کی پانچ رکعتین پڑھین پس آپ سے کسی نے کہا کیا نماز مین کچھ زیادتی ہوگئی ہی یا آپ بھول گئے ہین پھر آپ نے بعد سلام پھیرنے کے دو سجدے کئے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد اور محمود بن غیلان نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اس نے ابراہیم سے اس نے علقمہ سے اس نے عبداللہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد کلام کے دو سجدے کئے اور اس باب مین روایت ہے معاویہ اور عبداللہ بن جعفر اور ابی ہریرہ سے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے ہشام بن حسان سے اس نے محمد بن سیرین سے اُس نے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون سجدے بعد سلام کے کئے

---

[1] کلام سے مراد وہ کلام ہی جو سہو سے ہو یعنی نمازی کے گمان مین یہ ہی کہ نماز تمام ہو چکی ہی حالانکہ واقع مین اُس کی نماز کا کچھ حصہ باقی رہتا ہی اور قرینہ ان معنون پر خود قصہ حدیث کا ہے اور جس نے یہ سمجھا ہے کہ مراد کلام سے وہ کلام ہے جو عمداً کسی حاجت کے واسطے ہو اُس نے خطا کی ہے فافہم ۱۲

قال ابو عیسیٰ ھٰذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ ایوب وغیر واحد عن ابن سیرین وحدیث ابن مسعود حدیث حسن صحیح والعمل علی ھٰذا عند بعض اھل العلم قالوا اذا صلی الرجل الظھر خمسًا فصلاتہ جائزۃ وسجد سجدتی السھو وان لم یجلس فی الرابعۃ وھو قول الشافعی واحمد واسحاق وقال بعضھم اذا صلی الظھر خمسًا ولم یقعد فی الرابعۃ مقدار التشھد فسدت صلوتہ وھو قول سفیان الثوری وبعض اھل الکوفۃ **باب** ماجاء فی التشھد فی سجدتی السھو **حدثنا** محمد بن یحییٰ نا محمد بن عبد اللہ الانصاری قال اخبرنی اشعث عن ابن سیرین عن خالد الحذاء عن ابی قلابۃ عن ابی المھلب عن عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بھم فسھا فسجد سجدتین ثم تشھد ثم سلم **قال** ابو عیسیٰ ھٰذا حدیث حسن غریب وروی ابن سیرین عن ابی المھلب وھو عم ابی قلابۃ غیر ھٰذا الحدیث وروی محمد ھٰذا الحدیث عن خالد الحذاء عن ابی قلابۃ عن ابی المھلب وابو المھلب اسمہ عبد الرحمٰن بن عمرو ویقال ایضا معاویۃ ابن عمرو وقد روی عبد الوھاب الثقفی وھشیم وغیر واحد ھٰذا الحدیث عن خالد الحذاء عن ابی قلابۃ بطولہ وھو حدیث عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سلم فی ثلاث رکعات من العصر فقام رجل یقال لہ الخرباق واختلف اھل العلم فی التشھد فی سجدتی السھو فقال بعضھم یتشھد فیھا ویسلم وقال بعضھم لیس فیھا تشھد وتسلیم واذا سجدھما قبل التسلیم لم یتشھد وھو قول احمد واسحاق قالا اذا سجد سجدتی السھو قبل السلام لم یتشھد **باب** فیمن یشک فی الزیادۃ والنقصان **حدثنا** احمد بن منیع نا اسماعیل بن ابراھیم نا ھشام الدستوائی عن یحییٰ بن ابی کثیر عن عیاض بن ھلال قال قلت لابی سعید احدنا یصلی فلا یدری کیف صلی فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم فلم یدر کیف صلی فلیسجد سجدتین وھو جالس وفی الباب عن عثمان وابن مسعود وعائشۃ وابی ھریرۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی سعید حدیث حسن وقد روی ھٰذا الحدیث عن ابی سعید من غیر ھٰذا الوجہ وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اذا شک احدکم فی الواحدۃ والثنتین فلیجعلھا واحدۃ

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ہے اسکو ایوب اور کئی اور لوگون نے ابن سیرین سے اور حدیث ابن مسعود کی حسن صحیح ہے اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہا انھون نے جب کوئی مرد ظہر کی نماز پانچ رکعتین پڑھے تو نماز اُس کی جائز ہے اور سہو کے دو سجدے کرے اگرچہ چوتھی رکعت مین نہ بیٹھے اور یہ قول ہے امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض نے جب ظہر کی پانچ رکعتین پڑھے چوتھی رکعت مین مقدار تشہد کے نہ بیٹھے تو نماز اُسکی فاسد ہوجاتی ہے اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا **باب** سہو کے سجدون مین تشہد کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبد اللہ انصاری نے کہا خبر دی مجھے اشعث بن سیرین سے اُسنے خالد خداء سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی المہلب سے اُسنے عمران بن حصین سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو نماز پڑھائی اور بھول گئے پس دو سجدے سہو کے کئے پھر تشہد پڑھا پھر سلام پھیرا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کیا ہے ابن سیرین نے ابی المہلب سے اور یہ ابی قلابہ کا چچا ہے سوائے اس حدیث کے اور روایت کی ہے یہ حدیث محمد نے خالد الحذاء سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی المہلب سے اور ابو المہلب کا نام عبد الرحمٰن بن عمرو ہے اور اُسکو معاویہ بن عمرو بھی کہا جاتا ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث عبد الوہاب ثقفی اور ہشیم اور کئی اور لوگون نے خالد حذاء سے اُسنے ابی قلابہ سے طوالت سے اور وہ حدیث عمران بن حصین کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی تیسری رکعت مین تھے اور ایک مرد کھڑا ہوا جسکا نام خرباق تھا اور اہل علم نے سہو کے سجدون مین تشہد کا اختلاف کیا ہے۔ پس کہا بعض نے انمین تشہد پڑھے اور سلام پھیرے اور کہا بعض نے انمین تشہد اور سلام نہین ہے اور جب قبل سلام کے سجدے کرے تو تشہد مین نہ بیٹھے اور یہ قول امام احمد اور اسحٰق کا ہے کہا ان دونون نے جب سلام سے پہلے سجدے سہو کے کرے تو تشہد مین نہ بیٹھے **باب** اس شخص کے بیان مین جس کو زیادتی اور نقصان مین شک ہو **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسماعیل بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُس نے عیاض بن ہلال سے کہا اُس نے مین نے ابی سعید سے کہا کوئی شخص ہم مین سے نماز پڑھتا ہے۔ تو نہین جانتا کہ کسقدر اُس نے نماز پڑھی ہے پس کہا اُس نے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین سے نماز پڑھے اور نہ جانے کہ کسقدر اُس نے پڑھی ہے تو چاہیئے کہ دو سجدے کرے اس حالت مین کہ بیٹھا ہوا ہو اور اس باب مین روایت ہے عثمان اور ابن مسعود اور عائشہ اور ابی ہریرہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور یہ حدیث ابی سعید سے سوائے اس وجہ کے بھی مروی ہے۔ اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ جب کوئی تم مین سے ایک اور دو مین شک کرے تو اُسکو ایک ہی بنالے۔

واذا شك فی الاثنتین والثلاث فلیجعلهما اثنتین ویسجد فی ذلك سجدتین قبل ان یسلم والعمل علی هذا عند اصحابنا وقال بعض اهل العلم اذا شك فی صلاته فلم یدر كم صلی فلیعد **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن ابن شهاب عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الشیطان یاتی احدكم فی صلوته فیلبس علیه حتی لا یدری كم صلی فاذا وجد ذلك احدكم فلیسجد سجدتین وهو جالس **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن خالد بن عثمة نا ابراهیم بن سعد قال حدثنی محمد بن اسحاق عن مكحول عن كریب عن ابن عباس عن عبد الرحمن بن عوف قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول اذا سها احدكم فی صلوته فلم یدر واحدة صلی او اثنتین فلیبن علی واحدة فان لم یدر ثنتین صلی او ثلاثا فلیبن علی ثنتین فان لم یدر ثلاثا صلی او اربعا فلیبن علی ثلاث ولیسجد سجدتین قبل ان یسلم **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وقد روی هذا الحدیث عن عبد الرحمن بن عوف من غیر هذا الوجه رواه الزهری عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس عن عبد الرحمن بن عوف عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب** ما جاء فی الرجل یسلم فی الركعتین من الظهر والعصر **حدثنا** الانصاری نا معن نا مالك عن ایوب بن ابی تمیمة وهو السختیانی عن محمد بن سیرین عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم انصرف من اثنتین فقال له ذو الیدین اقصرت الصلوة ام نسیت یا رسول الله فقال النبی صلی الله علیه وسلم اصدق ذو الیدین فقال الناس نعم فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فصلی اثنتین اخریین ثم سلم ثم كبر فسجد مثل سجوده او اطول ثم كبر فرفع ثم سجد مثل سجوده او اطول

وفی الباب عن عمران بن حصین وابن عمر وذی الیدین

اور جب دو اور تین مین شک کرے تو اُسکو دو بنائے اور اس صورت مین سلام سے پہلے دو سجدے کرے اور عمل ہمارے اصحاب کے نزدیک اسی پر ہے اور کہا بعض اہل علم نے جب کوئی اپنی نماز مین شک کرے پس نہ جانے کہ کسقدر اُسنے نماز پڑھی ہے تو چاہیے کہ اعادہ کرے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُس نے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک شیطان ایک تمھارے کے پاس نماز کی حالت مین آتا ہے پس اُسپر دھوکا ڈال دیتا ہے یہانتک کہ وہ نہین جانتا کہ کسقدر نماز پڑھی ہے تو جس کو ایسا دھوکا پڑے تو چاہیے کہ وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن خالد بن عثمہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن سعد نے کہا حدیث کی مجھے محمد بن اسحاق نے مکحول سے اُسنے کریب سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے عبدالرحمن بن عوف سے کہا اُسنے سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جب کوئی تم مین سے اپنی نماز مین بھول جائے پس اُسکو یاد نہو کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا دو تو ایک پر بنا کرے اور اگر نہ یاد ہو اُس کو کہ دو رکعت پڑھی ہین یا تین تو دو پر بنا کرے اور اگر اُسکو یاد نہو کہ تین پڑھی ہین یا چار تو تین پر بنا کرے اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے سہو کے کرے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث عبد الرحمن بن عوف سے سوائے اسوجہ کے بھی روایت کی گئی ہے روایت کیا اسکو زہری نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے عبدالرحمن بن عوف سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** اس بیان مین کہ آدمی ظہر اور عصر کی دو رکعتون مین سلام پھیرے **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے مالک سے اُسنے ایوب بن ابی تمیمہ سے اور وہ سختیانی ہے اُسنے محمد بن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھکر پھر گئے تو آپکو ذوالیدین نے کہا کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہین یا رسول اللہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے سو کہا لوگون نے ہان پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور دوسری دو رکعتین پڑھین پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا مثل اول سجدون کی یا لمبا پھر آپ نے تکبیر کہی اور سجدے سے سر اٹھایا پھر سجدہ کیا مثل اول سجدون کے یا لمبا اور اس باب مین روایت ہے عمران بن حصین اور ابن عمر اور ذی الیدین سے

لہ یعنے یقین پر بنا کرے خواہ ایک یا دو مین شک ہو یا دو اور تین مین یا تین اور چار مین اور یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ کا کہ اس باب مین تین قسم کی حدیثین مروی ہین ایک یہ کہ جب کسی کو شک ہو تو نئے سرے شروع کرے دوسرے شک ہو تو تحری کرے یعنی جانب صواب کا یقین کرے خواہ کسی طرف ہو قلت کی یا کثرت کی تیسرا یہ کہ یقین پہ بنا کرے پس امام ابوحنیفہ نے ان احادیث مین اسطرح مطابقت بیان فرمائی ہو کہ اول حدیث اُس شخص کے حق مین ہے جسکو پہلی مرتبہ ہی شک واقع ہوا ہو اور دوسری اُس صورت مین کہ جب اُسکو ایک جانب کی تحری واقع ہو اور تیسری اُس صورت مین کہ جب اُسکو تحری واقع نہو ۱۲

قال ابوعیسیٰ حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح واختلف اہل العلم فی ہٰذا الحدیث فقال بعض اہل الکوفۃ اذا تکلم فی الصلوٰۃ ناسیًا اوجاہلا اوماکان فانہ یعید الصلوٰۃ واعتلوا بان ہٰذا الحدیث کان قبل تحریم الکلام فی الصلوٰۃ واما الشافعی فرایٰ ہٰذا حدیثا صحیحًا فقال بہ وقال ہذا اصح من الحدیث الذی روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصائم اذا اکل ناسیًا فانہ لا یقضی فانما ہو رزق رزقہ اللہ قال الشافعی وفرقوا ہؤلاء بین العمد والنسیان فی اکل الصائم لحدیث ابی ہریرۃ قال احمد فی حدیث ابی ہریرۃ ان تکلم الامام فی شئ من صلوٰتہ وہو یری انہ قد اکملہا ثم علم انہ لم یکملہا یتم صلوٰتہ ومن تکلم خلف الامام وہو یعلم ان علیہ بقیۃ من الصلوٰۃ فعلیہ ان یستقبلہا واحتج بان الفرائض کانت تزاد وتنقص علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانما تکلم ذوالیدین وہو علی یقین من صلوٰتہ انہا تمت ولیس ہکذا الیوم لیس لاحد ان یتکلم علی معنی ما تکلم ذوالیدین لان الفرائض الیوم لا یزاد فیہا ولا ینقص قال احمد نحوا من ہذا الکلام وقال اسحاق نحو قول احمد فی ہذا الباب **باب** ماجاء فی الصلوٰۃ فی النعال **حدثنا** علی بن حجر نا اسماعیل بن ابراہیم عن سعید بن یزید ابی سلمۃ قال قلت لانس بن مالک اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی نعلیہ قال نعم وفی الباب عن عبداللہ بن مسعود وعبداللہ بن ابی حبیبۃ وعبداللہ بن عمرو وعمرو بن حریث وشداد بن اوس واوس الثقفی وابی ہریرۃ وعطاء رجل من بنی شیبۃ **قال** ابوعیسیٰ حدیث انس حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند اہل العلم **باب** ماجاء فی القنوت فی صلوٰۃ الفجر **حدثنا** قتیبۃ ومحمد بن المثنیٰ قالا نا محمد بن جعفر عن شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن ابن ابی لیلیٰ عن البراء بن عازب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کہا ابوعیسیٰ نے اور حدیث ابوہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم نے اس حدیث مین اختلاف کیا ہے پس کہا بعض اہل کوفہ نے جب کوئی شخص نماز مین بھولکر یا جہالت سے یا جس طرح سے ہو کلام کرے تو وہ نماز کا اعادہ کرے اور علت اُنھون نے یہ بیان کی ہے کہ یہ حدیث نماز مین کلام حرام ہونے سے پہلے کی ہے اور امام شافعی نے اس حدیث کو صحیح جانا ہے اور اسی کے ساتھ قائل ہوا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث بہت صحیح ہے اُس حدیث سے جو روزہ دار کے حق مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص بھول کر کھالیوے تو وہ روزہ قضا نہ کرے اور بیشک وہ ایسا رزق ہے کہ اُسکو اللہ تعالےٰ نے کھلایا ہے کہا امام شافعی نے اور ان لوگون نے روزہ دار کے حق مین نسیان اور عمد مین ابوہریرہ کی حدیث مین فرق کیا ہی کہا امام احمد نے ابی ہریرہ کی حدیث کے حق مین اگر امام اپنی نماز کے کسی حصہ مین کلام کرے اُس حالت مین کہ وہ جانتا ہو کہ اُس نے نماز کو پورا کرلیا ہے پھر اُس کو معلوم ہوا کہ مین نے ابھی نماز کو پورا نہین کیا تو وہ اپنی نماز کو تمام کرے اور جو شخص امام کے پیچھے کلام کرے اُس حالت مین کہ جانتا ہو کہ اس پر کچھ نماز باقی رہتی ہے تو اُس کو لازم ہے کہ اُس نماز کو نئے سرے سے شروع کرے اور اُس نے اسی دلیل پکڑی ہی کہ فرائض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین زیادہ اور کم ہوا کرتے تھے پس ذوالیدین نے تو اس وجہ سے کلام کیا ہے کہ اُسکو اپنی نماز کا یقین تھا کہ تمام ہوگئی ہے۔ اور آج کے دن کسی کو جائز نہین کہ ذوالیدین کی طرح کلام کرے کیونکہ فرائض آج کے دن نہ زیادہ ہوتے ہین اور نہ کم۔ امام احمد نے اسی کے قریب کہا ہے اور کہا اسحاق نے اس مسئلہ مین مثل قول امام احمد کے **باب** جوتون[1] مین نماز پڑھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے سعید بن یزید ابی سلمہ سے کہا اُس نے مین نے انس بن مالک سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتیون مین نماز پڑھا کرتے تھے۔ کہا اس نے ہان۔ اور اس باب مین روایت ہے عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن ابی حبیبہ اور عبداللہ بن عمرؓو اور عمرو بن حریث اور شداد بن اوس اور اوس ثقفی اور ابی ہریرہ اور عطار سے جو ایک مرد ہے یعنی شیبہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی حسن صحیح ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے **باب** فجر کی نماز مین قنوت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے قتیبہ اور محمد بن مثنیٰ نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے شعبہ سے اس نے عمرو بن مرۃ سے اُس نے ابن ابی لیلیٰ سے اُس نے براء بن عازب سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] اگر جوتا پاک ہو تو نماز مین کوئی خلل نہین آتا اور اگر اسمین نجاست ہو تو نماز نہو گی۔ نماز جنازہ مین اکثر نمازی پاؤن سے جوتا نکالے نماز پڑھ لیتے ہین اسکا بھی یہی حکم ہو کہ اگر جوتے مین اثر نجاست کا ہے تو نماز نہین ہوتی ہے خواہ جوتا پہنے ہو یا جوتے پر پاؤن رکھا ہو واللہ اعلم ۱۲ سید جعفر علی نگینوی

کان یقنت فی صلوٰۃ الصبح والمغرب وفی الباب عن علی وانس وابی ہریرۃ وابن عباس وخفاف بن ایماءبن رحضۃ الغفاری
قال ابو عیسیٰ حدیث البراء حدیث حسن صحیح واختلف اہل العلم فی القنوت فی صلوٰۃ الفجر فرای بعض اہل العلم من اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم القنوت فی صلوٰۃ الفجر وہو قول الشافعی وقال احمد واسحاق لا یقنت فی الفجر الا عند نازلۃ
تنزل بالمسلمین فاذا نزلت نازلۃ فللامام ان یدعوا لجیوش المسلمین **باب** فی ترک القنوت **حدثنا** احمد بن منیع
نا یزید بن ہارون عن ابی مالک الاشجعی قال قلت لابی یا ابت انک قد صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر
وعمر وعثمان وعلی بن ابی طالب ہہنا بالکوفۃ نحو من خمس سنین اکانوا یقنتون قال ای بنی محدث **حدثنا** صالح بن
عبد اللہ نا ابو عوانۃ عن ابی مالک الاشجعی بہذا الاسناد نحوہ بمعناہ **قال** ابو عیسیٰ ہٰذا حدیث حسن صحیح
والعمل علیہ عند اکثر اہل العلم وقال سفیان الثوری ان قنت فی الفجر فحسن وان لم یقنت فحسن واختار ان لا یقنت
ولم یر ابن المبارک القنوت فی الفجر **قال** ابو عیسیٰ وابو مالک الاشجعی اسمہ سعد بن طارق بن اشیم **باب**
ماجاء فی الرجل یعطس فی الصلوٰۃ **حدثنا** قتیبۃ نا رفاعۃ بن یحیی بن عبد اللہ بن رفاعۃ بن رافع الزرقی عن عم ابیہ معاذ بن رفاعۃ عن ابیہ قال
صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعطست فقلت الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ مبارکاً علیہ کما یحب ربنا ویرضیٰ

صبح اور مغرب کی نماز مین قنوت[1] پڑھتے تھے اور اس باب مین روایت ہے علی اور انس اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور خفاف بن ایماءبن رحضہ غفاری سے
رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی حسن صحیح ہے اور اہل علم نے فجر کی نماز مین قنوت کے مسئلہ مین اختلاف کیا ہے۔ پس اہل علم کا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے یہ مذہب ہے کہ فجر کی نماز مین قنوت ثابت ہے اور یہ قول ہے امام شافعی کا اور کہا امام احمد اور اسحاق نے
فجر کی نماز مین قنوت نہ پڑھی جائے مگر وقت نازل ہونے کسی حادثہ کے ساتھ مسلمانون کے۔ پس جب کوئی حادثہ نازل ہو تو امام کو چاہیے کہ
مسلمانون کے لشکر کے ساتھ مل کر دعا مانگے **باب** قنوت کے ترک کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے
یزید بن ہارون نے ابی مالک اشجعی سے کہا اُس نے مین نے اپنے باپ سے کہا اے میرے باپ تونے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور
عمر اور عثمان کے اور پیچھے حضرت علی بن ابی طالب کے اس جگہ کوفہ مین تقریباً پانچ سال نماز پڑھی ہے۔ کیا یہ سب قنوت پڑھتے تھے کہا اُسنے اے میرے بیٹے
یہ بدعت ہے (یعنے ہمیشہ پڑھنا بلا کسی حادثہ کے) **حدیث** کی ہم سے صالح بن عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے ابی مالک اشجعی سے ساتھ اس اسناد
کے مثل اسکے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے اور کہا سفیان ثوری نے اگر فجر کی نماز مین قنوت پڑھے
تو بہتر ہے اور اگر نہ پڑھے تو بھی بہتر ہے اور مختار اُسکے نزدیک یہ ہے کہ قنوت نہ پڑھے اور ابن مبارک فجر کی نماز مین قنوت جائز نہین رکھتا **کہا** ابو عیسیٰ
نے اور ابو مالک اشجعی کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہے **باب** نماز مین آدمی کے چھینک لینے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث
کی ہمسے رفاعہ بن یحییٰ بن عبد اللہ بن رفاعہ بن رافع زرقی نے اپنے باپ کے چچا معاذ بن رفاعہ سے اُس نے اپنے باپ سے کہا اُس نے مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی پس مین نے چھینک لی اور کہا الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ مبارکاً علیہ کما یحب ربنا ویرضیٰ

[1] وترون کی تیسری رکعت مین قبل رکوع کے قنوت پڑھنا دائما ابو حنیفہ رح کے نزدیک واجب ہو اور امام شافعی کے نزدیک نماز صبح کی دوسری رکعت مین بعد رکوع کے دائما قنوت کا پڑھنا سنت ہو امام ابو حنیفہ کی دلیل یہ حدیث ہو جو ابن ماجہ مین مذکور ہو عن ابی بن کعب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر فیقنت قبل الرکوع الخ امام احمد نے فرمایا ہو میرے نزدیک قنوت بعد رکوع کے مختار ہے کیونکہ قنوت آنحضرت سے فقط فجر کی نماز مین ثابت ہوا ہو وہ بھی اسوقت جبکہ رکوع سے سر اٹھاتے تھے اور فرمایا امام احمد نے وترون مین نہ قبل رکوع کے اور نہ بعد رکوع کے قنوت ثابت ہوا ہو مترجم کہتا ہو امام احمد وغیرہ کے کلام سے معلوم ہوتا ہو کہ حدیث ابن ماجہ کی قابل سند نہیں ہے بر تقدیر ثبوت اس حدیث کے وجوب اور دوام اس حدیث سے ثابت نہیں ہوتا ہو کیونکہ ثابت ہو چکا ہے کہ لفظ کان کا دوام پر دلالت نہیں کرتا اور فجر کی نماز میں بعد رکوع کے ایک مہینہ قنوت آنحضرت نے پڑھی ہو اور اُس کے ترک مین ہمیشہ آنحضرت کے یہ طریق ثابت نہین کیونکہ یہ بات محال ہو کہ آنحضرت ہر صبح کی نماز مین بعد رکوع کے فوت ہونے تک بلند آواز سے یہ دعا پڑھتے ہون اللہم اہدنی فیمن ہدیت وتولنی فیمن تولیت آہ اور مقتدی آمین کہتے ہون اور پھر یہ امر تمام اُمت کو معلوم نہو بلکہ اکثر امت اُسکو ضعیف کرتی ہے کہ بعض نے کہا ہو کہ یہ بدعت ہو جیسا کہ حدیث سعید ملکی کی جو اہلسنت نے روایت کی ہے اسپر دلالت کرتی ہے بات یہ ہے کہ آنحضرت نے قنوت کو پڑھا بھی ہی ترک بھی کیا ہو اور کبھی بلند آواز سے پڑھا ہو اور کبھی آہستہ آہستہ پڑھا ہو اور آہستہ پڑھنا جہر سے بہت مرتبہ ہوا ہو اور ترک کرنا قنوت کا کمتر ہو پڑھنے سے اور فقط آنحضرت نے وقت حادثہ کے پڑھی ہو یا دعا کے لیے یا بد دعا کیلئے پس جب وہ دور ہو جاتا قنوت بھی دور کر دیتے اور جب ضرورت ہوتی تو تمام نمازون مین پڑھتے جیسا کہ روایت انس اور ابن عباس کی جو امام احمد نے روایت کی ہو دلالت کرتی ہو ۱۲ خلاصہ زاد المعاد۔

فلما صلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف فقال من المتکلم فی الصلوٰۃ فلم یتکلم احد ثم قالہا الثانیۃ من المتکلم فی الصلوٰۃ فلم یتکلم احد ثم قالہا الثالثۃ من المتکلم فی الصلوٰۃ فقال رفاعۃ ابن رافع بن عفراء انا یا رسول اللہ قال کیف قلت قال قلت الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضیٰ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہٖ لقد ابتدرہا بضعۃ و ثلاثون ملکا ایہم یصعد بہا وفی الباب عن انس و وائل بن حجر و عامر بن ربیعۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث رفاعۃ حدیث حسن وکان ہذا الحدیث عند بعض اہل العلم انہ فی التطوع لان غیر واحد من التابعین قالوا اذا عطس الرجل فی الصلوٰۃ المکتوبۃ انما یحمد اللہ فی نفسہ ولم یوسعوا باکثر من ذلک **باب** فی نسخ الکلام فی الصلوٰۃ **حدثنا** احمد بن منیع نا ہشیم انا اسمٰعیل بن ابی خالد عن الحارث بن شبیل عن ابی عمرو الشیبانی عن زید بن ارقم قال کنا نتکلم خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوٰۃ یکلم الرجل منا صاحبہ الی جنبہ حتی نزلت وقوموا للہ قانتین فامرنا بالسکوت ونہینا عن الکلام وفی الباب عن ابن مسعود و معاویۃ بن الحکم **قال** ابو عیسیٰ حدیث زید بن ارقم حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند اکثر اہل العلم قالوا اذا تکلم الرجل عامدا فی الصلوٰۃ او ناسیا اعاد الصلوٰۃ وھو قول الثوری و ابن المبارک وقال بعضہم اذا تکلم عامدا فی الصلوٰۃ اعاد الصلوٰۃ وان کان ناسیا او جاہلا اجزاہ وبہ یقول الشافعی **باب** ماجاء فی الصلوٰۃ عند التوبۃ **حدثنا** قتیبۃ نا ابو عوانۃ عن عثمان بن المغیرۃ عن علی بن ربیعۃ عن اسماء بن الحکم الفزاری قال سمعت علیا یقول انی کنت رجلا اذا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا نفعنی اللہ منہ بما شاء ان ینفعنی بہ واذا حدثنی رجل من اصحابہ استحلفتہ فاذا حلف لی صدقتہ وانہ حدثنی ابو بکر

سو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھکر فارغ ہو چکے تو فرمایا نماز میں کلام کرنیوالا کون شخص تھا پس کوئی نہ بولا پھر آپ نے دوسری مرتبہ فرمایا نماز میں کلام کرنیوالا کون شخص تھا تو بھی کوئی نہ بولا۔ پھر آپ نے تیسری بار فرمایا نماز میں کلام کرنے والا کون شخص تھا۔ سو کہا رفاعہ بن رافع بن عفراء نے میں ہوں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے تو نے کس طرح کہا تھا کہا اُس نے میں نے کہا الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ تیس اور چند فرشتوں نے اُسکے لینے میں جلدی کی ہے کہ کونسا اُنکو اوپر لے چڑھتا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس اور وائل بن حجر اور عامر بن ربیعہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث رفاعہ کی حسن ہے اور گویا یہ حدیث بعض اہل علم کے نزدیک نفلوں میں ہے کیونکہ کئی ایک تابعین نے کہا ہے کہ جب کوئی مرد نماز فرض میں چھینک لے تو فقط اپنے دل میں اللہ کی حمد ہی کرے اور انھوں نے اس سے زیادہ گنجائش نہیں دی۔ **باب** نماز میں کلام کے منسوخ ہونے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہم کو اسماعیل بن ابی خالد نے حارث بن شبیل سے اُس نے ابی عمرو شیبانی سے اُس نے زید بن ارقم سے کہا اُس نے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں کلام کیا کرتے تھے ہم میں سے ایک آدمی اپنے صاحب کے ساتھ جو اُس کے پہلو کی طرف ہوتا کلام کر لیتا حتی کہ یہ آیت نازل ہوئی وقوموا للہ الخ یعنے اللہ کیواسطے عاجزی سے کھڑے ہو۔ پس ہم کو چپ کرنے کا حکم کیا گیا اور کلام کرنے سے منع کئے گئے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور معاویہ بن حکم سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث زید بن ارقم کی حسن صحیح ہے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ کہا انھوں نے جب آدمی عمداً یا بھول کر نماز میں کلام کرے تو نماز کا اعادہ کرے اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا۔ اور کہا بعض نے کہ جب عمداً نماز میں کلام کرے تو نماز کا اعادہ کرے اور اگر بھول کر یا جہالت سے کرے تو اُس کو وہی نماز کافی ہو جاتی ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے شافعی **باب** توبہ کے وقت نماز کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے عثمان بن مغیرہ سے اُس نے علی بن ربیعہ سے اُس نے اسماء بن حکم فزاری سے کہا اُس نے سُنا میں نے علی سے کہ کہتا میں ایسا تھا جب کوئی حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنتا تو مجھے اللہ تعالےٰ اُس کے ساتھ جس طرح اُس کی مرضی نفع دینے کی ہوتی نفع دیتا اور جب کوئی مرد آنحضرت کے اصحاب سے مجھے حدیث کرتا تو میں اُس سے قسم لے لیتا پس جب وہ قسم کر جاتا تو میں اُس کی تصدیق کر لیتا اور مجھے حضرت ابو بکر رضؓ نے حدیث کی ہے

ن المتطوع

وصدق ابو بکر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من رجل يذنب ذنبا ثم يقوم فيتطهر ثم يصلي ثم يستغفر الله الا غفر الله له
ثم قرأ هذه الاية والذين اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذكروا الله الى اخر الاية وفي الباب عن ابن مسعود وابي الدرداء وانس
وابي امامة ومعاذ وواثلة وابي اليسر واسمه كعب بن عمرو **قال** ابو عيسى حديث علي حديث حسن لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث
عثمان بن المغيرة وروى عنه شعبة وغير واحد فرفعوه مثل حديث ابي عوانة ورواه سفيان الثوري ومسعر فاوقفاه ولم يرفعاه الى النبي
صلى الله عليه وسلم وقد روي عن مسعر هذا الحديث مرفوعا ايضا **باب** ما جاء متى يؤمر الصبي بالصلوة **حدثنا** علي بن حجر انا حرملة
بن عبد العزيز بن الربيع بن سبرة الجهني عن عمه عبد الملك بن الربيع بن سبرة عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
علموا الصبي الصلوة ابن سبع سنين واضربوه عليها ابن عشرة وفي الباب عن عبد الله بن عمرو **قال** ابو عيسى حديث سبرة بن
معبد الجهني حديث حسن صحيح وعليه العمل عند بعض اهل العلم وبه يقول احمد واسحاق وقالا ما ترك الغلام بعد عشر من الصلوة فانه يعيد
قال ابو عيسى وسبرة هو ابن معبد الجهني ويقال هو ابن عوسجة **باب** ما جاء في الرجل يحدث بعد التشهد **حدثنا** احمد بن محمد
ابن المبارك انا عبد الرحمن بن زياد بن انعم ان عبد الرحمن بن رافع وبكر بن سوادة اخبراه عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا احدث يعني الرجل وقد جلس في اخر صلوته قبل ان يسلم فقد جازت صلوته **قال** ابو عيسى هذا حديث ليس اسناده بالقوي وقد
اضطربوا في اسناده وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا قالوا اذا جلس مقدار التشهد واحدث قبل ان يسلم فقد تمت صلوته وقال بعض
اهل العلم اذا احدث قبل ان يتشهد او قبل ان يسلم اعاد الصلوة وهو قول الشافعي وقال احمد اذا لم يتشهد وسلم اجزأه

اور سچ کہا ہے ابو بکر نے کہا اُس نے سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو کوئی شخص کوئی گناہ کرتا ہو پھر کھڑا ہوتا ہے اور
پاک ہوتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے پھر اللہ تعالےٰ سے بخشش مانگتا ہے تو اللہ تعالےٰ اُس کے لیے بخشش کرتا ہے پھر اُس نے یہ آیت پڑھی والذین
اذا فعلوا فاحشۃ یعنے وہ لوگ جب کوئی بیحیائی کرتے ہین یا اپنی جانون پر ظلم کرتے ہین اللہ تعالےٰ کو یاد کرتے ہین آخر اور اس باب مین روایت ہے
ابن مسعود اور ابی الدردا اور انس اور ابی امامہ اور معاذ اور واثلہ اور ابی یسر سے اور نام اُسکا کعب بن عمرو ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن
ہے ہم اس کو سوائے اس وجہ کے جو عثمان بن مغیرہ سے ہے اور کسی وجہ سے نہین پہچانتے اور اس سے شعبہ اور کئی اور لوگون نے بھی روایت
کی ہے اور اُنھون نے اسکو مثل حدیث ابی عوانہ کے مرفوع کیا ہے اور روایت کیا ہے اس کو سفیان ثوری اور مسعر نے اور اس کو موقوف
رکھا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع نہین کیا اور مسعر سے یہ حدیث مرفوعاً بھی مروی ہے **باب** اس بیان مین کہ لڑکے کو
نماز کے ساتھ کب سے حکم کیا جاوے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہم کو حرملہ بن عبد العزیز بن ربیع بن سبرہ جہنی نے
اپنے چچا عبد الملک بن ربیع بن سبرہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا سے کہا اُسنے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات
برسون کے لڑکون کو نماز کا حکم کرو۔ اور دس برس کے لڑکون کو اسپر مارو۔ اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے **کہا**
ابو عیسیٰ نے حدیث سبرہ بن معبد جہنی کی حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے احمد اور اسحاق۔
اور کہا اُنھون نے اگر لڑکا دس برس کے بعد کوئی نماز ترک کرے تو اُسکو اعادہ کرے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور سبرہ وہ معبد جہنی کا بیٹا ہے۔ اور
کہا گیا ہے وہ عوسجہ کا بیٹا ہے **باب** اس بیان مین کہ آدمی بعد تشہد کے بے وضو ہو جائے **حدیث** کی ہم سے احمد بن محمد نے
کہا حدیث کی ہم سے ابن مبارک نے کہا خبر دی ہم کو عبد الرحمن بن زیاد بن انعم نے یہ کہ عبد الرحمن بن رافع اور بکر بن سوادہ نے اُسکو
خبر دی ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا اُسنے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی شخص سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے
اُس حالت مین کہ آخر نماز مین بیٹھا ہو تو اُس کی نماز جائز ہو جاتی ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ایسی ہے کہ اس کی اسناد قوی نہین اور
لوگ اُس کی اسناد مین مضطرب ہوئے ہین اور بعض اہل علم اس طرف گئے ہین کہ کہا انھون نے کہ جب کوئی شخص مقدار تشہد کے بیٹھے
اور سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے تو اُس کی نماز تمام ہو جاتی ہے اور کہا بعض اہل علم نے کہ جب کوئی شخص تشہد بیٹھنے سے پہلے
اور سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے تو نماز کا اعادہ کرے اور یہ قول ہے امام شافعی کا۔ اور کہا امام احمد نے جب تشہد نہ پڑھے اور
سلام پھیرے تو وہ نماز اسکو کافی ہو جاتی ہے

لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتحلیلھا التسلیم والتشھد اھون قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اثنتین فمضی فی صلوتہ ولم یتشھد وقال اسحق بن ابراھیم اذا تشھد ولم یسلم اجزأہ واحتج بحدیث ابن مسعود حین علمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم التشھد فقال اذا فرغت من ھذا فقد قضیت ما علیک **قال** ابو عیسیٰ وعبد الرحمن بن زیاد ھو الافریقی وقد ضعفہ بعض اھل الحدیث منھم یحیی بن سعید القطان واحمد بن حنبل **باب** ما جاء اذا کان المطر فالصلوۃ فی الرحال **حدثنا** ابو حفص عمرو بن علی نا ابو داؤد الطیالسی نا زھیر بن معٰویۃ عن ابی الزبیر عن جابر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاصابنا مطر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من شاء فلیصل فی رحلہ وفی الباب عن ابن عمر وسمرۃ وابی الملیح عن ابیہ وعبد الرحمن بن سمرۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث جابر حدیث حسن صحیح وقد رخص اھل العلم فی القعود عن الجماعۃ والجمعۃ فی المطر والطین وبہ یقول احمد واسحق قال سمعت ابا زرعۃ یقول روی عفان بن مسلم عن عمرو بن علی حدیثا وقال ابو زرعۃ لم ار بالبصرۃ احفظ من ھٰؤلاء الثلاثۃ علی بن المدینی وابن الشاذکونی وعمرو بن علی وابو الملیح بن اسامۃ اسمہ عامر ویقال زید بن اسامۃ بن عمیر الھذلی **باب** ما جاء فی التسبیح فی ادبار الصلوۃ **حدثنا** اسحق بن ابراھیم بن حبیب بن الشھید وعلی بن حجر قالا نا عتاب بن بشیر عن خصیف عن مجاھد وعکرمۃ عن ابن عباس قال جاء الفقراء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ ان الاغنیاء یصلون کما نصلی ویصومون کما نصوم ولھم اموال یعتقون ویتصدقون قال فاذا صلیتم فقولوا سبحان اللہ ثلاثا وثلثین مرۃ والحمد للہ ثلاثا وثلثین مرۃ واللہ اکبر اربعا وثلاثین مرۃ ولا الٰہ الا اللہ عشر مرات فانکم تدرکون بہ من سبقکم ولا یسبقکم من بعدکم

کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو اور حلال کرنیوالا نماز کا سلام ہے۔ اور تشہد بہت آسان ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں میں کھڑے ہوئے پس اپنی نماز میں گذر گئے اور تشہد نہ بیٹھے اور کہا اسحق بن ابراہیم نے جب کسی نے تشہد پڑھا اور سلام نہ پھیرا تو اُسکو کافی ہو جائیگی اور اُس نے ابن مسعود کی حدیث سے حجت پکڑی ہے جبکہ اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد سکھلایا۔ پس فرمایا آپنے جب تو اس سے فارغ ہو چکا تو تونے ادا کردیا اُس چیز کو جو تیرے اوپر لازم تھی **کہا** ابو عیسیٰ نے اور عبد الرحمن بن زیاد وہ افریقی ہے اور اُسکو بعض اہل حدیث نے ضعیف کیا ہو انہیں سے یحیٰی بن سعید القطان اور احمد بن حنبل ہیں **باب** اس بیان میں کہ جب بارش ہو تو نماز گھروں میں ہے **حدیث** کی ہم سے ابو حفص یعنی عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے پس ہمکو بارش پہونچی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چاہے اپنی منزل میں نماز پڑھے۔ اور اس باب میں روایت ہو ابن عمر اور سمرہ سے اور ابی الملیح نے اپنے باپ سے اور عبد الرحمن بن سمرہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن صحیح ہو۔ اور اہل علم نے بارش اور کیچڑ میں[1] جماعت اور جمعہ سے بیٹھنے کی رخصت دی ہی۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہو امام احمد اور اسحاق کہا اُسنے سنا میں نے ابا زرعہ سے کہ کہتا عفان بن مسلم نے عمرو بن علی سے روایت کی ہے۔ اور کہا ابو زرعہ نے میں نے بصرہ میں ان تین شخصوں سے کوئی زیادہ حافظ نہیں دیکھا علی بن مدینی اور ابن الشاذکونی اور عمرو بن علی۔ اور ابو الملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے۔ اور کہا گیا ہے زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی۔ **باب** نماز کے پیچھے تسبیح کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن حبیب بن شہید اور علی بن حجر نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے عتاب بن بشیر نے خصیف سے اُس نے مجاہد اور عکرمہ سے اُنھوں نے ابن عباس سے کہا اُسنے فقیر لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ دولتمند نماز پڑھتے ہیں جیسے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں جیسے کہ ہم روزے رکھتے ہیں۔ اور انکے پاس مال ہی (جس سے) وہ غلام آزاد کرتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں فرمایا آپ نے پس جب تم نماز پڑھ لو تو کہو سبحان اللہ تینتیس[33] بار اور الحمد للہ تینتیس[33] بار اور اللہ اکبر چونتیس بار اور لا الٰہ الا اللہ دس مرتبہ پس اِس سے ملجاؤ گے تم اُس کو جو تم سے سبقت[2] لے گیا ہے اور نہ سبقت لے جائے گا تم سے وہ شخص جو پیچھے تمہارے ہے

[1] مراد اسکی یہ ہو کہ تشہد فرض نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھکر کھڑے ہو گئے اور تشہد نہ بیٹھے اگر فرض ہوتا تو کبھی ترک کرتے سو ثابت ہوا کہ اگر تشہد نہ بیٹھے تو نماز ہو جائیگی اور اسحق نے کہا ہی کہ اگر تشہد بیٹھے اور سلام نہ پھیر تو اسکے ذمہ سے ساقط ہو گی کیونکہ جب آنحضرت نے اسکو تشہد سکھلایا تو فرمایا کہ جب تو اس سے فارغ ہو چکا تو تو نے اپنا فرض ادا کر دیا معلوم ہو کہ سلام فرض نہیں ہے ۱۲ منہ یعنے اگر بارش یا کیچڑ میں حاضر نہو تو جائز ہی اور ابا زرعہ سے جو حدیث نقل کیگئی ہی وہ اسواسطے ہو کہ عمرو بن علی اس حدیث کا راوی ہے اور اُسنے اسپر عمل کیا ہی حالانکہ وہ ایک بڑے حفاظ میں سے ہیں پس اس حدیث کی قبولیت میں کچھ شک نہیں ہی ۱۲ منہ [2] یعنی جس شخص کے اعمال تم سے زیادہ ہونگے تم بسبب اس عمل کے مل جاؤگے یعنی اُسکے برابر ہو جاؤ گے اور تمکو کوئی شخص جو یہ عمل نہ کرتا ہو گا خواہ صاحب اموال سے ہو نہ ملیگا اور اسمیں کوئی مخالفت نہیں کہ کوئی ذکر باوجود آسان ہونے کے اعمال شاقہ پر بسبب اپنے خواص کے سبقت لیجائے خاص کر اللہ تعالیٰ کی حمد حالت فقر میں بجالانا ایک نہایت بڑا عمل ہے ۱۲

وفی الباب عن کعب بن عجرة وانس وعبد الله بن عمرو وزید بن ثابت وابی الدرداء وابن عمر وابی ذر **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عباس حدیث حسن غریب وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال خصلتان لا یحصیهما رجل مسلم الا دخل الجنة یسبح الله فی دبر کل صلوٰة ثلاثا وثلاثین ویحمده ثلاثا وثلثین ویکبره اربعا وثلثین ویسبح الله عند منامه عشرا ویحمده عشرا ویکبره عشرا **باب** ماجاء فی الصلوٰة علی الدابة فی الطین والمطر **حدثنا** یحیی بن موسیٰ نا شبابة بن سوار نا عمر بن الرماح عن کثیر بن زیاد عن عمرو بن عثمان بن یعلی بن مرة عن ابیه عن جده انهم کانوا مع النبی صلی الله علیه وسلم فی سفر فانتهوا الی مضیق فحضرت الصلوٰة فمطروا السماء من فوقهم والبلة من اسفل منهم فاذن رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو علی راحلته واقام فتقدم علی راحلته فصلی بهم یومی ایماء یجعل السجود اخفض من الرکوع **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث غریب تفرد به عمر بن الرماح البلخی لا یعرف الا من حدیثه وقد روی عنه غیر واحد من اهل العلم وکذا روی عن انس بن مالک انه صلی فی ماء وطین علی دابته والعمل علی هذا عند اهل العلم وبه یقول احمد واسحٰق **باب** ماجاء فی الاجتهاد فی الصلوٰة **حدثنا** قتیبة وبشر بن معاذ قالا نا ابو عوانة عن زیاد بن علاقة عن المغیرة بن شعبة **قال** صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی انتفخت قدماه فقیل له اتتکلف هذا وقد غفر لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر قال افلا اکون عبدا شکورا وفی الباب عن ابی هریرة وعائشة **قال** ابو عیسیٰ حدیث المغیرة بن شعبة حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء ان اول ما یحاسب به العبد یوم القیٰمة الصلوٰة **حدثنا** علی بن نصر بن علی الجهضمی نا سهل بن حماد نا همام قال حدثنی قتادة عن الحسن عن حریث بن قبیصة قال قدمت المدینة فقلت اللهم یسر لی جلیسا صالحا قال فجلست الی ابی هریرة فقلت

اور اس باب مین روایت ہے کعب بن عجرہ اور انس اور عبد اللہ بن عمرو اور زید بن ثابت اور ابی الدرداء اور ابن عمر اور ابی ذر سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دو خصلتین ہین جو کوئی مرد مسلمان انکو شمار کریگا جنت مین داخل ہوگا۔ ہر نماز کے پیچھے تینتیس بار تسبیح کہے اور تینتیس بار اللہ کی حمد کرے اور چونتیس بار تکبیر کہے اور سونے کے وقت اللہ کی دس بار تسبیح کہے۔ اور دس بار حمد کرے اور دس بار تکبیر کہے **باب** کیچڑ اور بارش مین چارپایہ پر نماز پڑہنے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے یحییٰ ابن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے شبابہ بن سوار نے کہا حدیث کی ہم سے عمر بن رباح نے کثیر بن زیاد سے اُس نے عمرو بن عثمان بن یعلے بن مرہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا سے یہ کہ وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر مین تھے سو ایک تنگ جگہ پر پہونچے اور نماز کا وقت حاضر ہوا سو پانی برسا اور بادل اوپر سے تہا اور تری انکے نیچے تھی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر ہی اذان دی اور تکبیر کہی اور اپنی سواری پر ہی آگے ہوئے اور انکو نماز پڑھائی اس طور سے کہ اشارہ کرتے تھے سجود رکوع سے نیچا کرتے تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے عمرو بن رباح بلخی اس سے منفرد ہوا ہے اس کی وجہ سے یہ حدیث معلوم ہوئی ہے اور کئی ایک اہل علم نے بھی اس سے روایت کی ہے اور ایسا ہی انس بن مالک سے مروی ہے کہ آپ نے پانی اور کیچڑ مین چارپایہ پر نماز پڑھی۔ اور عمل اہل علم کا اسی پر ہے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام احمد اور اسحاق **باب** نماز مین مشقت کھینچنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور بشر بن معاذ نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے زیاد بن علاقہ سے اُسنے مغیرہ بن شعبہ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ یہانتک کہ آپ کے قدم مبارک سُوج گئے پس آپ سے کسی نے کہا کیا آپ یہ تکلیف کھینچتے ہین حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ بخشدئے ہین فرمایا آپ نے کیا مین بندہ شکر گذار نہون اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور عائشہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن صحیح ہے۔ **باب** قیامت کے روز سب چیز دن سے پہلے پہل جسکا حساب کیا جائیگا وہ نماز ہے **حدیث** کی ہم سے علی بن نصر بن علی جہضمی نے کہا حدیث کی ہمسے سہل بن حماد نے کہا حدیث کی ہمسے ہمام نے کہا حدیث کی ہمسے قتادہ نے حسن سے اُسنے حریث بن قبیصہ سے کہا اُسنے مین مدینہ مین آیا پس مین نے کہا یا اللہ میرے لئے کوئی ہمنشین صالح آسان کر کہا اُسنے پس مین ابی ہریرہ کے پاس بیٹھا پس مین نے کہا۔

ل عبادات مین تکلیف اٹھانا اسقدر جائز ہے کہ نفس پر تنگی نہ گذرے اور جبپر تنگی گذرے اسپر روا نہین جیسا کہ آنحضرت نے زینب کو جو اُسنے مسجد مین رسی لٹکائی ہوئی تھی اور جب سست ہو جاتی تو اس سے لٹک پڑتی تب آنحضرت نے اُسکو منع کردیا اور آنحضرت کو باوجودیکہ آپ کے پانوں سُوج گئے تھے تب بھی مشقت نہ گذرتی تھی کیونکہ آپ ذات بحق مین مستغرق تھے بلکہ آپ کو اسمین راحت تھی اسیواسطے آپ نے فرمایا کہ کیا مین اللہ تعالیٰ کا شکر نہ کرون یعنی جبکہ اللہ نے میرے گناہ بخشدئے ہین تو پھر مین اُسکا شکریہ ادا کرون ۱۲

انی سالت اللہ ان یرزقنی جلیسا صالحا فحدثنی بحدیث سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعل اللہ ان ینفعنی بہ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اول ما یحاسب بہ العبد یوم القیمۃ من عملہ صلوتہ فان صلحت فقد افلح وانجح وان فسدت فقد خاب وخسر فان انتقص من فریضتہ شیئا قال الرب تبارک وتعالی انظروا ھل لعبدی من تطوع فیکمل بہا ما انتقص من الفریضۃ ثم یکون سائر عملہ علی ذلک وفی الباب عن تمیم الداری **قال** ابو عیسی حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ وقد روی ھذا الحدیث من غیر ھذا الوجہ عن ابی ہریرۃ وقد روی بعض اصحاب الحسن عن الحسن عن قبیصۃ بن ذویب غیر ھذا الحدیث والمشہور ھو قبیصۃ بن حریث وروی عن انس بن حکیم عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذا **باب** ما جاء فی من صلی فی یوم ولیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ من السنۃ ما لہ من الفضل **حدثنا** محمد بن رافع نا اسحق بن سلیمان الرازی نا المغیرۃ بن زیاد عن عطاء عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ثابر علی ثنتی عشرۃ رکعۃ من السنۃ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ اربع رکعات قبل الظہر ورکعتین بعدھا ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء ورکعتین قبل الفجر وفی الباب عن ام حبیبۃ وابی ہریرۃ وابی موسی و ابن عمر **قال** ابو عیسی حدیث عائشۃ حدیث غریب من ھذا الوجہ ومغیرۃ بن زیاد قد تکلم فیہ بعض اھل العلم من قبل حفظہ **حدثنا** محمود بن غیلان نا مؤمل نا سفیان الثوری عن ابی اسحاق عن المسیب بن رافع عن عنبسۃ بن ابی سفیان عن ام حبیبۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی فی یوم ولیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ بنی لہ بیت فی الجنۃ اربعا قبل الظہر ورکعتین بعدھا ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء ورکعتین قبل الفجر صلوۃ الغداۃ **قال** ابو عیسی وحدیث عنبسۃ عن ام حبیبۃ فی ھذا الباب حدیث حسن صحیح وقد روی عن عنبسۃ من غیر وجہ

مین نے اللہ تعالے سے سوال کیا تھا کہ مجھے کوئی ہمنشین صالح نصیب کرے تو آپ مجھسے کوئی ایسی حدیث بیان کرے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہو شاید اللہ تعالی مجھا اس سے نفع دے سو فرمایا ابو ہریرہ نے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے قیامت کے روز سب چیزون سے پہلے پہل جسکے ساتھ آدمی کا حساب ہوگا نماز اُسکی ہو اگر نماز اُس کی درست نکلی تو خلاصی اور نجات پاگیا اور اگر وہ خراب نکلی تو اُسنے نقصان اور ٹوٹا پایا پس اگر اُس کے فرضون[1] سے کوئی چیز کم ہوئی تو پروردگار تبارک وتعالے (فرشتون سے) فرمائیگا دیکھو کہ کیا میرے بندے کے لئے کچھ نفل ہین پس اُن سے جو چیز کہ فرضون سے کم ہوگی کامل کیجائیگی پھر اُسکے تمام عملون کا یہی حال ہوگا۔ اور اس باب مین تمیم داری سے روایت ہے **کہا** ابو عیسٰی نے حدیث ابو ہریرہ کی اسوجہ سے حسن غریب ہے اور یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی ابو ہریرہ سے مروی ہے اور سوا اس حدیث کے اور ایک حدیث بھی اصحاب حسن نے حسن سے روایت کی ہے اُسنے قبیصہ بن ذویب سے اور مشہور یہ قبیصہ بن حریث ہے اور مروی ہے انس بن حکم سے بواسطہ ابو ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب** اس بیان مین کہ جس شخص نے دن اور رات مین بارہ رکعتین سنتون کی پڑھین اُس کے واسطے کیا فضیلت ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن رافع نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن سلیمان رازی نے کہا حدیث کی ہمسے مغیرہ بن زیاد نے عطاء سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بارہ رکعت سنت پر مداومت کرے تو اللہ تعالے اُسکے لئے گھر جنت مین تیار کرتا ہے چار رکعتین قبل ظہر کے اور دو رکعتین بعد اسکے اور دو رکعتین بعد مغرب کے اور دو رکعتین بعد عشا کے اور دو رکعتین قبل فجر کے اور اس باب مین روایت ہے ام حبیبہ اور ابی ہریرہ اور ابی موسٰی اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسٰی نے حدیث عائشہ کی اس وجہ سے حسن غریب ہے اور مغیرہ بن زیاد مین بعض اہل علم نے اُس کے حافظہ کی جہت سے کلام کیا ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے مؤمل نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان ثوری نے ابی اسحاق سے اُسنے مسیب بن رافع سے اُسنے عنبسہ بن ابی سفیان سے اُسنے ام حبیبہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دن اور رات مین بارہ رکعتین پڑھے تو اُس کے لیئے جنت مین گھر تیار کیا جاتا ہی چار رکعتین قبل ظہر کے اور دو رکعتین بعد اوس کے اور دو رکعتین بعد مغرب کے اور دو رکعتین بعد عشا کے اور دو رکعتین قبل فجر کے یعنے قبل نماز صبح کے اور **کہا** ابو عیسٰے نے اور حدیث عنبسہ کی ام حبیبہ سے اس باب مین حدیث حسن صحیح ہی اور روایت کیگئی ہے عنبسہ سے دوسری وجہ سے

[1] فرائض کیساتھ نوافل ومستحبات سے یہ فائدہ ہے کہ یہی نوافل وغیرہ فرائض کے نقصان کو پورا کرینگے ۱۲

باب ماجاء فی رکعتی الفجر من الفضل **حدثنا** صالح بن عبداللہ نا ابوعوانۃ عن قتادۃ عن زرارۃ بن اوفی عن سعد بن ہشام عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیہا وفی الباب عن علی وابن عمر وابن عباس **قال** ابوعیسیٰ حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح وقد روی احمد بن حنبل عن صالح بن عبداللہ الترمذی حدیثا **باب** ماجاء فی تخفیف رکعتی الفجر والقراءۃ فیہما **حدثنا** محمود بن غیلان وابوعمار قالا نا ابواحمد الزبیری نا سفیان عن ابی اسحٰق عن مجاہد عن ابن عمر قال رمقت النبی صلی اللہ علیہ وسلم شہرا فکان یقرأ فی الرکعتین قبل الفجر بقل یا ایہا الکفرون وقل ہو اللہ احد وفی الباب عن ابن مسعود وانس وابی ہریرۃ وابن عباس وحفصۃ وعائشۃ **قال** ابوعیسیٰ حدیث ابن عمر حدیث حسن ولا نعرفہ من حدیث الثوری عن ابی اسحٰق الا من حدیث ابی احمد والمعروف عند الناس حدیث اسرائیل عن ابی اسحٰق وقد روی عن ابی احمد عن اسرائیل ہذا الحدیث ایضا وابواحمد الزبیری ثقۃ حافظ قال سمعت بندارا یقول ما رأیت احدا احسن حفظا من ابی احمد الزبیری واسمہ محمد بن عبداللہ بن الزبیر الاسدی الکوفی **باب** ماجاء فی الکلام بعد رکعتی الفجر **حدثنا** یوسف بن عیسیٰ نا عبداللہ بن ادریس قال سمعت مالک بن انس عن ابی النضر عن ابی سلمۃ عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی رکعتی الفجر فان کانت لہ الی حاجۃ کلمنی والا خرج الی الصلوٰۃ **قال** ابوعیسیٰ ہذا حدیث حسن صحیح وقد کرہ بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم الکلام بعد طلوع الفجر حتی یصلی صلوٰۃ الفجر الا ما کان من ذکر اللہ او مالا بد منہ وہو قول احمد واسحاق **باب** ماجاء لا صلوٰۃ بعد طلوع الفجر الا رکعتین **حدثنا** احمد بن عبدۃ الضبی نا عبدالعزیز بن محمد عن قدامۃ بن موسیٰ عن محمد بن الحصین عن ابی علقمۃ عن یسار مولی ابن عمر عن ابن عمر

باب فجر کی دو رکعتوں کی فضیلت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے صالح بن عبداللہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابوعوانہ نے قتادہ سے اُسنے زرارہ بن اوفی سے اُسنے سعد بن ہشام سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں رکعتین فجر کی بہتر ہین دنیا سے اور جو کچھ اس مین ہے اور اس باب مین روایت ہے علی اور ابن عمر اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے۔ اور احمد بن حنبل[1] نے صالح بن عبداللہ ترمذی سے حدیث روایت کی ہے **باب** فجر کی دونون رکعتون کی تخفیف کے بیان مین اور اِن دونون کی قرأت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان اور ابوعمار نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے ابواحمد زبیری نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مہینہ تک انتظاری کی (دیعنے خیال رکھا) سو آپ اُن دونون رکعتون مین جو قبل فجر کے ہین قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھا کرتے تھے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن مسعود اور انس اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور حفصہ اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے اور نہین پہچانتے ہم اسکو طریق ثوری سے جو ابی اسحاق سے ہے مگر طریق ابی احمد سے اور معروف لوگون کے نزدیک حدیث اسرائیل کی ہے جو ابی اسحاق سے ہے۔ اور یہ حدیث بھی بواسطہ ابی احمد کے اسرائیل سے مروی ہے اور ابواحمد زبیری ثقہ اور حافظ ہے کہا ترمذی نے سُنا مین نے بندار سے کہ کہتا ہین نے کوئی شخص بہت اچھا حافظہ مین ابی احمد زبیری سے نہین دیکھا۔ اور نام اُسکا محمد بن عبداللہ زبیری اسدی کوفی ہے **باب** فجر کی دو رکعتون کے بعد کلام کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن ادریس نے کہا سُنا مین نے مالک بن انس سے اُسنے ابی النضر سے اُس نے ابی سلمہ سے اُس نے عائشہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعتین پڑھ لیتے سو اگر آپ کو میرے ساتھ کوئی حاجت ہوتی سو میرے ساتھ کلام کرتے ورنہ نماز کی طرف نکلجاتے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے بعد طلوع فجر کے کلام کرنے سے منع کیا ہے جبتک کہ نماز فجر کی پڑھ لے مگر وہ کہ اللہ کا ذکر ہو یا کوئی ضروری امر ہو اور یہی قول ہے امام احمد اور اسحاق کا **باب** بعد طلوع فجر کے سوائے دو رکعتون کے اور کوئی نماز نہین ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے قدامہ بن موسیٰ سے اُسنے محمد بن حصین سے اُسنے ابی علقمہ سے اُسنے یسار سے جو ابن عمر کا غلام ہے اُس نے ابن عمر سے

[1] غرض مؤلف کی اس کلام سے یہ ہے کہ صالح بن عبداللہ جو راوی اس حدیث کا ہے ثقہ ہے کیونکہ اس سے امام احمد نے روایت کی ہے ۱۲

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا صلوٰۃ بعد الفجر الا سجدتین وفی الباب عن عبداللہ بن عمرو وحفصۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عمر حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث قدامۃ بن موسیٰ وروی عنہ غیر واحد وھو ما اجمع علیہ اھل العلم کرھوا ان یصلی الرجل بعد طلوع الفجر الا رکعتی الفجر ومعنی ھذا الحدیث انما یقول لا صلوٰۃ بعد طلوع الفجر الا رکعتی الفجر **باب** ما جاء فی الاضطجاع بعد رکعتی الفجر **حدثنا** بشر بن معاذ العقدی نا عبد الواحد بن زیاد نا الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم رکعتی الفجر فلیضطجع علی یمینہ وفی الباب عن عائشۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ وقد روی عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا صلی رکعتی الفجر فی بیتہ اضطجع علی یمینہ وقد رای بعض اھل العلم ان یفعل ھذا استحبابا **باب** ما جاء اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ **حدثنا** احمد بن منیع نا روح بن عبادۃ نا زکریا بن اسحٰق نا عمرو بن دینار قال سمعت عطاء بن یسار عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ وفی الباب عن ابن بحینۃ وعبداللہ بن عمرو وعبداللہ بن سرجس وابن عباس وانس **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن وھکذا روی ایوب وورقاء بن عمرو وزیاد بن سعد واسمٰعیل بن مسلم ومحمد بن جحادۃ عن عمرو بن دینار عن عطاء بن یسار عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی حماد بن زید وسفیان بن عیینۃ عن عمرو بن دینار ولم یرفعاہ والحدیث المرفوع اصح عندنا وقد روی ھذا الحدیث عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غیر ھذا الوجہ

یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعد فجر کے کوئی نماز نہیں ہے مگر دو رکعتیں۔ اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن عمرو اور حفصہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر بطریق قدامہ بن موسیٰ کے اور کئی ایک لوگوں نے اُس سے روایت کی ہے اور اس پر اہل علم نے اجماع کیا ہے کہ اُنھوں نے مکروہ جانا ہے کہ آدمی بعد طلوع فجر کے سوائے دو رکعتوں کے کوئی اور نماز پڑھے۔ اور معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ بعد طلوع فجر کے سوائے دو رکعتوں کے اور کوئی نماز جائز نہیں۔ **باب** بعد دو رکعتوں کے لیٹنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے بشر بن معاذ عقدی نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا حدیث کی ہم سے اعمش نے ابی صالح سے اُس نے ابی ہریرہ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں سے فجر کی دو رکعتیں (یعنے سنتیں) پڑھ لے تو چاہئے کہ اپنی داہنی کروٹ لیٹ جائے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور مروی ہے حضرت عائشہ رضہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر میں فجر کی دو رکعتیں پڑھ لیتے تو اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے اور بعض اہل علم کا مذہب ہے کہ اس طور سے لیٹنا استحباباً چاہئے **باب** اس بیان میں کہ جب نماز کھڑی ہو جائے تو کوئی نماز درست نہیں مگر فرض **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے کہا حدیث کی ہمسے زکریا بن اسحاق نے کہا حدیث کی ہم سے عمرو بن دینار نے کہا سنا میں نے عطاء بن یسار سے اُسنے روایت کی ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز کھڑی ہو جاوے تو کوئی نماز درست نہیں مگر فرض۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن بحینہ اور عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن سرجس اور ابن عباس اور انس سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے اور ایسا ہی روایت کی ہے ایوب اور ورقاء بن عمرو اور زیاد بن سعد اور اسماعیل بن مسلم اور محمد بن جحادہ نے محمد بن دینار سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی ہو حماد بن زید اور سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اور اُن دونوں نے اُسکو مرفوع نہیں کیا۔ اور حدیث مرفوع ہمارے نزدیک بہت صحیح ہو اور یہ حدیث غیر اسوجہ سے بھی بواسطۂ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

ؔ مقصود اس سے یہ ہو کہ جب تکبیر ہو جائے تو اُسوقت میں سوائے اُس نماز فرضی کے اور کوئی نماز یعنے سنتیں وغیرہ جائز نہیں پس اگر کوئی بعد تکبیر کے دو رکعتیں سنتیں پڑھیگا۔ پھر ساتھ انکے فرض پڑھیگا تو گویا اُس نے صبح کی نماز فرضی چار رکعت پڑھی جیسا کہ بخاری کی روایت اسپر دال ہو ابن عمر نے سند حسن سے روایت کی ہو کہ فرمایا آپنے اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ قیل یا رسول اللہ ولا رکعتی الفجر قال ولا رکعتی الفجر یعنے جب تکبیر ہو جائے تو سوائے فرضی نماز کے اور کوئی نماز جائز نہیں کسی نے کہا یا رسول اللہ کیا فجر کی سنتیں بھی جائز نہیں فرمایا آپ نے فجر کی سنتیں بھی جائز نہیں اور بیہقی میں ہو الا رکعتی الصبح کی زیادتی کی کچھ اصل نہیں یعنی جسنے کہا سنتیں فجر کی حدیث اذا اقیمت الصلوٰۃ سے مستثنیٰ ہیں اسکی کچھ اصل نہیں ۱۲ کذا فی المحلی شرح موطا لسلام اللہ حنفی الشوکانی ۱۲-

رواه عباش بن عباس القتبانی المصری عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم اذا اقیمت الصلوۃ ان لا یصلی الرجل الا المکتوبۃ وبہ یقول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق **باب** ماجاء فی من تفوتہ الرکعتان قبل الفجر یصلیھما بعد صلوۃ الصبح **حدثنا** محمد بن عمرو السواق نا عبد العزیز بن محمد عن سعد بن سعید عن محمد بن ابراھیم عن جدہ قیس قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقیمت الصلوۃ فصلیت معہ الصبح ثم انصرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوجدنی اصلی فقال مھلا یا قیس اصلوتان معا قلت یا رسول اللہ انی لم اکن رکعت رکعتی الفجر قال فلا اذن **قال** ابو عیسی حدیث محمد بن ابراھیم لا نعرفہ مثل ھذا الا من حدیث سعد بن سعید وقال سفیان بن عیینۃ سمع عطاء ابن ابی رباح عن سعد بن سعید ھذا الحدیث وانما یروی ھذا الحدیث مرسلا وقد قال قوم من اھل مکۃ بھذا الحدیث لم یروا باسا ان یصلی الرجل الرکعتین بعد المکتوبۃ قبل ان تطلع الشمس **قال** ابو عیسی وسعد بن سعید ھو اخو یحیی بن سعید الانصاری وقیس ھو جد یحیی بن سعید ویقال ھو قیس بن عمرو ویقال ھو قیس بن قھد واسناد ھذا الحدیث لیس بمتصل محمد بن ابراھیم التیمی لم یسمع من قیس وروی بعضھم ھذا الحدیث عن سعد بن سعید عن محمد بن ابراھیم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج فرای قیسا **باب** ماجاء فی اعادتھما بعد طلوع الشمس **حدثنا** عقبۃ بن مکرم العمی البصری نا عمرو بن عاصم نا ھمام عن قتادۃ عن النضر بن انس عن بشیر بن نھیک عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یصل رکعتی الفجر فلیصلھما بعد ما تطلع الشمس **قال** ابو عیسی ھذا حدیث لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ وقد روی عن ابن عمر انہ فعلہ والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم وبہ یقول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحاق وابن المبارک قال ولا نعلم احدا روی ھذا الحدیث عن ھمام بھذا الاسناد نحو ھذا الا عمرو بن عاصم الکلابی والمعروف من حدیث قتادۃ عن النضر بن انس عن بشیر بن نھیک عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من

روایت کیا اسکو عیاش بن عباس قتبانی مصری نے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عمل اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسی پر ہے کہ جب نماز کھڑی ہو جائے آدمی سوائے فرضی نماز کے اور کوئی نماز نہ پڑھے اور یہی کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** اُس شخص کے بیان میں کہ جسکو نماز فجر کے پہلے کی دو رکعتین فوت ہو جائین تو انکو بعد نماز صبح کے پڑھے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عمر سواق نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سعد بن سعید سے اُسنے محمد بن ابراہیم سے اُسنے اپنے دادا قیس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور نماز کے لیئے تکبیر ہوگئی سو مین نے آپ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھ لی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہو گئے تو مجھے دیکھا کہ مین نماز پڑھ رہا ہون پس فرمایا دور ہوا ے قیس کیا تو دو نمازین اکٹھی پڑھتا ہے مین نے کہا یا رسول اللہ مین نے دو رکعتین فجر کی پڑھی نتھین۔ فرمایا آپ نے پس اسوقت حرج نہین **کہا** ابو عیسٰی نے ہم محمد بن ابراہیم کی حدیث کو نہین پہچانتے مثل اُس کے مگر طریق سعد بن سعید سے۔ اور کہا سفیان بن عیینہ نے سُنا ہے اس حدیث کو عطاء بن ابی رباح نے سعد بن سعید سے۔ اور یہ حدیث مرسل روایت کرتا ہے اور ایک قوم نے اہل مکہ سے ساتھ اس حدیث کے عمل کیا ہے اُنھون نے کچھ خوف نہین دیکھا کہ آدمی دو رکعتین بعد فرضون کے قبل طلوع آفتاب کے پڑھے **کہا** ابو عیسٰی نے اور سعد بن سعید وہ بھائی یحیٰی بن سعید انصاری کا ہے۔ اور قیس وہ یحیٰی بن سعید کا دادا ہے اور کہا گیا ہے کہ وہ قیس بن عمرو ہے اور کہا گیا ہے کہ وہ قیس بن قہد ہے اور اسناد اس حدیث کی متصل نہین ہے۔ کیونکہ محمد بن ابراہیم تیمی نے قیس سے سُنا نہین ہے اور بعض نے یہ حدیث سعد بن سعید سے روایت کی ہے اُسنے محمد بن ابراہیم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے پس قیس کو دیکھا **باب** بعد طلوع آفتاب کے ان سنتون کے پڑھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے عقبہ بن مکرم عمی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے ہمام نے قتادہ سے اُسنے نضر بن انس سے اُسنے بشیر بن نہیک سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے دو رکعتین فجر کی نہین پڑھین چاہیے کہ انکو بعد طلوع آفتاب کے پڑھے **کہا** ابو عیسٰی نے اس حدیث کو نہین پہچانتے ہم مگر اسی وجہ سے۔ اور ابن عمر سے مروی ہے کہ اُسنے یہ فعل کیا ہے۔ اور بعض اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے اور یہی کہتا ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور ابن مبارک کہا ترمذی نے اور کسی نے اس حدیث کو مثل اسکے اسناد سے سوائے عمرو بن عاصم کلابی کے روایت نہین کیا اور معروف حدیث قتادہ سے ہے اور روایت کی اُسنے نضر بن انس سے اُسنے بشیر بن نہیک سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسطرح کہ فرمایا آپنے جس شخص نے

کی نہ حدیث سے قوی ہے ۱۲

ادرك ركعة من صلوٰة الصبح قبل ان تطلع الشمس فقد ادرك الصبح **باب** ما جاء في الاربع قبل الظهر **حدثنا** بندار نا ابو عامر نا سفيان عن ابی اسحٰق عن عاصم بن ضمرة عن علی قال كان النبی صلی الله عليه وسلم يصلی قبل الظهر اربعا و بعدها ركعتين و فی الباب عن عائشة وام حبيبة **قال** ابو عيسى حديث على حديث حسن **حدثنا** ابو بكر العطار قال قال علی بن عبد الله عن يحيى بن سعيد عن سفيان قال كنا نعرف فضل حديث عاصم بن ضمرة على حديث الحارث والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم ومن بعدهم يختارون ان يصلی الرجل قبل الظهر اربع ركعات وهو قول سفيان الثوری و ابن المبارك واسحاق و قال بعض اهل العلم صلوٰة الليل والنهار مثنی مثنی يرون الفصل بين كل ركعتين و به يقول الشافعی واحمد **باب** ما جاء فی الركعتين بعد الظهر **حدثنا** احمد بن منيع نا اسمٰعيل بن ابراهيم عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال صليت مع النبی صلی الله عليه وسلم ركعتين قبل الظهر و ركعتين بعدها قال و فی الباب عن علی و عائشة **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح **باب** اخر **حدثنا** عبد الوارث بن عبيد الله العتكی المروزی نا عبد الله بن المبارك عن خالد الحذاء عن عبد الله بن شقيق عن عائشة ان النبی صلی الله عليه وسلم كان اذا لم يصل اربعا قبل الظهر صلاهن بعدها **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب انما نعرفه من حديث ابن المبارك من هذا الوجه و رواه قيس بن الربيع عن شعبة عن خالد الحذاء نحو هذا ولا نعلم احدا رواه عن شعبة غير قيس بن الربيع و قد روی عن عبد الرحمٰن بن ابی ليلی عن النبی صلی الله عليه وسلم نحو هذا **حدثنا** علی بن حجر نا يزيد بن هارون عن محمد بن عبد الله الشعيثی عن ابيه عن عنبسة بن ابی سفيان عن ام حبيبة قالت قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من صلی قبل الظهر اربعا و بعدها اربعا حرمه الله تعالى على النار **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب و قد روی من غير هذا الوجه **حدثنا** ابو بكر محمد بن اسحٰق البغدادی حدثنا عبد الله بن يوسف التنيسی الشامی حدثنا الهيثم بن حميد

ایک رکعت صبح کی نماز سے قبل طلوع آفتاب کے پائی تو اُسنے صبح کو پالیا **باب** قبل ظہر کے چار رکعت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُس نے عاصم بن ضمرہ سے اُس نے علی سے ۔ کہا اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل نماز ظہر کے چار رکعت پڑھتے تھے اور بعد اُس کے دو رکعت ۔ اور اس باب مین روایت ہے عائشہ اور ام حبیبہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے **حدیث** کی ہم سے ابو بکر عطار نے کہا اُس نے کہا علی بن عبد اللہ نے یحیی بن سعید سے اُس نے سفیان سے کہا اُسنے ہم عاصم بن ضمرہ کی حدیث کی فضیلت حارث کی حدیث پر پہچانتے تھے اور عمل اکثر علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور من بعد ہم سے اسی پر ہے یہ لوگ پسند کرتے ہین کہ آدمی قبل ظہر کے چار رکعتین پڑھے ۔ اور یہ قول سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق کا ہے اور کہا بعض اہل علم نے رات اور دن کی نماز دو دو رکعت ہو اور ہر دو رکعتون مین فصل کرنا دیکھتے ہین اور یہی کہتا ہے شافعی اور احمد **باب** بعد ظہر کے دو رکعت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قبل ظہر اور بعد اُسکے بھی دو رکعتین پڑھی ہین اور اس باب مین روایت ہے حضرت علی اور عائشہ سے ۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے **باب** دوسرا اسی قسم سے **حدیث** کی ہم سے عبد الوارث بن عبید اللہ عتکی مروزی نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے خالد حذاء سے اُسنے عبید اللہ بن شقیق سے اُس نے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ظہر کے قبل چار رکعتین نہ پڑھتے تو اُنکو بعد ظہر کے پڑھ لیتے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اس کو اسی وجہ سے طریق ابن مبارک سے پہچانتے ہین ۔ اور روایت کیا اسکو قیس بن ربیع نے شعبہ سے اُسنے خالد حذاء سے مثل اس کے اور نہین جانتے ہم کہ کسی نے سوائے قیس بن ربیع کے شعبہ سے اسکو روایت کیا ہو ۔ اور روایت کی گئی ہے بواسطہ عبد الرحمان بن ابی لیلے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُس کے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے محمد بن عبد اللہ شعیثی سے اُس نے اپنے باپ سے اُس نے عنبسہ بن ابی سفیان سے اُس نے ام حبیبہ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پڑھے قبل ظہر کے چار رکعتین اور بعد اُس کے بھی چار تو اُسکو اللہ تعالے آگ پر حرام کرتا ہے ۔ **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور غیر اس وجہ سے بھی مروی ہے **حدیث** کی ہمسے ابو بکر یعنے محمد بن اسحاق بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن یوسف تینسی شامی نے کہا حدیث کی ہمسے ہیثم بن حمید نے

قال اخبرنی العلاء بن الحارث عن القاسم ابی عبدالرحمن عن عنبسة بن ابی سفیان قال سمعت اختی ام حبیبة زوج النبی صلی اللہ
علیہ وسلم تقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حافظ علی اربع رکعات قبل الظهر واربع بعدها حرمه اللہ
علی النار **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه والقاسم هو ابن عبدالرحمن یکنی ابا عبدالرحمن وهو مولی
عبدالرحمن بن خالد بن یزید بن معٰویة وهو ثقة شامی وهو صاحب ابی امامة **باب** ماجاء فی الاربع قبل العصر **حدثنا** بندار
محمد بن بشار نا ابو عامر نا سفیان عن ابی اسحٰق عن عاصم بن ضمرة عن علی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قبل العصر اربع رکعات یفصل
بینهن بالتسلیم علی الملٰئکة المقربین ومن تبعهم من المسلمین والمؤمنین وفی الباب عن ابن عمر وعبداللہ بن عمرو **قال** ابو عیسیٰ حدیث
علی حدیث حسن واختار اسحٰق بن ابراهیم ان لا یفصل فی الاربع قبل العصر واحتج بهذا الحدیث وقال معنی قوله انه یفصل بینهن بالتسلیم
یعنی التشهد ورای الشافعی واحمد صلٰوة اللیل والنهار مثنی مثنی یختاران الفصل **حدثنا** یحیی بن موسیٰ واحمد بن ابراهیم
ومحمود بن غیلان وغیر واحد قالوا نا ابو داؤد الطیالسی نا محمد بن مسلم بن مهران سمع جده عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال رحم اللہ امرأ صلی قبل العصر اربعا **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب **باب** ماجاء فی الرکعتین بعد المغرب والقراءة فیهما
حدثنا محمد بن المثنی نا بدل بن المحبر نا عبدالملک بن معدان عن عاصم بن بهدلة عن ابی وائل عن عبداللہ بن مسعود انه قال
ما احصی ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الرکعتین بعد المغرب وفی الرکعتین قبل صلوٰة الفجر بقل یا ایها الکٰفرون
وقل هو اللہ احد وفی الباب عن ابن عمر **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن مسعود حدیث غریب لا نعرفه الا من
حدیث عبدالملک بن معدان عن عاصم **باب** ماجاء انه یصلیهما فی البیت **حدثنا** احمد بن منیع نا اسمٰعیل بن ابراهیم

کہا خبر دی مجھے علاء بن حارث نے قاسم ابی عبدالرحمٰن سے اُسنے عنبسہ بن ابی سفیان سے کہا اُسنے سُنا مین نے اپنی بہن ام حبیبہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی بیوی سے کہ کہا اُسنے سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو شخص محافظت کرے چار رکعتون پر جو قبل ظہر کے ہین اور چار رکعتون
پر جو بعد اُس کے ہین تو اُسکو اللہ تعالیٰ آگ پر حرام کر دیتا ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور قاسم وہ ابن عبدالرحمٰن
ہے جسکی کنیت ابا عبدالرحمان ہی اور وہ غلام عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کا ہی۔ اور وہ ثقہ ہی شام کا رہنے والا ہی اور وہ ابی امامہ کا مصاحب
ہے **باب** قبل عصر کے چار رکعتون کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے بندار محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے
ابی اسحاق سے اُسنے عاصم بن ضمرہ سے اُسنے علی سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل عصر کے چار رکعتین پڑھا کرتے تھے فصل کرتے تھے درمیان اُنکے
ساتھ سلام کے اوپر فرشتون مقربین کے اور اوپر اُنکے جو اُنکے تابع ہین مسلمانون اور مومنون سے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو سے
کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہی اور اسحاق بن ابراہیم نے اختیار کیا ہے کہ ان چار رکعتون مین جو قبل عصر کے ہین فصل نہ کیا جاوے اور اُسنے اس
حدیث سے حجت پکڑی ہی اور کہا اُسنے مراد اس قول سے کہ درمیان انکے ساتھ سلام کے فصل کیا جاوے[1] تشہد ہی اور امام شافعی اور احمد رح کا مذہب ہے
کہ نماز رات اور دن کی دو دو رکعت ہے یہ دونون فصل کو پسند کرتے ہین **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسیٰ اور احمد بن ابراہیم اور محمود بن غیلان اور کئی
اور لوگون نے کہا انھون نے حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن مسلم بن مہران نے سنا اُسنے اپنے دادا سے اُس نے ابن عمر سے
اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے رحمت کرے اللہ تعالےٰ اُس مرد پر جو قبل عصر کے چار رکعتین پڑھے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن
غریب ہے **باب** مغرب کے بعد دو رکعتون کے بیان مین اور اُنمین قرات کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے
بدل بن محبر نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالملک بن سعدان نے عاصم بن بہدلہ سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے عبداللہ بن مسعود سے یہ کہ کہا اُسنے مین شمار نہین کر سکتا کہ جسقدر مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہو کہ پڑھتے تھے بعد مغرب کے دو رکعتون مین اور قبل نماز فجر کے دو رکعتون مین ساتھ قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد
کے اور اس باب مین ابن عمر سے روایت ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی غریب ہی اس طریق سے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبدالملک بن معدان
سے جو مروی ہے عاصم سے **باب** اس بیان مین کہ ان دو رکعتون کو گھر مین پڑھے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے

[1] یعنی سلام سے مراد تشہد ہے حقیقۃً سلام مراد نہین اگر غور سے احادیث کیطرف دیکھا جائے تو حق یہی معلوم ہوتا ہی کہ خواہ رات ہو یا دن جو چار رکعتین پڑھتے ہون سنتون سے یا نفلون سے ان مین
سلام کے ساتھ فصل کرنا اولیٰ ہی جیسا کہ امام شافعی اور احمد کا مذہب ہے کہ ہر دو رکعت مین سلام پھیرنا بہتر ہے ۱۲

عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین بعد المغرب فی بیتہ وفی الباب عن رافع بن خدیج وکعب بن عجرۃ **قال** ابو عیسی حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح **حدثنا** الحسن بن علی الحلوانی نا عبد الرزاق نا معمر عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال حفظت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر رکعات کان یصلیها باللیل والنهار رکعتین قبل الظهر ورکعتین بعدها ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء الاٰخرۃ قال وحدثتنی حفصۃ انہ کان یصلی قبل الفجر رکعتین ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** الحسن بن علی نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهری عن سالم عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **قال** ابو عیسی ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی فضل التطوع ست رکعات بعد المغرب **حدثنا** ابو کریب یعنی محمد بن العلاء الهمدانی الکوفی نا زید بن الحباب نا عمر بن ابی خثعم عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی بعد المغرب ست رکعات لم یتکلم فیما بینهن بسوء عدلن لہ بعبادۃ ثنتی عشرۃ سنۃ **قال** ابو عیسی وقد روی عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی بعد المغرب عشرین رکعۃ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ **قال** ابو عیسی حدیث ابی هریرۃ حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث زید بن الحباب عن عمر بن ابی خثعم قال وسمعت محمد بن اسمعیل یقول عمر بن عبد اللہ بن ابی خثعم منکر الحدیث وضعفہ جدا **باب** ما جاء فی الرکعتین بعد العشاء **حدثنا** ابو سلمۃ یحیی بن خلف نا بشر بن المفضل عن خالد الحذاء عن عبد اللہ بن شقیق قال سالت عائشۃ عن صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت کان یصلی قبل الظهر رکعتین وبعدها رکعتین وبعد المغرب ثنتین وبعد العشاء رکعتین وقبل الفجر ثنتین وفی الباب عن علی وابن عمر **قال** ابو عیسی حدیث عبد اللہ بن شقیق عن عائشۃ حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء ان صلوٰۃ اللیل مثنی مثنی **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال صلوٰۃ اللیل مثنی مثنی فاذا خفت الصبح فاوتر بواحدۃ واجعل اٰخر صلوٰتک وترا

اُسنے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتین بعد مغرب کے آپ کے گھر مین پڑھی ہین اور اس باب مین روایت ہے رافع بن خدیج اور کعب بن عجرہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی حلوانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دس رکعتین یاد رکھتا ہون کہ آپ اُنکو رات اور دن مین پڑھا کرتے تھے دو رکعتین قبل ظہر کے اور دو رکعتین بعد اُسکے اور دو رکعتین بعد مغرب کے اور دو رکعتین بعد عشاء کے کہا اُسنے اور حدیث کی مجھسے حفصہ نے کہ آپ قبل فجر کے دو رکعتین پڑھا کرتے تھے یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** نفلون کی فضیلت کے بیان مین جو بعد مغرب کے چھ رکعتین ہین **حدیث** کی ہمسے ابو کریب یعنی محمد بن علاء ہمدانی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن ابی خثعم نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بعد مغرب کے چھ رکعات پڑھے انمین کوئی بُری بات نکرے وہ رکعتین اُسکے لئے بارہ برس کی عبادت کے برابر ہوتی ہین **کہا** ابو عیسیٰ نے اور مروی ہی بواسطہ حضرت عائشہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص بعد مغرب کے بیس رکعتین پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسکے لیے جنت مین گھر تیار کرتا ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق زید بن حباب سے جو راوی ہی عمر بن ابی خثعم سے کہا ترمذی نے اور سنا مین نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ کہتا عمر بن عبداللہ بن ابی خثعم منکر الحدیث ہی اور اُسنے اسکو بہت ضعیف کیا ہی **باب** بعد عشا کے دو رکعتون کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابو سلمہ یعنی یحییٰ بن خلف نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے خالد حذاء سے اُسنے عبداللہ بن شقیق سے کہا اُسنے مین نے حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال پوچھا تو کہا اُسنے آنحضرت قبل ظہر کے دو رکعتین پڑھا کرتے تھے اور بعد اُسکے دو رکعتین اور بعد مغرب کے دو اور بعد عشا کے دو رکعت اور قبل فجر کے دو۔ اور اس باب مین روایت ہی حضرت علی اور ابن عمر سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن شقیق کی عائشہ سے حسن صحیح ہے **باب** اس بیان مین کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے رات کی نماز دو دو رکعت ہے سو جب تو صبح کا خوف کرے تو ایک رکعت وتر پڑھ اور آخر نماز اپنی وتر کر

ف اس امر کو وجوب پر حمل کرنے سے قرینہ نماز رات کا مانع ہی کیونکہ رات کی نماز بالاتفاق واجب نہین پس اسکا آخر کیونکر واجب ہوگا اور نیز بروایت صحیحین اور موطا کی جو عائشہ سے اور ترمذی اور ابن ماجہ اور احمد مین ام سلمہ اور ابی امامہ وغیرہ سے مروی ہو کہ فرمایا آپنے رات کو اٹھنا مشکل ہو جب کوئی تم مین سے وتر پڑھے تو چاہیے کہ دو رکعت بعد انکے پڑھے سو اگر رات کو تہجد کی نماز کیلئے کھڑا ہو گیا ہو تو فبہا ورنہ یہ دو رکعتین کافی ہونگی

وفی الباب عن عمرو بن عبسۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم ان صلوۃ اللیل مثنی مثنی وھو قول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق **باب** ما جاء فی فضل صلوۃ اللیل **حدثنا** قتیبۃ نا ابو عوانۃ عن ابی بشر عن حمید بن عبد الرحمٰن الحمیری عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد شھر رمضان شھر اللہ المحرم وافضل الصلوٰۃ بعد الفریضۃ صلوۃ اللیل وفی الباب عن جابر وبلال وابی امامۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن وابو بشر اسمہ جعفر بن ایاس وھو جعفر بن ابی وحشیۃ **باب** ما جاء فی وصف صلوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل **حدثنا** اسحٰق بن موسیٰ الانصاری نا معن نا مالک عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی سلمۃ انہ اخبرہ انہ سئل عائشۃ کیف کانت صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فقالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ یصلی اربعا فلا تسئل عن حسنھن وطولھن ثم یصلی اربعا فلا تسئل عن حسنھن وطولھن ثم یصلی ثلاثا فقالت عائشۃ فقلت یا رسول اللہ اتنام قبل ان توتر فقال یا عائشۃ ان عینی تنامان ولا ینام قلبی **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** اسحٰق بن موسیٰ الانصاری نا معن بن عیسیٰ نا مالک عن ابن شھاب عن عروۃ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی من اللیل احدی عشرۃ رکعۃ یوتر منھا بواحدۃ فاذا فرغ منھا اضطجع علی شقہ الایمن ثنا قتیبۃ عن مالک عن ابن شھاب نحوہ **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح **باب** منہ **حدثنا** ابو کریب نا وکیع عن شعبۃ عن ابی جمرۃ عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل ثلاث عشرۃ رکعۃ **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح **باب** منہ **حدثنا** ھناد نا ابو الاحوص عن الاعمش عن ابراھیم عن الاسود عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل تسع رکعات وفی الباب عن ابی ھریرۃ وزید بن خالد والفضل بن عباس

اور اس باب مین عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اس پر ہے کہ نماز رات کی دو دو رکعت ہے اور یہی قول سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا ہے **باب** رات کی نماز کی فضیلت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے ابی بشر سے اُسنے حمید بن عبد الرحمٰن حمیری سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب روزون سے افضل روزہ بعد رمضان کے مہینہ اللہ کا ہے جو محرم ہے اور سب نماز دن سے افضل نماز بعد فرضون کے نماز رات کی ہے اور اس باب مین روایت ہے جابر اور بلال اور ابی امامہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے اور ابو البشر نام اسکا جعفر بن ایاس ہے اور یہ جعفر بن ابی وحشیہ ہے **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے وصف کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے مالک سے اُس نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُس نے ابی سلمہ سے یہ کہ اُس نے اُسکو خبر دی ہے کہ اُسنے حضرت عائشہ رضہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز رمضان مین کس طرح تھی پس کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان وغیرہ مین گیارہ رکعت سے زیادہ نہین پڑھتے تھے۔ چار رکعتین پڑھتے سو تو اُنکے حسن اور لنبائی سے سوال مت کر پھر چار پڑھتے سو تو اُنکے حسن اور لنبائی سے سوال مت کر پھر تین پڑھتے تھے سو کہا عائشہ نے پھر مین نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو رہتے ہین پس فرمایا آپ نے اے عائشہ میری آنکھین سوتی ہین اور میرا دل نہین سوتا۔ **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسےٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن بن عیسےٰ نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابن شہاب سے اُسنے عروہ سے اُس نے عائشہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات مین گیارہ رکعت پڑھتے تھے ساتھ ایک کے ان مین سے وتر کرتے تھے۔ پس جب انسے فارغ ہو جاتے تو اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے مالک سے اُس نے ابن شہاب سے مثل اُس کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے شعبہ سے اُس نے ابی جمرہ سے اُس نے ابن عباس نے کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات مین تیرہ رکعت پڑھتے تھے **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُس نے اسود سے اُس نے عائشہ سے کہا اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات مین نو رکعت پڑھا کرتے تھے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور زید بن خالد اور فضل بن عباس سے

قال ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن غريب من هذا الوجه ورواه سفيان الثورى عن الاعمش نحو هذا حدثنا بذلك محمود بن غيلان نا يحيى بن ادم عن سفيان عن الاعمش **قال** ابو عيسى واكثر ما روى عن النبى صلى الله عليه وسلم فى صلوة الليل ثلاث عشرة ركعة مع الوتر واقل ما وصف من صلوته من الليل تسع ركعات **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن قتادة عن زرارة بن اوفى عن سعد بن هشام عن عائشة قالت كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا لم يصل من الليل منعه من ذلك النوم او غلبته عيناه صلى من النهار ثنتى عشرة ركعة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** عباس هو ابن عبد العظيم العنبرى نا عتاب بن المثنى عن بهز بن حكيم قال كان زرارة بن اوفى قاضى البصرة فكان يؤم بنى قشير فقرأ يوما فى صلوة الصبح فاذا نقر فى الناقور فذلك يومئذ يوم عسير خر ميتا وكنت فى من احتمله الى داره **قال** ابو عيسى وسعد بن هشام هو ابن عامر الانصارى وهشام بن عامر هو من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء فى نزول الرب تبارك وتعالى الى السماء الدنيا كل ليلة **حدثنا** قتيبة نا يعقوب بن عبد الرحمن الاسكندرانى عن سهيل بن ابى صالح عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ينزل الله تبارك وتعالى الى السماء الدنيا كل ليلة حين يمضى ثلث الليل الاول فيقول انا الملك من ذا الذى يدعونى فاستجيب له من ذا الذى يسالنى فاعطيه من ذا الذى يستغفرنى فاغفر له فلا يزال كذلك حتى يضئ الفجر وفى الباب عن على بن ابى طالب وابى سعيد ورفاعة الجهنى وجبير بن مطعم وابن مسعود وابى الدرداء وعثمان بن ابى العاص **قال** ابو عيسى حديث ابى هريرة حديث حسن صحيح وقد روى هذا الحديث من اوجه كثيرة عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال ينزل الله تبارك وتعالى حين يبقى ثلث الليل الاخر وهذا اصح الروايات

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی اس وجہ سے حسن غریب ہے اور روایت کیا اسکو سفیان ثوری نے اعمش سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن آدم نے سفیان سے اُسنے اعمش سے **کہا** ابو عیسیٰؒ نے اور زیادہ سے زیادہ نوافل رات کی نماز کے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہین تیرہ رکعت ہین مع وتر دن کے اور کم سے کم نوافل جو آنحضرت کی رات کی نماز کے بیان کئے گئے نو رکعت ہین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُس نے زرارہ بن اوفی سے اُس نے سعد بن ہشام سے اُس نے عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ رات کی نماز نہ پڑھتے منع کرتی اُس سے آپ کو نیند یا آپ کی آنکھین مبارک آپ پر غالب ہو جاتین تو دن کو بارہ رکعت پڑھتے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے عباس نے جو عبد العزیز عنبری کا بیٹا ہے کہا حدیث کی ہم سے عتاب بن مثنی نے بہز بن حکیم سے کہا اُس نے زرارہ بن اوفی بصرہ کا قاضی تھا سو وہ بنی قشیر کی امامت کراتا تھا پس اُس نے ایک دن صبح کی نماز مین یہ آیت پڑھی فاذا نقر فی الناقور فذلک یومئذ یوم عسیر تو فوت ہو کر گر پڑا اور مین اُن شخصون مین تھا جو اُسکو اُٹھا کر اُسکے گھر کی طرف لائے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور سعد بن ہشام وہ ابن عامر انصاری ہے اور ہشام بن عامر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے ہے **باب** اس بیان مین کہ پروردگار تبارک وتعالیٰ ہر رات مین آسمان دنیا کی طرف نازل ہوتا ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے یعقوب بن عبد الرحمن اسکندرانی نے سہیل بن صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ ہر ایک رات مین آسمان دنیا کی طرف جبکہ پہلی رات سے تہائی گذر جاتی ہے نازل ہوتا ہے اور فرماتا ہے مین ہون بادشاہ کون ہے وہ شخص جو مجھسے دعا مانگے۔ تو مین اُسکی دعا قبول کرون۔ کون ہے وہ شخص جو مجھسے سوال کرے تو مین اُسکو دون۔ کون ہے جو مجھسے بخشش مانگے تو مین اُس پر بخشش کرون پس اللہ تعالیٰ اسی طرح سے فرماتا رہتا ہے یہانتک کہ فجر روشن ہو جاتی ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے علی بن ابی طالب اور ابی سعید اور رفاعہ جہنی اور جبیر بن مطعم اور ابن مسعود اور ابی الدرداء اور عثمان بن ابی العاص سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہے اور یہ روایت کئی وجہ سے بواسطہ ابو ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے اللہ تبارک وتعالیٰ جبکہ رات کی آخر کی تہائی باقی رہتی ہے۔ نازل ہوتا ہے اور یہ سب سے صحیح روایت ہے۔

[1] مؤلف کی غرض اس کلام سے یہ ہے کہ آنحضرت کی نماز جو مختلف تعداد سے منقول ہے اسمین کچھ تباین نہین کیونکہ کبھی آپ نے تیرہ رکعت نماز پڑھی ہے کبھی گیارہ کبھی نو۔ تیرہ رکعت سے زیادہ نہین پڑھی نو سے کم نہین ۱۲ منہ [2] یہ روایت مؤلف نے زرارہ بن اوفی کی فضیلت بیان کرنے کے واسطے ذکر کی ہے جو راوی پچھلی حدیث کا ہے ۱۲ ز ح

باب ماجاء فی القراءۃ باللیل **حدثنا** محمود بن غیلان نا یحیی بن اسحٰق نا حماد بن سلمۃ عن ثابت البنانی عن عبد اللہ بن رباح الانصاری عن ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر مررت بک وانت تقرأ وانت تخفض من صوتک فقال انی اسمعت من ناجیت قال ارفع قلیلا وقال لعمر مررت بک وانت ترفع صوتک فقال انی اوقظ الوسنان واطرد الشیطان قال اخفض قلیلا وفی الباب عن عائشۃ وام ھانی وانس وام سلمۃ وابن عباس **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن معٰویۃ بن صالح عن عبد اللہ بن ابی قیس قال سألت عائشۃ کیف کان قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فقالت کل ذلک قد کان یفعل ربما اسر بالقراءۃ وربما جھر فقلت الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ **قال** ابو عیسٰی ھٰذا حدیث صحیح غریب **قال** ابو عیسٰی حدیث ابی قتادۃ حدیث غریب وانما اسندہ یحیی بن اسحاق عن حماد بن سلمۃ واکثر الناس انما رووا ھٰذا الحدیث عن ثابت عن عبد اللہ بن رباح مرسلا **حدثنا** ابوبکر محمد بن نافع البصری نا عبد الصمد بن عبد الوارث عن اسمٰعیل بن مسلم العبدی عن ابی المتوکل الناجی عن عائشۃ قالت قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم بایۃ من القراٰن لیلۃ **قال** ابو عیسٰی ھٰذا حدیث حسن غریب من ھٰذا الوجہ **باب** ماجاء فی فضل صلوۃ التطوع فی البیت **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا عبد اللہ بن سعید بن ابی ھند عن سالم ابی النضر عن بسر بن سعید عن زید بن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال افضل صلوتکم فی بیوتکم الا المکتوبۃ وفی الباب عن عمر بن الخطاب وجابر بن عبد اللہ وابی سعید وابی ھریرۃ وابن عمر وعائشۃ وعبد اللہ بن سعد وزید بن خالد الجھنی **قال** ابو عیسٰی حدیث زید بن ثابت حدیث حسن

باب رات کی قرأت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن اسحٰق نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی سے اُسنے عبد اللہ بن رباح انصاری سے اُسنے ابی قتادہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق سے فرمایا مین تیرے پاس گیا اور تو پڑھ رہا تھا اُس حالت مین کہ تو اپنی آواز کو پست کرتا تھا سو کہا حضرت ابوبکر نے مین سُناتا ہون اُسکو جس سے باتین کرتا ہون فرمایا آپنے تھوڑی سی آواز بلند کر۔ اور فرمایا آپنے حضرت عمر سے مین تیرے پاس گیا اور تو پڑھ رہا تھا اُس حالت مین کہ تو اپنی آواز کو بلند کرتا تھا پس کہا حضرت عمر نے مین سونے والون کو جگاتا ہون اور شیطان کو بھگاتا ہون فرمایا آپنے تھوڑی سی آواز پست کر اور اس باب مین روایت ہے عائشہ اور ام ہانی اور انس اور ام سلمہ اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے معاویہ بن صالح سے اُسنے عبد اللہ بن ابی قیس سے کہا اُسنے مین نے حضرت عائشہ سے سوال کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی قرأت کس طرح تھی۔ پس فرمایا حضرت عائشہ نے ہر طرح پڑھتے تھے کئی وقت آہستہ قرأت پڑھتے تھے اور کئی وقت اونچی۔ عبد اللہ بن ابی قیس کہتا ہے پس مین نے کہا تمام حمد ہے واسطے اُس ذات کے جس نے دین مین آسانی کی ہے **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث صحیح غریب ہے **کہا** ابو عیسٰی نے حدیث ابی قتادہ کی غریب ہے اور کسی نے اسکو سوائے یحیی بن اسحاق کے جو راوی ہے حماد بن سلمہ سے مسند نہین کیا۔ اور اکثر لوگون نے اس حدیث کو بواسطہ ثابت کے عبد اللہ بن رباح سے مرسل روایت کیا ہی **حدیث** کی ہمسے ابوبکر یعنے محمد بن نافع بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے اسماعیل بن مسلم عبدی سے اُسنے ابی المتوکل ناجی سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات مین ساتھ قرآن کی ایک آیت کے کھڑے ہوئے **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے

باب گھر مین نفلی نماز پڑھنے کے فضیلت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند نے سالم ابی النضر سے اُسنے بسر بن سعید سے اُسنے زید بن ثابت سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے افضل نماز تمھاری تمھارے گھرون مین ہے مگر فرضی۔ اور اس باب مین روایت ہے عمر بن خطاب اور جابر بن عبد اللہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور عائشہ اور عبد اللہ بن سعد اور زید بن خالد جہنی سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسٰی نے حدیث زید بن ثابت کی حسن ہے۔

---

[1] آنحضرت ایک رات مین جبکہ تہجد کا وقت تھا حضرت ابوبکر کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہی اور آواز انکی بہت پست تھی سنائی نہ دیتی تھی صبح کو آنحضرت نے ابوبکر صدیق سے فرمایا کہ مین تیرے پاس گیا تھا اور تو نماز پڑھ رہا تھا اور بہت آہستہ آہستہ قرأت پڑھ رہا تھا حضرت ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ مین تو اللہ تعالیٰ سے باتین کرتا ہون یعنی قرآن مجید کا پڑھنا اللہ تعالیٰ سے باتین کرنا ہی اور وہ خواہ کسیقدر آواز پست ہو سمجھ جاتا ہی پھر مین کیون پکار کر پڑھون آپنے فرمایا کسیقدر زور سے پڑھ اسی رات مین آنحضرت حضرت عمر کے پاس تشریف لیگئے جب صبح ہوئی تو اس سے کہا کہ مین تیرے پاس گیا اور تو نماز مین قرآن بلند آواز سے پڑھ رہا تھا۔ حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ مین قرآن زور سے اسلیئے پڑھتا ہون کہ جو لوگ سوئے ہوئے ہون وہ بھی جاگ پڑین اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہون کی بخشش مانگتا ہون اور نیز شیطان کو بھگاتا ہون کہ وہ اونچے قرآن پڑھنے سے بھاگ جاتا ہی حضرت نے فرمایا کہ اسقدر اونچا نہ پڑھ اپنی آواز کو کسیقدر پست کر غرض یہ کہ رات کی نماز مین نہ تو آواز کو بہت پست کرنا چاہیئے اور نہ بہت بلند کرنا چاہیئے درمیانی آواز سے پڑھنا چاہیئے

حم امور ملکت خویش خسروان دانند مؤلف نے اس باب مین تین حدیثین ذکر کی ہین انسے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت کی قرأت کا حال مختلف تھا کبھی بلند آواز کبھی آہستہ کبھی بہت قرآن پڑھتے کبھی تھوڑا جیسا کہ طبیعت کی نشاط ہوتی ۱۲

وقد اختلفوا فی روایۃ ھذا الحدیث فرواہ موسیٰ بن عقبۃ وابراھیم بن ابی النضر مرفوعا واوقفہ بعضھم ورواہ مالک عن ابی النضر ولم یرفعہ والحدیث المرفوع اصح **حدثنا** اسحٰق بن منصور نا عبداللہ بن نمیر عن عبیداللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوا فی بیوتکم ولا تتخذوھا قبورا **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح

ابواب الوتر

باب ماجاء فی فضل الوتر **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث بن سعد عن یزید بن ابی حبیب عن عبداللہ بن راشد الزوفی عن عبداللہ بن ابی مرۃ الزوفی عن خارجۃ بن حذافۃ انہ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ امدکم بصلوٰۃ ھی خیر لکم من حمر النعم الوتر جعلہ اللہ لکم فیما بین صلوٰۃ العشاء الی ان یطلع الفجر وفی الباب عن ابی ھریرۃ وعبداللہ بن عمرو وبریدۃ وابی بصرۃ صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم **قال** ابو عیسیٰ حدیث خارجۃ بن حذافۃ حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث یزید بن ابی حبیب وقد وھم بعض المحدثین فی ھذا الحدیث فقال عبداللہ بن راشد الزرقی وھو وھم **باب** ماجاء ان الوتر لیس بحتم **حدثنا** ابو کریب نا ابو بکر بن عیاش نا ابو اسحاق عن عاصم بن ضمرۃ عن علی قال الوتر لیس بحتم کصلوتکم المکتوبۃ ولکن سن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ وتر یحب الوتر فاوتروا یا اھل القرآن وفی الباب عن ابن عمر وابن مسعود وابن عباس **قال** ابو عیسیٰ حدیث علی حدیث حسن وروی سفیان الثوری وغیرہ عن ابی اسحاق عن عاصم بن ضمرۃ عن علی قال الوتر لیس بحتم کھیئۃ الصلوٰۃ المکتوبۃ ولکن سنۃ سنھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا بذلک بندار نا عبدالرحمٰن بن مھدی عن سفیان وھذا اصح من حدیث ابی بکر بن عیاش وقد روی منصور بن المعتمر عن ابی اسحٰق نحو روایۃ ابی بکر بن عیاش **باب** ماجاء فی کراھیۃ النوم قبل الوتر **حدثنا** ابو کریب نا زکریا بن ابی زائدۃ عن اسرائیل عن عیسیٰ بن ابی عزۃ عن الشعبی عن ابی ثور الازدی عن ابی ھریرۃ قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اوتر قبل ان انام

اور لوگون نے اس حدیث کی روایت مین اختلاف کیا ہے سو موسیٰ بن عقبہ اور ابراہیم بن ابی النضر نے تو اسکو مرفوع روایت کیا ہے اور بعضون نے اسکو وقف کیا ہی اور روایت کیا اسکو مالک نے ابی النضر سے اور مرفوع نہین کیا اور حدیث مرفوع سب سے صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے اسحٰق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن نمیر نے عبیداللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اپنے گھر دن مین نماز پڑھو۔ اور اُنکو قبرین[له] نہ بناؤ **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے

ابواب الوتر

باب نماز وتر کی فضیلت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے عبداللہ بن راشد زوفی سے اُسنے عبداللہ بن ابی مرہ زوفی سے اُسنے خارجہ بن حذافہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمپر نکلے تو فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے تمکو ساتھ ایک نماز ایسی کے مدد دی ہے جو تمھارے لئے سرخ اونٹون سے بہتر ہی وہ نماز وتر ہے اللہ تعالیٰ نے اسکو تمھارے لئے درمیان نماز عشا کے چڑھنے صبح تک مقرر کیا ہی اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو اور بریدہ اور ابی بصرہ سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مصاحب ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث خارجہ بن حذافہ کی غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق یزید بن حبیب سے اور بعض محدثین نے اس حدیث مین وہم کیا ہی اور کہا ہے عبداللہ بن راشد زرقی اور یہ وہم ہی۔

باب اس بیان مین کہ وتر واجب نہین ہی **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسحٰق نے عاصم بن ضمرہ سے اُسنے علی سے کہا اُسنے وتر واجب نہین ہی مثل نماز تمھاری فرضی کے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائی ہے فرمایا ہی کہ اللہ تعالیٰ وتر ہی یعنے اکیلا ہی دوست رکھتا ہی وتر کو پس اے مومنو وتر پڑھو۔ اور اس باب مین روایت ہی ابن عمر اور ابن مسعود اور ابن عباس سے۔ **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہی اور روایت کی ہی سفیان ثوری وغیرہ نے ابی اسحاق سے اُسنے عاصم بن ضمرہ سے اُسنے حضرت علی سے کہ کہا اُسنے وتر واجب نہین مثل نماز تمھاری فرضی کے لیکن ایسی سنت ہی کہ اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا ہی **حدیث** کی ہمکو ساتھ اس کے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمٰن بن مہدی نے سفیان سے۔ اور یہ حدیث ابی بکر بن عیاش کی حدیث سے صحیح ہی۔ اور روایت کی ہی منصور بن معتمر نے ابی اسحاق سے مثل روایت ابی بکر بن عیاش کے **باب** اس بیان مین کہ وتر سے پہلے سونا مکروہ ہی **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے زکریا بن ابی زائدہ نے اسرائیل سے اُسنے عیسیٰ بن ابی عزہ سے اُسنے شعبی سے اُسنے ابی ثور ازدی سے اُس نے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہی کہ سونیسے پہلے وتر کو پڑھوں۔

[له] یہ الفاظ تفسیر پہلے الفاظ کے ہین یعنے اپنے گھر دن مین بھی نماز پڑھا کرو اور ایسے نہ اُن کو کرو کہ قبر کی طرح ہو جائین یعنے جیسے قبرون مین نماز نہین پڑھتے ایسے اُنمین بھی نماز نہ پڑہو ۱۲

قال عیسی بن ابی عزۃ وکان الشعبی یوتر اول اللیل ثم ینام وفی الباب عن ابی ذر **قال** ابو عیسی حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن غریب من ہذا الوجہ وابو ثور الازدی اسمہ حبیب بن ابی ملیکۃ وقد اختار قوم من اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدہم ان لا ینام الرجل حتی یوتر وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من خشی منکم ان لا یستیقظ من اخر اللیل فلیوتر من اولہ ومن طمع منکم ان یقوم من اخر اللیل فلیوتر من اخر اللیل فان قراءۃ القراٰن فی اخر اللیل محضورۃ وہی افضل **حدثنا** بذلک ہناد نا ابو معٰویۃ عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ما جاء فی الوتر من اول اللیل واخرہ **حدثنا** احمد بن منیع نا ابو بکر بن عیاش نا ابو حصین عن یحیی بن وثاب عن مسروق انہ سال عائشۃ عن وتر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت من کل اللیل قد اوتر اولہ واوسطہ واخرہ فانتہی وترہ حین مات فی وجہ السحر **قال** ابو عیسی ابو حصین اسمہ عثمان بن عاصم الاسدی وفی الباب عن علی وجابر وابی مسعود الانصاری وابی قتادۃ **قال** ابو عیسی حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح وہو الذی اختارہ بعض اہل العلم الوتر من اخر اللیل **باب** ما جاء فی الوتر بسبع **حدثنا** ہناد نا ابو معٰویۃ عن الاعمش عن عمرو بن مرۃ عن یحیی بن الجزار عن ام سلمۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بثلاث عشرۃ فلما کبر وضعف اوتر بسبع وفی الباب عن عائشۃ **قال** ابو عیسی حدیث ام سلمۃ حدیث حسن وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الوتر بثلاث عشرۃ واحدی عشرۃ وتسع وسبع وخمس وثلاث وواحدۃ قال اسحٰق بن ابراہیم معنی ما روی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بثلاث عشرۃ قال انما معناہ انہ کان یصلی من اللیل ثلاث عشرۃ رکعۃ مع الوتر فنسبت صلوٰۃ اللیل الی الوتر وروی فی ذلک حدیثا عن عائشۃ واحتج بما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اوتروا یا اہل القراٰن قال انما عنی بہ قیام اللیل یقول انما قیام اللیل علی اصحاب القراٰن **باب** ما جاء فی الوتر بخمس **حدثنا** اسحٰق بن منصور نا عبد اللہ بن نمیر نا ہشام بن عروۃ عن ابیہ

کہا عیسیٰ بن ابی عزہ نے اور شعبی اول رات کو وتر پڑھتا پھر سو رہتا اور اس باب میں روایت ہی ابی ذر سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی اس وجہ سے حسن غریب ہی اور ابو ثور ازدی کا نام حبیب بن ابی ملیکہ ہی اور ایک قوم نے اہل علم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور من بعد ہم سے اختیار کیا ہو کہ آدمی سوئے نہیں تاکہ وتر پڑھ لے اور مروی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جس شخص کو تم میں سے یہ خوف ہو کہ وہ آخر رات کو نہیں جاگ سکیگا تو چاہیے کہ وہ اول رات کو وتر پڑھ لے اور جسکو آخر رات میں کھڑا ہونے کی امید ہو تو چاہئے کہ وہ آخر رات کو وتر پڑھے اسلئے کہ آخر رات میں قرآن پڑھنے سے فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ افضل ہی **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی سفیان سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** نماز وتر کی اول رات اور آخر رات پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمکو احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے کہا حدیث کی ہمسے ابو حصین نے یحییٰ بن وثاب سے اُسنے مسروق سے یہ کہ اُسنے حضرت عائشہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وتروں کی بابت سوال کیا پس کہا اُسنے ہر ایک حصہ رات میں آپنے وتر پڑھے ہیں اول میں اوسط میں آخر میں اور جب فوت ہوئے ہیں تو آپ کے وتر سحری کے وقت مقرر ہوئے ہیں **کہا** ابو عیسیٰ نے ابو حصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے اور اس باب میں روایت ہی حضرت علی اور جابر اور ابی مسعود انصاری اور ابی قتادہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے اور اسی کو بعض اہل علم نے اختیار کیا ہے کہ وتر آخر رات میں ہے **باب** اس بیان میں کہ وتر سات رکعت ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے عمرو بن مرہ سے اُسنے یحییٰ بن جزار سے اُسنے ام سلمہ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت وتر پڑھا کرتے تھے پس جب بوڑھے ہوے اور ضعیف ہوگئے تو سات رکعت وتر پڑھی۔ اور اس باب میں حضرت عائشہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ام سلمہ کی حسن ہے۔ اور مروی ہی آنحضرتؐ سے کہ وتر تیرہ رکعت ہے اور گیارہ اور نو اور سات اور پانچ اور تین اور ایک **کہا** اسحاق بن ابراہیم نے معنے اس روایت کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت وتر پڑھتے تھے یہ ہیں کہ رات کی نماز تیرہ رکعت مع وتروں کے پڑھتے تھے سو نماز رات کی وتروں کی طرف نسبت کی گئی ہے۔ اور اُسنے اسمیں حدیث عائشہ کی روایت کی ہے اور دلیل پکڑی اُس نے ساتھ اس روایت کے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ فرمایا آپنے اے قرآن والو وتر پڑھا کرو کہا اُس نے مراد اس سے آنحضرتؐ کی رات کا قیام ہے کیونکہ قیام رات کا قرآن والوں پر ہی **باب** نماز وتر کی پانچ رکعت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے اسحٰق بن منصور نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن نمیر نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے

عن عائشة قالت كانت صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم من الليل ثلث عشرة ركعة يوتر من ذلك بخمس لا يجلس في شيء منهن الا في اٰخرهن فاذا اذن المؤذن قام فصلى ركعتين خفيفتين وفي الباب عن ابي ايوب **قال** ابو عيسىٰ وحديث عائشة حديث حسن صحيح وقد رأى بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم الوتر بخمس وقالوا لا يجلس في شيء منهن الا في اٰخرهن

باب ماجاء في الوتر بثلاث **حدثنا** هناد نا ابوبكر بن عياش عن ابي اسحاق عن الحارث عن علي قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بثلاث يقرأ فيهن بتسع سور من المفصل يقرأ في كل ركعة بثلاث سور اٰخرهن قل هو الله احد وفي الباب عن عمران بن حصين وعائشة وابن عباس وابي ايوب وعبد الرحمٰن بن ابزى عن ابي بن كعب ويروى ايضا عن عبد الرحمٰن بن ابزى عن النبي صلى الله عليه وسلم هكذا روى بعضهم فلم يذكر فيه عن ابي وذكر بعضهم عن عبد الرحمٰن بن ابزى عن اُبي **قال** ابو عيسىٰ وقد ذهب قوم من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم الى هٰذا ورأوا ان يوتر الرجل بثلاث قال سفيان ان شئت اوترت بخمس وان شئت اوترت بثلاث وان شئت اوترت بركعة قال سفيان والذي استحب ان يوتر بثلاث ركعات وهو قول ابن المبارك واهل الكوفة **حدثنا** سعيد بن يعقوب الطالقاني نا حماد بن زيد عن هشام عن محمد بن سيرين قال كانوا يوترون بخمس وبثلاث وبركعة ويرون كل ذلك حسنا

باب ماجاء في الوتر بركعة **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن انس بن سيرين قال سألت ابن عمر فقلت اطيل في ركعتي الفجر فقال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل مثنٰى مثنٰى ويوتر بركعة وكان يصلي الركعتين والاذان في اذنه وفي الباب عن عائشة وجابر والفضل بن عباس وابي ايوب وابن عباس **قال** ابو عيسىٰ حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على هٰذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين رأوا ان يفصل الرجل بين الركعتين والثالثة

اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز تیرہ رکعت تھی انمین پانچ رکعت وتر کرتے تھے انمین سے کسی رکعت مین نہ بیٹھتے تھے مگر آخر رکعت مین پس جب مؤذن اذان دیتا تو کھڑے ہوتے اور ہلکی دو رکعتین پڑھتے اور اس باب مین روایت ہے ابی ایوب سے کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے مذہب ہے کہ وتر پانچ رکعت ہین اور کہا انھون نے انمین سے کسی رکعت مین نہ بیٹھے مگر انکی آخر رکعت مین **باب** نماز وتر کی تین رکعت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو بکر بن عیاش نے ابی اسحاق سے اُسنے حارث سے اُسنے حضرت علی سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر پڑھتے تھے انمین مفصلات سے نو سورتین پڑھتے تھے ہر ایک رکعت مین تین سورتین پڑھتے تھے آخر انکے قل ہو اللہ احد ہے اور اس باب مین روایت ہے عمران بن حصین اور عائشہ اور ابن عباس اور ابی ایوب و عبد الرحمٰن بن ابزی سے جو راوی ہے ابی بن کعب سے اور نیز عبد الرحمٰن بن ابزی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور ایسا ہی روایت کی ہے بعض نے اور اُسنے اسمین اُبی کا ذکر نہین کیا۔ اور ذکر کیا ہے بعض نے روایت کو عبد الرحمٰن بن ابزی سے اُس نے روایت کی ابی سے[1] **کہا** ابو عیسیٰ نے اور ایک قوم اہل علم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسطرف گئی ہے اور کہا انھون نے کہ آدمی تین رکعت وتر پڑھے۔ کہا سفیان نے اگر تیری مرضی ہو تو پانچ رکعت وتر پڑھ اور اگر تیری مرضی ہو تو تین رکعت وتر پڑھ اور اگر تیری مرضی ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ کہا سفیان نے اور مین دوست یہ رکھتا ہون کہ وتر تین رکعت پڑھے جائین اور یہی قول ہے ابن مبارک اور اہل کوفہ کا **حدیث** کی ہمسے سعید بن یعقوب طالقانی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ہشام سے اُسنے محمد بن سیرین سے کہا اُسنے صحابہ کا مذہب تھا کہ نماز وتر پانچ رکعت اور تین رکعت اور ایک رکعت ہے اور جانتے تھے کہ ہر طرح سے پڑھنا بہتر ہے **باب** نماز وتر کے ایک رکعت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے انس بن سیرین سے کہا اُسنے مین نے ابن عمر سے سوال کیا سو کہا مین نے کہ فجر کی دو رکعتون (یعنی سنتون مین) لمبائی کرون پس کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز دو دو رکعت پڑھتے تھے اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے حالانکہ اذان آپ کے کانون[2] مبارک مین ہوتی تھی اور اس باب مین روایت ہے عائشہ اور جابر اور فضل بن عباس اور ابی ایوب اور ابن عباس سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک صحابہ اور تابعین سے اسپر ہے کہ اُنھون نے کہا کہ آدمی درمیان دو رکعت اور تیسری کے

[1] یعنی یہ روایت کبھی تو عبد الرحمٰن بن ابزی سے بلا واسطہ آنحضرت سے منقول ہے اور کبھی ابی کے واسطے سے ۱۲ [2] انس بن سیرین نے ابن عمر سے سوال کیا مین فجر کی سنتون مین قرأت لمبی پڑھا کرون اُسنے جواب دیا کہ آنحضرت سنتین اتنی ہلکی پڑھتے تھے کہ ابھی اذان آپکے کانون مبارک مین ہے یعنی اذان ختم ہونیکے بعد جب شروع کرتے تو گویا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ابھی اذان ہو رہی تھی یعنی بہت جلدی ختم کر لیتے تھے اور باقی روایت جو ابن عمر نے بیان کی ہے وہ سوال سے زائد ہے اس سے ثابت ہوا کہ سوال سے زیادہ جواب دینا جائز ہے ۱۲

یوتر برکعۃ وبہ یقول مالک والشافعی واحمد واسحٰق **باب** ماجاء مایقرأ فی الوتر **حدثنا** علی بن حجر نا شریک عن ابی اسحٰق عن
سعید بن جبیر عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الوتر بسبح اسم ربک الاعلی و قل یاایہا الکفرون و قل ہو اللہ احد
فی رکعۃ رکعۃ و فی الباب عن علی و عائشۃ و عبدالرحمٰن بن ابزی عن ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **قال** ابو عیسیٰ وقد
روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قرأ فی الوتر فی الرکعۃ الثالثۃ بالمعوذتین وقل ہو اللہ احد والذی اختارہ اکثر اہل العلم من اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدہم ان یقرأ بسبح اسم ربک الاعلی و قل یاایہا الکفرون و قل ہو اللہ احد یقرأ فی کل رکعۃ من ذلک
بسورۃ **حدثنا** اسحٰق بن ابراہیم بن حبیب بن الشہید البصری نا محمد بن سلمۃ الحرانی عن خصیف عن عبدالعزیز بن جریج قال
سألت عائشۃ بای شئ کان یوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان یقرأ فی الاولی بسبح اسم ربک الاعلی و فی الثانیۃ بقل
یاایہا الکفرون و فی الثالثۃ بقل ہو اللہ احد و المعوذتین **قال** ابو عیسیٰ وہذا حدیث حسن غریب وعبدالعزیز ہذا والد ابن جریج
صاحب عطاء وابن جریج اسمہ عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج وقد روی ہذا الحدیث یحییٰ بن سعید الانصاری عن عمرۃ عن عائشۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء فی القنوت فی الوتر **حدثنا** قتیبۃ نا ابوالاحوص عن ابی اسحٰق عن برید بن ابی مریم عن ابی الحوراء قال
قال الحسن بن علی علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمات اقولہن فی الوتر اللہم اہدنی فیمن ہدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن
تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت فانک تقضی ولا یقضی علیک وانہ لا یذل من والیت تبارکت ربنا وتعالیت و فی الباب
عن علی **قال** ابو عیسیٰ ہذا حدیث حسن لا نعرفہ الا من ہذا الوجہ من حدیث ابی الحوراء السعدی واسمہ ربیعۃ بن شیبان
ولا نعرف عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی القنوت شیئا احسن من ہذا واختلف اہل العلم فی القنوت فی الوتر فرای عبداللہ بن مسعود القنوت
فی الوتر فی السنۃ کلہا واختار القنوت قبل الرکوع وہو قول بعض اہل العلم وبہ یقول سفیان الثوری وابن المبارک واسحٰق واہل الکوفۃ

وتر میں ایک رکعت پڑھنے سے فصل کرتے تھے۔ اور یہی کہتا ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق **باب** اس بیان میں کہ وتروں میں کیا قرأت پڑھی جائے
حدیث کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے شریک نے ابی اسحٰق سے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نماز وتر میں یہ سورتیں پڑھتے تھے سبح اسم ربک الاعلیٰ اور قل یاایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد ہر ایک رکعت میں ان میں سے ایک سورت پڑھتے اور اس باب میں علی اور عائشہ اور
عبدالرحمٰن بن ابزی سے اُنہوں نے ابی بن کعب سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ تحقیق روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے وتر کی
تیسری رکعت میں سورہ معوذتین اور قل ہو اللہ احد پڑھی۔ مختار اکثر اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور جو اُنکے بعد ہیں یہ ہے کہ ہر رکعت میں ایک ایک سورہ
سبح اسم ربک الاعلیٰ اور قل یاایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد سے پڑھے **حدیث** بیان کی ہم سے اسحٰق بن ابراہیم بن حبیب بن شہید بصری نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن سلمہ
حرانی نے خصیف سے اُنہوں نے عبدالعزیز بن جریج سے کہا اُنہوں نے میں نے حضرت عائشہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ کونسی سورت کے وتر پڑھتے تھے
کہا اُنہوں نے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھتے تھے اور دوسری میں قل یاایہا الکفرون اور تیسری میں قل ہو اللہ احد اور معوذتین **کہا** ابو عیسیٰ نے اور یہ حدیث
حسن غریب ہے اور یہ عبدالعزیز والد ہے ابن جریج کا جو شاگرد عطا کا ہے اور ابن جریج کا نام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ہے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو یحییٰ بن
سعید انصاری نے عمرہ سے اُنہوں نے عائشہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** وتروں میں قنوت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے
ابوالاحوص نے ابی اسحاق سے اُنہوں نے برید بن ابی مریم سے اُنہوں نے ابی الحوراء سے کہا اُنہوں نے کہا حسن بن علی نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کلمے سکھلائے
ہیں جن کو میں وتروں میں پڑھا کروں۔ اللہم اہدنی فیمن ہدیت آلخ اے اللہ ہدایت کر مجھے اُن شخصوں میں جنکو تو نے ہدایت کیا ہے اور معاف کر مجھے اُن میں جنکو تو نے
معاف کیا ہے اور دوست رکھ مجھے اُن شخصوں میں جنکو تو نے دوست رکھا ہے اور برکت دے مجھے اُس چیز میں جو کچھ تو نے دیا ہے اور نگاہ رکھ مجھے بُرائی اُس چیز سے
جو تو نے حکم کیا ہے کیونکہ تو حکم کر سکتا ہے اور تجھ پر کسی کا حکم نہیں چل سکتا اور نہیں ذلیل ہو سکتا وہ شخص جسکو تو دوست رکھے تو برکت والا ہے اے رب ہمارے اور بلند ہے عظمت تیری اور اس
باب میں روایت ہے حضرت علی سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسیوجہ سے یعنی حدیث ابی الحوراء السعدی سے اور نام اسکا ربیعہ بن شیبان ہے اور
نہیں پہچانتے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت میں کوئی دعا جو اس سے بہتر ہو اور اہل علم نے وتروں میں قنوت پڑھنے میں اختلاف کیا ہے پس عبداللہ بن مسعود کا یہ مذہب
ہے کہ وتروں میں قنوت پڑھنی تمام برس میں چاہیے اور اُنہوں نے رکوع سے پہلے قنوت پڑھنے کو اختیار کیا ہے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق اور اہل کوفہ

---

[1] مولف نے جسقدر روایات وتروں کے بارے میں تھیں اسیقدر باب منعقد کئے ہیں غرض یہ ہے کہ وتر آنحضرت سے مختلف طور سے ثابت ہیں خواہ کوئی ایک رکعت پڑھے یا پانچ یا سات آگے رکوع کے ہو یا پیچھے ۱۲

وقد روی عن علی بن ابیطالب انہ کان لا یقنت الا فی النصف الاٰخر من رمضان وکان یقنت بعد الرکوع وقد ذہب بعض اہل العلم
الی ہذا وبہ یقول الشافعی واحمد **باب** ما جاء فی الرجل ینام عن الوتر او ینسیٰ **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع نا عبد الرحمٰن بن زید
بن اسلم عن ابیہ عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن الوتر او نسیہ فلیصل اذا
ذکر واذا استیقظ **حدثنا** قتیبۃ نا عبد اللہ بن زید بن اسلم عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من نام عن وترہ فلیصل اذا اصبح
وہذا اصح من الحدیث الاول سمعت ابا داؤد السنجری یعنی سلیمان بن الاشعث یقول سالت احمد بن حنبل عن عبد الرحمٰن بن زید
بن اسلم فقال اخوہ عبد اللہ لا باس بہ وسمعت محمدا یذکر عن علی بن عبد اللہ انہ ضعف عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم وقال عبد اللہ
بن زید بن اسلم ثقۃ وقد ذہب بعض اہل الکوفۃ الی ہٰذا الحدیث وقالوا یوتر الرجل اذا ذکر وان کان بعد ما طلعت الشمس وبہ یقول
سفیان الثوری **باب** ما جاء فی مبادرۃ الصبح بالوتر **حدثنا** احمد بن منیع نا یحیی بن زکریا بن ابی زائدۃ نا عبید اللہ عن نافع
عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بادروا الصبح بالوتر **قال** ابو عیسیٰ ہذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** الحسن
بن علی الخلال نا عبد الرزاق نا معمر عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی نضرۃ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اوتروا قبل ان تصبحوا **حدثنا** محمود بن غیلان نا عبد الرزاق نا ابن جریج عن سلیمان بن موسیٰ عن نافع عن ابن عمر
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا طلع الفجر فقد ذہب کل صلوٰۃ اللیل والوتر فاوتروا قبل طلوع الفجر **قال**
ابو عیسیٰ وسلیمان بن موسیٰ قد تفرد بہ علی ہٰذا لفظ وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا وتر بعد
صلوٰۃ الصبح وہو قول غیر واحد من اہل العلم وبہ یقول الشافعی واحمد واسحاق لا یرون الوتر بعد صلوٰۃ الصبح

اور علی بن ابی طالب سے مروی ہو کہ وہ رمضان کے نصف آخر میں ہی قنوت پڑھا کرتے تھے اور بعد رکوع کے قنوت پڑھتے تھے اور بعض اہل علم طرف
اسکے گئے ہین اور یہی کہتا ہو امام شافعی اور احمد **باب** اس بیان مین کہ کوئی آدمی وتر پڑھنے سے سوجائے یا بھول جائے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان
نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم نے اپنے باپ سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص وترون سے سوجائے یا اُنکو بھول جائے تو چاہیے کہ پڑھے جب یاد کرے اور جب جاگے **حدیث**
کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن زید بن اسلم نے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو جو شخص اپنے وترون سے سوجائے
تو چاہیے کہ پڑھے جب صبح کرے۔ اور یہ حدیث پہلی حدیث سے اصح ہو۔ سُنا مین نے ابا داؤد سنجری سے یعنی سلیمان بن اشعث سے کہ کہتا مین نے
احمد بن حنبل سے عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم کی بابت سوال کیا تو اُسنے کہا بھائی اُسکا عبد اللہ جو ہی اُسکا کچھ خوف نہین ہو۔ اور سُنا مین نے محمد سے کہ ذکر
کرتا تھا علی بن عبد اللہ سے کہا اُسنے عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم کو ضعیف کیا ہو اور کہا عبد اللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہے[1]۔ اور بعض اہل علم کوفہ اس حدیث
کی طرف گئے ہین اور کہا انھون نے وتر پڑھے آدمی جب یاد کرے اگرچہ بعد طلوع آفتاب کے یاد کرے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری
باب صبح سے وترون کی جلدی کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ نے۔ کہا حدیث
کی ہم سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح سے وترون کی جلدی کرنی چاہیے۔ **کہا**
ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے یحیی ابن
ابی کثیر سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کرنیسے پہلے وتر پڑھو **حدیث** کی ہم سے
محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے ابن جریج نے سلیمان بن موسیٰ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر
سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے جب فجر طلوع ہوتا ہے تو رات کی تمام نماز جاتی رہتی ہے اور وتر بھی۔ سو وتر طلوع
فجر سے پہلے پڑھو[2]۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور سلیمان بن موسیٰ اس لفظ سے منفرد ہوا ہے اور مروی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے
بعد نماز صبح کے وتر نہین ہین۔ اور یہ قول کئی ایک اہل علم کا ہے اور یہی کہتا ہے شافعی و احمد اور اسحٰق یہ لوگ بعد نماز صبح کے وتر جائز نہین رکھتے

[1] غرض اس کلام سے اور کلام احمد بن حنبل سے یہ ہو کہ عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہو اور بھائی اُسکا جو عبد اللہ بن زید بن اسلم ہے وہ ثقہ ہو اسکا کچھ خوف نہین ہے ۱۲

[2] چونکہ وتر آخر شب مین افضل ہو اسلیے حضرت نے فرمایا کہ اسقدر تاخیر وتر مین نکرو کہ صبح ہو جاسے ۱۲

❊ ❊ ❊ ❊ ❊

باب ما جاء لا وتران فی لیلۃ **حدثنا** ھناد نا ملازم بن عمرو قال حدثنی عبداللہ بن بدر عن قیس بن طلق بن علی عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا وتران فی لیلۃ **قال** ابو عیسیٰ ھٰذا حدیث حسن غریب واختلف اھل العلم فی الذی یوتر من اول اللیل ثم یقوم من اٰخرہ فرای بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم نقض الوتر وقالوا یضیف الیھا رکعۃ ویصلی ما بدا لہ ثم یوتر فی اٰخر صلوتہ لانہ لا وتران فی لیلۃ وھو الذی ذھب الیہ اسحٰق وقال بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم اذا اوتر من اول اللیل ثم نام ثم قام من اٰخرہ انہ یصلی ما بدا لہ ولا ینقض وترہ ویدع وترہ علی ما کان وھو قول سفیان الثوری ومالک بن انس واحمد وابن المبارک وھٰذا اصح لانہ قد روی من غیر وجہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد صلی بعد الوتر **حدثنا** محمد بن بشار نا حماد بن مسعدۃ عن میمون بن موسی المرائی عن الحسن عن امہ عن ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بعد الوتر رکعتین وقد روی نحو ھٰذا عن ابی امامۃ وعائشۃ وغیر واحد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ما جاء فی الوتر علی الراحلۃ **حدثنا** قتیبۃ نا مالک بن انس عن ابی بکر بن عمر بن عبدالرحمٰن عن سعید بن یسار قال کنت مع ابن عمر فی سفر فتخلفت عنہ فقال این کنت فقلت اوترت فقال الیس لک فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر علی راحلتہ وفی الباب عن ابن عباس **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وقد ذھب بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم الی ھٰذا ورأوا ان یوتر الرجل علی راحلتہ وبہ یقول الشافعی واحمد واسحاق وقال بعض اھل العلم لا یوتر الرجل علی الراحلۃ فاذا اراد ان یوتر نزل فاوتر علی الارض وھو قول بعض اھل الکوفۃ **باب** ما جاء فی صلوٰۃ الضحٰی **حدثنا** ابو کریب محمد بن العلاء نا یونس بن بکیر عن محمد بن اسحاق حدثنی موسیٰ بن فلان بن انس عن عمہ ثمامۃ بن انس بن مالک عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوٰۃ الضحٰی ثنتی عشرۃ رکعۃ بنی اللہ لہ قصرا فی الجنۃ من ذھب وفی الباب عن ام ھانی وابی ھریرۃ ونعیم بن ھمار وابی ذر وعائشۃ وابی امامۃ وعتبۃ بن عبد السلمی وابن ابی اوفی وابی سعید وزید بن ارقم وابن عباس

باب اس بیان میں کہ دو وتر ایک رات میں نہیں ہیں **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ملازم بن عمرو نے کہا حدیث کی مجھے عبداللہ بن بدر نے قیس بن طلق بن علی سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور اختلاف کیا اہل علم نے اُس شخص کے حق میں جو اول رات میں وتر پڑھے پھر آخر رات میں کھڑا ہو پس بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور من بعدہم سے گمان کیا ہے کہ وتروں کو توڑ دے اور کہا انھوں نے کہ انکی طرف ایک رکعت ملائے اور نماز پڑھے جو اُسکے لیے ظاہر ہو پھر آخر نماز وتر پڑھ لے کیونکہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں اور اسیطرف اسحٰق گیا ہے اور کہا بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے کہ جب اول رات میں وتر پڑھ چکا پھر سو گیا پھر آخر رات کو کھڑا ہو گیا تو نماز پڑھے جسقدر اُسکو ظاہر ہو (یعنی جسقدر اسکی خواہش ہو) اور وتروں کو نہ توڑے اور وتروں کو اُسی حالت پر رہنے دے جسطرح کہ تھے۔ اور یہ قول سفیان ثوری اور مالک بن انس اور احمد اور ابن مبارک کا ہے اور یہ صحیح ہے کیونکہ کئی طریق سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد وتر کے نماز (نفل نکی) پڑھی ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن مسعدہ نے میمون بن موسیٰ مرائی سے اُسنے حسن سے اُسنے اپنی والدہ سے اُسنے ام سلمہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد وتروں کے دو رکعت پڑھتے تھے اور مروی ہے بواسطہ ابی امامہ اور عائشہ اور کئی اور لوگوں کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** سواری پر وتر پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن انس نے ابی بکر بن عمر بن عبدالرحمٰن سے اُسنے سعید بن یسار سے کہا اُسنے میں ابن عمر کیساتھ سفر میں تھا پس میں اس سے پیچھے رہ گیا تو اُسنے کہا تو کہاں تھا سو میں نے کہا میں وتر پڑھتا تھا پس کہا اُسنے کیا تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں اچھا طریق معلوم نہیں ہوتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ سواری پر وتر پڑھتے تھے اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسکی طرف گئے ہیں کہ کہا انھوں نے کہ آدمی اپنی سواری پر وتر پڑھے۔ اور یہی کہتا ہے شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہا بعض اہل علم نے کہ آدمی سواری پر وتر نہ پڑھے پس جب سواری پر وتر پڑھنے کا ارادہ کرے تو اُتر پڑے اور زمین پر وتر پڑھے اور یہی قول ہے بعض اہل کوفہ کا **باب** ضحی کی نماز کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابو کریب یعنی محمد بن علا نے کہا حدیث کی ہم سے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحٰق سے کہا حدیث کی ہم سے موسیٰ بن فلان بن انس نے اپنے چچا ثمامہ بن انس بن مالک سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ضحی کی بارہ رکعت نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسکے لیے جنت میں سونیکا محل تیار کرتا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ام ہانی اور ابی ہریرہ اور نعیم بن همار اور ابی ذر اور عائشہ اور ابی امامہ اور عتبہ بن عبد السلمی اور ابن ابی اوفی اور ابی سعید اور زید بن ارقم اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم

لہ یعنی بعض اہل علم کا یہ مذہب ہے کہ اگر پہلی رات میں وتر پڑھ بیٹھا ہے اور پھر آخر رات میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوا ہے تو اسطرح کرے کہ پہلے پہل ایک رکعت پڑھے تو گویا یہ رکعت مع اُس رکعت کے جو اول پڑھی

قال ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث غریب لا نعرفه الا من هٰذا الوجه حدثنا ابو موسیٰ محمد بن المثنیٰ نا محمد بن جعفر نا شعبة
عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ قال[1] ما اخبرنی احد انه رای رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی الضحیٰ الا ام هانی فانها
حدثت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل بیتها یوم فتح مکة فاغتسل فسبح ثمان رکعات ما رأیته صلی صلوٰة قط اخف منها
غیر انه کان یتم الرکوع والسجود قال ابو عیسیٰ هٰذا حدیث حسن صحیح وکان احمد رای اصح شیء فی هٰذا الباب حدیث ام هانئ
واختلفوا فی نعیم فقال بعضهم نعیم بن خمار وقال بعضهم ابن همار ویقال ابن هبار ویقال ابن همام والصحیح ابن همار وابو نعیم
وهم فیه فقال ابن خمار وخطأ فیه ثم ترك فقال نعیم عن النبی صلی الله علیه وسلم اخبرنی بذلك عبد بن حمید عن ابی نعیم
حدثنا ابو جعفر السمنانی نا محمد بن الحسین نا ابو مسهر نا اسمعیل بن عیاش عن بحیر بن سعد عن خالد بن معدان عن
جبیر بن نفیر عن ابی الدرداء وابی ذر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الله تبارك وتعالیٰ انه قال ابن آدم ارکع لی اربع
رکعات من اول النهار اکفك آخره قال ابو عیسیٰ هٰذا حدیث غریب وروی وکیع والنضر بن شمیل وغیر واحد من الائمة
هٰذا الحدیث عن نهاس بن قهم ولا نعرفه الا من حدیثه حدثنا محمد بن عبد الاعلیٰ البصری نا یزید بن زریع عن نهاس
بن قهم عن شداد ابی عمار عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حافظ علی شفعة الضحیٰ غفر له ذنوبه وان
کانت مثل زبد البحر حدثنا زیاد بن ایوب البغدادی نا محمد بن ربیعة عن فضیل بن مرزوق عن عطیة العوفی عن
ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی الضحیٰ حتی نقول لا یدع ویدعها حتی نقول لا یصلی[2] قال
ابو عیسیٰ هٰذا حدیث حسن غریب **باب** ما جاء فی الصلوٰة عند الزوال حدثنا ابو موسیٰ محمد بن المثنیٰ نا ابو داؤد الطیالسی
نا محمد بن مسلم بن ابی الوضاح هو ابو سعید المؤدب عن عبد الکریم الجزری عن مجاهد عن عبد الله بن السائب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے حدیث کی ہمسے ابو موسیٰ یعنی محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا
حدیث کی ہمسے شعبہ نے عمرو بن مرۃ سے اُسنے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہا اُسنے مجھے سوا ام ہانی کے کسی نے خبر نہیں دی کہ اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ضحیٰ کی نماز پڑھتے
دیکھا ہو ام ہانی نے حدیث بیان کی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں فتح مکہ کے دن داخل ہوئے اور غسل کیا پھر آٹھ رکعتیں پڑھیں میں نے کبھی آپکو اس سے ہلکی
نماز پڑھتے نہیں دیکھا مگر یہ کہ رکوع اور سجود کو پورا کرتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہو اور گویا کہ امام احمد نے کہا ہو کہ صحیح تر روایت جو اس باب میں مروی ہو روایت ام ہانی
کی ہو اور اُنھوں نے نعیم میں اختلاف کیا ہو سو کہا بعض نے نعیم بن خمار سے اور کہا بعض نے نعیم بن ہمار سے اور کہا گیا ہو وہ ابن ہبار ہو اور کہا گیا ابن ہمام ہو اور
صحیح ابن ہمار ہو اور ابو نعیم نے اسمیں وہم کیا ہو اور کہا ہو ابن خمار ہو اور اُسنے اسمیں خطا کی ہو پھر ترک کیا اور کہا روایت کی[1] نعیم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی مجھے ساتھ
اسکے عبد بن حمید نے ابی نعیم سے حدیث کی ہم سے ابو جعفر سمنانی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن حسین نے کہا حدیث کی ہمسے ابو مسہر نے کہا حدیث کی ہمسے اسماعیل
بن عیاش نے بحیر بن سعد سے اُسنے خالد بن معدان سے اُسنے جبیر بن نفیر سے اُسنے ابی الدرداء اور ابی ذر سے اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے اللہ تبارک وتعالیٰ
سے کہ فرمایا اللہ نے اے بیٹے آدم کے میرے واسطے اول دن میں چار رکعتیں پڑھ میں تجھے آخر دن میں کافی ہونگا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہو اور روایت کیا وکیع اور
نضر بن شمیل اور کئی اور لوگوں نے حدیث کے اماموں سے اس حدیث کو نہاس بن قہم سے اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے حدیث کی ہمسے محمد بن عبد الاعلیٰ
بصری نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے نہاس بن قہم سے اُسنے شداد ابی عمار سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ضحیٰ کے شفعے پر
محافظت کرے تو اُسکے گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ مثل جھاگ دریا کے ہوں حدیث کی ہمسے زیاد بن ایوب بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن ربیعہ نے فضیل بن مرزوق سے
اُسنے عطیہ عوفی سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحیٰ کی نماز یہاں تک پڑھتے تھے کہ ہم کہتے تھے نہیں چھوڑینگے اور چھوڑتے تھے حتیٰ کہ ہم
کہتے تھے کہ اب نہیں پڑھینگے[2] کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہو **باب** زوال کے وقت نماز کے بیان میں حدیث کی ہمسے ابو موسیٰ یعنی محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد
طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن مسلم بن ابی وضاح نے جو ابو سعید مؤدب ہو عبد الکریم جزری سے اُسنے مجاہد سے اُسنے عبد اللہ بن سائب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] یعنی اول تو ابو نعیم سے روایت کرتا تھا پھر اسکو اسمیں وہم ہوگیا جب اسکو یقین ہوگیا تو لفظ ابو کا ترک کردیا اور لفظ نعیم سے روایت کرنا شروع کی ۱۲ [2] یہ آنحضرتؐ کا عموماً طریق تھا کہ جب کسی شغل کو شروع کرتے تو لوگوں کو یہی گمان ہوتا تھا کہ آپ اسکو چھوڑینگے نہیں اسلئے کہ جب آنحضرتؐ کسی نفل کو شروع کرتے تھے تو بہت مدت تک اُسے کرتے تھے۔ اور جب کسی نفل کو ترک ہی کردیتے تو پھر آپ پر یہ گمان ہوتا تھا کہ اب اس کو شروع ہی نہیں کرینگے اسی طرح اور روایت سے آپ کا حال معلوم ہوتا ہے ۱۲

كان يصلي اربعا بعد ان تزول الشمس قبل الظهر فقال انها ساعة تفتح فيها ابواب السماء واحب ان يصعد لي فيها عمل صالح وفي الباب عن علي وابي ايوب **قال** ابو عيسى حديث عبد الله بن السائب حديث حسن غريب وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يصلي اربع ركعات بعد الزوال لا يسلم الا في آخرهن **باب ما جاء في صلوة الحاجة** **حدثنا** علي بن عيسى بن يزيد البغدادي نا عبد الله بن بكر السهمي ونا عبد الله بن منير عن عبد الله بن بكر عن فائد بن عبد الرحمن عن عبد الله بن ابي اوفى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كانت له الى الله حاجة او الى احد من بني آدم فليتوضأ وليحسن الوضوء ثم ليصل ركعتين ثم ليثن على الله وليصل على النبي صلى الله عليه وسلم ثم ليقل لا اله الا الله الحليم الكريم سبحان الله رب العرش العظيم الحمد لله رب العالمين اسألك موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك والغنيمة من كل بر والسلامة من كل اثم لا تدع لي ذنبا الا غفرته ولا هما الا فرجته ولا حاجة هي لك رضا الا قضيتها يا ارحم الراحمين **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب وفي اسناده مقال فائد بن عبد الرحمن يضعف في الحديث وفائد هو ابو الورقاء **باب ما جاء في صلوة الاستخارة** **حدثنا** قتيبة نا عبد الرحمن بن ابي الموالي عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا الاستخارة في الامور كلها كما يعلمنا السورة من القرآن يقول اذا هم احدكم بالامر فليركع ركعتين من غير الفريضة ثم ليقل اللهم اني استخيرك بعلمك واستقدرك بقدرتك واسئلك من فضلك العظيم فانك تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغيوب اللهم ان كنت تعلم ان هذا الامر خير لي في ديني ومعيشتي وعاقبة امري او قال في عاجل امري وآجله فيسره لي ثم بارك لي فيه وان كنت تعلم ان هذا الامر شر لي في ديني ومعيشتي وعاقبة امري او قال في عاجل امري وآجله فاصرفه عني واصرفني عنه واقدر لي الخير حيث كان ثم ارضني به قال ويسمي حاجته وفي الباب عن عبد الله بن مسعود

قبل ظہر کے بعد ڈھلنے آفتاب کے چار رکعت پڑھتے تھے اور فرمایا آپ نے یہ ایسی گھڑی ہے کہ اسمیں دروازے آسمان کے کھولے جاتے ہیں اور میں دوست رکھتا ہوں کہ اس گھڑی میں میرے عمل صالح اوپر چڑھیں اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور ابی ایوب سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن سائب کی حسن غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ چار رکعتیں بعد زوال کے پڑھتے تھے سلام پھیرتے تھے مگر آخر رکعت میں **باب نماز حاجت کے بیان میں** **حدیث کی** ہمسے علی بن عیسیٰ بن یزید بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن بکر سہمی نے اور حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن منیر نے عبد اللہ بن بکر سے اُس نے فائد بن عبد الرحمن سے اُنّے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہا اُنّے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو اللہ تعالیٰ کیطرف کوئی حاجت ہو یا کسی آدمی کیطرف تو چاہیے کہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں نماز پڑھے پھر اللہ کی ثنا کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے تو پھر یہ دعا پڑھے لا الہ الا اللہ آخر تک یعنی نہیں کوئی لائق عبادت کے مگر اللہ جو حکمت والا ہے عزت والا ہے رب عرش بڑے کا ہے سب حمد واسطے اللہ کے جو پروردگار ہے جہانوں کا سوال کرتا ہوں تجھسے موجبات رحمت تیری کا اور سبب مغفرت تیری کا ہے (اور سوال کرتا ہوں) غنیمت کا ہر نیکی سے اور سلامتی کا ہر گناہ سے میرا کوئی گناہ نہ چھوڑ مگر کہ بخش اُسکو اور نہ کوئی غم مگر کہ دور کر اُسکو اور نہ کوئی حاجت کہ جسمیں تیری رضا ہو مگر کہ اسکو پورا کر اے رحمت کرنیوالے رحمت کرنیوالوں کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد میں گفتگو ہے فائد بن عبد الرحمن حدیث میں ضعیف کیا گیا ہے اور فائد وہ ابو الورقاء ہے **باب نماز استخارہ کے بیان میں** **حدیث کی** ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن ابی الموالی نے محمد بن منکدر سے اُنّے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُنّے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام کاموں میں استخارہ سکھلاتے تھے جیسا کہ قرآن کی سورت سکھلاتے تھے فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ دو رکعتیں فرض کے سوا پڑھے یعنی نفل پھر یہ دعا پڑھے اللّٰھم سے آخر تک یعنی الٰہی میں تجھسے خیریت مانگتا ہوں تیرے علم کے وسیلہ سے اور تجھسے قدرت مانگتا ہوں تیری قدرت کے وسیلہ سے اور سوال کرتا ہوں تیرے بڑے فضل سے کیونکہ تو قادر ہے مجھے قدرت نہیں اور تو جانتا ہے میں نہیں جانتا۔ اور تو سب چیزوں کا دانا ہے۔ الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام بہتر ہے میرے واسطے میرے دین اور دنیا اور میرے انجام کار میں یا یوں فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت میں تو اُسکو میرے واسطے مقدر کر اور اسکو میرے واسطے آسان کر پھر اسمیں میرے واسطے برکت دے۔ الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام میرے حق میں برا ہے میرے دین اور دنیا میں اور انجام کار میں یا یوں فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت میں تو اُسکو ہٹا دے مجھسے اور ہٹا دے مجھکو اُس سے اور مقرر کر دے میرے واسطے بہتر کام جہاں کہیں کہ ہو پھر مجھکو اُس سے راضی کر کہا آپ نے اور اپنی حاجت کا نام لے اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن مسعود

[1] یعنی جب کوئی شخص کسی کام کا قصد کرے تو سنت ہے کہ دو رکعت نفل پڑھ کر یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ چند روز تک یہ عمل کرنے سے اُسکے دل میں اُسکے کرنے یا نہ کرنے کی بابت کوئی بات ڈال دیگا۔ اور مشہور لوگوں کے نزدیک یہ ہے کہ تین روز یا سات روز تک یہ عمل کرے مگر اسکی اصل شارع سے منقول نہیں اور اس طور پر کرنے میں بھی کچھ حرج نہیں بلکہ مناسب ہے کہ چند روز تک کرے۔ اور آخر میں جو فرمایا کہ اپنی حاجت کا نام لے اسکے یہ معنے ہیں کہ جہاں آپ نے یہ فرمایا کہ ہذہ الامر دونوں جگہ میں اس لفظ کی جگہ اس حاجت کا نام لے ۱۲

وابی ایوب **قال** ابو عیسیٰ حدیث جابر حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفه الا من حدیث عبد الرحمن بن ابی الموالی وهو شیخ مدینی ثقة روی عنه سفیان حدیثا وقد روی عن عبد الرحمن غیر واحد من الائمة **باب** ما جاء فی صلوٰة التسبیح **حدثنا** ابو کریب محمد بن العلاء نا زید بن حباب العکلی نا موسیٰ بن عبیدة قال حدثنی سعید بن ابی سعید مولی ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابی رافع قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم للعباس یا عم الا اصلك الا احبوك الا انفعك قال بلیٰ یا رسول الله قال یا عم صل اربع رکعات تقرأ فی کل رکعة بفاتحة الکتاب وسورة فاذا انقضت القراءة فقل الله اکبر والحمد لله وسبحان الله خمس عشرة مرة قبل ان ترکع ثم ارکع فقلها عشرا ثم ارفع راسك فقلها عشرا ثم اسجد فقلها عشرا ثم ارفع راسك فقلها عشرا ثم اسجد فقلها عشرا ثم ارفع راسك فقلها عشرا قبل ان تقوم فذلك خمس وسبعون فی کل رکعة وهی ثلث مائة فی اربع رکعات ولو کانت ذنوبك مثل رمل عالج غفر الله لك قال یا رسول الله ومن یستطیع ان یقولها فی یوم قال ان لم تستطع ان تقولها فی یوم فقلها فی جمعة فان لم تستطع ان تقولها فی جمعة فقلها فی شهر فلم یزل یقول له حتی قال فقلها فی سنة **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث غریب من حدیث ابی رافع **حدثنا** احمد بن محمد بن موسیٰ نا عبد الله بن المبارك نا عکرمة بن عمار قال حدثنی اسحٰق بن عبد الله بن ابی طلحة عن انس بن مالك ان ام سلیم غدت علی النبی صلی الله علیه وسلم فقالت علمنی کلمات اقولهن فی صلوتی فقال کبری الله عشرا وسبحی الله عشرا واحمدیه عشرا ثم سلی ما شئت یقول نعم نعم وفی الباب عن ابن عباس وعبد الله بن عمرو والفضل بن عباس وابی رافع **قال** ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث حسن غریب وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم غیر حدیث فی صلوٰة التسبیح ولا یصح منه کبیر شیء وقد روی ابن المبارك وغیر واحد من اهل العلم صلوٰة التسبیح وذکروا الفضل فیه **حدثنا** احمد بن عبدة الضبی نا ابو وهب قال سألت عبد الله بن المبارك عن الصلوٰة التی یسبح فیها قال یکبر ثم یقول سبحانك اللهم وبحمدك

اور ابی ایوب سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبد الرحمٰن بن ابی الموالی سے اور یہ شیخ ہیں مدینہ کا رہنے والا ثقہ ہے اور اس سے سفیان نے حدیث روایت کی ہے اور عبد الرحمٰن سے کئی ایک اماموں نے روایت کی ہے **باب** نماز تسبیح کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو کریب یعنی محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حُباب عُکلی نے کہا حدیث کی ہمسے موسیٰ بن عبیدہ نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی سعید نے جو ابی بکر بن ابی محمد بن عمرو بن حزم کا غلام ہے اُسنے ابی رافع سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضہ سے اے میرے چچا کیا میں تیرے ساتھ صلہ رحمی نکرون کیا میں تجھ کچھ تحفہ نہ دون کیا میں تجھے کچھ نفع نہ پہونچاؤن۔ کہا حضرت عباسؓ نے کیون نہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا آپ نے اے میرے چچا چار رکعت نماز پڑھ ہر ایک رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور سورت پڑھ۔ پس جب تو قرأت پوری کرلے تو رکوع کرنے سے پہلے پندرہ مرتبہ یہ کلمے پڑھ اللہ اکبر اور الحمد للہ اور سبحان اللہ پھر رکوع کر پھر انکو دس مرتبہ کہہ پھر اپنے سر کو رکوع سے اٹھا۔ پھر وہی دس بار کہہ پھر سجدہ کر اور انکو دس بار کہہ پھر اپنے سر کو اٹھا اور دس بار کہہ پھر سجدہ کر اور دس بار کہہ پھر اپنے سر کو اٹھا اور دس بار کھڑے ہونے سے پہلے کہہ پس یہ پچھتر بار ہر ایک رکعت میں ہو جائینگے۔ اور چارون رکعت میں تین سو بار ہونگے۔ اگرچہ گناہ تیرے مثل ٹیلے ریگ کے ہون تو اُن کو اللہ تعالےٰ تجھسے معاف کر دیگا۔ کہا حضرت عباس رضہ نے یا رسول اللہ اور جو شخص ہر ایک دن میں اس نماز کے پڑھنے کی طاقت نرکھے فرمایا آپ نے اگر ہر ایک دن میں اُسکے پڑھنے کی طاقت نہ رکھے تو چاہیئے کہ ہر ایک جمعہ میں پڑھے اور اگر جمعہ میں بھی پڑھنے کی طاقت نرکھے تو چاہیئے کہ مہینے میں ایک بار سو حضرت عباس آنحضرتؐ سے اُسکے بارے میں گفتگو کرتے رہے حتیٰ کہ آپ نے فرمایا سو اسکو سال میں ایک بار کہہ **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے طریق ابی رافع سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے عکرمہ بن عمار نے کہا حدیث کی ہمسے اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے انس بن مالک سے یہ کہ ام سلیم (والدہ انس) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی۔ پس کہنے لگی مجھے کچھ کلمے سکھلاؤ کہ میں انکو اپنی نماز میں پڑھا کرون۔ پس فرمایا آپ نے اللہ اکبر دس بار کہہ اور سبحان اللہ دس بار اور الحمد للہ دس بار۔ پس سوال کر جو تیری مرضی ہو تو اللہ تعالےٰ اُس کے جواب میں ہان ہان فرماتا ہے (یعنے میں نے قبول کیا) اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو اور فضل بن عباس اور ابی رافع سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن غریب ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوا حدیث مذکور کے نماز تسبیح کے بارہ میں روایت ہوئی ہے اور کوئی بڑی چیز آپ سے صحیح نہیں ہوئی اور ابن مبارک اور کئی اور لوگون نے اہل علم سے نماز تسبیح میں روایت کی ہے اور انھون نے اُسکی فضیلت بھی ذکر کی ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو وہب نے کہا اُسنے میں نے عبد اللہ بن مبارک سے اُس نماز سے سوال کیا جسمین تسبیحین پڑھی جاتی ہین کہا اُسنے تکبیر کہے پھر یہ کہے سبحانک اللہم وبحمدک۔

وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك ثم يقول خمس عشرة مرة سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ثم يتعوذ ويقرأ بسم الله الرحمن الرحيم وفاتحة الكتاب وسورة ثم يقول عشر مرات سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ثم يركع فيقولها عشرا ثم يرفع رأسه فيقولها عشرا ثم يسجد فيقولها عشرا ثم يرفع رأسه فيقولها عشرا ثم يسجد الثانية فيقولها عشرا يصلي اربع ركعات على هذا فذلك خمس وسبعون تسبيحة في كل ركعة يبدأ في كل ركعة بخمس عشرة تسبيحة ثم يقرأ ثم يسبح عشرا فان صلى ليلا فاحب الي ان يسلم في كل ركعتين وان صلى نهارا فان شاء سلم وان شاء لم يسلم قال ابو وهب واخبرني عبد العزيز هو ابن ابي رزمة عن عبد الله انه قال يبدأ في الركوع بسبحان ربي العظيم وفي السجود بسبحان ربي الاعلى ثلاثا ثم يسبح التسبيحات قال احمد بن عبدة نا وهب بن زمعة قال اخبرني عبد العزيز وهو ابن ابي رزمة قال قلت لعبد الله بن المبارك ان سها فيها يسبح في سجدتي السهو عشرا عشرا قال لا انما هي ثلثمائة تسبيحة **باب** ما جاء في صفة الصلوٰة على النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** محمود بن غيلان قال حدثني ابو اسامة عن مسعر والاجلح ومالك بن مغول عن الحكم بن عتيبة عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن كعب بن عجرة قال قلنا يا رسول الله هذا السلام عليك قد علمنا فكيف الصلوٰة عليك قال قولوا اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كما صليت على ابراهيم انك حميد مجيد وبارك على محمد وعلى ال محمد كما باركت على ابراهيم انك حميد مجيد قال محمود قال ابو اسامة وزاد ني زائدة عن الاعمش عن الحكم عن عبد الرحمن بن ابي ليلى قال ونحن نقول وعلينا معهم وفي الباب عن علي وابي حميد وابي مسعود وطلحة وابي سعيد وبريدة وزيد بن خارجة ويقال ابن جارية وابي هريرة **قال** ابو عيسى حديث كعب بن عجرة حديث حسن صحيح وعبد الرحمن بن ابي ليلى كنيته ابو عيسى وابو ليلى اسمه يسار

وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک پھر پندرہ بار یہ کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پھر اعوذ پڑھے۔ اور پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور الحمد اور سورت پھر دس بار یہ کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پھر رکوع کرے اور اسکو دس بار کہے پھر اپنے سر کو اٹھائے اور اسکو دس بار کہے پھر سجدہ کرے اور اسکو دس بار کہے پھر اپنے سر کو اٹھائے اور اسکو دس بار کہے پھر دوسرا سجدہ کرے اور اسکو دس بار کہے اسی طرح چار رکعتیں پڑھیں۔ سو یہ پچھتر تسبیحیں ہر ایک رکعت میں ہو جائینگی۔ ہر ایک رکعت کو پندرہ تسبیحوں سے شروع کرے پھر قرأت پڑھے پھر دس بار تسبیح پڑھے۔ پس اگر رات کو نماز پڑھے تو میں دوست رکھتا ہوں کہ ہر دو رکعتوں میں سلام پھیرے اور اگر دن کو نماز پڑھے پس اگر چاہے تو سلام پھیرے اور اگر چاہے نہ پھیرے کہا ابو وہب نے اور خبر دی مجھے عبد العزیز نے جو بیٹا ابی رزمہ کا ہے عبد اللہ سے کہ کہا انہوں نے چاہیئے کہ شروع کرے رکوع میں ساتھ سبحان ربی العظیم کے اور سجود میں ساتھ سبحان ربی الاعلیٰ کے تین تین بار پھر تسبیحوں کو پڑھے کہا احمد بن عبدہ نے حدیث کی ہمسے وہب بن زمعہ نے کہا خبر دی ہمسے عبد العزیز نے جو بیٹا ابی رزمہ کا ہے کہا انہوں نے میں نے عبد اللہ بن مبارک سے کہا اگر اس نماز میں سہو ہو جائے تو کیا سہو کے سجدوں میں دس دس بار تسبیح کہے کہا انہوں نے نہیں یہ تو تین سو تسبیح ہیں **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے طریق کے بیان میں حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی مجھے ابو اسامہ نے مسعر اور اجلح اور مالک بن مغول سے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے کہا انہوں نے کہا ہم نے یا رسول اللہ سلام کا طریق جو آپ پر ہے ہمنے معلوم کر لیا ہے سو درود آپ پر کیونکر بھیجنا چاہیے فرمایا آپ نے کہو اللھم صل علی محمد الخ یعنے الٰہی اپنی رحمت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر بیشک تو خوبیوں والا بڑائی والا ہے اور برکت نازل کر محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ برکت نازل کی تو نے ابراہیم پر بیشک تو سب خوبیوں والا بڑائی والا ہے کہا محمود نے کہا ابو اسامہ نے۔ اور زیادہ ہوا ہے روایت زائدہ میں جو اعمش سے ہو انہوں نے روایت کی حکم سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے کہا انہوں نے اور ہم کہتے ہیں وعلینا معھم یعنی ہمپر بھی انکے ساتھ رحمت بھیج اور اس باب میں روایت ہے علی اور ابی حمید اور ابی مسعود اور طلحہ اور ابی سعید اور بریدہ اور زید بن خارجہ اور اسکو زید بن جاریہ بھی کہا جاتا ہو اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث کعب بن عجرہ کی حسن صحیح ہو اور عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کی کنیت ابو عیسیٰ ہو اور ابو لیلیٰ کا نام یسار ہے

سلہ اسکا مفہوم اسپر دال ہو کہ اگر بھول جائے اور تعداد تسبیح کی گم ہو جائے تو دوسرے محل میں اس تعداد کو پورا کرے اور عبد اللہ بن مبارک قرأت سے پہلے پندرہ مرتبہ تسبیح کہتے تھے پھر بعد قرأت کے دس مرتبہ اور باقی حضرت عباس کی طرح کرتے تھے پس مناسب پڑھنے والے کو یہ ہو کہ کبھی حدیث عبد اللہ بن مبارک پر عمل کرے اور کبھی حضرت عباس کی حدیث پر اور اسمین مرۃ بعد اخری یہ سورتیں پڑھے زلزلہ، عادیات، فتح، اخلاص۔ الھکم التکاثر، عصر، قل یا ایھا الکافرون۔ اور سلام سے پہلے دعا پڑھے پھر سلام پھیرے اور اپنی حاجت کے لیے دعا مانگے سلف اور خلف کا اس حدیث کی تصحیح میں اختلاف ہو ابن حجر اور حکم نے اسکی تصحیح کی ہو اور ایک جماعت نے اسکی تحسین کی ہو اور کہا قسطلانی نے یہ حدیث حسن ہو اور ابن جوزی بھول گیا ہو کہ اسنے اسکو موضوعات میں داخل کیا ہے ۱۲ مرقات سلہ یعنے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ ہمکو سلام کا طریق تو التحیات میں معلوم ہو گیا ہے۔ اور درود کا معلوم نہیں ہوا۔ وہ کسطرح ہو۔ فرمایا آپ نے کہ اسطرح کہا کرو اللھم صل علی محمد آخر تک ۱۲

باب ماجاء فی فضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن خالد بن عثمۃ قال ثنا موسیٰ بن یعقوب الزمعی حدثنی عبداللہ بن کیسان ان عبداللہ بن شداد اخبرہ عن عبداللہ بن مسعودؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اولی الناس بی یوم القیمۃ اکثرھم علی صلوٰۃ **قال** ابوعیسیٰ ھذا حدیث حسن غریب وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من صلی علی صلوٰۃ صلی اللہ علیہ عشرا وکتب لہ عشر حسنات **حدثنا** علی بن حجر نا اسمٰعیل بن جعفر عن العلاء بن عبدالرحمٰن عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی صلوٰۃ صلی اللہ علیہ عشرا وفی الباب عن عبدالرحمٰن بن عوف وعامر بن ربیعۃ وعمار وابی طلحۃ وانس وابی بن کعب **قال** ابوعیسیٰ حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح وروی عن سفیان الثوری وغیر واحد من اهل العلم قالوا صلوٰۃ الرب الرحمۃ وصلوٰۃ الملائکۃ الاستغفار **حدثنا** ابوداؤد وسلیمان بن مسلم البلخی المصاحفی نا النضر بن شمیل عن ابی قرۃ الاسدی عن سعید بن المسیب عن عمر بن الخطاب قال ان الدعاء موقوف بین السماء والارض لا یصعد منہ شیء حتی تصلی علی نبیک صلی اللہ علیہ وسلم **قال** ابوعیسیٰ والعلاء بن عبدالرحمٰن ھو ابن یعقوب ھو مولی الحرقۃ والعلاء ھو من التابعین سمع من انس بن مالک وغیرہ وعبدالرحمٰن بن یعقوب والد العلاء ھو من التابعین سمع من ابی ھریرۃ وابی سعید الخدری ویعقوب ھو من کبار التابعین قد ادرک عمر بن الخطاب وروی عنہ **حدثنا** عباس بن عبدالعظیم العنبری نا عبدالرحمٰن بن مھدی عن مالک بن انس عن العلاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب عن ابیہ عن جدہ قال قال عمر بن الخطاب لا یبیع فی سوقنا الا من تفقہ فی الدین ھذا حدیث حسن غریب **ابواب الجمعۃ**

باب فضل یوم الجمعۃ **حدثنا** قتیبۃ نا المغیرۃ بن عبدالرحمٰن عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ

باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن خالد بن عثمہ نے کہا حدیث کی ہمسے موسیٰ بن یعقوب زمعی نے کہا حدیث کی مجھے عبداللہ بن کیسان نے یہ کہ عبداللہ بن شداد نے اسکو خبر دی ہو عبداللہ بن مسعود سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب تر لوگون سے میرے ساتھ قیامت کے دن وہ شخص ہو جو مجھپر بہت درود بھیجنے والا ہو **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہو اور مروی ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو شخص درود بھیجتا ہو مجھپر ایک بار تو اللہ تعالیٰ اُسپر دس بار درود بھیجتا ہو۔ اور دس نیکیاں اُسکے واسطے لکھتا ہو **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے علا ابن عبدالرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مجھپر ایک درود بھیجتا ہو۔ اللہ تعالیٰ اُسپر دس بار درود بھیجتا ہو اور اس باب میں روایت ہو عبدالرحمٰن بن عوف اور عامر بن ربیعہ اور عمار اور ابی طلحہ اور انس اور ابی بن کعب سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہو۔ اور مروی ہے سفیان ثوری اور کئی ایک اہل علم سے کہ کہا اُنھون نے صلوٰۃ رب کی رحمت ہے اور صلوٰۃ فرشتون کی استغفار ہے **حدیث** کی ہمسے ابوداؤد اور سلیمان بن مسلم بلخی مصاحفی نے کہا حدیث کی ہم سے نضر بن شمیل نے ابی قرہ اسدی سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے عمر بن الخطاب سے کہا اُسنے دعا درمیان آسمان اور زمین کے ٹھہری رہتی ہے اُس سے کچھ بھی اوپر نہیں چڑھتی یہان تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا جاوے **کہا** ابوعیسیٰ نے اور علاء بن عبدالرحمٰن وہ ابن یعقوب ہی وہ حرقہ کا غلام ہے اور علا تابعین سے ہو۔ اسکو انس بن مالک وغیرہ سے سماع ہو عبدالرحمٰن بن یعقوب جو والد علار کا ہو وہ تابعین سے ہو اسکا سماع ابوہریرہ اور ابوسعید خدری سے ہے۔ اور یعقوب وہ جلیل القدر تابعین سے ہو اُسنے حضرت عمر بن الخطابؓ سے ملاقات کی ہے اور اس سے روایت بھی کی ہے۔ **حدیث** کی ہمسے عباس بن عبدالعظیم عنبری نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمٰن بن مہدی نے مالک بن انس سے اُسنے علا بن عبدالرحمٰن بن یعقوب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے فرمایا حضرت عمر بن خطاب نے ہمارے بازار مین کوئی شخص خرید و فروخت نہ کرے مگر وہ جو دین مین سمجھ رکھتا ہو یہ حدیث حسن غریب ہو **ابواب الجمعہ باب** جمعہ کی فضیلت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے۔ کہا حدیث کی ہمسے مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے

[1] یعنے صلوٰۃ کو جب رب کیطرف منسوب کرتے ہین مثلاً صلوٰۃ اللہ علیک تو اسوقت مراد اس سے رحمت ہوتی ہو یعنی اللہ کی رحمت ہو اور جب صلوٰۃ کو فرشتون کیطرف منسوب کرتے ہین تو مراد اس سے استغفار ہو یعنے فرشتے تمھارے لئے بخشش مانگتے ہین ۱۲ [2] یہ حدیث مؤلف نے اس جگہ اس واسطے بیان کی ہے کہ یعقوب جلیل القدر تابعین سے ہے اُس نے حضرت عمر سے روایت کی ہے جیسا کہ یہ روایت ہو ۱۲

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر یوم طلعت فیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق اٰدم وفیہ ادخل الجنۃ وفیہ اخرج منہا ولا تقوم الساعۃ الا فی یوم الجمعۃ وفی الباب عن ابی لبابۃ وسلمان وابی ذر وسعد بن عبادۃ واوس بن اوس **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح **باب** فی الساعۃ التی ترجی فی یوم الجمعۃ **حدثنا** عبد اللہ بن الصباح الہاشمی البصری نا عبد اللہ بن عبد المجید الحنفی نا محمد بن ابی حمید نا موسیٰ بن وردان عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التمسوا الساعۃ التی ترجی فی یوم الجمعۃ بعد العصر الی غیبوبۃ الشمس **قال** ابو عیسیٰ ہذا حدیث غریب من ہذا الوجہ وقد روی ہذا الحدیث عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غیر ہذا الوجہ ومحمد بن ابی حمید یضعف ضعفہ بعض اہل العلم من قبل حفظہ ویقال لہ حماد بن ابی حمید ویقال ہو ابو ابراہیم الانصاری ہو منکر الحدیث وراٰی بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم ان الساعۃ التی ترجی بعد العصر الی ان تغرب الشمس وبہ یقول احمد واسحاق وقال احمد اکثر الحدیث فی الساعۃ التی ترجی فیہا اجابۃ الدعوۃ انہا بعد صلوٰۃ العصر وترجی بعد زوال الشمس **حدثنا** زیاد بن ایوب البغدادی نا ابو عامر العقدی نا کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے بہتر ان دنوں کا کہ جنمیں آفتاب نے طلوع کیا ہو دن جمعہ کا ہے اسمیں حضرت آدمؑ پیدا کیے گئے اور اسی میں جنت داخل کیے گئے اور اسی میں اُس سے نکالے گئے اور قیامت بھی دن جمعہ ہی میں ہوگی۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی لبابہ اور سلمان اور ابی ذر اور سعد بن عبادہ اور اوس بن اوس سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے **باب** اُس ساعت کے بیان میں کہ جسکی جمعہ کے دن انتظاری کیجاتی ہے **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن صباح الہاشمی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد المجید حنفی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن ابی حمید نے کہا حدیث کی ہمسے موسیٰ بن وردان نے انس بن مالک سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے تلاش کرو اس ساعت کی کہ جسکی دن جمعہ میں انتظاری کیجاتی ہے بعد عصر کے آفتاب کے غائب ہونے تک **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث اسوجہ سے غریب ہے اور یہ حدیث غیر اسوجہ سے بھی بواسطہ انس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور محمد بن ابی حمید ضعیف ہے بعض اہل علم نے اسکو حافظہ کیوجہ سے ضعیف کیا ہے اور اسکو حماد بن ابی حمید بھی کہا جاتا ہے اور کہا گیا ہے یہ ابو ابراہیم انصاری ہے وہ منکر الحدیث ہے اور بعض اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے یہ مذہب ہے کہ وہ ساعت جسکے بعد عصر کی انتظاری کیجاتی ہے آفتاب کے غائب ہونے تک ہے۔ اور یہی کہتا ہے احمد اور اسحاق اور کہا امام احمد نے اکثر حدیثیں اس ساعت میں کہ جسمیں دعا قبول ہونے کی امید کیجاتی ہے اسپر دال ہیں کہ وہ ساعت بعد نماز عصر کے ہے اور انتظاری کیجائے اسکی بعد زوال آفتاب کے **حدیث** کی ہمسے زیاد بن ایوب بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہمسے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف مزنی نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

لہ بخاری کی روایت میں آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے اشارت کی یعنی انگوٹھے کی اُنگلی سبابہ کے اوپر کی پوروں رکھ کر اشارہ کیا جیسا کہ لوگ کسی تھوڑی چیز کے بیان کرنے کو نسبت کیا کرتے ہیں غرض یہ کہ وہ ساعت بہت قدر والی ہے لوگوں نے اس امر میں اختلاف کیا ہے کہ کیا وہ ساعت ابتک چلی آتی ہے یا اُٹھائی گئی ہے ابن عبد البر وغیرہ نے ان دونوں قولوں کو نقل کیا ہے اور جنھوں نے کہا ہے کہ باقی ہے پھر انمیں بھی لوگ مختلف ہوئے ہیں کیا جمعہ میں کوئی خاص وقت معین ہے یا غیر معین ہے اور جنھوں نے کہا ہے کہ غیر معین ہے پھر انمیں دو قول ہیں یہ کہ گھڑی اور دنوں میں بھی منتقل ہوتی ہے یا نہیں اور جنھوں نے کہا ہے کہ جمعہ میں خاص وقت اسکا معین ہے انکے اس باب میں گیارہ قول ہیں ابن حجر نے اس باب میں ۴۵ قول نقل کیے ہیں سب سے راجح قول دو ہیں انمیں سے بھی ایک ارجح ہے۔ پہلا قول امام کے بیٹھنے سے نماز کے تمام ہونے تک دلیل اسکی صحیح مسلم میں ہے جو عبد اللہ بن عمر ابو بکر سے روایت کرتا ہے عن عبد اللہ بن عمر قال سمعتنا ابا بکر یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شان ساعۃ الجمعۃ شیئاً قال نعم سمعتہ یقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما بین ان یجلس الامام الی ان تقضی الصلوٰۃ اور ابن ماجہ اور ترمذی میں بھی اس مضمون کی روایت ہے عمرو بن عوف مزنی سے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ وہ ساعت بعد عصر کے ہے اور یہ قول دونوں قولوں سے بھی مرجح ہے یہی قول ہے عبد اللہ بن سلام اور ابو ہریرہ اور احمد کا دلیل اُسکی امام احمد نے ابی سعید اور ابی ہریرہ سے روایت کی ہے کہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجمعۃ ساعۃ لا یوافقہا عبد مسلم یسال اللہ فیہا خیرا الا اعطاہ ایاہ وہی بعد العصر اور ابو داؤد اور نسائی نے بھی جو روایت جابر سے نقل کی ہے اسمیں یہ ذکر ہے کہ وہ ساعت بعد عصر کے ہے اور سنن ابی داؤد اور نسائی میں بھی ابی ہریرہ سے ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت فیہ الشمس یوم الجمعۃ آخر اسکے آخر میں ہے کہ اُس دن میں ایک گھڑی ہے جو شخص مسلمان اسمیں کوئی دعا مانگے وہ قبول ہو جاتی ہے جیسا کہ روایت ابی ہریرہ نے بیان کی کعب نے کہ وہ ہر سال میں ایک دن آتا ہے۔ ابو ہریرہ کہتا ہے میں نے کہا بلکہ ہر جمعہ میں وہ گھڑی ہے پھر کعب نے توریت سے دیکھ کر کہا کہ رسول خدا نے سچ فرمایا ہے کہ وہ ہر جمعہ میں ہے ابو ہریرہ رضؓ نے کہا پھر میں عبد اللہ بن سلام سے ملا اور اُس سے تمام قصہ بیان کیا اُسنے کہا میں تو وہ گھڑی بھی جانتا ہوں ابو ہریرہ نے کہا مجھے بھی اسکی خبر دے کہا عبد اللہ بن سلام نے وہ جمعہ کے آخر دن میں ایک ساعت ہے میں نے کہا آخر میں کیونکر ہو سکتی ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لا یصلیہا وہا عبد مسلم ہو یصلی یعنی نماز پڑھنے کی دعا مانگے تو وہ مقبول ہوتی ہے اور اس وقت میں تو نماز پڑھی نہیں جاتی پس کہا عبد اللہ بن سلام نے۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا من جلس مجلسا ینتظر الصلوٰۃ حتی یصلی یعنی جو کوئی بیٹھا ہوا نماز کی انتظاری کرتا ہے وہ نماز ہی میں رہتا ہے ابو ہریرہ نے کہا بیشک آنحضرت نے فرمایا ہے پس عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ وہ یہی ہے اور روایتیں بھی بہت ہیں جنمیں ذکر ہے کہ وہ ساعت بعد عصر کے ہے اور یہی قول اکثر سلف کا ہے اور اسی پر بہت محدثین ہیں اور باقی اقوال کے واسطے کوئی دلیل نہیں ہے کذا فی زاد المعاد مختصراً

قال ان فی الجمعۃ ساعۃ لا یسأل اللہ العبد فیھا شیئا الا اٰتاہ اللہ ایاہ قالوا یا رسول اللہ ایۃ ساعۃ ھی قال حین تقام الصلوٰۃ الی انصراف منھا وفی الباب عن ابی موسٰی وابی ذر وسلمان وعبد اللہ بن سلام وابی لبابۃ وسعد بن عبادۃ **قال ابو عیسٰی** حدیث عمرو بن عوف حدیث حسن غریب **حدثنا** اسحٰق بن موسی الانصاری نا معن نا مالک بن انس عن یزید بن عبد اللہ بن الھاد عن محمد بن ابراھیم عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت فیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق اٰدم وفیہ ادخل الجنۃ وفیہ اھبط منھا وفیہ ساعۃ لا یوافقھا عبد مسلم یصلی فیسأل اللہ فیھا شیئا الا اعطاہ ایاہ قال ابو ھریرۃ فلقیت عبد اللہ بن سلام فذکرت لہ ھذا الحدیث فقال انا اعلم بتلک الساعۃ فقلت اخبرنی بھا ولا تضنن بھا علی قال ھی بعد العصر الی ان تغرب الشمس قلت فکیف تکون بعد العصر وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یوافقھا عبد مسلم وھو یصلی وتلک الساعۃ لا یصلی فیھا فقال عبد اللہ بن سلام الیس قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس مجلسا ینتظر الصلوٰۃ فھو فی الصلوٰۃ قلت بلی قال فھو ذاک وفی الحدیث قصۃ طویلۃ **قال ابو عیسٰی** وھذا حدیث صحیح قال ومعنی قولہ اخبرنی بھا ولا تضنن بھا علی یقول لا تبخل بھا علی والضنین البخیل والظنین المتھم **باب** ما جاء فی الاغتسال فی یوم الجمعۃ **حدثنا** احمد بن منیع نا سفیان بن عیینۃ عن الزھری عن سالم عن ابیہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اتی الجمعۃ فلیغتسل[1] وفی الباب عن ابی سعید وعمر وجابر والبراء وعائشۃ وابی الدرداء

کہ فرمایا آپنے بیشک جمعہ مین ایک ساعت ہو کہ آدمی جس کسی چیز کا اسمین اللہ تعالیٰ سے سوال کرے اللہ تعالیٰ اسکو وہ چیز دیتا ہو کہا لوگون نے یا رسول اللہ وہ کونسی ساعت ہو فرمایا آپنے نماز کے قائم ہونیسے لیکر اس سے فارغ ہونے تک۔ اور اس باب مین روایت ہو ابی موسٰی اور ابی ذر اور سلمان اور عبد اللہ بن سلام و ابی لبابہ اور سعد بن عبادہ سے رضی اللہ عنہم **کہا ابو عیسٰی** نے حدیث عمرو بن عوف کی حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے اسحٰق بن موسٰی انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے مالک بن انس سے اُسنے یزید بن عبد اللہ بن الہاد سے اُسنے محمد بن ابراہیم سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر اُن دنون کا کہ جنمین آفتاب نے طلوع کیا ہو دن جمعہ کا ہو اسی مین حضرت آدم پیدا کیے گئے اور اسی مین جنت مین داخل کیے گئے اور اسی مین جنت سے زمین پر گرائے گئے اور اس دن مین ایک ساعت ہو کہ نہین موافق ہوتا اسکو آدمی مسلمان اُس حالت مین کہ نماز پڑھتا ہو پس اللہ تعالیٰ سے اسمین کسی چیز کا سوال کرے مگر کہ وہ چیز اُسکو دیتا ہو کہا ابو ہریرہ نے پھر مین عبد اللہ بن سلام سے ملا پس اُسکے آگے یہ حدیث بیان کی تو اُسنے کہا مین اس ساعت کو جانتا ہون سو مین نے کہا مجھے بھی اُسکی خبر دے اور اُسکا مجھسے بخل نکر کہا اُسنے وہ ساعت بعد عصر کے ہو آفتاب کے غائب ہونے تک مین نے کہا وہ بعد عصر کے کیونکر ہو سکتی ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہین موافق ہوتا اسکو بندہ مسلمان اُس حالت مین کہ نماز پڑھتا ہو اور اُسوقت مین (یعنی بعد عصر کے) نماز پڑھی نہین جاتی پس کہا عبد اللہ بن سلام نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا کہ جو شخص بیٹھا ہوا نماز کی انتظاری کرتا ہو وہ نماز ہی مین ہوتا ہے۔ مین نے کہا کیون نہین کہا عبد اللہ بن سلام نے سو وہ یہی ہے اور اس حدیث مین لمبا قصہ ہو **کہا ابو عیسٰی** نے یہ حدیث صحیح ہو کہا ترمذی نے اور معنی قول اخبرنی بہا ولا تضنن بہا علی کے یہ مین کہ مجھسے اسکا بخل نکر اور ضنین بضاد کے معنی بخیل کے ہین اور ظنین بظاد کے معنی متہم کے ہین **باب** جمعہ کے دن غسل کے بیان مین

حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ سُنا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو شخص جمعہ کو آئے تو چاہیئے کہ غسل[1] کرے اور اس باب مین روایت ہے ابی سعید اور عمر اور جابر اور براء اور عائشہ رضا اور ابی درداء رضا سے

[1] ظاہر اس کلام سے معلوم ہوتا ہو کہ غسل اُس دن کا سنت ہو اور ابو ہریرہ اور عمار بن یاسر اور مالک واحمد ایک روایت کیطرف گئے ہین جیسا کہ ظاہر الفاظ حدیث کا اسپر دال ہو اور جمہور کے نزدیک اور مشہور مذہب امام مالک کا اور ایک روایت مین امام احمد اسکی سنیت کے قائل ہین بدلیل حدیث سمرہ بن جندب کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من توضأ فبہا ونعمت ومن اغتسل فھو افضل یعنی جس شخص نے جمعہ کے دن وضو کیا تو اُسنے اچھا کیا اور جسنے غسل بھی کیا تو فضیلت لے گیا۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہوتا ہو کہ لفظ امر کا یا وجوب کا جو احادیث مین مذکور ہو اسکے اصلی معنی مراد نہین بلکہ تاکید کی گئی ہو۔ اس امر کو استحباب پر عمل کرنا چاہیئے یا اسکو تسلیم پر عمل کرنا چاہیئے اور حدیث ابن عباس کی صاف دلالت کرتی ہو کہ جمعہ کا غسل سنت ہو اُن سے اس امر کی بابت سوال کیا انھون نے جواب دیا کہ واجب نہین لیکن پاک ہوتا ہو جو کوئی غسل کرے پھر انھون نے اسکی مشروعیت کیوجہ بیان کی کہ لوگ ابتداء زمانہ مین اپنے کام مین محنت اور مشقت کرتے تھے اور صوف کے کپڑے پہنتے تھے تو انکو گرمی کے دنون مین پسینا آتا تھا۔ اور یہ مسجد مین پھیلتی تھی تو آدمی ایک دوسرے کی بوسے تنگ اور ناچار ہوتے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن آوے تو غسل کر لیا کرو اور ابن عباس نے کہا بعد اسکے اللہ تعالیٰ نے فراخی کر دی اور مسجدین بھی فراخ ہو گئین اور لوگ بھی محنت سے سبکدوش ہو گئے۔ روایت کیا ابوداؤد اور طحاوی نے اور کہا ابن قیم نے زاد المعاد مین جمعہ کے غسل کی بہت تاکید ہو اور وجوب اسکا قوی ہو وتر کے وجوب سے اور نماز مین بسم اللہ پڑھنے سے اور عورتونکی فرج کو مس کر کے وضو کرنے سے اور قہقہہ سے وضو کرنے سے اور قے اور سینگی لگا کر وضو تشہد اخیر مین درود پڑھنے سے اور مقتدیون کی قرأت پڑھنے سے پھر کہا اُس نے اسمین تین قول ہین بعض تو نفی کے قائل ہین اور بعض ثبوت کے اور بعض نے کہا ہو کہ جسکے بدن سے بو آتی ہو اُسکو غسل کرنا چاہیئے اور جسکے بدن سے بو نآتی ہو اسکو غسل کرنا مستحب ہے ۱۲ ف

قال ابو عیسیٰ حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وروی عن الزہری عن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ہذا الحدیث ایضا **حدثنا** بذلک قتیبۃ نا اللیث بن سعد عن ابن شہاب عن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر عن عبد اللہ بن عمر
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ وقال محمد وحدیث الزہری عن سالم عن ابیہ وحدیث عبد اللہ بن عبد اللہ عن ابیہ کلا الحدیثین
صحیح وقال بعض اصحاب الزہری عن الزہری قال حدثنی آل عبد اللہ بن عمر عن ابن عمر بینما عمر بن الخطاب یخطب یوم الجمعۃ اذ دخل
رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ایۃ ساعۃ ہذہ فقال ما ہو الا ان سمعت النداء وما زدت علی ان توضأت
قال والوضوء ایضا وقد علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بالغسل **حدثنا** بذلک محمد بن ابان نا عبد الرزاق عن معمر عن الزہری
ح وثنا عبد اللہ بن عبد الرحمن نا عبد اللہ بن صالح عن اللیث عن یونس عن الزہری بہذا الحدیث وروی مالک ہذا الحدیث عن الزہری
عن سالم قال بینما عمر یخطب یوم الجمعۃ فذکر الحدیث **قال** ابو عیسیٰ سالت محمدا عن ہذا فقال الصحیح حدیث الزہری عن سالم
عن ابیہ قال محمد وقد روی عن مالک ایضا عن الزہری عن سالم عن ابیہ نحو ہذا الحدیث **باب** فی فضل الغسل یوم الجمعۃ
حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع عن سفیان وابو جناب یحیی بن ابی حیۃ عن عبد اللہ بن عیسیٰ عن یحیی بن الحارث عن
ابی الاشعث الصنعانی عن اوس بن اوس قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغتسل یوم الجمعۃ وغسل وبکر وابتکر ودنا
واستمع وانصت کان لہ بکل خطوۃ یخطوہا اجر سنۃ صیامہا وقیامہا قال محمود فی ہذا الحدیث قال وکیع اغتسل ہو وغسل امرأتہ
ویروی عن ابن المبارک انہ قال فی ہذا الحدیث من غسل واغتسل یعنی غسل راسہ واغتسل وفی الباب عن ابی بکر وعمران
بن حصین وسلمان وابی ذر وابی سعید وابن عمر وابی ایوب **قال** ابو عیسیٰ حدیث اوس بن اوس حدیث حسن
وابو الاشعث الصنعانی اسمہ شرحبیل بن آدۃ **باب** فی الوضوء یوم الجمعۃ **حدثنا** ابو موسیٰ محمد بن المثنی نا سعید بن
سفیان الجحدری نا شعبۃ عن قتادۃ عن الحسن عن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ یوم الجمعۃ

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے زہری سے اُنہنے روایت کی عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے اُنہنے اپنے باپ سے اُنہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے یہ حدیث بھی **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے ابن شہاب سے اُنہنے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے اُنہنے عبد اللہ بن عمر سے اُنہنے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور کہا محمد نے اور حدیث زہری کی جو بواسطہ سالم کے اپنے باپ سے ہے اور حدیث عبد اللہ بن عبد اللہ کی جو اپنے باپ سے ہے یہ دونوں
حدیثیں صحیح ہیں۔ اور کہا بعض اصحاب زہری نے زہری سے کہا اُسنے حدیث کی مجھے آل عبد اللہ بن عمر نے ابن عمر سے اسوقت ہیں کہ عمر بن خطاب جمعہ کے دن
خطبہ پڑھ رہے تھے ناگاہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے داخل ہوا۔ پس کہا حضرت عمر نے یہ کونسا وقت ہے پس کہا اُسنے سوائے اُسکے نہیں کہ میں نے اذان
سنی اور میں وضو پر زیادتی نہیں کر سکا کہا حضرت عمر نے کیا تو نے فقط وضو ہی پر اقتصار کیا ہے حالانکہ تو جانتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کا امر کیا ہے **حدیث**
کی ہمسے ساتھ اسکے محمد بن ابان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے زہری سے ح اور حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن
صالح نے لیث سے اُسنے یونس سے اُسنے زہری سے ساتھ اس حدیث کے اور روایت کی مالک نے یہ حدیث زہری سے اُسنے سالم سے کہا اُسنے اسوقت ہیں کہ حضرت عمر جمعہ کے دن
خطبہ پڑھ رہے تھے پس اُسنے آخر تک حدیث ذکر کی **کہا** ابو عیسیٰ نے میں نے محمد سے اس حدیث کی بابت سوال کیا پس کہا اُسنے صحیح حدیث زہری کی ہے جو سالم
نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا محمد نے اور نیز مروی ہے مالک سے اُسنے روایت کی زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے مثل اس حدیث کے **باب** جمعہ
کے دن غسل کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اور ابو جناب یعنی یحیی بن ابی حیہ سے اُسنے عبد اللہ بن عیسیٰ
سے اُسنے یحیی بن حارث سے اُسنے ابی الاشعث صنعانی سے اُسنے اوس بن اوس سے کہا اُسنے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا
اور غسل کرایا اور جلدی کی اور خطبہ کو پایا اور امام کے قریب ہوا اور خطبہ کو سنا اور خاموش رہا تو اُسکے لئے بدلے ہر ایک قدم کے جو چلا ہے اجر ایک سال کے روزہ دن اور نماز رات کا
ہے کہا محمود نے اس حدیث کی تفسیر میں کہ کہا وکیع نے کہ خود نہایا اور عورت کو نہلایا اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ کہا اُسنے اس حدیث کی تفسیر میں کہ من غسل و اغتسل یعنی اپنے
سر کو دھویا اور نہایا اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر اور عمران بن حصین اور سلمان اور ابی ذر اور ابی سعید اور ابن عمر اور ابی ایوب سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث اوس بن اوس
کی حسن ہے اور ابو الاشعث صنعانی کا نام شرحبیل بن آدہ ہے **باب** جمعہ کے دن وضو کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو موسیٰ یعنی محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن
سفیان جحدری نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ بن جندب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے جمعہ کے دن وضو کیا۔

فبها ونعمت ومن اغتسل فالغسل افضل وفی الباب عن ابی هريرة وانس وعائشة **قال** ابو عيسى حديث سمرة حديث حسن وقد روى بعض اصحاب قتادة هذا الحديث عن قتادة عن الحسن عن سمرة ورواه بعضهم عن قتادة عن الحسن عن النبی صلى الله عليه وسلم مرسل والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم اختاروا الغسل يوم الجمعة ورأوا ان يجزی الوضوء من الغسل يوم الجمعة قال الشافعی ومما يدل على ان امر النبی صلى الله عليه وسلم بالغسل يوم الجمعة انه على الاختيار لا على الوجوب حديث عمر حيث قال لعثمان والوضوء ايضا وقد علمت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بالغسل يوم الجمعة فلو علما ان امره على الوجوب لا على الاختيار لم يترك عمر عثمان حتى يرده ويقول له ارجع فاغتسل ولما خفی على عثمان ذلك مع علمه ولكن دل فی هذا الحديث ان الغسل يوم الجمعة فيه فضل من غير وجوب يجب على المرء كذلك **حدثنا** هناد نا ابو معوية عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم اتى الجمعة فدنا واستمع وانصت غفر له ما بينه وبين الجمعة وزيادة ثلثة ايام ومن مس الحصى فقد لغا **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فی التبكير الى الجمعة **حدثنا** اسحق بن موسى الانصاری نا معن نا مالك عن سمی عن ابی صالح عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اغتسل يوم الجمعة غسل الجنابة ثم راح فكانما قرب بدنة ومن راح فی الساعة الثانية فكانما قرب بقرة ومن راح فی الساعة الثالثة فكانما قرب كبشا اقرن ومن راح فی الساعة الرابعة فكانما قرب دجاجة ومن راح فی الساعة الخامسة فكانما قرب بيضة فاذا خرج الامام حضرت الملئكة يستمعون الذكر وفی الباب عن عبد الله بن عمرو وسمرة **قال** ابو عيسى حديث ابی هريرة حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فی ترك الجمعة من غير عذر **حدثنا** علی بن خشرم نا عيسى بن يونس عن محمد بن عمرو

تو اُسنے اچھا کیا اور بہتر کیا اور جسنے غسل کیا پس غسل افضل ہے اور اس باب مین روایت ہو ابی ہریرہ اور انس اور عائشہ رض سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث سمرہ کی حسن ہے اور روایت کی ہو یہ حدیث بعض اصحاب قتادہ نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے اور روایت کیا اس کو بعض نے قتادہ رض سے اُسنے حسن سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور عمل اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور من بعدہم سے اُس پر ہے کہ اُنھون نے جمعہ کے دن غسل کو پسند کیا ہے ۔ اور کہا اُنھون نے فقط وضو ہی جمعہ کے دن غسل سے کافی ہو جاتا ہے کہا شافعی نے اور وہ روایت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جس مین حکم ساتھ غسل کے دن جمعہ کے کیا ہے دلالت کرتی ہے اس پر کہ وہ حکم اختیار پر ہو وجوب پر نہین ہے حدیث عمر فاروق کی ہے کہ اُنھون نے حضرت عثمان سے کہا کہ کیا تو نے فقط وضو پر ہی اقتصار کیا حالانکہ تو جانتا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن غسل کا امر کیا ہو ۔ پس اگر یہ دونون جانتے کہ آنحضرت کا یہ حکم وجوب کے لئے ہے نہ واسطے اختیار کے تو کبھی حضرت عمر رض حضرت عثمان کو نہ چھوڑتے تا کہ اُسکو واپس کرتے اور کہتے واپس جا اور غسل کر اور حضرت عثمان پر بھی باوجود علم کے کبھی پوشیدہ نہ رہتا ولیکن اس حدیث مین دلالت ہو اس بات پر کہ جمعہ کے دن غسل کرنا افضل ہو واجب نہین جو آدمی پر اسیطرح واجب ہو **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح سے وضو کرے پھر جمعہ کو آیا اور امام کے قریب ہوا اور خطبہ کو سنا اور خاموش رہا تو اسکے گناہ جو درمیان اُس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے ہین بخشے جاتے ہین اور ثواب تین دن کا زیادہ ملتا ہے اور جسنے کنکری کو چھوا تو اُسنے لغو کیا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** جمعہ کیطرف جلدی جانیکے بیان مین **حدیث** کی ہمسے اسحٰق بن موسی انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے سمی سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نہایا جمعہ کے دن جیسا کہ ناپاکی کیواسطے نہاتے ہین پھر دوپہر ڈھلے مسجد مین آیا تو گویا اُسنے اونٹ کی قربانی کی[1] اور جو دوسری گھڑی مین آیا تو گویا اُسنے گائے قربانی کی اور جو تیسری گھڑی مین آیا تو گویا اُسنے سینگ والا دنبہ قربانی کیا اور جو چوتھی گھڑی مین آیا تو گویا اسنے مرغی قربانی کی اور جو پانچوین گھڑی آیا تو گویا اُسنے انڈا خدا کی راہ مین خیرات کیا پھر جب امام خطبہ پڑھنے کیواسطے نکلا تو فرشتے خطبہ سُنے کیواسطے حاضر ہو جاتے ہین اور اس باب مین روایت ہو عبد اللہ بن عمرو اور سمرہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہی **باب** سوائے عذر کے جمعہ کے ترک کرنیکے بیان مین **حدیث** کی ہمسے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن یونس نے محمد بن عمرو سے

[1] فرشتے جمعہ کے دن دروازون پر لکھتے جاتے ہین کہ کون آگے آیا اور کون پیچھے اور خطبے کے وقت مسجد مین آجاتے ہین سلمانون کو لازم ہو کہ جمعہ کے دن جلدی مسجد مین حاضر ہوا کرین جتنا جلد جاوینگے اتنا ہی ثواب پاوینگے جمہور کے نزدیک ساعات اول دن سے شروع ہوتی ہین یہی قول ہو امام شافعی اور ابن حبیب مالکی کا کہا بعض نے مراد ساعات سے فلکیہ یعنی گھنٹے ہین اور کہا بعض نے یہ مراد نہین بلکہ مطلق ساعات مراد ہین زیادہ توضیح اسکی فضل الباری ترجمہ صحیح بخاری مین موجود ہو من شاء فلیرجع الیہ ۱۲

عن عبيدة بن سفيان عن ابى الجعد يعنى الضمرى وكانت له صحبة فيما زعم محمد بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ترك الجمعة ثلث مرات تهاونا بها طبع الله على قلبه وفى الباب عن ابن عمر وابن عباس وسمرة **قال** ابو عيسى حديث ابى الجعد حديث حسن قال وسألت محمدا عن اسم ابى الجعد الضمرى فلم يعرف اسمه وقال لا اعرف له عن النبى صلى الله عليه وسلم الا هذا الحديث **قال** ابو عيسى ولا نعرف هذا الحديث الا من حديث محمد بن عمرو **باب** ما جاء من كم يؤتى الجمعة **حدثنا** عبد بن حميد ومحمد بن مدوية قالا ثنا الفضل بن دكين نا اسرائيل عن ثوير عن رجل من اهل قباء عن ابيه وكان من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم قال امرنا النبى صلى الله عليه وسلم ان نشهد الجمعة من قباء **قال** ابو عيسى هذا حديث لا نعرفه الا من هذا الوجه ولا يصح فى هذا الباب عن النبى صلى الله عليه وسلم شئ وقد روى عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال الجمعة على من آواه الليل الى اهله وهذا حديث اسناده ضعيف انما يروى من حديث معارك بن عباد عن عبد الله بن سعيد المقبرى وضعف يحيى بن سعيد القطان عبد الله بن سعيد المقبرى فى الحديث واختلف اهل العلم على من تجب عليه الجمعة فقال بعضهم تجب الجمعة على من آواه الليل الى منزله وقال بعضهم لا تجب الجمعة الا على من سمع النداء وهو قول الشافعى واحمد واسحاق سمعت احمد بن الحسن يقول كنا عند احمد بن حنبل فذكروا على من تجب الجمعة فلم يذكر احمد فيه عن النبى صلى الله عليه وسلم شيئا قال احمد بن الحسن فقلت لاحمد بن حنبل فيه عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال احمد بن حنبل عن النبى صلى الله عليه وسلم قلت نعم **حدثنا** الحجاج بن نصير نا معارك بن عباد عن عبد الله بن سعيد المقبرى عن ابيه عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال الجمعة على من آواه الليل الى اهله فغضب على احمد وقال استغفر ربك استغفر ربك وانما فعل به احمد بن حنبل هذا لانه لم يعد هذا الحديث شيئا وضعفه لحال اسناده **باب** ما جاء فى وقت الجمعة **حدثنا** احمد بن منيع نا سريج بن النعمان نا فليح بن سليمان عن عثمان بن عبد الرحمن التيمى عن انس بن مالك ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يصلى الجمعة حين تميل الشمس **حدثنا** يحيى بن موسى نا ابو داؤد الطيالسى نا فليح بن سليمان عن عثمان بن عبد الرحمن التيمى عن انس نحوه وفى الباب عن سلمة بن الاكوع وجابر و

اُسنے عبیدہ بن سفیان سے اُسنے ابی الجعد ضمری سے اور اُسکو آنحضرت سے صحبت تھی جیسا محمد بن عمرو نے کہا ہے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص تین جمعے سستی سے ترک کرے تو اللہ تعالیٰ اُسکے دل پر مہر لگا دیتا ہے اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور ابن عباس اور سمرہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی الجعد کی حسن ہے کہا ترمذی نے اور میں نے محمد سے نام ابی الجعد ضمری کی بابت سوال کیا پس اُسنے اُسکے نام کو نہ پہچانا اور کہا محمد نے میں اُنکی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں پہچانتا مگر یہی حدیث کہا ابو عیسیٰ نے اور نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر طریق محمد بن عمرو سے **باب** کتنی مسافت سے جمعہ کیلئے آیا جاوے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید اور محمد بن مدویہ نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے فضل بن دکین نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے ثویر سے اُسنے ایک مرد قبا کے رہنے والے سے اُسنے اپنے باپ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھا کہا اُسنے ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ قبا سے جمعہ کیلئے حاضر ہوا کریں کہا ابو عیسیٰ نے اور نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر اسی وجہ سے اور اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت صحیح نہیں اور بواسطہ ابو ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپنے جمعہ اُس شخص پر ہے جو رات کو اپنے گھر کیطرف آجائے اور یہ حدیث ایسی ہے کہ اسناد اسکی ضعیف ہے کیونکہ یہ مروی ہے طریق معارک بن عباد سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن سعید مقبری سے اور یحییٰ بن سعید القطان نے عبد اللہ بن سعید المقبری کو حدیث میں ضعیف کیا ہے اور اہل علم نے اختلاف کیا ہے کہ کس پر جمعہ واجب ہے پس بعض نے کہا ہے جمعہ اُسپر ہے جو رات کو اپنے گھر کیطرف آجائے اور کہا بعض نے نہیں واجب ہوتا جمعہ مگر اُسپر جو اذان کو سنے اور یہ قول ہے امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا میں نے احمد بن حنبل سے سنا ہے کہ کہتا تھا ہم احمد بن حنبل کے پاس بیٹھے تھے پس لوگوں نے ذکر کیا کہ جمعہ کس شخص پر واجب ہے سو احمد بن حنبل نے اس مسئلہ میں کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر نہ کی۔ کہا احمد بن حسن نے پھر میں نے احمد بن حنبل سے کہا اسمیں بواسطہ ابو ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہا احمد بن حنبل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے کہا ہاں (وہ یہ ہے) **حدیث** کی ہمکو حجاج بن نصیر نے کہا حدیث کی ہمسے معارک بن عباد نے عبد اللہ بن سعید مقبری سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپنے جمعہ اُسپر ہے جو رات کو اپنے گھر کیطرف آجائے پس امام احمد مجھپر بہت غصہ ہوا اور کہنے لگا اپنے رب سے بخشش مانگ اپنے رب سے بخشش مانگ امام احمد بن حنبل نے یہ گفتگو اسواسطے کی ہے کہ اس حدیث کو انھوں نے کچھ شمار نہیں کیا اور اسناد کیوجہ سے اسکو ضعیف کہا ہے **باب** جمعہ کے وقت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے سریج بن نعمان نے کہا حدیث کی ہمسے فلیح بن سلیمان نے عثمان بن عبد الرحمن تیمی سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اُسوقت پڑھتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے فلیح بن سلیمان نے عثمان بن عبد الرحمن تیمی سے اُسنے انس سے مثل اُسکے اور اس باب میں روایت ہے سلمہ بن اکوع اور جابر

الزبير بن العوام **قال** ابو عيسى حديث انس حديث حسن صحيح وهو الذى اجمع عليه اكثر اهل العلم ان وقت الجمعة اذا زالت الشمس
كوقت الظهر وهو قول الشافعى واحمد واسحاق ورأى بعضهم ان صلوة الجمعة اذا صليت قبل الزوال انها تجوز ايضا وقال احمد و
من صلاها قبل الزوال فانه لم ير عليه اعادة **باب** ما جاء فى الخطبة على المنبر **حدثنا** ابو حفص عمرو بن على الفلاس نا عثمان
بن عمر ويحيى بن كثير ابو غسان العنبرى قالا ثنا معاذ بن العلاء عن نافع عن ابن عمر ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يخطب
الى جذع فلما اتخذ المنبر حن الجذع حتى اتاه فالتزمه فسكن وفى الباب عن انس وجابر وسهل بن سعد وابى بن كعب
وابن عباس وام سلمة **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن غريب صحيح ومعاذ بن العلاء هو بصرى اخو ابى عمرو
بن العلاء **باب** ما جاء فى الجلوس بين الخطبتين **حدثنا** حميد بن مسعدة البصرى نا خالد بن الحارث نا عبيد الله بن عمر
عن نافع عن ابن عمر ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يخطب يوم الجمعة ثم يجلس ثم يقوم فيخطب قال مثل ما يفعلون اليوم وفى الباب
عن ابن عباس وجابر بن عبد الله وجابر بن سمرة **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وهو الذى رآه اهل العلم
ان يفصل بين الخطبتين بجلوس **باب** ما جاء فى قصر الخطبة **حدثنا** قتيبة وهناد قالا نا ابو الاحوص عن سماك بن
حرب عن جابر بن سمرة قال كنت اصلى مع النبى صلى الله عليه وسلم فكانت صلوته قصدا وخطبته قصدا وفى الباب عن عمار
بن ياسر وابن ابى اوفى **قال** ابو عيسى حديث جابر بن سمرة حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فى القراءة على المنبر
حدثنا قتيبة نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن عطاء عن صفوان بن يعلى بن امية عن ابيه قال سمعت
النبى صلى الله عليه وسلم يقرأ على المنبر ونادوا يا مالك وفى الباب عن ابى هريرة وجابر بن سمرة

زبیر بن عوام سے رضی اللہ عنہم **کہا ابو عیسیٰ** نے حدیث انس کی حسن صحیح ہے اور یہ مسئلہ ایسا ہے کہ اسپر اکثر اہل علم نے اجماع کیا ہے کہ وقت جمعہ کا اُسوقت ہے کہ جب آفتاب
ڈھل جائے مثل وقت ظہر کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض نے کہا ہے نماز جمعہ کی اگر دوپہر ڈھلنے سے پہلے پڑھی جائے تو بھی جائز ہے کہا امام احمد
نے جو کوئی اس نماز کو قبل زوال کے پڑھ لے تو اُسپر اعادہ نہیں ہے **باب** منبر پر خطبہ پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو حفص یعنی عمرو بن علی فلاس نے کہا حدیث
کی ہمسے عثمان بن عمر اور یحییٰ بن کثیر ابو غسان عنبری نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے معاذ بن علاء نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک تنہ کھجور کیطرف
خطبہ پڑھتے تھے پس جب آپنے منبر بنا لیا تو وہ تنہ کھجور کا چلّایا یہاں تک کہ آپ اُسکے پاس آئے اور اُسسے معانقہ کیا پس اُسنے آرام لیا اور اس باب میں روایت ہے انس اور
جابر اور سہل بن سعد اور ابی بن کعب اور ابن عباس اور ام سلمہ سے رضی اللہ عنہم **کہا ابو عیسیٰ** نے حدیث ابن عمر کی حسن غریب صحیح ہے اور معاذ بن علاء وہ بصری ہے ابی عمرو
بن علاء کا بھائی ہے **باب** درمیان دونوں خطبوں کے بیٹھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے حمید بن مسعدہ بصری نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن حارث نے
کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمرو نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھتے پھر بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ پڑھتے کہا اُسنے
جیسا کہ تم آج کے دن کرتے ہو اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ اور جابر بن سمرہ سے رضی اللہ عنہم **کہا ابو عیسیٰ** نے حدیث ابن عمر کی حسن
صحیح ہے اور اسیطرح اہل علم کا مذہب ہے کہ درمیان دونوں خطبوں کے ساتھ بیٹھنے کے فاصلہ کیا جائے **باب** چھوٹا خطبہ پڑھنے کے بیان میں **حدیث**
کی ہمسے قتیبہ اور ہناد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا اُسنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نماز پڑھتا تھا
سو آپ کی نماز بھی متوسط تھی اور خطبہ بھی متوسط اور اس باب میں روایت ہے عمار بن یاسر اور ابن ابی اوفی سے رضی اللہ عنہم **کہا ابو عیسیٰ** نے حدیث جابر بن سمرہ کی
حسن صحیح ہے **باب** منبر پر قرأت پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے عطار سے اُسنے صفوان
بن یعلی بن امیہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منبر پر یہ آیت پڑھتے ونادوا یا مالک اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور جابر بن سمرہ سے

لے جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جمعہ کا وقت بعد زوال کے شروع ہوتا ہے اور امام احمد نے فرمایا کہ زوال سے پہلے بھی جمعہ پڑھنا درست ہے دلیل اُنکی حضرت ابو بکر اور عمر اور عثمان کا فعل ہے کہ انہم کانوا یصلون الجمعۃ قبل الزوال کہ یہ لوگ
جمعہ زوال سے پہلے پڑھ لیتے تھے۔ اقوال عبد اللہ بن سیدان سے مروی ہیں کہ ان لوگوں نے بالاتفاق ضعیف کیا ہے اور نیز تمسک امام احمد کا روایت عبد اللہ بن سلمہ کی ہے جو عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ صلے بنا الجمعۃ
ضحی یعنے اُسنے لوگوں کو چاشت کے وقت نماز جمعہ پڑھائی اور کہا کہ میں تمپر گرمی کا خوف کرتا ہوں جواب اُسکا یہ ہے کہ اگرچہ عبد اللہ نیک آدمی ہے لیکن بسبب بڑھاپے کے احوال اسکا متغیر ہو گیا تھا۔ ایسے ہی شعبہ نے
کہا ہے۔ اور نیز تمسک انکا یہ ہے جعلہ اللہ عیدا للمسلمین یعنی جمعہ کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے عید بنایا ہے جب یہ دن عید ہوا تو عید کے وقت میں نماز پڑھنی اُس دن میں درست ہوگی جواب اُسکا یہ ہے کہ
عید کا نام رکھنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ تمام احکام عید پر بھی شامل ہوں ورنہ اسمیں روزہ رکھنا بھی عید کیطرح منع ہوگا۔ کذا فی القسطلانی ۱۲

قال ابو عیسیٰ حدیث یعلی بن امیۃ حدیث حسن غریب صحیح وھو حدیث ابن عیینۃ وقد اختار قوم من اھل العلم ان یقرأ الامام فی الخطبۃ ایات من القران قال الشافعی واذا خطب الامام فلم یقرأ فی خطبتہ شیئا من القران اعاد الخطبۃ **باب** فی استقبال الامام اذا خطب **حدثنا** عباد بن یعقوب الکوفی نا محمد بن الفضل بن عطیۃ عن منصور عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبد اللہ بن مسعود قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استوی علی المنبر استقبلناہ بوجوھنا وفی الباب عن ابن عمر وحدیث منصور لا نعرفہ الا من حدیث محمد بن الفضل بن عطیۃ ومحمد بن الفضل بن عطیۃ ضعیف ذاھب الحدیث عند اصحابنا والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم یستحبون استقبال الامام اذا خطب وھو قول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحاق **قال** ابو عیسیٰ ولا یصح فی ھذا الباب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم شئ **باب** فی الرکعتین اذا جاء الرجل والامام یخطب **حدثنا** قتیبۃ نا حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن جابر بن عبد اللہ قال بینما النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یوم الجمعۃ اذ جاء رجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصلیت قال لا قال فقم فارکع **قال** ابو عیسیٰ وھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن ابی عمر نا سفیان بن عیینۃ عن محمد بن عجلان عن عیاض بن عبد اللہ بن ابی سرح ان ابا سعید الخدری دخل یوم الجمعۃ ومروان یخطب فقام یصلی فجاء الحرس لیجلسوہ فابی حتی صلی فلما انصرف اتیناہ فقلنا رحمک اللہ ان کادوا لیقعوا بک فقال ما کنت لاترکھما بعد شئ رایتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ذکر ان رجلا جاء یوم الجمعۃ فی ھیئۃ بذۃ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یوم الجمعۃ فامرہ فصلی رکعتین والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب قال ابن ابی عمر کان ابن عیینۃ یصلی رکعتین اذا جاء والامام یخطب ویأمر بہ وکان ابو عبد الرحمن المقرئی یراہ

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث یعلی بن امیہ کی حسن غریب صحیح ہی اور وہ حدیث ابن عیینہ کی ہی اور ایک قوم نے اہل علم سے پسند کیا ہی کہ امام خطبہ مین چند آیتین قرآن سے پڑھے کہا امام شافعی نے جب امام خطبہ پڑھے اور خطبہ مین کوئی آیت قرآن سے نہ پڑھے تو خطبہ کا اعادہ کرے **باب** امام کیطرف متوجہ ہونے کے بیان مین جب وہ خطبہ پڑھے **حدیث** کی ہمسے عباد بن یعقوب کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضل بن عطیہ نے منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُسنے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر برابر بیٹھ جاتے تو ہم اپنے منھ آپ کیطرف کرتے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن عمر سے اور حدیث منصور کی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق محمد بن فضل بن عطیہ سے اور محمد بن فضل بن عطیہ ضعیف ہی نزدیک ہمارے اصحاب کے حافظ نہین ہے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسی مسئلہ پر ہی کہ یہ لوگ امام کیطرف منھ کرنے کو جب وہ خطبہ پڑھے مستحب جانتے مین اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **کہا** ابو عیسیٰ نے اور اس باب مین کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح نہین ہوئی **باب** ان دو رکعتون کے بیان مین کہ جب آدمی آئے اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو جمعہ کے دن خطبہ سنا رہے تھے کہ ایک مرد آیا پس اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے نماز پڑھ لی ہے کہا اُسنے نہین۔ فرمایا آپ نے کھڑا ہو اور نماز پڑھ **کہا** ابو عیسیٰ نے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے محمد بن عجلان سے اُسنے عیاض بن عبد اللہ بن ابی سرح سے یہ کہ ابا سعید خدری جمعہ کے دن (مسجد مین) داخل ہوئے اس حالت مین کہ مروان خطبہ پڑھ رہا تھا۔ سو وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ پس کوتوال آیا تا کہ اُسکو بٹھلائے پس اُسنے انکار کیا حتی کہ اُسنے نماز پڑھلی پس جب وہ نماز سے فارغ ہو چکا تو ہم اُسکے پاس آئے اور کہا ہمنے اللہ آپ پر رحمت کرے یہ لوگ (کوتوال) تیرے پر گرنے کو قریب تھے پس کہا اُسنے مین ان دونون کو چھوڑنے والا نہین تھا بعد اسکے کہ مین نے اُن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھا ہے۔ پھر ابا سعید نے ذکر کیا کہ جمعہ کے دن ایک مرد پراگندہ ہیئت مین آیا اس حالت مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے پس آپ نے اُسکو حکم دیا تو اُسنے دو رکعتین پڑھین اس حالت مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے۔ کہا ابن ابی عمر نے ابن عیینہ دو رکعتین پڑھتا جب آتا اس حالت مین کہ امام خطبہ پڑھتا ہوتا اور اسکا حکم بھی کرتا اور ابو عبد الرحمن مقبری اُسکو دیکھتا تھا

[1] غرض اس بات سے یہ ہے کہ تحیۃ المسجد کی نماز ایسی مؤکدہ ہی کہ باوجودیکہ خطبہ کا سننا ضروری ہی مگر اُسکو تو بھی پڑھ لینا چاہئے اور خطبہ مین کلام کرنا اگرچہ منع ہی مگر امام کو جائز ہی کہ اگر کوئی ایسی ضرورت دیکھے تو کلام کرے اور اس باب مین اُن سنتون کے بیان کرنے کی یہان غرض نہین جو لوگ پہلے جمعہ کے پڑھتے مین کیونکہ اُنکا بیان عنقریب باب فی الصلاۃ قبل الجمعۃ وبعدھا مین آئیگا ۱۲

قال ابوعیسیٰ وسمعت ابن ابی عمرؒ یقول قال ابن عیینۃ کان محمد بن عجلان ثقۃ مامونا فی الحدیث وفی الباب عن جابر وابی ہریرۃ وسہل بن سعد **قال** ابوعیسیٰ حدیث ابی سعید الخدری حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند بعض اہل العلم وبہ یقول الشافعی واحمد واسحاق وقال بعضہم اذا دخل والامام یخطب فانہ یجلس ولا یصلی وہو قول سفیان الثوری واہل الکوفۃ والقول الاول اصح **حدثنا** قتیبۃ نا العلاء بن خالد القرشی قال رأیت الحسن البصری دخل المسجد یوم الجمعۃ والامام یخطب فصلی رکعتین ثم جلس انما فعل الحسن اتباعا للحدیث وہو روی عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہذا الحدیث **باب** ما جاء فی کراہیۃ الکلام والامام یخطب **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث بن سعد عن عقیل عن الزہری عن سعید بن المسیب عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال یوم الجمعۃ والامام یخطب انصت فقد لغا وفی الباب عن ابن ابی اوفی وجابر بن عبد اللہ **قال** ابوعیسیٰ حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند اہل العلم کرہوا للرجل ان یتکلم والامام یخطب فقالوا ان تکلم غیرہ فلا ینکر علیہ الا بالاشارۃ واختلفوا فی رد السلام وتشمیت العاطس ورخص بعض اہل العلم فی رد السلام وتشمیت العاطس والامام یخطب وہو قول احمد واسحاق وکرہ بعض اہل العلم من التابعین وغیرہم ذلک وہو قول الشافعی **باب** فی کراہیۃ التخطی یوم الجمعۃ **حدثنا** ابوکریب نا رشدین بن سعد عن زبان بن فائد عن سہل بن معاذ بن انس الجہنی عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ اتخذ جسرا الی جہنم وفی الباب عن جابر **قال** ابوعیسیٰ حدیث سہل بن معاذ بن انس الجہنی حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث رشدین بن سعد والعمل علیہ عند اہل العلم کرہوا ان یتخطی الرجل یوم الجمعۃ رقاب الناس وشددوا فی ذلک وقد تکلم بعض اہل العلم فی رشدین بن سعد

کہا ابوعیسیٰ نے اور سنا میں نے ابن ابی عمرؒ سے کہ کہا ابن عیینہ نے محمد بن عجلان حدیث میں ثقہ اور مامون تھا۔ اور اس باب میں روایت ہی جابر اور ابی ہریرہ اور سہل بن سعد سے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابی سعید خدری کی حسن صحیح ہی۔ اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک اسی پر ہی اور یہی کہتا ہی شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہا بعض نے جب کوئی آدمی داخل ہو اُس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو وہ بیٹھے اور نماز نہ پڑھے۔ اور یہ قول ہی سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور پہلا قول صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے علاء بن خالد قرشی نے کہا دیکھا میں نے حسن بصری کو کہ جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا اُس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا تھا سو اُسنے دو رکعتیں پڑھیں پھر بیٹھ گیا حسن نے یہ فعل تو فقط واسطے اتباع حدیث کے کیا ہی اور اُسنے روایت کی یہ حدیث جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** بیان میں مکروہ ہونے کلام کے اس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے عقیل سے اُسنے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کہا (دوسرے آدمی کو) اُس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو کہ چپ کر تو اُسنے لغو کہا اور اس باب میں روایت ہی ابن ابی اوفی اور جابر بن عبد اللہ سے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ کی حسن صحیح ہی۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہی کہ اُنھوں نے آدمی کے کلام کرنے کو مکروہ جانا ہی اُس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو اور کہا انھوں نے اگر کوئی غیر شخص کلام کرتا ہو تو اسکو سوائے اشارہ کے منع نکرے اور اختلاف کیا انھوں نے سلام کے جواب دینے میں۔ اور چھینک کے جواب دینے میں پس بعض اہل علم نے رخصت دی سلام کے جواب دینے میں اور چھینک کے جواب دینے میں اس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو۔ اور یہ قول ہی امام احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم نے تابعین وغیرہ سی اس امر کو مکروہ جانا ہے اور یہ قول ہی شافعیؒ کا **باب** جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں روندنا مکروہ ہی **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے رشدین بن سعد نے زبان بن فائد سے اُسنے سہل بن معاذ بن انس جہنی سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں روندیں تو اُسنے دوزخ کی طرف پل بنایا۔ اور اس باب میں جابر سے روایت ہی **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث سہل بن معاذ بن انس جہنی کی غریب ہے۔ کیونکہ نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق رشدین بن سعد سے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہی کہ مکروہ جانا انھوں نے یہ کہ آدمی جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں روندے اور انھوں نے اس مسئلہ میں تشدد کیا ہی۔ اور بعض اہل علم نے رشدین بن سعد میں کلام کیا ہے اور اُن کو

---

[۱] یعنی اگر کوئی آدمی دوسرے آدمی کو دیکھے کہ وہ باتوں میں مشغول ہی تو اسکو اتنا کہنا کہ چپ کر منع ہی کیونکہ احتمال ہی کہ وہ اسکے کہنے کو نہ مانے اور اس سے جھگڑنا شروع کرے۔ پھر دونوں میں لڑائی ہو جائے یک نشد دو شد پس آنحضرتؐ نے اس احتمال کے رفع کرنیکے واسطے بالکل ایسا حکم فرمادیا کہ کوئی کسی کو بری بات سے بھی منع نہ کرے ۱۲

وضعف من قبل حفظہ **باب** ماجاء فی کراھیۃ الاحتباء والامام یخطب **حدثنا** محمد بن حمید الرازی و العباس بن محمد الدوری قالا نا ابو عبد الرحمن المقرئ عن سعید بن ابی ایوب قال حدثنی ابو مرحوم عن سھل بن معاذ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الحبوۃ یوم الجمعۃ والامام یخطب **قال** ابو عیسیٰ وھذا حدیث حسن وابو مرحوم اسمہ عبد الرحیم بن میمون وقد کرہ قوم من اھل العلم الحبوۃ یوم الجمعۃ والامام یخطب ورخص فی ذلک بعضھم منھم عبد اللہ بن عمر وغیرہ وبہ یقول احمد و اسحٰق لا یریان بالحبوۃ والامام یخطب باسا **باب** ماجاء فی کراھۃ رفع الایدی علی المنبر **حدثنا** احمد بن منیع نا ھشیم نا حصین قال سمعت عمارۃ بن رویبۃ وبشر بن مروان یخطب فرفع یدیہ فی الدعاء فقال عمارۃ قبح اللہ ھاتین الیدتین القصیرتین لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما یزید علی ان یقول ھکذا واشار ھشیم بالسبابۃ **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی اذان الجمعۃ **حدثنا** احمد بن منیع نا حماد بن خالد الخیاط عن ابن ابی ذئب عن الزھری عن السائب بن یزید قال کان الاذان علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر اذا خرج الامام اقیمت الصلوٰۃ فلما کان عثمان زاد النداء الثالث علی الزوراء **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الکلام بعد نزول الامام من المنبر **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو داؤد الطیالسی نا جریر بن حازم عن ثابت عن انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتکلم بالحاجۃ اذا نزل من المنبر **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث لا نعرفہ الا من حدیث جریر بن حازم سمعت محمدا یقول وھم جریر بن حازم فی ھذا الحدیث والصحیح ما روی عن ثابت عن انس قال اقیمت الصلوٰۃ فاخذ رجل بید النبی صلی اللہ علیہ وسلم فما زال یکلمہ حتی نعس بعض القوم قال محمد والحدیث ھو ھذا وجریر بن حازم ربما یھم فی الشیء وھو صدوق قال محمد وھم جریر بن حازم فی حدیث ثابت عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا تقوموا حتی

حافظہ کی وجہ سے ضعیف کیا ہے **باب** بیان میں مکروہ ہونے احتباء کے اس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہو **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید رازی اور عباس بن محمد دوری نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو عبد الرحمٰن مقری نے سعید بن ابی ایوب سے کہا حدیث کی مجھے ابو مرحوم نے سہل بن معاذ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن احتباء[1] بیٹھنے سے منع کیا ہے اُس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو **کہا** ابو عیسیٰ نے اور یہ حدیث حسن ہے اور ابو مرحوم نام اُسکا عبد الرحیم بن میمون ہے اور ایک قوم نے اہل علم سے احتباء بیٹھنا جمعہ کے دن مکروہ جانا ہے اس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہو اور بعض نے اجازت دی ہے انہیں سے عبد اللہ بن عمر وغیرہ ہیں اور یہی کہتے ہیں امام احمد اور اسحاق یہ دونوں احتباء بیٹھنے کو اُس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو کچھ خوف نہیں جانتے **باب** منبر پر ہاتھ اٹھانیکی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے اُنسے کہا حدیث کی ہمسے حصین نے کہا سنا میں نے عمارہ بن رویبہ سے اُس حالت میں کہ بشر بن مروان خطبہ پڑھ رہا تھا پس اُس نے دعا میں دونوں ہاتھ اٹھائے پس کہا عمارہ نے اللہ تعالیٰ ان دونوں چھوٹے ہاتھوں کو خوار کرے البتہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے حالانکہ وہ اسطرح اشارت کرنے سے زیادہ نہ کرتے تھے اور ہشیم نے انگلی سبابہ سے اشارت کی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** جمعہ کی اذان کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن خالد خیاط نے ابن ابی ذئب سے اُنسے زہری سے اُنسے سائب بن یزید سے کہا اُنسے اذان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں اسوقت ہوتی تھی جب امام نکلتا تھا نماز کیلئے تکبیر ہو گئی جب حضرت عثمان کا زمانہ ہوا تو اُنھوں نے تیسری اذان زوراء پر زیادہ کر دی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** کلام کرنیکے بیان میں بعد اترنے امام کے منبر سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے جریر بن حازم نے ثابت سے اُنسے انس بن مالک سے کہا اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حاجت کیلئے کلام کر لیتے تھے جب منبر سے اترتے **کہا** ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر طرق جریر بن حازم سے سنا میں نے محمد سے کہ کہتا جریر بن حازم نے اس حدیث میں وہم کیا ہے اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے بواسطہ ثابت کے انس سے کہا اُنسے نماز کیلئے تکبیر ہو گئی پس ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑا اسو بہت دیر تک آپ سے کلام کرتا رہا یہانتک کہ بعض آدمی سو گئے کہا محمد نے وہ حدیث یہ ہے اور جریر بن حازم اکثر اوقات کسی چیز میں وہم کرتا ہے اور وہ سچا ہے۔ اور کہا محمد نے وہم کیا ہے جریر بن حازم نے حدیث ثابت میں جو بواسطہ انس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے فرمایا آپنے جب نماز کیلئے تکبیر ہو جائے تو کھڑے ہو یہانتک

---

[1] احتباء بیٹھنا یہ ہے کہ آدمی اس طور سے بیٹھے کہ ٹانگوں کو سینے سے ملا کر دونوں ہاتھوں سے حلقہ کرے یا کسی کپڑے سے صاحب مجمع البحار نے لکھا ہے کہ یہ اسواسطے ہے کہ عموماً بیٹھنے کے وقت آدمی ننگا ہو جاتا ہے مگر اسی وجہ پر جمعہ اور خطبہ کی قید کا کچھ فائدہ معلوم نہیں ہوتا کیونکہ ننگا ہونا تو ہر حالتیں منع ہے بس اکڑو کر بیٹھنا بھی ہر حالت میں منع ہوگا اور احتمال ہے کہ یہ دونوں قیدیں جو حدیث میں وارد ہوئی ہیں اتفاقی ہیں اور دوسرا اس علت سے یہ بھی مفہوم ہوتا ہے کہ اگر پاجامہ پہنا ہو تو اکڑو بیٹھنا کسی حالت میں منع نہیں ۱۲ ❖ ❖

ترونی قال محمد ویروی عن حماد بن زید قال کنا عند ثابت البنانی فحدث حجاج الصواف عن یحیی بن ابی کثیر عن عبد اللہ بن
ابی قتادۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اقیمت الصلوۃ فلا تقوموا حتی ترونی فوهم جریر فظن ان ثابتا حدثہم
عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا عبد الرزاق نا معمر عن ثابت عن انس قال لقد رأیت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بعد ما تقام الصلوۃ یکلمہ الرجل یقوم بینہ وبین القبلۃ فما زال یکلمہ ولقد رأیت بعضہم ینعس من طول قیام النبی
صلی اللہ علیہ وسلم **قال** ابو عیسیٰ وهذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی القراءۃ فی صلوۃ الجمعۃ **حدثنا** قتیبۃ نا حاتم بن
اسمٰعیل عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن عبید اللہ بن ابی رافع مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال استخلف مروان ابا ہریرۃ علی المدینۃ
وخرج الی مکۃ فصلی بنا ابو ہریرۃ یوم الجمعۃ فقرأ سورۃ الجمعۃ وفی السجدۃ الثانیۃ اذا جاءک المنافقون قال عبید اللہ فادرکت
ابا ہریرۃ فقلت لہ تقرأ بسورتین کان علی یقرأ ہما بالکوفۃ فقال ابو ہریرۃ انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ ہما وفی الباب
عن ابن عباس والنعمان بن بشیر وابی عتبۃ الخولانی **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح وروی عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم انہ کان یقرأ فی صلوۃ الجمعۃ بسبح اسم ربک الاعلیٰ وهل اتٰک حدیث الغاشیۃ **باب** ما جاء فی ما یقرأ فی صلوۃ الصبح یوم الجمعۃ
حدثنا علی بن حجر نا شریک عن مخول بن راشد عن مسلم البطین عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ
یوم الجمعۃ فی صلوۃ الفجر تنزیل السجدۃ وهل اتٰی علی الانسان وفی الباب عن سعد وابن مسعود وابی ہریرۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عباس
حدیث حسن صحیح وقد روی سفیان الثوری وغیر واحد عن مخول **باب** فی الصلوۃ قبل الجمعۃ وبعدہا **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینۃ
عن عمرو بن دینار عن الزہری عن سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یصلی بعد الجمعۃ رکعتین وفی الباب عن جابر

کہ مجھے دیکھ لو کہا محمد نے اور مروی ہی حماد بن زید سے کہا اُسنے ہم ثابت بنانی کے پاس تھے سو حدیث بیان کی حجاج صواف نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے عبد اللہ
بن ابی قتادہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب نماز کیلئے تکبیر ہو جائے تو کھڑے نہو یہانتک کہ مجھے دیکھ لو پس جریر نے وہم کیا
ہی سو گمان کیا اُسنے کہ ثابت نے حدیث کی ہو انکو انس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے
کہا حدیث کی ہمسے معمر نے ثابت سے اُسنے انس سے کہا اُسنے البتہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی بعد اسکے کہ نماز کیلئے تکبیر ہو چکی کہ ایک مرد آپ سے
کلام کرتا تھا وہ مرد درمیان آپکے اور قبلہ کے کھڑا ہوا تھا پس بہت دیر تک آپ سے کلام کرتا رہا اور البتہ دیکھا میں نے بعض لوگوں کو کہ بسبب بہت دیر تک کھڑے رہنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو گئے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** نماز جمعہ کی قرات کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حاتم بن اسمٰعیل
نے جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبید اللہ بن ابی رافع سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہی کہا اُسنے مروان نے ابو ہریرہ کو مدینہ پر اپنا خلیفہ
بنایا اور آپ مکہ کی طرف گیا پس ہمکو ابو ہریرہ نے جمعہ کی نماز پڑھائی سو اُسنے سورت جمعہ پڑھی اور دوسری رکعت میں اذا جاءک المنافقون۔ کہا عبید اللہ نے
پھر میں نے ابو ہریرہ سے ملاقات کی اور اس سے کہا آپ وہ دو سورتیں پڑھتے ہیں جنکو حضرت علیؓ کوفہ میں پڑھا کرتے تھے کہا ابو ہریرہ نے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ دو سورتیں پڑھتے تھے اور اس باب میں روایت ہی ابن عباس اور نعمان بن بشیر اور ابی عتبہ خولانی سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث
ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہی۔ اور مروی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نماز جمعہ میں یہ سورتیں پڑھتے تھے سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتٰک حدیث الغاشیہ **باب**
اس بیان میں کہ جمعہ کے دن صبح کی نماز میں کیا قرات پڑھی جائے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے مخول بن راشد سے اُسنے مسلم بطین سے
اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن صبح کی نماز میں تنزیل السجدہ اور ہل اتٰی علی الانسان پڑھتے تھے۔ اور
اس باب میں روایت ہی سعد اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہی اور روایت کی ہی سفیان ثوری اور
کئی اور لوگوں نے مخول سے **باب** قبل جمعہ کے اور بعد اسکے نماز پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عمرو
بن دینار سے اُسنے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آپ بعد جمعہ کے دو رکعتیں پڑھتے تھے اور اس باب میں روایت ہی جابر سے

[1] مؤلف کے کلام سے معلوم ہوتا ہی کہ قبل جمعہ کے سنتیں ہو کہ وہ آنحضرت سے ثابت نہیں ہیں اسلئے کہ مؤلف نے کوئی روایت آنحضرت سے جو اس مسئلہ پر دلالت کرنے کر نہیں کی اور فعل ابن مسعود کا مطلق تطوع پر دلالت
کرتا ہی نہ مؤکدہ پر اور ایسا ہی عبد اللہ بن عمر کا فعل مطلق تطوع پر دال ہی کیونکہ کبھی وہ چار رکعتیں اور کبھی چھ اور کبھی اس سے کم اور کبھی زیادہ جیسا موقع ملتا پڑھتا اور یہی لائق ہی اُس شخص کو کہ جو مسجد میں آوے کہ
امام کے نکلنے تک نوافل میں مشغول رہے جیسا کہ حدیث ابو ہریرہ میں ہی من اغتسل یوم الجمعۃ ثم اتی المسجد فصلی ما قدر لہ ثم انصت الخ سب سے قوی تر دلیل جو دلالت کرتی ہی کہ قبل جمعہ کے دو رکعتیں مسنون ہیں۔
ما من صلوۃ مفروضۃ الا وبین یدیہا رکعتان یعنی کوئی نماز فرضی نہیں ہی جسکے قبل دو رکعتیں نہوں اسکو ابن حبان عبد اللہ بن زبیر سے مرفوعاً لایا ہی یہ دلیل اگرچہ قوی ہی مگر تخصیص اسکی ممکن ہی زیادہ
توضیح اسکی فیض الباری ترجمہ صحیح بخاری میں موجود ہی ۱۲

قال ابو عیسیٰ حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وقد روی عن نافع عن ابن عمر ایضا والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم وبہ یقول الشافعی واحمد **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن نافع عن ابن عمر انہ کان اذا صلی الجمعۃ انصرف فصلی سجدتین فی بیتہ ثم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع ذلک **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان عن سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان منکم مصلیا بعد الجمعۃ فلیصل اربعا ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** الحسن بن علی نا علی بن المدینی عن سفیان بن عیینۃ قال کنا نعد سھیل بن ابی صالح ثبتا فی الحدیث **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم وروی عن عبد اللہ بن مسعود انہ کان یصلی قبل الجمعۃ اربعا وبعدھا اربعا وروی عن علی بن ابی طالب انہ امر ان یصلی بعد الجمعۃ رکعتین ثم اربعا وذھب سفیان الثوری وابن المبارک الی قول ابن مسعود قال اسحٰق ان صلی فی المسجد یوم الجمعۃ صلی اربعا وان صلی فی بیتہ صلی رکعتین واحتج بان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بعد الجمعۃ رکعتین فی بیتہ وبحدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان منکم مصلیا بعد الجمعۃ فلیصل اربعا **قال** ابو عیسیٰ وابن عمر ھو الذی روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یصلی بعد الجمعۃ رکعتین فی بیتہ وابن عمر بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی المسجد بعد الجمعۃ رکعتین وصلی بعد الرکعتین اربعا **حدثنا** بذلک ابن ابی عمر نا سفیان عن ابن جریج عن عطاء قال رأیت ابن عمر صلی بعد الجمعۃ رکعتین ثم صلی بعد ذلک اربعا **حدثنا** سعید بن عبد الرحمٰن المخزومی نا سفیان بن عیینۃ عن عمرو بن دینار قال ما رأیت احدا انص للحدیث من الزھری وما رأیت احدا الدراھم اھون عندہ منہ ان کانت الدراھم عندہ بمنزلۃ البعرۃ **قال** ابو عیسیٰ سمعت ابن ابی عمر یقول سمعت سفیان بن عیینۃ یقول کان عمرو بن دینار اسن من الزھری **باب** فیمن یدرک من الجمعۃ رکعۃ **حدثنا** نصر بن علی وسعید بن عبد الرحمٰن وغیر واحد قالوا ثنا سفیان بن عیینۃ عن الزھری عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک من الصلوٰۃ رکعۃ فقد ادرک الصلوٰۃ

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے بواسطہ نافع کے ابن عمر سے بھی اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے اور یہی کہا ہے شافعی اور احمد نے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ جب وہ نماز جمعہ کی پڑھ لیتا تو واپس ہوتا اور اپنے گھر مین دو رکعتین پڑھتا پھر کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسیطرح کیا کرتے تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے سہل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص تم مین سے بعد جمعہ کے نماز پڑھے تو چاہئے کہ چار رکعت پڑھے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مدینی نے سفیان بن عیینہ سے کہا اُسنے ہم سہیل بن ابی صالح کی حدیث قوی شمار کرتے تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور بعض اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے اور مروی ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ وہ جمعہ سے پہلے اور بعد اُسکے چار رکعتین پڑھتا تھا اور مروی ہے علی بن ابی طالب سے کہ اُسنے حکم دیا ہے کہ بعد جمعہ کے دو رکعتین پڑھی جائین پھر چار اور سفیان ثوری اور ابن مبارک ابن مسعود کے قول کی طرف گئے ہین کہا اسحاق نے اگر جمعہ کے دن مسجد مین نماز پڑھے تو چار رکعت پڑھے اور اگر گھر مین نماز پڑھے تو دو رکعت پڑھے اور اس سے اُسنے دلیل پکڑی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد جمعہ کے اپنے گھر مین دو رکعتین پڑھتے تھے اور اس حدیث سے کہ جو شخص تم مین سے بعد جمعہ کے نماز پڑھے تو چاہئے کہ چار رکعت پڑھے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور وہ ابن عمر ہے کہ جسنے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنحضرتؐ بعد جمعہ کے دو رکعتین اپنے گھر مین پڑھتے تھے اور ابن عمر نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جمعہ کے مسجد مین دو رکعتین پڑھی ہین اور بعد دو رکعتون کے چار **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن جریج سے اُسنے عطاء سے کہا اُسنے دیکھا ہین نے ابن عمر کو کہ نماز پڑھی اُسنے بعد جمعہ کے دو رکعتین پھر نماز پڑھی اُسنے بعد اُسکے چار رکعتین **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے کہا اُسنے مین نے کوئی شخص نہین دیکھا جو زہری سے زیادہ حدیث پہچانتا ہو اور مین نے کسی کو نہین دیکھا کہ روپیہ اُسکے نزدیک اس سے زیادہ بے قدر ہو بیشک روپیہ اسکے نزدیک مینگنی کی قدر رکھتا تھا **کہا** ابو عیسیٰ نے مین نے ابی عمر سے سُنا ہے کہ کہتا سُنا مین نے سفیان بن عیینہ سے کہ کہتا عمرو بن دینار زہری سے بڑی عمر کا تھا **باب** اُس شخص کے بیان مین جو جمعہ سے ایک رکعت پاوے **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی اور سعید بن عبد الرحمن اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے جو شخص ایک رکعت نماز سے پاوے تو اُسنے نماز کو پا لیا

لہ مؤلف کی غرض اس سے یہ ہے کہ اسحاق نے جو وجہ تطبیق کی بیان کی ہے کہ اگر گھر مین نماز پڑھے تو دو رکعت پڑھے اور مسجد مین نماز پڑھے تو چار رکعتین پڑھے ٹھیک نہین کیونکہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بھی یہ روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ بعد جمعہ کے اپنے گھر مین دو رکعتین پڑھتے تھے حالانکہ خود ابن عمر بعد جمعہ کے مسجد مین دو رکعتین پڑھتے تھے اور بعد دو کے چار کل چھ رکعتین ۱۲ ؎

قال ابوعیسیٰ ھٰذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ھٰذا عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم قالوا من ادرک رکعۃ من الجمعۃ صلی الیھا اخری ومن ادرکھم جلوسا صلی اربعا وبہ یقول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحٰق **باب** فی القائلۃ یوم الجمعۃ **حدثنا** علی بن حجر نا عبدالعزیز بن ابی حازم وعبداللہ بن جعفر عن ابی حازم عن سھل بن سعد قال ما کنا نتغدی فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا نقیل الا بعد الجمعۃ وفی الباب عن انس بن مالک **قال** ابوعیسیٰ حدیث سھل بن سعد حدیث حسن صحیح **باب** فی من ینعس یوم الجمعۃ انہ یتحول من مجلسہ **حدثنا** ابوسعید الاشج نا عبدۃ بن سلیمان و ابو خالد الاحمر عن محمد بن اسحٰق عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نعس احدکم یوم الجمعۃ فلیتحول عن مجلسہ ذلک **قال** ابوعیسیٰ ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی السفر یوم الجمعۃ **حدثنا** احمد بن منیع نا ابو معاویۃ عن الحجاج عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن رواحۃ فی سریۃ فوافق ذلک یوم الجمعۃ فغدا اصحابہ فقال اتخلف فاصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم الحقھم فلما صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم راٰہ فقال لہ ما منعک ان تغدو مع اصحابک قال اردت ان اصلی معک ثم الحقھم فقال لو انفقت ما فی الارض ما ادرکت فضل غدوتھم **قال** ابوعیسیٰ ھٰذا حدیث لا نعرفہ الا من ھٰذا الوجہ قال علی بن المدینی قال یحیی بن سعید قال شعبۃ لم یسمع الحکم من مقسم الا خمسۃ احادیث وعدھا شعبۃ ولیس ھٰذا الحدیث فیما عدھا شعبۃ وکان ھٰذا الحدیث لم یسمعہ الحکم من مقسم وقد اختلف اھل العلم فی السفر یوم الجمعۃ فلم یر بعضھم باسا بان یخرج یوم الجمعۃ فی السفر ما لم تحضر الصلوٰۃ وقال بعضھم اذا اصبح فلا یخرج حتی یصلی الجمعۃ **باب** فی السواک والطیب یوم الجمعۃ **حدثنا** علی بن الحسن الکوفی نا ابو یحیی اسمٰعیل بن ابراھیم التیمی عن یزید بن ابی زیاد عن عبدالرحمٰن بن ابی لیلی عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حقا

کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ رضی اللہ عنہم سے اسی پر ہی کہا ان لوگون نے جو شخص ایک رکعت جمعہ سے پائے تو اسکے ساتھ اور ایک رکعت پڑھے اور جو کوئی انسے التحیات مین ملے تو چار رکعت پڑھے اور یہی کہتا ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** جمعہ کے دن قیلولہ کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالعزیز بن ابی حازم اور عبداللہ بن جعفر نے ابی حازم سے اسنے سہل بن سعد سے کہا اُس نے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کھانا اور قیلولہ بعد جمعہ کے کرتے تھے اور اس باب مین روایت ہے انس بن مالک سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث سہل بن سعد کی حسن ہے **باب** جو شخص جمعہ کے وقت اونگھے تو چاہئے کہ اپنی جگہ سے اور جگہ پھر بیٹھے **حدیث** کی ہم سے ابوسعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان اور ابو خالد احمر نے محمد بن اسحاق سے اسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب کوئی تم مین سے جمعہ کے دن اونگھے تو چاہئے کہ اُس جگہ سے اور جگہ پھر بیٹھے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** جمعہ کے دن سفر کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے حجاج سے اُسنے حکم سے اُس نے مقسم سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن رواحہ کو ایک لشکر مین بھیجا پس اتفاقاً وہ دن جمعہ کا تھا سو اُس کے ساتھی صبح کو روانہ ہو گئے اور اُسنے کہا مین پیچھے رہتا ہون اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتا ہون پھر انکو ملجاؤنگا پس جب اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے اُسکو دیکھا اور فرمایا کس چیز نے تجھے اپنے ساتھیون کے ساتھ صبح کے وقت جانے سے منع کیا ہی کہا اُسنے مین نے ارادہ کیا تھا کہ آپ کے ساتھ نماز پڑھون پھر اُنسے ملجاؤن پس فرمایا آپ نے اگر تو خرچ کرے کہ جو کچھ زمین پر ہی تو اُنکی صبح کی فضیلت کو نہ پا سکیگا کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہین پہچانتے مگر اسی وجہ سے کہا علی بن مدینی نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے کہا شعبہ نے حکم نے مقسم سے سوائے پانچ حدیثون کے اور کوئی حدیث نہین سنی اور شعبہ نے ان حدیثون کو شمار کیا ہوا اور یہ حدیث اُن حدیثون مین نہین ہی جنکو شعبہ نے شمار کیا ہو اور گویا یہ حدیث حکم نے مقسم سے نہین سنی اور اہل علم نے جمعہ کے دن سفر کرنے مین اختلاف کیا ہی سو بعض نے جمعہ کے دن سفر کو نکلنے مین کچھ خوف نہین کیا جبتک کہ نماز کا وقت حاضر نہو اور کہا بعض نے جب صبح ہو جائے تو نہ نکلے تاکہ جمعہ پڑھلے **باب** جمعہ کے دن مسواک کرنے اور خوشبو کے لگانے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے علی بن حسن کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو یحییٰ یعنے اسماعیل بن ابراہیم تیمی نے یزید بن ابی زیاد سے اُس نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلےٰ سے اُس نے براء بن عازب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق ہے

على المسلمين ان يغتسلوا يوم الجمعة وليمس احدهم من طيب اهله فان لم يجد فالماء له طيب وفي الباب عن ابي سعيد و شيخ
من الانصار قال حدثنا احمد بن منيع نا هشيم عن يزيد بن ابي زياد نحوه بمعناه **قال** ابو عيسى حديث البراء حديث حسن ورواية
هشيم احسن من رواية اسمعيل بن ابراهيم التيمي واسمعيل بن ابراهيم التيمي يضعف في الحديث **ابواب العيدين - باب**
في المشي يوم العيد **حدثنا** اسمعيل بن موسى نا شريك عن ابي اسحق عن الحارث عن علي قال من السنة ان تخرج الى العيد ماشيا وان
تاكل شيئا قبل ان تخرج **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن والعمل على هذا الحديث عند اكثر اهل العلم يستحبون ان يخرج الرجل الى العيد
ماشيا وان لا يركب الا من عذر **باب** في صلوة العيدين قبل الخطبة **حدثنا** محمد بن المثنى نا ابو اسامة عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر
قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر وعمر يصلون في العيدين قبل الخطبة ثم يخطبون وفي الباب عن جابر وابن عباس **قال** ابو عيسى حديث
ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان صلوة العيدين قبل الخطبة ويقال ان اول
من خطب قبل الصلوة مروان بن الحكم **باب** ان صلوة العيدين بغير اذان ولا اقامة **حدثنا** قتيبة نا ابو الاحوص عن سماك بن حرب
عن جابر بن سمرة قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم العيدين غير مرة ولا مرتين بغير اذان ولا اقامة وفي الباب عن جابر بن عبد الله
وابن عباس **قال** ابو عيسى وحديث جابر بن سمرة حديث حسن صحيح والعمل عليه عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم
وغيرهم ان لا يؤذن لصلوة العيدين ولا لشئ من النوافل **باب** القراءة في العيدين **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن
ابراهيم بن محمد بن المنتشر عن ابيه عن حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في العيدين وفي الجمعة
بسبح اسم ربك الاعلى وهل اتىك حديث الغاشية وربما اجتمعا في يوم واحد فيقرأ بهما وفي الباب عن ابي واقد وسمرة بن جندب وابن عباس

مسلمانوں پر کہ جمعہ کے دن غسل کریں اور ہر ایک اپنے گھر کی خوشبو میں سے خوشبو لگائے سو اگر نہ پائے تو پانی ہی اسکے لئے خوشبو ہے۔ اور اس
باب میں روایت ہے ابی سعید اور ایک شیخ انصار سے کہا ترمذی نے حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے یزید بن ابی زیاد سے
مثل اسکے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے اور روایت ہشیم کی احسن ہے روایت اسماعیل بن ابراہیم تیمی سے اور اسماعیل بن ابراہیم
تیمی حدیث میں ضعیف کیا گیا ہے **ابواب العیدین۔ باب** عیدین کی طرف پیادہ چلنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے اسماعیل
بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے شریک نے ابی اسحاق سے اُنہے حارث سے اُنہے علی سے کہا اُنہے سنت ہے یہ کہ تو عید کی طرف پیادہ نکلے۔ اور
نکلنے سے پہلے کچھ کھالے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر ہے یہ لوگ مستحب جانتے ہیں
کہ آدمی عید کی طرف پیادہ جاوے اور بلا عذر سوار نہ ہووے **باب** خطبہ سے پہلے نماز عیدین پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد
بن مثنی نے کہا حدیث کی ہم سے ابو اسامہ نے عبید اللہ سے اُنہے نافع سے اُس نے ابن عمر سے کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت
ابوبکر اور عمر دونوں عیدوں میں نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے پھر خطبہ پڑھتے تھے اور اس باب میں روایت ہے جابر اور ابن عباس سے
کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اس پر ہے کہ نماز دونوں
عیدوں کی خطبہ سے پہلے ہے اور کہا گیا ہے کہ پہلے پہل جس شخص نے نماز سے پہلے خطبہ پڑھا ہے وہ مروان بن حکم ہے **باب** اس بیان میں
کہ نماز عیدین کی بغیر اذان اور تکبیر کے ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے اُس نے جابر
ابن سمرہ سے کہا اُنہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت مرتبہ نماز دونوں عیدوں کی پڑھی ہے بغیر اذان اور تکبیر کے۔ اور اس باب
میں روایت ہے جابر بن عبد اللہ اور ابن عباس سے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور حدیث جابر بن سمرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور عمل اہل علم کے
نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اس پر ہے کہ دونوں عیدوں کی نماز کے لئے اذان نہ دی جائے اور نہ کسی نفل کے واسطے **باب**
دونوں عیدوں میں قرأت کا بیان **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے اُس نے اپنے
باپ سے اُنہے حبیب بن سالم سے اُنہے نعمان بن بشیر سے کہا اُنہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں عیدوں اور جمعہ میں یہ سورتیں پڑھتے تھے
سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتٰک حدیث الغاشیہ اور کبھی وہ دونوں (یعنے عید اور جمعہ) ایک دن میں جمع ہو جاتے تو ان دونوں میں
یہی سورتیں پڑھتے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی واقد اور سمرہ بن جندب اور ابن عباس سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم

قال ابو عیسی حدیث النعمان بن بشیر حدیث حسن صحیح وھکذا روی سفیان الثوری ومسعر عن ابراھیم بن محمد بن المنتشر مثل حدیث ابی عوانۃ واما ابن عیینۃ فیختلف علیہ فی الروایۃ فیروی عنہ عن ابراھیم بن محمد بن المنتشر عن ابیہ عن حبیب بن سالم عن ابیہ عن النعمان بن بشیر ولا یعرف لحبیب بن سالم روایۃ عن ابیہ وحبیب بن سالم ھو مولی النعمان بن بشیر وروی عن النعمان بن بشیر احادیث وقد روی عن ابن عیینۃ عن ابراھیم بن محمد بن المنتشر نحو روایۃ ھؤلاء وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقرأ فی صلوۃ العیدین بقاف واقتربت الساعۃ وبہ یقول الشافعی **حدثنا** اسحق بن موسی الانصاری نا معن بن عیسی نا مالک عن ضمرۃ بن سعید المازنی عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ ان عمر بن الخطاب سال ابا واقد اللیثی ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بہ فی الفطر والاضحی قال کان یقرأ بقاف والقراٰن المجید واقتربت الساعۃ وانشق القمر **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ھناد نا ابن عیینۃ عن ضمرۃ بن سعید بھذا الاسناد نحوہ **قال** ابو عیسی وابو واقد اللیثی اسمہ الحارث بن عوف **باب** فی التکبیر فی العیدین **حدثنا** مسلم بن عمرو ابو عمرو الحذاء المدینی نا عبد اللہ بن نافع عن کثیر بن عبد اللہ عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کبر فی العیدین فی الاولی سبعا قبل القراءۃ وفی الاٰخرۃ خمسا قبل القراءۃ وفی الباب عن عائشۃ وابن عمر وعبد اللہ بن عمرو **قال** ابو عیسی حدیث جد کثیر حدیث حسن وھو احسن شیء روی فی ھذا الباب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم واسمہ عمرو بن عوف المزنی والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم وھکذا روی عن ابی ھریرۃ انہ صلی بالمدینۃ نحو ھذہ الصلوۃ وھو قول اھل المدینۃ وبہ یقول مالک بن انس والشافعی واحمد واسحاق وروی عن ابن مسعود انہ قال فی التکبیر فی العیدین تسع تکبیرات فی الرکعۃ الاولی خمس تکبیرات قبل القراءۃ وفی الرکعۃ الثانیۃ یبدأ بالقراءۃ ثم یکبر اربعا مع تکبیرۃ الرکوع وقد روی عن غیر واحد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذا

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث نعمان بن بشیر کی حسن صحیح ہے۔ اور ایسا ہی روایت کی سفیان ثوری اور مسعر نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے مثل حدیث ابو عوانہ کے اور ابن عیینہ پر تو روایت[1] میں اختلاف کیا گیا ہے پس روایت کرتا ہے اس سے ابراہیم بن منتشر اپنے باپ سے وہ حبیب بن سالم سے وہ اپنے باپ سے وہ نعمان بن بشیر سے۔ اور نہیں پہچانی گئی کوئی روایت حبیب بن سالم کی اپنے باپ سے۔ اور حبیب بن سالم وہ نعمان بن بشیر کا غلام ہے اور نعمان بن بشیر کی کئی حدیثیں مروی ہیں۔ اور مروی ہے ابن عیینہ سے اُسنے روایت کی ابراہیم بن محمد بن منتشر سے مثل روایت انکے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ دونوں عیدوں میں سورۂ قاف اور اقتربت الساعۃ پڑھتے تھے۔ اور یہی کہتا ہے شافعی **حدیث** کی ہم سے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن بن عیسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ضمرہ بن سعید مازنی سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے یہ کہ عمر بن خطاب نے ابا واقد لیثی سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور اضحیٰ میں کیا قرأت پڑھتے تھے کہا ابو واقد نے پڑھتے تھے قاف والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ وانشق القمر **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابن عیینہ نے ضمرہ بن سعید سے ساتھ اس اسناد کے مثل اُسکے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے **باب** عیدوں میں تکبیر کا بیان **حدیث** کی ہمسے مسلم بن عمرو ابو عمرو الحذاء مدینی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نافع نے کثیر بن عبد اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو عید دن میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں قرأت سے پہلے کہیں اور دوسری میں پانچ قرأت سے پہلے اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابن عمر اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے **کہا** ابو عیسیٰ نے کثیر کے دادا کی حدیث حسن ہے اور یہ حدیث سب سے اچھی ہے جو اس باب میں مروی ہیں اور نام اُسکا عمرو بن عوف مزنی ہے اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اس پر ہے اور ایسا ہی ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ اُسنے مدینہ میں اسی طرح نماز پڑھی۔ اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور یہی کہتا ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔ اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ کہا اُسنے دونوں عیدوں کی تکبیروں کے باب میں کل نو تکبیریں ہیں پہلی رکعت میں پانچ تکبیریں قرأت سے پہلے اور دوسری رکعت میں قرأت پہلے پڑھے پھر چار تکبیریں مع تکبیر رکوع کے کہے۔ اور مروی ہے کئی ایک لوگوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے مثل اُسکے

---

[1] اختلاف انکا آپس میں لفظ ابیہ میں ہے درمیان حبیب بن سالم اور نعمان بن بشیر کے ۱۲

وهو قول اهل الكوفة وبه يقول سفيان الثوری **باب** لا صلوٰة قبل العيدين ولا بعدهما **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابوداؤد الطيالسی انبانا شعبة عن عدی بن ثابت قال سمعت سعيد بن جبير يحدث عن ابن عباس ان النبی صلی الله عليه وسلم خرج يوم الفطر فصلی ركعتين ثم لم يصل قبلها ولا بعدها وفی الباب عن عبد الله بن عمرو وابی سعيد **قال** ابوعيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح والعمل عليه عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم وغيرهم وبه يقول الشافعی واحمد واسحاق وقد رای طائفة من اهل العلم الصلوٰة بعد صلوٰة العيدين وقبلها من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم وغيرهم والقول الاول اصح **حدثنا** الحسين بن حريث ابو عمار نا وكيع عن ابان بن عبد الله البجلی عن ابی بكر بن حفص وهو ابن عمر بن سعد بن ابی وقاص عن ابن عمر انه خرج يوم عيد ولم يصل قبلها ولا بعدها وذكر ان النبی صلی الله عليه وسلم فعله **قال** ابوعيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** فی خروج النساء فی العيدين **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا منصور وهو ابن زاذان عن ابن سيرين عن ام عطية ان رسول الله صلی الله عليه وسلم كان يخرج الابكار والعواتق وذوات الخدور والحيض فی العيدين فاما الحيض فيعتزلن المصلی ويشهدن دعوة المسلمين قالت احداهن يا رسول الله ان لم يكن لها جلباب قال فلتعرها اختها من جلبابها **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم عن هشام بن حسان عن حفصة ابنة سيرين عن ام عطية بنحوه وفی الباب عن ابن عباس وجابر **قال** ابوعيسى حديث ام عطية حديث حسن صحيح وقد ذهب بعض اهل العلم الی هذا الحديث ورخص النساء فی الخروج الی العيدين وكرهه بعضهم وروی عن ابن المبارك انه قال اكره اليوم الخروج للنساء فی العيدين فان ابت المرأة الا ان تخرج فليأذن لها زوجها ان تخرج فی اطمارها ولا تتزين فان ابت ان تخرج كذلك فللزوج ان يمنعها عن الخروج ويروی عن عائشة قالت لو رای رسول الله صلی الله عليه وسلم ما احدث النساء لمنعهن المسجد كما منعت نساء بنی اسرائيل ويروی عن سفيان الثوری انه

اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا۔ اور یہی کہتا ہے سفیان ثوری **باب** قبل دونون عیدون کے اور بعد انکے نماز درست نہین ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے عدی بن ثابت سے کہا اُسنے سنا مین نے سعید بن جبیر سے کہ حدیث بیان کرتا تھا ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر کے دن نکلے پس دو رکعتین پڑھیں پھر پہلے اُس سے اور بعد اُسکے نماز نہین پڑھی اور اس باب مین روایت ہے عبداللہ بن عمر اور ابی سعید سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسپر ہے اور یہی کہتا ہے شافعی اور احمد اور اسحاق اور ایک قوم نے اہل علم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے بعد دونون عیدون کے اور پہلے اُنسے نماز پڑھنے کو جائز رکھا ہے اور پہلا قول صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے حسین بن حریث یعنے ابو عمار نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے ابان بن عبداللہ بجلی سے اُسنے ابی بکر بن حفص سے اور یہ ابن عمر بن سعد بن ابی وقاص ہے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ وہ عید کے دن نکلا اور اُسنے پہلے عید کے اور بعد اُسکے نماز پڑھی۔ اور ذکر کیا اُسنے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** عیدین مین عورتون کے نکلنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے منصور نے جو بیٹا زاذان کا ہے۔ ابن سیرین سے اُسنے ام عطیہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باکرہ اور کنواریون اور پردے والیون اور حائضہ کو عیدین مین نکالتے تھے۔ اور بہر حال حیض والیون کو حکم کرتے تھے کہ مصلے سے کنارے بیٹھین اور مسلمانون کی دعا مین حاضر ہون ایک نے اُنمین سے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے چادر نہو۔ فرمایا آپنے چاہئے کہ بہن اُسکی اُسکو عاریتہ دے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے ہشام بن حسان سے اُسنے حفصہ بنت سیرین سے اُسنے ام عطیہ سے مثل اُسکے اور اس باب مین روایت ہے ابن عباس اور جابر سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ام عطیہ کی حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم اس حدیث کی طرف گئے ہین اور عورتون کو عیدین کی طرف نکلنے کی رخصت دی ہے اور بعض نے اس بات کو مکروہ جانا ہے اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ کہا اُسنے مین آج کے دن عورتون کے عیدین مین نکلنے کو مکروہ جانتا ہون پس اگر انکار کرے عورت مگر کہ نکلے (یعنے نکلنے پر اصرار کرے) تو چاہئے کہ خاوند اُسکا اُسکو پرانے کپڑون مین نکلنے کا اذن دے اور زینت نہ کرے پس اگر اسطرح نکلنے سے انکار کرے پس خاوند کو جائز ہے کہ نکلنے سے منع کرے اور مروی ہے عائشہ سے کہ کہا اُسنے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے کہ جو کچھ عورتون نے بدعات نکالی ہین تو اُنکو مسجد سے منع کر دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتین منع کی گئی ہین اور مروی ہے سفیان ثوری سے کہ اُسنے

[1] یعنے آنحضرت نے صرف دو رکعتین عید کی پڑھین اور قبل اور بعد عید کے نفل نہین پڑھی کہا ابن حجر نے یہ حدیث ایک وقت کا قصہ ہے اس سے عموم ثابت نہین ہوتا جو مواظبت پر دلالت کرے اور احتمال ہے کہ یہ حکم مختص ساتھ امام کے ہو نہ ساتھ مقتدی کے یا مختص ساتھ عیدگاہ کے ہو نہ ساتھ گھر کے ان سب مین سلف کا اختلاف ہے ۱۲

كره اليوم الخروج للنساء الى العيد **باب** ما جاء فی خروج النبی صلی الله علیه وسلم الى العيد فی طريق و رجوعه من طريق اخر **حدثنا**
عبد الاعلى بن واصل بن عبد الاعلى الكوفی وابو زرعة قالا نا محمد بن الصلت عن فليح بن سليمان عن سعيد بن الحارث عن ابی هريرة
قال كان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا خرج يوم العيد فی طريق رجع فی غيره وفی الباب عن عبد الله بن عمر وابی رافع **قال** ابو عيسى
حديث ابی هريرة حديث حسن غريب و روى ابو تميلة ويونس بن محمد هذا الحديث عن فليح بن سليمان عن سعيد بن الحارث عن
جابر بن عبد الله وقد استحب بعض اهل العلم للامام اذا خرج فی طريق ان يرجع فی غيره اتباعا لهذا الحديث وهو قول الشافعی وحديث
جابر كانه اصح **باب** فی الاكل يوم الفطر قبل الخروج **حدثنا** الحسن بن الصباح البزار نا عبد الصمد بن عبد الوارث عن ثواب
بن عتبة عن عبد الله بن بريدة عن ابيه قال كان النبی صلی الله علیه وسلم لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم ولا يطعم يوم الاضحى حتى يصلی
وفی الباب عن علی وانس **قال** ابو عيسى حديث بريدة بن خصيب الاسلمی حديث غريب وقال محمد لا اعرف لثواب بن عتبة غير هذا الحديث
وقد استحب قوم من اهل العلم ان لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم شيئا ويستحب له ان يفطر على تمر ولا يطعم يوم الاضحى حتى يرجع **حدثنا**
قتيبة نا هشيم عن محمد بن اسحق عن حفص بن عبيد الله بن انس عن انس بن مالك ان النبی صلی الله علیه وسلم كان يفطر على تمرات يوم الفطر
قبل ان يخرج الى المصلى **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح غريب **ابواب السفر باب** التقصير فی السفر **حدثنا** عبد الوهاب بن
عبد الحكم الوراق البغدادی نا يحيى بن سليم عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال سافرت مع النبی صلی الله علیه وسلم وابی بكر وعمر و
عثمان فكانوا يصلون الظهر والعصر ركعتين ركعتين لا يصلون قبلها ولا بعدها وقال عبد الله لو كنت مصليا قبلها او بعدها
لاتممتها وفی الباب عن عمر وعلی وابن عباس وانس وعمران بن حصين وعائشة **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن غريب
لا نعرفه الا من حديث يحيى بن سليم مثل هذا وقال محمد بن اسمعيل وقد روی هذا الحديث عن عبيد الله بن عمر عن رجل من آل سراقة

آج کے دن عورتون کے عید کی طرف نکلنے کو مکروہ جانا ہی **باب** بیان مین نکلنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عید کیطرف ایک راستہ سے اور واپس ہونے
آپ کے دوسرے راستہ سے **حدیث** کی ہمسے عبدالاعلی بن واصل بن عبدالاعلی کوفی اور ابوزرعہ نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے محمد بن صلت نے
فلیح بن سلیمان سے اُسنے سعید بن حارث سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن جب ایک راستہ مین نکلتے تو دوسرے
راستہ سے واپس ہوتے اور اس باب مین روایت ہی عبداللہ بن عمر اور ابی رافع سے **کہا** ابوعیسی نے حدیث ابوہریرہ کی حسن غریب ہی اور روایت کی یہ حدیث
ابوتمیلہ اور یونس بن محمد نے فلیح بن سلیمان سے اُسنے سعید بن حارث سے اُسنے جابر بن عبداللہ سے۔ اور بعض اہل علم نے امام کے واسطے مستحب جانا ہی کہ جب ایک
راستہ مین نکلے تو دوسرے راستہ سے واپس ہووے بموجب اتباع اس حدیث کے۔ اور یہی قول ہی شافعی کا اور حدیث جابر کی گویا صحیح ہی **باب** عید فطر کے دن
نکلنے سے پہلے کھانا چاہیے **حدیث** کی ہمسے حسن بن صباح بزار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالصمد بن عبدالوارث نے ثواب بن عتبہ سے اُسنے عبداللہ بن بریدہ
سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر کے دن نہین نکلتے تھے تا کہ کھانا کھالیتے اور عید اضحی کے دن کھانا نہین کھاتے تھے تا کہ نماز پڑھ لیتے
اور اس باب مین روایت ہی حضرت علی اور انس سے **کہا** ابوعیسی نے حدیث بریدہ بن خصیب اسلمی کی غریب ہی۔ اور کہا محمد نے مین ثواب بن عتبہ کے واسطے
سوائے اس حدیث کے اور کوئی حدیث نہین پہچانتا۔ اور ایک قوم نے اہل علم سے مستحب جانا ہی کہ کوئی شخص عید فطر کے دن نہ نکلے یہانتک کہ کچھ کھانا کھالے اور
مستحب ہی کہ کھجورون پر افطار کرے۔ اور عید اضحی کے دن نہ کھانا کھائے جبتک واپس ہووے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے محمد بن اسحق
سے اُسنے حفص بن عبیداللہ بن انس سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر کے دن مصلے کیطرف نکلنے سے پہلے کھجورون پر افطار کرتے
تھے **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی **ابواب السفر باب** سفر مین قصر کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبدالوہاب بن عبدالحکم وراق بغدادی
نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سلیم نے عبیداللہ سے اُسنے نافع سے اُس نے ابن عمر سے کہا اُسنے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان
کے ساتھ سفر کیا ہو سو وہ ظہر اور عصر کی نماز دو دو رکعت پڑھتے تھے اُسکے پہلے اور اُسکے بعد نماز نہ پڑھتے تھے اور کہا عبداللہ نے اگر مجھے پہلے اور بعد اُس کے نماز
پڑھنی ہوتی تو اُسی کو پورا پڑھتا۔ اور اس باب مین روایت ہی عمر اور علی اور ابن عباس اور انس اور عمران بن حصین اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم۔ کہا
ابوعیسی نے حدیث ابن عمر کی حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق یحیی بن سلیم سے مثل اُسکے اور کہا محمد بن اسماعیل نے اور مروی ہی یہ حدیث
عبیداللہ بن عمرؓ سے اُسنے روایت کی ایک مرد سے جو آل سراقہ سے ہے

عن ابن عمر **قال** ابو عیسیٰ وقد روی عن عطیۃ العوفی عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتطوع فی السفر قبل الصلوٰۃ و بعدھا وقد صح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقصر فی السفر وابوبکر وعمر وعثمان صدرا من خلافتہ والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم وقد روی عن عائشۃ انھا کانت تتم الصلوٰۃ فی السفر والعمل علی ما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ وھو قول الشافعی واحمد واسحٰق الا ان الشافعی یقول التقصیر رخصۃ لہ فی السفر فان اتم الصلوٰۃ اجزأ عنہ **حدثنا** احمد بن منیع نا ھشیم نا علی بن زید بن جدعان عن ابی نضرۃ قال سئل عمران بن حصین عن صلوٰۃ المسافر فقال حججت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی رکعتین وحججت مع ابی بکر فصلی رکعتین ومع عمر فصلی رکعتین ومع عثمان ست سنین من خلافتہ او ثمان سنین فصلی رکعتین **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبۃ نا سفیان بن عیینۃ عن محمد بن المنکدر وابراھیم بن میسرۃ انھما سمعا انس بن مالک قال صلینا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الظھر بالمدینۃ اربعا وبذی الحلیفۃ العصر رکعتین ھذا حدیث صحیح **حدثنا** قتیبۃ نا ھشیم عن منصور بن زاذان عن ابن سیرین عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج من المدینۃ الی مکۃ لا یخاف الا رب العٰلمین فصلی رکعتین **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث صحیح **باب** ما جاء فی کم تقصر الصلوٰۃ **حدثنا** احمد بن منیع نا ھشیم نا یحیی بن ابی اسحٰق الحضرمی نا انس بن مالک قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ فصلی رکعتین قال قلت لانس کم اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ قال عشرا وفی الباب عن ابن عباس وجابر **قال** ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث حسن صحیح وقد روی عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اقام فی بعض اسفارہ تسع عشرۃ یصلی رکعتین قال ابن عباس فنحن اذا اقمنا ما بیننا وبین تسع عشرۃ صلینا رکعتین وان زدنا علی ذلک اتممنا الصلوٰۃ

اُسنے ابن عمر سے کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہی عطیہ عوفی سے بواسطہ ابن عمر کے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین نماز سے پہلے اور بعد اُسکے نفل پڑھتے تھے اور صحیح ہو چکا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور عمر سفر مین قصر کرتے تھے اور حضرت عثمان بھی ابتدا زمانہ اپنی خلافت سے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسی پر ہی اور مروی ہی حضرت عائشہ رض سے کہ وہ سفر مین نماز پوری پڑھتی تھین اور عمل اسی پر ہی جو مروی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اُسکے اصحاب سے اور یہی قول ہی شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ مگر یہ کہ امام شافعی کہتے ہین قصر کرنا سفر مین رخصت ہی پس اگر نماز پوری پڑھے تو اُس سے کافی ہو جاتی ہی **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن زید بن جدعان نے ابی نضرہ سے کہا اُسنے عمران بن حصین مسافر کی نماز کی بابت سوال کئے گئے پس کہا اُنھون نے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا پس آپنے دو رکعتین پڑھین اور مین نے حضرت ابوبکر رض کے ساتھ حج کیا سو اُنھون نے بھی دو رکعتین پڑھین۔ اور حضرت عمر رض کے ساتھ بھی حج کیا پس اُنھون نے بھی دو رکعتین پڑھین۔ اور حضرت عثمان رض کے ساتھ چھ یا آٹھ سال اُنکی خلافت سے حج کیا پس اُنھون نے بھی دو رکعتین پڑھین **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے محمد بن منکدر اور ابراہیم بن میسرہ سے یہ کہ اُنھون نے سنا انس بن مالک سے کہا اُسنے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز مدینہ مین چار رکعتین پڑھین اور ذی الحلیفہ مین عصر دو رکعتین پڑھین یہ حدیث صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے منصور بن زاذان سے اُسنے ابن سیرین سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے مکہ کی طرف نکلے سوا پروردگار عالمین کے کسی کا خوف نکرتے تھے پس آپ نے دو رکعتین پڑھین **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے

باب اس بیان مین کہ کتنے روز نماز قصر کیجاے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن ابی اسحٰق حضرمی نے کہا حدیث کی ہمسے انس بن مالک نے کہا اُسنے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے مکہ کی طرف نکلے پس آپنے دو رکعتین پڑھین کہا یحیی نے مین نے انس سے کہا کہ کس قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مین اقامت فرمائی کہا اُسنے دس دن۔ اور اس باب مین روایت ہی ابن عباس اور جابر سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن صحیح ہی اور مروی ہی بواسطہ ابن عباس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنحضرت نے بعض سفرون مین اُنیس روز قیام کیا اُس حالت مین کہ دو رکعتین پڑھتے تھے کہا ابن عباس نے پس اگر ہم انیس روز کے درمیان اقامت کرینگے تو دو رکعتین پڑھینگے اور اگر اسپر زیادتی کرینگے تو نماز پوری پڑھینگے

لہ یعنے ہمنے مدینہ مین ظہر کی نماز چار رکعتین پڑھین پھر ہم سفر کو چلے جب ذی الحلیفہ مین پہونچے جو مدینہ سے تقریبًا تین چار میل ہو تو عصر کی نماز کا وقت ہو گیا وہان عصر کی نماز دو رکعت قصر کرکے پڑھی اور سفر مین سنت پڑھنی منع نہین پڑھے تو جائز ہی نہ پڑھے تو کچھ حرج نہین۔ اور عبداللہ بن عمر نے جو سنتین پڑھنے والے کو منع کیا ہو وہ شاید اسلیئے منع کیا ہے کہ انکو شکوک نہ تصور کرین۔ اور اگر مکروہ جانکر نہ پڑھین بلکہ مطلق نوافل تو کچھ منع نہین جیسا کہ خود عبداللہ بن عمر سے مروی ہو کہ آنحضرت سفر مین سنتین پڑھتے تھے اس باب سے مؤلف کی یہ غرض ہو کہ نماز رباعی کو سفر مین قصر کرنا ہی چاہیے ١٢ لہ یہ کلام راوی نے اسلیئے ذکر کیا ہو کہ نماز کا قصر کرنا خوف کے واسطے نہین بلکہ سفر کے واسطے خاص حکم علیحدہ ہو ١٢

وروی عن علی انہ قال من اقام عشرۃ ایام اتم الصلوٰۃ وروی عن ابن عمر انہ قال من اقام خمسۃ عشر یوما اتم الصلوٰۃ وروی عنہ ثنتی عشرۃ وروی عن سعید بن المسیب انہ قال اذا اقام اربعا صلی اربعا وروی ذلک عنہ قتادۃ وعطاء الخراسانی وروی عنہ داؤد بن ابی ھند خلاف ھذا واختلف اھل العلم بعد فی ذلک فاما سفیان الثوری واھل الکوفۃ فذھبوا الی توقیت خمس عشرۃ وقالوا اذا اجمع علی اقامۃ خمس عشرۃ اتم الصلوٰۃ وقال الاوزاعی اذا اجمع علی اقامۃ ثنتی عشرۃ اتم الصلوٰۃ وقال مالک والشافعی واحمد اذا اجمع علی اقامۃ اربع اتم الصلوٰۃ واما اسحاق فرای اقوی المذاھب فیہ حدیث ابن عباس قال لانہ روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم تاولہ بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اجمع علی اقامۃ تسع عشرۃ اتم الصلوٰۃ ثم اجمع اھل العلم علی ان للمسافر ان یقصر مالم یجمع اقامۃ وان اتی علیہ سنون **حدثنا** ھناد نا ابو معٰویۃ عن عاصم الاحول عن عکرمۃ عن ابن عباس قال سافر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفرا فصلی تسعۃ عشر یوما رکعتین رکعتین قال ابن عباس فنحن نصلی فیما بیننا وبین تسع عشرۃ رکعتین رکعتین فاذا اقمنا اکثر من ذلک صلینا اربعا **قال** ابو عیسٰی ھذا حدیث حسن غریب صحیح **باب** ما جاء فی التطوع فی السفر **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث بن سعد عن صفوان بن سلیم عن ابی بسرۃ الغفاری عن البراء بن عازب قال صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیۃ عشر سفرا فما رأیتہ ترک الرکعتین اذا زاغت الشمس قبل الظھر وفی الباب عن ابن عمر **قال** ابو عیسٰی حدیث البراء حدیث غریب قال وسالت محمدا عنہ فلم یعرفہ الا من حدیث اللیث بن سعد ولم یعرف اسم ابی بسرۃ الغفاری وراٰہ حسنا وروی عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یتطوع فی السفر قبل الصلوٰۃ ولا بعدھا وروی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یتطوع فی السفر ثم اختلف اھل العلم بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرای بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یتطوع الرجل فی السفر وبہ یقول احمد واسحٰق ولم یر طائفۃ من اھل العلم ان یصلی قبلھا ولا بعدھا ومعنی من لم یتطوع فی السفر قبول الرخصۃ ومن تطوع فلہ فی ذلک فضل کثیر وھو قول اکثر اھل العلم یختارون التطوع فی السفر

اور مروی ہو حضرت علیؓ سے کہ فرمایا اُنھوں نے جو کوئی دس روز اقامت کرے تو نماز کو پوری کرے اور مروی ہو ابن عمرؓ سے کہ کہا اُسنے جو شخص کہ پندرہ دن اقامت کرے نماز کو پوری کرے اور بارہ دن بھی اُس سے مروی ہین اور مروی ہو سعید بن مسیب سے کہ کہا اُسنے جب چار روز اقامت کرے تو چار رکعت پڑھے اور روایت کیا ہو یہ اس سے قتادہ اور عطا خراسانی نے۔ اور داؤد بن ابی ہند نے اسکے خلاف روایت کیا ہو اور اہل علم نے پیچھے اسکے اس مسئلہ مین اختلاف کیا ہو۔ پس سفیان ثوری اور اہل کوفہ تو پندرہ دن کی طرف گئے ہین اور کہا اُنھون نے جب پندرہ دن اقامت پوری کرے۔ تو نماز کو تمام کرے۔ اور کہا اوزاعی نے جب بارہ دن پورے ٹھہرے تو نماز کو تمام کرے اور کہا مالک اور شافعی اور احمد نے جب چار روز پورے ٹھہرے۔ تو نماز کو تمام کرے۔ اور بہرحال اسحٰق تو قوی تر مذہب اس مسئلہ مین حدیث ابن عباس کی جانتا ہو کہا اُسنے اسلئے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو پھر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن عباس نے اسپر حمل کرکے کہا ہو کہ جب انیس دن کے ٹھہرنے کا قصد کرے تو نماز تمام کرے پھر اہل علم نے اس بات پر اجماع کیا ہو کہ مسافر کے لئے جائز ہو کہ جبتک نیت اقامت نکرے قصر کرتا رہے اگرچہ اسپر کئی برس گذر جائین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے عاصم الاحول سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا پس آپ انیس روز دو رکعت پڑھتے رہے کہا ابن عباس نے پس ہم بھی انیس روز کے درمیان دو دو رکعتین پڑھینگے پس اگر اس سے زیادہ اقامت کرینگے تو چار رکعتین پڑھینگے **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہو **باب** سفر مین نفل پڑھنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے صفوان بن سلیم سے اُسنے ابی بسرہ غفاری سے اُسنے براء بن عازب سے کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھارہ سفر کئے ہین سو مین نے آپکو کبھی نہین دیکھا کہ آپنے دو رکعتونکو وقت ڈھلنے آفتاب کے قبل ظہر کے چھوڑا ہو اور اس باب مین روایت ہو ابن عمر سے **کہا** ابو عیسٰی نے حدیث براء کی غریب ہو کہا ترمذی نے مین نے محمد سے اس حدیث کی بابت سوال کیا تو نہ پہچانا اُسنے اس حدیث کو مگر طریق لیث بن سعد سے اور نام ابی بسرہ کا بھی اُسنے نہ پہچانا اور اُسکو حسن جانا۔ اور مروی ہو ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین نماز سے پہلے اور پیچھے نفل نہ پڑھتے تھے اور مروی ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سفر مین نفل پڑھتے تھے پھر اہل علم نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمین اختلاف کیا ہو سو بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب ہو کہ آدمی سفر مین نفل پڑھے اور یہی کہتا ہو احمد اور اسحاق۔ اور ایک جماعت نے اہل علم سے نماز سے پہلے اور پیچھے نفل پڑھنے کو درست نہین رکھا۔ اور مراد اس سے کہ جسنے سفر مین نفل نہین پڑھی یہ ہین کہ اُسنے رخصت کو قبول کر لیا۔ اور جو کوئی نفل پڑھے تو اُسکے واسطے بہت ثواب ہو اور یہ قول اکثر اہل علم کا ہو کہ سفر مین نفل پڑھنے کو پسند کرتے ہین۔

حدثنا علی بن حجر نا حفص بن غیاث عن حجاج عن عطیۃ عن ابن عمر قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الظہر فی السفر رکعتین وبعدھا رکعتین **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن وقد رواہ ابن ابی لیلیٰ عن عطیۃ ونافع عن ابن عمر **حدثنا** محمد بن عبید المحاربی نا علی بن ھاشم عن ابن ابی لیلیٰ عن عطیۃ ونافع عن ابن عمر قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الحضر والسفر فصلیت معہ فی الحضر الظہر اربعا وبعدھا رکعتین وصلیت معہ فی السفر الظہر رکعتین وبعدھا رکعتین والعصر رکعتین ولم یصل بعدھا شیئا والمغرب فی الحضر والسفر سواء ثلث رکعات لا ینقص فی حضر ولا سفر وھو وتر النھار وبعدھا رکعتین **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن سمعت محمدا یقول ما روی ابن ابی لیلیٰ حدیثا اعجب الی من ھذا **باب** ماجاء فی الجمع بین الصلوتین **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث بن سعد عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الطفیل عن معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی غزوۃ تبوک اذا ارتحل قبل زیغ الشمس اخر الظہر الی ان یجمعھا الی العصر فیصلیھما جمیعا واذا ارتحل بعد زیغ الشمس عجل العصر الی الظہر وصلی الظہر والعصر جمیعا ثم سار وکان اذا ارتحل قبل المغرب اخر المغرب حتی یصلیھا مع العشاء واذا ارتحل بعد المغرب عجل العشاء فصلھا مع المغرب وفی الباب عن علی وابن عمر وانس وعبد اللہ بن عمرو وعائشۃ وابن عباس واسامۃ بن زید وجابر **قال** ابو عیسیٰ وروی علی بن المدینی عن احمد بن حنبل عن قتیبۃ ھذا الحدیث وحدیث معاذ حدیث حسن غریب تفرد بہ قتیبۃ لا نعرف احدا رواہ عن اللیث غیرہ وحدیث اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الطفیل عن معاذ حدیث غریب والمعروف عند اھل العلم حدیث معاذ من حدیث ابی الزبیر عن ابی الطفیل عن معاذ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع فی غزوۃ تبوک بین الظہر والعصر وبین المغرب والعشاء رواہ قرۃ بن خالد وسفیان الثوری ومالک وغیر واحد عن ابی الزبیر المکی وبھذا الحدیث یقول الشافعی واحمد واسحق یقولان لا باس ان یجمع بین الصلوتین فی السفر فی وقت احدھما

حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے حجاج سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز دو رکعت پڑھی اور بعد اُسکے دو رکعتین پڑھین **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا اسکو ابن ابی لیلیٰ نے عطیہ اور نافع سے اُنھون نے ابن عمر سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبید محاربی نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن ہاشم نے ابن ابی لیلیٰ سے اُس نے عطیہ اور نافع سے اُنھون نے ابن عمر سے کہا اُسنے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ حضر اور سفر مین نماز پڑھی ہے سو مین نے آپکے ساتھ حضر مین ظہر کی چار رکعتین پڑھی ہین اور بعد اُسکے دو۔ اور آپ کے ساتھ سفر مین ظہر کی دو رکعتین پڑھی ہین اور بعد اُسکے دو اور عصر کی دو رکعتین اور بعد اُس کے آپنے کوئی نماز نہین پڑھی اور مغرب حضر اور سفر مین برابر ہے تین رکعات حضر اور سفر مین کم نہین ہوتی اور یہ وتر دن کی ہے اور بعد اُسکے دو رکعتین پڑھی ہین **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے مین نے محمد سے سُنا ہے کہ کہتا میرے نزدیک ابن ابی لیلیٰ نے اس حدیث سے کوئی حدیث عمدہ روایت نہین کی **باب** درمیان دو نمازون کے جمع کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے ابی الطفیل سے اُسنے معاذ بن جبل سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک مین تھے۔ جب آفتاب ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر کو موخر کرتے یہانتک کہ اُسکو عصر تک مؤخر کرتے پھر اُن دونون کو جمع کرکے پڑھتے۔ اور جب وقت ڈھلنے آفتاب کے کوچ کرتے تو عصر کی ظہر کی طرف جلدی کرتے اور ظہر اور عصر کو جمع کرکے پڑھتے پھر سیر کرتے۔ اور جب مغرب سے پہلے کوچ کرتے تو مغرب کو موخر کرتے یہانتک کہ اُس کو عشا کے ساتھ پڑھتے اور جب بعد مغرب کے کوچ کرتے تو عشا کی جلدی کرتے اور اُسکو مغرب کے ساتھ پڑھتے اور اس باب مین روایت ہے حضرت علی رضؓ اور ابن عمر اور انس اور عبد اللہ بن عمرو رضؓ اور عائشہ اور ابن عباس رضؓ اور اسامہ بن زید اور جابر سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے اور روایت کی ہے یہ حدیث علی بن مدینی نے احمد بن حنبل سے اُس نے قتیبہ سے اور حدیث معاذ کی حسن غریب ہے قتیبہ اس سے منفرد ہوا ہے ہم نہین جانتے کہ سوائے اُسکے اور کسی نے لیث سے روایت کی ہو اور حدیث لیث کی جو یزید بن ابی حبیب سے ہے اُسنے روایت کی ہے ابی الطفیل سے اُسنے معاذ سے غریب ہے اور معروف اہل علم کے نزدیک حدیث معاذ کی ہے جو طریق ابی الزبیر رضؓ سے بواسطہ ابی الطفیل کے معاذ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ تبوک مین ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو جمع کیا۔ روایت کیا اس کو قرہ بن خالد اور سفیان ثوری اور مالک اور کئی اور لوگون نے ابی الزبیر مکی سے اور ساتھ اسی حدیث کے کہتا ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہین کہ سفر مین دو نمازون کو ایک وقت مین جمع کرنے مین کچھ خوف نہین

حدثنا هناد نا عبدة عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر انه استغيث على بعض اهله فجد به السير واخر المغرب حتى غاب الشفق ثم نزل فجمع بينهما ثم اخبرهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك اذا جد به السير **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في صلوة الاستسقاء **حدثنا** يحيى بن موسى نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن عباد بن تميم عن عمه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج بالناس يستسقي فصلى بهم ركعتين جهر بالقراءة فيهما وحول رداءه ورفع يديه واستسقى واستقبل القبلة وفي الباب عن ابن عباس وابي هريرة وانس وابي اللحم **قال** ابو عيسى حديث عبد الله بن زيد حديث حسن صحيح وعلى هذا العمل عند اهل العلم وبه يقول الشافعي واحمد واسحاق واسم عم عباد بن تميم هو عبد الله بن زيد بن عاصم المازني **حدثنا** قتيبة نا الليث عن خالد بن يزيد عن سعيد بن ابي هلال عن يزيد بن عبد الله عن عمير مولى ابي اللحم عن ابي اللحم انه راى رسول الله صلى الله عليه وسلم عند احجار الزيت يستسقي وهو مقنع بكفيه يدعو **قال** ابو عيسى كذا قال قتيبة في هذا الحديث عن ابي اللحم ولا نعرف له عن النبي صلى الله عليه وسلم الا هذا الحديث الواحد وعمير مولى ابي اللحم قد روى عن النبي صلى الله عليه وسلم احاديث وله صحبة **حدثنا** قتيبة نا حاتم بن اسمعيل عن هشام بن اسحق وهو ابن عبد الله بن كنانة عن ابيه قال ارسلني الوليد بن عقبة وهو امير المدينة الى ابن عباس اساله عن استسقاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتيته فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج متبذلا متواضعا متضرعا حتى اتى المصلى فلم يخطب خطبتكم هذه ولكن لم يزل في الدعاء والتضرع والتكبير وصلى ركعتين كما كان يصلي في العيد **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع عن سفيان عن هشام بن اسحاق بن عبد الله بن كنانة عن ابيه فذكر نحوه وزاد فيه متخشعا **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول الشافعي قال يصلي صلوة الاستسقاء نحو صلوة العيدين يكبر

حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ وہ اپنی ایک بیوی[1] کیلئے اعانت طلب کیا گیا تو اُسنے سیر مین کوشش کی اور مغرب کو مؤخر کیا یہانتک کہ سرخی غائب ہو گئی پھر سواری سے اترا اور دو نماز دن کو جمع کیا پھر عبداللہ بن عمر نے لوگون کو خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے جب کہ اُنکو سیر مین جلدی ہوتی **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** نماز استسقا[2] کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے یحیی ابن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے عباد بن تمیم سے اُسنے اپنے چچا سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتھ نماز استسقا پڑھنے کے لیئے نکلے سو آپ نے اُنکو دو رکعتین پڑھائین اُن دونون مین قرأت اونچی پڑھی اور اپنی چادر کو پھیرا۔ اور ہاتھون کو بلند کیا اور مینھ طلب کیا اور قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور اس باب مین روایت ہی ابن عباس اور ابی ہریرہ اور انس اور ابی اللحم سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسی نے حدیث عبداللہ بن زید کی حسن صحیح ہی اور اسی پر اہل علم کے نزدیک عمل ہی۔ اور یہی کہتا ہی شافعی اور احمد اور اسحاق۔ اور نام چچا عباد بن تمیم کے چچا کا عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے لیث سے اُسنے خالد بن یزید سے اُسنے سعید بن ابی ہلال سے اُسنے یزید بن عبداللہ سے اُسنے عمیر سے جو ابی اللحم کا غلام ہی اُسنے ابی اللحم سے یہ کہ اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار الزیت (نام جگہ کا ہی مدینہ کے قریب) کے پاس دیکھا اُس حالت مین کہ ہاتھون مبارک کو کھڑا کر کے دعا مانگ رہے تھے **کہا** ابو عیسی نے ایسا ہی کہا قتیبہ نے اس حدیث مین یہ روایت ہی ابی اللحم سے اور سوا اس حدیث ایک کے کوئی اور حدیث اسکی آنحضرت سے معروف نہین۔ اور عمیر جو ابی اللحم کا غلام ہی اُسنے کئی حدیثین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہین اور اُسکی آنحضرت سے صحبت ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حاتم بن اسمعیل نے ہشام بن اسحاق سے اور یہ عبداللہ بن کنانہ کا بیٹا ہی اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے مجھے ولید بن عقبہ نے جو مدینہ کا حاکم تھا ابن عباس کی طرف بھیجا کہ اُس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال پوچھون سو مین نے اُس سے ملاقات کی (اور پوچھا) پس کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جریدہ حالت مین تواضع اور عاجزی کرتے ہوئے نکلے تاکہ مصلے پر آئے اور تمھارے اس خطبہ کی طرح خطبہ نہین پڑھا لیکن بہت دیر تک دعا اور عاجزی اور تکبیر مین رہے اور دو رکعتین پڑھین جیسا کہ عید کیلئے پڑھتے تھے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث بیان کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے ہشام بن اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ سے اُسنے اپنے باپ سے پس ذکر کیا اُسنے مثل اُسکے اور متخشعا کا لفظ زیادہ ذکر کیا یعنے خشوع کرتے ہوئے نکلے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور یہی قول ہی شافعی کا کہ نماز استسقا کی نماز عیدین کی طرح پڑھے

[1] عبداللہ بن عمر کی بیوی صفیہ بیمار تھی اسکو بیوی کی خبر راستہ مین پہونچی تو اُسنے دہین سیر مین جلدی کی اور دو نماز و نکو جمع کر کے پڑھا جیسا کہ متن مین مذکور ہو ۱۲ [2] غرض یہ مین استسقا خشک سالی مین

فی الرکعۃ الاولیٰ سبعا وفی الثانیۃ خمسا واحتج بحدیث ابن عباس **قال** ابو عیسیٰ وروی عن مالک بن انس انہ قال لا یکبر فی صلوٰۃ الاستسقاء کما یکبر فی صلوٰۃ العیدین **باب** فی صلوٰۃ الکسوف **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن طاؤس عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی فی کسوف فقرأ ثم رکع ثم قرأ ثم رکع ثم قرأ ثم رکع ثم سجد سجدتین والاخری مثلھا وفی الباب عن علی وعائشۃ وعبد اللہ بن عمرو والنعمان بن بشیر والمغیرۃ بن شعبۃ وابی مسعود وابی بکرۃ وسمرۃ وابن مسعود واسماء ابنۃ ابی بکر وابن عمر وقبیصۃ الھلالی وجابر بن عبد اللہ وابی موسیٰ وعبد الرحمٰن بن سمرۃ وابی بن کعب **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وقد روی عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی فی کسوف اربع رکعات فی اربع سجدات وبہ یقول الشافعی واحمد واسحٰق قال واختلف اھل العلم فی القراءۃ فی صلوٰۃ الکسوف فرای بعض اھل العلم ان یسر بالقراءۃ فیھا بالنھار ورای بعضھم ان یجھر بالقراءۃ فیھا کنحو صلوٰۃ العیدین والجمعۃ وبہ یقول مالک واحمد واسحٰق یرون الجھر فیھا قال الشافعی لا یجھر فیھا وقد صح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلتا الروایتین صح عنہ انہ صلی اربع رکعات فی اربع سجدات وصح عنہ انہ صلی ست رکعات فی اربع سجدات وھٰذا عند اھل العلم جائز علی قدر الکسوف ان تطاول الکسوف فصلی ست رکعات فی اربع سجدات فھو جائز وان صلی اربع رکعات فی اربع سجدات واطال القراءۃ فھو جائز ویری اصحابنا ان یصلی صلوٰۃ الکسوف فی جماعۃ فی کسوف الشمس والقمر **حدثنا** محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نا یزید بن زریع نا معمر عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ انھا قالت خسفت الشمس علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناس فاطال القراءۃ ثم رکع فاطال الرکوع ثم رفع رأسہ فاطال القراءۃ وھی دون الاولیٰ ثم رکع فاطال الرکوع وھو دون الاول ثم رفع رأسہ فسجد ثم فعل ذٰلک فی الرکعۃ الثانیۃ

پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہے اور دوسری میں پانچ اور دلیل پکڑی شافعی نے ساتھ حدیث ابن عباس کے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے مالک بن انس سے کہ کہا اُسنے نماز استسقا میں تکبیر نہ کہے جیسا کہ عیدین کی نماز میں تکبیر کہتا ہے **باب** نماز کسوف کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے سفیان سے اُسنے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے طاؤس سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے گہن میں نماز پڑھی سو آپ نے قرأت پڑھی پھر رکوع کیا پھر قرأت پڑھی پھر رکوع کیا پھر قرأت پڑھی پھر رکوع کیا پھر دو سجدے کئے اور دوسری رکعت مثل اسکے اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور عائشہ اور عبد اللہ بن عمرو اور نعمان بن بشیر اور مغیرہ بن شعبہ اور ابی مسعود اور ابی بکرہ اور سمرہ اور ابن مسعود اور اسماء بنت ابی بکر اور ابن عمر اور قبیصہ ہلالی اور جابر بن عبد اللہ اور ابی موسیٰ اور عبد الرحمٰن بن سمرہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے بواسطہ ابن عباس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نماز پڑھی آپنے گہن میں چار رکوع چار سجدوں میں اور ساتھ اسکے کہتا ہے شافعی اور احمد اور اسحاق **کہا** ابو عیسیٰ نے اور اہل علم نے نماز گہن کی قرأت میں اختلاف کیا ہے سو بعض اہل علم کا مذہب ہے کہ قرأت اسمیں دن میں آہستہ پڑھے اور بعض کا مذہب ہے کہ اسمیں قرأت پکار کر پڑھے مثل نماز عیدین اور جمعہ کے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے مالک اور احمد اور اسحاق انکا مذہب اسمیں قرأت اونچی پڑھنے کا ہے۔ کہا شافعی نے قرأت اسمیں اونچی نہ پڑھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں روایتیں ثابت ہیں ایک یہ ثابت ہے کہ آپنے چار رکوع چار سجدوں میں کئے دوسرے یہ ثابت ہے کہ آپنے چھ رکوع چار سجدوں میں کئے اور یہ اہل علم کے نزدیک جائز ہے موافق قدر گہن کے اگر گہن دیر تک رہے اور چھ رکوع چار سجدوں میں کرے تو جائز ہے۔ اور اگر چار رکوع چار سجدوں میں کرے اور قرأت کو لمبی کرے تو یہ بھی جائز ہے اور ہمارے اصحاب کا یہ مذہب ہے کہ نماز گہن آفتاب اور چاند کی جماعت سے پڑھے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہؓ سے کہ کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آفتاب کو گہن لگا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھائی پس قرأت کو لمبا کیا پھر رکوع کیا اور رکوع کو لمبا کیا۔ پھر سر مبارک کو اٹھایا اور قرأت کو لمبا کیا اور یہ قرأت پہلی قرأت سے کم تھی پھر رکوع کیا اور رکوع کو لمبا کیا اور یہ رکوع پہلے رکوع سے کم تھا پھر سر مبارک کو اٹھایا اور سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا

(حاشیہ: عن انس بن مالک)

ف اللہ تعالیٰ سے وجہ مخصوص پر جو شرع میں ثابت ہے مینہ مانگنے کو کہتے ہیں اور استسقا تین طرح پر آنحضرت سے مروی ہے ایک محض دعا ہے اللہ تعالیٰ سے طلب کرنی خواہ تنہا ہو یا جماعت میں دوسرے یہ کہ نماز کے بعد خواہ نفلی ہو دعا مانگنی تیسرے یہ کہ جنگل میں جا کر بعد دو رکعتوں کے خطبہ پڑھ کے دعا مانگنی یہی مذہب ہے امام مالک اور ابو یوسف اور محمد کا۔ امام احمد سے خطبہ مروی نہیں بلکہ اُسکی جگہ دعا اور استغفار پڑھنا چاہیے جمہور کے نزدیک جنگل میں جا کر نماز پڑھنی سنت ہے برخلاف امام ابو حنیفہ کے اور متاخرین حنفیہ کا فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے کہ یہ دو رکعت مشروع ہیں۔ زاد المعاد میں لکھا ہے کہ استسقا آنحضرت سے چھ طور پر ثابت ہے والتوضیح فی فضل الباری ۱۲ لہ نماز گہن کی آنحضرت سے مختلف طور سے ثابت ہے کبھی تو آپ نے ایک رکعت میں چار رکوع اور دو سجدے کئے اور کبھی آپ نے چھ رکوع اور دو سجدے کئے علیٰ ہذا القیاس اور طرح سے بھی آپ سے مروی ہے وجہ اُسکی یہ ہے کہ مختلف وقت میں آپ نے جس طرح مناسب سمجھا پڑھی اور گہن بہت دیر تک رہا تو چھ رکوع ایک رکعت میں کئے اس سے کچھ کم رہا تو چار رکوع ایک رکعت میں کئے مگر متاخرین محققین نے کہا ہے کہ آنحضرت کے زمانہ میں ایک ہی بار گہن لگا ہے اور یہ روایات صحیح نہیں فضل الباری میں یہ مسئلہ توضیح سے لکھا گیا ہے اور چاند کے گہن میں جماعت سے نماز پڑھنی آنحضرت سے ثابت نہیں ہوئی مگر احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اسکا حال بھی آفتاب کی طرح ہے ۱۲۔

قال ابو عیسیٰ هذا حديث حسن صحيح وبهذا الحديث يقول الشافعي واحمد واسحاق يرون صلوة الكسوف اربع ركعات في اربع سجدات قال الشافعي يقرأ في الركعة الاولى بام القرآن ونحوا من سورة البقرة سرا ان كان بالنهار ثم ركع ركوعا طويلا نحوا من قرأته ثم رفع رأسه بتكبير وثبت قائما كما هو وقرأ ايضا بام القرآن ونحوا من آل عمران ثم ركع ركوعا طويلا نحوا من قراءته ثم رفع رأسه ثم قال سمع الله لمن حمده ثم سجد سجدتين تامتين ويقيم في كل سجدة نحوا مما اقام في ركوعه ثم قام فقرأ بام القرآن ونحوا من سورة النساء ثم ركع ركوعا طويلا نحوا من قرأته ثم رفع راسه بتكبير وثبت قائما ثم قرأ نحوا من سورة المائدة ثم ركع ركوعا طويلا نحوا من قرأته ثم رفع رأسه فقال سمع الله لمن حمده ثم سجد سجدتين ثم تشهد وسلم **باب** كيف القراءة في الكسوف **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن الاسود بن قيس عن ثعلبة بن عباد عن سمرة بن جندب قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في كسوف لا نسمع له صوتا وفي الباب عن عائشة **قال** ابو عیسیٰ حديث سمرة بن جندب حديث حسن صحيح غريب وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا وهو قول الشافعي **حدثنا** ابو بكر محمد بن ابان نا ابراهيم بن صدقة عن سفيان بن حسين عن الزهري عن عروة عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى صلوة الكسوف وجهر بالقراءة فيها **قال** ابو عیسیٰ هذا حديث حسن صحيح وروى ابو اسحاق الفزاري عن سفيان بن حسين نحوه وبهذا الحديث يقول مالك واحمد واسحق **باب** ما جاء في صلوة الخوف **حدثنا** محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب نا يزيد بن زريع نا معمر عن الزهري عن سالم عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى صلوة الخوف باحدى الطائفتين ركعة والطائفة الاخرى مواجهة العدو ثم انصرفوا فقاموا في مقام اولئك وجاء اولئك فصلى بهم ركعة اخرى ثم سلم عليهم فقام هؤلاء فقضوا ركعتهم وقام هؤلاء فقضوا ركعتهم وفي الباب عن جابر وحذيفة وزيد بن ثابت وابن عباس وابي هريرة وابن مسعود وسهل بن ابي حثمة وابي عياش الزرقي واسمه زيد بن صامت وابي بكرة **قال** ابو عیسیٰ وقد ذهب مالك بن انس في صلوة الخوف الى حديث سهل بن ابي حثمة وهو قول الشافعي وقال احمد قد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم صلوة الخوف على اوجه

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ساتھ اسی حدیث کے کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ نماز گہن کی چار رکوع ہیں چار سجدوں میں۔ کہا شافعی نے پہلی رکعت میں الحمد اور سورۂ بقر آہستہ پڑھے اگر دن ہو۔ پھر اُسی قرأت کے برابر رکوع لمبا کرے پھر سر کو تکبیر کے ساتھ اٹھائے اور کھڑا ہو کر ٹھہرا رہے۔ جیسا کہ ہے اور پھر الحمد اور سورۂ آل عمران پڑھے پھر اُسی قرأت کے برابر رکوع لمبا کرے پھر سر کو اٹھائے پھر کہے سمع اللہ لمن حمدہٗ۔ پھر پورے دو سجدے کرے اور ہر ایک سجدے میں اتنا ٹھہرے جتنا کہ رکوع میں ٹھہرا ہے پھر کھڑا ہو اور الحمد اور سورۂ نساء پڑھے پھر اسی قرأت کے برابر رکوع لمبا کرے۔ پھر سر کو تکبیر کے ساتھ اٹھائے اور کھڑا ہو کر ٹھہرا رہے پھر سورۂ مائدہ پڑھے پھر اسی قرأت کے برابر رکوع لمبا کرے۔ پھر سر کو اٹھائے اور کہے سمع اللہ لمن حمدہٗ پھر دو سجدے کرکے پھر تشہد پڑھے اور سلام پھیرے **باب** گہن میں قرأت کس طرح ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے اسود بن قیس سے اُسنے ثعلبہ بن عباد سے اُسنے سمرہ بن جندب سے کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گہن کی نماز پڑھائی ہم آپ کی آواز نہیں سنتے تھے اور اس باب میں روایت ہے عائشہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث سمرہ بن جندب کی حسن صحیح غریب ہے اور بعض اہل علم اسی طرف گئے ہیں اور یہ قول شافعی کا ہے **حدیث** کی ہم سے ابو بکر محمد بن ابان نے کہا حدیث کی ہم سے ابراہیم بن صدقہ نے سفیان بن حسین سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گہن کی نماز پڑھی اور اس میں قرأت اونچی پڑھی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے ابو اسحاق فزاری نے سفیان بن حسین سے مثل اُسکے اور ساتھ اسی حدیث کے کہتا ہے مالک اور احمد اور اسحاق **باب** نماز خوف کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف کی ساتھ ایک دونوں گروہوں کے ایک رکعت پڑھی اور گروہ دوسرا سامنے دشمن کے تھا پھر وہ لوگ پھر گئے اور ان لوگوں کی جگہ جا کھڑے ہوئے اور وہ لوگ آئے پس آپ نے اُنکے ساتھ دوسری رکعت پڑھی۔ پھر آپ نے اُن پر سلام پھیرا پھر یہ لوگ کھڑے ہوئے اور اپنی رکعت کو پورا کیا اور وہ لوگ بھی کھڑے ہوئے اور اپنی رکعت کو پورا کیا اور اس باب میں روایت ہے جابر اور حذیفہ اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور سہل بن ابی حثمہ اور ابی عیاش زرقی اور نام اسکا زید بن صامت ہے اور ابی بکرہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے اور مالک بن انس نماز خوف میں سہل بن ابی حثمہ کی حدیث کی طرف گیا ہے اور یہی کہا شافعی نے اور کہا احمد نے نماز خوف کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی طرح مروی ہے

وما اعلم فی هذا الباب الا حدیثا صحیحا واختار حدیث سهل بن ابی حثمة وهکذا قال اسحق بن ابراهیم قال ثبتت الروایات عن النبی صلی الله علیه وسلم فی صلوة الخوف ورای ان کل ما روی عن النبی صلی الله علیه وسلم فی صلوة الخوف فهو جائزة وهذا علی قدر الخوف قال اسحق ولسنا نختار حدیث سهل بن ابی حثمة علی غیره من الروایات وحدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وقد رواه موسی بن عقبة عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه **حدثنا** محمد بن بشار عن یحیی بن سعید القطان نا یحیی بن سعید الانصاری عن القاسم بن محمد عن صالح بن خوات بن جبیر عن سهل بن ابی حثمة انه قال فی صلوة الخوف قال یقوم الامام مستقبل القبلة وتقوم طائفة منهم معه وطائفة من قبل العدو وجوههم الی العدو فیرکع بهم رکعة ویرکعون لانفسهم رکعة ویسجدون لانفسهم سجدتین فی مکانهم ثم یذهبون الی مقام اولئك ویجیئ اولئك فیرکع بهم رکعة ویسجد بهم سجدتین فهی له ثنتان ولهم واحدة ثم یرکعون رکعة ویسجدون سجدتین قال محمد بن بشار سالت یحیی بن سعید عن هذا الحدیث فحدثنی عن شعبة عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیه عن صالح بن خوات عن سهل بن ابی حثمة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث یحیی بن سعید الانصاری قال لی اکتبه الی جنبه ولست احفظ الحدیث ولکنه مثل حدیث یحیی بن سعید الانصاری **قال** ابو عیسی وهذا حدیث حسن صحیح لم یرفعه یحیی بن سعید الانصاری عن القاسم بن محمد وهکذا رواه اصحاب یحیی بن سعید الانصاری موقوفا ورفعه شعبة عن عبد الرحمن بن القاسم بن محمد وروی مالك بن انس عن یزید بن رومان عن صالح بن الخوات عن من صلی مع النبی صلی الله علیه وسلم صلوة الخوف فذکر نحوه **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وبه یقول مالك والشافعی واحمد واسحاق وروی عن غیر واحد ان النبی صلی الله علیه وسلم باحدی الطائفتین رکعة رکعة فکانت للنبی صلی الله علیه وسلم رکعتان ولهم رکعة رکعة **باب** ما جاء فی سجود القران **حدثنا** سفیان بن وکیع نا عبد الله بن وهب عن عمرو بن الحارث عن سعید بن ابی هلال عن عمر الدمشقی عن ام الدرداء عن ابی الدرداء قال سجدت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم احدی عشرة سجدة منها التی فی النجم وفی الباب عن علی وابن عباس وابی هریرة وابن مسعود وزید بن ثابت

اور مین اس باب مین تمام حدیثون کو صحیح ہی جانتا ہون اور مین حدیث سہل بن ابی حثمہ کی اختیار کرتا ہون اور ایسا ہی کہا ہی اسحاق بن ابراہیم نے کہا اُسنے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز خوف کے بارے مین کئی روایات ثابت کرتے ہین اور کہا اُسنے اور جو روایت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز خوف مین مروی ہی سو وہ جائز ہی اور یہ خوف کے اندازے پر ہی کہا اسحق نے ہم سہل بن ابی حثمہ کی حدیث کو اور روایتون پر اختیار نہین کرتے اور حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہی اور روایت کیا اسکو موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے یحیی بن سعید قطان سے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید انصاری نے قاسم بن محمد سے اُسنے صالح بن خوات بن جبیر سے اُسنے سہل بن ابی حثمہ سے یہ کہ کہا اُسنے نماز خوف مین امام قبلہ کے سامنے کھڑا ہو اور ایک جماعت انہین سے اُسکے ساتھ کھڑی ہو اور ایک جماعت سامنے دشمن کے منہ اُنکے دشمن کیطرف ہون پس امام اُنکے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور بذات خود ایک رکوع اور دو سجدے اسی مکان مین کرلین پھر اُنکی جگہ چلے جائین اور وہ جماعت آوے پس امام اُنکے ساتھ ایک رکوع کرے اور دو سجدے سو وہ نماز امام کیواسطے دو رکعت ہو جائیگی اور اُنکے لئے ایک رکعت پھر وہ لوگ ایک رکوع اور دو سجدے کرلین کہا محمد بن بشار نے مین نے یحیی بن سعید سے اس حدیث کی بابت سوال کیا پس اُسنے مجھے شعبہ سے روایت کی اُسنے عبد الرحمن بن قاسم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے صالح بن خوات سے اُسنے سہل بن ابی حثمہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث یحیی بن سعید الانصاری کے اور مجھے اُسنے کہا اسکو اُسکے ساتھ لکھدے اور مین اس حدیث کو یاد نہین رکھتا لیکن وہ حدیث مثل یحیی بن سعید الانصاری کے ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے اور یہ حدیث حسن صحیح ہی اسکو یحیی بن سعید الانصاری نے قاسم بن محمد سے مرفوع نہین کیا۔ اور ایسا ہی یحیی بن سعید انصاری کے ساتھیون نے اسکو موقوف روایت کیا ہی اور مرفوع کیا ہی اسکو شعبہ نے عبد الرحمن بن قاسم بن محمد سے اور روایت کی ہی مالک بن انس نے یزید بن رومان سے اُسنے صالح بن خوات سے اُسنے اُس شخص سے کہ جسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف کی پڑھی ہی پس اُسنے اسکے مثل ذکر کیا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور یہی کہتا ہی مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور کئی ایک سے مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ایک کے دونون گروہون سے ایک ایک رکعت پڑھی پس وہ نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دو رکعت ہو گئی اور اُنکے لئے ایک ایک رکعت

باب سجود قرآن کے بیان مین **حدیث** بیان کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن وہب نے عمرو بن حارث سے اُسنے سعید بن ابی ہلال سے اُسنے عمرو دمشقی سے اُسنے ام الدرداء سے اُسنے ابی الدرداء سے کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیارہ سجدے کئے ہین ایک انہین سے وہ ہی جو سورۂ نجم مین ہی اور اس باب مین روایت ہی حضرت علی اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور زید بن ثابت

وعمرو بن العاص **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی الدرداء حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث سعید بن ابی هلال عن عمر الدمشقی **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمٰن نا عبد الله بن صالح نا اللیث بن سعد عن خالد بن یزید عن سعید بن ابی هلال عن عمرو وهو ابن حبان الدمشقی قال سمعت مخبرا یخبرنی عن ام الدرداء عن ابی الدرداء قال سجدت مع رسول الله صلی الله علیہ وسلم احدی عشرة سجدة منها التی فی النجم وهذا اصح من حدیث سفیان بن وکیع عن عبد الله بن وهب **باب** فی خروج النساء الی المساجد **حدثنا** نصر بن علی نا عیسیٰ بن یونس عن الاعمش عن مجاهد قال کنا عند ابن عمر فقال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ایذنوا للنساء باللیل الی المساجد فقال ابنہ والله لا ناذن لهن یتخذنه دغلا فقال فعل الله بك وفعل اقول قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم وتقول لا ناذن وفی الباب عن ابی هریرة وزینب امرأة عبد الله بن مسعود وزید بن خالد **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح **باب** فی کراهیة البزاق فی المسجد **حدثنا** محمد بن بشار نا یحییٰ بن سعید عن سفیان بن منصور عن ربعی بن حراش عن طارق بن عبد الله المحاربی قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم اذا کنت فی الصلوٰة فلا تبزق عن یمینک ولکن خلفك او تلقاء شمالك او تحت قدمك الیسریٰ وفی الباب عن ابی سعید وابن عمر وانس وابی هریرة **قال** ابو عیسیٰ حدیث طارق حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم وسمعت الجارود یقول سمعت وکیعا یقول لم یکذب ربعی بن حراش فی الاسلام کذبة وقال عبد الرحمٰن بن مهدی اثبت اهل الکوفة منصور بن معتمر **حدثنا** قتیبة نا ابو عوانة عن قتادة عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم البزاق فی المسجد خطیئة وکفارتها دفنها **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح **باب** فی السجدة فی اذا السماء انشقت واقرأ باسم ربك الذی خلق **حدثنا** قتیبة بن سعید نا سفیان بن عیینة عن ایوب بن موسیٰ عن عطاء بن مینا عن ابی هریرة قال سجدنا مع رسول الله صلی الله علیہ وسلم فی اقرأ باسم ربك واذا السماء انشقت **حدثنا** قتیبة نا سفیان عن یحییٰ بن سعید عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عمر بن عبد العزیز عن ابی بکر بن عبد الرحمٰن بن الحارث بن هشام

اور عمرو بن العاص سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی الدرداء کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق سعید بن ابی ہلال سے جو راوی ہے عمرو دمشقی سے۔ **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے خالد بن یزید سے اُسنے سعید بن ابی ہلال سے اُسنے عمرو سے جو بیٹا حبان دمشقی کا ہے کہا اُسنے سنا مین نے ایک مخبر سے جو خبر دیتا تھا ام الدرداء سے اُسنے روایت کی ابی الدرداء سے کہا اُس نے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیارہ سجدے کئے ہین ایک انہین سے وہ ہے جو سورۂ نجم مین ہے اور یہ صحیح ہے حدیث سفیان بن وکیع سے جو روایت کی اُسنے عبد اللہ بن وہب سے **باب** مسجدون کی طرف عورتون کے نکلنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے اُسنے مجاہد سے کہا اُسنے ہم ابن عمر کے پاس تھے پس کہا اُسنے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون کو رات مین مسجدون کی طرف نکلنے کا اذن دو پس کہا اُسکے بیٹے نے قسم ہے اللہ کی ہم اُنکو اذن نہین دینگے وہ تو ایک حیلہ کر لینگی پس کہا عبد اللہ نے اللہ تعالی تجھے خوار کرے مین کہتا ہون فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تو کہتا ہے ہم اذن نہین دینگے اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور زینب سے جو عبد اللہ بن مسعود کی بیوی ہے اور زید بن مسعود اور زید بن خالد سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے **باب** مسجد مین تھوکنے کی کراہت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیٰی بن سعید نے سفیان سے اُسنے منصور سے اُسنے ربعی بن حراش سے اُسنے طارق بن عبد اللہ محاربی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو نماز مین ہو تو اپنی داہنی طرف نہ تھوک لیکن اپنے پیچھے یا بائین طرف یا بائین قدم کے نیچے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی سعید اور ابن عمر اور انس اور ابو ہریرہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث طارق کی حسن صحیح ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اُسپر ہے اور سنا مین نے جارود سے کہ کہتا سنا مین نے وکیع سے کہ کہتا ربعی بن حراش نے حالت اسلام مین کوئی جھوٹھ نہین بولا۔ اور کہا عبد الرحمن بن مہدی نے اہل کوفہ سے قوی تر منصور بن معتمر ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُس نے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد مین تھوکنا گناہ ہے اور کفارہ اسکا دفن کرنا اُس کا ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک الذی خلق کے سجدے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے ایوب بن موسٰی سے اُس نے عطا بن مینا سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے سجدہ کیا ہمنے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقرا باسم ربک اور اذا السماء انشقت مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اُسنے یحیٰی بن ابی سعید سے اُمنے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اُسنے عمر بن عبد العزیز سے اُسنے ابی بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام سے

---

[1] یعنی مین آنحضرت کی حدیث بیان کرتا ہون اور تو اپنی رائے سے اسکا مقابلہ کرتا ہے عورتون کا مسجد کیطرف نماز کے واسطے آنا جائز ہے بشرطیکہ فساد سے امن ہو جیسا کہ حدیث حضرت عائشہ کی اسپر دال ہے کہ اگر آنحضرت اسوقت کا حال دیکھتے کہ عورتون نے جو کچھ بدعات نکالے ہین تو انکو مسجد کی طرف آنے سے منع کر دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتین منع کی گئی ہین ۱۲

ابن حبان

ابن حبان

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ وفی الحدیث اربعۃ من التابعین بعضہم عن بعض **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی ہریرۃ حدیث
حسن صحیح والعمل علی ہذا عند اکثر اہل العلم یرون السجود فی اذا السماء انشقت واقرأ باسم ربک **باب** ما جاء فی السجدۃ فی النجم **حدثنا**
ہارون بن عبد اللہ البزار نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا ابی عن ایوب عن عکرمۃ عن ابن عباس قال سجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فیہا یعنی النجم والمسلمون والمشرکون والجن والانس وفی الباب عن ابن مسعود وابی ہریرۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عباس حدیث
حسن صحیح والعمل علی ہذا عند بعض اہل العلم یرون السجود فی سورۃ النجم وقال بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وغیرہم لیس فی المفصل سجدۃ وہو قول مالک بن انس والقول الاول اصح وبہ یقول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق
باب ما جاء من لم یسجد فیہ **حدثنا** یحییٰ بن موسیٰ نا وکیع عن ابن ابی ذئب عن یزید بن عبد اللہ بن قسیط عن عطاء
بن یسار عن زید بن ثابت قال قرأت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النجم فلم یسجد فیہا **قال** ابو عیسیٰ حدیث زید بن ثابت
حدیث حسن صحیح وتاول بعض اہل العلم ہذا الحدیث فقال انما ترک النبی صلی اللہ علیہ وسلم السجود لان زید بن ثابت حین قرأ
فلم یسجد لم یسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقالوا السجدۃ واجبۃ علی من سمعہا ولم یرخصوا فی ترکہا وقالوا ان سمع الرجل وہو علی
غیر وضوء فاذا توضأ سجد وہو قول سفیان الثوری واہل الکوفۃ وبہ یقول اسحاق وقال بعض اہل العلم انما السجدۃ علی من اراد ان
یسجد فیہا والتمس فضلہا ورخصوا فی ترکہا قالوا ان اراد ذلک واحتجوا بالحدیث المرفوع حدیث زید بن ثابت قال قرأت علی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم النجم فلم یسجد فقالوا لو کانت السجدۃ واجبۃ لم یترک النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیدا حتی کان یسجد ویسجد النبی
صلی اللہ علیہ وسلم واحتجوا بحدیث عمر انہ قرأ سجدۃ علی المنبر فنزل فسجد ثم قرأہا فی الجمعۃ الثانیۃ فتہیأ الناس للسجود فقال
انہا لم تکتب علینا الا ان نشاء فلم یسجد ولم یسجدوا ولذہب بعض اہل العلم الی ہذا وہو قول الشافعی واحمد

اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور اس حدیث مین چار تابعی ہین بعض بعض سے روایت کرتے ہین **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہے
اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسپر ہو کہ سورۂ اذا السماء انشقت اور اقرأ باسم ربک مین سجدہ ہے **باب** سورۂ نجم کے سجدہ کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہارون بن عبد اللہ بزاز
نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے ابی ایوب سے اُسنے عکرمہ سے اُس نے ابن عباس سے کہا اُس نے سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسمین (یعنے نجم مین)
اور مسلمانون اور مشرکون اور جنون اور آدمیون نے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے۔ اور عمل
بعض اہل علم کے نزدیک اسپر ہے کہ سورۂ نجم مین سجدہ ہے۔ اور کہا بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے مفصل مین کوئی سجدہ نہین ہے اور یہ قول مالک
بن انس کا ہے اور پہلا قول صحیح ہے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق رضی اللہ عنہم اجمعین **باب** جس نے اسمین
سجدہ نہین کیا **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے ابن ابی ذئب سے اُس نے یزید بن عبد اللہ بن قسیط سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے
زید بن ثابت سے کہا اس نے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۂ نجم پڑھی پس آپ نے اس مین سجدہ نہ کیا **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث زید بن ثابت کی حسن
صحیح ہے اور بعض اہل علم نے اس حدیث کی تاویل کی ہے اور کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ تو اس لئے ترک کیا ہے کہ زید بن ثابت نے جبکہ پڑھا تھا تو سجدہ
نہین کیا تھا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سجدہ[1] نہین کیا اور کہا اُنھون نے سجدہ واجب ہے اس پر جو اُسکو سُنے اور اُسکے ترک کر نیمین اُنھون نے رخصت
نہین دی اور کہا انھون نے اگر آدمی اس حالت مین سُنے کہ بے وضو ہو تو جس وقت وضو کرے سجدہ کرلے اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتا
ہے اسحاق اور کہا بعض اہل علم نے سجدہ اسی شخص پر ہے جو سجدہ کرنیکا ارادہ کرے اور اسکی فضیلت کو چاہے اور اُنھون نے اُس کے ترک کر نیمین رخصت دی ہے کہا
انھون نے اگر اسکی مرضی ہو (تو سجدہ کرے) اور دلیل حدیث مرفوع زید بن ثابت کی ہے کہا اُنھون نے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۂ نجم پڑھی تو آپنے اسمین
سجدہ نہ کیا پس کہا انھون نے اگر سجدہ واجب ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی زید کو نہ چھوڑتے تاکہ وہ سجدہ کرتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی سجدہ کرتے اور نیز دلیل
اُنکی حضرت عمر رض کی حدیث ہے کہ انھون نے منبر پر آیت سجدہ پڑھی پس اسمین سجدہ کیا پھر دوسرے جمعہ مین بھی اسکو پڑھا اور لوگ سجدہ کرنے کے واسطے تیار ہوئے۔
پس فرمایا آپ نے یہ سجدہ ہمپر واجب نہین کیا گیا مگر کہ ہماری مرضی ہو۔ پس اُنھون نے سجدہ نہ کیا۔ اور اہل علم اسکی طرف گئے ہین اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا

[1] غرض اُنکی یہ ہو کہ قاری بمنزلہ امام کے سامع کے لئے ہوتا ہو پس اگر قاری سجدہ نہ کرے تو سامع پر بھی سجدہ نہین ہوتا اور بعض لوگون نے جواب دیا ہو کہ سجدہ متصل پڑھنے کے ساتھ ہی واجب نہین ہوتا
احتمال ہو کہ آنحضرت نے کسی اور وقت مین کر لیا ہو یا قرأت اُسنے مکروہ وقت مین پڑھی ہو یا اسواسطے اسوقت نہ کیا ہو کہ معلوم ہو جاوے کہ جلدی بجالانا اسکا واجب نہیں جواب اسکا یہ ہے کہ احکام شرعیہ
احتمالات سے ثابت نہین خصوصًا واجبات ۱۲

باب ماجاء فی السجدۃ فی صٓ **حدثنا** ابن ابی عمرنا سفیان عن ایوب عن عکرمۃ عن ابن عباس قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسجد فی صٓ قال ابن عباس ولیست من عزائم السجود **قال** ابو عیسیٰ ھٰذا حدیث حسن صحیح واختلف اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم فی ھٰذا فرای بعض اھل العلم ان یسجد فیھا وھو قول سفیان وابن المبارک والشافعی واحمد و اسحاق وقال بعضھم انھا توبۃ نبی ولم یروا السجود فیھا **باب** فی السجدۃ فی الحج **حدثنا** قتیبۃ نا ابن لھیعۃ عن مشرح بن ھاعان عن عقبۃ بن عامر قال قلت یا رسول اللہ فضلت سورۃ الحج بان فیھا سجدتین قال نعم ومن لم یسجدھما فلا یقراھما **قال** ابو عیسیٰ ھٰذا حدیث لیس اسنادہ بالقوی واختلف اھل العلم فی ھٰذا فروی عن عمر بن الخطاب وابن عمر انھما قالا فضلت سورۃ الحج بان فیھا سجدتین وبہ یقول ابن المبارک والشافعی واحمد واسحٰق ورای بعضھم فیھا سجدۃ وھو قول سفیان الثوری ومالک و اھل الکوفۃ **باب** ماجاء مایقول فی سجود القرآن **حدثنا** قتیبۃ نا محمد بن یزید بن خنیس نا الحسن بن محمد بن عبید اللہ بن ابی یزید قال قال لی ابن جریج یا حسن اخبرنی عبید اللہ بن ابی یزید عن ابن عباس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی رأیتنی اللیلۃ وانا نائم کانی اصلی خلف شجرۃ فسجدت فسجدت الشجرۃ لسجودی فسمعتھا وھی تقول اللھم اکتب لی بھا عندک اجرا وضع عنی بھا وزرا واجعلھا لی عندک ذخرا وتقبلھا منی کما تقبلتھا من عبدک داؤد قال الحسن قال لی ابن جریج قال لی جدک قال ابن عباس فقرأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدۃ ثم سجد فقال ابن عباس سمعتہ وھو یقول مثل ما اخبرہ الرجل عن قول الشجرۃ و فی الباب عن ابی سعید **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث غریب من حدیث ابن عباس لا نعرفہ الا من ھٰذا الوجہ **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الوھاب الثقفی نا خالد الحذاء عن ابی العالیۃ عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی سجود القرآن باللیل سجد وجھی للذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ **قال** ابو عیسیٰ ھٰذا حدیث حسن صحیح

باب سورۂ صٓ کے سجدہ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ایوب سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سورۂ صٓ میں سجدہ کرتے تھے۔ کہا ابن عباس نے اور یہ مؤکدہ سجدوں سے نہیں ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسمیں اختلاف کیا ہو پس بعض اہل علم کا مذہب ہی کہ اسمیں سجدہ کرتے اور یہ قول ہو سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور کہا بعض نے یہ ایک نبی کی توبہ ہے اور اُنھوں نے اسمیں سجدہ نہیں دیکھا **باب** سورۂ حج کے سجدے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے بن لہیعہ نے مشرح بن ہاعان سے اُسنے عقبہ بن عامر سے کہا اُسنے میں نے کہا یا رسول اللہ یہ سورۂ حج اسلئے فضیلت دیگئی ہے کہ اسمیں دو سجدے ہیں فرمایا آپنے ہاں اور جو شخص ان دونوں کو بجا نہ لاوے تو چاہیئے کہ ان کو پڑھے ہی نہیں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ایسی ہے کہ سند اسکی قوی نہیں اور اہل علم نے اسمیں اختلاف کیا ہے پس عمر بن الخطاب اور ابن عمر سے مروی ہو کہ کہا انھوں نے سورۂ حج اسلئے فضیلت دیگئی ہے کہ اسمیں دو سجدے ہیں اور یہی کہتا ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور بعض نے گمان کیا ہے کہ اسمیں ایک سجدہ ہے اور یہ قول سفیان ثوری اور مالک اور اہل کوفہ کا ہی **باب** اس بیان میں کہ قرآن کے سجدے میں کیا پڑھے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یزید بن خنیس نے کہا حدیث کی ہمسے حسن بن محمد بن عبید اللہ بن ابی یزید نے کہا اُسنے مجھسے ابن جریج نے۔ کہا لے حسن مجھے عبید اللہ بن ابی یزید نے ابن عباس سے خبر دی ہو کہ کہا اُسنے ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو کہا اُسنے یا رسول اللہ میں نے آج رات میں دیکھا ہے اس حالت میں کہ سویا تھا گویا کہ میں ایک درخت کے نیچے نماز پڑھ رہا ہوں پس میں نے سجدہ کیا سو درخت نے بھی میرے سجدہ کرنیکے واسطے سجدہ کیا پس میں نے سنا کہ وہ یہ کہتا تھا اللھم اکتب لی آخرہ اے اللہ میرے لئے بسبب اس سجدہ کے اپنے پاس ثواب لکھ اور بسبب اسکے مجھسے گناہ دور کر اور اسکو میرے لئے اپنے پاس ذخیرہ بنا اور مجھسے اس کو قبول کر جیسا کہ تونے بندے اپنے داؤد سے قبول کیا ہے کہا حسن نے مجھے ابن جریج نے کہا کہ تیرے دادے نے مجھے یہ کہا ہے کہ ابن عباس نے کہا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ پڑھی پھر سجدہ کیا پھر کہا ابن عباس نے سنا میں نے آنحضرت سے کہ وہ کہتے تھے مثل اسکے کہ خبر دی تھی آپ کو مرد نے قول درخت سے اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث جو ابن عباس سے ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی وجہ سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے کہا حدیث کی ہمسے خالد حذاء نے ابی العالیہ سے اس نے عائشہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو قرآن کے سجدہ میں کہتے تھے سجد وجھی للذی آخرہ سجدہ کیا ہے میرے مُنہ نے اس ذات کیواسطے جس نے اسکو پیدا کیا اور اُسکے کان اور آنکھ کو پھاڑا ساتھ زور اور توت اپنی کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے

لہ جیسا کہ نسائی کی روایت میں ہو کہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجد فی صٓ فقال سجدھا داؤد علیہ السلام توبۃ ونسجدھا شکرا یعنے حضرت داؤد نے یہ سجدہ توبہ کیواسطے کیا تھا اور ہم شکر کیواسطے کرتے ہیں غرض اتنی یہ ہے

باب ما ذكر في من فاته حزبه من الليل فقضاه بالنهار **حدثنا** قتيبة نا ابو صفوان عن يونس عن ابن شهاب ان السائب ابن يزيد وعبيد الله اخبراه عن عبد الرحمن بن عبد القاري قال سمعت عمر بن الخطاب يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نام عن حزبه او عن شئ منه فقرأه ما بين صلوة الفجر وصلوة الظهر كتب له كانما قرأه من الليل **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وابو صفوان اسمه عبد الله بن سعيد المكي وروى عنه الحميدي وكبار الناس **باب** ما جاء من التشديد في الذي يرفع رأسه قبل الامام **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن محمد بن زياد وهو ابو الحارث البصري ثقة عن ابي هريرة قال قال محمد صلى الله عليه وسلم اما يخشى الذي يرفع رأسه قبل الامام ان يحول الله رأسه رأس حمار قال قتيبة قال حماد قال لي محمد بن زياد انما قال اما يخشى **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح ومحمد بن زياد هو بصري ثقة يكنى ابا الحارث **باب** ما جاء في الذي يصلي الفريضة ثم يؤم الناس بعد ذلك **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن جابر بن عبد الله ان معاذ بن جبل كان يصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم المغرب ثم يرجع الى قومه فيؤمهم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اصحابنا الشافعي واحمد واسحاق قالوا اذا ام الرجل القوم في المكتوبة وقد كان صلاها قبل ذلك ان صلوة من ائتم به جائزة واحتجوا بحديث جابر في قصة معاذ وهو حديث صحيح وقد روي من غير وجه عن جابر وروي عن ابي الدرداء انه سئل عن رجل دخل المسجد والقوم في صلوة العصر وهو يحسب انها صلوة الظهر فائتم به قال صلوته جائزة وقد قال قوم من اهل الكوفة اذا ائتم قوم بامام وهو يصلي العصر وهم يحسبون انها الظهر فصلى بهم واقتدوا به فان صلوة المقتدي فاسدة اذا اختلف نية الامام والماموم

باب اس بیان مین کہ جسکو رات کا وظیفہ فوت ہو جائے پس دن مین اُسکو قضا کرے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو صفوان نے یونس سے اُس نے ابن شہاب سے یہ کہ سائب بن یزید اور عبید اللہ نے اُسکو خبر دی ہو عبد الرحمٰن بن عبد القاری سے کہا اُسنے سنا مین نے عمر بن الخطاب سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی اپنے تمام وظیفہ سے یا کچھ حصہ وظیفہ سے سو جائے پھر اُسکو درمیان نماز فجر اور ظہر کے پڑھ لے تو اُسکے واسطے لکھا جاتا ہو گویا کہ رات مین پڑھا ہے۔ **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہو اور ابو صفوان کا نام عبد اللہ بن سعید مکی ہو اور اُس سے حمیدی اور بڑے بڑے لوگون نے روایت کی ہے **باب** اس شخص کی تشدید کے بیان مین کہ جو اپنے سر کو امام سے پہلے اُٹھائے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے محمد بن زیاد سے اور یہ ابو الحارث بصری ثقہ ہے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین ڈرتا وہ شخص کہ جو اپنے سر کو امام سے پہلے اُٹھائے اس سے کہ اللہ اُسکے سر کو گدھے کا سر بنا دے۔ کہا قتیبہ نے کہا حماد نے کہ کہا مجھے محمد بن زیاد نے کہ آپنے یہ الفاظ فرمائے ہین کیا نہین ڈرتا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور محمد بن زیاد وہ بصری ثقہ ہے کنیت اُسکی ابا الحارث ہو **باب** اس بیان مین کہ جسنے فرضون کی نماز پڑھ لی پھر بعد اُسکے اُسنے لوگون کی امامت کرائی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے یہ کہ معاذ بن جبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نماز مغرب کی پڑھتا تھا پھر اپنی قوم کی طرف آتا اور اُنکی امامت کرتا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل ہمارے اصحاب کے نزدیک جو شافعی اور احمد اور اسحاق ہین اسپر ہے کہ کہا اُنھون نے جب کوئی مرد کسی قوم کی فرضون مین امامت کرائے اُس حالت مین کہ اپنی نماز پہلے پڑھ چکا ہو تو نماز اُسکی جو اُسکے ساتھ اقتدا کرے جائز ہے اور دلیل پکڑی اُنھون نے ساتھ حدیث جابر کے جو قصہ معاذ مین ہے اور یہ حدیث صحیح ہو اور یہ حدیث کئی وجہ سے جابر سے مروی ہے۔ اور ابی الدرداء سے مروی ہو کہ وہ اُسکی بابت سوال کیا گیا کہ ایک مرد مسجد مین داخل ہوا اُس حالت مین کہ لوگ نماز عصر مین ہین اور وہ شخص گمان کرتا ہے کہ یہ نماز ظہر کی ہے پس اُس نے اقتدا کی کہا ابی الدرداء نے نماز اُسکی جائز ہے۔ اور ایک قوم نے اہل کوفہ سے کہا ہو کہ جب کسی قوم نے امام کے ساتھ اقتدا کی۔ اُس حالت مین کہ وہ امام نماز عصر کی پڑھ رہا تھا اور وہ لوگ گمان کرتے تھے کہ یہ نماز ظہر کی ہے پس اُسنے اُسکو پڑھائی اور اُنھون نے اُسکے ساتھ اقتدا کی پس نماز مقتدی کی فاسد ہو جبکہ نیت امام اور مقتدی کی مختلف ہو۔

سلہ کہا ابن حجر نے احتمال ہو کہ یہ امر واقعی ہو اس صورت مین یہ مسخ خاص ہوگا اور منع جو ہو وہ مسخ عام ہو جیسا کہ احادیث سے ثابت ہو مسخ کہتے ہین ایک شکل سے دوسری شکل ہو جانا یعنے مسخ کی نفی جو اس امت مین وارد ہوئی ہو وہ عام مسخ کی ہو کہ عام امت مسخ نہین ہوگی خاص کسی فرد کی نفی وارد نہین ہوئی پس اگر اس حکم کو حقیقت پر عمل کیا جاوے تو صورت مسخ خاص کی ہوگی نہ عام کی جو ممتنع ہو جیسا کہ اسکی تائید یہ حکایت کرتی ہو کہ ایک محدث دمشق شہر مین حدیث پڑھنے کے لئے ایک استاد مشہور سے گئے اور اس سے تمام حدیث پڑھی مگر اُسکا منہ بسبب پردہ کے جو درمیان استاد نے اپنے چہرہ پر ڈالا تھا نہ دیکھا جب بہت مدت تک اس استاد کے پاس رہا اور استاد نے معلوم کیا کہ اسکو حدیث کی حرص بہت ہو تو ایک روز اپنے منہ سے پردہ اٹھایا تو اسنے دیکھا کہ منہ اُسکا گدھے کی طرح ہو تو استاد نے کہا اے بیٹے خوف کر اس بات سے کہ امام سے اپنے سر کو جلدی اٹھائے کیونکہ مین نے جب یہ حدیث دیکھی تھی تو مین نے جانا کہ اسطرح کہان ہو سکتا ہے مین نے جلدی سے اپنا سر امام سے پہلے اٹھالیا۔ اسواسطے اللہ تعالیٰ نے سر منہ گدھے کیطرح کر دیا ہو اور یہ بھی احتمال ہو کہ یہ آپنے اُسکی حماقت کے واسطے فرمایا ہو یعنی وہ شخص بے وقوف ہے جو امام سے پہلے سر اُٹھائے ۱۲ ع ف

باب ما ذکر من الرخصة فی السجود علی الثوب فی الحر والبرد **حدثنا** احمد بن محمد نا عبد الله بن المبارك نا خالد بن عبد الرحمن قال
حدثنی غالب القطان عن بکر بن عبد الله المزنی عن انس بن مالك قال کنا اذا صلینا خلف النبی صلی الله علیه وسلم بالظهائر سجدنا علی
ثیابنا اتقاء الحر **قال** ابوعیسی هذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن جابر بن عبد الله وابن عباس وقد روی هذا الحدیث وکیع عن
خالد بن عبد الرحمن **باب** ما ذکر مما یستحب من الجلوس فی المسجد بعد صلوة الصبح حتی تطلع الشمس **حدثنا** قتیبة نا ابو الاحوص
عن سماك عن جابر بن سمرة قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا صلی الفجر قعد فی مصلاه حتی تطلع الشمس **قال** ابوعیسی هذا حدیث
حسن صحیح **حدثنا** عبد الله بن معٰویة الجمحی البصری نا عبد العزیز بن مسلم نا ابو ظلال عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من
صلی الفجر فی جماعة ثم قعد یذکر الله حتی تطلع الشمس ثم صلی رکعتین کانت له کاجر حجة وعمرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تامة تامة تامة
قال ابوعیسی هذا حدیث حسن غریب وسالت محمد بن اسمٰعیل عن ابی ظلال فقال هو مقارب الحدیث قال محمد واسمه هلال
باب ما ذکر فی الالتفات فی الصلوة **حدثنا** محمود بن غیلان وغیر واحد قالوا نا الفضل بن موسی عن عبد الله بن سعید بن
ابی هند عن ثور بن زید عن عکرمة عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یلحظ فی الصلوة یمینا وشمالا ولا یلوی عنقه
خلف ظهره **قال** ابوعیسی هذا حدیث غریب وقد خالف وکیع الفضل بن موسی فی روایته **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع
عن عبد الله بن سعید بن ابی هند عن بعض اصحاب عکرمة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یلحظ فی الصلوة فذکر نحوه وفی الباب
عن انس وعائشة **حدثنا** مسلم بن حاتم البصری ابو حاتم نا محمد بن عبد الله الانصاری عن ابیه عن علی بن زید عن
سعید بن المسیب عن انس قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم یا بنی ایاك والالتفات فی الصلوة فان الالتفات فی الصلوة
هلکة فان کان لا بد ففی التطوع لا فی الفریضة **قال** ابوعیسی هذا حدیث حسن **حدثنا** صالح بن عبد الله

باب گرمی اور سردی[1] مین کپڑے پر سجدہ کرنے کی رخصت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک
نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی مجھے غالب قطان نے بکر بن عبد اللہ مزنی سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے جب ہم سخت
گرمی مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو اپنے کپڑون پر گرمی کے بچاؤ کے واسطے سجدہ کرتے تھے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اس باب
مین روایت ہی جابر بن عبد اللہ اور ابن عباس سے اور روایت کیا اس حدیث کو وکیع نے خالد بن عبد الرحمن سے **باب** اس بیان مین کہ نماز صبح کے بعد مسجد مین
بیٹھنا مستحب ہے یہانتک کہ آفتاب طلوع کرے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سماک سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو اپنے مصلے مین بیٹھے رہتے یہانتک کہ آفتاب طلوع کرتا **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن
معاویہ جمحی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے ابو ظلال نے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے
فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی پھر بیٹھکر اللہ کی یاد کرتا رہا یہانتک کہ آفتاب نکل آیا پھر اُسنے دو رکعتین پڑھین تو اُس کے لئے ثواب مثل ثواب حج اور عمرہ کے ہی
کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے پورے پورے حج کا **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہی اور مین نے محمد بن اسمٰعیل سے ابی ظلال کی بابت
پوچھا تو کہا اُس نے وہ حدیث مین ثقہ ہی اور کہا محمد نے اور نام اسکا ہلال ہے **باب** نماز مین التفات کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان اور
کئی ایک لوگون نے کہا اُنھون نے کہ حدیث کی ہمسے فضل بن موسیٰ نے عبد اللہ بن ابی سعید بن ابی ہند سے اُسنے ثور بن زید سے اُس نے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس
سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین دائین بائین گوشہ آنکھ کا پھیرتے تھے اور گردن مبارک کو پیچھے پیٹھ کے نہین پھیرتے تھے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث
غریب ہے اور وکیع رحنے فضل بن موسیٰ کی اس روایت مین مخالفت کی ہی **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے عبد اللہ بن سعید
بن ابی ہند سے اُسنے عکرمہ کے ساتھیون سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین گوشہ آنکھ کا پھیرتے تھے پس اسی طرح ذکر کیا اور اس باب مین روایت ہی
انس اور عائشہ سے **حدیث** کی ہمسے مسلم بن حاتم بصری ابو حاتم نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبد اللہ انصاری نے اپنے باپ سے اُس نے علی بن زید سے
اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے میرے نماز مین التفات کرنے سے پرہیز کر کیونکہ نماز مین
التفات کرنی ہلاکت ہے پس اگر تجھے ضروری ہو تو نفلون مین التفات کر نہ فرضون مین **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے صالح بن عبد اللہ نے

[1] سردی کا ذکر حدیث مین نہین ہی گر مولف نے گرمی پہ قیاس کیا ہی ۱۲

نا ابو الاحوص عن اشعث بن ابی الشعثاء عن ابیہ عن مسروق عن عائشۃ قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الالتفات
فی الصلوۃ قال ھو اختلاس یختلسہ الشیطٰن من صلوۃ الرجل **قال** ابو عیسیٰ ھٰذا حدیث حسن غریب **باب** ما ذکر فی الرجل
یدرک الامام ساجدا کیف یصنع **حدثنا** ھشام بن یونس الکوفی نا المحاربی عن الحجاج بن ارطاۃ عن ابی اسحٰق عن ھبیرۃ عن علی و عن
عمرو بن مرۃ عن ابن ابی لیلیٰ عن معاذ بن جبل قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم الصلوۃ والامام علی حال فلیصنع
کما یصنع الامام **قال** ابو عیسیٰ ھٰذا حدیث غریب لا نعلم احدا اسندہ الا ما روی من ھٰذا الوجہ والعمل علی ھٰذا عند اھل العلم قالوا
اذا جاء الرجل و الامام ساجد فلیسجد ولا تجزئہ تلک الرکعۃ اذا فاتہ الرکوع مع الامام واختار عبد اللہ بن المبارک ان یسجد مع
الامام و ذکر عن بعضھم فقال لعلہ لا یرفع رأسہ من تلک السجدۃ حتی یغفر لہ **باب** کراھیۃ ان ینتظر الناس الامام وھم قیام عند افتتاح
الصلوۃ **حدثنا** احمد بن محمد نا عبد اللہ بن المبارک نا معمر عن یحیی بن ابی کثیر عن عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوۃ فلا تقوموا حتی ترونی خرجت و فی الباب عن انس و حدیث انس غیر محفوظ **قال** ابو عیسیٰ
حدیث ابی قتادۃ حدیث حسن صحیح وقد کرہ قوم من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم ان ینتظر الناس الامام
وھم قیام وقال بعضھم اذا کان الامام فی المسجد واقیمت الصلوۃ فانما یقومون اذا قال المؤذن قد قامت الصلوۃ قد قامت
الصلوۃ وھو قول ابن المبارک **باب** ما ذکر فی الثناء علی اللہ والصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل الدعاء **حدثنا** محمود
بن غیلان نا یحیی بن اٰدم نا ابو بکر بن عیاش عن عاصم عن زر بن حبیش عن عبد اللہ قال کنت اصلی والنبی صلی اللہ علیہ وسلم
وابو بکر و عمر معہ فلما جلست بدأت بالثناء علی اللہ ثم الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم دعوت لنفسی فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم سل تعطہ سل تعطہ و فی الباب عن فضالۃ بن عبید **قال** ابو عیسیٰ حدیث عبد اللہ

حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے اشعث بن ابی الشعثاء سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے مسروق سے اُسنے عائشہ سے کہا اُس نے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز
مین التفات[1] کرنے کی بابت سوال کیا فرمایا آپ نے یہ ایک جھپٹ ہو کہ شیطان آدمی کی نماز سے جھپٹ لیجاتا ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہو **باب** اس بیان مین
کہ آدمی امام کو سجدہ کیحالت مین پاوے تو کیا کرے **حدیث** کی ہمسے ہشام بن یونس کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے محاربی نے حجاج بن ارطاۃ سے اُسنے ابی اسحاق سے
اُسنے ھبیرہ سے اُسنے علی سے اور روایت ہے عمرو بن مرہ سے اُسنے روایت کی ابن ابی لیلیٰ سے اُسنے معاذ بن جبل سے کہا ان دونوں نے (یعنی علی اور معاذ بن جبل
نے) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم سے نماز کو آئے اُس حالت مین کہ امام کسی حال پر ہو تو چاہئیے کہ کرے جیساکہ امام کرتا ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ
حدیث غریب ہو ہم نہین پہچانتے کہ کسی نے اسکو مسند کیا ہو مگر اسیوجہ سے جو روایت کی گئی ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہا اُنھون نے جب کوئی
آدمی آوے ایسی حالت مین کہ امام سجدے مین ہو تو چاہئیے کہ سجدہ کرے اور یہ رکعت اس کے لئے نہین گنی جاویگی جبکہ رکوع اسکا امام کیساتھ فوت ہو گیا ہو اور
عبد اللہ بن مبارک نے امام کے ساتھ سجدہ کرنے کو پسند کیا ہی[2] اور اُسنے بعض لوگون سے ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ شاید کہ وہ اس سجدے سے سر نہ اُٹھائے تاکہ اُسکے لئے بخش
ہو جاوے **باب** اس کراہت کے بیان مین کہ لوگ نماز کے شروع کرنیکے وقت کھڑے ہو کر امام کی انتظاری کرین **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث
کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب نماز کے لئے تکبیر ہو جاوے تو کھڑے مت ہو تاکہ مجھے دیکھ لو کہ مین نکلا ہون۔ اور اس باب مین روایت ہو انس سے اور حدیث انس رض کی محفوظ
نہین ہو **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی قتادہ کی حسن صحیح ہو۔ اور ایک قوم نے اہل علم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے مکروہ جانا ہو کہ لوگ کھڑے ہو کر امام
کی انتظاری کرین اور کہا بعض نے جب امام مسجد مین ہو اور نماز کے لئے تکبیر ہو جاوے تو لوگ اُسوقت کھڑے ہون جبکہ موذن قد قامت الصلوٰۃ قد قامت
الصلوٰۃ کہے اور یہ قول ہو ابن مبارک کا **باب** بیان مین اللہ تعالیٰ کی صفت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے قبل دعا کے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان
نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن آدم نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے عاصم سے اُسنے زر بن حبیش سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے مین نماز پڑھ رہا تھا
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر بھی میرے ساتھ تھے۔ پس جب مین التحیات مین بیٹھا تو اللہ تعالیٰ کی ثنا کی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا پھر مین نے
اپنے نفس کیلیئے دعا کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کر قبول کیا جایگا سوال کر قبول کیا جایگا اور اس باب مین روایت ہو فضالہ بن عبید سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ کی

[1] التفات کے معنی ادہر اودہر جھانکنے کے ہین اور یہ تین قسم ہے ایک یہ کہ صرف آنکھ کو پھیرے اور منھ کو نہ پھیرے یہ صورت بلا کراہت جائز ہو اور یہی صورت آنحضرت سے منقول ہو کہ آنحضرت نماز مین داہین بائین ۱۲

حدیث حسن صحیح وروی احمد بن حنبل عن یحیی بن ادم ھذا الحدیث مختصرا **باب** ما ذکر فی تطییب المساجد **حدثنا** محمد بن حاتم البغدادی نا عامر بن صالح الزبیری نا ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ببناء المساجد فی الدور وان ینظف ویطیب **حدثنا** ھناد نا عبدۃ ووکیع عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر فذکر نحوہ وھذا اصح من الحدیث الاول **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینۃ عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر فذکر نحوہ وقال سفیان ببناء المساجد فی الدور یعنی القبائل **باب** ما جاء ان صلوۃ اللیل والنہار مثنی مثنی **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مھدی نا شعبۃ عن یعلی بن عطاء عن علی الازدی عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ اللیل والنہار مثنی مثنی **قال** ابو عیسی اختلف اصحاب شعبۃ فی حدیث ابن عمر فرفعہ بعضھم ووقفہ بعضھم وروی عن عبد اللہ العمری عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذا والصحیح ما روی عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال صلوۃ اللیل مثنی مثنی وروی الثقات عن عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکروا فیہ صلوۃ النہار وقد روی عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر انہ کان یصلی باللیل مثنی مثنی وبالنہار اربعا وقد اختلف اھل العلم فی ذلک فرای بعضھم ان صلوۃ اللیل والنہار مثنی مثنی وھو قول الشافعی واحمد وقال بعضھم صلوۃ اللیل مثنی مثنی وراوا صلوۃ التطوع بالنہار اربعا مثل الاربع قبل الظھر وغیرھا من صلوۃ التطوع وھو قول سفیان الثوری وابن المبارک واسحاق **باب** کیف کان یتطوع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالنہار **حدثنا** محمود بن غیلان نا وھب بن جریر نا شعبۃ عن ابی اسحق عن عاصم بن ضمرۃ قال سالنا علیا عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من النہار فقال انکم لا تطیقون ذلک فقلنا من اطاق ذلک منا فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کانت الشمس من ھھنا کھیئتھا من ھھنا عند العصر صلی رکعتین واذا کانت الشمس من ھھنا کھیئتھا من ھھنا عند الظھر صلی اربعا ویصلی قبل الظھر اربعا وبعدھا رکعتین وقبل العصر اربعا یفصل بین کل رکعتین بالتسلیم

حسن صحیح ہے اور احمد بن حنبل نے یہ حدیث یحیی بن آدم سے مختصر روایت کی ہے **باب** مسجدوں کے پاک اور صاف رکھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن حاتم بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے عامر بن صالح زبیری نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں مسجدیں بنانیکا حکم کیا ہے اور یہ کہ پاک صاف رکھی جاویں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ اور وکیع نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے پس اسیطرح ذکر کیا اور یہ حدیث پہلی حدیث سے صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے پس اُسنے اسیطرح ذکر کیا اور کہا سفیان نے گھروں[1] میں مسجد بنانیکی مراد اُس سے قبائل ہیں **باب** اس بیان میں کہ نماز رات اور دن کی دو دو رکعت ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے یعلی بن عطا سے اُسنے علی ازدی سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا آپنے نماز رات اور دن[2] کی دو دو رکعت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے شعبہ کے ساتھیوں نے ابن عمر کی حدیث میں اختلاف کیا ہے پس بعض نے اسکو مرفوع کیا ہے اور بعض نے موقوف اور مروی ہے عبد اللہ عمری سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور صحیح یہ ہے جو بواسطہ ابن عمر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپنے نماز رات کی دو دو رکعت ہے اور روایت کی ثقہ نے عبد اللہ بن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انھوں نے دن کی نماز کا ذکر اسمیں نہیں کیا اور مروی ہے عبید اللہ سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ وہ رات میں دو دو رکعت نماز پڑھتا تھا اور دن میں چار اور اہل علم نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے سو بعض کا یہ مذہب ہے کہ نماز رات اور دن کی دو دو رکعت ہے اور یہ قول ہے امام شافعی اور احمد کا اور کہا بعض نے نماز رات کی دو رکعت ہے اور کہا انھوں نے کہ نماز نفلی دن میں چار رکعت ہے مثل چار رکعت کے جو قبل ظہر کے ہیں اور مثل غیر اُسکے نماز نفلی ہے اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم دن میں کسطرح نفل پڑھتے تھے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ابی اسحاق سے اُسنے عاصم بن ضمرہ سے کہا اُسنے ہمنے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دن کی نماز کا حال پوچھا پس فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تم وہ طاقت نہیں رکھتے پس کہا ہمنے کون شخص ہم میں سے وہ طاقت رکھتا ہے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آفتاب مشرق سے مثل ہیئت اپنی کے مغرب سے عصر کے وقت پر پہونچتا تو دو رکعتیں (اشراق) کی پڑھتے اور جب آفتاب مشرق سے مثل ہیئت اپنی کے مغرب سے ظہر کے وقت پر پہونچتا تو چار رکعت (ضحیٰ) پڑھتے اور پہلے ظہر سے چار رکعت پڑھتے اور بعد اُسکے دو رکعت اور پہلے عصر کے چار ہر دو رکعتوں میں فاصلہ کرتے ساتھ سلام کے

---

[1] مراد اس سے محلہ اور قبیلہ ہے حکمت اس حکم میں کہ ہر ایک محلے والے اپنے اپنے محلہ میں مسجد بنائیں یہ ہے کہ اگر مسجدیں دور دور ہوں تو کبھی آدمی بسبب کسی عذر کے دور کی مسجد میں جا نہیں سکتا پس ثواب مسجد اور جماعت سے محروم رہتا ہے پس اس آسانی کیواسطے محلوں میں مسجد بنانیکا حکم دیا گیا ہے اور ملا قاری نے لکھا ہے مسجد کا پاک اور صاف رکھنا ہے اسکو بوا در کرو و غبار سے صاف کیا جاوے اور سپاری یا عطر چھڑکا جاوے ۱۲ [2] فرضوں کے سوا اور نوافل جس قدر کہ ہیں ان میں امام شافعی اور احمد کا یہ مذہب ہے کہ دن اور رات میں دو دو رکعت میں یعنی سب نوافل پڑھاو موکدہ ہوں یا غیر موکدہ دو دو پر سلام پھیرنا چاہیے اور کہا سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق نے دن میں چار رکعت ایک سلام سے پڑھنا بہتر ہے ۱۲ [3] یعنی جس طرح عصر کے وقت آفتاب مغرب کی طرف ہوتا ہے اسی طرح مشرق کی طرف آنحضرت ضحیٰ کی نماز پڑھتے تھے ۱۲

على الملٰئكة المقربين والنبيين والمرسلين ومن تبعهم من المؤمنين والمرسلين **حدثنا** محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة عن ابى اسحٰق عن عاصم بن ضمرة عن على عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه **قال** ابوعيسى هذا حديث حسن وقال اسحٰق بن ابراهيم احسن شئ روى فى تطوع النبى صلى الله عليه وسلم بالنهار هذا وروى عن ابن المبارك انه كان يضعف هذا الحديث وانما ضعفه عندنا والله اعلم لانه لا يروى مثل هذا عن النبى صلى الله عليه وسلم الا من هذا الوجه عن عاصم بن ضمرة عن على وعاصم بن ضمرة هو ثقة عند بعض اهل الحديث قال على بن المدينى قال يحيى بن سعيد القطان قال سفيان كنا نعرف فضل حديث عاصم بن ضمرة على حديث الحارث **باب** فى كراهية الصلوٰة فى لحف النساء **حدثنا** محمد بن عبد الاعلى نا خالد بن الحارث عن اشعث وهو ابن عبد الملك عن محمد بن سيرين عن عبد الله بن شقيق عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلى فى لحف نسائه **قال** ابوعيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روى فى ذلك رخصة عن النبى صلى الله عليه وسلم **باب** ما يجوز من المشى والعمل فى صلوٰة التطوع **حدثنا** ابوسلمة يحيى بن خلف نا بشر بن المفضل عن برد بن سنان عن الزهرى عن عروة عن عائشة قالت جئت ورسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى فى البيت والباب عليه مغلق فمشى حتى فتح لى ثم رجع الى مكانه ووصفت الباب فى القبلة **قال** ابوعيسى هذا حديث حسن غريب **باب** ما ذكر فى قراءة سورتين فى ركعة **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابوداؤد قال انبانا شعبة عن الاعمش قال سمعت اباوائل قال سال رجل عبد الله بن مسعود عن هذا الحرف غير اٰسن او ياسن قال كل القراٰن قرأت غير هذا قال نعم قال ان قوما يقرؤنه ينثرونه نثر الدقل لا يجاوز تراقيهم انى لاعرف السور النظائر التى كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرن بينهن قال فامرنا علقمة فسأله فقال عشرون سورة من المفصل كان النبى صلى الله عليه وسلم يقرن بين كل سورتين فى كل ركعة **قال** ابوعيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فى فضل المشى الى المسجد وما يكتب له من الاجر فى خطاه

ذکر

فرشتوں مقربین پر اور نبیوں اور رسولوں پر اور اُنپر جو اُنکے پیچھے چلتے ہیں مومنوں اور مسلمانوں سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ابی اسحاق سے اُسنے عاصم بن ضمرہ سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہو۔ اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے عمدہ تر تمام حدیثوں سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دن کے نفلوں کی بابت مروی ہیں یہ حدیث ہے اور مروی ہو ابن مبارک سے کہ وہ اس حدیث کو ضعیف جانتا تھا اور وجہ ضعف کی ہمارے نزدیک واللہ اعلم یہ ہو کہ مثل اسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث مروی نہیں مگر اسوجہ سے جو بواسطہ عاصم بن ضمرہ کے علی سے ہو اور عاصم بن ضمرہ بعض اہل حدیث کے نزدیک ثقہ ہو کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید قطان نے کہ کہا سفیان نے ہم فضیلت حدیث عاصم بن ضمرہ کی حارث کی حدیث پر پہچانتے ہیں **باب** عورتوں کے لحاف میں نماز کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلےٰ نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن حارث نے اشعث سے اور وہ بیٹا عبد الملک کا ہے اُس نے محمد بن سیرین سے اُسنے عبد اللہ بن شقیق سے اُسنے عائشہ سے کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے لحاف میں نماز نہیں پڑھتے تھے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔ اور اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت بھی مروی ہے **باب** اس بیان میں کہ جائز ہے چلنا اور کام کرنا نفلی نماز میں **حدیث** کی ہمسے ابوسلمہ یعنی یحییٰ بن خلف نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے برد بن سنان سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے میں آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں نماز پڑھ رہے تھے اور دروازہ بند کیا ہوا تھا پس آپ چلے تاکہ دروازہ میرے واسطے کھول دیا پھر اپنی جگہ کی طرف چلے گئے اور بیان کیا حضرت عائشہ نے کہ دروازہ قبلہ کی جانب تھا **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** ایک رکعت میں دو سورتوں کے پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے اعمش سے کہا سنا میں نے ابا وائل سے کہا اُسنے ایک مرد نے عبد اللہ بن مسعود سے اس حرف کی بابت سوال کیا غیر آسن او یاسن کہا اُسنے تو نے تمام قرآن پڑھ لیا ہو سوا اسکے کہا اُسنے ہاں کہا اُسنے ایک قوم پڑھتی ہو اسکو اُس حالت میں کہ اہتمام کرتی ہو اہتمام کرنا ردی کھجوروں کا کہ اُنکی ہنسلی سے نیچے نہیں اترتا میں پہچانتا ہوں اُن برابر برابر سورتوں کو جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے تھے کہا ابا وائل نے سو ہمنے علقمہ سے امر کیا پس اُس نے عبد اللہ سے سوال کیا کہا عبد اللہ نے بیس سورتیں ہیں مفصل سے کہ جنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو دو سورتوں کو ایک رکعت میں جمع کرتے تھے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہو **باب** مسجد کی طرف چلنے کی فضیلت کے بیان میں اور اس بیان میں کہ جو کچھ ثواب اُدھر چلنے میں لکھا گیا ہے۔

ﻟﻪ یعنی اُس نے ابن مسعود سے سوال کیا کہ کلام اللہ میں جو یہ لفظ آیا ہو غیر آسن ہو یا غیر یاسن ابن مسعود نے کہا کیا تجھے یہی لفظ باقی رہتا ہو اور تمام قرآن تو نے پڑھ لیا ہے اُسنے جواب دیا کہ ہاں تمام قرآن پڑھ لیا ہو۔

حدثنا

حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داؤد قال انبأنا شعبة عن الاعمش سمع ذكوان عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال اذا توضأ الرجل فاحسن الوضوء ثم خرج الی الصلوٰة لا يخرجه او قال لا ينهزه الا اياها لم يخط خطوة الا رفعه الله بها درجة اوحط عنه بها خطيئة **قال** ابو عيسیٰ هذا حديث حسن صحيح **باب** ما ذكر فی الصلوٰة بعد المغرب انه فی البيت افضل **حدثنا** محمد بن بشار نا ابراهيم بن ابی الوزير نا محمد بن موسیٰ عن سعد بن اسحٰق بن كعب بن عجرة عن ابيه عن جده قال صلی النبی صلی الله عليه وسلم فی مسجد بنی عبد الاشهل المغرب فقام ناس يتنفلون فقال النبی صلی الله عليه وسلم عليكم بهذه الصلوٰة فی البيوت **قال** ابو عيسیٰ هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه والصحيح ما روی عن ابن عمر قال كان النبی صلی الله عليه وسلم يصلی الركعتين بعد المغرب فی بيته وقد روی عن حذيفة ان النبی صلی الله عليه وسلم صلی المغرب فما زال يصلی فی المسجد حتی صلی العشاء الآخرة ففی هذا الحديث دلالة ان النبی صلی الله عليه وسلم صلی الركعتين بعد المغرب فی المسجد **باب** فی الاغتسال عندما يسلم الرجل **حدثنا** بندار نا عبد الرحمٰن بن مهدی نا سفيان عن الاغر بن الصباح عن خليفة بن حصين عن قيس بن عاصم انه اسلم فامره النبی صلی الله عليه وسلم ان يغتسل بماء وسدر وفی الباب عن ابی هريرة **قال** ابو عيسیٰ هذا حديث حسن لا نعرفه الا من هذا الوجه والعمل عليه عند اهل العلم يستحبون للرجل اذا اسلم ان يغتسل ويغسل ثيابه **باب** ما ذكر من التسمية فی دخول الخلاء **حدثنا** محمد بن حميد الرازی نا الحكم بن بشير بن سليمان نا خلاد الصفار عن الحكم بن عبد الله النصری عن ابی اسحاق عن ابی جحيفة عن علی بن ابی طالب ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال ستر ما بين اعين الجن وعورات بنی آدم اذا دخل احدهم الخلاء ان يقول بسم الله **قال** ابو عيسیٰ هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه واسناده ليس بذاك وقد روی عن انس عن النبی صلی الله عليه وسلم شيئا فی هذا **باب** ما ذكر من سيماء هذه الامة من آثار السجود والطهور يوم القيمة **حدثنا** ابو الوليد الدمشقی نا الوليد بن مسلم قال قال صفوان بن عمرو واخبرنی

حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے اعمش سے یہ کہ سنا اُسنے ذکوان سے اُسنے روایت کی ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جب کسی آدمی نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر نماز کیطرف نکلا نہین نکالا اسکو یا فرمایا آپنے نہین کھڑا کیا اسکو (شک راوی معنی واحد) مگر اُسی نماز نے تو جو کوئی قدم اُٹھائیگا تو اللہ تعالیٰ اسکے سبب سے ایک درجہ بلند کریگا اور ایک گناہ دور کریگا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان مین کہ جو کچھ مغرب کے پیچھے کی نماز مین ذکر کیا ہے کہ وہ نماز گھر مین افضل ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن وزیر نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن موسیٰ نے شعبہ بن اسحٰق بن کعب بن عجرہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی عبد الاشہل کی مسجد مین مغرب کی نماز پڑھی پھر آدمی کھڑے ہو کر نفل پڑھنے لگے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تم اس نماز کو گھر مین پڑھا کرو **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسیوجہ سے اور صحیح وہ ہے جو ابن عمر سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد مغرب کے دو رکعتین اپنے گھر مین پڑھا کرتے تھے اور حذیفہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز پڑھی پھر بہت دیر تک مسجد مین نماز پڑھتے رہے یہانتک کہ آپنے عشا کی نماز پڑھی پس اس حدیث مین دلالت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دو رکعتون مین کہ بعد مغرب کے ہین مسجد مین پڑھا ہے **باب** بیان غسل کرنیکا وقت مسلمان ہونے کسی مرد کے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اغر بن صباح سے اُسنے خلیفہ بن حصین سے اُسنے قیس بن عاصم سے یہ کہ وہ اسلام لایا پس اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ پانی اور بیری کے پتون کے نہانیکا امر کیا اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اسیوجہ سے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسپر ہے کہ مستحب ہے واسطے اُس مرد کے جو اسلام لائے یہ کہ نہائے اور کپڑون کو دھوئے **باب** پائخانہ مین داخل ہونیکے وقت بسم اللہ پڑھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے کہا حدیث کی ہمسے حکم بن بشیر بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہمسے خلاد صفار نے حکم بن عبد اللہ نصری سے اُسنے ابی اسحٰق سے اُسنے ابی جحیفہ سے اُسنے علی بن ابی طالب سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پردہ درمیان جنون کی آنکھون کے اور شرمگاہ بنی آدم کے جبکہ تم مین سے کوئی پائخانہ مین داخل ہووے یہ ہے کہ بسم اللہ پڑھے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسیوجہ سے اور سند اسکی قوی نہین اور مروی ہے بواسطہ انس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ اور چیز بھی اس باب مین **باب** قیامت کے دن اس امت کی علامت کے بیان مین سجود اور طہارت کی نشانیون سے **حدیث** کی ہمسے ابو الولید دمشقی نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے کہا اُسنے کہا صفوان بن عمرو نے

یزید بن خمیر عن عبد اللہ بن بسر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال امتی یوم القیمۃ غر من السجود محجلون من الوضوء **قال** ابو عیسیٰ
ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ من حدیث عبد اللہ بن بسر **باب** ما یستحب من التیمن فی الطھور **حدثنا** ھناد نا
ابو الاحوص عن اشعث بن ابی الشعثاء عن ابیہ عن مسروق عن عائشۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یحب التیمن فی طھورہ
اذا تطھر و فی ترجلہ اذا ترجل و فی انتعالہ اذا انتعل و ابو الشعثاء اسمہ سلیم بن اسود المحاربی **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح
باب ذکر قدر ما یجزئ من الماء فی الوضوء **حدثنا** ھناد نا وکیع عن شریک عن عبد اللہ بن عیسیٰ عن ابن جبر عن انس بن مالک ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال یجزئ فی الوضوء رطلان من ماء **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث شریک علی ھذا اللفظ و
روی شعبۃ عن عبد اللہ بن عبد اللہ بن جبر عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتوضأ بالمکوک و یغتسل بخمسۃ مکاکی
باب ما ذکر فی نضح بول الغلام الرضیع **حدثنا** بندار نا معاذ بن ھشام قال حدثنی ابی عن قتادۃ عن ابی حرب بن ابی الاسود عن
ابیہ عن علی بن ابی طالب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی بول الغلام الرضیع ینضح بول الغلام و یغسل بول الجاریۃ قال قتادۃ و ھذا ما
لم یطعما فاذا طعما غسلا جمیعا **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن رفع ھشام الدستوائی ھذا الحدیث عن قتادۃ و وقفہ سعید بن ابی عروبۃ
عن قتادۃ و لم یرفعہ **باب** ما ذکر فی الرخصۃ للجنب فی الاکل و النوم اذا توضأ **حدثنا** ھناد نا قبیصۃ عن حماد بن سلمۃ عن عطاء
الخراسانی عن یحیی بن یعمر عن عمار ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص للجنب اذا اراد ان یاکل او یشرب او ینام ان یتوضأ وضوءہ للصلوٰۃ
قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ما ذکر فی فضل الصلوٰۃ **حدثنا** عبد اللہ بن ابی زیاد نا عبید اللہ بن موسیٰ نا
غالب ابو بشر عن ایوب بن عائذ الطائی عن قیس بن مسلم عن طارق بن شھاب عن کعب بن عجرۃ قال قال لی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اعیذک باللہ یا کعب بن عجرۃ من امراء یکونون من بعدی فمن غشی ابوابھم فصدقھم فی کذبھم و اعانھم علی ظلمھم فلیس منی و لست منہ

مجھسے یزید بن خمیر نے عبد اللہ بن بسر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے امت میری قیامت کے دن سفید منھ ہوگی سجود سے پنج کلیان ہوگی وضو سے
کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اسوجہ سے یعنی طریق عبد اللہ بن بسر سے **باب** اس بیان مین کہ مستحب ہی طہارت مین دائین طرف سے شروع ہونا
حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے اشعث بن ابی الشعثاء سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے مسروق سے اُسنے عائشہ سے کہا اُس نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے دائین طرف سے شروع ہونیکو اپنی طہارت مین جب طہارت کرتے اور کنگھی کرنے مین جب کنگھی کرتے اور جوتا پہننے
مین جب جوتا پہنتے اور ابو الشعثاء کا نام سلیم بن اسود محاربی ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** اسقدر پانی وضو مین کافی ہو سکتا ہے **حدیث** کی ہمسے
ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے شریک سے اُسنے عبد اللہ بن عیسیٰ سے اُسنے ابن جبیر سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
وضو مین دو رطل پانی کے کافی ہوتے ہین **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر طریق شریک سے ان الفاظ پر اور روایت کی شعبہ نے عبد اللہ
بن عبد اللہ بن جبیر سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ ایک مد کے وضو کرتے تھے اور ساتھ پانچ مد کے غسل کرتے تھے **باب** لڑکے شیرخوار
کے پیشاب پر پانی چھڑکنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے اُسنے ابی حرب بن
ابی الاسود سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے علی بن ابی طالب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے لڑکے شیرخوار کے پیشاب کے باب مین کہ لڑکے کے پیشاب پر
پانی چھڑکا جاوے اور لڑکی کا پیشاب دھویا جاوے کہا قتادہ نے یہ حکم جبتک ہی کہ کھانا نہ کھائین پس جب کھانا کھانے لگین تو دونون کا پیشاب دھویا جاوے
کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی ہشام دستوائی نے اس حدیث کو قتادہ سے مرفوع کیا ہی اور بواسطہ سعید بن ابی عروبہ کے قتادہ سے وقف کیا ہی اور مرفوع نہین
کیا **باب** جنبی جبکہ وضو کرے تو اُسکو کھانے اور سونے مین رخصت ہی **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے قبیصہ نے حماد بن سلمہ سے اُسنے عطاء خراسانی ہی
اُسنے یحییٰ بن یعمر سے اُسنے عمار سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی کو رخصت دی ہی جبکہ ارادہ کھانے یا پینے یا سونے کا کرے یہ کہ نماز کیطرح وضو کرے کہا ابو عیسیٰ نے
یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** نماز کی فضیلت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن زیاد نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے غالب
یعنی ابو بشر نے ایوب بن عائذ طائی سے اُسنے قیس بن مسلم سے اُسنے طارق بن شہاب سے اُسنے کعب بن عجرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ دیتا ہون
مین تجھے ساتھ اللہ کے اے کعب بن عجرہ ان امیرون سے جو میرے پیچھے ہونگے سو جو کوئی انکے دروازے پر جائیگا اور انکے جھوٹ مین انکو سچ جانیگا اور انکے ظلم پر انکی مدد کریگا تو وہ مجھسے نہین اور نہ مین اُس سے ہون

۱؎ غر محجل اُس گھوڑے کو بولتے ہین جسکے اگلے پچھلے پاؤن اور منہ سفید ہو آنحضرت کی امت کی بھی ہاتھ اور پاؤن اور منہ بسبب وضو کے قیامت کے روز سفید ہونگے اسی علامت سے پہچانے جاینگے ۱۲

ولا یرد علی الحوض ومن غشی ابوابھم اولم یغش ولم یصد قھم فی کذبھم ولم یعنھم علی ظلمھم فھو منی وانا منہ وسیرد علی الحوض یاکعب بن عجرۃ الصلوٰۃ برھان والصوم جنۃ حصینۃ والصدقۃ تطفی الخطیئۃ کما یطفی الماء النار یاکعب بن عجرۃ انہ لایربو لحم نبت من سحت الا کانت النار اولی بہ **قال** ابوعیسیٰ ھٰذا حدیث حسن غریب لانعرفہ الا من ھٰذا الوجہ وسألت محمدا عن ھٰذا الحدیث فلم یعرفہ الا من حدیث عبید اللہ بن موسیٰ واستغربہ جدا وقال محمد حدثنا ابن نمیر عن عبید اللہ بن موسیٰ عن غالب بھذا **باب** منہ **حدثنا** موسیٰ بن عبدالرحمٰن الکوفی نا زید بن الحباب نا معٰویۃ بن صالح قال حدثنی سلیم بن عامر قال سمعت ابا امامۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فی حجۃ الوداع فقال اتقوا اللہ ربکم وصلوا خمسکم وصوموا شھرکم وادوا زکوٰۃ اموالکم واطیعوا اذا امرکم تدخلوا جنۃ ربکم قال قلت لابی امامۃ منذ کم سمعت ھٰذا الحدیث قال سمعت وانا ابن ثلثین سنۃ **قال** ابوعیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح

اٰخر ابواب الصلوٰۃ ابواب الزکوٰۃ

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی منع الزکوٰۃ من التشدید **حدثنا** ھناد بن السری نا ابومعٰویۃ عن الاعمش عن معرور بن سوید عن ابی ذر قال جئت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو جالس فی ظل الکعبۃ قال فرأنی مقبلا فقال ھم الاخسرون ورب الکعبۃ یوم القیمۃ قال فقلت مالی لعلہ انزل فیّ شیٔ قال قلت من ھم فداک ابی وامی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھم الاکثرون الا من قال ھٰکذا وھٰکذا وھٰکذا فحثی بین یدیہ وعن یمینہ وعن شمالہ ثم قال والذی نفسی بیدہ لا یموت رجل فیدع ابلا او بقرا لم یؤد زکوٰتھا الا جاءتہ یوم القیمۃ اعظم ما کانت واسمنہ تطاہ باخفافھا وتنطحہ بقرونھا کلما نفدت اخراھا عادت علیہ اولاھا حتی یقضی بین الناس

اور نہ میرے حوض پر آئیگا۔ اور جو کوئی انکے دروازے پر جائیگا یا نجائیگا اور انکے جھوٹ میں انکو سچا نہ جانیگا اور انکے ظلم پر انکی مدد نہ کریگا سو وہ مجھ سے ہے اور میں اُس سے ہوں اور وہ میرے حوض پر آئیگا اے کعب بن عجرہ نماز دلیل اسلام کی ہے اور روزہ ڈھال ہے گناہ سے منع کرتا ہے اور صدقہ گناہ کو بجھاتا ہے جیسا کہ پانی آگ کو بجھاتا ہے اے کعب بن عجرہ نہیں بڑھتا کوئی گوشت کہ اُگتا ہے حرام سے مگر کہ آگ اُسکے حق میں بہت لائق ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسوجہ سے۔ اور میں نے محمد سے اس حدیث کی بابت سوال کیا تو نہ پہچانا اُسنے اُسکو مگر طریق عبید اللہ بن موسیٰ سے اور اُسکو بہت غریب جانا۔ اور کہا محمد نے حدیث کی ہمسے ابن نمیر نے عبید اللہ بن موسیٰ سے اُسنے غالب سے ساتھ اسکے **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے موسیٰ بن عبدالرحمٰن کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن صالح نے کہا حدیث کی ہمسے سلیم بن عامر نے کہا سنا میں نے ابا امامہ سے کہ کہتا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس حالت میں کہ حجۃ الوداع میں خطبہ پڑھتے تھے پس فرمایا آپنے ڈرو اللہ سے جو رب تمہارا ہے اور اپنی پانچوں نمازیں پڑھو اور ایک ماہ کے روزے رکھو اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو اور فرمانبرداری کرو حاکم کی، جب تمکو کوئی امر کرے اپنے رب کے جنت میں داخل ہوگے کہا راوی نے میں نے ابی امامہ سے کہا کہ کبسے تو نے یہ حدیث سُنی ہے کہا اُسنے سنی میں نے اُس حالت میں کہ میں تیس برس کا تھا **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے

خاتمہ ابواب نماز کا ابواب زکوٰۃ

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **باب** بیان میں تشدید کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ کے منع کرنے میں وارد ہوئی ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد بن سری نے کہا حدیث کی ہمسے ابومعاویہ نے اعمش سے معرور بن سوید سے اُسنے ابی ذر سے کہا اُسنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اُس حالت میں کہ آپ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے کہا ابوذر نے سو مجھے آنحضرت نے آتے ہوئے دیکھا پس فرمایا وہ ٹوٹے والے ہیں قیامت کے روز قسم ہے رب کعبہ کی کہا ابوذر نے میں نے کہا مجھے کیا ہے۔ شاید کوئی حکم میرے حق میں نازل ہوا ہے کہا ابوذر نے میں نے کہا کون ہیں وہ لوگ میرے ماں اور باپ آپ پر قربان ہوں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لوگ مال جمع کرنیوالے ہیں مگر کسی نے دیا اسطرح اسطرح اور اسطرح سو آپنے آگے اور دائیں اور بائیں چلو کیا پھر فرمایا آپنے قسم ہے اُس ذات کی کہ جسکے قبضہ میں میری جان ہے جو کوئی آدمی مرتا ہے اور اونٹ اور گائے ایسی چھوڑتا ہے کہ انکی زکوٰۃ اُسنے ادا نہیں کی تو وہ قیامت کے روز پہلی حالت سے بزرگ اور فربہ ہوکر اُسکے پاس آئینگی اُسکو اپنے پاؤں سے روندینگی اور سینگوں سے مارینگی جسوقت آخری ختم ہوجائیگی تو پھر پہلی اُسپر لوٹ آئیگی یہانتک کہ لوگوں میں فیصلہ ہو جائیگا۔

لہ یعنی مال جمع کرنیوالے لوگ قیامت کے روز ٹوٹے میں پڑینگے نگران میں نا سے وہ لوگ بچینگے جو اپنے آگے اور دائیں اور بائیں چلو بھر کر مال خرچ کرتے ہیں یعنی جو لوگ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں زکوٰۃ کے معنے لغت میں تطہیر کے ہیں اور بڑھنے اور اصلاح کے ہیں اور شرع میں اُس مال پر اطلاق ہوتا ہے جو مال سے وجہ مخصوص پر نکالا جاوے اور اسکو زکوٰۃ اسلیئے بولتے ہیں کہ یہ مال کو خباثت سے پاک کرتی ہے ۱۲ لمعہ یعنی جس شخص نے اونٹ اور گائے کی زکوٰۃ ادا نہ کی ہوگی قیامت کے روز وہ اونٹ اور گائے پہلی حالت سے بزرگ اور فربہ بنکر میدان حشر میں حاضر ہونگی اور اسکو روندنا اور مارنا شروع کرینگی یعنی غول کے غول اسکو باری باری روندتے چلنا اور مارتے جائینگے جب تمام ایکدفعہ روند چکینگے تو پھر پہلا اسکو روندنا شروع کریگا تاکہ ختم ہونگے ایسطرح اُسکے ساتھ تمام خلقت کے حساب کتاب ہوتے تک ہوتا رہے گا ۱۲

وفی الباب عن ابی ھریرۃ مثلہ وعن علی بن ابی طالب قال لعن مانع الصدقۃ وقبیصۃ بن ھلب عن ابیہ وجابر بن عبداللہ
وعبداللہ بن مسعود **قال** ابوعیسیٰ حدیث ابی ذر حدیث حسن صحیح واسم ابی ذر جندب بن السکن ویقال ابن جنادۃ **حدثنا**
عبداللہ بن منیر عن عبیداللہ بن موسیٰ عن سفیان الثوری عن حکیم بن الدیلم عن الضحاک بن مزاحم قال الاکثرون اصحاب
عشرۃ الاف **باب** ماجاء اذا ادیت الزکوٰۃ فقد قضیت ما علیک **حدثنا** عمر بن حفص الشیبانی نا عبداللہ بن وھب نا عمرو بن الحارث
عن دراج عن ابن حجیرۃ عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ادیت زکوٰۃ مالک فقد قضیت ما علیک **قال** ابوعیسیٰ ھذا
حدیث حسن غریب وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غیر وجہ انہ ذکر الزکوٰۃ فقال رجل یا رسول اللہ ھل علی غیرھا فقال
لا الا ان تطوع وابن حجیرۃ ھو عبدالرحمٰن بن حجیرۃ البصری **حدثنا** محمد بن اسمٰعیل نا علی بن عبدالحمید الکوفی نا سلیمان
بن المغیرۃ عن ثابت عن انس قال کنا نتمنی ان یبتدی الاعرابی العاقل فیسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن عندہ فبینا نحن کذلک
اذا اتاہ اعرابی فجثی بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد ان رسولک اتانا فزعم لنا انک تزعم ان اللہ ارسلک فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم نعم قال فبالذی رفع السماء وبسط الارض ونصب الجبال آللہ ارسلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم
قال فان رسولک زعم لنا انک تزعم ان علینا خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم قال فبالذی ارسلک
آللہ امرک بھذا قال نعم قال فان رسولک زعم لنا انک تزعم ان علینا صوم شھر فی السنۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
صدق قال فبالذی ارسلک آللہ امرک بھذا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم قال فان رسولک زعم لنا انک تزعم ان
علینا فی اموالنا الزکوٰۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق قال فبالذی ارسلک آللہ امرک بھذا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور اس باب میں روایت ہو ابوہریرہ سے مثل اُسکی ۔ اور علی بن ابی طالب سے ہے کہ کہا اُسنے لعنت ہو صدقہ کے منع کرنے والیکو اور روایت کی قبیصہ بن ہلب نے
اپنے باپ سے اور روایت ہو جابر بن عبداللہ سے اور عبداللہ بن مسعود سے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ذر کی حسن صحیح ہے ۔ اور نام ابی ذر کا جندب بن السکن
ہو اور کہا گیا ہو ابن جنادہ **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن منیر نے عبیداللہ بن موسیٰ سے اُسنے سفیان ثوری سے اُسنے حکیم بن دیلم سے اُس نے ضحاک بن مزاحم سے
کہا اُسنے بہت مال جمع کرنے والے وہ ہیں جو دس ہزار کے مالک ہیں **باب** اس بیان میں کہ جب تو نے زکوۃ ادا کر دی تو تو نے اپنے فرض کو ادا کر دیا
حدیث کی ہمسے عمرو بن حفص شیبانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن وہب نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن حارث نے دراج سے اُسنے ابی حجیرہ سے
اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کر دی تو تو نے اپنا فرض ادا کر دیا **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب
ہے اور کئی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو کہ آپ نے زکوۃ کا ذکر کیا پس ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ کیا مجھپر سوائے اسکے کچھ اور بھی ہے فرمایا آپنے
کہ نہیں مگر یہ کہ تو نفلی صدقہ ادا کرے اور ابن حجیرہ وہ عبدالرحمٰن بن حجیر البصری ہو **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن عبدالحمید
کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے اُسنے انس سے کہا اُسنے ہم خواہش کرتے تھے کہ کوئی اعرابی عاقل ظاہر آوے اور نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے سوال کرے اُس حالت میں کہ ہم آپ کے پاس ہوں پس اُسوقت میں کہ ہم اسی طرح تھے کہ ایک اعرابی آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
سامنے دو زانو بیٹھ گیا پس کہا اُسنے اے محمد آپ کا قاصد ہمارے پاس آیا اور ہمکو کہنے لگا کہ آپ کہتے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے پس فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے پس قسم ہے اُس ذات کی کہ جس نے آسمان کو بلند اور زمین کو بچھایا ہے اور پہاڑوں کو گاڑا ہے کیا آپ کو
اللہ تعالےٰ نے رسول کر کے بھیجا ہے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے آپ کے قاصد نے کہا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ ہمپر دن
اور رات میں پانچ نمازیں ہیں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے پس قسم ہے اُس ذات کی کہ جسنے آپ کو رسول کیا ہے کیا
تجھے اللہ نے یہ حکم دیا ہو فرمایا آپ نے ہاں کہا اعرابی نے آپ کا قاصد ہمکو کہتا ہے کہ ہم پر برس میں ایک ماہ کے روزے ہیں پس فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا اُسنے کہا اعرابی نے پس قسم ہے اُس ذات کی کہ جسنے آپ کو بھیجا ہے کیا اللہ تعالےٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں ۔ کہا اعرابی نے آپ کا قاصد ہم کو کہتا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ ہم پر ہمارے مالوں میں زکوۃ ہے پس فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا اُسنے کہا اعرابی نے پس قسم ہو اُس ذات کی کہ جسنے آپکو بھیجا ہے کیا
اللہ تعالےٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ

نعم قال ان رسولك زعم لنا انك تزعم ان علينا الحج الى بيت الله من استطاع اليه سبيلا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم قال فالذی ارسلك الله امرك بهذا قال نعم فقال والذی بعثك بالحق لا ادع منهن شيئا ولا اجاوزهن ثم وثب فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان صدق الاعرابی دخل الجنة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد روی من غير هذا الوجه عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمعت محمد بن اسمعيل يقول قال بعض اهل الحديث فقه هذا الحديث ان القراءة على العالم والعرض عليه جائز مثل السماع واحتج بان الاعرابی عرض على النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقر به النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ما جاء فی زكوة الذهب والورق **حدثنا** محمد بن عبد الملك بن ابی الشوارب نا ابو عوانة عن ابی اسحق عن عاصم بن ضمرة عن علی قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قد عفوت عن صدقة الخيل والرقيق فهاتوا صدقة الرقة من كل اربعين درهما درهم وليس فی تسعين ومائة شیء فاذا بلغت مائتين ففيها خمسة دراهم وفی الباب عن ابی بكر الصديق وعمرو بن حزم **قال** ابو عيسى روى هذا الحديث الاعمش وابو عوانة وغيرهما عن ابی اسحق عن عاصم بن ضمرة عن علی وروى سفيان الثوری وابن عيينة وغير واحد عن ابی اسحق عن الحارث عن علی قال وسألت محمد بن اسمعيل عن هذا الحديث فقال كلاهما عندی صحيح عن ابی اسحق يحتمل ان يكون عنهما جميعا **باب** ما جاء فی زكوة الابل والغنم **حدثنا** زياد بن ايوب البغدادی وابراهيم بن عبد الله الهروی ومحمد بن كامل المروزی المعنى واحد قالوا انا عباد بن العوام عن سفيان بن حسين عن الزهری عن سالم بن عبد الله عن ابيه ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم كتب كتاب الصدقة فلم يخرجه الى عماله حتى قبض فقرنه بسيفه فلما قبض عمل به ابو بكر حتى قبض وعمر حتى قبض وكان فيه فی خمس من الابل شاة وفی عشر شاتان وفی خمس عشرة ثلث شياه وفی عشرين اربع شياه وفی خمس وعشرين بنت مخاض الى خمس وثلاثين فاذا زادت

ہاں - کہا اعرابی نے آپ کا قاصد ہمکو کہتا ہے کہ فرمایا آپنے ہم پر خانہ کعبہ کا حج ہے اُس شخص پر جو اُسکی طرف طاقت رکھتا ہو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے پس قسم ہے اُس ذات کی کہ جسنے آپکو بھیجا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپکو یہ حکم دیا ہے فرمایا آپنے ہاں پھر کہا اعرابی نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جسنے آپ کو ساتھ حق کے بھیجا ہے مین انسے کوئی چیز نہین چھوڑونگا اور نہ انسے تجاوز کرونگا پھر وہ کھڑا ہوا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر سچ کہا اعرابی نے تو جنت مین داخل ہوگا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث اسوجہ سے حسن غریب ہے اور غیر اسوجہ سے بھی بواسطہ انس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے سُنا مینے محمد بن اسمٰعیل سے کہ کہتا بعض اہل حدیث نے کہا ہے کہ فقہ[1] اس حدیث کی یہ ہے کہ عالم پر پڑھنا اور پیش کرنا جائز ہے مثل سماع کے اور دلیل انکی یہ ہے کہ اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے ساتھ اقرار کیا **باب** سونے اور چاندی کی زکوٰۃ کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے ابی اسحاق سے اُسنے عاصم بن ضمرہ سے اُسنے علی رضہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نے گھوڑے[2] اور غلام کا صدقہ معاف کر دیا ہے سو چاندی کا صدقہ تو ادا کرو ہر چالیس درم سے ایک درم اور ایک سو نوے مین کچھ صدقہ نہین ہے سو جب دوسو کو پہنچین تو اُسمین پانچ درم ہین اور اس باب مین روایت ہے ابی بکر صدیق اور عمر بن حزم سے **کہا** ابو عیسیٰ نے روایت کیا اس حدیث کو اعمش اور ابوعوانہ وغیرہ نے ابی اسحاق سے اُسنے عاصم بن ضمرہ سے اُسنے علی رضہ سے - اور روایت کیا سفیان ثوری اور ابن عیینہ وغیرہ نے ابی اسحاق سے اُسنے حارث سے اُسنے علی سے کہا ترمذی نے اور مین نے محمد بن اسمٰعیل سے اس حدیث کی بابت سوال کیا تو اُسنے کہا دونون طریق میرے نزدیک صحیح ہین کیونکہ احتمال ہے کہ دونون (یعنی حاتم اور عاصم) سے مروی ہو **باب** اونٹ اور بکریون کی زکوٰۃ کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے زیاد بن ایوب بغدادی نے ابراہیم بن عبداللہ ہروی اور محمد بن کامل مروزی سے (انکے الفاظ مین فرق ہے معنی واحد ہین) کہا انھون نے حدیث کی ہمسے عباد بن عوام نے سفیان بن حسین سے اُسنے زہری سے اُسنے سالم بن عبداللہ سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کتاب صدقہ کے باب مین لکھی اور اسکو اپنے عاملون کیطرف بھیجنے نہ پائے کہ فوت ہو گئے اور آپ نے اُسکو اپنی تلوار کے ساتھ ملا رکھا تھا سو جب فوت ہو گئے تو حضرت ابو بکر رضہ نے اُسکے موافق عمل کیا تاکہ یہ بھی فوت ہو گئے اور عمر رضہ نے یہی عمل کیا تاکہ یہ بھی فوت ہو گئے اور اُسمین لکھا تھا کہ پانچ اونٹون مین ایک بکری ہے اور دس مین دو بکریان ہین اور پندرہ مین تین بکریان اور بیس مین چار بکریان اور پچیس[25] مین بنت مخاض پینتیس تک پس جب اس سے زیادہ ہو جائین

---

[1] فقہ اس حدیث کی یہ ہے یعنی اس حدیث سے یہ مسئلہ نکلتا ہے کہ اگر شاگرد استاد کو پڑھکر سنائے تو جائز ہے یعنی اسکا حکم سماع کا ہے کیونکہ اعرابی آپ کو سناتا رہا اور آپ اُسکا اقرار کرتے رہے ہین اس حدیث سے مولف کی غرض یہ ہے کہ اگر اُسنے زکوٰۃ ادا کر دی تو اپنا فرضی حق ادا کر دیا جیسا کہ اس اعرابی نے جبکہ تمام احکام جو بیان کرتے تھے بیان کر چکا تو کہا مین اس سے کم نہین کرونگا اور نہ اس سے تجاوز کرونگا اور انہین سے زکوٰۃ بھی ہے تو فرمایا آپنے اگر اُسنے سچ کہا ہے تو جنت مین داخل ہوگا پس آپکے اس قول مبارک سے کہ جنت مین داخل ہوگا ثابت ہوا اگر اُسنے اپنا فرض ادا کر دیا ہے ۱۲ [2] اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ گھوڑے اور غلام کا صدقہ پہلے واجب تھا بعد اسکے آپ نے حکم منسوخ کر دیا ہے اور سونے کا ذکر حدیث باب مین مذکور نہین مگر مولف نے چاندی پر قیاس کیا ہے اگر دو سو درم سے ایک درم بھی کم ہو تو اسمین زکوٰۃ واجب نہین ہوتی اور جب پورے دو سو ہو جائین تو کل کا چالیسوان حصہ ادا کرنا پڑتا ہے - یعنے دو سو سے پانچ درم ایسا ہی سونے مین ہے کہ اُسمین بھی چالیسوان حصہ ہے ۱۲

ففيها بنت لبون الى خمس واربعين فاذا زادت ففيها حقة الى ستين فاذا زادت ففيها جذعة الى خمس وسبعين فاذا زادت ففيها ابنتا لبون الى تسعين فاذا زادت ففيها حقتان الى عشرين ومائة فاذا زادت على عشرين ومائة ففي كل خمسين حقة وفي كل اربعين ابنة لبون وفي الشاء في كل اربعين شاة شاة الى عشرين ومائة فاذا زادت فشاتان الى مائتين فاذا زادت فثلث شياه الى ثلثمائة شاة فاذا زادت على ثلثمائة شاة ففي كل مائة شاة شاة ثم ليس فيها شئ حتى تبلغ مائة ولا يجمع بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع مخافة الصدقة وما كان من خليطين فانهما يتراجعان بالسوية ولا يؤخذ في الصدقة هرمة ولا ذات عيب وقال الزهري اذا جاء المصدق قسم الشاء اثلاثا ثلث خيار وثلث اوساط وثلث شرار واخذ المصدق من الوسط ولم يذكر الزهري البقر وفي الباب عن ابي بكر الصديق وبهز بن حكيم عن ابيه عن جده وابي ذر وانس **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن والعمل على هذا الحديث عند عامة الفقهاء وقد روى يونس بن يزيد وغير واحد عن الزهري عن سالم هذا الحديث ولم يرفعوه وانما رفعه سفيان بن حسين **باب** ما جاء في زكوة البقر **حدثنا** محمد بن عبيد المحاربي وابو سعيد الاشج قالا نا عبد السلام بن حرب عن خصيف عن ابي عبيدة عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال في ثلثين من البقر تبيع او تبيعة وفي كل اربعين مسنة وفي الباب عن معاذ بن جبل **قال** ابو عيسى هكذا روى عبد السلام بن حرب عن خصيف وعبد السلام ثقة حافظ وروى شريك هذا الحديث عن خصيف عن ابي عبيدة عن ابيه عن عبد الله وابو عبيدة بن عبد الله لم يسمع من ابيه **حدثنا** محمود بن غيلان نا عبد الرزاق نا سفيان عن الاعمش عن ابي وائل عن مسروق

تو اسمین بنت لبون ہی پینتالیس تک پس جب اس سے زیادہ ہو جائین تو انمین حقہ ہی ساٹھ تک اور جب اس سے زیادہ ہو جائین تو انمین جذعہ ہی پچھتر تک اور جب اس سے بڑھ جائین تو انمین دو بنت لبون ہین نوّے تک۔ اور جب اس سے بڑھ جائین تو انمین دو حقے ہین ایکسو بیس تک اور جب ایکسو بیس سے بڑھ جائین تو ہر پچاس مین ایک حقہ ہی اور ہر چالیس مین بنت لبون[۱] اور بکریونمین چالیس[۲] بکریون مین ایک بکری ہی ایکسو بیس تک اور جب اس سے بڑھین تو دو بکریان ہین دوسو تک اور جب اس سے بڑھین تو تین بکریان ہین تین سو بکری تک اور جب تین سو بکری سے ایک بکری بھی بڑھیگی تو ہر ایک سیکڑے مین ایک بکری ہی پھر انمین کچھ صدقہ نہین تاکہ سو ہو جائے اور خوف صدقہ سے متفرقین[۳] کو جمع نہ کیا جائے اور نہ مجتمعین مین تفرقہ کیجائے اور جو کچھ کہ حصہ شریکین کا ہی وہ ایک دوسرے[۴] پر ساتھ برابری کے رجوع کرین اور نہ لی جائے صدقہ مین بڑھیا اور عیب والی اور کہا زہری نے جب صدقہ لینے والا آوے تو بکریان تین حصہ کیجائین ایک تہائی عمدہ قسم کی دوسری تہائی اوسط قسم کی تیسری تہائی ناقص قسم کی اور صدقہ لینے والا اوسط قسم سے لے اور زہری نے گائے کا حال ذکر نہین کیا۔ اور اس باب مین روایت ہی ابی بکر صدیق رض اور بہز بن حکیم سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتا ہی اور ابی ذر اور انس سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہی اور عامۂ فقہاء کے نزدیک عمل اسی پر ہے اور روایت کی ہی یہ حدیث یونس بن یزید اور کئی ایک نے زہری سے اُنہنے سالم سے اور انھون نے اسکو مرفوع نہین کیا اور مرفوع تو اسکو فقط سفیان بن حسین نے کیا ہی **باب** گائے کی زکوۃ کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبید محاربی اور ابو سعید اشج نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے عبد السلام بن حرب نے خصیف سے اُسنے ابی عبیدہ سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے تیس گائے مین ایک بچھڑا ہی یا بچھڑی اور ہر چالیس مین مسنہ ہی اور اس باب مین روایت ہی معاذ بن جبل سے **کہا** ابو عیسیٰ نے ایسی ہی روایت کی ہی عبد السلام بن حرب نے خصیف سے اور عبد السلام ثقہ حافظ ہی اور روایت کی ہی یہ حدیث شریک نے خصیف سے اُسنے ابی عبیدہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ سے اور ابو عبیدہ بن عبد اللہ نے اپنے باپ سے سنا نہین ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے مسروق سے

[۱] یعنی اگر ایک سو بیس سے[۱۲۰] بڑھ جائین تو اگر اسپر چالیس بڑھین تو بنت لبون کا ادا کرنا واجب ہو اور اگر پچاس بڑھین تو حقہ بنت مخاض اسکو کہتے ہین جسپر ایک سال گذر چکا ہو اور دوسرے سال مین ہو اور بنت لبون وہ ہی جسپر تیسرا سال گذرتا ہو اور حقہ وہ ہی جسپر چوتھا سال گذرتا ہو اور جذعہ وہ ہی جو پانچوین سال مین ہو ۱۲ [۲] کہا عینی نے معنی اسکے یہ ہین کہ علماء کا اجماع اسپر ہی کہ چالیس سے کم بکریون مین کوئی بکری واجب نہین اور اسپر بھی اجماع ہی کہ ایکسو اکیس مین دو بکریان ہین اور تین سو مین تین بکریان اور جب اس سے ایک بڑھے گی تو اسمین کچھ نہین چار سو تک اور جب چار سو پوری ہو جاینگی تو انمین چار بکریان ہین بعد اسکے ہر سیکڑے مین ایک بکری ہی اور یہ قول ہی امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی اور احمد اور ثوری اور اسحاق اور اوزاعی اور علی اور ابن مسعود کا اور کہا شعبی اور نخعی نے جب تین سو سے ایک بھی بڑھ گئی تو انمین چار بکریان واجب ہین چار سو تک اور جب چار سو سے ایک بڑھیگی تو پانچ واجب ہین اور یہ ایک روایت امام احمد سے بھی ہی ۱۲ [۳] امام مالک نے موطا مین اسکی تفسیر اسطرح نقل کی ہی متفرقین کو جمع نہ کیا جاوے مثلاً تین آدمی ہین ہر ایک کی چالیس چالیس بکریان ہین پس جب صدقہ لینے والا آیا اور اُسنے اپنر ظلم کیا تو انھون نے ملکر ایک گلہ بنالیا پس اس صورت مین انکو ایکسو بیس مین سے ایک بکری ادا کرنی پڑی برخلاف اس صورت کے کہ اگر علیحدہ علیحدہ رہتے تو چالیس مین سے ایک ہر ایک کو ادا کرنی لازم تھی آنحضرت نے اس حیلہ سے منع کر دیا کہ اگر تم صدقہ دینے سے علیحدہ علیحدہ ہو تو صدقہ کے وقت جمع نہ ہو جاؤ کہ صدقہ کم دینا پڑے اور نہ مجتمعین مین تفرقہ کیجائے اس طور سے کہ مثلاً دو شریکون مین دوسو بکری ہون پس انکو اس صورت مین تین بکریان دینی ہین اور اگر علیحدہ علیحدہ کرلین تو ہر ایک کو ایک بکری دینی ہوگی پس آنحضرت نے اس سے بھی منع کیا ۱۲ [۴] مثلاً اگر دو آدمیونمین اکٹھے اونٹ مشترک ہین

[۴] ایک کے چھبیس دوسرے کے تکبیس پس ہر ایک اپنے حصہ کے موافق ایکدوسرے پر بعد دینے صدقہ کے رجوع کرے ۱۲

عن معاذ بن جبل قال بعثنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن فامرنی ان اٰخذ من کل ثلثین بقرۃ تبیعا او تبیعۃ ومن کل اربعین مسنۃ ومن کل حالم دینارا او عدلہ معافر **قال** ابو عیسیٰ ھٰذا حدیث حسن وروی بعضھم ھٰذا الحدیث عن سفیان عن الاعمش عن ابی وائل عن مسروق ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث معاذا الی الیمن فامرہ ان یاخذ وھٰذا اصح **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ قال سألت ابا عبیدۃ ھل تذکر من عبد اللہ شیئا قال لا **باب** ماجاء فی کراھیۃ اخذ خیار المال فی الصدقۃ **حدثنا** ابو کریب نا وکیع نا زکریا بن اسحٰق المکی نا یحیٰی بن عبد اللہ بن صیفی عن ابی معبد عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث معاذا الی الیمن فقال انک تاتی قوما اھل کتاب فادعھم الی شھادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وانی رسول اللہ فان ھم اطاعوا لذٰلک فاعلمھم ان اللہ افترض علیھم خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ فان ھم اطاعوا لذٰلک فاعلمھم ان اللہ افترض علیھم صدقۃ اموالھم توخذ من اغنیائھم وترد علی فقرائھم فان ھم اطاعوا لذٰلک فایاک وکرائم اموالھم واتق دعوۃ المظلوم فانھا لیس بینھا وبین اللہ حجاب وفی الباب عن الصنابحی **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وابو معبد مولی ابن عباس اسمہ نافذ **باب** ماجاء فی صدقۃ الزرع والثمر والحبوب **حدثنا** قتیبۃ نا عبد العزیز بن محمد عن عمرو بن یحیٰی المازنی عن ابیہ عن ابی سعید الخدری قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس فیما دون خمس ذود صدقۃ ولیس فیما دون خمس اواق صدقۃ ولیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ وفی الباب عن ابی ھریرۃ وابن عمر وجابر وعبد اللہ بن عمرو **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مھدی نا سفیان بن شعبۃ ومالک بن انس عن عمرو بن یحیٰی عن ابیہ عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث عبد العزیز عن عمرو بن یحیٰی **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی سعید حدیث حسن صحیح

اُسنے معاذ بن جبل سے کہا اُسنے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کیطرف بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ ہر تیس گائے سے ایک بچھڑا[1] یا بچھڑی لون اور ہر چالیس سے مسنہ اور ہر ایک بالغ سے ایک دینار یا برابر اُسکے کپڑے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعض نے یہ حدیث سفیان سے اُسنے اعمش سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے مسروق سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کیطرف بھیجا اور اُسکو صدقہ لینے کا حکم دیا اور یہ صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے شعبہ سے اُسنے عمرو بن مرہ سے کہا اُسنے سوال کیا مین نے ابا عبیدہ سے کہ کیا تو عبد اللہ سے کوئی حدیث یاد رکھتا ہے کہا اُسنے نہین **باب** صدقہ مین عمدہ مال لینا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے زکریا بن اسحاق مکی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیٰی بن عبد اللہ بن صیفی نے ابی معبد سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کیطرف بھیجا پس فرمایا آپنے تو ایسی قوم کے پاس جاتا ہے جو اہل کتاب ہین پس اُنکو کلمہ شہادت کیطرف بُلا نہین کوئی معبود سوائے اللہ کی اور مین رسول اللہ کا ہون پس اگر وہ اس امر کی اطاعت کرلین تو اُنکو خبر دے کہ اُنپر اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازین دن اور رات مین فرض کی ہین پس اگر وہ اُسکی بھی اطاعت کرلین تو اُنکو خبر دے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنپر صدقہ اُنکے مالونکا فرض کیا ہے اُنکے دولتمندون سے لیا جاوے اور اُنکے فقیرون پر رد کیا جاوے پس اگر وہ اُسکی بھی اطاعت کرلین تو تو عمدہ مال لینے سے بچیو اور مظلوم کی بددعا سے ڈریو کیونکہ درمیان اُسکے اور اللہ تعالیٰ کے پردہ نہین ہے یعنی جلدی قبول ہوتی ہے اور اس باب مین روایت ہے صنابحی سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے اور ابو سعید ابن عباس کا غلام ہے نام اُسکا نافذ ہے **باب** زراعت اور میوے اور دانون کے صدقہ کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے عمرو بن یحیٰی مازنی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نہین ہے پانچ اونٹون سے کم مین زکوٰۃ اور نہین پانچ اوقیہ[2] سے کم چاندی مین زکوٰۃ اور نہین پانچ وسق سے کمتر چھوہارے مین زکوٰۃ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور ابن عمر اور جابر اور عبد اللہ بن عمرو سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان اور شعبہ اور مالک بن انس نے عمرو بن یحیٰی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی سعید خدری سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث عبد العزیز کے جو عمرو بن یحیٰی سے ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن صحیح ہے

[1] بچھڑی بچھڑا جو ایک سال کا ہو اور مسنہ وہ ہے جو تیسرے سال مین ہو اور معاذ کو حکم دیا کہ ہر ایک کافر بالغ سے سال مین ایک دینار جزیہ لیا جائے یا دینار کی قیمت کے برابر کپڑے وغیرہ لے جاوین ۱۲

[2] اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے تو پانچ اوقیہ کے دوسو درم ہوئے جو تول کے حساب ساڑھے باون تولے ہوتے ہین اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے تخمیناً پانچ من پختہ ہوئے حدیث مین نصاب کا بیان ہے کہ اس سے کمتر مین زکوٰۃ نہین امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک اناج اور میوہ جبتک پانچ من نہو اُسمین نہیں اور یہ حدیث اُن کی دلیل ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ کے نزدیک اناج اور میوے مین کچھ حد مقرر نہین تھوڑے اور بہت مین زکوٰۃ ہے یعنی دسوان حصہ ۱۲

وقد روی من غیر وجہ عنہ والعمل علی ھذا عند اھل العلم ان لیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ والوسق ستون صاعا وخمسۃ اوسق ثلثمائۃ صاع وصاع النبی صلی اللہ علیہ وسلم خمسۃ ارطال وثلث وصاع اھل الکوفۃ ثمانیۃ ارطال ولیس فیما دون خمسۃ اواق صدقۃ والوقیۃ اربعون درھما وخمس اواق مائتا درھم ولیس فیما دون خمس ذود یعنی لیس فیما دون خمس من الابل صدقۃ فاذا بلغت خمسا وعشرین من الابل ففیھا ابنۃ مخاض وفیما دون خمس وعشرین من الابل فی کل خمس من الابل شاۃ **باب** ماجاء لیس فی الخیل والرقیق صدقۃ **حدثنا** محمد بن العلاء ابو کریب ومحمود بن غیلان قالا نا وکیع عن سفیان وشعبۃ عن عبداللہ بن دینار عن سلیمان بن یسار عن عراک بن مالک عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی المسلم فی فرسہ ولا عبدہ صدقۃ وفی الباب عن عبداللہ بن عمرو وعلی **قال** ابو عیسی حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند اھل العلم انہ لیس فی الخیل السائمۃ صدقۃ ولا فی الرقیق اذا کانوا للخدمۃ صدقۃ الا ان یکونوا للتجارۃ فاذا کانوا للتجارۃ ففی اثمانھم الزکوۃ اذا حال علیھا الحول **باب** ماجاء فی زکوۃ العسل **حدثنا** محمد بن یحیی النیسابوری نا عمرو بن ابی سلمۃ التنیسی عن صدقۃ بن عبداللہ عن موسی بن یسار عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العسل فی کل عشرۃ ازق زق وفی الباب عن ابی ھریرۃ وابی سیارۃ المتعی وعبداللہ بن عمرو **قال** ابو عیسی حدیث ابن عمر فی اسنادہ مقال ولا یصح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا الباب کبیر شئ والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم وبہ یقول احمد واسحاق وقال بعض اھل العلم لیس فی العسل شئ **باب** ماجاء لا زکوۃ علی المال المستفاد حتی یحول علیہ الحول **حدثنا** یحیی بن موسی نا ھارون بن صالح الطلحی نا عبدالرحمن بن زید بن اسلم عن ابیہ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استفاد مالا فلا زکوۃ علیہ حتی یحول علیہ الحول وفی الباب عن سری بنت نبھان **حدثنا** محمد بن بشار نا عبدالوھاب الثقفی نا ایوب عن نافع عن ابن عمر قال من استفاد مالا فلا زکوۃ فیہ حتی یحول علیہ الحول عند ربہ

اور اس سے کئی وجہ سے مروی ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسپر ہے کہ نہیں ہے پانچ وسق سے کم مین زکوۃ اور وسق ساٹھ صاع کا ہے اور پانچ وسق تین سو صاع ہوتے ہین اور صاع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچ رطل اور تہائی رطل کا ہے اور صاع اہل کوفہ کا آٹھ رطل کا ہے اور پانچ اوقیہ سے کم مین زکوۃ نہین۔ اور اوقیہ چالیس درم کا ہے اور پانچ اوقیہ دو سو درم کے اور نہین ہے پانچ اونٹون سے کم مین یعنے پانچ اونٹون سے کم مین زکوۃ نہین ہے پس جب پچیس اونٹ ہو جائین تو انمین بنت مخاض ہے اور کم مین پچیس اونٹون سے پانچ اونٹون مین ایک بکری ہے **باب** اس بیان مین کہ گھوڑے اور غلام مین زکوۃ نہین ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن علاء یعنے ابو کریب اور محمود بن غیلان نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان اور شعبہ سے اُسنے عبداللہ بن دینار سے اُسنے سلیمان بن یسار سے اُسنے عراک بن مالک سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے مسلمان پر اُسکے گھوڑے اور غلام مین زکوۃ اور اس باب مین روایت ہے عبداللہ بن عمرو اور علی سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسپر ہے کہ گھوڑے چرنے والے مین زکوۃ نہین ہے اور نہ غلام مین زکوۃ ہے جبکہ خدمت کے لیئے ہون مگر یہ کہ تجارت کے لیئے ہون پس جب کہ تجارت کے لیئے ہون تو انکی قیمت مین زکوۃ ہے جب اُنپر سال گذر جائے **باب** شہد کی زکوۃ کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیٰی نیشاپوری نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن سلمہ تینیسی نے صدقہ بن عبداللہ سے اُسنے موسیٰ بن یسار سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہد کے حق مین کہ دس مشکون مین ایک مشک ہے اور اس باب مین روایت ہے ابو ہریرہ اور ابی سیارہ متعی اور عبداللہ بن عمرو سے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث کی سند مین گفتگو ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین کوئی عمدہ روایت صحیح نہین ہوئی اور اکثر اہل علم کی رائے اسی پر ہے اور یہی کہتا ہے احمد اور اسحاق اور کہا بعض اہل علم نے شہد مین کچھ زکوۃ نہین ہے۔ **باب** اس بیان مین کہ حاصل کردہ مال پر زکوۃ نہین تاکہ اُسپر سال گذرے **حدیث** کی ہمسے یحیٰی بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے ہارون بن صالح نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن زید بن اسلم نے اپنے باپ سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مال حاصل کرے تو اسپر زکوۃ نہین تاکہ اُسپر ایک سال گذر جائے اور اس باب مین روایت ہے سری بنت بنہان سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن ثقفی نے کہا حدیث کی ہمسے ایوب نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُس نے جو شخص مال حاصل کرے تو اُس پر زکوۃ نہین تاکہ اُسپر ایک سال اُسکے مالک کے پاس گذر جائے۔

وهٰذا اصح من حديث عبد الرحمٰن بن زيد بن اسلم **قال** ابو عيسىٰ ورواه ايوب وعبيد الله وغير واحد عن نافع عن ابن عمر موقوفا وعبد الرحمٰن بن زيد بن اسلم ضعيف فى الحديث ضعفه احمد بن حنبل وعلى بن المدينى وغيرهما من اهل الحديث وهو كثير الغلط وقد روى عن غير واحد من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم ان لا زكوٰة فى المال المستفاد حتى يحول عليه الحول وبه يقول مالك بن انس والشافعى واحمد بن حنبل واسحٰق وقال بعض اهل العلم اذا كان عنده مال تجب فيه الزكوٰة ففيه الزكوٰة وان لم يكن عنده سوى المال المستفاد مال تجب فيه الزكوٰة لم تجب عليه فى المال المستفاد زكوٰة حتى يحول عليه الحول فان استفاد مالا قبل ان يحول عليه الحول فانه يزكى المال المستفاد مع ماله الذى وجبت فيه الزكوٰة وبه يقول سفيان الثورى واهل الكوفة

باب ما جاء ليس على المسلمين جزية **حدثنا** يحيىٰ بن اكثم نا جرير عن قابوس بن ابى ظبيان عن ابيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلح قبلتان فى ارض واحدة وليس على المسلمين جزية **حدثنا** ابو كريب نا جرير عن قابوس بهٰذا الاسناد نحوه وفى الباب عن سعيد بن زيد وجد حرب بن عبيد الله الثقفى **قال** ابو عيسىٰ حديث ابن عباس قد روى عن قابوس بن ابى ظبيان عن ابيه عن النبى صلى الله عليه وسلم مرسلا والعمل على هٰذا عند عامة اهل العلم ان النصرانى اذا اسلم وضعت عنه جزية رقبته وقول النبى صلى الله عليه وسلم ليس على المسلمين جزية عشور انما يعنى به جزية الرقبة وفى الحديث ما يفسر هٰذا حيث قال انما العشور على اليهود والنصارىٰ وليس على المسلمين عشور

باب ما جاء فى زكوٰة الحلى **حدثنا** هناد نا ابو معٰوية عن الاعمش عن ابى وائل عن عمرو بن الحارث بن المصطلق عن ابن اخى زينب امرأة عبد الله عن زينب امرأة عبد الله قالت خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا معشر النساء تصدقن ولو من حليكن فانكن اكثر اهل جهنم يوم القيٰمة

اور یہ حدیث صحیح ہے عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم کی حدیث سے کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کیا اسکو ایوب اور عبید اللہ اور کئی ایک نے نافع سے اُس نے ابن عمر سے موقوف اور عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم حدیث میں ضعیف ہے اور احمد بن حنبل اور علی بن مدینی وغیرہ نے اہل حدیث سے اسکو ضعیف کیا ہے اور یہ بہت غلطی کرنیوالا ہے۔ اور کئی ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے مروی ہے کہ مال حاصل شدہ میں زکوٰۃ نہیں تاکہ اسپر ایک سال کامل گذرے اور یہی کہتا ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحاق اور کہا بعض اہل علم نے جبکہ پاس کسی شخص کے ایسا مال ہو کہ جسمیں زکوٰۃ واجب ہے تو اُس مال حاصل شدہ[1] میں بھی زکوٰۃ ہے اور اگر اُسکے پاس سوائے مال حاصل شدہ کے کوئی ایسا مال نہو کہ جسمیں زکوٰۃ واجب ہے تو اُس مال حاصل شدہ میں بھی زکوٰۃ واجب نہیں تاکہ اسپر ایک سال گذر جائے۔ پس اگر اُسنے ایک سال گذرنے سے پہلے کچھ مال حاصل کیا ہو تو چاہیئے کہ مال حاصل شدہ کو ساتھ اُس مال کے کہ جسمیں زکوٰۃ واجب ہو چکی ہے پاک کرے اور ساتھ اسی کے کہتے ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ **باب** اس بیان میں کہ مسلمانوں پر جزیہ واجب نہیں **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن اکثم نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے قابوس بن ابی ظبیان سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قبلے ایک زمین میں بہتر نہیں اور نہ مسلمانوں پر جزیہ ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے قابوس سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اُسکے اور اس باب میں روایت ہے سعید بن زید اور حرب بن عبید اللہ ثقفی کے دادا سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی مروی ہے قابوس بن ابی ظبیان سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور عامہ اہل علم کے نزدیک عمل اسپر ہے کہ عیسائی جس وقت اسلام لاوے تو اُس کی گردن کا جزیہ اُس سے معاف کیا جاوے اور قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مسلمانوں پر جزیہ عشور کا نہیں ہے مراد اس سے جزیہ گردن کا ہے اور حدیث میں وہ الفاظ ہیں جو اُسکی یہ تفسیر کرتے ہیں کیونکہ فرمایا آپنے کہ عشور فقط یہود اور نصاریٰ پر ہے مسلمانوں پر عشور نہیں **باب** زیور کی زکوٰۃ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے عمرو بن حارث بن مصطلق سے اُس نے زینب کے بھتیجے سے جو عبد اللہ کی بیوی ہے اُسنے زینب عبد اللہ کی بیوی سے کہا اُسنے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا اور فرمایا اے گروہ عورتوں کے صدقہ کرو اگرچہ اپنے زیوروں سے ہو کیونکہ تم قیامت کے دن دوزخ میں بہت جانے والی ہو۔

---

[1] مال حاصل شدہ وہ ہے جو کہ درمیان سال کے حاصل ہبہ یا میراث وغیرہ سے ہو اور پہلے مال کے منافع میں سے نہو۔ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ وہ پہلے مال سے لاحق نہیں ہوتا بلکہ اسکے واسطے نیا سال گذرنا چاہیئے کہ زکوٰۃ واجب ہو اور امام اعظم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ اسی مال میں ہی پہلے مال سے لاحق ہو جاتا ہے اور وہ مال حاصل شدہ کہ جو پہلے مال کا منافع ہو اُس میں خلاف نہیں ہے بلکہ وہ اتفاقاً اول مال سے ملحق ہوتا ہے ۱۲

حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داؤد عن شعبۃ عن الاعمش قال سمعت ابا وائل یحدث عن عمرو بن الحارث بن اخی زینب امرأۃ عبد اللہ عن زینب امرأۃ عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وھذا اصح من حدیث ابی معٰویۃ وابو معٰویۃ وھم فی حدیثہ فقال عمرو بن الحارث عن ابن اخی زینب والصحیح انما ھو عمرو بن الحارث بن اخی زینب وقد روی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ رای فی الحلی زکوٰۃ وفی اسنادہ مقال واختلف اھل العلم فی ذلک فرای بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین فی الحلی زکوٰۃ ما کان منہ ذھب وفضۃ وبہ یقول سفیان الثوری وعبد اللہ بن المبارک وقال بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منھم ابن عمر وعائشۃ وجابر بن عبد اللہ وانس بن مالک لیس فی الحلی زکوٰۃ وھکذا روی عن بعض فقہاء التابعین وبہ یقول مالک بن انس والشافعی واحمد واسحٰق **حدثنا** قتیبۃ نا ابن لھیعۃ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان امرأتین اتتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی ایدیھما سواران من ذھب فقال لھما اتؤدیان زکوٰتہ فقالتا لا فقال لھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتحبان ان یسورکما اللہ بسوارین من نار قالتا لا قال فادیا زکوٰتہ **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث قد رواہ المثنی بن الصباح عن عمرو بن شعیب نحو ھذا والمثنی بن الصباح وابن لھیعۃ یضعفان فی الحدیث ولا یصح فی ھذا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم شئ **باب** ما جاء فی زکوٰۃ الخضراوات **حدثنا** علی بن خشرم نا عیسیٰ بن یونس عن الحسن عن محمد بن عبد الرحمٰن بن عبید عن عیسیٰ بن طلحۃ عن معاذ انہ کتب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسالہ عن الخضراوات وھی البقول فقال لیس فیھا شئ **قال** ابو عیسیٰ اسناد ھذا الحدیث لیس بصحیح ولیس یصح فی ھذا الباب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم شئ وانما یروی ھذا عن موسیٰ بن طلحۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا[1]

حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے شعبہ سے اُسنے اعمش سے کہا اُسنے مین نے سنا ابا وائل سے کہ حدیث کرتا تھا عمرو بن حارث سے جو بھتیجا زینب کا ہی جو عبد اللہ کی بیوی ہی کہ اُسنے زینب عبد اللہ کی بیوی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور یہ صحیح ہے ابی معاویہ کی حدیث سے اور ابو معاویہ نے اپنی حدیث مین وہم کیا ہے کہا اُسنے عمرو بن الحارث عن ابن اخی زینب کہا اور صحیح یہ ہی عمرو بن الحارث بن اخی زینب اور مروی ہو عمرو بن شعیب سے اُسنے روایت کی ہے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا آپنے زیور مین زکوۃ ہی اور اُسکی سند مین کلام ہی اور اہل علم نے اس مسئلہ مین اختلاف کیا ہی سو بعض اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین سے یہ مذہب ہے کہ زیور مین زکوۃ ہے جو سونا چاندی سے ہو اور یہی کہتا ہے سفیان ثوری اور عبد اللہ بن المبارک۔ اور کہا بعض اصحاب نے انمین سے ابن عمر اور عائشہ اور جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک ہین کہ زیور مین زکوۃ نہین اور اسی طرح بعض فقہاے تابعین سے مروی ہو اور ساتھ اسی کے کہتا ہی مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ تحقیق دو عورتین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین اور اُن دونون کے ہاتھ مین سونے کے کنگن تھے۔ پس آپنے اُن دونون سے فرمایا کہ کیا اُن کی زکوۃ ادا کرتی ہو سو کہا اُن دونون نے کہ نہین پھر اُن دونون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم پسند کرتی ہو یہ بات کہ تمکو اللہ تعالیٰ آگ کے کنگن پہنائے۔ کہا اُن دونون نے نہین فرمایا آپ نے پس اُن کی زکوۃ ادا کیا کرو۔ کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو مثنی بن صباح نے عمرو بن شعیب سے بھی مثل اُسکے روایت کی ہے اور مثنی ابن صباح اور ابن لہیعہ یہ دونون حدیث مین ضعیف ہین اور اس باب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت صحیح ثابت نہین ہوئی **باب** ترکاریون کی زکوۃ کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہم سے عیسیٰ بن یونس رض نے حسین سے اُسنے محمد بن عبد الرحمٰن بن عبیدہ سے اُسنے عیسیٰ بن طلحہ سے اُسنے معاذ سے کہ اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لکھا کہ سبزیون مین کیا حکم ہے اور سبزی ترکاریون کو بولتے ہین۔ پس فرمایا آپ نے اسمین کچھ زکوۃ نہین۔ کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کی سند صحیح نہین۔ اور اس باب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت صحیح ثابت نہین ہوئی اور یہ حدیث بواسطہ موسیٰ بن طلحہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل مروی ہی

[1] یہی مذہب ہے امام ابو یوسف اور محمد کا کہ ترکاریون مین زکوۃ نہین ہے اور امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہین کہ ہر ایک قسم ترکاریون مین زکوۃ ہی دلیل اسکی یہ حدیث ہی ما یخرج الارض ففیہ العشر یعنے جو چیز زمین نکالے اُسمین دسوان حصہ ہی جواب اسکا یہ ہی کہ یہ حدیث عام ہی تخصیص اسکی اس حدیث سے ممکن ہی ۱۲

والعمل

والعمل علیٰ هذا عند اهل العلم انه لیس فی الخضراوات صدقة **قال** ابو عیسیٰ والحسن هو ابن عمارة وهو ضعیف عند اهل الحدیث ضعفه شعبة وغیره وترکه عبد الله بن المبارك **باب** ما جاء فی الصدقة فیما یسقی بالانهار وغیرها **حدثنا** ابو موسی الانصاری نا عاصم بن عبد العزیز المدینی نا الحارث بن عبد الرحمٰن بن ابی ذباب عن سلیمان بن یسار وبسر بن سعید عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فیما سقت السماء والعیون العشر وفیما سقی بالنضح نصف العشر وفی الباب عن انس بن مالك وابن عمر وجابر **قال** ابو عیسیٰ وقد روی هٰذا الحدیث عن بکیر بن عبد الله بن الاشج عن سلیمان بن یسار وبسر بن سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلاً وکانّ هٰذا الحدیث اصح وقد صح حدیث ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم فی هٰذا الباب وعلیه العمل عند عامة الفقهاء **حدثنا** احمد بن الحسن نا سعید بن ابی مریم نا ابن وهب قال حدثنی یونس عن ابن شهاب عن سالم عن ابیه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه سنّ فیما سقت السماء والعیون او کان عثریا العشور وفیما سقی بالنضح نصف العشر **قال** ابو عیسیٰ هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی زکوٰة مال الیتیم **حدثنا** محمد بن اسمٰعیل نا ابراهیم بن موسیٰ نا الولید بن المسلم عن المثنی بن الصباح عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم خطب الناس فقال الا من ولی یتیما له مال فلیتجر فیه ولا یترکه حتی تاکله الصدقة **قال** ابو عیسیٰ وانما روی هٰذا الحدیث من هٰذا الوجه وفی اسناده مقال لان المثنی بن الصباح یضعف فی الحدیث وروی بعضهم هٰذا الحدیث عن عمرو بن شعیب عن عمر بن الخطاب فذکر هٰذا الحدیث وقد اختلف اهل العلم فی هٰذا الباب فرای غیر واحد من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم فی مال الیتیم زکوٰة منهم عمر وعلی وعائشة وابن عمر وبه یقول مالك والشافعی واحمد واسحٰق وقال طائفة من اهل العلم لیس فی مال الیتیم زکوٰة وبه یقول سفیان الثوری وعبد الله بن المبارك وعمرو بن شعیب هو ابن محمد بن عبد الله بن عمرو بن العاص وشعیب قد سمع من جده عبد الله بن عمرو وقد تکلم یحییٰ بن سعید فی حدیث عمرو بن شعیب

اور عمل اہل علم کے نزدیک اسپر ہو کہ ترکاریون مین زکوٰۃ نہین ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے اور حسن وہ ابن عمارہ ہو اور اہل حدیث کے نزدیک وہ ضعیف ہی شعبہ وغیرہ نے اسکو ضعیف کیا ہی اور چھوڑ دیا اسکو عبد اللہ بن مبارک نے **باب** اس چیز کی زکوٰۃ کے بیان مین جو نہرون وغیرہ سے پلائی جاتی ہین **حدیث** کی ہمسے ابو موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے عاصم بن عبد العزیز مدینی نے کہا حدیث کی ہمسے حارث بن عبد الرحمٰن بن ابی ذباب نے سلیمان بن یسار اور بسر بن سعید سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز مین کہ جسکو بارش اور چشمون سے پانی ملے اسمین دسوان حصہ ہی اور فرمایا اسمین جو ڈولون (یا کنوئین) سے پلائی جائے اسمین بیسوان حصہ ہو اور اس باب مین روایت ہو انس بن مالک اور ابن عمر اور جابر سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے اور مروی ہو یہ حدیث بواسطہ بکیر بن عبد اللہ بن اشج اور سلیمان بن یسار اور بسر بن سعید کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل گویا یہ حدیث اصح ہی اور حدیث ابن عمر کی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین ہو وہ صحیح ہی اور عام فقہا کے نزدیک عمل اسی پر ہی **حدیث** کی ہمسے احمد بن حسن نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی مریم نے کہا حدیث کی ہمسے ابن وہب نے کہا حدیث کی ہمسے یونس نے ابن شہاب سے اُنہوں نے سالم سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مقرر کیا آپ نے اس مین کہ جسکو بارش اور چشمون سے پانی ملے یا سیرابی ہو دسوان حصہ اور اس زمین مین جو ڈولون سے پلائی جائے بیسوان حصہ **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہو **باب** یتیم کے مال کی زکوٰۃ کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے مثنی بن صباح سے اُنہوں نے عمرو بن شعیب سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو خطبہ سنایا خبردار کہ جو کوئی ایسے یتیم کا والی ہو کہ جسکے پاس مال ہو تو چاہئے کہ اسمین تجارت کرے اور اسکو چھوڑ نہ دے کہ اسکو زکوٰۃ ہی کھا جاوے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث فقط اسی وجہ سے مروی ہو اور اسکی سند مین کلام ہو کہ مثنی بن صباح حدیث مین ضعیف کیا گیا ہو۔ اور بعض نے اس حدیث کو عمرو بن شعیب سے روایت کی ہو کہ عمر بن خطاب نے ذکر کیا اس حدیث کو اور اہل علم نے اس مسئلہ مین اختلاف کیا ہو پس کئی ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا مذہب ہو کہ یتیم کے مال مین زکوٰۃ ہو انہین سے عمر اور علی اور عائشہ رضا اور ابن عمر ہین اور ساتھ اسی کے کہتا ہو مالک اور شافعی اور اسحٰق اور کہا ایک گروہ نے اہل علم سے کہ یتیم کے مال مین زکوٰۃ نہین ہو اور اسی کے ساتھ قائل ہوا ہو سفیان ثوری اور عبد اللہ بن مبارک اور عمرو بن شعیب جو بیٹا ہی محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عاص کا حالانکہ شعیب نے اپنے دادا عبد اللہ بن عمرو سے سُنا ہے اور یحییٰ بن سعید نے عمرو بن شعیب کی حدیث مین کلام کیا ہے

وقال هو عندنا واه ومن ضعفه فانما ضعفه من قبل انه يحدث من صحيفة جده عبد الله بن عمرو واما اكثر اهل الحديث فيحتجون بحديث عمرو بن شعيب ويثبتونه منهم احمد واسحٰق وغيرهما **باب** ما جاء ان العجماء جرحها جبار وفي الركاز الخمس **حدثنا** قتيبة نا الليث بن سعد عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب وابي سلمة عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال العجماء جرحها جبار والمعدن جبار والبئر جبار وفي الركاز الخمس وفي الباب عن انس بن مالك وعبد الله بن عمرو وعبادة بن الصامت وعمرو بن عوف المزني وجابر **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في الخرص **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد الطيالسي نا شعبة قال اخبرني خبيب بن عبد الرحمن قال سمعت عبد الرحمن بن مسعود بن نيار يقول جاء سهل بن ابي حثمة الى مجلسنا فحدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول اذا خرصتم فخذوا ودعوا الثلث فان لم تدعوا الثلث فدعوا الربع وفي الباب عن عائشة وعتاب بن اسيد وابن عباس **قال** ابو عيسى والعمل على حديث سهل بن ابي حثمة عند اكثر اهل العلم في الخرص وبحديث سهل بن ابي حثمة يقول اسحٰق واحمد والخرص اذا ادركت الثمار من الرطب والعنب مما فيه الزكوٰة بعث السلطان خارصا فخرص عليهم والخرص ان ينظر من يبصر ذلك فيقول يخرج من هذا من الزبيب كذا ومن التمر كذا وكذا فيحصى عليهم وينظر مبلغ العشر من ذلك فيثبت عليهم ثم يخلي بينهم وبين الثمار فيصنعون ما احبوا واذا ادركت الثمار اخذ منهم العشر هكذا فسره بعض اهل العلم وبهذا يقول مالك والشافعي واحمد واسحاق **حدثنا** ابو عمرو مسلم بن عمرو الحذاء المديني نا عبد الله بن نافع عن محمد بن صالح التمار عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن عتاب بن اسيد ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يبعث على الناس من يخرص عليهم كرومهم وثمارهم وبهذا الاسناد ان النبي صلى الله عليه وسلم قال في زكوٰة الكروم انها تخرص كما يخرص النخل ثم تؤدى زكوٰته زبيبا كما تؤدى زكوٰة النخل تمرا

اور کہا کہ یہ حدیث ہمارے نزدیک واہی ہو اور جسنے اسکو ضعیف کیا ہو اُسنے اسکو اسوجہ سے ضعیف کیا ہو کہ وہ اپنے دادا عبد اللہ بن عمرو کی کتاب سے حدیث کرتا ہے اور اکثر اہل حدیث عمرو بن شعیب کی حدیث سے حجت پکڑتے ہین اور اسکو ثابت رکھتے ہین انہین سے احمد اور اسحاق وغیرہ ہین **باب** اس بیان مین کہ جانور کے مارنے مین بدلہ نہین اور دفینہ جاہلیت مین خمس یعنی پانچوان حصہ ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے ابن شہاب سے اُسنے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جانور کے مارنے مین بدلہ نہین اور کان مین بدلہ نہین اور کنوئین مین بدلہ نہین اور دفینہ جاہلیت مین پانچوان حصہ ہی اور اس باب مین روایت ہی انس بن مالک اور عبد اللہ بن عمرو اور عبادہ بن صامت اور عمرو بن عوف مزنی اور جابر سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** درخت پر تخمینہ کرنیکے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا خبر دی مجھے خبیب بن عبد الرحمٰن نے کہا سنا مین نے عبد الرحمٰن بن مسعود بن دینار سے کہ کہتا سہل بن ابی حثمہ ہماری مجلس کیطرف آیا اور اُسنے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کسی چیز کا تخمینہ کیا کرو تو لے لو اور تہائی کو (تخمینہ سے) چھوڑ دیا کرو پس اگر تہائی نہ چھوڑو تو چوتھائی کو چھوڑ دو اور اس باب مین روایت ہی عائشہ اور عتاب بن اسید اور ابن عباس سے کہا ابو عیسیٰ نے اور اکثر اہل علم کے نزدیک تخمینہ کے باب مین عمل سہل بن حثمہ کی حدیث پر ہی اور حدیث بیان کرتا ہی سہل بن ابی حثمہ کہ کہتا اسحٰق اور احمد تخمینہ اسوقت ہی کہ جب میوہ کھجور اور انگور سے یعنی اُن چیزون سے کہ جنمین زکوۃ واجب ہی پکنے کے قریب پہونچین تو سلطان کسی تخمینہ کرنیوالے کو بھیجے وہ اُنپر تخمینہ کرے اور تخمینہ یہ ہو کہ جو کوئی اس امر کی بصارت رکھتا ہو دیکھکر کہدے کہ اس منقی سے اسقدر نکلے گا اور ان کھجورون سے اسقدر اور اسقدر سو اُنپر تخمینہ لگاوے اور دیکھے کہ اس سے عشر تک پہونچتا ہی تو اُنپر عشر ثابت کرے پھر اُنکا اور میوونکا راستہ چھوڑ دے پس وہ کرین جو چاہتے ہین اور جب میوہ پختہ ہو جائے تو اُنپر عشر لیوے ایسا ہی بعض اہل علم نے اسکی تفسیر کی ہو اور یہی کہتا ہو مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **حدیث** کی ہمسے ابو عمر یعنے مسلم بن عمر حذاء مدینی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نافع نے محمد بن صالح تمار سے کہ اُسنے ابن شہاب سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے عتاب بن اسید سے یہ کہ نبی صلعم لوگون کو بھیجتے تھے اس شخص کو جو اُنپر انکے انگورونکی اور میوونکی جانچ کرے اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انگورون کی زکوۃ کے بارے مین فرمایا ہے کہ اسکی جانچ کیجائے جیسا کہ کھجورون کی جانچ کی جاتی ہی پھر اسکی زکوۃ اسوقت ادا کیجائے کہ منقی ہو جائے جیسا کہ کھجورون کی زکوۃ حالت تمر مین ادا کی جاتی ہے

لے یعنی اگر کسی کا جانور بلا تعدی مالک کے کسی کو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اُسکے مالک پر ڈانڈ نہین اور اگر مزدور کنوئیان کھود لے اور کان کھودنے مین گر کر مرجائے یا اُسپر وہ کنوئیان گر پڑنے سے مرجائے تو کھودنے والے پر کوئی ڈانڈ نہین ہے اور دفینہ مین یعنی جو مال دفن ہو الجائے اُس مین پانچوان حصہ دینا پڑتا ہے ۱۲

قال ابو عیسیٰ ھٰذا حدیث حسن غریب وقد روی ابن جریج ھٰذا الحدیث عن ابن شھاب عن عروۃ عن عائشۃ وسالت محمدا عن ھٰذا فقال حدیث ابن جریج غیر محفوظ وحدیث سعید بن المسیب عن عتاب بن اسید اصح **باب** ماجاء فی العامل علی الصدقۃ بالحق **حدثنا** احمد بن منیع نا یزید بن ھارون نا یزید بن عیاض عن عاصم بن عمر بن قتادۃ **ح** وحدثنا محمد بن اسمٰعیل نا احمد بن خالد عن محمد بن اسحاق عن عاصم بن عمر بن قتادۃ عن محمود بن لبید عن رافع بن خدیج قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول العامل علی الصدقۃ بالحق کالغازی فی سبیل اللہ حتی یرجع الی بیتہ **قال** ابو عیسیٰ حدیث رافع بن خدیج حدیث حسن ویزید بن عیاض ضعیف عند اھل الحدیث وحدیث محمد بن اسحاق اصح **باب** فی المعتدی فی الصدقۃ **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن سعد بن سنان عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المعتدی فی الصدقۃ کمانعھا قال وفی الباب عن ابن عمر وام سلمۃ وابی ھریرۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث غریب من ھٰذا الوجہ وقد تکلم احمد بن حنبل فی سعد بن سنان وھکذا یقول اللیث بن سعد عن یزید بن ابی حبیب عن سعد بن سنان عن انس بن مالک **قال** ابو عیسیٰ سمعت محمدا یقول والصحیح سنان بن سعد وقولہ المعتدی فی الصدقۃ کمانعھا یقول علی المعتدی من الاثم کما علی المانع اذا منع **باب** ماجاء فی رضی المصدق **حدثنا** علی بن حجر نا محمد بن یزید عن مجالد عن الشعبی عن جریر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاکم المصدق فلا یفارقنکم الا عن رضی **حدثنا** ابو عمار ثنا سفیان عن داؤد عن الشعبی عن جریر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحوہ **قال** ابو عیسیٰ حدیث داؤد عن الشعبی اصح من حدیث مجالد وقد ضعف مجالدا بعض اھل العلم وھو کثیر الغلط **باب** ماجاء ان الصدقۃ تؤخذ من الاغنیاء فترد علی الفقراء **حدثنا** علی بن سعید الکندی نا حفص بن غیاث عن اشعث عن عون بن ابی جحیفۃ عن ابیہ

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث ابن جریج نے ابن شہاب سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے (مولف کہتا ہے) مین نے اسکی بابت محمد (یعنے محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) سے پوچھا تو کہا اُسنے حدیث ابن جریج کی محفوظ نہین ہے اور حدیث سعید بن مسیب کی جو عتاب بن اسید سے ہے وہ صحیح ہے **باب** اُس شخص کی فضیلت کے بیان مین جو صدقے کا کام ساتھ حق کے کرے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن عیاض نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے **ح** اور حدیث کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے احمد بن خالد نے محمد بن اسحاق سے اُسنے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اُسنے محمود بن لبید سے اُسنے رافع بن خدیج سے کہا اُسنے سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے وہ شخص کہ صدقے پر ساتھ حق کے کام کرے مثل غازی کے ہے اللہ تعالیٰ کے راستہ مین یہانتک کہ اپنے گھر کیطرف رجوع کرے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث رافع بن خدیج کی حسن ہے اور یزید بن عیاض اہل حدیث کے نزدیک ضعیف ہے اور حدیث محمد بن اسحاق کی صحیح تر ہے۔

باب اُس شخص کے بیان مین جو صدقہ مین تجاوز کرے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے سعد بن سنان سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص صدقے مین تجاوز کرے مثل منع کرنے والے کے ہے۔ کہا (مولف نے) اور اس باب مین روایت ہے ابن عمر اور ام سلمہ اور ابی ہریرہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی اسوجہ سے غریب ہے اور احمد بن حنبل نے سعد بن سنان کے حق مین کلام کیا ہے اور ایسا ہی کہتا ہے لیث بن سعد یزید بن ابی حبیب سے وہ سعد بن سنان سے وہ انس بن مالک سے **کہا** ابو عیسیٰ نے سنا مین نے محمد سے کہ کہتا اور صحیح سنان بن سعد ہے۔ اور قول آنحضرت ؐ کا کہ تجاوز کرنے والا صدقہ مین مثل منع کرنے والے کے ہے کہ کہتا ہے کہ تجاوز کرنے والے پر گناہ ہے جیسے کہ منع کرنے والے پر گناہ ہے جب وہ منع کرے **باب** صدقہ لینے والے کی رضا کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یزید نے مجالد سے اُسنے شعبی سے اُسنے جریر سے کہا اُسنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تمھارے پاس صدقہ لینے والا آوے تو چاہئے کہ تمسے جدا نہووے مگر رضامندی سے **حدیث** کی ہمسے ابو عمار نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے داؤد سے اُسنے شعبی سے اُسنے جریر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث داؤد کی جو شعبی سے ہے مجالد کی حدیث سے صحیح ہے اور مجالد کو بعض اہل علم نے ضعیف کیا ہے اور یہ بہت غلطی کرتا ہے **باب** اس بیان مین کہ زکوۃ غنیون سے لیجاوے اور فقیرون کو دیجائے **حدیث** کی ہمسے علی بن سعید کندی نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے اشعث سے اُسنے عون بن ابی جحیفہ (سوائی کوفی) سے اُسنے اپنے باپ سے

قال قدم علینا مصدق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ الصدقۃ من اغنیائنا فجعلھا فی فقرائنا وکنت غلامایتیما فاعطانی منھا قلوصا وفی الباب عن ابن عباس **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی جحیفۃ حدیث حسن غریب **باب** من تحل لہ الزکوٰۃ **حدثنا** قتیبۃ وعلی بن حجر قال قتیبۃ حدثنا شریک وقال علی نا شریک المعنی واحد عن حکیم بن جبیر عن محمد بن عبدالرحمن بن یزید عن ابیہ عن عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سال الناس ولہ مایغنیہ جاء یوم القیمۃ ومسئلتہ فی وجہہ خموش اوخدوش اوکدوح[1] قیل یا رسول اللہ وما یغنیہ قال خمسون درھما اوقیمتھا من الذھب وفی الباب عن عبداللہ بن عمروؓ **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن مسعود حدیث حسن وقد تکلم شعبۃ فی حکیم بن جبیر من اجل ھذا الحدیث **حدثنا** محمود بن غیلان نا یحیی بن آدم نا سفیان عن حکیم بن جبیر بھذا الحدیث فقال لہ عبداللہ بن عثمان صاحب شعبۃ لو غیر حکیم حدث بھذا فقال لہ سفیان وما لحکیم لا یحدث عنہ شعبۃ قال نعم قال سفیان سمعت زبیدا یحدث بھذا عن محمد بن عبدالرحمن بن یزید والعمل علی ھذا عند بعض اصحابنا وبہ یقول الثوری وعبداللہ بن المبارک واحمد واسحاق قالوا اذا کان عند الرجل خمسون درھما لم تحل لہ الصدقۃ ولم یذھب بعض اھل العلم الی حدیث حکیم بن جبیر ووسعوا فی ھذا وقالوا اذا کان عندہ خمسون درھما او اکثر وھو محتاج لہ ان یاخذ من الزکوٰۃ وھو قول الشافعی وغیرہ من اھل الفقہ والعلم **باب** ماجاء من لا تحل لہ الصدقۃ **حدثنا** محمد بن بشار نا ابوداؤد الطیالسی نا سفیان **ح** وثنا محمود بن غیلان نا عبدالرزاق نا سفیان عن سعد بن ابراھیم عن ریحان بن یزید عن عبداللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحل الصدقۃ لغنی ولا لذی مرۃ سوی وفی الباب عن ابی ھریرۃ وحبشی بن جنادۃ وقبیصۃ بن المخارق

کہا اُسنے ہمارے پاس نبی صلعم کا زکوۃ لینے والا آیا تو اُسنے ہمارے غنیون سے زکوۃ لی اور ہمارے فقیرون کو دی اور مین اسوقت یتیم لڑکا تھا مجھے بھی اُسنے اُس سے ایک اونٹنی دی اور اس باب مین روایت ہو ابن عباس سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی جحیفہ کی حسن غریب ہو **باب** اُس شخص کے بیان مین کہ جسکو زکوۃ لینی حلال ہو **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور علی بن حجر نے کہا قتیبہ نے حدیث کی ہمسے شریک نے اور کہا علی نے خبر دی ہمکو شریک نے معنے دونون کے ایک ہین حکیم بن جبیر سے اُسنے محمد بن عبدالرحمن بن یزید سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبداللہ بن مسعود سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سوال کرے آدمیون سے اس حالت مین کہ اُسکے پاس اسقدر ہو کہ اسکو غنی کرے تو وہ قیامت کے دن آئیگا اُس حالت مین کہ سوال اسکا اسکے مُنھ مین[1] زخم ہوگا کسی نے کہا اور کسقدر اسکو غنی کرتا ہو فرمایا آپ نے پچاس درم یا قیمت اُسکی سونے سے اور اس باب مین روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہو اور شعبہ نے حکیم بن جبیر کے حق مین اسی حدیث کے سبب سے کلام کیا ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن آدم نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے حکیم بن جبیر سے ساتھ اس حدیث کے۔ پس سفیان کو عبداللہ بن عثمان نے کہا جو شعبہ کا ساتھی ہے کہ کاش کہ حکیم کے سوائے کوئی اور یہ حدیث روایت کرتا۔ پس عبداللہ بن عثمان کو سفیان نے کہا اور حکیم کو کیا ہے کہ اس سے شعبہ روایت نہین کرتا کہا اُسنے ہان۔ کہا سفیان نے سنا مین نے زبید سے کہ حدیث کرتا تھا ساتھ اس کے محمد بن عبدالرحمن بن یزید سے اور ہمارے بعض اصحاب کے نزدیک عمل اسپر ہو اور ساتھ اسی کے کہتا ہے ثوری اور عبداللہ بن مبارک اور احمد اور اسحاق کہ کہا اُنھون نے جب کسی مرد کے پاس پچاس درم ہون تو اُسکے لئے زکوۃ لینی حلال نہین اور بعض اہل علم حکیم بن جبیر کی حدیث کیطرف نہین گئے اور اُنھون نے اسمین فراخی کی ہے اور کہا ہے کہ جب اس کے پاس پچاس درم یا زیادہ ہون اور اُسکو اُن کی حاجت ہو تو اُس کے لئے زکوۃ سے لینا جائز ہے۔ اور یہ قول ہے شافعی وغیرہ اہل فقہ اور علم سے **باب** اُس شخص کے بیان مین کہ جس کو زکوۃ لینی حلال نہین **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے **ح** اور حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے سعد بن ابراہیم سے اُسنے ریحان بن یزید سے اُسنے عبداللہ بن عمرو سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہین حلال زکوۃ لینی غنی کو اور نہ قوی تندرست کو۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ اور حبشی بن جنادہ اور قبیصہ بن مخارق سے

[1] خموش اور خدوش اور کدوح کے معنی ایک ہی ہین یعنے جو شخص اپنے پاس پچاس درم یا پچاس درم کا مال ہوتے ہوئے لوگون سے سوال کرے تو قیامت کے روز مُنھ اُسکا سوال کرنے کے سبب سے زخمی ہوگا۔

قال ابو عیسیٰ حدیث عبد اللہ بن عمرو حدیث حسن قد روی شعبۃ عن سعد بن ابراہیم ھذا الحدیث بھذا الاسناد ولم یرفعہ وقد روی فی غیر ھذا الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل المسئلۃ لغنی ولا لذی مرۃ سوی واذا کان الرجل قویا محتاجا ولم یکن عندہ شئ فتصدق علیہ اجزأ عن المتصدق عند اھل العلم ووجہ ھذا الحدیث عند بعض اھل العلم علی المسئلۃ **حدثنا** علی بن سعید الکندی نا عبد الرحیم بن سلیمان عن مجالد عن عامر عن حبشی بن جنادۃ السلولی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع وھو واقف بعرفۃ اتاہ اعرابی فاخذ بطرف ردائہ فسألہ ایاہ فاعطاہ وذھب فعند ذلک حرمت المسئلۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المسألۃ لا تحل لغنی ولا لذی مرۃ سوی الا لذی فقر مدقع او غرم مفظع ومن سأل الناس لیثری بہ مالہ کان خموشا فی وجھہ یوم القیمۃ ورضفا یاکلہ من جھنم فمن شاء فلیقل ومن شاء فلیکثر **حدثنا** محمود بن غیلان نا یحیی بن آدم عن عبد الرحیم بن سلیمان نحوہ **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث غریب من ھذا الوجہ **باب** من تحل لہ الصدقۃ من الغارمین وغیرھم **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن بکیر بن عبد اللہ بن الاشج عن عیاض بن عبد اللہ عن ابی سعید الخدری قال اصیب رجل فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثمار ابتاعھا فکثر دینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدقوا علیہ فتصدق الناس علیہ فلم یبلغ ذلک وفاء دینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لغرمائہ خذوا ما وجدتم ولیس لکم الا ذلک وفی الباب عن عائشۃ وجویریۃ وانس **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی سعید حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی کراھیۃ الصدقۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم واھل بیتہ وموالیہ **حدثنا** بندار نا مکی بن ابراھیم ویوسف بن سعید الضبعی قالا نا بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بشئ سال صدقۃ ھی ام ھدیۃ فان قالوا صدقۃ لم یاکل وان قالوا ھدیۃ اکل وفی الباب عن سلمان وابی ھریرۃ وانس والحسن بن علی وابی عمیرۃ جد معرف بن واصل واسمہ رشید بن مالک

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن عمرو کی حسن ہے اور روایت کی ہے شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے یہ حدیث ساتھ اس اسناد کے اور اسکو مرفوع نہیں کیا اور غیر اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ نہیں حلال سوال کرنا غنی کو اور نہ قوی تندرست کو اور جب کوئی مرد قوی محتاج ہو اور اُس کے پاس کوئی چیز نہو پس اُسپر صدقہ کیا جاوے تو اہل علم کے نزدیک صدقہ دینے والے کیطرف سے ادا ہو جائیگا اور وجہ اس حدیث کی نزدیک بعض اہل علم کے (کہ نہیں حلال صدقہ غنی کو) انخ سوال پر ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن سعید کندی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحیم بن سلیمان نے مجالد سے اُسنے عامر سے اُسنے حبشی بن جنادہ سلولی سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع میں اُس حالت میں کہ آپ عرفہ میں کھڑے ہوئے تھے کہ آپ کے پاس ایک اعرابی آیا اور اُسنے آپ کی چادر مبارک کا ایک دامن پکڑ لیا اور چادر آپ سے مانگی سو آپ نے اُسکو دیدی اور چلا گیا پس اُسوقت میں سوال کرنا حرام ہوا ہے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوال کرنا نہیں حلال غنی کو اور نہ قوی تندرست کو مگر اُس فقیر کو جو نہایت ذلت کو پہونچا ہو یا بہت ضروری حاجت والے کو اور جو اسواسطے لوگوں سے سوال کرے کہ اپنا مال زیادہ کرے تو وہ سوال قیامت کے دن اُسکے منہ میں زخم اور جلتا ہوگا جو دوزخ سے اُسکو کھائیگا سو جو شخص چاہے تو کم کرے اور جو کوئی چاہے پس زیادہ کرے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن آدم نے عبد الرحیم بن سلیمان سے مثل اسکے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث اسوجہ سے غریب ہے **باب** اُس شخص کے بیان میں کہ جسکو زکوٰۃ لینی حلال ہے قرضدار وغیرہ سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے بکیر بن عبد اللہ بن اشج سے اُسنے عیاض بن عبد اللہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص بسبب خریدنے میووں کے مصیبت زدہ ہوا اور اُسکا قرض بہت ہو گیا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسپر صدقہ کرو سو لوگوں نے اُسپر صدقہ کیا پس وہ صدقہ اُسکے قرض کے پورا کرنے کو نہ پہونچ سکا۔ پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے اُسکے قرضخواہوں کو لے لو جو تم پاتے ہو اور اُسکے سوا اور تمہارے واسطے کچھ نہیں ہے اور اس باب میں روایت ہے عائشہ رضی اور جویریہ و انس سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ صدقہ لینا نبی صلعم کو اور آپ کے اہل بیت اور غلاموں کو مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے مکی بن ابراہیم اور یوسف بن سعید ضبعی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ جب کوئی چیز آپکے پاس آتی تو سوال کرتے کہ کیا یہ صدقہ ہے یا ہدیہ ہے۔ سو اگر لوگ کہتے کہ یہ صدقہ ہے تو نہ کھاتے اور اگر کہتے کہ یہ ہدیہ ہے تو کھا لیتے۔ اور اس باب میں روایت ہے سلمان اور ابی ہریرہ اور انس اور حسن بن علی اور ابی عمیرہ سے جو دادا معرف بن واصل کا ہے اور نام اُسکا رشید بن مالک ہے

ومیمون او مھران وابن عباس وعبداللہ بن عمرو وابی رافع وعبدالرحمن بن علقمۃ وقد روی ھذا الحدیث ایضاً عن عبدالرحمن[1] بن علقمۃ عن عبدالرحمن بن ابی عقیل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجد بھز بن حکیم اسمہ معٰویۃ بن جیدۃ القشیری **قال** ابو عیسیٰ حدیث بھز بن حکیم حدیث حسن غریب **حدثنا** محمد بن المثنی نا محمد بن جعفر نا شعبۃ عن الحکم عن ابن ابی رافع عن ابی رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث رجلاً من بنی مخزوم علی الصدقۃ فقال لابی رافع اصحبنی کیما تصیب منھا فقال لا حتی اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسالہ وانطلق الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ فقال ان الصدقۃ لا تحل لنا وان موالی القوم من انفسھم قال ھذا حدیث حسن صحیح وابو رافع مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسمہ اسلم وابن رافع ھو عبیداللہ بن ابی رافع کاتب علی بن ابی طالب **باب** ماجاء فی الصدقۃ علی ذی القرابۃ **حدثنا** قتیبۃ نا سفیان بن عیینۃ عن عاصم عن حفصۃ بنت سیرین عن الرباب عن عمھا سلمان بن عامر یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا افطر احدکم فلیفطر علی تمر فانہ برکۃ فان لم یجد تمراً فالماء فانہ طھور وقال الصدقۃ علی المسکین صدقۃ وھی علی ذی الرحم ثنتان صدقۃ وصلۃ وفی الباب عن زینب امرأۃ عبداللہ بن مسعود وجابر وابی ھریرۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث سلمان بن عامر حدیث حسن والرباب ھی ام الرائح ابنۃ صلیع وھکذا روی سفیان الثوری عن عاصم عن حفصۃ بنت سیرین عن الرباب عن عمھا سلمان بن عامر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذا الحدیث وروی شعبۃ عن عاصم عن حفصۃ بنت سیرین عن سلمان بن عامر ولم یذکر فیہ عن الرباب وحدیث سفیان الثوری وابن عیینۃ اصح وھکذا روی ابن عون وھشام بن حسان عن حفصۃ بنت سیرین عن الرباب عن سلمان بن عامر **باب** ماجاء ان فی المال حقا سوی الزکوۃ **حدثنا** محمد بن مدویۃ نا الاسود بن عامر عن شریک عن ابی حمزۃ عن الشعبی عن فاطمۃ ابنۃ قیس قالت سألت او سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الزکوٰۃ فقال ان فی المال لحقا سوی الزکوۃ ثم تلا ھذہ الآیۃ التی فی البقرۃ لیس البر ان تولوا وجوھکم الآیۃ

اور میمون سے یا مہران سے اور ابن عباس سے اور عبداللہ بن عمرو سے اور ابی رافع اور عبدالرحمن بن علقمہ سے رضی اللہ عنہم اور مروی ہی یہ حدیث عبدالرحمن بن علقمہ سے بھی اُسنے روایت کی عبدالرحمن بن ابی عقیل سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بہز بن حکیم کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہو **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث بہز بن حکیم کی حسن غریب ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے حکم سے اُسنے ابن ابی رافع سے اُسنے ابی رافع سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو جو قبیلہ بنی مخزوم سے تھا صدقے پر بھیجا تو اُسنے ابی رافع سے کہا تو میرے ساتھ چل تاکہ تو صدقے سے کچھ حاصل کرے پس کہا اُسنے نہیں تاکہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر دریافت کرلوں سو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف چلا اور آپسے اُسنے پوچھا پس فرمایا آپنے صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں اور غلام کسی قوم کے انھیں میں سے ہوتے ہین کہا (مؤلف نے) اور یہ حدیث حسن صحیح ہی اور ابو رافع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہی نام اسکا اسلم ہی اور ابن رافع وہی عبیداللہ بن ابی رافع ہی جو کاتب ہی علی بن ابی طالب کا **باب** قرابت والوں پر صدقہ کرنیکے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عاصم سے اُسنے حفصہ بنت سیرین سے اُسنے رباب سے اُسنے اپنے چچا سے جو سلمان بن عامر ہی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتا ہی کہ فرمایا آپنے جب کوئی تم میں سے افطار کرے تو چاہیئے کہ کھجوروں پر افطار کرے کیونکہ یہ برکت ہی پس اگر کھجوریں نہ پائے تو پانی کیونکہ یہ پاک ہی اور فرمایا آپنے صدقہ مسکین پر تو صدقہ ہی ہی اور ذی قرابت پر صدقہ اور صلہ رحمی ہی اور اس باب مین روایت ہی زینب عبداللہ بن مسعود کی بیوی سے اور جابر اور ابی ہریرہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث سلمان بن عامر کی حسن ہی اور رباب وہ ام الرائح بنت صلیع ہی اور ایسی ہی روایت کی ہے سفیان ثوری نے عاصم سے اُسنے حفصہ بنت سیرین سے اُسنے رباب سے اُسنے اپنے چچا سے جو سلمان بن عامر ہی اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس حدیث کے اور روایت کی شعبہ نے عاصم سے اُسنے حفصہ بنت سیرین سے اُس نے سلمان بن عامر سے اور اسمین حفصہ نے رباب کا ذکر نہین کیا اور روایت سفیان ثوری اور ابن عیینہ کی صحیح ہی اور ایسی ہی روایت کی ہو ابن عون اور ہشام بن حسان نے حفصہ بنت سیرین سے اُسنے رباب سے اُسنے سلمان بن عامر سے **باب** اس بیان مین کہ مال مین سوائے زکوۃ کے اور بھی حق ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن مدویہ نے کہا حدیث کی ہمسے اسود بن عامر نے شریک سے اُسنے ابی حمزہ سے اُسنے شعبی سے اُسنے فاطمہ بنت قیس سے کہا اُسنے مین نے یا کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوۃ کی بابت سوال کیا پس فرمایا آپنے بیشک مال مین سوائے زکوۃ کے اور بھی حق ہے پھر آپنے یہ آیت واسطے اپنی تصدیق کے پڑھی لیس البر ان تولوا وجوھکم الآیۃ۔

[1] ابی رافع آنحضرت صلعم کا غلام تھا۔ اور غلاموں کا وہی حکم ہوتا ہی جو اُسکے مالکوں کا ہو اور چونکہ صدقہ لینا ہمارے لیے حلال نہیں کیونکہ یہ لوگوں کے بالوں کا میل ہو لہذا تیرے لیے بھی حلال نہیں ۱۲ منہ

حلتنا

حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نا محمد بن الطفیل عن شریک عن ابی حمزۃ عن عامر عن فاطمۃ بنت قیس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان فی المال حقا سوی الزکوٰۃ **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث اسنادہ لیس بذاك وابو حمزۃ میمون الاعور یضعف وروی
بیان واسمٰعیل بن سالم عن الشعبی ھذا الحدیث قولہ وھذا اصح **باب** ماجاء فی فضل الصدقۃ **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث بن
سعد عن سعید المقبری عن سعید بن یسار انہ سمع ابا ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماتصدق احد بصدقۃ
من طیب ولا یقبل اللہ الا الطیب الا اخذھا الرحمٰن بیمینہ وان کانت تمرۃ تربو فی کف الرحمٰن حتی تکون اعظم من الجبل کما
یربی احدکم فلوہ او فصیلہ وفی الباب عن عائشۃ وعدی بن حاتم وانس وعبد اللہ بن ابی اوفی وحارثۃ بن وھب و
عبد الرحمٰن بن عوف وبُریدۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن اسمٰعیل نا موسیٰ
بن اسمٰعیل نا صدقۃ بن موسیٰ عن ثابت عن انس قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الصوم افضل بعد رمضان قال شعبان
لتعظیم رمضان قال فای الصدقۃ افضل قال صدقۃ فی رمضان **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث غریب وصدقۃ بن موسیٰ
لیس عندھم بذلك القوی **حدثنا** عقبۃ بن مکرم البصری نا عبد اللہ بن عیسی الخزاز عن یونس بن عبید عن الحسن عن
انس بن مالك قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصدقۃ لتطفی غضب الرب وتدفع میتۃ السوء قال ھذا حدیث حسن غریب
من ھذا الوجہ **حدثنا** ابو کریب محمد بن العلاء نا وکیع نا عباد بن منصور نا القاسم بن محمد قال سمعت ابا ھریرۃ یقول
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یقبل الصدقۃ ویاخذھا بیمینہ فیربیھا لاحدکم کما یربی احدکم مھرہ حتی ان اللقمۃ
لتصیر مثل احد وتصدیق ذلك فی کتاب اللہ عزوجل وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویاخذ الصدقات ویمحق اللہ
الربوا ویربی الصدقات قال ھذا حدیث صحیح وقد روی عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذا

حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن طفیل نے شریک سے اُنّے ابی حمزہ سے اُنّے عامر سے اُنّے فاطمہ بنت قیس سے اُنّے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بیشک مال میں سوائے زکوٰۃ کے اور بھی حق ہو کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد ٹھیک نہیں اور ابو حمزہ میمون

اعور ضعیف کیا گیا ہو اور روایت کی بیان اور اسمٰعیل بن سالم نے شعبی سے یہ حدیث قول اُسکا ہو اور یہ صحیح ہو **باب** صدقہ کی فضیلت کے بیان میں
حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے سعید مقبری سے اُنّے سعید بن یسار سے یہ کہ سُنا اُنّے ابا ہریرہؓ سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی حلال روزی سے صدقہ کرتا ہو اور اللہ قبول بھی نہیں کرتا سوائے حلال کے تو اُسکو اللہ تعالیٰ اپنے داہنے ہاتھ سے پکڑتا ہو اگرچہ ایک ہی
کھجور ہو پھر وہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں پلتا ہو تاکہ وہ پہاڑ سے بڑا ہوتا ہو جیسے کہ تم اپنے بچھڑے یا بچھیرے کو پالتے ہو اور اس باب میں روایت ہو عائشہ اور عدی بن حاتم
اور انس و عبد اللہ بن ابی اوفی و حارثہ بن وہب اور عبد الرحمٰن بن عوف اور بریدہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہو **حدیث** کی
ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے صدقہ بن موسیٰ نے ثابت سے اُنّے انس سے کہا اُنّے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
گیا کہ کونسا روزہ افضل ہو بعد رمضان کے فرمایا آپنے شعبان بسبب تعظیم رمضان کے کہا اُنّے پس کونسا صدقہ افضل ہو فرمایا آپنے رمضان میں صدقہ کرنا **کہا**
ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہو اور صدقہ بن موسیٰ محدثین کے نزدیک قوی نہیں **حدیث** کی ہمسے عقبہ بن مکرم بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عیسیٰ خزاز
نے یونس بن عبید سے اُنّے حسن سے اُنّے انس بن مالک سے کہا اُنّے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک صدقہ اللہ تعالیٰ کا غصہ دور کرتا ہو اور بُری حالت
کو دفع کرتا ہو کہا مولف نے یہ حدیث اسوجہ سے حسن غریب ہو **حدیث** کی ہمسے ابو کریب یعنے محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے
عباد بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے قاسم بن محمد نے کہا سنا میں نے ابا ہریرہ سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ صدقے کو قبول کرتا
ہو اور اُسکو داہنے ہاتھ سے پکڑتا ہو پس اُسکو تمہارے لیے پالتا ہو جیسے کہ تم بچھیرے کو پالتے ہو یہانتک کہ ایک لقمہ بھی مثل پہاڑ احد کے ہو جاتا ہو۔ اور تصدیق اسکی
کتاب اللہ عزوجل میں ہو وھو الذی یقبل التوبۃ آخر تک اور وہ اللہ وہ ہو کہ قبول کرتا ہو توبہ کو اپنے بندوں سے اور قبول کرتا ہو خیراتوں کو اور مٹاتا ہو اللہ
سود کو اور بڑھاتا ہو خیراتوں کو کہا مؤلف نے یہ حدیث صحیح ہو اور مروی ہو بواسطہ عائشہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُس کے

لے یعنی اگر حلال مال تھوڑا بھی راہ خدا میں دے تو اُسکا ثواب بے حساب ہو اس حدیث سے کئی فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ حرام مال سے اگر لاکھوں روپیہ خرچ کرو تو خدا اسکو
ہرگز قبول نہیں کرتا دوسرے یہ کہ حلال مال سے ایک کوڑی دینا لاکھ روپیہ کے برابر ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ تیسرے یہ کہ مسلمان خرچنے میں حلال مال کا خیال رکھیں تھوڑے بہت کا۔

وقد قال غیر واحد من اہل العلم فی ھذا الحدیث وما یشبہ ھذا من الروایات من الصفات ونزول الرب تبارک وتعالیٰ کل لیلۃ الی السماء الدنیا قالوا قد تثبت الروایات فی ھذا ونؤمن بھا ولا یتوھم ولا یقال کیف ھکذا روی عن مالک بن انس وسفیان بن عیینۃ وعبد اللہ بن المبارک انھم قالوا فی ھذہ الاحادیث امروھا بلا کیف وھکذا قول اہل العلم من اہل السنۃ والجماعۃ واما الجھمیۃ فانکرت ھذہ الروایات وقالوا ھذا تشبیہ قد ذکر اللہ تبارک وتعالیٰ فی غیر موضع من کتابہ الید والسمع والبصر فتاولت الجھمیۃ ھذہ الآیات وفسروھا علی غیر ما فسر اہل العلم وقالوا ان اللہ لم یخلق آدم بیدہ وقالوا انما معنی الید القوۃ وقال اسحق بن ابراھیم انما یکون التشبیہ اذا قال ید کید او مثل ید او سمع کسمع او مثل سمع فاذا قال سمع کسمع او مثل سمع فھذا تشبیہ واما اذا قال کما قال اللہ ید وسمع وبصر ولا یقول کیف ولا یقول مثل سمع ولا کسمع فھذا لا یکون تشبیھا وھو کما قال اللہ تبارک وتعالیٰ فی کتابہ لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر **باب** ماجاء فی حق السائل **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن سعید بن ابی ھند عن عبد الرحمٰن بن بجید عن جدتہ ام بجید وکانت ممن بایع النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المسکین لیقوم علی بابی فما اجد لہ شیئا اعطیہ ایاہ فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لم تجدی لہ شیئا تعطیہ ایاہ الا ظلفا محرقا فادفعیہ الیہ فی یدہ وفی الباب عن علی وحسین بن علی وابی ھریرۃ وابی امامۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث ام بجید حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی اعطاء المؤلفۃ قلوبھم **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا یحییٰ بن آدم عن ابن المبارک عن یونس عن الزھری عن سعید بن المسیب عن صفوان بن امیۃ

اور کہا ہی کئی ایک اہل علم نے اس حدیث مین اور جو روایت کہ اسکے مشابہ ہی صفات سے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزول سے ہر ایک رات مین آسمان دنیا کیطرف کہا اُنھون نے ہم روایتین اس مسئلہ مین ثابت کرتے ہین اور انکے ساتھ ایمان لاتے ہین اور توہم نہ کیا جاوے اور نہ کہا جاوے کہ وہ کسطرح ہی۔ مروی ہی مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ اور عبد اللہ بن مبارک سے کہ کہا اُنھون نے جاری رکھو انکو بلا کیفیت پس اسیطرح ہی[1] قول اہل علم کا سنت وجماعت سے اور بہر حال جہمیہ نے تو اُن روایتون کا انکار کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ تشبیہ ہی اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین کئی جگہ ہاتھ اور کان اور آنکھ کا ذکر کیا ہی پس جہمیہ نے تو اُن روایتون کی تاویل کی ہی اور تفسیر کیا اُنھون نے اسکو سوا اس تفسیر کے جو اہل علم نے کی ہی اور کہا اُنھون نے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ مبارک سے پیدا نہین کیا اور کہا اُنھون نے کہ معنی ہاتھ کے قوت کے ہین اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے تشبیہ تو اُسوقت ہوتی ہی جب یون کہا جاوے ہاتھ مثل ہاتھ کے یا مانند ہاتھ کے یا کان مثل کان کے یا مانند کان کے پس جب کہے کان مثل کان کے یا مانند کان کے یہ تشبیہ ہی۔ اگر کہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہی ہاتھ اور کان اور آنکھ اور نہ کہے کہ وہ کسطرح ہی اور نہ کہے مثل کان کے اور نہ مانند کان کے تو یہ تشبیہ نہین ہوتی اور وہ یہ ہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی لیس کمثلہ شئی آخر یعنے نہین ہی مانند اُسکے کوئی شے اور وہ سننے والا ہی دیکھنے والا **باب** سوالی کے حق کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے سعید بن ابی ہند سے اُسنے عبد الرحمٰن بن بجید سے اُسنے اپنی دادی ام بجید سے اور یہ اُن لوگون سے تھی کہ جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیعت کی ہی یہ کہ اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کبھی فقیر میرے دروازہ پر آ کھڑا ہوتا ہی کہ مین کوئی چیز گھر مین پاتی نہین کہ اُسکو دون پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تو کوئی ایسی چیز نہ پائے کہ اسکو دے مگر کھر جلا ہوا تو وہی اُس کے ہاتھ مین دیدے۔ اور اس باب مین روایت ہی علی رض اور حسین رض بن علی رض اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ام بجید کی حسن صحیح ہی **باب** مولفۃ القلوب کے دینے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن آدم نے ابن مبارک سے اُسنے یونس سے اُسنے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے صفوان بن امیہ سے

---

[1] یعنی اہلسنت اور جماعت کا یہ مذہب ہی کہ وہ حدیثین کہ جنمین اس قسم کی صفات پروردگار کے منقول ہین کہ وہ آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہی اور اسکو ہاتھ پانون کان وغیرہ ہین ثابت ہین انکی تاویل کی ضرورت کچھ نہین بلکہ انکو اپنے اصل پر ہی رکھنا چاہیئے جہمیہ کہتے ہین کہ الفاظ اپنے اصلی معنے پر محمول نہین بلکہ انکے موافق جو کچھ تاویل مناسب ہوگی کیجاویگی شلاً ہاتھون سے مراد قوت ہی کیونکہ یہ الفاظ تشبیہ کے ہین اور پروردگار تشبیہ سے پاک ہی مولف کی غرض یہ ہی کہ یہ تشبیہ نہین کیونکہ اسحق بن ابراہیم نے ذکر کیا ہی کہ تشبیہ اسطرح ذکر کرتے ہین کہ ہاتھ مثل ہاتھ کے ہی یا مانند ہاتھ کے علیٰ ہذا القیاس اور سب کا حال ہی فقط الفاظ کے ذکر کرنے سے کہ اسکے واسطے ہاتھ یا کان ہین تشبیہ لازم نہین آتی پس اِن الفاظ کے معانی بلا کیفیت ثابت ہین پس تشبیہ مین دلالت ہوتی ہی کہ مشارکت ایک چیز کی دوسری کے ساتھ کسی چیز مین ہوتی ہی اور یہ اسی صورت مین ہوتا ہی کہ جب صفات بندون کو صفات رب سے تشبیہ دیجائے اور قرآن مین تو کہین بھی مذکور نہین یعنے ہم تسلیم کرتے ہین کہ اللہ جل جلالہ کے ہاتھ کان وغیرہ صفات جو کچھ منقول ہین سب ٹھیک ہین مگر کیفیت اُن کی کہ کسطرح ہین مجہول ہی ۱۲ واللہ اعلم بالصواب ❖ ❖

قال اعطانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین وانہ لابغض الخلق الی فما زال یعطینی حتی انہ لاحب الخلق الی **قال** ابو عیسی حدثنی الحسن بن علی بھذا او شبھہ وفی الباب عن ابی سعید **قال** ابو عیسی حدیث صفوان رواہ معمر وغیرہ عن الزھری عن سعید بن المسیب ان صفوان بن امیۃ قال اعطانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان ھذا الحدیث اصح واشبہ انما ھو سعید بن المسیب عن صفوان بن امیۃ وقد اختلف اھل العلم فی اعطاء المؤلفۃ قلوبھم فرای اکثر اھل العلم ان لا یعطوا وقالوا انما کانوا قوما علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یتالفھم علی الاسلام حتی اسلموا ولم یروا ان یعطوا الیوم من الزکوۃ علی مثل ھذا المعنی وھو قول سفیان الثوری واھل الکوفۃ وغیرھم وبہ یقول احمد واسحاق وقال بعضھم من کان الیوم علی مثل حال ھؤلاء ورای الامام ان یتالفھم علی الاسلام فاعطاھم جاز ذلک وھو قول الشافعی **باب** ماجاء فی المتصدق یرث صدقتہ **حدثنا** علی بن حجر نا علی بن مسھر عن عبد اللہ بن عطاء عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال کنت جالسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اتتہ امرأۃ فقالت یا رسول اللہ انی کنت تصدقت علی امی بجاریۃ وانھا ماتت قال وجب اجرک وردھا علیک المیراث قالت یا رسول اللہ کان علیھا صوم شھر افاصوم عنھا قال صومی عنھا قالت یا رسول اللہ انھا لم تحج قط افاحج عنھا قال نعم حجی عنھا **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح لا نعرف من حدیث بریدۃ الا من ھذا الوجہ وعبد اللہ بن عطاء ثقۃ عند اھل الحدیث والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم ان الرجل اذا تصدق بصدقۃ ثم ورثھا حلت لہ وقال بعضھم انما الصدقۃ شئ جعلھا اللہ فاذا ورثھا فیجب ان یصرفھا فی مثلہ وروی سفیان الثوری وزھیر بن معویۃ ھذا الحدیث عن عبد اللہ بن عطاء **باب** ماجاء فی کراھیۃ العود فی الصدقۃ

کہ کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حنین کے دن کچھ مال دیا اور آنحضرت میرے نزدیک تمام خلقت سے برے تھے سو بہت مدت تک مجھے کچھ نہ کچھ دیتے رہے تا کہ وہ سب خلقت سے میرے نزدیک محبوب ہو گئے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث کی مجھے حسن بن علی نے ساتھ اسکے یا مثل اُسکے اور اس باب مین روایت ہی ابی سعید سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث صفوان کی روایت کیا اسکو معمر وغیرہ نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے یہ کہ صفوان بن امیہ نے کہا مجھے[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیا۔ گویا یہ حدیث بہت صحیح اور عمدہ ہو کیونکہ صحیح یہی ہی سعید بن المسیب بن صفوان بن امیہ اور اہل علم نے مؤلفۃ القلوب[2] کے دینے مین اختلاف کیا ہی سو اکثر اہل علم کا یہ مذہب ہی کہ انکو کچھ نہ دیا جاوے اور کہا انھون نے یہ قوم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تھی۔ آنحضرت اسلام پر انکی محبت کرتے تھے تا کہ وہ مسلمان ہو گئے اور انھون نے آج کے دن مال زکوۃ سے ان معنی پر دینے کو جائز نہ رکھا۔ اور یہ قول سفیان ثوری اور اہل علم کوفہ وغیرہ کا ہی اور یہی کہتا ہی احمد اور اسحاق اور کہا بعض نے جو کوئی آج کے دن بھی اس طریق پر ہو اور امام انکے تالیف قلوب کو اسلام پر مناسب سمجھے اور انکو کچھ دے تو جائز ہی اور یہی قول ہی امام شافعی کا **باب** اس بیان مین کہ صدقہ دینے والا اپنے صدقہ کا وارث ہو سکتا ہی **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسہر نے عبد اللہ بن عطاء سے اُسنے عبد اللہ بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کے پاس ایک عورت آئی پس کہا اُسنے یا رسول اللہ مین نے اپنی مان پر ایک لونڈی صدقہ کی تھی اور میری مان مر گئی فرمایا آپنے تیرا اجر واجب ہو چکا اور میراث نے تجھے وہ لونڈی واپس دی کہا اُس عورت نے یا رسول اللہ میری مان پر ایک مہینے کے روزے تھے کیا مین اُسکی طرف سے روزہ رکھون فرمایا آپنے اسکی طرف سے روزے رکھ کہا اُس عورت نے یا رسول اللہ اُسنے کبھی حج نہ کیا تھا کیا مین اسکی طرف سے حج کرون فرمایا آپنے ہان اُسکی طرف سے حج کر **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی نہین پہچانی گئی حدیث بریدہ سے مگر اسیوجہ سے اور عبد اللہ بن عطاء اہل حدیث کے نزدیک ثقہ ہی اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی[3] پر ہی کہ جب کوئی مرد کچھ صدقہ کرے پھر اُسکا وارث ہو تو اُسکو حلال ہی اور کہا بعض نے صدقہ تو ایسی چیز ہی کہ اُسنے اسکو اللہ تعالی کیواسطے کیا ہی سو جب وارث ہو تو اُسکے مثل مین خرچ کرے اور روایت کیا سفیان ثوری اور زہیر بن معاویہ نے اس حدیث کو عبد اللہ بن عطاء سے **باب** اس بیان مین کہ صدقہ مین رجوع کرنا مکروہ ہے۔

[1] یعنی اس روایت مین صحیح الفاظ اسیطرح ہین عن سعید بن المسیب ان صفوان بن امیۃ یعنی سعید بن مسیب جو صفوان بن امیہ سے روایت کرتا ہو بواسطہ لفظ ان کے ہی نہ (عن) کے ۱۲ [2] مولفۃ القلوب وہ ہین جنکے دلون مین محبت کیجائے کچھ مال دے کر یعنی یہ لوگ وہ ہوتے ہین جو نئے اسلام لائے ہون آنحضرت کا یہ دستور تھا کہ جو لوگ نئے نئے اسلام لاتے تھے انکو عموماً کچھ نہ کچھ دیتے رہتے تھے تا ایسا نہو کہ وہ بسبب تنگی اور مسافری او جدائی والدین وغیرہ کے دین اسلام نہ چھوڑ دین اور حق یہی ہی کہ ان لوگو نکا ہر ایک خواہشون پر لحاظ رکھا جاوے چنانچہ آجکل کے لوگ تو اس امر کو بخوبی جانتے ہین [3] یعنے جب کوئی شخص اپنے وارث کو کوئی چیز بطور صدقہ دے اور پھر وہ وارث وہ چیز چھوڑ کر مر جائے اور سوا اس دینے والے کے اور کوئی وارث بھی اسکا نہو تو صدقہ دینے والے کو اپنی وہ چیز بطور میراث کے لینی درست ہی مولف کی غرض یہ ہو کہ آنحضرت نے جو صدقہ مین رجوع کرنیسے منع کیا ہی یہ وہ رجوع نہین جو منع ہو اور اس سے ثابت ہوا اگر کوئی وصی کسی قریب کیطرف سے روزے رکھے اور حج کرے تو جائز ہو ۱۲

حدثنا هارون بن اسحٰق الهمدانی نا عبد الرزاق عن معمر عن الزهری عن سالم عن ابن عمر عن عمر انه حمل علی فرس فی سبیل الله ثم راها تباع فاراد ان یشتریها فقال النبی صلی الله علیه وسلم لا تعد فی صدقتك **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم **باب** ما جاء فی الصدقة عن المیت **حدثنا** احمد بن منیع نا روح بن عبادة نا زکریا بن اسحٰق قال حدثنی عمرو بن دینار عن عکرمة عن ابن عباس ان رجلا قال یا رسول الله ان امی توفیت افینفعها ان تصدقت عنها قال نعم قال فان لی مخرفا فاشهدك انی قد صدقت به عنها **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن وبه یقول اهل العلم یقولون لیس شئ یصل الی المیت الا الصدقة والدعاء وقد روی بعضهم هذا الحدیث عن عمرو بن دینار عن عکرمة عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلا ومعنی قوله ان لی مخرفا یعنی بستانا **باب** ما جاء فی نفقة المرأة من بیت زوجها **حدثنا** هناد نا اسمٰعیل بن عیاش نا شرحبیل بن مسلم الخولانی عن ابی امامة الباهلی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فی خطبته عام حجة الوداع لا تنفق امرأة شیئا من بیت زوجها الا باذن زوجها قیل یا رسول الله ولا الطعام قال ذلك افضل اموالنا وفی الباب عن سعد بن ابی وقاص واسماء ابنة ابی بکر وابی هریرة وعبد الله بن عمرو وعائشة **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی امامة حدیث حسن **حدثنا** محمد بن المثنی نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت ابا وائل یحدث عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال اذا تصدقت المرأة من بیت زوجها کان لها به اجر وللزوج مثل ذلك وللخازن مثل ذلك ولا ینقص کل واحد منهم من اجر صاحبه شیئا له بما کسب ولها بما انفقت **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن **حدثنا** محمود بن غیلان نا المؤمل عن سفیان عن منصور عن ابی وائل عن مسروق عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اعطت المرأة من بیت زوجها بطیب نفس غیر مفسدة فان لها مثل اجره لها ما نوت حسنا

حدیث کی ہمسے ہارون بن اسحٰق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے عمر سے یہ کہ حضرت عمرؓ نے ایک گھوڑا راہ خدا میں چڑھنے کو دیا پھر دیکھا حضرت عمرؓ نے کہ وہ گھوڑا بازار میں فروخت ہو رہا ہے تو اُسکے خریدنے کا ارادہ کیا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صدقہ میں رجوع نہ کر یعنی خرید نہ کر **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل ہے اکثر اہل علم کے نزدیک اسی پر **باب** میت کیطرف سے صدقہ کرنیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے کہا حدیث کی ہمسے زکریا بن اسحٰق نے کہا حدیث کی مجھسے عمرو بن دینار نے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ میری ماں مرگئی ہے کیا اسکو نفع دیتا ہے اگر میں اُسکی طرف سے صدقہ کروں فرمایا آپنے ہاں کہا اُس مرد نے میرا ایک باغ ہے پس میں آپکو گواہ رکھتا ہوں کہ میں نے اُسکو اُسکی طرف سے صدقہ کر دیا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ساتھ اسی کے کہتے ہیں اہل علم کہ کوئی چیز میت کیطرف نہیں پہونچتی مگر صدقہ اور دعا اور روایت کی بعض نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور معنی مخرف کے باغ کے ہیں **باب** بیان میں خرچ کرنے بیوی کے اپنے خاوند کے گھر سے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن عیاش نے کہا حدیث کی ہمسے شرحبیل بن مسلم خولانی نے ابی امامہ باہلی سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے خطبہ سال حجۃ الوداع میں چاہیئے کہ کوئی عورت کچھ چیز اپنے خاوند کے گھر سے بغیر خاوند کے اذن کے خرچ نہ کرے کسی نے کہا یا رسول اللہ طعام بھی نہ خرچ کرے فرمایا آپنے یہی تو ہمارے[1] مالوں سے عمدہ مال ہے اور اس باب میں روایت ہے سعد بن ابی وقاص اور اسماء بنت ابی بکر اور ابی ہریرہ او عبداللہ بن عمرو اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی امامہ کی حسن ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے شعبہ سے اُسنے عمرو بن مرہ سے کہا سنا میں نے ابا وائل سے کہ حدیث کرتا تھا عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جب عورت اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ کرے تو اُسکو اُسکے بدلے میں ثواب ہے اور خاوند کیواسطے بھی اُتنا ہی ہے اور خزانچی کیواسطے بھی اُتنا ہی ہے اور کوئی شخص اُنمیں سے اپنے صاحب کا اجر کم نہیں کریگا خاوند کیواسطے اسواسطے کہ اُسنے کمایا ہے اور عورت کے لئے اسواسطے کہ اُسنے خرچ کیا ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے مومل نے سفیان سے اُسنے منصور سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے مسروق سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورت اپنے خاوند کے گھر سے ساتھ خوشی نفس کے بدون لٹائے (کچھ مال کے اللہ کی راہ میں) دے تو اُسکے لئے ثواب مرد کے برابر ہے[2] اور عورت کو اسلئے کہ اُسنے نیت اچھی کی ہے

[1] یعنی تو ہمارے مالوں سے عمدہ مال ہے جب اسکو خرچ کیا پھر اور کیا رہا عورت کو مرد کے مال سے خرچ کرنا وہ منع ہے جو حد سے زیادہ جو ملک کے غریب غربا کے دینے مشہور ہیں اس سے زیادہ خرچ کرے یا اسکی نیت خراب کرنیکی ہو جیسا کہ بخاری کی روایت اور اسکے آخر کی روایت میں ہے عن عائشة قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اطعمت المرأة من بیت زوجها غیر مفسدة لها اجرها و لزوجه ولخازن مثل ذلك له بما اکتسب ولها بما انفقت حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب عورت اپنے گھر سے خدا کی راہ میں کھانا کسی کو دیوے بدون لٹائے تو اسکو ثواب دینے کا ہے اور اُسکے خاوند کو کمانے کا اور اناج رکھنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ہے۔ نہ گھٹا ویگا ایکد وسرے سے ثواب کو یعنی تینوں کو پورا ثواب ملے گا بدون لٹائے کے یہ معنی ہیں کہ اتنا نہ دے کہ اُسکے لڑکے بھوکے مریں ۱۲

والخازن مثل ذلك **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح وهو اصح من حدیث عمرو بن مرة عن ابی وائل وعمرو بن مرة لایذکر فی حدیثه عن مسروق **باب** ماجاء فی صدقة الفطر **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع عن سفیان عن زید بن اسلم عن عیاض بن عبد الله عن ابی سعید الخدری قال کنا نخرج زکوٰة الفطر اذا کان فینا رسول الله صلی الله علیه وسلم صاعا من طعام او صاعا من شعیر او صاعا من تمر او صاعا من زبیب وصاعا من اقط فلم نزل نخرجه حتی قدم معٰویة المدینة فتکلم فکان فیما کلم به الناس انی لاری مدین من سمراء الشام تعدل صاعا من تمر قال فاخذ الناس بذلك قال ابو سعید فلا ازال اخرجه کما کنت اخرجه **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم یرون من کل شئ صاعا وهو قول الشافعی واحمد واسحٰق وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم من کل شئ صاع الا من البر فانه یجزئ نصف صاع وهو قول سفیان الثوری وابن المبارك واهل الکوفة یرون نصف صاع من بر **حدثنا** عقبة بن مکرم البصری نا سالم بن نوح عن ابن جریج عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم بعث منادیا فی فجاج مکة الا ان صدقة الفطر واجبة علی کل مسلم ذکر او انثی حر او عبد صغیر او کبیر مدان من قمح او سواه صاع من طعام **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث غریب حسن **حدثنا** قتیبة نا حماد بن زید عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال فرض رسول الله صلی الله علیه وسلم صدقة الفطر علی الذکر والانثی والحر والمملوك صاعا من تمر او صاعا من شعیر قال فعدل الناس الی نصف صاع من بر **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابی سعید وابن عباس وجد الحارث بن عبد الرحمٰن بن ابی ذباب وثعلبة بن ابی صعیر وعبد الله بن عمرو **حدثنا** اسحاق بن موسی الانصاری نا معن نا مالك

اور خزانچی کو اسطرح بھی مثل اسکے ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث عمرو بن مرہ کی حدیث سے جو ابی وائل سے ہے زیادہ صحیح ہے اور عمرو بن مرہ نے اپنی حدیث میں مسروق کا ذکر نہیں کیا **باب** صدقۂ فطر[1] کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے اُس نے زید بن اسلم سے اُسنے عیاض بن عبد اللہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے نکالتے تھے ہم زکوٰۃ عید فطر کی اس وقت میں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تھے ایک صاع طعام سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجوروں سے یا ایک صاع منقے سے یا ایک صاع پنیر سے پس ہمیشہ ہی ہم نکالتے رہے تا کہ معاویہ مدینے میں آیا تو اُسنے خطبہ پڑھا اور اُسنے خطبہ میں یہ بات لوگوں سے سنائی کہ میں جانتا ہوں کہ دو مد شام کے گیہوں سے کھجوروں کے ایک صاع کے برابر ہوتی ہیں کہا راوی نے پھر لوگوں نے ساتھ اسکے تمسک کر لیا کہا ابو سعید نے میں تو ہمیشہ اسیطرح نکالتا رہونگا جیسا کہ پہلے نکالتا تھا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک اسپر ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہر ایک چیز سے ایک صاع ہے اور یہی قول ہے امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے کہ ہر ایک چیز سے ایک صاع ہے مگر گیہوں سے اس سے نصف صاع کافی ہو جاتی ہے اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور اہل کوفہ بھی نصف صاع گیہوں جائز رکھتے ہیں **حدیث** کی ہمسے عقبہ بن مکرم بصری نے کہا حدیث کی ہمسے سالم بن نوح نے ابن جریج سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو مکہ کی گلیوں میں آواز دینے کے لیے بھیجا کہ خبردار صدقہ فطر کا واجب ہے ہر ایک مسلمان پر مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام لڑکا ہو یا بڑا دو مد گیہوں سے اور سوائے اُسکے ایک صاع طعام سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب حسن ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کا مرد اور عورت اور آزاد اور غلام پر ایک صاع کھجوروں سے اور ایک صاع جو سے کہا راوی نے لوگ گیہوں کی نصف صاع کی طرف پھر گئے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور ابن عباس اور جد حارث بن عبد الرحمان بن ابی ذباب سے اور ثعلبہ بن ابی صعیر اور عبد اللہ بن عمرو سے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے مالک سے ۔

[1] صدقہ فطر میں کئی طرح کا اختلاف کیا ہے اولاً امام شافعی رحمہ کے نزدیک فرض ہے امام ابو حنیفہ رحمہ کے نزدیک واجب ثانیاً امام شافعی رحمہ کے نزدیک ہر مسلمان پر واجب ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ کے نزدیک اُس شخص پر واجب ہے جو مالک نصاب ہو اگرچہ اُسپر سال نہ گذرا ہو ثالثاً امام شافعی رحمہ کے نزدیک ہر ایک چیز سے ایک صاع واجب ہے امام ابو حنیفہ رحمہ فرماتے ہیں کہ گیہوں اور منقے کے سوا اور سب چیز سے صاع ہے اُن دونو میں نصف صاع رابعاً صاع ابو حنیفہ رحمہ کے نزدیک آٹھ رطل عراقی کی ہے اور امام شافعی رحمہ کے نزدیک ۵⅓ یعنے پانچ اور تہائی رطل مدنی کی ہے اور یاد رکھنا چاہیے کہ صاع چار مد کا ہوتا ہے ۱۲ ب

عن نافع عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض زکوۃ الفطر من رمضان صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی کل حر او عبد ذکر او انثی من المسلمین **قال** ابو عیسی حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح رواہ مالک عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث ایوب و زاد فیہ من المسلمین و رواہ غیر واحد عن نافع ولم یذکروا فیہ من المسلمین واختلف اہل العلم فی ہذا فقال بعضہم اذا کان للرجل عبید غیر مسلمین لم یود عنہم صدقۃ الفطر وہو قول مالک والشافعی واحمد وقال بعضہم یؤدی عنہم وان کانوا غیر مسلمین وہو قول الثوری وابن المبارک واسحق **باب** ما جاء فی تقدیمہا قبل الصلوۃ **حدثنا** مسلم بن عمرو بن مسلم ابو عمرو الحذاء المدینی قال حدثنی عبد اللہ بن نافع عن ابن ابی الزناد عن موسی بن عقبۃ عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر باخراج الزکوۃ قبل الغدو للصلوۃ یوم الفطر **قال** ابو عیسی ہذا حدیث حسن غریب صحیح وہو الذی یستحبہ اہل العلم ان یخرج الرجل صدقۃ الفطر قبل الغدو الی الصلوۃ **باب** ما جاء فی تعجیل الزکوۃ **حدثنا** عبد اللہ بن عبد الرحمن نا سعید بن منصور نا اسمعیل بن زکریا عن الحجاج بن دینار عن الحکم بن عتیبۃ عن حجیۃ بن عدی عن علی ان العباس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تعجیل صدقتہ قبل ان تحل فرخص لہ فی ذلک **حدثنا** القاسم بن دینار الکوفی نا اسحاق بن منصور عن اسرائیل عن الحجاج بن دینار عن الحکم بن حجل عن حجر العدوی عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعمر انا قد اخذنا زکوۃ العباس عام الاول للعام وفی الباب عن ابن عباس لا اعرف حدیث تعجیل الزکوۃ من حدیث اسرائیل عن الحجاج بن دینار الا من ہذا الوجہ وحدیث اسمعیل بن زکریا عن الحجاج عندی اصح من حدیث اسرائیل عن الحجاج بن دینار وقد روی ہذا الحدیث عن الحکم بن عتیبۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا وقد اختلف اہل العلم فی تعجیل الزکوۃ قبل محلہا فرای طائفۃ من اہل العلم ان لا یعجلہا وبہ یقول سفیان الثوری قال احب الی ان لا یعجلہا وقال اکثر اہل العلم ان عجلہا قبل محلہا اجزأت عنہ وبہ یقول الشافعی و احمد و اسحاق

اُسنے نافع سے اُسنے عبد اللہ بن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کی زکوۃ فطر کی رمضان سے ایک صاع کھجوروں سے یا ایک صاع جَو سے ہر ایک آزاد اور غلام پر۔ مرد ہو یا عورت مسلمانوں سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہی روایت کیا اُسکو مالک نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث ایوب کے اور من المسلمین کا لفظ اُسنے زیادہ کیا ہی اور روایت کیا اسکو کئی ایک نے نافع سے اور اُنھوں نے لفظ من المسلمین کا ذکر نہین کیا اور اہل علم نے اسمین اختلاف کیا ہی پس کہا بعض نے جب کسی آدمی کے غلام کافر ہون تو اُنسے صدقہ فطر کا ادا نہ کیا جاوے اور یہ قول ہی امام مالک اور شافعی اور احمد کا اور کہا بعض نے اُنسے بھی ادا کیا جاوے اگرچہ مسلمان نہون اور یہ قول ہی ثوری اور ابن مبارک اور اسحٰق کا **باب** اس بیان مین کہ صدقہ فطر نماز سے پہلے دیا چاہیے **حدیث** کی ہمسے مسلم بن عمرو بن مسلم یعنے ابو عمرو حذاء مدینی نے کہا حدیث کی مجھے عبد اللہ بن نافع نے ابن ابی زناد سے اُسنے موسیٰ بن عقبہ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن عید کے نماز کیطرف جانے سے پہلے زکوۃ کے نکالنے کا حکم کرتے تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہی اور یہی اہل علم کے نزدیک مستحب ہے کہ ہر ایک مرد صدقہ فطر کا نماز کیطرف جانے سے پہلے ادا کرے **باب** زکوۃ کے جلدی ادا کرنیکے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن زکریا نے حجاج بن دینار سے اُسنے حکم بن عتیبہ سے اُسنے حجیہ بن عدی سے اُسنے علی رضؓ سے یہ کہ حضرت عباس رضؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سال گذرنے سے پہلے جلدی صدقہ ادا کرنیکے بارے مین سوال کیا تو آپنے اُنکو اُسمین رخصت دی **حدیث** کی ہمسے قاسم بن دینار کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے اسحٰق بن منصور نے اسرائیل سے اُسنے حجاج بن دینار سے اُسنے حکم بن حجل سے اُسنے حجر عدوی سے اُسنے علی سے اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے حضرت عمر رضؓ سے ہمنے دوسرے سال کی زکوۃ عباس کی پہلے سال مین ہی لے لی ہے۔ اور اس باب مین روایت ہی ابن عباس سے مین نہین جانتا حدیث جلدی زکوۃ ادا کرنے کی جو بواسطہ اسرائیل کے حجاج بن دینار سے ہو مگر اسیوجہ سے۔ اور حدیث اسمٰعیل بن زکریا کی جو حجاج سے ہی میرے نزدیک بہت صحیح ہی اس حدیث سے جو بواسطہ اسرائیل کے حجاج بن دینار سے ہو۔ اور مروی ہی یہ حدیث بواسطہ حکم بن عتبہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل۔ اور اہل علم نے اپنے وقت سے پہلے زکوۃ کے ادا کرنے مین اختلاف کیا ہی پس ایک جماعت کا اہل علم سے یہ مذہب ہی کہ جلدی ادا کرے اور ساتھ اسی کے کہتا ہی سفیان ثوری کہا سفیان نے مین یہ دوست رکھتا ہون کہ وقت سے پہلے ادا نہ کیجاوے اور اکثر اہل علم نے کہا ہی اگر وقت سے پہلے ادا کرے تو اس سے ادا ہو جاتی ہی اور ساتھ اسی کے کہتا ہی شافعی اور احمد اور اسحٰق

باب ماجاء فی النهی عن المسئلة **حدثنا** هناد نا ابو الاحوص عن بیان بن بشر عن قیس بن ابی حازم عن ابی هریرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لان یغدو احدکم فیحتطب علی ظهره فیتصدق منه ویستغنی به عن الناس خیر له من ان یسال رجلا اعطاه او منعه عن ذلك فان الید العلیا خیر من الید السفلی وابدأ بمن تعول وفی الباب عن حکیم بن حزام وابی سعید الخدری والزبیر بن العوام وعطیة السعدی وعبدالله بن مسعود ومسعود بن عمرو وابن عباس وثوبان وزیاد بن الحارث الصدائی وانس وحبشی بن جنادة وقبیصة بن مخارق وسمرة وابن عمر **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح غریب یستغرب من حدیث بیان عن قیس **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن عبد الملك بن عمیر عن زید بن عقبة عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان المسألة کد یکد بها الرجل وجهه الا ان یسأل الرجل سلطانا او فی امر لا بد منه **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح

ابواب الصوم

باب ماجاء فی فضل شهر رمضان بسم الله الرحمن الرحیم **حدثنا** ابو کریب محمد بن العلاء بن کریب نا ابو بکر بن عیاش عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان اول لیلة من شهر رمضان صفدت الشیاطین ومردة الجن وغلقت ابواب النار ان

باب سوال کرنے کی ممانعت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے بیان بن بشر سے اُسنے قیس بن ابی حازم سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے البتہ صبح سے جائے کوئی تم مین سے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیان اٹھائے پس اُس سے صدقہ کرے اور بسبب اُسکے لوگون سے مستغنی ہو بہتر ہو واسطے اُسکے اس بات سے کہ سوال کرے کسی آدمی سے کہ اُسکو دے یا نہ دے کیونکہ اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے اور اوّل اپنے اہل[1] وعیال سے دینا شروع کرے اور اس باب مین روایت ہو حکیم بن حزام اور ابی سعید خدری اور زبیر بن عوام اور عطیہ سعدی اور عبداللہ بن مسعود اور مسعود بن عمرو اور ابن عباس اور ثوبان اور زیاد بن حارث صدائی اور انس اور حبشی بن جنادہ اور قبیصہ بن مخارق اور سمرہ اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح غریب ہو غرابت اسکی بواسطہ بیان کے ہے۔ جو راوی ہو قیس سے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے زید بن عقبہ سے اُسنے سمرہ بن جندب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کرنا زخم ہو زخم لگاتا ہو آدمی ساتھ اُسکے منہ اپنے کو مگر یہ کہ سوال کرے آدمی بادشاہ کو ایسے امر مین کہ جس سے چارہ نہین **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے

ابواب الصوم

بیان مین روزہ[2] کے جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہو **باب** بیچ بیان فضیلت مہینے رمضان کے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدیث** بیان کی ہم سے ابو کریب یعنے محمد بن علاء بن کریب نے اُس نے کہا خبر دی ہمکو ابو بکر بن عیاش نے اُسنے روایت کی ہے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُس نے روایت کی ابو ہریرہ رضؓ سے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مہینے رمضان کی پہلی رات ہوتی ہو تو قید[3] کیئے جاتے ہین شیطان تمام اور سرکش جنون کے اور بند کیئے جاتے ہین دروازے دوزخ کے

[1] یعنی اول اپنے اہل وعیال کا دینا فرض ہو اور غیرون کا دینا نفل اور فرض نفل سے مقدم ہے ۱۲ [2] صوم کے معنی لغت مین ہین مطلق بند رہنے کے اور شرع مین کہتے ہین مطلق بند رہنے کو کھانے اور پینے اور جماع کرنے سے اور دخل کرنے سے کسی چیز کے اندر بدن کے کہ اُس کو حکم اندر کا ہو فجر سے غروب آفتاب تک ساتھ نیت کے اور روزہ رکھنے والا اہل بھی ہو یعنے مسلمان بھی ہو اور حیض ونفاس سے پاک ہو اور فائدے اسکے دو ہین ایک یہ کہ اس سے سب اعضاء سست ہو جاتے ہین پس خواہش گناہ کی کم ہو جاتی ہے دوسرا یہ کہ دل کدورتون سے پاک وصاف ہو جاتا ہو ۱۲ لمعات اور مرقات [3] یعنے اسواسطے کہ وسوسہ نہ ڈالین روزہ دارون کے دلون مین اور نشانی اُسکی یہ ہے کہ اکثر گرفتار گناہ ان دنون مین گناہ سے پرہیز کرتے ہین اور بعضون مین جو اُس کے برخلاف پایا جاتا ہو تو وہ بسبب عادت قدیمہ کے ہو جو پہلے شیطان کے بہکانے سے نفس مین بیٹھی ہوئی ہو ۱۲

فلم یفتح منها باب وفتحت ابواب الجنۃ فلم یغلق منها باب وینادی مناد یا باغی الخیر اقبل ویا باغی الشر اقصر و للہ عتقاء من النار وذلک کل لیلۃ وفی الباب عن عبد الرحمٰن بن عوف وابن مسعود وسلمان **حدثنا** ھناد نا عبدۃ والمحاربی عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان وقامہ ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ومن قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ھذا حدیث صحیح **قال** ابو عیسی وحدیث ابی ھریرۃ الذی رواہ ابو بکر بن عیاش حدیث غریب لا نعرف من روایۃ ابی بکر بن عیاش عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ الا من مثل حدیث ابی بکر وسألت محمد بن اسمٰعیل عن ھذا الحدیث فقال نا الحسن بن الربیع نا ابو الاحوص عن الاعمش عن مجاھد قولہ قال اذا کان اول لیلۃ من شھر رمضان فذکر الحدیث قال محمد وھذا اصح عندی من حدیث ابی بکر بن عیاش **باب** ما جاء لا تقدموا الشھر بصوم **حدثنا** ابو کریب نا عبدۃ بن سلیمان عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تقدموا الشھر بیوم ولا بیومین الا ان یوافق ذلک صوما کان یصومہ احدکم صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان غم علیکم فعدوا ثلثین ثم افطروا وفی الباب عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرنا منصور بن المعتمر عن ربعی بن حراش عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو ھذا **قال** ابو عیسی حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح

سو نہین کھولا جاتا ہو اُس سے کوئی دروازہ اور کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے سو نہین بند کیا جاتا ہو اُس سے کوئی دروازہ اور پکارتا ہی پکارنے والا یعنے فرشتہ کہ اے طلب کرنے والے نیکی کے متوجہ ہو طرف اللہ کے اور اے طلب کرنے والے برائی کے بندرہ برائی سے اور واسطے اللہ کے ہین آزاد کئے ہوئے آگ سے (یعنے اللہ تعالیٰ اس مہینہ کی برکت سے بہت بندون کو آگ سے آزاد کردیتا ہی) اور یہ پکارنا ہر شب ہوتا ہی۔ اور اس باب مین عبد الرحمن بن عوف اور ابن مسعود اور سلمان رضہ سے بھی روایت آئی ہی **حدیث** بیان کی ہم سے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ اور محاربی نے اُنھون نے روایت کی ہو محمد بن عمرو سے اُسنے روایت کی ہے ابی سلمہ سے اُسنے روایت کی ہی ابو ہریرہ سے اُسنے کہا کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو رمضان کے روزے رکھیگا اور اُس مین جاگے گا اور نماز پڑھیگا ایمان[1] سے اور واسطے چاہنے ثواب کے تو اُس کے پہلے گناہ بخشے جاوینگے اور جو کوئی شب قدر مین جاگیگا یعنے نماز پڑھیگا ایمان سے اور واسطے طلب ثواب کے تو اُسکے گناہ بخشے جاوینگے یہ حدیث صحیح ہے۔ کہا ابو عیسیٰ یعنے امام ترمذی نے اور ابو ہریرہ رضہ کی حدیث جو ابو بکر بن عیاش نے روایت کی ہو وہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اُسکو روایت سے ابی بکر بن عیاش کے اُسنے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے مگر حدیث سے مثل ابی بکر کے یعنے ابو بکر کے سوائے اُسکے مثل کسی نے یہ حدیث روایت نہین کی اور مین نے محمد بن اسمٰعیل یعنی امام بخاری سے اس حدیث کا حال پوچھا سو اُسنے کہا کہ خبر دی ہمکو حسن بن ربیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو الاحوص نے اُسنے روایت کی ہی اعمش سے اُسنے روایت کی ہو مجاہد سے قول اُسکا اُسنے کہا کہ جب مہینے رمضان کی پہلی رات ہوتی ہو پھر ساری حدیث ذکر کی امام بخاری نے کہا کہ یہ زیادہ تر صحیح[2] ہی نزدیک میرے ابو بکر بن عیاش کی حدیث سے **باب** رمضان سے پہلے کوئی روزہ نہ رکھو یعنے تاکہ نشاط حاصل ہو یا نفل اور فرض مل نہ جاوین **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ بن سلیمان نے اُسنے روایت کی ہو محمد بن عمرو سے اُسنے ابو سلمہ سے اُس نے ابو ہریرہ رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ رمضان سے پہلے ایک دن یا دو دن کا روزہ نہ رکھو[3] مگر یہ کہ موافق پڑے روزہ اُس روزے سے جو کسی کے روزہ[4] رکھنے کی عادت ہو روزہ رکھو بعد دیکھنے چاند کے اور افطار کرو یعنے عید کرو بعد دیکھنے چاند کے پس اگر گھرے تمپر تو تیس[5] دن گن کر روزے رکھو پھر روزہ کھولو اور اس باب مین حضرتؐ کے بعض اصحاب سے روایت ہے خبر دی ہمکو منصور بن معتمر نے اُسنے ربعی بن حراش سے روایت کی ہے اُسنے حضرتؐ کے بعض اصحاب سے روایت کی ہو وہ حضرتؐ سے روایت کرتے ہین مثل اس حدیث کے امام ترمذی نے **کہا** کہ یہ حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہو

[1] ایمان سے یعنے سچ جانتا ہو شریعت کو اور اعتقاد رکھتا ہو فرضیت رمضان کا اور واسطے طلب ثواب کے یعنے نہ لوگون کے ڈر سے ہو اور نہ کسی کے دکھانے سنانے کے لئے ہو ۱۲ [2] یعنے زیادہ تر صحیح یہی بات ہو کہ یہ مجاہد کا قول ہے حدیث نہین ۱۲ [3] یعنے عادت اُس کی تھی کہ مثلاً پیر یا جمعرات کو روزہ نفلی رکھا کرتا تھا اتفاقاً پہلے رمضان کی وہی دن واقع ہوا تو اُس کو منع نہین اُس دن کا روزہ رکھنا اُس سے معلوم ہوا کہ جسکو عادت نہو وہ روزہ نہ رکھے نہ یعنے کہتے ہین یہ نہی تنزیہی ہے ۱۲ [4]... [5] یعنی عبادت مین بہت کوشش کرے کیونکہ یہ ایسا وقت ہے کہ دیا جاتا ہو ثواب بہت تھوڑے عمل پر ۱۲

والعمل علی ھذا عند اھل العلم کرھوا ان یتعجل الرجل بصیام قبل دخول شھر رمضان لمعنی رمضان وان کان رجل یصوم صوما فوافق صیامہ ذلک فلا باس بہ عندھم **حدثنا** ھناد نا وکیع عن علی بن المبارک عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقدموا شھر رمضان بصیام قبلہ بیوم او یومین الا ان یکون رجل کان یصوم صوما فلیصمہ **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی کراھیۃ صوم یوم الشک **حدثنا** ابو سعید عبد اللہ بن سعید الاشج نا ابو خالد الاحمر عن عمرو بن قیس عن ابی اسحاق عن صلۃ بن زفر قال کنا عند عمار بن یاسر فاتی بشاۃ مصلیۃ فقال کلوا فتنحی بعض القوم فقال انی صائم فقال عمار من صام الیوم الذی یشک فیہ فقد عصی ابا القاسم وفی الباب عن ابی ھریرۃ وانس **قال** ابو عیسیٰ حدیث عمار حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم من التابعین وبہ یقول سفیان الثوری ومالک بن انس وعبد اللہ بن المبارک والشافعی واحمد واسحاق کرھوا ان یصوم الرجل الیوم الذی یشک فیہ ورای اکثرھم ان صامہ وکان من شھر رمضان ان یقضی یوما مکانہ **باب** ما جاء فی احصاء ھلال شعبان لرمضان **حدثنا** مسلم بن حجاج نا یحیی بن یحیی نا ابو معٰویۃ عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احصوا ھلال شعبان لرمضان **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی ھریرۃ لا نعرفہ مثل ھذا الا من حدیث ابی معٰویۃ

اور اسی پر عمل ہو نزدیک اہل علم کے مکروہ رکھا اُنھوں نے یہ کہ جلدی کرے کوئی مرد ساتھ روزے کے پہلے داخل ہونے سے مہینے رمضان کے واسطے تعظیم رمضان[1] کے اور کسی شخص کے روزے رکھنے کی عادت ہو سو اُسکا روزہ اُس دن کے موافق پڑجاوے تو اُسکا کچھ ڈر نہین ہے نزدیک اُنکے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اُسنے علی بن مبارک سے روایت کی ہو اُسنے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی ہو اُسنے ابی سلمہ سے روایت کی ہے اُسنے ابو ہریرہ سے روایت کی ہو کہ حضرت[صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا کہ نہ پیشوائی کرو[2] مہینے رمضان کی کہ اُس سے پہلے ایک دن ۔ یا دو دن کا روزہ رکھو مگر وہ مرد جو اپنی عادت سے روزہ رکھا کیا کرتا ہو روزہ رکھے اسکا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** شک[3] کے دن روزہ رکھنا منع ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سعید عبد اللہ بن سعید اشج نے اُسنے کہا خبر دی ہم کو ابو خالد احمر نے اُسنے روایت کی ہے عمرو بن قیس سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے صلہ بن زفر سے اُسنے کہا کہ ہم عمار بن یاسر کے پاس تھے سو بُھنی بکری اُنکے پاس لائی گئی سو عمار نے کہا کہ کھاؤ ۔ سو قوم سے ایک آدمی کنارے ہوا سو عمار بن یاسر نے کہا کہ جو شخص روزہ رکھے اسدن جو شک کیا جاتا ہے اُس مین تحقیق نافرمانی کی اُسنے ابو القاسم کی یعنے حضرت[صلی اللہ علیہ وسلم] کی اور اس باب مین ابو ہریرہ اور انس[رضی اللہ عنہ] سے بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عمار کی حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے حضرت[صلی اللہ علیہ وسلم] کے اصحاب سے اور جو اُنکے پیچھے ہین تابعین سے اور ساتھ اسی کے قائل ہین سفیان ثوری اور مالک بن انس اور عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے مکروہ رکھا ہے اُنھون نے یہ کہ روزہ رکھے مرد اُس دن جو شک کیا جاتا ہو اُسمین اور اکثر علماء کا یہ قول ہو کہ اگر کوئی اُس دن روزہ رکھے اور بعد کو معلوم ہو جاوے کہ وہ دن رمضان کا تھا تو اُسکے بدلے ایکدن قضا روزہ رکھے ۔ **باب** شعبان کے مہینے کے دن گنتے رہنا تاکہ رمضان کا آنا معلوم ہو **حدیث** بیان کی ہمسے مسلم بن حجاج نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ ابن یحییٰ نے اُس نے کہا خبر دی ہم کو ابو معاویہ نے اُسنے روایت کی ہو محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابو ہریرہ[رضی اللہ عنہ] سے اُسنے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گنو مہینا[4] شعبان کا واسطے رمضان کے **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ حدیث ابو ہریرہ رضی کی اسطور سے ہم نہین پہچانتے مگر حدیث ابو معاویہ سے

[1] مراد اس سے شک کا روزہ نہین بلکہ مراد اس سے وہ روزہ ہے جو محض رمضان کی تعظیم اور پیشوائی کے لیے رکھا جاوے سو معلوم ہوا کہ یہ روزہ درست نہین ہے ۱۲ [2] اس سے بھی معلوم ہوا کہ اخیر شعبان سے محض رمضان کی پیشوائی کا ایک دو روزے رکھنا درست نہین ۱۲ [3] شعبان کی تیسوین شب کو جو چاند بسبب ابر وغیرہ کے معلوم نہووے تو اسکو شک کا دن کہتے ہین اس لیے کہ احتمال ہے کہ رمضان کا دن نہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ رمضان کا دن ہو اور اگر بدلی نہو اُس شب کو اور نہ کوئی چاند دیکھے تو وہ دن شک کا نہین پس شک کے دن روزہ رکھنا ساتھ نیت رمضان کے اور دوسرے واجب کے مکروہ ہے مگر نفلی روزہ رکھنا اُس دن مکروہ نہین یہ قول امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور یہی مذہب امام شافعی[رح] اور مالک[رح] وغیرہ کا مگر ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر قسم کا روزہ منع ہے خواہ فرض ہو خواہ نفل ہو ۱۲ [4] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعبان کے مہینے کے دن گنتے رہنا مستحب ہو ۱۲

والصحیح ما روی عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقدموا شہر رمضان بیوم ولا یومین وھکذا روی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ نحو حدیث محمد بن عمرو اللیثی **باب** ما جاء ان الصوم لرویۃ الھلال والافطار لہ **حدثنا** قتیبۃ نا ابو الاحوص عن سماک بن حرب عن عکرمۃ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوموا قبل رمضان صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان حالت دونہ غیایۃ فاکملوا ثلاثین یوما وفی الباب عن ابی ہریرۃ وابی بکرۃ وابن عمر **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وقد روی عنہ من غیر وجہ **باب** ما جاء ان الشھر یکون تسعا وعشرین **حدثنا** احمد بن منیع نا یحیی بن زکریا بن ابی زائدۃ قال اخبرنی عیسی بن دینار عن ابیہ عن عمرو بن الحارث بن ابی ضرار عن ابن مسعود قال ما صمت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسعا وعشرین اکثر مما صمنا ثلثین وفی الباب عن عمر وابی ہریرۃ وعائشۃ وسعد بن ابی وقاص وابن عباس وابن عمر وانس وجابر وام سلمۃ وابی بکرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الشھر یکون تسعا وعشرین **حدثنا** علی بن حجر نا اسمعیل بن جعفر عن حمید عن انس انہ قال آلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسائہ شھرا فاقام فی مشربۃ تسعا وعشرین یوما قالوا یا رسول اللہ انک آلیت شھرا فقال الشھر تسع وعشرون **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی الصوم بالشھادۃ **حدثنا** محمد بن اسمعیل نا محمد بن الصباح نا الولید بن ابی ثور عن سماک عن عکرمۃ عن ابن عباس قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی رایت الھلال

اور صحیح وہ ہی جو روایت کی گئی ہی محمد بن عمرو سے اُسنے روایت کی ہو ابو سلمہ سے اُسنے ابو ہریرہ رضؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ پیشوائی کرو مہینے رمضان کی کہ ایک دن یا دو دن کا روزہ رکھو اور اسیطرح روایت کی گئی ہی یحیٰی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابو ہریرہ رضؓ سے مثل حدیث محمد بن عمرو لیثی کے **باب** روزہ رکھنا بعد چاند دیکھنے کے ہی اور روزہ کھولنا بھی بعد چاند دیکھنے کے ہی **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو الاحوص نے اُسنے روایت کی ہی سماک بن حرب سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس رضؓ سے اُسنے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان سے پہلے کوئی روزہ نہ رکھو روزہ رکھو بعد دیکھنے چاند کے اور روزہ کھولو بعد دیکھنے چاند کے یعنے عید کرو بعد دیکھنے چاند کے اور اگر اُسکے درمیان کوئی بدلی حائل ہو تو تیس دن[1] پورے کرو۔ اور اس باب میں ابی ہریرہ اور ابی بکرہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہی۔ **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہی اور روایت کی گئی ہو اُس سے کئی طرح پر **باب** مہینا کبھی اُنتیس دن کا ہوتا ہی **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحیٰی بن زکریا بن ابی زائدہ نے اُسنے کہا خبر دی مجھکو عیسیٰ بن دینار نے اُسنے روایت کی ہو اپنے باپ سے اُسنے عمرو بن حارث بن ابی ضرار سے اُسنے ابن مسعود رضؓ سے اُسنے کہا کہ جو روزے میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُنتیس دن رکھے وہ زیادہ ہیں اُس سے جو ہمنے تیس دن رکھے ہیں اور اس باب میں عمر اور ابو ہریرہ اور عائشہ اور سعد بن ابی وقاص اور ابن عباس اور ابن عمر اور انس اور جابر اور ام سلمہ اور ابی بکرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینا انتیس دن کا ہوتا ہی **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن جعفر نے اُسنے روایت کی ہو حمید سے اُسنے انس رضؓ سے اُسنے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی اپنی بی بیوں سے جدا رہنے کی ایک مہینا سو آپ بالاخانے میں اُنتیس دن ٹھہرے یعنے اُنتیس دن کے بعد آپ بی بیوں کے پاس آگئے لوگوں نے عرض کی کہ یا حضرت[2] آپ نے مہینے کی قسم کھائی تھی یعنے ابھی ایک دن باقی ہے آپ نے فرمایا مہینا انتیس دن کا ہوتا ہے۔ **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** گواہی سے روزہ رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن صباح نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ولید بن ابی ثور نے اُسنے روایت کی ہو سماک سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے کہا کہ ایک بدوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو اُس نے کہا کہ میں نے چاند دیکھا ہی۔

---

[1] یعنے شعبان کے تیس دن پورے کرو اور اسی طرح اگر عید کا چاند بھی بسبب بدلی وغیرہ کے نظر نہ آوے تو رمضان کے تیس دن پورے کرو ۱۲ [2] یعنے قسم کھائی کہ میں اپنی بی بیوں کے پاس ایک مہینا نہیں جاؤں گا اور یہ قسم آپ نے اسواسطے کھائی کہ ازواج مطہرات آپ سے خرچ زیادہ چاہتی تھیں آپ کو اُس کا اقرار کرنا ناگوار گذرا ۱۲ [3] اس سے معلوم ہوا کہ کبھی مہینا انتیس دن کا بھی ہوتا ہی ۱۲

فقال اتشهد ان لا الٰہ الا اللہ اتشهد ان محمدا رسول اللہ قال نعم قال یا بلال اذن فی الناس ان یصوموا غدا **حدثنا** ابوکریب نا حسین الجعفی عن زائدة عن سماك بن حرب نحوه **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عباس فیہ اختلاف وروی سفیان الثوری وغیرہ عن سماك بن حرب عن عکرمة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا واکثر اصحاب سماك رووا عن سماك عن عکرمة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا والعمل علی هذا الحدیث عند اکثر اهل العلم قالوا تقبل شهادة رجل واحد فی الصیام وبہ یقول ابن المبارك والشافعی واحمد وقال اسحاق لا یصام الا بشهادة رجلین ولم یختلف اهل العلم فی الافطار انہ لا یقبل فیہ الا شهادة رجلین **باب** ماجاء شهرا عید لا ینقصان **حدثنا** یحییٰ بن خلف البصری نا بشر بن المفضل عن خالد الحذاء عن عبد الرحمٰن بن ابی بکرة عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شهرا عید لا ینقصان رمضان وذو الحجة **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی بکرة حدیث حسن وقد روی هذا الحدیث عن عبد الرحمٰن بن ابی بکرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا قال احمد معنی هذا الحدیث شهرا عید لا ینقصان یقول لا ینقصان معا فی سنة واحدة شهر رمضان وذو الحجة ان نقص احدهما تم الآخر وقال اسحاق معناه لا ینقصان یقول وان کان تسعا وعشرین فهو تمام غیر نقصان وعلی مذهب اسحاق یکون ینقص الشهران معا فی سنة واحدة **باب** ماجاء لکل اهل بلد رؤیتهم **حدثنا** علی بن حجر نا اسمٰعیل بن جعفر نا محمد بن ابی حرملة اخبرنی کریب ان ام الفضل بنت الحارث بعثتہ الی معٰویة بالشام قال فقدمت الشام فقضیت حاجتها

سو حضرت نے فرمایا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے اسکی کہ سوائے خدا کے کوئی لائق عبادت کے نہین اور گواہی دیتے ہو اسکی کہ محمد رسول اللہ ہے اُسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ اے بلال لوگون مین پکار دے کہ کل روزہ رکھین **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حسین جعفی نے اُسنے روایت کی ہے زائدہ سے اُسنے سماک بن حرب سے مثل اُسکے **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ ابن عباس کی اس حدیث مین اختلاف ہے اور سفیان ثوری وغیرہ نے سماک بن حرب سے روایت کی ہے اُسنے عکرمہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور اکثر اصحاب سماک نے عکرمہ سے مرسل روایت کی ہے اور عمل اسی حدیث پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہتے ہین قبول کیجاویگی گواہی ایک مرد کی روزے کے چاند مین اور ساتھ اسی کے قائل ہین ابن مبارک اور امام شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہا کہ روزہ نہ رکھا جاوے مگر ساتھ گواہی دو مردون کے اور نہین اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ چاند عید کے کہ مقرر نہین قبول کیجاویگی بیچ اُسکے مگر گواہی دو مردون کی **باب** اس بیان مین کہ دو مہینے عید کے نہین ناقص ہوتے **حدیث** بیان کی ہمسے یحییٰ ابن خلف بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے اُسنے روایت کی ہے خالد حذاء سے اُسنے عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو مہینے عید کے نہین ناقص ہوتے رمضان اور ذیحجہ **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی بکرہ کی حسن ہے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل امام احمد نے کہا کہ معنی اس حدیث کے یہ ہین کہ یہ دونون مہینے اکھٹے ایک برس مین ناقص نہین ہوتے رمضان اور ذوالحجہ یعنے انتیس انتیس دن کے نہین ہوتے اگر ایک انتیس کا ہوگا تو دوسرا تیس دن کا ہوگا اور اسحاق نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ اگر ایک انتیس دن کا ہو پس وہ تمام ہے ناقص نہین یعنے ثواب اُسکا پورا ہی ملتا ہے کم نہین ہوتا اور اسحاق کے مذہب مین دونون مہینے ایک سال مین اکھٹے ناقص ہو جاوینگے **باب** ہر شہر ون کے لیئے اپنا چاند دیکھنا ہے **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن حجر نے کہا اُسنے حدیث بیان کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن ابی حرملہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو کریب نے کہ مقرر ام الفضل حارث کی بیٹی نے اُسکو معاویہ رض کیطرف شام مین بھیجا اس نے کہا سو مین شام مین پہونچا اور اپنی حاجت کو پورا کیا

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گواہی مستور الحال کی جس کا فسق معلوم نہو مقبول ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ رمضان کے چاند مین ایک کی گواہی مقبول ہے یہ قول امام ابو حنیفہ رح کا ہے اور امام شافعی اور مالک رح کہتے ہین کہ دو گواہ کا ہونا شرط ہے اور عید کے چاند کیواسطے اگر ابر وغیرہ ہو تو دو گواہ کا ہونا شرط ہے اگر مطلع صاف ہو تو جماعت کثیر کا دیکھنا شرط ہے جس سے ظن غالب حاصل ہو جاوے ۱۲ [2] اسکا معنے یا تو یہ ہے کہ یہ دونون مہینے ایک سال مین انتیس انتیس دن کے نہین ہوتے ہین اگر ایک ناقص ہوگا تو دوسرا کامل ہوگا یا یہ معنے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ناقص نہین ہوتے تھے اور یا یہ کہ باعتبار حکم اور ثواب کے ناقص نہین ہوتے اگر گنتی مین ایک ناقص ہو اور ایک کامل ہو یا دونون انتیس دن کے ہون تو ثواب پورے تیس کا ہوتا ہے ۱۲ ع [3] یعنے ایک شہر والون کا چاند دیکھنا دوسرے شہر والون کیواسطے کافی نہین ہے ۱۲ + +

واستهل علیّ هلال رمضان وانا بالشام فرأینا الهلال لیلة الجمعة ثم قدمت المدینة فی آخر الشهر فسألنی ابن عباس ثم ذکر الهلال فقال متی رأیتم الهلال فقلت رأیناه لیلة الجمعة فقال انت رأیته لیلة الجمعة فقلت رآه الناس وصاموا وصام معٰویة فقال لکن رأیناه لیلة السبت فلا نزال نصوم حتی نکمل ثلثین یوما او نراه فقلت الا تکتفی برؤیة معٰویة وصیامه قال لا هکذا امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم **قال** ابو عیسٰی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح غریب والعمل علی هذا الحدیث عند اهل العلم ان لکل اهل بلد رؤیتهم **باب** ما جاء ما یستحب علیه الافطار **حدثنا** محمد بن عمر بن علی المقدمی نا سعید بن عامر نا شعبة عن عبد العزیز بن صهیب عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من وجد تمرا فلیفطر علیه ومن لا فلیفطر علی ماء فان الماء طهور وفی الباب عن سلمان بن عامر **قال** ابو عیسٰی حدیث انس لا نعلم احدا رواه عن شعبة مثل هٰذا غیر سعید بن عامر وهو حدیث غیر محفوظ ولا نعلم له اصلا من حدیث عبد العزیز بن صهیب عن انس وقد روی اصحاب شعبة هذا الحدیث عن شعبة عن عاصم الاحول عن حفصة ابنة سیرین عن الرباب عن سلمان بن عامر عن النبی صلی الله علیه وسلم وهٰذا اصح من حدیث سعید بن عامر وهکذا رووا عن شعبة عن عاصم عن حفصة ابنة سیرین عن سلمان بن عامر ولم یذکر فیه شعبة عن الرباب والصحیح ما روی سفیان الثوری وابن عیینة وغیر واحد عن عاصم الاحول عن حفصة بنت سیرین عن الرباب عن سلمان بن عامر وابن عون یقول عن ام الرائح بنت صلیع عن سلمان بن عامر والرباب هی ام الرائح **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن عاصم الاحول

اور پکارا گیا اوپر میرے چاند رمضان کا اور حالانکہ مین ابھی شام ہی مین تھا سو ہمنے جمعرات کو چاند دیکھا پھر مین مدینے مین آیا رمضان کے اخیر مین سو ابن عباس نے ہمسے پوچھا پھر چاند کا ذکر کیا اور کہا کہ تمنے چاند کو کب دیکھا تھا مین نے کہا کہ ہمنے جمعرات کو دیکھا تھا سو کہا کہ تو نے خود بھی جمعرات کو دیکھا تھا مین نے کہا کہ نہین بلکہ لوگون نے دیکھا تھا سو لوگون نے روزہ رکھا اور معاویہ نے بھی روزہ رکھا ابن عباس رض نے کہا کہ لیکن ہمنے تو ہفتے کی رات کو دیکھا تھا سو ہم ہمیشہ روزہ رکھینگے یہانتک کہ تیس دن پورے کرین یا چاند دیکھین سو مین نے کہا کہ کیا ہم معاویہ رض کے دیکھنے اور روزہ رکھنے پر کفایت نہ کرین ابن عباس[1] رض نے کہا نہین کیونکہ آنحضرت نے ہمکو اسیطرح حکم کیا ہی **کہا** ابو عیسٰی نے حدیث ابن عباس رض کی حسن صحیح غریب ہے اور عمل اسی حدیث پر ہی نزدیک اہل علم کے ہر شہر والون کیلئے چاند[2] دیکھنا ضرور ہی۔ دوسرے کی رویت کافی نہین **باب** کس چیز سے روزہ کھولنا مستحب ہی **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عمر بن علی مقدمی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سعید بن عامر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے اُسنے روایت کی ہی عبد العزیز بن صہیب سے اُسنے روایت کی ہی انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی کھجور پاوے تو چاہیئے کہ روزہ کھولے اُسپر اور جو کوئی کھجور نہ پاوے تو چاہیئے کہ روزہ کھولے پانی پر پس تحقیق پانی پاک کرنیوالا ہی اور اس باب مین سلمان بن عامر سے بھی روایت آچکی ہی **کہا** ابو عیسٰی نے ہم نہین جانتے کہ انس کی اس حدیث کو اسطرح شعبہ سے سعید کے سوا کسی نے روایت کیا ہو اور یہ حدیث محفوظ نہین ہے ہم اسکی کچھ اصل نہین جانتے حدیث عبد العزیز بن صہیب کی انس سے اور مقرر شعبہ کے اصحاب نے یہ حدیث شعبہ سے روایت کی ہی اُسنے عاصم احول سے اُسنے حفصہ بنت سیرین سے اُسنے رباب سے اُسنے سلمان بن عامر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور یہ حدیث زیادہ تر صحیح ہی سعید بن عامر کی حدیث سے اور اسیطرح روایت کی ہے اُنھون نے شعبہ سے اُسنے عاصم سے اُسنے حفصہ بنت سیرین سے اُسنے سلمان بن عامر سے اور نہین ذکر کیا اُسمین شعبہ نے واسطہ رباب کا اور صحیح وہ ہی ہے جو روایت کی ہی سفیان اور ابن عیینہ وغیرہ نے عاصم احول سے اُسنے حفصہ بنت سیرین سے اُسنے رباب سے اُسنے سلمان بن عامر سے اور ابن عون کہتا ہے ام رائح بنت صلیع سے اُسنے سلمان بن عامر سے اور ام الرائح رباب ہی کا نام ہی **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے اُسنے عاصم احول سے

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اختلاف مطالع کا معتبر ہے اور یہی ہی مذہب امام شافعی رض کا دور شہرون مین ۱۲ [2] اگر کسی شہر مین سے بعض لوگ چاند دیکھ لین تو اُس شہر کے سب لوگون پر روزہ رکھنا واجب ہوتا ہے اسمین کسی امام کو اختلاف نہین اور ایک شہر والون کا چاند دیکھنا دوسرے شہر والون کیلئے مختلف فیہ ہے۔ امام ابو حنیفہ کہتے ہین کہ ایک شہر والون کا چاند دیکھنا دوسرے شہر کے لیے حجت ہے خواہ شہر دوسرا قریب ہو یا بعید ہو اور امام شافعی رح کہتے ہین کہ نزدیک کے شہر کیواسطے حجت ہے دور کے واسطے حجت نہین ہی ۱۲

ح[1] وثنا هناد نا ابو معوية عن عاصم الاحول عن حفصة ابنة سيرين عن الرباب عن سلمان بن عامر الضبي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا افطر احدكم فليفطر على تمر فان لم يجد فليفطر على ماء فانه طهور **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن رافع نا عبد الرزاق نا جعفر بن سليمان عن ثابت عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفطر قبل ان يصلي على رطبات فان لم تكن رطبات فتميرات فان لم تكن تميرات حسا حسوات من ماء **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب **باب** ما جاء ان الفطر يوما تفطرون والاضحى يوما تضحون **حدثنا** محمد بن اسمعيل نا ابراهيم بن المنذر نا اسحاق بن جعفر بن محمد قال حدثني عبد الله بن جعفر عن عثمان بن محمد عن المقبري عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الصوم يوم تصومون والفطر يوم تفطرون والاضحى يوم تضحون **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب حسن وفسر بعض اهل العلم هذا الحديث فقال انما معنى هذا الصوم والفطر مع الجماعة وعظم الناس **باب** ما جاء اذا اقبل الليل وادبر النهار فقد افطر الصائم **حدثنا** هارون بن اسحاق الهمداني نا عبدة عن هشام بن عروة عن ابيه عن عاصم بن عمر عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقبل الليل وادبر النهار وغابت الشمس فقد افطرت وفي الباب عن ابن ابي اوفى وابي سعيد **قال** ابو عيسى حديث عمر حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في تعجيل الافطار **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان عن ابي حازم

ح[1] اور نیز حدیث بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے اُسنے روایت کی ہی عاصم احول سے اُسنے حفصہ بنت سیرین سے اُسنے رباب سے اُسنے سلمان بن عامر ضبی سے اُسنے روایت کی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ جب کوئی روزہ افطار کرے تو چاہیئے کہ افطار کرے کھجور پر سو اگر کھجور نہ پاوے تو چاہیئے کہ روزہ کھولے پانی پر پس تحقیق وہ پاک کرنیوالا ہی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن رافع نے کہا اُسنے خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو جعفر بن سلیمان نے اُسنے روایت کی ثابت سے اُس نے روایت کی ہی انس بن مالک رض سے اُسنے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کھولتے پہلے نماز مغرب[2] کے چند تازی کھجوروں سے اور اگر تازہ نہوتین تو روزہ کھولتے خشک کھجوروں سے اور اگر خشک کھجورین بھی نہوتین تو پیتے چند چلو پانی کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہی **باب** اس بیان مین کہ عید فطر وہ دن ہی جسمین کہ تم روزہ کھولتے ہو اور عید اضحیٰ وہ دن ہی جسمین کہ تم قربانی کرتے ہو **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابراہیم بن منذر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسحٰق بن جعفر بن محمد نے اُسنے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبد اللہ بن جعفر نے اُسنے روایت کی ہی عثمان بن محمد سے اُسنے مقبری سے اُسنے روایت کی ہی ابو ہریرہ رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صوم وہ دن ہی کہ روزہ رکھتے ہو تم اُسمین اور فطر وہ دن ہے کہ اُسمین تم روزہ کھولتے ہو اور اضحیٰ وہ دن ہی کہ اُسمین تم قربانی کرتے ہو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہی۔ اور تفسیر کی بعض اہل علم نے اس حدیث کی پس کہا سوائے اسکے کوئی نہین معنے اسکے یہ ہین کہ روزہ اور افطار[3] ساتھ جماعت کے اور سب لوگون کے مقبول ہوتا ہی **باب** جب آوے رات اور جاوے دن پس تحقیق روزہ کھولے روزہ دار **حدیث** بیان کی ہمسے ہارون بن اسحٰق ہمدانی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ نے اُسنے روایت کی ہی ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عاصم بن عمر سے اُسنے روایت کی ہے عمر بن خطاب رض سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب آوے رات اور جاوے دن اور ڈوب جاوے سورج تو روزہ کھولا تو نے[4] یعنے تب روزہ کھولنے کا وقت ہو جاتا ہی۔ اور اس باب مین ابن ابی اوفی اور ابی سعید رض سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث عمر کی حسن صحیح ہے **باب** روزہ جلدی کھولنا چاہیئے۔ **حدیث** بیان کی ہمسے بندار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمٰن بن مہدی نے اُسنے روایت کی ہے سفیان سے اُسنے ابی حازم سے

---

[1] اس کو تحویل کی ح کہتے ہین یعنے ایک اسناد سے دوسری اسناد کی طرف پھرنا اور عطف اسکا محمود پر پڑتا ہو ۱۲ [2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی کہ تازی کھجور سے روزہ کھولے اور اگر وہ میسر نہون تو خشک سے کھولے اگر وہ بھی میسر نہون تو پانی سے کھولے اور شاید شیرینی سے بھی معدہ کو تقویت ہوتی ہوگی ۱۲ [3] یعنے جب لوگ روزہ رکھین تو تم بھی روزہ رکھو اور جب لوگ افطار کرین تو تم بھی افطار کر ڈالو کہ اسمین سب اہل اسلام کی موافقت ہو ایسا نکرو کہ لوگ افطار کرین اور تم روزہ رکھو یا برعکس اسکے کہ ایسا روزہ مقبول نہین ۱۲ [4] یعنی حکماً روزہ کھول چکا اگرچہ کھاوے پیوے نہین اور بعضون نے کہا داخل ہوا وقت افطار مین اور یہ بھی ممکن ہی کہ کہا جاوے کہ چاہیئے کہ افطار کرے ۱۲ ع

ح واخبرنا ابو مصعب قراءة عن مالك بن انس عن ابی حازم عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لایزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر وفی الباب عن ابی هریرة وابن عباس وعائشة وانس بن مالك **قال** ابو عیسیٰ حدیث سهل بن سعد حدیث حسن صحیح وهو الذی اختاره اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم استحبوا تعجیل الفطر وبه یقول الشافعی واحمد واسحٰق **حدثنا** اسحٰق بن موسی الانصاری نا الولید بن مسلم عن الاوزاعی عن قرة عن الزهری عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الله عز وجل احب عبادی الی اعجلهم فطرا **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمٰن نا ابو عاصم وابو المغیرة عن الاوزاعی بنحوه **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب **حدثنا** هناد نا ابو معٰویة عن الاعمش عن عمارة بن عمیر عن ابی عطیة قال دخلت انا ومسروق علی عائشة فقلنا یا ام المؤمنین رجلان من اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم احدهما یعجل الفطر ویعجل الصلوٰة والاٰخر یؤخر الافطار ویؤخر الصلوٰة قالت ایهما یعجل الافطار ویعجل الصلوٰة قلنا عبد الله بن مسعود قالت هٰکذا صنع رسول الله صلی الله علیه وسلم والاٰخر ابو موسیٰ **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح وابو عطیة اسمه مالك بن ابی عامر الهمدانی ویقال مالك بن عامر الهمدانی وهو اصح

باب ما جاء فی تاخیر السحور **حدثنا** یحییٰ بن موسیٰ نا ابو داؤد الطیالسی نا هشام الدستوائی عن قتادة عن انس عن زید بن ثابت قال تسحرنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم قمنا الی الصلوٰة قال قلت کم کان قدر ذاك قال قدر خمسین اٰیة **حدثنا** هناد نا وکیع عن هشام بنحوه الا انه قال قدر قراءة خمسین اٰیة وفی الباب عن حذیفة **قال** ابو عیسیٰ حدیث زید بن ثابت حدیث حسن صحیح وبه یقول الشافعی واحمد واسحاق استحبوا تاخیر السحور

ت اور خبر دی ہمکو ابو مصعب نے اُسنے قرأۃ روایت کی ہی مالک بن انس سے اُسنے ابی حازم سے اُسنے سہل بن سعد سے اُسنے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمیشہ رہینگے لوگ ساتھ بھلائی کے جبتک کہ جلدی کرینگے روزہ کھولنے مین اور اس باب مین ابی ہریرہ اور ابن عباس اور عائشہ اور انس بن مالک سے بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث سہل بن سعد کی حسن صحیح ہو اور اسی کو اختیار کیا ہی اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے مستحب رکھا ہی انھون نے جلدی کھولنا روزہ کا اور ساتھ اسی کے قائل ہین شافعی اور احمد اور اسحٰق **حدیث** بیان کی ہمسے اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے کہا اُسنے خبر دی ہمکو ولید بن مسلم نے اُسنے روایت کی ہو اوزاعی سے اُسنے قرہ سے اُسنے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے روایت کی ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا کہ سب[1] بندون مین بہت پیارا میرے نزدیک وہ شخص ہی جو جلدی کرے روزہ کھولنے مین **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو عاصم اور ابو مغیرہ نے اوزاعی سے مثل اُسکے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہو **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے عمارہ بن عمیر سے اُسنے روایت کی ہو ابی عطیہ سے اُسنے کہا کہ مین اور مسروق عائشہ رضؓ کے پاس گئے سو ہمنے کہا کہ اے ماں مسلمانون کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے دو شخص ہین انمین سے ایک تو روزہ جلدی کھولتا ہو اور نماز جلدی پڑھتا ہے. اور دوسرا دیر سے روزہ کھولتا ہو اور دیر سے نماز پڑھتا ہے عائشہ رضؓ نے کہا انمین کون جلدی روزہ کھولتا ہو اور جلدی نماز پڑھتا ہی ہمنے کہا عبد اللہ[2] بن مسعود عائشہ رضؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسیطرح کیا ہو اور دوسرے ابو موسیٰ تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہو اور ابو عطیہ کا نام مالک بن ابی عامر ہمدانی ہو اور اُسکو مالک بن عامر ہمدانی بھی کہتے ہین اور یہ زیادہ تر صحیح ہو **باب** دیر سے سحری کھانیکے بیا مین **حدیث** بیان کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد طیالسی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہشام دستوائی نے اُسنے روایت کی ہو قتادہ سے اُسنے روایت کی ہی انس رضؓ سے اُسنے روایت کی ہو زید بن ثابت سے اُسنے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ سحری کھائی پھر ہم کھڑے ہوئے طرف نماز کے مین نے کہا تمھاری سحری اور نماز مین کسقدر دیر تھی اُسنے کہا قدر پچاس آیت کے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے ہشام سے مثل اُسکے مگر اُسنے کہا کہ قدر پڑھنے پچاس آیت کے دیر تھی. اور اس باب مین حذیفہ سے بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث زید بن ثابت کی حسن صحیح ہی. اور ساتھ اسی کے قائل ہین امام شافعی اور احمد اور اسحاق یہ لوگ مستحب کہتے ہین سحری مین دیر کرنیکو

[1] بہت پیارا اس لیے ہوتا ہو کہ متابعت کرتا ہے سنت کی اور مخالفت کرتا ہو اہل کتاب کی اور روافض کی ۱۲ [2] عبد اللہ بن مسعود بڑے عالم اور فقیہ تھے۔ اُنھون نے سنت پر عمل کیا اور ابو موسیٰ نے جواز پر عمل کیا یا شاید کسی عذر سے کیا ہو گا یا کبھی کبھی کرتے ہونگے پس معلوم ہوا کہ جلدی روزہ کھولنے مین بڑا ثواب ہے ۱۲

باب ماجاء فی بیان الفجر **حدثنا** هناد نا ملازم بن عمرو قال حدثنی عبد الله بن النعمان عن قیس بن طلق بن علی قال
حدثنی ابی طلق بن علی ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال کلوا واشربوا ولا یھیدنکم الساطع المصعد وکلوا واشربوا حتی
یعترض لکم الاحمر وفی الباب عن عدی بن حاتم وابی ذر وسمرة **قال** ابوعیسیٰ حدیث طلق بن علی حدیث حسن غریب
من ھذا الوجہ والعمل علی ھذا عند اھل العلم انہ لا یحرم علی الصائم الاکل والشرب حتی یکون الفجر الاحمر المعترض وبہ یقول عامة
اھل العلم **حدثنا** هناد ویوسف بن عیسیٰ قالا نا وکیع عن ابی ھلال عن سوادة بن حنظلة عن سمرة بن جندب قال
قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لا یمنعکم من سحورکم اذان بلال ولا الفجر المستطیل ولکن الفجر المستطیر فی الافق **قال**
ابوعیسیٰ ھذا حدیث حسن **باب** ماجاء فی التشدید فی الغیبة للصائم **حدثنا** ابوموسیٰ محمد بن المثنی نا عثمان
بن عمر قال وثنا ابن ابی ذئب عن سعید المقبری عن ابیہ عن ابی ھریرة ان النبی صلی الله علیہ وسلم قال من لم یدع
قول الزور والعمل بہ فلیس لله حاجة بان یدع طعامہ وشرابہ وفی الباب عن انس **قال** ابوعیسیٰ ھذا حدیث
حسن صحیح **باب** ماجاء فی فضل السحور **حدثنا** قتیبة نا ابوعوانة عن قتادة وعبد العزیز بن صھیب عن انس
بن مالک ان النبی صلی الله علیہ وسلم قال تسحروا فان فی السحور برکة وفی الباب عن ابی ھریرة وعبد الله بن مسعود و
جابر بن عبد الله وابن عباس وعمرو بن العاص والعرباض بن ساریة وعتبة بن عبد وابی الدرداء **قال** ابوعیسیٰ
حدیث انس حدیث حسن صحیح وروی عن النبی صلی الله علیہ وسلم

باب ہی فجر کے بیان میں یعنے صبح صادق کب ہوتی ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ملازم بن عمرو نے اُسنے کہا حدیث بیان
کی مجسے عبد اللہ بن نعمان نے قیس بن طلق بن علی سے اُسنے کہا حدیث بیان کی مجھسے ابی طلق بن علی نے کہ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ کھاؤ اور پیو اور نہ روکے تمکو سحری کھانے سے صبح کاذب[۲] اور کھاؤ اور پیو یہانتک کہ ظاہر ہووے واسطے تمھارے صبح سرخ[۱] یعنے صبح صادق اور
اس باب مین عدی بن حاتم اور ابی ذر اور سمرہ سے بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث طلق بن علی کی حسن غریب ہی اسوجہ سے اور عمل اس حدیث
پر ہی نزدیک اکثر اہل علم کے کہ نہین حرام ہوتا ہی روزے دار پر کھانا اور پینا یہانتک کہ ظاہر ہووے صبح سرخ چوڑی اور ساتھ اسی کے قائل ہین اکثر
اہل علم **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد اور یوسف بن عیسیٰ نے اُنھون نے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے ابی ہلال سے اُسنے روایت کی ہی سوادہ بن حنظلہ
سے اُسنے سمرہ بن جندب سے اُسنے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ روکے تمکو سحری کھانے سے اذان بلال کی اور نہ فجر لمبی ولیکن فجر
پھیلنے والی بیچ کنارے آسمان کے یعنے صبح صادق کے بعد کھانا پینا درست نہین **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی **باب** روزے دار کو غیبت
کرنے مین بڑا گناہ ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عثمان بن عمرو نے کہا اور حدیث بیان کی ہم سے ابن
ابی ذئب نے سعید مقبری سے اُسنے روایت کی ہے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی ہی ابو ہریرہ سے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص باطل[۳] بولنا
اور بُرا کام کرنا نہ چھوڑے یعنے روزے مین تو اللہ کو کچھ حاجت نہین اسمین کہ چھوڑے کھانا اپنا اور پینا اپنا اور اس باب مین انس رضہ سے بھی روایت
ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** سحری کھانے کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہم کو
ابو عوانہ نے قتادہ اور عبد العزیز بن صہیب سے اُنھون نے روایت کی ہی انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو اسلیے
کہ مقرر سحری کھانے مین برکت ہی اور اس باب مین ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن مسعود اور جابر بن عبد اللہ اور ابن عباس اور عمرو بن عاص اور عرباض
بن ساریہ اور عتبہ بن عبد اور ابی الدرداء سے بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس رض کی حسن صحیح ہی اور روایت کیگئی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

[۱] مراد اس سے صبح صادق ہی اور قید حمرت کی اس واسطے ہے کہ پہلے اول صبح مین سرخی نہین ہوتی ۱۲ [۲] مراد اس سے صبح کاذب ہو کہ وہ لمبی ہوتی ہی چوڑی
نہین ہوتی ۱۲ [۳] باطل بولنا وہ کلام جس کے بولنے مین گناہ لازم آوے یعنی کفر کی باتین کرنی اور جھوٹی گواہی دینی اور افترا کرنا اور غیبت کرنی اور گالیان دینی اور
بہتان کرنا اور لعنت کرنی پس مراد یہ ہو کہ جو شخص روزے مین باطل بولنا نہ چھوڑے خدا تعالیٰ اُسکے روزے کو قبول نہین کرتا اور اُسکی طرف نظر عنایت کی نہین کرتا اور مشایخ
نے لکھا ہو کہ روزہ تین قسم کا ہو ایک عوام کا وہ تو یہ ہے کہ باز رہے کھانے اور پینے اور جماع سے اور ایک خواص کا وہ یہ ہے کہ باز رکھے نفس کو حرام اور مکروہ سے بلکہ مباح
سے بھی جو کسر نفس کے منافی ہو اور ایک اخص الخواص کا ہے وہ یہ ہے کہ سوائے حق کے کسی چیز کیطرف التفات نہ کرے ۱۲

انہ قال فصل ما بین صیامنا وصیام اهل الکتب اکلة السحر **حدثنا** بذلک قتیبة نا اللیث عن موسیٰ بن علی عن ابیه عن ابی قیس مولی عمرو بن العاص عن عمرو بن العاص عن النبی صلی الله علیه وسلم بذلک وهذا حدیث حسن صحیح واهل مصر یقولون موسیٰ بن علی واهل العراق یقولون موسیٰ بن علیّ وهو موسیٰ بن علی بن رباح اللخمی **باب** ما جاء فی کراهیة الصوم فی السفر **حدثنا** قتیبة ثنا عبد العزیز بن محمد عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج الی مکة عام الفتح فصام حتی بلغ کراع الغمیم وصام الناس معه فقیل له ان الناس قد شق علیهم الصیام وان الناس ینظرون فیما فعلت فدعا بقدح من ماء بعد العصر فشرب والناس ینظرون الیه فافطر بعضهم وصام بعضهم فبلغه ان ناسا صاموا فقال اولئک العصاة وفی الباب عن کعب بن عاصم وابن عباس وابی هریرة **قال** ابو عیسیٰ حدیث جابر حدیث حسن صحیح وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لیس من البر الصیام فی السفر واختلف اهل العلم فی الصوم فی السفر فرای بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم ان الفطر فی السفر افضل حتی رای بعضهم علیه الاعادة اذا صام فی السفر واختار احمد واسحاق الفطر فی السفر وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم ان وجد قوة فصام فحسن وهو افضل وان افطر فحسن وهو قول سفیان الثوری ومالک بن انس وعبد الله بن المبارک وقال الشافعی انما معنی قول النبی صلی الله علیه وسلم لیس من البر الصیام فی السفر وقوله حین بلغه ان ناسا صاموا فقال اولئک العصاة فوجه هذا اذا لم یحتمل قلبه قبول رخصة الله تعالیٰ

کہ آپ نے فرمایا فرق[1] درمیان روزے ہمارے کے اور روزے اہل کتاب کے یعنی یہود اور نصاریٰ کے کھانا سحری کا ہے **حدیث** بیان کی ہمکو ساتھ اسکے قتیبہ نے کہا اُسنے خبر دی ہمکو لیث نے موسیٰ بن علی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی قیس مولی عمرو بن عاص سے اُسنے روایت کی ہے عمرو بن عاص سے اُسنے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اسکے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل مصر موسیٰ بن علی کہتے ہیں یعنے ساتھ زبر لام کے اور اہل عراق موسیٰ بن علی کہتے ہیں یعنے ساتھ زیر لام کے اور وہ موسیٰ بن علی بن رباح لخمی ہے **باب** اس بیان میں کہ سفر میں روزہ رکھنا مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے کہا اُسنے حدیث بیان کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے جعفر بن محمد سے اُسنے روایت کی ہے اپنے باپ سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ کیطرف نکلے سو آپ چلے یہانتک کہ پہونچے کراع غمیم میں (ایک جگہ کا نام ہے درمیان مکہ اور مدینے کے) سو اور لوگوں نے آپ کے ساتھ روزہ رکھا سو کسی نے آنحضرت سے عرض کیا کہ لوگوں پر روزہ مشکل ہوگیا ہے اور لوگ دیکھتے ہیں اُسمیں جو آپ کرتے ہیں۔ سو آپنے ایک پیالہ پانی کا منگایا بعد نماز عصر کے سو آپنے پانی پیا اور لوگ آپکی طرف دیکھتے تھے سو بعضوں نے روزہ کھولا اور بعضوں نے نہ کھولا سو آپ کو خبر پہونچی کہ بعضوں نے روزہ نہیں کھولا سو فرمایا کہ یہ ہیں پکے گنہگار اور اس باب میں کعب بن عاصم اور ابن عباس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیگئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا بہتر نہیں اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ روزہ رکھنے کے سفر میں سو بعض اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے یہ مذہب ہے کہ سفر میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے یہانتک کہ بعضے کہتے ہیں کہ اگر سفر میں روزہ رکھے تو اُسکا دہرانا واجب ہے یعنے سفر میں روزہ رکھنا اُنکے نزدیک درست نہیں اور امام احمد اور اسحٰق کے نزدیک مختار یہ ہے کہ سفر میں روزہ نہ رکھے اور کہا بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ اگر طاقت ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے اور اگر نہ رکھے تو بھی درست ہے اور یہ قول سفیان ثوری اور مالک بن انس اور عبد اللہ بن مبارک کا ہے اور امام شافعی کہتے ہیں کہ معنے اس حدیث (کہ سفر میں روزہ رکھنا بہتر نہیں) اور اس حدیث کا کہ یہ ہیں پکے گنہگار، یہ ہے کہ جب دل اُسکا اللہ کی رخصت کے قبول کرنے

[1] یعنی اسواسطے کہ خدانے اُسکو ہمارے واسطے مباح کیا ہے اور اہل کتاب پر حرام کیا ہے ۱۲ ف اکثر علماء کا اتفاق ہے اسپر کہ سفر میں روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں جائز ہیں خواہ سفر راحت کا ہو یا ایذا کا لیکن اگر تکلیف نہ ہوتی ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے اور اگر مشقت ہوتی ہو تو روزہ نہ رکھنا افضل ہے اور سفر طاعت اور سفر معصیت برابر ہیں نزدیک امام ابوحنیفہ رح کے بیچ افطار کرنے روزے کے اور امام شافعی رح کے نزدیک سفر معصیت میں روزہ ترک کرنا جائز نہیں اور امام ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی اور ثوری وغیرہ کہتے ہیں کہ اگر طاقت ہو تو سفر میں روزہ افضل ہے واسطے پاک ہونے ذمہ کے اور واسطے آسان ہونے کے موافقت سے مسلمانوں کے اور مشکل ہونے قضا کے بعد رمضان کے اور امام احمد اور اسحٰق اور سعید بن مسیب اور اوزاعی کے نزدیک سفر میں روزہ رکھنا مطلق افضل ہے اور بعضے علماء کہتے ہیں کہ جو آسان ہو وہ افضل ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ دونوں برابر ہیں اور آدمی کو اختیار ہے جو چاہے کرے ۱۲ لمعات

فاما من راى الفطر مباحا وصام وقوى على ذلك فهو احب الى **باب** ماجاء فى الرخصة فى الصوم فى السفر **حدثنا** هارون بن اسحاق الهمدانى نا عبدة بن سليمان عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة ان حمزة بن عمرو الاسلمى سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصوم فى السفر وكان يسرد الصوم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان شئت فصم وان شئت فافطر وفى الباب عن انس بن مالك وابى سعيد وعبد الله بن مسعود وعبد الله بن عمرو وابى الدرداء وحمزة بن عمرو الاسلمى **قال** ابو عيسى حديث عائشة ان حمزة بن عمرو الاسلمى سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** نصر بن على الجهضمى نا بشر بن المفضل عن سعيد بن يزيد ابى سلمة عن ابى نضرة عن ابى سعيد قال كنا نسافر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى شهر رمضان فما يعاب على الصائم صومه ولا على المفطر فطره **حدثنا** نصر بن على نا يزيد بن زريع نا الجريرى ح ونا سفيان بن وكيع نا عبد الاعلى عن الجريرى عن ابى نضرة عن ابى سعيد الخدرى قال كنا نسافر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فمنا الصائم ومنا المفطر فلا يجد المفطر على الصائم ولا الصائم على المفطر وكانوا يرون انه من وجد قوة فصام فحسن ومن وجد ضعفا فافطر فحسن **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فى الرخصة للمحارب فى الافطار **حدثنا** قتيبة نا ابن لهيعة عن يزيد بن ابى حبيب عن معمر بن ابى حيية عن ابن المسيب انه سأله عن الصوم فى السفر فحدث ان عمر بن الخطاب قال غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى رمضان غزوتين يوم بدر والفتح فافطرنا فيهما وفى الباب عن ابى سعيد **قال** ابو عيسى حديث عمر لا نعرفه الا من هذا الوجه وقد روى عن ابى سعيد عن النبى صلى الله عليه وسلم انه امر بالفطر فى غزوة غزاها

اور روزہ کھولنے کو درست نہ جانے تو اسکو سفر مین روزہ رکھنا بہتر نہین۔ لیکن جو شخص روزہ نہ رکھنے کو مباح جانے اور روزہ رکھے اور اسپر قدرت رکھتا ہو تو وہ بہت پیارا ہے طرف میرے **باب** سفر مین روزہ رکھنا درست ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے اُس نے کہا خبر دی ہمکو عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتا ہے اپنے باپ سے وہ روایت کرتا ہے عائشہ رض سے کہ مقرر حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر مین روزے کا حکم پوچھا اور وہ متواتر روزے رکھا کرتا تھا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر چاہے تو روزہ رکھ اور اگر چاہے تو نہ رکھ۔ اور اس باب مین انس بن مالک اور ابی سعید اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی الدرداء اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث عائشہ رض کی کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہم سے نصر بن علی جہضمی نے اُس نے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے سعید بن یزید ابی سلمہ سے اُسنے روایت کی ہے ابی نضرہ سے اُس نے روایت کی ہے ابو سعید رض سے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے مہینے مین سفر کرتے تھے سو نہ عیب کیا جاتا تھا روزہ دار پر روزہ اُس کا اور نہ روزہ کھولنے پر کھولنا اسکا **حدیث** بیان کی ہم سے نصر بن علی نے اُس نے کہا خبر دی ہمکو یزید بن زریع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو جریری نے ح اور خبر دی ہمکو سفیان بن وکیع نے اُس نے کہا خبر دی ہمکو عبد الاعلےٰ نے اُسنے روایت کی ہے جریری سے اُسنے ابی نضرہ سے اُس نے ابی سعید خدری سے اُس نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تھے سو بعضے ہم مین سے روزہ دار ہوتے تھے۔ اور بعضے روزہ افطار کرنے والے ہوتے تھے سو نہ غصہ کرتا تھا روزہ دار افطار کرنے والے پر اور نہ افطار کرنے والا روزہ دار پر اور اصحاب دیکھتے تھے کہ جو شخص طاقت رکھتا ہو اور روزہ رکھے تو بہت اچھا کیا اُس نے اور جو کوئی ضعیف ہو پس روزہ نہ رکھے تو بہت اچھا کیا اُس نے **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** لڑنے والے کو روزہ افطار کرنے کی اجازت ہے **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُس نے کہا خبر دی ہمکو ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے روایت کی ہے معمر بن ابی حییہ سے اُسنے ابن مسیب سے کہ اُس نے اُس سے سفر مین روزہ کا حکم پوچھا سو ابن مسیب نے حدیث بیان کی کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان شریف مین دو جنگ کئے ایک جنگ بدر کے دن اور ایک فتح مکہ کے دن سو ہمنے دونون مین روزہ کھولڈالا اور اس باب مین ابو سعید رض سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے کہ ہم عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کو نہین پہچانتے مگر اسی وجہ سے۔ اور تحقیق روایت کی گئی ہو ابو سعید رض سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حکم کیا آپ نے ساتھ روزہ کھولنے کے ایک جنگ مین جسکو آپنے کیا تھا۔

وقد روی عن عمر بن الخطاب نحو هذا انه رخص فی الافطار عند لقاء العدو وبه یقول بعض اهل العلم **باب** ماجاء فی الرخصة فی الافطار للحبلی والمرضع **حدثنا** ابوکریب ویوسف بن عیسیٰ قالا نا وکیع نا ابوهلال عن عبد الله بن سوادة عن انس بن مالك رجل من بنی عبد الله بن کعب قال اغارت علینا خیل رسول الله صلی الله علیه وسلم فاتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فوجدته یتغدی فقال ادن فکل فقلت انی صائم فقال ادن احدثك عن الصوم او الصیام ان الله وضع عن المسافر شطر الصلوٰة وعن الحامل والمرضع الصوم او الصیام والله لقد قالهما النبی صلی الله علیه وسلم کلیهما او احدیهما فیالهف نفسی ان لا اکون طعمت من طعام النبی صلی الله علیه وسلم وفی الباب عن ابی امیة **قال** ابوعیسیٰ حدیث انس بن مالك الکعبی حدیث حسن ولا نعرف لانس بن مالك هذا عن النبی صلی الله علیه وسلم غیر هذا الحدیث الواحد والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم وقال بعض اهل العلم الحامل والمرضع یفطران ویقضیان ویطعمان وبه یقول سفیان ومالك والشافعی واحمد وقال بعضهم یفطران ویطعمان ولا قضاء علیهما وان شاءتا قضتا ولا اطعام علیهما وبه یقول اسحاق **باب** ماجاء فی الصوم عن المیت **حدثنا** ابوسعید الاشج نا ابوخالد الاحمر عن الاعمش عن سلمة بن کهیل ومسلم البطین عن سعید بن جبیر وعطاء ومجاهد عن ابن عباس قال جاءت امرأة الی النبی صلی الله علیه وسلم فقالت ان اختی ماتت وعلیها صوم شهرین متتابعین قال ارأیت لو کان علی اختك دین اکنت تقضینه قالت نعم قال فحق الله احق

اور تحقیق روایت کی گئی ہے حضرت عمر بن خطاب سے مثل اسکے کہ اُنہنے رخصت دی روزہ کھولنے کی وقت ملنے دشمن کے یعنے لڑائی مین۔ اور ساتھ اسی کے قائل ہین بعض اہل علم **باب** حمل والی عورت اور دودھ پلانیوالی عورت کو روزہ کھولنے کی اجازت ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابوکریب اور یوسف بن عیسیٰ نے اُنھون نے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو ہلال نے عبداللہ بن سوادہ سے اُسنے روایت کی ہے انس بن مالک سے جو ایک مرد ہے قبیلے سے بنی عبداللہ بن کعب کے اُسنے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر نے ہمپر لوٹ[1] کی سو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا یعنے فریاد[2] کرنے کو سو مین نے آپ کو کھانا کھاتے پایا سو آپنے فرمایا نزدیک آ اور کھا سو مین نے کہا کہ مین روزہ دار ہون سو فرمایا کہ نزدیک آ مین تجکو روزے کی حدیث سناتا ہون مقرر اللہ تعالیٰ نے موقوف کر دی ہے مسافر سے آدھی نماز اور معاف کیا ہے حمل والی عورت اور دودھ پلانے والی عورت سے روزہ یا روزے قسم ہے خدا کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون لفظ فرمائے ہین یا ایک لفظ یعنے صوم اور صیام پس اے افسوس جان میری پر کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طعام سے کھانا نہ کھایا اور اس باب مین ابی امیہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث انس بن مالک کعبی کی حسن ہے اور نہین جانتے ہم واسطے انس بن مالک کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوا اس ایک حدیث کے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور بعض اہل علم نے کہا کہ حمل والی اور دودھ پلانیوالی روزہ افطار کرین اور قضا کرین اور کھانا کھلا دین یعنے[3] روزہ افطار کرنیکے بدلے اور ساتھ اسی کے قائل ہین سفیان اور مالک اور شافعی اور احمد بعضے کہتے ہین کہ وہ دونون روزہ افطار کرین اور اُسکے بدلے کھانا کھلا دین اور اُنپر قضا واجب نہین اور اگر چاہین تو قضا کرین اور نہین واجب ہے اُنپر کھانا کھلانا اور ساتھ اسی کے قائل ہے اسحاق **باب** مردے کیطرف سے روزہ رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو خالد احمر نے اعمش سے اُسنے روایت کی ہے سلمہ بن کہیل سے اور مسلم بطین سے وہ روایت کرتے ہین سعید بن جبیر سے اور عطاء اور مجاہد سے اُنھون نے روایت کی ہے ابن عباس رضی سے اُسنے کہا کہ ایک عورت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی سو اُسنے کہا کہ میری بہن مرگئی اور اُسپر روزے ہین دو مہینے کے پے درپے حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو کہ اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو اُسکو ادا کرتی یا نہین اُس نے کہا ہان ادا کرتی حضرت نے فرمایا سو خدا کا حق زیادہ تر لائق[4] ہے

---

[1] یہ لوگ مسلمان تھے اصحاب نے بیخبری سے انکو لوٹ لیا وہ حضرت کے پاس فریاد کو آئے ۱۲ [2] یعنے ہر روزے کے بدلے ایک روزہ قضا رکھین اور ایک مسکین کو کھانا کھلا دین [3] یعنے افطار کے بدلے ایک چیز واجب ہوتی ہے خواہ کھانا کھلاوے خواہ قضا رکھے ۱۲ [4] ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مردے کی طرف سے روزے کی قضا واجب ہے یہ قول ایک جماعت کا ہے اور ساتھ اسی کے قائل ہے امام احمد رح اور یہی ہے ایک قول شافعی رح کا اور امام نووی نے اسکی تصحیح کی ہے اور بعضے شافعیہ کہتے ہین کہ روزے اور کھانا کھلانے مین اختیار ہے اور جمہور کا یہ مذہب ہے کہ میت کیطرف سے ولی روزہ نہ رکھے یہ قول ہے امام ابو حنیفہ رح اور مالک رح کا وہ اسکی تاویل کرتے ہین کہ مراد روزے سے کھانا ہے۔ مگر یہ تاویل ظاہر حدیث کے مخالف ہے ۱۲ واللہ اعلم۔

وفی الباب عن بریدة وابن عمر وعائشةؓ **قال** ابوعیسیٰ حدیث ابن عباسؓ حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابوکریب نا ابوخالد الاحمر عن الاعمش بهذا الاسناد نحوه قال محمد وقد روی غیر ابی خالد عن الاعمش مثل روایة ابی خالد **قال** ابوعیسیٰ وروی ابومعٰویة وغیر واحد هذا الحدیث عن الاعمش عن مسلم البطین عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم ولم یذکروا فیه عن سلمة بن کهیل ولا عن عطاء ولا عن مجاهد **باب** ماجاء فی الکفارة **حدثنا** قتیبة نا عبثر عن اشعث عن محمد عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من مات وعلیه صیام شهر فلیطعم عنه مکان کل یوم مسکینا **قال** ابوعیسیٰ حدیث ابن عمر لا نعرفه مرفوعا الا من هذا الوجه والصحیح عن ابن عمر موقوف قوله واختلف اهل العلم فی هذا فقال بعضهم یصام عن المیت وبه یقول احمد واسحاق قالا اذا کان علی المیت نذر صیام یصام عنه واذا کان علیه قضاء رمضان اطعم عنه وقال مالك وسفیان والشافعی لا یصوم احد عن احد واشعث هو ابن سوار ومحمد هو محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلی **باب** ماجاء فی الصائم یذرعه القیء **حدثنا** محمد بن عبید المحاربی نا عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم عن ابیه عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلث لا یفطرن الصائم الحجامة والقیء والاحتلام **قال** ابوعیسیٰ حدیث ابی سعید الخدری غیر محفوظ وقد روی عبدالله بن زید بن اسلم وعبدالعزیز بن محمد وغیر واحد هذا الحدیث عن زید بن اسلم مرسلا ولم یذکروا فیه عن ابی سعید وعبدالرحمٰن بن زید بن اسلم یضعف فی الحدیث سمعت اباداؤد السنجری یقول سألت احمد بن حنبل عن عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم فقال اخوه عبدالله بن زید لا باس به وسمعت محمدا یذکر عن علی بن عبدالله قال عبدالله بن زید بن اسلم ثقة وعبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف

اور اس باب میں بریدہ اور ابن عمرؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابوکریب نے اُسنے کہا خبردی ہمکو ابوخالد احمر نے اعمش سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اسکے امام بخاری نے کہا کہ تحقیق روایت کی ہے ابی خالد کے غیر نے اعمش سے مثل روایت ابی خالد کے کہا ابوعیسیٰ نے ابومعاویہ وغیرہ نے اس حدیث کو اعمش سے روایت کیا ہے اُنے مسلم بطین سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہین ذکر کیا انھون نے اسمین واسطہ سلمہ بن کہیل کا اور نہ عطا کا اور نہ مجاہد کا **باب** کفارہ کے بیانمین **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبردی ہمکو عبثر نے اشعث سے اُسنے روایت کی ہے محمد سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مرجاوے اور اُسپر ہون روزے رمضان کے پس چاہیے کہ کھلایا جاوے اسکی طرف سے بدلے ہر دن کے ایک مسکین کہا ابوعیسیٰ نے کہ ہم ابن عمر کی حدیث کو نہین پہچانتے مرفوع مگر اسیوجہ سے اور صحیح ابن عمر سے موقوف ہے قول اُسکا اہل علم کو اُسمین اختلاف ہے سو بعضے کہتے ہین کہ میت کیطرف سے روزہ رکھا جاوے اور ساتھ اسی کے قائل ہین احمد اور اسحاق کہتے ہین کہ جب مرے پر روزہ نذر کا ہو تو اُسکی طرف سے روزہ رکھا جاوے اور اگر اُسپر رمضان کی قضا ہو تو اسکی طرف سے کھانا کھلایا جاوے[1] اور مالک اور سفیان اور شافعی کہتے ہین کہ کوئی کسی کیطرف سے روزہ نہ رکھے اور اشعث وہ بیٹا سوار کا ہے اور محمد وہ ابن عبدالرحمٰن بن ابی لیلی ہے **باب** جب روزے دار پر قے غلبہ کرے تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عبید محاربی نے اُسنے کہا خبردی ہمکو عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم نے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی ہے عطا بن یسار سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین[3] نہین توڑتین روزہ روزہ دار کا سینگی اور قے یعنے جو آپ سے آوے اور احتلام کہا ابوعیسیٰ نے کہ ابو سعید کی یہ حدیث محفوظ نہین اور تحقیق روایت کی عبداللہ بن زید بن اسلم اور عبدالعزیز بن محمد وغیرہ نے یہ حدیث زید بن اسلم سے مرسل اور نہین ذکر کیا انھون نے اسمین واسطہ ابوسعید کا اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف کیا جاتا ہے حدیث مین مین نے ابا داؤد سنجری سے سنا کہتا تھا مین نے احمد بن حنبل سے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کا حال پوچھا سو اُسنے کہا کہ اُسکے بھائی عبداللہ بن زید کا کچھ ڈر نہین اور مین نے محمد یعنے بخاری سے سنا کہ ذکر کرتے تھے علی بن عبداللہ سے کہ عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہے اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہے

---

[1] امام شافعی رح کے نزدیک کل مال سے لیا جاے خواہ مرنے نے وصیت کی ہو خواہ نہ کی ہو اور ابوحنیفہ رح کے نزدیک اگر وصیت کی ہو تو تہائی مال سے لیا جاوے ۱۲ [2] اور بدلے ہر دن کے دو دو سیر گیہون دے یا چار چار سیر جو یا قیمت اُنکی اور اسی قدر دیا جاوے بدلے ہر نماز کے ۱۲ [3] یہ مذہب امام ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی کا ہے اور یہی مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے اور ایک جماعت اصحاب سے کہ وہ سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن عمر اور زید بن ارقم اور ام سلمہ ہین اور امام احمد اور ایک جماعت علما کا یہ مذہب ہے کہ سینگی لگانیوالے اور لگوانیوالے دونون کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور جمہور کہتے ہین کہ مراد اس سے یہ ہے کہ قریب بافطار کے ہو جاتا ہے کھنچوانیوالا اسواسطے کہ ضعف کے اور کھینچنے والا اسواسطے کہ نہین امن ہین ہوتا اس سے کہ پہونچ جاوے کوئی چیز اُسکے پیٹ مین سبب جذب سینگی کے ۱۲

قال محمد ولا اروی عنه شیئا **باب** ماجاء فی من استقاء عمدا **حدثنا** علی بن حجر نا عیسی بن یونس عن هشام بن حسان عن ابن سیرین عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من ذرعه القیٔ فلیس علیه قضاء ومن استقاء عمدا فلیقض وفی الباب عن ابی الدرداء وثوبان وفضالة بن عبید **قال** ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن غریب لا نعرفه من حدیث هشام عن ابن سیرین عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم الا من حدیث عیسی بن یونس وقال محمد لا اراه محفوظا **قال** ابو عیسی وقد روی هذا الحدیث من غیر وجه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم ولا یصح اسناده وروی عن ابی الدرداء وثوبان وفضالة بن عبید ان النبی صلی الله علیه وسلم قاء فافطر وانما معنی هذا الحدیث ان النبی صلی الله علیه وسلم کان صائما متطوعا فقاء فضعف فافطر لذلك هکذا روی فی بعض الحدیث مفسرا والعمل عند اهل العلم علی حدیث ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم ان الصائم اذا ذرعه القیٔ فلا قضاء علیه واذا استقاء عمدا فلیقض وبه یقول الشافعی وسفیان الثوری واحمد واسحاق **باب** ماجاء فی الصائم یاکل ویشرب ناسیا **حدثنا** ابو سعید الاشج نا ابو خالد الاحمر عن حجاج عن قتادة عن ابن سیرین عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اکل او شرب ناسیا فلا یفطر فانما هو رزق رزقه الله **حدثنا** ابو سعید نا ابو اسامة عن عوف عن ابن سیرین وخلاس عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله او نحوه وفی الباب عن ابی سعید وام اسحاق الغنویة **قال** ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم وبه یقول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحاق وقال مالك بن انس اذا اکل فی رمضان ناسیا فعلیه القضاء والاول اصح **باب** ماجاء فی الافطار متعمدا **حدثنا** بندار نا یحیی بن سعید وعبد الرحمن بن مهدی قالا نا سفیان عن حبیب بن ابی ثابت نا ابو المطوس عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

امام بخاری نے کہا کہ مین اُس سے کچھ روایت نہین کرتا **باب** جو شخص جان بوجھکر قی لاوے یعنی اُنگلی وغیرہ حلق مین ڈال کر قصداً قے لاوے تو اُسکا کیا حکم ہی **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عیسٰی بن یونس نے ہشام بن حسّان سے اُسنے روایت کی ہی ابن سیرین سے اُسنے ابوہریرہ رضؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو قے غلبہ کرے یعنی آپ سے آجاوے تو اُسپر قضا نہین اور جو شخص قے لاوے قصداً تو چاہیئے کہ قضا کرے اور اس باب مین ابی الدردا اور ثوبان او فضالہ بن عبید سے بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث ابوہریرہ کی حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو حدیث سے ہشام کے ابن سیرین سے ابی ہریرہ رضؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر حدیث سے عیسٰی ابن یونس کے امام بخاری نے کہا کہ مین اسکو محفوظ نہین جانتا ہون **کہا** ابو عیسٰی نے اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہ حدیث کئی وجہ سے ابوہریرہ رضؓ سے اُسنے روایت کی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہین صحیح ہی اسناد اسکی اور روایت کی گئی ہی ابی الدردا اور ثوبان اور فضالہ بن عبید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی پس روزہ افطار کیا اور سوا اسکے نہین کہ معنی اس حدیث کا یہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزہ دار تھے نفلی روزے سے سو آپنے قے کی پس ضعیف ہو گئے سو افطار کیا واسطے اُسکے اسیطرح روایت کیگئی ہی بعض حدیثون مین مفصل طور سے اور عمل نزدیک اہل علم کے ابوہریرہ کی حدیث پر ہی جو نبی صلعم سے روایت ہی کہ جب روزہ دار کو قے غلبہ کرے تو اُسپر قضا نہین اور جب عمداً قے کرے تو چاہیئے کہ روزہ قضا کرے اور ساتھ اسی کے قائل ہین شافعی اور سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق **باب** اگر روزہ دار بھول کر کھالیوے اور پی لیوے تو اُسکا کیا حکم ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو خالد احمر نے حجاج سے اُسنے روایت کی ہی قتادہ سے اُسنے ابن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کھالیوے اور پی لیوے بھول کر تو روزہ نہین توڑتا پس سوائے اسکے نہین کہ وہ رزق ہی جو خدا نے اُسکو دیا ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو اسامہ نے عوف سے اُسنے روایت کی ہی ابن سیرین اور خلاس سے وہ روایت کرتے ہین ابوہریرہ سے اُسنے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور اس باب مین ابی سعید اور ام اسحٰق غنویہ سے بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے اور ساتھ اسی کے قائل ہین سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور مالک بن انس کہتے ہین کہ اگر رمضان مین بھول کر کھا جاوے تو اُسپر قضا ہی اور پہلا قول زیادہ صحیح ہی **باب** جان بوجھکر روزہ کھولنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے بندار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحیٰی بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے اُن دونون نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو المطوس نے باپ اپنے سے اُسنے روایت کی ہی ابوہریرہ رضؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

من افطر یوما من رمضان من غیر رخصة ولا مرض لم یقض عنه صوم الدهر کله وان صامه **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی هریرة حدیث لا نعرفه الا من هذا الوجه وسمعت محمدا یقول ابو المطوس اسمه یزید بن المطوس ولا اعرف له غیر هذا الحدیث

باب ماجاء فی کفارة الفطر فی رمضان **حدثنا** نصر بن علی الجهضمی وابو عمار المعنی واحد واللفظ لفظ ابی عمار قالا نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن حمید بن عبد الرحمن عن ابی هریرة قال اتاه رجل فقال یا رسول الله هلکت قال وما اهلکک قال وقعت علی امراتی فی رمضان قال هل تستطیع ان تعتق رقبة قال لا قال فهل تستطیع ان تصوم شهرین متتابعین قال لا قال فهل تستطیع ان تطعم ستین مسکینا قال لا قال اجلس فجلس فاتی النبی صلی الله علیه وسلم بعرق فیه تمر والعرق المکتل الضخم قال فتصدق به فقال ما بین لابتیها احد افقر منا قال فضحک النبی صلی الله علیه وسلم حتی بدت انیابه قال خذه فاطعمه اهلک وفی الباب عن ابن عمر وعائشة وعبد الله بن عمرو **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا الحدیث عند اهل العلم فی من افطر فی رمضان متعمدا من جماع واما من افطر متعمدا من اکل اوشرب فان اهل العلم قد اختلفوا فی ذلک فقال بعضهم علیه القضاء والکفارة وشبهوا الاکل والشرب بالجماع وهو قول سفیان الثوری وابن المبارک واسحاق وقال بعضهم علیه القضاء ولا کفارة علیه لانه انما ذکر عن النبی صلی الله علیه وسلم الکفارة فی الجماع ولم یذکر عنه فی الاکل والشرب وقالوا لا یشبه الاکل والشرب الجماع وهو قول الشافعی واحمد وقال الشافعی وقول النبی صلی الله علیه وسلم للرجل الذی افطر فتصدق علیه خذه فاطعمه اهلک یحتمل

کہ جو شخص روزہ توڑے قصداً ایک دن بھی رمضان سے بدون[1] رخصت کے اور بدون مرض کے نہین بدلا اتارتا اُس سے روزہ رکھنا تمام عمر کا اگرچہ روزے رکھے تمام عمر **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ ہم یہ حدیث ابی ہریرہ کی نہین پہچانتے مگر اسیوجہ سے اور مین نے محمد سے سنا کہ کہتا تھا کہ ابو المطوس کا نام یزید بن مطوس ہی مین نہین جانتا واسطے اُسکے سوائے اس حدیث کے

باب رمضان کے روزے توڑنیکے کفارہ کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی جہضمی اور ابو عمار نے معنی ایک ہین اور لفظ ابی عمار کا ہی اُن دونون نے کہا کہ خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے روایت کی ہے حمید بن عبد الرحمن سے اُسنے ابو ہریرہ رض سے کہ ایک مرد حضرت صلعم کے پاس آیا سو عرض کی کہ یا حضرت مین ہلاک ہوا یعنی بسبب گناہ کرنے کے فرمایا کس چیز نے تجکو ہلاک کیا کہا کہ گرا مین اپنی عورت پر اور جماع کیا رمضان مین فرمایا کیا طاقت رکھتا ہے تو کہ بردہ آزاد کرے اُسنے کہا نہین فرمایا پس کیا تو طاقت رکھتا ہو یہ کہ روزے رکھے توبے درپے اُسنے کہا کہ نہین فرمایا پس کیا طاقت رکھتا ہے تو کہ ساٹھ مسکینون کو کھانا کھلادے اُسنے کہا کہ نہین فرمایا بیٹھ جا سو بیٹھ گیا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک تھیلا لایا گیا کہ اُسمین کھجورین تھین اور عرق بڑے تھیلے کو کہتے ہین سو فرمایا پس للہ دے انکو سو اُسنے کہا کہ نہین درمیان دونون طرفون مدینے کے کوئی زیادہ محتاج ہمسے سو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے یہانتک کہ آپکی کچلیان ظاہر ہوئین فرمایا اسکو لیجا اور اپنے گھر والون کو کھلا اور اس باب مین ابن عمر اور عائشہ اور عبد اللہ بن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث ابو ہریرہ رض کی حسن صحیح ہی اور عمل اس حدیث پر ہی نزدیک اہل علم کے اُس شخص کے حق مین جو روزہ توڑے رمضان کا قصداً جماع سے اور جو شخص کہ روزہ توڑے جانکر کھانے یا پینے سے تو اہل علم کو اُسمین اختلاف ہی سو بعضے کہتے ہین کہ اُسپر قضا اور کفارہ دونون آتے ہین اور مشابہ کیا ہے اُنھون نے کھانے اور پینے کو ساتھ جماع کے اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحق کا۔ اور بعضے کہتے ہین کہ اُسپر قضا ہی اور کفارہ نہین اسواسطے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف جماع مین کفارہ منقول ہی کھانے اور پینے مین آپ سے کفارہ منقول نہین کہتے ہین کہ کھانا پینا جماع کے مانند نہین یہ قول شافعی اور احمد کا ہے شافعی نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا واسطے اُس شخص کے جسنے روزہ توڑا تھا اور اُسپر صدقہ کیا گیا کہ اُسکو پکڑ اور اپنے گھر والون کو کھلا کئی معنے کا احتمال ہے۔

[1] بدون رخصت کے یعنی بدون رخصت شرعی کے کہ سفر وغیرہ ہے اور مراد یہ ہے کہ ثواب روزے فرض کا اس درجہ تک ہی کہ روزہ نفل سے ہاتھ نہین آتا اگرچہ تمام عمر روزہ رکھے اور ابن حجر نے کہا کہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ اگر روزہ رمضان کا نہ رکھے اور پھر اُسکے بدلے تمام عمر روزہ رکھے تو کفایت نہین کرتا چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہی مذہب ہے اور اکثر علماء رحمہم اللہ کا یہ مذہب ہی کہ کفایت کرتا ہی ایک دن بدلے ایک دن کے یعنے فرض ادا ہو جاتا ہی اور اگر رکھ کر توڑے تو دو مہینے کے روزے کفایت کرینگے ۱۲

هذا معانی یحتمل ان یکون الکفارة علی من قدر علیها و هذا الرجل لم یقدر علی الکفارة فلما اعطاه النبی صلی الله علیه وسلم شیئا وملکه
قال الرجل ما احد افقر الیه منا فقال النبی صلی الله علیه وسلم خذه فاطعمه اهلك لان الکفارة انما یکون بعد الفضل عن قوته
واختار الشافعی لمن کان علی مثل هذا الحال ان یاکله وتکون الکفارة علیه دینا فمتی ملك یوما کفر **باب** ما جاء فی السواك للصائم
حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی نا سفیان عن عاصم بن عبید الله عن عبد الله بن عامر بن ربیعة عن ابیه قال
رایت النبی صلی الله علیه وسلم ما لا احصی یتسوك وهو صائم وفی الباب عن عائشة **قال** ابو عیسی حدیث عامر بن ربیعة
حدیث حسن والعمل علی هذا عند اهل العلم لا یرون بالسواك للصائم باسا الا ان بعض اهل العلم کرهوا السواك للصائم
بالعود الرطب وکرهوا له السواك اخر النهار ولم یر الشافعی بالسواك باسا اول النهار واخره وکره احمد واسحاق السواك اخر النهار
باب ما جاء فی الکحل للصائم **حدثنا** عبد الاعلی بن واصل نا الحسن بن عطیة نا ابو عاتکة عن انس بن مالك قال جاء رجل
الی النبی صلی الله علیه وسلم قال اشتکت عینی افاکتحل وانا صائم قال نعم وفی الباب عن ابی رافع **قال** ابو عیسی حدیث انس حدیث
اسناده لیس بالقوی ولا یصح عن النبی صلی الله علیه وسلم فی هذا الباب شیء وابو عاتکة یضعف واختلف اهل العلم فی الکحل للصائم

کہ کفارہ اُسپر واجب ہو جو اُس کی قدرت رکھے اور یہ مرد کفارہ پر قادر نہیں تھا سو جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو کوئی چیز دی اور
اُسکی ملک کر دی تو اُسنے کہا کہ ہمسے زیادہ کوئی محتاج نہیں سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو پکڑ لے اور اپنے اہل کو کھلا اسواسطے کہ کفارہ تو صرف واجب
اسوقت ہوتا ہی جب رزق قوت سے زیادہ ہو اور اختیار کیا ہی شافعی نے واسطے اُس شخص کے جو اس حال پر ہو کہ اسکو کھا لیوے[2] اور کفارہ اُسکے ذمہ[3] پر
قرض رہیگا سو جب مالک ہو تو کفارہ ادا کرے **باب** روزہ دار کو مسواک کرنی جائز ہی **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا اُسنے خبر دی ہمکو عبد الرحمن
بن مہدی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے عاصم عبید اللہ سے اُسنے روایت کی ہی اپنے باپ عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے اُسنے روایت کی ہی اپنے باپ سے
کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اسقدر کہ نہین گن سکتا مسواک کرتے تھے[4] اور وہ ہوتے روزہ سے اور اس باب مین عائشہ سے بھی روایت ہی **کہا**
ابو عیسیٰ نے کہ عامر بن ربیعہ کی یہ حدیث حسن ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے کہ روزہ دار کو مسواک سے کچھ گناہ نہین مگر بعض اہل علم کہتے ہین کہ روزہ دار
کو تر لکڑی سے مسواک کرنی مکروہ ہی اور دوپہر سے پیچھے بھی مسواک کرنی مکروہ ہی اور امام شافعیؒ کہتے ہین کہ مسواک سے کچھ ڈر نہین نہ دوپہر سے پہلے اور نہ پیچھے
اور مکروہ رکھا ہی احمد اور اسحاق نے مسواک کو پیچھے دوپہر کے **باب** روزہ دار کو آنکھ مین سرمہ لگانا جائز ہی **حدیث** بیان کی ہمسے عبد الاعلی بن
واصل نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حسن بن عطیہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عاتکہ نے انس بن مالک سے اُسنے کہا کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور
عرض کی کہ میری آنکھین دُکھتی ہین کیا مین سرمہ لگاؤن اور مین روزہ دار ہوں حضرت نے فرمایا کہ ہان لگالے اور اس باب مین ابی رافع سے بھی
روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث انس کی اسناد قوی نہین اور اس باب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز ثابت نہین اور ابو عاتکہ راوی
ضعیف ہی اور اختلاف کیا ہی اہل علم نے روزے دار کو سرمہ لگانے مین

---

[1] جو شخص رمضان مین قصداً روزہ توڑ ڈالے خواہ جماع سے خواہ کھانے پینے سے تو اُسپر کفارہ دینا آتا ہے اسی ترتیب مذکور سے کہ بردہ آزاد کرے یہ میسر نہو تو دو مہینے کے روزے
رکھے پے درپے یہ بھی نہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاوے یا دو دو سیر گیہون اور چار چار سیر جو وے یا دو وقت پیٹ بھر کے کھلاوے اور آنحضرتؐ نے جو اُس شخص کو
اجازت دی ہے تو اُسمین علما کو اختلاف ہی کہ اُسکے ذمہ سے کفارہ ادا ہوا یا نہین اکثر کہتے ہین کہ ادا ہو گیا اور یا اُسی کے ساتھ خاص تھا اور کو درست نہین اور بعضے کہتے ہین کہ
کفارہ اُسکے ذمہ پر رہا اسواسطے کہ کفارہ بالفعل واجب ہوتا اُسوقت ہی جب قوت اہل سے زیادہ بچے اور نہین تو ذمہ پر رہتا ہی جب مقدور ہو ادا کرے جیسا کہ متن مین مذکور ہے پس حضرت
نے اُسکو اجازت دی کہ بالفعل اسکو مقدور نہین تھا جب مقدور ہوگا ادا کریگا اور بعضے کہتے ہین کہ یہ حکم پہلے تھا اب منسوخ ہی واللہ اعلم بالصواب ۱۲ [2] یعنے احتمال ہے کہ حضرت
نے اُسکو بالفعل کفارہ ادا کرنا اسواسطے نہ فرمایا ہو کہ اسوقت اُسکا رزق قوت سے زیادہ نہین تھا پس یعنے اب اپنے اہل کو کھلا جب مقدور ہو ادا کرنا اور احتمال ہی کہ یہ حکم اُسی شخص
کے ساتھ خاص ہو اور احتمال ہی کہ یہ حکم منسوخ ہو پس باوجود ان احتمالات اور حدیث صریح کے اُس شخص کے قصے سے استدلال کرنا کفارہ کے ساقط ہونے پر صحیح نہین ۱۲ [3]
یہ حدیث دلیل ہی اُسپر کہ روزے دار کو مسواک کرنی درست ہی ہر وقت اور ہر طرح کی مسواک اور بہت حدیثین اسطرح کی آئی ہین اور علما کو اسمین اختلاف ہی امام مالک اور ابو حنیفہ جائز رکھتے ہین خواہ
دوپہر سے پہلے ہو یا پیچھے اور خواہ مسواک تر ہو یا خشک اور ابو یوسف کہتے ہین کہ تازی لکڑی سے مسواک کرنی مکروہ ہی ۱۲ ع [4] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ دار کو سرمہ لگانا درست ہی مکروہ نہین
اور یہ مذہب ہے اکثر علما کا اور یہی مذہب ہی امام ابو حنیفہ اور شافعی کا اگرچہ مزہ اُسکا حلق مین ظاہر ہو اور بعضے مکروہ کہتے ہین جیسا کہ متن مین مذکور ہوا اور امام مالک سے دو قول ہین ۱۲ ع

فكرهه بعضهم وهو قول سفيان الثوری وابن المبارك واحمد واسحاق ورخص بعض اهل العلم فی الكحل للصائم وهو قول الشافعی **باب** ماجاء فی القبلة للصائم **حدثنا** هناد وقتيبة قالا نا ابو الاحوص عن زياد بن علاقة عن عمرو بن ميمون عن عائشة ان النبی صلى الله عليه وسلم كان يقبل فی شهر الصوم وفی الباب عن عمر بن الخطاب وحفصة وابی سعيد وام سلمة وابن عباس وانس وابی هريرة **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح واختلف اهل العلم من اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم وغيرهم فی القبلة للصائم فرخص بعض اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم فی القبلة للشيخ ولم يرخصوا للشاب مخافة ان لا يسلم له صومه والمباشرة عندهم اشد وقد قال بعض اهل العلم القبلة تنقص الاجر ولا تفطر الصائم وراوا ان الصائم اذا ملك نفسه ان يقبل واذا لم يامن على نفسه ترك القبلة ليسلم له صومه وهو قول سفيان الثوری والشافعی **باب** ماجاء فی مباشرة الصائم **حدثنا** ابن ابی عمر نا وكيع نا اسرائيل عن ابی اسحاق عن ابی ميسرة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يباشرنی وهو صائم وكان املككم لاربه **حدثنا** هناد نا ابو معوية عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة والاسود عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل ويباشر وهو صائم وكان املككم لاربه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وابو ميسرة اسمه عمرو بن شرحبيل ومعنى لاربه يعنی لنفسه **باب** ماجاء لا صيام لمن لم يعزم من الليل **حدثنا** اسحاق بن منصور نا ابن ابی مريم نا يحيى بن ايوب عن عبد الله بن ابی بكر عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن ابيه عن حفصة عن النبی صلى الله عليه وسلم قال من لم يجمع الصيام قبل الفجر فلا صيام له **قال** ابو عيسى حديث حفصة حديث لا نعرفه مرفوعا الا من هذا الوجه وقد روى عن نافع عن ابن عمر قوله وهو اصح وانما معنى هذا عند بعض اهل العلم لا صيام لمن لم يجمع الصيام قبل طلوع الفجر فی رمضان او فی قضاء رمضان او فی صيام نذر اذا لم ينوه من الليل لم يجزه واما صيام التطوع فمباح له ان ينويه بعد ما اصبح وهو قول الشافعی واحمد واسحق

سو بعضے اُسکو مکروہ کہتے ہیں یہ قول سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا ہے اور بعض اہل علم نے روزہ دار کو سرمہ لگانیکی اجازت دی ہے۔ یہ قول شافعی کا ہے **باب** روزہ دار کو بوسہ لینے کا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد اور قتیبہ نے اُن دونوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو الاحوص نے زیاد بن علاقہ سے اُنسے روایت کی عمرو بن میمون سے اُنسے روایت کی عائشہؓ سے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے بوسہ لیتے مہینے رمضان میں یعنی روزہ سے اس باب میں عمر بن خطابؓ اور حفصہ اور ابی سعید اور ام سلمہ اور ابن عباس اور انس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ روزہ دار کو بوسہ لینا درست ہے یا نہیں سو بعض اصحاب نے اجازت دی ہے کہ بڈھے مرد کو بوسہ لینا درست ہے اور اُنھوں نے جوان کو اجازت نہیں دی اس خوف سے کہ اُسکا روزہ سلامت نرہے اور مباشرت اُنکے نزدیک زیادہ تر سخت ہے بوسہ سے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ بوسے سے ثواب کم ہوجاتا ہے لیکن روزہ کو نہیں توڑتا اور کہتے ہیں کہ اگر روزہ دار اپنے دل پر قابو رکھتا ہے تو بوسہ لینا درست ہے اور اپنے دل پر قابو نہ رکھتا ہو تو بوسہ کو ترک کرے تاکہ روزہ اُسکا سلامت رہے یہ قول سفیان ثوری اور شافعی کا ہے **باب** روزہ دار کو مباشرت کرنیکا کیا حکم ہے یعنے مرد کو اپنی عورت کے بدن سے بدن لگانا درست ہے یا نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسرائیل نے ابی اسحق سے اُسنے روایت کی ہے ابی میسرہ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مباشرت کرتے مجھسے اور آپ روزے سے ہوتے اور تھے حضرت بہت قادر تمسے واسطے حاجت اپنی کے یعنے شہوت کے با امن میں تھے جماع سے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی ہے ابراہیم نے اُسنے علقمہ اور اسود سے اُنھوں نے روایت کی ہے عائشہؓ سے اُسنے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے اور بدن سے بدن لگاتے اور ہوتے روزے سے اور تھے زیادہ قابو رکھنے والے تمسے واسطے نفس اپنے کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو میسرہ کا نام عمرو بن شرحبیل ہے اور معنے اربہ کا یہ ہے کہ واسطے نفس اپنے کے یعنے اپنے نفس پر زیادہ تر قابو رکھتے تھے **باب** جو رات کو روزہ کی نیت نکرے اُسکا روزہ درست نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے اسحق بن منصور نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن ابی مریم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن ایوب نے عبد اللہ بن ابی بکر سے اُسنے روایت کی ہے ابن شہاب سے اُسنے سالم بن عبد اللہ سے اُسنے حفصہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ جو کوئی فجر سے پہلے روزے کی نیت نکرے اُسکا روزہ درست نہیں **کہا** ابو عیسیٰ نے حفصہ کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی طریق سے اور روایت کی گئی ہے نافع سے اُسنے ابن عمر سے قول اُسکا اور یہی زیادہ تر صحیح ہے یعنی اُسکا موقوف ہونا زیادہ صحیح ہے اور سوا اسکے نہیں کہ معنی اسکا نزدیک اہل علم کے یہ ہے کہ جو کوئی فجر سے پہلے روزہ کی نیت نکرے تو روزہ اسکا درست نہیں خواہ روزہ رمضان کا ہو خواہ قضا رمضان کا خواہ نذر کا ہو جب رات سے نیت نکرے تو وہ روزہ اس کیلئے کافی نہیں اور اگر نفلی روزہ ہو تو فجر سے پیچھے بھی نیت کرنی درست ہے اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا

ف ١ امام ابو حنیفہ اور اکثر علما کا یہ مذہب ہے کہ اگر جماع اور انزال سے امن ہو تو روزہ دار کو بوسہ لینا درست ہے ورنہ نہیں اور موطا محمد میں ہے کہ اس سے باز رہنا افضل ہے اور شافعی کہتے ہیں کہ اگر بوسہ سے

[illegible]

باب ماجاء فی افطار الصائم المتطوع **حدثنا** قتیبۃ نا ابو الاحوص عن سماك بن حرب عن ابن ام ھانی عن ام ھانی قالت کنت قاعدۃ عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی بشراب فشرب منہ ثم ناولنی فشربت منہ فقلت انی اذنبت فاستغفرلی قال وما ذاك قالت کنت صائمۃ فافطرت فقال امن قضاء کنت تقضینہ قالت لا قال فلا یضرك وفی الباب عن ابی سعید وعائشۃ حدیث ام ھانی فی اسنادہ مقال والعمل علیہ عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم ان الصائم المتطوع اذا افطر فلا قضاء علیہ الا ان یحب ان یقضیہ وھو قول سفیان الثوری واحمد واسحق والشافعی **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد نا شعبۃ قال کنت اسمع سماك بن حرب یقول احد بنی ام ھانی حدثنی فلقیت انا افضلھم وکان اسمہ جعدۃ وکانت ام ھانی جدتہ فحدثنی عن جدتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیھا فدعی بشراب فشرب ثم ناولھا فشربت فقالت یارسول اللہ اما انی کنت صائمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصائم المتطوع امین نفسہ ان شاء صام وان شاء افطر قال شعبۃ قلت لہ انت سمعت ھذا من ام ھانی قال لا اخبرنی ابو صالح واھلنا عن ام ھانی وروی حماد بن سلمۃ ھذا الحدیث عن سماك فقال عن ھارون ابن بنت ام ھانی عن ام ھانی وروایۃ شعبۃ احسن ھکذا حدثنا محمود بن غیلان عن ابی داؤد فقال امین نفسہ وحدثنا غیر محمود عن ابی داؤد فقال امیر نفسہ او امین نفسہ علی الشك وھکذا روی من غیر وجہ عن شعبۃ امیرا وامین نفسہ علی الشك **حدثنا** ھناد نا وکیع عن طلحۃ بن یحیی عن عمتہ عائشۃ بنت طلحۃ عن عائشۃ ام المؤمنین قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال ھل عندکم شئ قالت قلت لا قال فانی صائم

باب نفلی روزہ دار کو روزہ کھولنا درست ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے اُسنے ابن ام ہانی سے اُسنے ام ہانی سے کہا کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی تھی سو آپ کے پاس شربت لایا گیا سو آپ نے اُس سے پیا پھر مجکو دیا سو اُس سے مین نے پیا سو مین نے عرض کی کہ مقرر مین نے گناہ کیا سو آپ میرے واسطے بخشش مانگیے آپ نے فرمایا وہ کیا ہے مین نے کہا مین روزہ دار تھی سو مین نے روزہ توڑ ڈالا حضرتؐ نے فرمایا کیا قضا روزہ تھا جسکو تو قضا کرتی تھی اُسنے کہا نہین فرمایا سو تجکو کچھ ضرر نہین دیگا۔ اور اس باب مین ابی سعید اور عائشہ رضؓ سے بھی روایت ہے اور ام ہانی کی حدیث کی اسناد مین کلام ہے اور عمل اُسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ اگر نفلی روزہ دار روزہ توڑ ڈالے تو اُسپر قضا نہین مگر یہ کہ پسند رکھے اُسکے قضا کرنے کو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق اور شافعی کا **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے اُسنے کہا مین سنتا تھا اور سماک بن حرب کہتا تھا کہ ام ہانی کی اولاد سے کسی نے مجکو حدیث بیان کی سو مین اُنکے افضل کو ملا اور نام اُنکا جعدہ تھا اور ام ہانی اُنکی دادی تھی سو اُسنے مجکو اپنی دادی سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس پاس آئے سو آپنے شربت منگایا اور پیا پھر اُسکو دیا سو اُسنے پیا پھر اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ خبردار ہو کہ مقرر مین روزے دار تھی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نفلی روزے دار اپنی جان کا امین اور مختار ہے اگر چاہے تو روزہ رکھے اور اگر چاہے تو توڑ ڈالے شعبہ کہتا ہے کہ مین نے اُس سے کہا کہ کیا تو نے ام ہانی سے یہ حدیث سُنی ہے اُسنے کہا نہین خبر دی مجھکو ابو صالح نے اور ہمارے گھر والون نے اُم ہانی سے اور روایت کی ہے حماد بن سلمہ نے یہ حدیث سماک سے اور اُسنے روایت کی ہارون سے جو نواسہ ہے ام ہانی کا اُسنے ام ہانی سے اور روایت شعبہ کی اچھی ہے اسی طرح حدیث بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے ابی داؤد سے سو کہا کہ اپنے نفس کا امین ہے اور حدیث بیان کی ہم سے محمود کے غیر نے ابی داؤد سے سو کہا کہ اپنے نفس کا امیر اور مختار ہے یا امین ہے ساتھ شک کے اور اسی طرح روایت کی گئی ہے کئی طرح پر شعبہ سے ساتھ شک کے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے طلحہ بن یحیٰی سے اُسنے روایت کی ہے اپنی پھوپھی سے اُسنے عائشہ بنت طلحہ سے اُسنے عائشہ ام المومنین سے کہا اُستے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے پس فرمایا آپ نے کیا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے کہا عائشہ رضؓ نے مین نے کہا کہ نہین فرمایا آپنے کہ پس مین روزہ دار ہون

حدثنا محمود بن غيلان نا بشر بن السري عن سفيان عن طلحة بن يحيى عن عائشة بنت طلحة عن عائشة ام المؤمنين قالت ان كان النبي صلى الله عليه وسلم ياتيني فيقول اعندك غداء فاقول لا فيقول اني صائم قالت فاتاني يوما فقلت يا رسول الله انه قد اهديت لنا هدية قال وما هي قلت حيس قال اما اني اصبحت صائما قالت ثم اكل **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن

باب ما جاء في ايجاب القضاء عليه **حدثنا** احمد بن منيع نا كثير بن هشام نا جعفر بن برقان عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت كنت انا وحفصة صائمتين فعرض لنا طعام اشتهيناه فاكلنا منه فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فبدرتني اليه حفصة وكانت ابنة ابيها فقالت يا رسول الله انا كنا صائمتين فعرض لنا طعام اشتهيناه فاكلنا منه قال اقضيا يوما آخر مكانه **قال** ابو عيسى وروى صالح بن ابي الاخضر ومحمد بن ابي حفصة هذا الحديث عن الزهري عن عروة عن عائشة مثل هذا وروى مالك بن انس ومعمر وعبيد الله بن عمر وزياد بن سعد وغير واحد من الحفاظ عن الزهري عن عائشة رض مرسلا ولم يذكروا فيه عن عروة وهذا اصح لانه روي عن ابن جريج قال سألت الزهري فقلت احدثك عروة عن عائشة قال لم اسمع من عروة في هذا شيئا ولكن سمعت في خلافة سليمن بن عبد الملك من ناس عن بعض من سال عائشة عن هذا الحديث **حدثنا** بهذا علي بن عيسى بن يزيد البغدادي نا روح بن عبادة عن ابن جريج فذكر الحديث وقد ذهب قوم من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم الى هذا الحديث فراوا عليه القضاء اذا افطر وهو قول مالك بن انس

حدیث بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن سری نے سفیان سے اُسنے طلحہ بن یحیی سے اُسنے عائشہ بنت طلحہ سے اُسنے حضرت عائشہ ام المومنین سے اُسنے کہا کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آتے تھے پس پوچھتے کہ کیا تیرے پاس کچھ کھانا ہے سو میں کہتی کہ نہیں سو فرماتے کہ میں روزہ دار ہوں یعنے میں نے نیت روزہ کی کر لی ہو کہا پھر ایک روز میرے پاس آئے میں نے عرض کی کہ یا حضرت ہمکو کچھ ہدیہ بھیجا گیا ہے فرمایا وہ کیا ہے میں نے کہا حیس (ایک قسم کا کھانا ہوتا ہے بطور حلوے کے جو گھی اور پنیر وغیرہ سے بنایا جاتا ہی) فرمایا خبردار ہو کہ مقرر میں صبح کو روزہ دار تھا کہا عائشہ نے پھر آپ نے اُس سے کھایا کہا ابو عیسی نے کہ یہ حدیث حسن ہی **باب** اگر نفلی روزہ توڑے تو اُسکی قضا واجب ہی **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو کثیر بن ہشام نے اُس نے کہا خبر دی ہمکو جعفر بن برقان نے زہری سے اُسنے روایت کی ہے عروہ سے اُسنے روایت کی ہی عائشہ رض سے کہ اُسنے کہا کہ میں اور حفصہ دونوں روزہ دار تھیں سو ہمارے سامنے کھانا لایا گیا جسکی ہمنے خواہش کی سو ہمنے اُس سے کھایا سو حضرت[1] تشریف لائے سو حفصہ نے آپکی طرف مجھسے جلدی کی یعنے مجھسے پہلے حضرتؐ سے کہدیا۔ اور تھی بیٹی اپنے باپ کی (یعنی اپنے باپ کی طرح تھی) سو اُسنے کہا کہ یا حضرت ہم روزہ دار تھیں سو سامنے لایا گیا ہمارے کھانا جسکی ہم خواہش رکھتے تھے سو ہمنے اُس سے کھایا فرمایا آپ نے کہ تم اُسکے بدلے ایک دن قضا کرو کہا ابو عیسی نے اور روایت کی ہی صالح بن ابی اخضر اور محمد بن ابی حفصہ نے یہ حدیث زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ رض سے مثل اُسکے اور روایت کی ہی مالک بن انس اور معمر اور عبید اللہ بن عمر اور زیاد بن سعد وغیرہ بہت حفاظ نے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ رض سے مرسل اور نہیں ذکر کیا انھوں نے اُسمیں واسطہ عروہ کا اور یہ زیادہ صحیح ہے اسلیئے کہ ابن جریج سے روایت ہے کہ میں نے زہری سے پوچھا کہ کیا تجھکو عروہ نے عائشہ سے حدیث بیان کی ہی اُسنے کہا میں نے عروہ سے اس باب میں کوئی چیز نہیں سُنی لیکن میں نے سلیمان بن عبد الملک کی خلافت میں بعض لوگوں سے سُنا وہ روایت کرتے تھے اُس شخص سے جسنے عائشہ رض سے یہ حدیث پوچھی **حدیث** بیان کی ہمسے ساتھ اسکے علی بن عیسی بن یزید بغدادی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو روح بن عبادہ نے ابن جریج سے۔ پس ذکر کی ساری حدیث اور تحقیق گئی ہو ایک قوم اہل علم کی حضرت کے اصحاب وغیرہم سے طرف اس حدیث کے سو کہتے ہیں کہ اگر کوئی نفلی روزہ توڑے تو اُسپر قضا آتی ہو اور یہی قول ہو مالک بن انس کا۔

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ افطار کرنا روزہ نفلی کا جائز ہو اور یہی مذہب ہو اکثر علماء رحمہم اللہ کا۔ اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ واجب ہو تمام کرنا اُسکا اور نہیں جائز ہے کھولنا اُسکا مگر ساتھ عذر ضیافت کے۔ اور واجب ہے قضا اُسکی اگر افطار کرے۔ پس اس حدیث میں تاویل کرتے ہیں کہ یہ افطار بسبب کسی عذر کے تھا مگر قول امام ابو حنیفہ رح کو ترجیح ہو۔ چنانچہ ترمذی نے عدم افطار روزہ نفلی کے واسطے باب باندھا ہو ۱۲ واللہ اعلم ۱۲

باب ماجاء فی وصال شعبان برمضان **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مهدی عن سفیان عن منصور عن سالم بن ابی الجعد عن ابی سلمة عن ام سلمة قالت ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شہرین متتابعین الا شعبان ورمضان وفی الباب عن عائشة **قال** ابو عیسیٰ حدیث ام سلمة حدیث حسن وقد روی ہذا الحدیث ایضا عن ابی سلمة عن عائشة انہا قالت ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی شہر اکثر صیاما منہ فی شعبان کان یصومہ الا قلیلا بل کان یصومہ کلہ **حدثنا** بذلک ہناد نا عبدة عن محمد بن عمرو نا ابو سلمة عن عائشة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذلک وروی سالم ابو النضر وغیر واحد ہذا الحدیث عن ابی سلمة عن عائشة نحو روایة محمد بن عمرو وروی عن ابن المبارک انہ قال فی ہذا الحدیث وہو جائز فی کلام العرب اذا صام اکثر الشہر ان یقال صام الشہر کلہ ویقال قام فلان لیلة اجمع ولعلہ تعشی واشتغل ببعض امرہ کان ابن المبارک قد رای کلا الحدیثین متفقین یقول انما معنی ہذا الحدیث انہ کان یصوم اکثر الشہر

باب ماجاء فی کراہیة الصوم فی نصف الباقی من شعبان لحال رمضان **حدثنا** قتیبة نا عبد العزیز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیہ عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بقی نصف من شعبان فلا تصوموا **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی ہریرة حدیث حسن صحیح لا نعرفہ الا من ہذا الوجہ علی ہذا اللفظ ومعنی ہذا الحدیث عند بعض اہل العلم ان یکون الرجل مفطرا فاذا بقی شیء من شعبان اخذ فی الصوم لحال شہر رمضان وقد روی عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما یشبہ قولہ وہذا حیث قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

باب شعبان کے مہینے کو رمضان کے ساتھ ملانے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے بندار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمن بن مہدی نے سفیان سے اُسنے روایت کی ہو منصور سے اُسنے سالم بن ابی الجعد سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ام سلمہ سے اُسنے کہا کہ مین نے حضرت کو نہین دیکھا کہ روزے رکھے ہون دو مہینے کے پے درپے مگر شعبان اور رمضان کے[1] اور اس باب مین عائشہ رضؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ام سلمہ کی حدیث حسن ہے اور نیز روایت کی گئی ہو یہ حدیث ابی سلمہ سے اُسنے روایت کی ہو عائشہ رضؓ سے اُسنے کہا کہ نہین دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ سلم کو کسی مہینے مین کہ بہت روزہ رکھتے ہون وہ بہ نسبت[2] شعبان کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شعبان مین روزے کم نہ رکھتے تھے بلکہ تمام شعبان روزے رکھتے تھے **حدیث** بیان کی ہمسے ساتھ اسکے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ نے محمد بن عمرو سے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو سلمہ نے عائشہ رضؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اسکے اور روایت کی ہو سالم ابو النضر اور کئی ایک لوگون نے یہ حدیث ابی سلمہ سے اُسنے روایت کی ہے عائشہ رضؓ سے مثل روایت محمد بن عمرو کے اور روایت کی گئی ہے ابن مبارک سے کہ اُسنے اس حدیث کی تفسیر مین کہا۔ اور یہ بات جائز ہو عرب کے کلام مین کہ جب کوئی مہینے سے اکثر دن روزے رکھے تو جائز ہو کہ کہا جاوے کہ اُسنے تمام[3] مہینے روزے رکھے اور کہا جاتا ہو کہ فلان آدمی تمام رات کھڑا ہوا اور امید ہو کہ اُسنے رات کا کھانا کھایا ہوگا او ربعض کام مین مشغول ہوا ہوگا گویا ابن مبارک کہتا ہے کہ دونون حدیثین موافق ہین مخالف نہین کہتا ہو معنی اس حدیث کے یہ ہین کہ اکثر مہینے روزے رکھتے تھے **باب** رمضان کی پیشوائی کے واسطے شعبان کے پچھلے نصف مین روزہ رکھنا مکروہ ہو **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمن سے اُسنے روایت کی ہو اپنے باپ سے اُسنے ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شعبان سے نصف مہینا باقی رہے تو پھر کوئی روزہ نہ رکھو **کہا** ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ رضؓ کی حدیث حسن صحیح ہو نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اسطریق سے اسی لفظ پر اور معنی اس حدیث کے نزدیک بعض اہل علم کے یہ ہین کہ آدمی اول شعبان سے کوئی روزہ نہ رکھے سو جب شعبان سے کچھ دن باقی رہین تو رمضان کی پیشوائی کے واسطے روزہ رکھنا شروع کرے (پس یہ منع ہو) اور تحقیق روایت کی گئی ہو ابی ہریرہ رضؓ سے اُسنے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ چیز جو مشابہ ہو قول اس بعض کو اور یہ حدیث ہے جس جگہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

[1] یعنے شعبان مین اتنے روزے رکھتے کہ اور مہینون مین اتنے نہ رکھتے ۱۲ [2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعبان کے مہینے کو رمضان کے ساتھ جوڑنا جائز ہو بشرطیکہ ہمیشہ شعبان مین روزہ رکھنے کی عادت ہو اور جو محض رمضان کی تعظیم اور پیشوائی کے واسطے روزہ رکھے تو اُسکو درست نہین ۱۲ [3] یعنے ایک حدیث مین لفظ کل کا آیا ہو اور دوسری مین لفظ اکثر کا آیا ہو تو مراد کل سے اکثر ہو پس اس سے دونون حدیثون مین تطبیق حاصل ہو ۱۲

لا تقدموا شهر رمضان بصيام الا ان يوافق ذلك صوما كان يصومه احدكم وقد دل فى هذا الحديث انما الكراهية على من يتعمد الصيام لحال رمضان **باب** ماجاء فى ليلة النصف من شعبان **حدثنا** احمد بن منيع نا يزيد بن هارون نا الحجاج بن ارطاة عن يحيى بن ابى كثير عن عروة عن عائشة قالت فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة فخرجت فاذا هو بالبقيع فقال اكنت تخافين ان يحيف الله عليك ورسوله قلت يا رسول الله ظننت انك اتيت بعض نسائك فقال ان الله تبارك وتعالى ينزل ليلة النصف من شعبان الى سماء الدنيا فيغفر لاكثر من عدد شعر غنم كلب وفى الباب عن ابى بكر الصديق **قال** ابو عيسى حديث عائشة لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث الحجاج وسمعت محمدا يقول يضعف هذا الحديث وقال يحيى بن ابى كثير لم يسمع من عروة قال محمد والحجاج لم يسمع من يحيى بن ابى كثير **باب** ماجاء فى صوم المحرم **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن ابى بشر عن حميد بن عبد الرحمن الحميرى عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الصيام بعد صيام شهر رمضان شهر الله المحرم **قال** ابو عيسى حديث ابى هريرة حديث حسن **حدثنا** على بن حجر قال نا على بن مسهر عن عبد الرحمن بن اسحاق عن نعمان بن سعد عن على قال ساله رجل فقال اى شهر تامرنى ان اصوم بعد شهر رمضان فقال له ما سمعت احدا يسال عن هذا الا رجلا سمعته يسال رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا قاعد عنده فقال يا رسول الله اى شهر تامرنى ان اصوم بعد شهر رمضان قال ان كنت صائما بعد شهر رمضان فصم المحرم فانه شهر الله فيه يوم تاب الله فيه على قوم ويتوب فيه على قوم اخرين **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب

کرو پیشوائی کرو مہینے رمضان کی ساتھ روزے کے مگر یہ کہ موافق پڑ جاوے یہ روزہ اُس روزے کے جسکو کوئی ہمیشہ رکھا کرتا ہو۔ اور تحقیق اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ یہ کراہت صرف اُس شخص کیواسطے ہی جو رمضان کی پیشوائی کے واسطے قصداً روزہ رکھے **باب** مہینے شعبان کی پندرہوین رات کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حجاج بن ارطاۃ نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ رضؓ سے اُسنے کہا کہ مین نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گم کیا سو مین نکلی سو اچانک آپ بقیع (مدینے کے قبرستان کا نام ہی) مین تھے سو فرمایا کیا تو نے خوف کیا تھا کہ خدا اور اُسکا رسول تجھپر ظلم کرے مین نے عرض کی کہ یا حضرت مین نے گمان کیا تھا کہ آپ اپنی کسی اور بیوی کے پاس چلے گئے ہین سو فرمایا کہ خدا با برکت اور بلند نزول فرماتا ہی شعبان کی پندرھوین رات مین طرف آسمان دنیا کے پس بخشتا ہی لوگون کو زیادہ تر گنتی بالون بکریان کلبؔ کی سی - اور اس باب مین ابوبکر صدیق سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسی نے کہ عائشہ رضؓ کی حدیث کو ہم نہین پہچانتے مگر اسی طریق سے یعنی حجاج کی حدیث سے اور مین نے بخاری سے سُنا کہتے تھے کہ حجاج ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین اور کہا کہ یحیی بن ابی کثیر نے عروہ سے نہین سُنا اور بخاری نے کہا کہ حجاج نے یحیی بن ابی کثیر سے نہین سُنا **باب** مہینے محرم کے روزے کے بیان مین **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے ابی بشر سے اُسنے حمید بن عبدالرحمن حمیدی سے اُسنے ابو ہریرہ رضؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت افضل روزے بعد روزے رمضان کے روزہ مہینا اللہ کا ہی کہ محرم ہی کہا ابو عیسی نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن ہی **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو علی بن مسہر نے عبدالرحمن بن اسحاق سے اُسنے روایت کی ہی نعمان بن سعد سے اُسنے علی مرتضٰی سے کہ کسی مرد نے اس سے پوچھا کہ کون مہینا ہی کہ آپ مجھے حکم کرتے ہین کہ مین اسمین روزہ رکھون بعد مہینے رمضان کے سو علی نے کہا کہ مین نے کسی کو نہین سُنا کہ اُسنے اس سے سوال کیا ہو مگر ایک مرد کو سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتا تھا اور مین آپ کے پاس بیٹھا تھا سو اُسنے کہا کہ یا حضرت آپ مجھکو کس مہینہ کا حکم کرتے ہین کہ مین اسمین روزے رکھون بعد مہینے رمضان کے فرمایا اگر تو روزہ رکھنے والا ہو بعد مہینے رمضان کے تو محرم کا روزہ رکھ کہ وہ اللہ کا مہینا ہے اسمین ایک دن ہی جسمین اللہ نے توبہ قبول کی ایک قوم کی اور توبہ قبول کریگا اسمین ایک اور قوم کی کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن غریب ہی

سلہ اس سے معلوم ہوا کہ شعبان کی پندرہوین رات کی بڑی فضیلت ہے کہ اسمین بیشمار آدمی بخشے جاتے ہین اسمین چراغ جلانے یا آتشبازی چھوڑنی حرام ہے ۱۲ سلہ بکریان کلب کی - کلب عرب مین ایک قبیلہ کا نام ہی بکریون کی کثرت اور زیادتی مین باعتبار اور قبیلہ کے شہرت رکھتا ہے ۱۲ سلہ ایک قوم سے مراد بنی اسرائیل یعنے قوم موسٰی علیہ الصلوۃ والسلام کی ہی کہ خداوند تعالی نے فرعون کے عذاب سے اُسکو نجات دی ۱۲ منہ مدظلہ -

باب ماجاء فی صوم یوم الجمعة **حدثنا** القاسم بن دینار نا عبید الله بن موسیٰ وطلق بن غنام عن شیبان عن عاصم عن زر عن عبد الله قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصوم من غرة کل شهر ثلثة ایام وقل ما کان یفطر یوم الجمعة وفی الباب عن ابن عمر وابی هریرة **قال** ابو عیسیٰ حدیث عبد الله حدیث حسن غریب وقد استحب قوم من اهل العلم صیام یوم الجمعة وانما یکره ان یصوم یوم الجمعة لا یصوم قبله ولا بعده قال وروی شعبة عن عاصم هذا الحدیث ولم یرفعه

باب ماجاء فی کراهیة صوم یوم الجمعة وحده **حدثنا** هناد نا ابو معٰویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یصوم احدکم یوم الجمعة الا ان یصوم قبله او یصوم بعده وفی الباب عن علی وجابر وجنادة الازدی وجویریة وانس وعبد الله بن عمرو **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم یکرهون ان یختص یوم الجمعة بصیام ولا یصوم قبله ولا بعده وبه یقول احمد واسحاق

باب ماجاء فی صوم یوم السبت **حدثنا** حمید بن مسعدة نا سفیان بن حبیب عن ثور بن یزید عن خالد بن معدان عن عبد الله بن بسر عن اخته ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تصوموا یوم السبت الا فیما افترض علیکم فان لم یجد احدکم الا لحاء عنبة او عود شجرة فلیمضغه **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن ومعنی الکراهیة فی هذا ان یختص الرجل یوم السبت بصیام لان الیهود یعظمون یوم السبت

باب ماجاء فی صوم یوم الاثنین والخمیس **حدثنا** ابو حفص عمرو بن علی الفلاس نا عبد الله بن داؤد

باب جمعہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قاسم بن دینار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبید اللہ بن موسیٰ نے اور طلق بن غنام نے شیبان سے اُسنے روایت کی ہی عاصم سے اُسنے ذر سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے اُسنے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے یعنی کبھی اول مہینے سے تین دن اور کم تھے کہ افطار کرتے دن جمعہ کے اور اس باب میں ابن عمر اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ عبد اللہ بن مسعود کی یہ حدیث حسن غریب ہی اور اہل علم کی ایک جماعت کے نزدیک جمعہ کے دن روزہ رکھنا مستحب ہی اور مکروہ تو اس صورت میں ہے کہ روزہ رکھے دن جمعہ کے اور نہ روزہ رکھے پہلے اس سے اور نہ پیچھے اُس سے کہا اور روایت کی ہی یہ حدیث شعبہ نے عاصم سے اور نہیں مرفوع کیا اُسکو

باب تنہا جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی ہی ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ روزہ رکھے[1] ایک تمہارا دن جمعہ کے مگر اسطرح کہ روزہ رکھے پہلے اس سے یا پیچھے اس سے اور اس باب میں علی اور جابر اور جنادہ ازدی اور جویریہ اور انس اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے مکروہ رکھتے ہیں یہ کہ خاص کرے کوئی شخص دن جمعہ کا ساتھ روزے کے نہ روزہ رکھے پہلے اُس سے اور نہ پیچھے اُس سے اور ساتھ اسیکے قایل ہی احمد اور اسحاق

باب ہفتے کے دن روزہ رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن حبیب نے ثور بن یزید سے اُسنے روایت کی ہی خالد بن معدان سے اُسنے عبد اللہ بن بسر سے اُسنے روایت کی ہی اپنی بہن سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ روزہ رکھو تم دن[2] ہفتے کے یعنی اکیلا مگر اس صورت میں کہ فرض کیا جاوے تم پر پس اگر نہ پاوے ایک تمہارا اگر پوست انگور کا یا لکڑی درخت کی پس چاہیے کہ چباوے[3] اُسکو **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی اور وجہ کراہیت کی اسمیں یہ ہی کہ خاص کرے آدمی دن ہفتے کو ساتھ روزے کے اسواسطے کہ یہود ہفتے کے دن کی تعظیم کرتے ہیں

باب پیر اور جمعرات کے دن روزے رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابو حفص عمرو بن علی فلاس نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن داؤد نے۔

[1] جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے اسواسطے منع کیا ہی کہ آدمی کو ضعف لاحق نہو جاوے، جو جمعہ کے وظائف سے مانع ہو اسی کو اختیار کیا ہے نووی نے اور بعضے کہتے ہیں کہ علت نہی کی ترک موافقت یہود کی ہو ایک دن میں یعنے ایک دن کو خاص مت کرو جیسے کہ یہود نے ہفتے کو خاص کیا ہی ۱۲ [2] یہ نہی صرف اُس صورت میں ہی جب کہ ہفتے کا تنہا روزہ رکھے اسمیں مطلق روزہ رکھنا منع نہیں۔ اور داعی طرف اسکے مخالفت یہود کی ہی۔ اور جمہور کہتے ہیں کہ نہی ہفتہ اور جمعہ کے تنہا روزہ رکھنے کی تنزیہی ہے تحریمی نہیں ۱۲ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب [3] یعنے اگر ہفتے کا روزہ رکھا ہو تو افطار کرے اگر افطار کی چیز نہ پاوے تو انگور کے پوست یا لکڑی سے روزہ توڑ ڈالے اس سے معلوم ہوا کہ نہی تحریمی ہی۔ واللہ اعلم۔

عن ثور بن یزید عن خالد بن معدان عن ربیعۃ الجرشی عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتحری صوم الاثنین والخمیس وفی الباب عن حفصۃ وابی قتادۃ واسامۃ بن زید **قال** ابو عیسیٰ حدیث عائشۃ حدیث حسن غریب من ہذا الوجہ **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو احمد ومعٰویۃ بن ہشام قالا نا سفیان عن منصور عن خثیمۃ عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من شہر السبت والاحد والاثنین ومن الشہر الاٰخر الثلاثاء والاربعاء والخمیس **قال** ابو عیسیٰ ہٰذا حدیث حسن وروی عبد الرحمٰن بن مہدی ہٰذا الحدیث عن سفیان ولم یرفعہ **حدثنا** محمد بن یحیی نا ابو عاصم عن محمد بن رفاعۃ عن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تعرض الاعمال یوم الاثنین والخمیس فاحب ان یعرض عملی وانا صائم **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی ہریرۃ فی ہذا الباب حدیث حسن غریب **باب** ماجاء فی صوم الاربعاء والخمیس **حدثنا** الحسین بن محمد الجریری ومحمد بن مدویۃ قالا نا عبید اللہ بن موسیٰ نا ہارون بن سلمان عن عبید اللہ المسلم القرشی عن ابیہ قال سألت او سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صیام الدہر فقال ان لاہلک علیک حقا ثم قال صم رمضان والذی یلیہ وکل اربعاء وخمیس فاذا انت قد صمت الدہر وافطرت وفی الباب عن عائشۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث مسلم القرشی حدیث غریب وروی بعضہم عن ہارون بن سلمان عن مسلم بن عبید اللہ عن ابیہ **باب** ماجاء فی فضل صوم یوم عرفۃ **حدثنا** قتیبۃ واحمد بن عبدۃ الضبی قالا نا حماد بن زید عن غیلان بن جریر عن عبد اللہ بن معبد الزمانی عن ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صیام یوم عرفۃ انی احتسب علی اللہ ان یکفر السنۃ التی بعدہ والسنۃ التی قبلہ وفی الباب عن ابی سعید

ثور بن یزید سے اُسنے روایت کی ہی خالد بن معدان سے اُسنے ربیعہ جرشی سے اُنہنے عائشہ سے اُسنے کہا تھے نبی صلعم قصد کرتے روزے پیر اور جمعرات کا اور اس باب مین حفصہ اور ابی قتادہ اور اسامہ بن زید سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث عائشہ کی حسن غریب ہی اس طریق سے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو احمد اور معاویہ بن ہشام نے اُنھون نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے منصور سے اُسنے روایت کی ہی خثیمہ سے اُسنے عائشہ رض سے اُسنے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے کسی مہینے مین ہفتے اور اتوار اور پیر کو اور کسی مہینے مین منگل اور بدھ اور جمعرات کو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی اور عبد الرحمٰن بن مہدی نے یہ حدیث سفیان سے روایت کی ہی اور اسکو مرفوع نہین کیا **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عاصم نے محمد بن رفاعہ سے اُسنے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی ہی ابو ہریرہ رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرض کیے جاتے ہین عمل یعنی درگاہ رب العزت مین دن پیر اور جمعرات کے سو مین دوست رکھتا ہون یہ کہ عرض کئے جاوین عمل میرے اور مین روزے سے ہون کہا ابو عیسیٰ نے کہ ابو ہریرہ رض کی حدیث اس باب مین حسن غریب ہی **باب** بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے حسین بن محمد جریری نے اور محمد بن مدویہ نے اُنھون نے کہا خبر دی ہمکو عبید اللہ بن موسیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہارون بن سلمان نے عبید اللہ بن مسلم قرشی سے اُسنے روایت کی ہی اپنے باپ سے اُسنے کہا کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا حضرت پوچھے گئے تمام عمر روزہ رکھنے سے سو فرمایا کہ واسطے اہل تیرے کے تجھپر حق ہی پھر فرمایا روزے رکھ رمضان کے اور اُس مہینے کے جو اُسکے ساتھ متصل ہی یعنی شوال کے چھ روزے اور ہر بدھ اور جمعرات کو پس اُس وقت تو نے روزے رکھے ہمیشہ اور اس باب مین عائشہ سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے مسلم قرشی کی یہ حدیث حسن غریب ہی اور روایت کی ہے بعض نے ہارون بن سلمان سے اُسنے مسلم بن عبید اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے **باب** عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ اور احمد بن عبدہ ضبی نے اُن دونون نے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے غیلان بن جریر سے اُسنے روایت کی ہی عبد اللہ بن معبد زمانی سے اُسنے روایت کی ہو ابی قتادہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرفے کے دن روزہ رکھنا امید رکھتا ہون خدا سے کہ اُتار ڈالے گناہ اُس برس کے جو اُس سے پیچھے ہے۔ اور اُس برس کے جو اُس سے پہلے ہو[1] اور اس باب مین ابی سعید سے بھی روایت ہے۔

[1] اگر کوئی کہے کہ پچھلے سال کے گناہ کسطرح معاف کئے جاوینگے حالانکہ ابھی اُسپر کوئی گناہ نہین سو جواب اُسکا یہ ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ خدائے تعالےٰ اُسکو گناہ سے محفوظ رکھیگا یا اُسکو اسقدر ثواب ملیگا کہ اگر گناہ ہون تو بخشے جاوینگے ۱۲۔

قال ابو عیسیٰ حدیث ابی قتادة حدیث حسن وقد استحب اهل العلم صیام یوم عرفة الا بعرفة **باب** ماجاء فی کراهیة صوم یوم عرفة بعرفة **حدثنا** احمد بن منیع نا اسمٰعیل بن علیة نا ایوب عن عکرمة عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم افطر بعرفة وارسلت الیه ام الفضل بلبن فشرب وفی الباب عن ابی هریرة وابن عمر وام الفضل **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وقد روی عن ابن عمر قال حججت مع النبی صلی الله علیه وسلم فلم یصمه یعنی یوم عرفة ومع ابی بکر فلم یصمه ومع عمر فلم یصمه والعمل علی هٰذا عند اکثر اهل العلم یستحبون الافطار بعرفة لیتقوی به الرجل علی الدعاء وقد صام بعض اهل العلم یوم عرفة بعرفة **حدثنا** احمد بن منیع وعلی بن حجر قالا نا سفیان بن عیینة واسمٰعیل بن ابراهیم عن ابن ابی نجیح عن ابیه قال سئل ابن عمر عن صوم یوم عرفة قال حججت مع النبی صلی الله علیه وسلم فلم یصمه ومع ابی بکر فلم یصمه ومع عمر فلم یصمه ومع عثمان فلم یصمه وانا لا اصومه ولا امر به ولا انهی عنه **قال** ابو عیسیٰ هٰذا حدیث حسن وابو نجیح اسمه یسار وقد سمع من ابن عمر وقد روی هٰذا الحدیث ایضا عن ابن ابی نجیح عن ابیه عن رجل عن ابن عمر **باب** ماجاء فی الحث علی صوم یوم عاشوراء **حدثنا** قتیبة واحمد بن عبدة الضبی قالا نا حماد بن زید عن غیلان بن جریر عن عبد الله بن معبد الزمانی عن ابی قتادة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال صیام یوم عاشوراء انی احتسب علی الله ان یکفر السنة التی قبله وفی الباب عن علی ومحمد بن صیفی وسلمة بن الاکوع وهند بن اسماء وابن عباس والربیع بنت معوذ بن عفراء وعبد الرحمٰن بن سلمة الخزاعی عن عمه وعبد الله بن الزبیر ذکروا عن النبی صلی الله علیه وسلم انه حث علی صیام یوم عاشوراء **قال** ابو عیسیٰ لا نعلم فی شئ من الروایات انه قال صیام یوم عاشوراء کفارة سنة الا فی حدیث ابی قتادة وبحدیث ابی قتادة یقول احمد واسحاق **باب** ماجاء فی الرخصة فی ترک صوم یوم عاشوراء

کہا ابو عیسیٰ نے کہ ابو قتادہ کی یہ حدیث حسن ہی اور اہل علم کہتے ہین کہ عرفہ کے دن روزہ رکھنا مستحب ہی مگر عرفات مین اُسدن روزہ رکھنا منع ہی **باب** عرفہ کے دن عرفات مین روزہ رکھنا مکروہ ہی **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن علیہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ایوب نے عکرمہ سے اُسنے روایت کی ہی ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن روزہ افطار کیا اور ام الفضل نے آپکے پاس دودھ بھیجا سو آپنے پیا اور اس باب مین ابو ہریرہ اور ابن عمر اور ام الفضل سے بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کی گئی ابن عمر سے اُسنے کہا کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا سو آپنے عرفہ کے دن روزہ نہ رکھا اور حج کیا ساتھ ابی بکرؓ کے سو اُنہنے بھی اُسدن روزہ نہ رکھا اور حج کیا ساتھ عمرؓ کے سو اُنہنے بھی اُسدن روزہ نہ رکھا اور عمل اُسپر ہی نزدیک اکثر اہل علم کے کہتے ہین کہ عرفات مین روزہ افطار کرنا مستحب ہی تاکہ قوت حاصل کرے مرد ساتھ اُسکے دعا پر اور بعض اہل علم نے عرفہ کے دن عرفات مین روزہ رکھا ہی **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع اور علی بن حجر نے اُن دونون نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے اور اسمٰعیل بن ابراہیم نے ابن ابی نجیح سے اُسنے روایت کی ہی اپنے باپ سے اُسنے کہا سوال کئے گئے ابن عمر روزہ رکھنے سے دن عرفہ کے اُسنے کہا کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا سو آپ نے اُسکا روزہ نہین رکھا اور ساتھ ابی بکر رضی اللہ عنہ کے سو اُسنے بھی اُسدن روزہ نہین رکھا اور ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سو اُنہنے بھی اُسدن روزہ نہین رکھا اور مین بھی روزہ رکھتا ہون اور نہ اُسکا حکم کرتا ہون اور نہ اُس سے منع کرتا ہون **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی اور ابو نجیح کا نام یسار ہی اور اُسنے سنا ہی ابن عمر سے اور تحقیق روایت کیگئی ہی نیز یہ حدیث ابن ابی نجیح سے اُسنے روایت کی ہی اپنے باپ سے اُسنے ایک مرد سے اُسنے ابن عمر سے **باب** عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کی ترغیب دینا **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ اور احمد بن عبدہ ضبی نے اُن دونون نے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے غیلان بن جریر سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن معبد زمانی سے اُسنے ابی قتادہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عاشورہ[1] کے دن روزہ رکھنا امید رکھتا ہون خدا سے کہ اُتار ڈالے گناہ اُس سال کے جو اُس سے پہلے ہی اور اس باب مین علی اور محمد بن صیفی اور سلمہ بن اکوع اور ہند بن اسما اور ابن عباس اور ربیع بنت معوذ بن عفرا اور عبد الرحمٰن بن سلمہ خزاعی اپنے چچا سے اور عبد اللہ بن زبیر سے بھی روایت ہی ذکر کیا اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے عاشورے کے روزے کی ترغیب دی **کہا** ابو عیسیٰ نے ہم نہین پہچانتے بیچ کسی چیز کے روایتون سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عاشورے کا روزہ ایک سال کے گناہ اُتار ڈالتا ہی مگر ابی قتادہ کی حدیث مین اور ساتھ اسی حدیث کے قائل ہے احمد اور اسحاق **باب** عاشورے کے دن روزہ ترک کرنا جائز ہی

[1] اسلئے کہ بسبب ہنود کے وہان کے افعال مین قصور واقع ہوگا ۱۲ ؏ ۲ امام محمد نے موطا مین لکھا ہی کہ رمضان کے فرض ہونیسے پہلے عاشورے کا روزہ فرض تھا سو جب روزہ رمضان کا

حدثنا ھارون بن اسحٰق الھمدانی نا عبدۃ بن سلیمان عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت کان عاشوراء یوم تصومہ قریش فی الجاھلیۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصومہ فلما قدم المدینۃ صامہ وامر الناس بصیامہ فلما افترض رمضان کان رمضان ھو الفریضۃ وترک عاشوراء فمن شاء صامہ ومن شاء ترکہ وفی الباب عن ابن مسعود وقیس بن سعد وجابر بن سمرۃ وابن عمر ومعٰویۃ **قال** ابوعیسٰی والعمل علی ھذا عند اھل العلم علی حدیث عائشۃ وھو حدیث صحیح لایرون صیام عاشوراء واجبا الا من رغب فی صیامہ لما ذکر فیہ من الفضل **باب** ماجاء فی عاشوراء ای یوم ھو **حدثنا** ھناد وابوکریب قالا نا وکیع عن حاجب بن عمر عن الحکم بن الاعرج قال انتھیت الی ابن عباس وھو متوسد رداءہ فی زمزم فقلت اخبرنی عن یوم عاشوراء ای یوم اصومہ فقال اذا رایت ھلال المحرم فاعدد ثم اصبح من یوم التاسع صائما قال قلت اھکذا کان یصومہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم **حدثنا** قتیبۃ نا عبدالوارث بن یونس عن الحسن عن ابن عباس قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصوم عاشوراء یوم العاشر **قال** ابوعیسٰی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وقد اختلف اھل العلم فی یوم عاشوراء فقال بعضھم یوم التاسع وقال بعضھم یوم العاشر وروی عن ابن عباس انہ قال صوموا التاسع والعاشر وخالفوا الیھود وبھذا الحدیث یقول الشافعی واحمد واسحاق **باب** ماجاء فی صیام العشر **حدثنا** ھناد نا ابومعٰویۃ عن الاعمش عن ابراھیم عن الاسود عن عائشۃ قالت ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم صائما فی العشر قط **قال** ابوعیسٰی ھکذا روی غیر واحد عن الاعمش عن ابراھیم عن الاسود عن عائشۃ وروی الثوری وغیرہ ھذا الحدیث عن منصور عن ابراھیم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یر صائما فی العشر وروی ابوالاحوص

حدیث بیان کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے کہا کہ تھا عاشورہ ایک دن کہ روزہ رکھا کرتے تھے اُسدن قریش جاہلیت مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُسدن روزہ رکھتے تھے سو جب آپ مدینے مین تشریف لائے تو عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور لوگون کو اُسکے رکھنے کا حکم دیا پس جب فرض کیا گیا رمضان تھا رمضان وہی فرض[۱] اور چھوڑا گیا روزہ عاشورے کا سو جو شخص چاہے اُسکا روزہ رکھے اور جو چاہے ترک کرے اور اس باب مین ابن مسعود اور قیس بن سعد اور جابر بن سمرہ اور ابن عمر اور معاویہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے کہ عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے یعنے اوپر حدیث عائشہ کے اور وہ حدیث صحیح ہے کہتے ہین کہ عاشورے کا روزہ واجب نہین مگر جو رغبت کرے اُسکے روزے مین واسطے اُسکے جو ذکر کیا ہے اُسمین فضیلت سے **باب** عاشورے کا بیان اور عاشورہ کس دن ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد اور ابو کریب نے اُن دونون نے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے حاجب بن عمر سے اُسنے روایت کی ہے حکم بن اعرج سے اُسنے کہا کہ مین ابن عباس کے پاس گیا اور وہ تکیہ لگانے والے تھے چادر اپنی سے زمزم مین سو مین نے کہا کہ آپ مجھکو عاشورے کے دن سے خبر دو کہ وہ کون دن ہے تاکہ مین روزہ رکھون سو کہا کہ جب محرم کا چاند دیکھتا ہون تو دن گنتا ہون پھر صبح کرتا ہون نوین دن کو روزے سے مین نے کہا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسدن اسی طرح روزہ رکھتے تھے اُسنے کہا ہان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدالوارث بن یونس نے حسن سے اُسنے روایت کی ہے ابن عباس رض سے اُسنے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے دن روزہ کا حکم کیا یعنے دسوین دن کو کہا ابو عیسٰی نے ابن عباس رض کی یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کو عاشورے کے دن مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ نوان دن ہے اور بعضے کہتے ہین کہ دسوان دن ہے اور ابن عباس رض سے مروی ہے کہ روزہ رکھو نوین کو اور دسوین کو مخالفت کرو یہود سے اور ساتھ اسی کے قائل ہین شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** عشرۂ ذی الحجہ کے روزے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی ہے ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ سے اُسنے کہا کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ذی الحجہ کے عشرہ مین کبھی روزہ دار نہین دیکھا کہا ابو عیسٰی نے اسی طرح روایت کی ہے بہت لوگون نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ رض سے اور روایت کی ہے ثوری وغیرہ نے یہ حدیث منصور سے اُسنے ابراہیم سے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین دیکھے گئے روزے سے عشرہ ذی الحجہ مین اور روایت کی ہے ابوالاحوص نے۔

[۱] یعنے جب رمضان کا روزہ فرض ہوا تو رمضان کے سوا کوئی روزہ فرض نہ رہا اور عاشورے کی فرضیت منسوخ ہو گئی ۱۲ منہ محرم کے روزے تین درجہ ہین افضل یہ ہے کہ دسوین کو روزہ رکھے اور ایک دن اُس سے پہلے اور ایک دن اُس سے پیچھے اور دوسرا یہ ہے کہ نوین اور دسوین کو روزہ رکھے اور تیسرا یہ ہے کہ فقط دسوین کو روزہ رکھے ۱۲ لمؤلفہ

عن منصور عن ابراهیم عن عائشة ولم یذکر فیه عن الاسود وقد اختلفوا علی منصور فی الحدیث ورواية الاعمش اصح واوصل اسنادا قال سمعت ابابکر محمد بن ابان یقول سمعت وکیعا یقول الاعمش احفظ لاسناد ابراهیم من منصور

باب ماجاء فی العمل فی ایام العشر **حدثنا** هناد نا ابو معوٰیة عن الاعمش عن مسلم وهو ابن ابی عمران البطین عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من ایام العمل الصالح فیهن احب الی الله من هذه الایام العشر فقالوا یا رسول الله ولا الجهاد فی سبیل الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا الجهاد فی سبیل الله الا رجل خرج بنفسه وماله فلم یرجع من ذلك بشیء وفی الباب عن ابن عمر وابی هریرة وعبد الله بن عمرو وجابر **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عباس حدیث حسن غریب صحیح **حدثنا** ابو بکر بن نافع البصری نا مسعود بن واصل عن نهاس بن قهم عن قتادة عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ما من ایام احب الی الله ان یتعبد له فیها من عشر ذی الحجة یعدل صیام کل یوم منها صیام سنة وقیام کل لیلة منها بقیام لیلة القدر **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث مسعود بن واصل عن النهاس وسالت محمدا عن هذا الحدیث فلم یعرفه من غیر هذا الوجه مثل هذا وقال قد روی عن قتادة عن سعید بن المسیب عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلا شیء من هذا **باب** ما جاء فی صیام ستة ایام من شوال **حدثنا** احمد بن منیع نا ابو معوٰیة نا سعد بن سعید عن عمر بن ثابت عن ابی ایوب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صام رمضان ثم اتبعه بست من شوال فذلك صیام الدهر وفی الباب عن جابر وابی هریرة وثوبان **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی ایوب حدیث حسن صحیح

منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے عائشہ رضؓ سے اور نہین ذکر کیا اسمین واسطہ اسود کا اور اختلاف کیا ہی رواۃ نے اس حدیث مین منصور پر اور اعمش کی روایت زیادہ صحیح ہی اور موصول زیادہ ہی اسناد مین کہا سنا مین نے ابابکر محمد بن ابان سے کہتے تھے سنا مین نے وکیع سے کہتا تھا کہ اعمش زیادہ تر یاد رکھنے والا ہی اسناد ابراہیم کی منصور سے **باب** عشرہ ذی الحجہ مین عمل کرنیکا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی ہی مسلم سے اور وہ ابن ابی عمران بن لطین کا بیٹا ہی اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہین کہ عمل نیک اُسمین خدا کے نزدیک بہت پیارا ہو عشرہ ذی الحجہ کے دنون سے سو لوگون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا خدا کی راہ مین لڑنا بھی انکے برابر نہین فرمایا خدا کی راہ مین لڑنا بھی انکے برابر نہین مگر وہ مرد جو نکلا ساتھ جان اپنی کے اور مال اپنے کے سو اُنمین سے کسی چیز کیساتھ نہ پھرا یعنے خدا کی راہ مین شہید ہوگیا۔ اور اس باب مین ابن عمر اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور جابر سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباسؓ کی حدیث حسن غریب صحیح ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ابو بکر بن نافع بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مسعود بن واصل نے نہاس بن قہم سے اُسنے روایت کی ہی قتادہ سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دن ایسے نہین جنمین عبادت کرنی اللہ کو بہت پیاری ہو عشرہ ذیحجہ سے کہ ہر دن کا روزہ اُنسے برابر ہی ساتھ روزے ایک سال کے اور ہر رات کی عبادت اُنسے برابر ہی ساتھ عبادت شب قدر کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث سے ابن مسعود بن واصل کے نہاس سے اور مین نے بخاری سے یہ حدیث پوچھی تو وہ اُسکو نہین پہچانتا تھا سوائے اسوجہ کے مثل اسکے اور کہا کہ تحقیق روایت کی گئی ہی قتادہ سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل کوئی چیز اس سے **باب** شوال کے مہینے سے چھ روزے رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہؓ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سعد بن سعید نے اُسنے روایت کی ہی عمر بن ثابت سے اُسنے ابی ایوب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی رمضان کے روزے رکھے پھر اُسکے پیچھے چھ روزے رکھے شوال کے مہینے سے پس یہ برابر ہی ہمیشہ روزہ رکھنے کے اور اس باب مین جابر اور ابی ہریرہ اور ثوبان سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے ابی ایوب کی حدیث حسن صحیح ہی

لـه بہت حدیثون سے بھی ثابت ہو چکا ہی کہ ان دنون مین روزہ رکھنے کی بڑی فضیلت ہے اور حضرت کا روزہ رکھنا بھی انمین ثابت ہو چکا ہی پس عائشہ رضؓ کی حدیث اسکے مخالف نہین اسلیے کہ اُسنے عدم رویت بیان کی ہی اور شاید کہ اوسکو حضرت کے اس روزے پر اطلاع نہین یا کوئی مانع ہو گا اور اگر کوئی نذر مانے کہ مین سال کے افضل دنون مین روزہ رکھونگا تو یہی دن متعین ہونگے اور اگر کوئی سب دنون سے افضل دن کا روزہ مانے تو عرفہ متعین ہوگا اور اگر ہفتے کا افضل مانے تو جمعہ متعین ہوگا اور مختار یہ ہو کہ ذی الحجہ کے دس دن افضل ہین کہ اُسمین عرفہ کا دن ہی اور عشرہ رمضان کا افضل ہی کہ اُسمین شب قدر ہی ۱۲ سـه یعنے سال کے دنون سے اور یہ شاید اسواسطے ہی کہ ہر نیکی کا بدلہ دس نیکیان ہین سو مہینہ رمضان کا قائم مقام دس مہینون کا ہی اور چھ دن قائم مقام دو مہینے کے ہوئے ۱۲ واللہ اعلم۔

وقد استحب قوم صیام ستۃ من شوال لھذا الحدیث وقال ابن المبارک ھو حسن مثل صیام ثلاثۃ ایام من کل شھر قال ابن المبارک ویروی فی بعض الحدیث ویلحق ھذا الصیام برمضان واختار ابن المبارک ان یکون ستۃ ایام من اول الشھر وقد روی عن ابن المبارک انہ قال ان صام ستۃ ایام من شوال متفرقا فھو جائز **قال** ابو عیسی وقد روی عبد العزیز بن محمد عن صفوان بن سلیم وسعد بن سعید ھذا الحدیث عن عمر بن ثابت عن ابی ایوب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا وروی شعبۃ عن ورقاء بن عمر عن سعد بن سعید ھذا الحدیث وسعد بن سعید ھو اخو یحیی بن سعید الانصاری وقد تکلم بعض اھل الحدیث فی سعد بن سعید من قبل حفظہ **باب** ماجاء فی صوم ثلثۃ من کل شھر **حدثنا** قتیبۃ نا ابو عوانۃ عن سماک بن حرب عن ابی الربیع عن ابی ھریرۃ قال عھد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ ان لا انام الا علی وتر وصوم ثلثۃ ایام من کل شھر وان اصلی الضحی **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد انبانا شعبۃ عن الاعمش قال سمعت یحیی بن بسام یحدث عن موسی بن طلحۃ قال سمعت اباذر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر اذا صمت من الشھر ثلثۃ ایام فصم ثلث عشرۃ واربع عشرۃ وخمس عشرۃ وفی الباب عن ابی قتادۃ وعبد اللہ بن عمرو وقرۃ بن ایاس المزنی وعبد اللہ بن مسعود وابی عقرب وابن عباس وعائشۃ وقتادۃ بن ملحان وعثمان بن ابی العاص وجریر **قال** ابو عیسی حدیث ابی ذر حدیث حسن وقد روی فی بعض الحدیث ان من صام ثلاثۃ ایام من کل شھر کان کمن صام الدھر **حدثنا** ھناد نا ابو معویۃ عن عاصم الاحول عن ابی عثمان عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام من کل شھر ثلثۃ ایام فذلک صیام الدھر فانزل اللہ تبارک وتعالی تصدیق ذلک فی کتابہ من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا الیوم بعشرۃ ایام **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن **قال** ابو عیسی وقد روی شعبۃ ھذا الحدیث عن ابی شمر وابی التیاح عن ابی عثمان وقال عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور ایک جماعت کہتی ہے کہ شوال کے چھ روزے رکھنے مستحب ہیں واسطے اس حدیث کے اور ابن مبارک نے کہا کہ وہ بہتر ہیں مثل روزہ تین دنون کے ہر مہینے سے اور ابن مبارک نے کہا کہ بعض حدیثون میں مروی ہی کہ یہ روزے رمضان کیساتھ ملحق ہین اور اختیار کیا ہی ابن مبارک نے کہ یہ چھ روزے مہینے کے اول سے رکھے جاوین ۔ اور ابن مبارک سے یہ بھی مروی ہی کہ اگر شوال سے چھ روزے متفرق رکھے تو یہ بھی جائز ہی **کہا** ابو عیسی نے اور تحقیق روایت کی ہی عبد العزیز بن محمد نے صفوان بن سلیم اور سعد بن سعید سے یہ حدیث عمرو بن ثابت سے اُسنے روایت کی ہو ابی ایوب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اور روایت کی ہی شعبہ نے ورقا بن عمر سے اُسنے سعد بن سعید سے یہ حدیث اور سعد بن سعید یحیی بن سعید انصاری کا بھائی ہی اور بعض اہل حدیث نے سعد بن سعید مین کلام کیا ہی اُسکے حفظ کیوجہ سے یعنے اُسکی یاداشت اچھی نہین **باب** ہر مہینے سے تین روزے رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے سماک بن حرب سے اُسنے روایت کی ہی ابی ربیع سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے عہد لیا تھا تین کامون کا ایک یہ کہ نہ خواب کروںین مگر وتر پڑھکے دوسرا یہ کہ روزے تین دن کے ہر مہینہ مین رکھون تیسرا یہ کہ نماز پڑھون چاشت کی **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے اعمش سے اُسنے کہا سُنا مین نے یحیی بن بسام سے حدیث بیان کرتا تھا موسی بن طلحہ سے اُسنے کہا سُنا مین نے اباذر سے کہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای ابوذر جسوقت کہ روزہ رکھا چاہتا ہی تو مہینے سے تین دن پس روزہ رکھ تیرھوین اور چودھوین اور پندرھوین کو اور اس باب مین ابی قتادہ اور عبد اللہ بن عمرو اور قرہ بن ایاس مزنی اور عبد اللہ بن مسعود اور ابی عقرب اور ابن عباس اور عائشہ اور قتادہ بن ملحان اور عثمان بن ابی العاص اور جریر سے بھی روایت ہو **کہا** ابو عیسی نے ابوذر کی حدیث حسن ہی اور بعض حدیث مین یہ مروی ہی کہ جو روزہ رکھے تین دن ہر مہینے سے ہوگا مانند اُس شخص کے جو روزہ رکھے ہمیشہ **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے عاصم احول سے اُسنے روایت کی ہی ابی عثمان سے اُسنے ابی ذر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی روزہ رکھے تین دن ہر مہینے سے تو یہ برابر ہی ہمیشہ روزہ رکھنے کے سو خدا با برکت اور بلند نے اُتاری تصدیق اُسکی اپنی کتاب مین کہ جو کوئی ایک نیکی لاوے تو اُسکو اُسکے بدلے دس گنا ثواب ملیگا ایکدن برابر دس دن کے ہو **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہی اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہ حدیث شعبہ سے اُسنے روایت کی ہو ابی شمر اور ابی التیاح سے اُسنے ابی عثمان سے اور کہا ابو ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

---

[1] جس شخص کو پچھلی رات مین جاگنے کی امید نہو اُسکو مستحب ہی کہ وتر پڑھکر سوئے اور جسکو اُمید ہو اُسکے لیے افضل ہو کہ پچھلی رات وتر پڑھے اور شاید ابوہریرہ علم حدیث مین مشغول

حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داؤد نا شعبة عن یزید الرشك قال سمعت معاذة قالت قلت لعائشة اکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصوم ثلثة ایام من کل شهر قالت نعم قلت من ایه کان یصوم قالت کان لا یبالی من ایه صام قال ابو عیسیٰ هٰذا حدیث حسن صحیح قال و یزید الرشك هو یزید الضبعی وهو یزید القاسم وهو القسام والرشك هو القسام فی لغة اهل البصرة باب ماجاء فی فضل الصوم حدثنا عمران بن موسی القزاز البصری نا عبد الوارث بن سعید نا علی بن زید عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ربکم یقول کل حسنة بعشر امثالها الی سبع مائة ضعف والصوم لی وانا اجزی به والصوم جنة من النار ولخلوف فم الصائم اطیب عند الله من ریح المسك وان جهل علی احدکم جاهل وهو صائم فلیقل انی صائم وفی الباب عن معاذ بن جبل وسهل بن سعد وکعب بن عجرة وسلامة بن قیصر وبشیر بن الخصاصیة واسم بشیر زحم بن معبد والخصاصیة هی امه قال ابو عیسیٰ وحدیث ابی هریرة حدیث حسن غریب من هٰذا الوجه حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر العقدی عن هشام بن سعد عن ابی حازم عن سهل بن سعد عن النبی صلی الله علیه وسلم قال فی الجنة باب یدعی الریان یدعی له الصائمون فمن کان من الصائمین دخله ومن دخله لم یظمأ ابدا قال ابو عیسیٰ هٰذا حدیث حسن صحیح غریب حدثنا قتیبة نا عبد العزیز بن محمد عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم للصائم فرحتان فرحة حین یفطر وفرحة حین یلقی ربه قال ابو عیسیٰ هٰذا حدیث حسن صحیح باب ماجاء فی صوم الدهر حدثنا قتیبة واحمد بن عبدة الضبی قالا نا حماد بن زید عن غیلان بن جریر عن عبد الله بن معبد عن ابی قتادة قال قیل یا رسول الله کیف بمن صام الدهر قال لا صام ولا افطر او لم یصم ولم یفطر

حدیث بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے یزید رشک سے اُسنے کہا سنا مین نے معاذہ سے اُسنے کہا کہ مین نے عائشہ سے کہا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے تین دن ہر مہینے سے اُسنے کہا ہان مین نے کہا کس دن سے روزہ رکھتے تھے اُسنے کہا نہ پرواہ کرتے تھے کہ کس دن سے روزہ رکھین[1] کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور کہا کہ یزید رشک وہ یزید ضبعی ہی اور وہ یزید قاسم اور قسام ہی اور اہل بصرہ کی لغت مین رشک قسام کو کہتے ہین باب روزہ کی فضیلت کا بیان حدیث بیان کی ہمسے عمران بن موسیٰ قزاز بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الوارث بن سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو علی بن زید نے سعید بن مسیب سے اُسنے روایت کی ابو ہریرہ رضی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق رب تمہارا فرماتا ہی کہ ہر نیکی کے دس گنا ثواب بلکہ سات سو تک اور روزہ خاص میرے لیے ہی اور مین ہی اسکا بدلا[2] دونگا اور روزہ ڈھال ہی گناہ سے اور البتہ بو منہہ روزہ دار کی خوشتر ہی نزدیک اللہ کے بو مشک سے اور اگر جہالت کرے ایک تمہارے پر کوئی جاہل یعنے بُرا کہے گالی دیوے تو چاہیئے کہ کہے کہ مین روزہ دار ہون[3] اور اس باب مین معاذ بن جبل اور سہل بن سعد اور کعب بن عجرہ اور سلامہ بن قیصر اور بشیر بن خصاصیہ سے بھی روایت ہی اور نام بشیر کا زحم بن معبد ہی اور خصاصیہ اُسکی مان ہی کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن غریب ہی اسطرق سے حدیث بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عامر عقدی نے ہشام بن سعد سے اُسنے روایت کی ابی حازم سے اُسنے سہل بن سعد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت مین ایک دروازہ ہی کہا جاتا ہی اُسکو ریان اُسکے لیئے روزہ دارون کو بلایا جاویگا سو جو کوئی روزہ دارون سے ہوگا وہ اُسمین داخل ہوگا اور جو اُسمین داخل ہوگا وہ کبھی پیاسا نہوگا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد العزیز بن محمد نے سہل بن ابی صالح سے اُسنے روایت کی ہی اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ دار کے لیئے دو خوشیان ہین ایک خوشی نزدیک افطار کرنے روزے کے اور ایک خوشی وقت ملاقات رب اپنے کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی باب تمام عمر روزے رکھنے کے بیان مین حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ اور احمد بن عبدہ ضبی نے اُنھون نے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے غیلان بن جریر سے اُسنے روایت کی ہی عبد اللہ بن معبد سے اُس نے ابی قتادہ سے اُسنے کہا کہ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا حضرت کسطرح ہی وہ شخص جو ہمیشہ روزہ رکھے فرمایا نہ اُسنے روزہ رکھا اور نہ افطار کیا

[1] یعنے کوئی دن مقرر نہ کرتے تھے جسدن چاہتے روزہ رکھتے ۱۲ [2] یعنے اُسکا بدلا مین ہی جانتا ہون یعنی ثواب اُسکا بے نہایت ہی کہ مقدار اُسکا سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا اور یہ فضیلت روزہ کی دو سبب سے ہی ایک یہ کہ روزہ پوشیدہ ہوتا ہی لوگون سے بخلاف تمام عبادتون کے کہ وہ ایسی نہین پس یہ ریا سے خالص ہی دوسرے روزے مین نفس کشی ہی اور بھوک اور پیاس سے صبر کرنا پڑتا ہی اور یہ اور عبادتون مین حاصل نہین ہی [3] اُسکے معنے مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ یہ بد دعا ہی واسطے اُسکے تاکہ ایسے فعل سے باز آوے ظاہر یہ اخبار ہے کہ اُسکا روزہ ظاہر نہین اور باطن مین ص

وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو وعبد اللہ بن الشخیر وعمران بن حصین وابی موسیٰ **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی قتادۃ حدیث حسن وقد کرہ قوم من اھل العلم صیام الدھر وقالوا انما یکون صیام الدھر اذا لم یفطر یوم الفطر ویوم الاضحی وایام التشریق فمن افطر فی ھذہ الایام فقد خرج من حد الکراھیۃ ولا یکون قد صام الدھر کلہ ھکذا روی عن مالک بن انس وھو قول الشافعی وقال احمد واسحٰق نحوا من ھذا وقالا لا یجب ان یفطر ایاما غیر ھذہ الخمسۃ الایام التی نھی عنھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفطر ویوم الاضحی وایام التشریق **باب** ما جاء فی سرد الصوم **حدثنا** قتیبۃ نا حماد بن زید عن ایوب عن عبد اللہ بن شقیق قال سألت عائشۃ عن صیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان یصوم حتی نقول قد صام ویفطر حتی نقول قد افطر وما صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شھرا کاملا الا رمضان وفی الباب عن انس وابن عباس **قال** ابو عیسیٰ حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح **حدثنا** علی بن حجر نا اسمٰعیل بن جعفر عن حمید عن انس بن مالک انہ سئل عن صوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان یصوم من الشھر حتی یری انہ لا یرید ان یفطر منہ ویفطر حتی یری انہ لا یرید ان یصوم منہ شیئا فکنت لا تشاء ان تراہ من اللیل مصلیا الا رایتہ مصلیا ولا نائما الا رایتہ نائما **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ھناد نا وکیع عن مسعر وسفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن ابی العباس عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصوم صوم اخی داؤد کان یصوم یوما ویفطر یوما ولا یفر اذا لاقی **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح وابو العباس ھو الشاعر الاعمی واسمہ السائب بن فروخ وقال بعض اھل العلم افضل الصیام ان یصوم یوما ویفطر یوما ویقال ھذا ھو اشد الصیام **باب** ما جاء فی کراھیۃ صوم یوم الفطر ویوم النحر **حدثنا** قتیبۃ نا عبد العزیز بن محمد عن عمرو بن یحیی عن ابیہ عن ابی سعید الخدری

اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور عبد اللہ بن شخیر اور عمران بن حصین اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے قتادہ کی یہ حدیث حسن ہے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ہمیشہ روزہ رکھنا مکروہ ہے اور کہتے ہیں کہ سوا اسکے نہیں ہمیشہ کا روزہ اُسوقت لازم ہوتا ہے جبکہ عید فطر اور قربانی کے دن اور تشریق کے دنوں میں سے روزہ نہ کھولے سو جو شخص کہ ان دنوں میں روزہ افطار کرے پس تحقیق وہ نکلا حد کراہت سے اور اُسنے ہمیشہ روزہ نہیں رکھا یہی مروی ہے مالک بن انس سے اور یہی قول ہے امام شافعی کا اور احمد اور اسحٰق نے کہا ہے مثل اُسکے اور کہا دونوں نے کہ ان دنوں کے سوا اور دنوں میں روزہ کھولنا واجب نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے منع فرمایا ہے اور وہ پانچ دن یہ ہیں عید فطر کا دن اور عید قربان کا دن اور تشریق کے دن **باب** پے در پے روزہ رکھنے کے بیان میں **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن شقیق سے اُسنے کہا میں نے عائشہؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ پوچھا اُسنے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے یہاں تک کہ کہتے ہم کہ نہ افطار کرینگے اور افطار کرتے یہانتک کہ کہتے ہم نہ روزہ رکھینگے اور نہیں روزہ رکھا حضرتؐ نے پورا مہینا کبھی مگر رمضان میں ۔ اور اس باب میں انسؓ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن جعفر نے حمید سے اُسنے روایت کی ہے انس بن مالک سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے سے پوچھے گئے اُنھوں نے کہا کہ تھے حضرت روزے رکھتے مہینے سے یہانتک کہ گمان کیا جاتا تھا کہ آپ افطار کا ارادہ نہیں کرینگے اور افطار کرتے تھے یہانتک کہ گمان کیا جاتا تھا کہ آپ نہیں ارادہ رکھتے یہ کہ روزہ رکھیں اُس سے کچھ بس نہ چاہتا تھا تو یہ کہ دیکھے تو اُنکو رات سے نماز پڑھنے والا مگر کہ دیکھے تو اُنکو نماز پڑھنے والا اور نہ دیکھے تو اُنکو سونیوالا مگر یہ کہ دیکھے تو انکو سونے والا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے مسعر اور سفیان سے اُسنے روایت کی حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے ابی العباس سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر بین روزہ روزہ بھائی داؤد کا ہے کہ روزہ رکھتے تھے ایک دن اور افطار کرتے تھے ایک دن اور نہ بھاگتے جب ملتے دشمن سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو العباس شاعر اعمیٰ ہے اور نام اُسکا سائب بن فروخ ہے اور بعض اہل علم نے کہا کہ افضل روزہ یہ ہے کہ روزہ رکھے ایکدن اور افطار کرے ایک دن اور کہا جاتا ہے کہ یہ بہت سخت روزہ ہے **باب** عید فطر کے دن اور قربانی کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے حدیث بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُس نے کہا خبر دی ہمکو عبد العزیز بن محمد نے عمرو بن یحییٰ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی سعید خدری سے

قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن صیامین صیام یوم الاضحی ویوم الفطر وفی الباب عن عمر وعلی وعائشة و
ابی هریرة وعقبة بن عامر وانس **قال** ابوعیسیٰ حدیث ابی سعید حدیث حسن صحیح والعمل علیه عند اهل العلم **قال**
ابوعیسیٰ وعمرو بن یحییٰ هو ابن عمارة بن ابی الحسن المازنی المدینی وهو ثقة روی عنه سفیان الثوری وشعبة ومالک بن انس
حدثنا محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب نا یزید بن زریع نا معمر عن الزهری عن ابی عبید مولی عبدالرحمن بن عوف
قال شهدت عمر بن الخطاب فی یوم نحر بدأ بالصلوٰة قبل الخطبة ثم قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم ینهی عن صوم
هذین الیومین اما یوم الفطر ففطرکم من صومکم وعید للمسلمین واما یوم الاضحی فکلوا من لحم نسککم **قال** ابوعیسیٰ
هذا حدیث صحیح وابوعبید مولی عبدالرحمن بن عوف اسمه سعد ویقال له مولی عبدالرحمن بن ازهر ایضا وعبدالرحمن
بن ازهر هو ابن عم عبدالرحمن بن عوف **باب** ماجاء فی کراهیة صوم ایام التشریق **حدثنا** هناد نا وکیع عن موسیٰ بن
علی عن ابیه عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم عرفة ویوم النحر وایام التشریق عیدنا اهل الاسلام
وهی ایام اکل وشرب وفی الباب عن علی وسعد وابی هریرة وجابر ونبیشة وبشر بن سحیم وعبدالله بن حذافة وانس و
حمزة بن عمرو الاسلمی وکعب بن مالک وعائشة وعمرو بن العاص وعبدالله بن عمرو **قال** ابوعیسیٰ حدیث عقبة بن
عامر حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم یکرهون صیام ایام التشریق الا ان قوما من اصحاب النبی صلی الله
علیه وسلم وغیرهم رخصوا للمتمتع اذا لم یجد هدیا ولم یصم فی العشران یصوم ایام التشریق وبه یقول مالک بن انس
والشافعی واحمد واسحاق **قال** ابوعیسیٰ واهل العراق یقولون موسیٰ بن علی بن رباح واهل مصر یقولون
موسیٰ بن علی وقال سمعت قتیبة یقول سمعت اللیث بن سعد یقول قال موسیٰ بن علی لا اجعل احدا فی حل صغر
اسم ابی **باب** ماجاء فی کراهیة الحجامة للصائم **حدثنا** محمد بن رافع النیسابوری ومحمود بن غیلان ویحییٰ بن موسیٰ

اُسنے کہا کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو روزے سے قربانی کے دن روزہ رکھنے سے اور عید فطر کے دن روزہ رکھنے سے اور اس باب مین
عمر اور علی اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور عقبہ بن عامر اور انس سے بھی روایت ہی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابو سعید کی حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم
کے کہا ابوعیسیٰ نے اور عمرو بن یحییٰ وہ عمارہ بن ابی الحسن مازنی مدینی ہی اور وہ ثقہ ہی روایت کی ہی اُس سے سفیان ثوری اور شعبہ اور مالک بن انس نے
حدیث بیان کی ہمسے محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن زریع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے روایت کی ابی عبید
مولی عبدالرحمن بن عوف سے اُسنے کہا کہ مین قربانی کے دن عمر بن خطابؓ کے پاس حاضر ہوا. شروع کیا اُسنے نماز کو خطبہ سے پہلے پھر کہا کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے سُنا ہی منع فرماتے تھے روزے سے ان دونون دنون کے لیکن عید فطر کے دن تو تمھارا افطار کرنا ہی روزے تمھارے سے اور عید ہی واسطے مسلمانون کے اور لیکن
قربانی کا دن پس کھاؤ گوشت اپنی قربانیون کا کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور ابوعبید غلام آزاد شدہ عبدالرحمن بن عوف کا ہی اور نام اسکا سعد ہی
اور کہا جاتا ہی اُسکو مولی عبدالرحمن بن ازہر بھی اور وہ عبدالرحمن بن عوف کے چچا کا بیٹا ہی **باب** تشریق[1] کے دنون مین روزہ کی کراہت کا بیان **حدیث**
بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے موسیٰ بن علی سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عقبہ بن عامر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ عرفے کا دن اور قربانی کا دن اور تشریق کے دن ہم اہل اسلام کی عید ہی اور وہ دن کھانے پینے کے ہین اور اس باب مین علی اور سعد اور ابی ہریرہ
اور جابر اور نبیشہ اور بشر بن سحیم اور عبداللہ بن حذافہ اور انس اور حمزہ بن عمرو اسلمی اور کعب بن مالک اور عائشہ اور عمرو بن عاص اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت
ہی کہا ابوعیسیٰ نے عقبہ بن عامر کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے کہتے ہین کہ تشریق کے دنون مین روزہ رکھنا مکروہ ہی مگر یہ کہ ایک قوم
نے نبی صلعم کے اصحاب اور سوائے انکے متمتع کیلئے جب ہدی نہ پاوے اور روزہ عشرہ ذیحجہ کا نہ رکھے تو رخصت دی ہی کہ ایام تشریق مین روزہ رکھے اور ساتھ اسی کے
قائل ہین مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحق کہا ابوعیسیٰ نے کہ عراق والے موسیٰ بن علی بن رباح کہتے ہین یعنی ساتھ زبر لام کے اور مصر والے موسیٰ بن علی
کہتے ہین یعنی ساتھ زیر لام کے اور کہا سنا مین نے قتیبہ سے کہتا تھا سُنا مین نے لیث بن سعد سے کہ موسیٰ بن علی نے کہا کہ مین کسی کو حلال نہین کرتا کہ باپ کے
اسم کو مصغر کرے **باب** روزہ دار کو سینگی کھچوانا مکروہ ہی **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن رافع نیشاپوری اور محمود بن غیلان اور یحییٰ بن موسیٰ نے

---

[1] تشریق کے دن تین ہین ذیحجہ کی گیارہوین اور بارہوین اور تیرہوین اور انکو تشریق کے دن اسلیئے کہتے ہین کہ انمین قربانی کا گوشت سورج مین سکھاتے ہین ۱۲ ؎

قالوا انا عبد الرزاق عن معمر عن یحیی بن ابی کثیر عن ابراهیم بن عبد الله بن قارظ عن السائب بن یزید عن رافع بن خدیج عن النبی صلی الله علیه وسلم قال فطر الحاجم والمحجوم وفی الباب عن سعد وعلی وشداد بن اوس وثوبان واسامة بن زید وعائشة ومعقل بن یسار ویقال معقل بن سنان وابی هریرة وابن عباس وابی موسی وبلال **قال** ابو عیسی حدیث رافع بن خدیج حدیث حسن صحیح وذکر عن احمد بن حنبل انه قال اصح شیء فی هذا الباب حدیث رافع بن خدیج وذکر عن علی بن عبد الله انه قال اصح شیء فی هذا الباب حدیث ثوبان وشداد بن اوس لان یحیی بن ابی کثیر روی عن ابی قلابة الحدیثین جمیعا حدیث ثوبان وحدیث شداد بن اوس وقد کره قوم من اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم الحجامة للصائم حتی ان بعض اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم احتجم باللیل منهم ابو موسی الاشعری وابن عمر وبهذا یقول ابن المبارک **قال** ابو عیسی وسمعت اسحٰق بن منصور یقول قال عبد الرحمٰن بن مهدی من احتجم وهو صائم فعلیه القضاء قال اسحٰق بن منصور وهکذا قال احمد بن حنبل واسحاق بن ابراهیم **قال** ابو عیسی واخبرنی الحسن بن محمد الزعفرانی قال قال الشافعی قد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه احتجم وهو صائم وروی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال فطر الحاجم والمحجوم ولا اعلم احدا من هذین الحدیثین ثابتا ولو توقی رجل الحجامة وهو صائم کان احب الی وان احتجم وهو صائم لم ار ذلک ان یفطره **قال** ابو عیسی هکذا کان قول الشافعی ببغداد واما بمصر فمال الی الرخصة ولم یر بالحجامة باسا واحتج ان النبی صلی الله علیه وسلم احتجم فی حجة الوداع وهو محرم صائم

انھوں نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے روایت کی یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابراہیم بن عبد اللہ بن قارظ سے اُسنے سائب بن یزید سے اُسنے رافع بن خدیج سے اُسنے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ توڑ ڈالا سینگی کھینچنے والے اور کھچوانے والے نے اور اس باب مین سعد اور علی اور شداد بن اوس اور ثوبان اور اسامہ بن زید اور عائشہ اور معقل بن یسار سے ،اور کہا جاتا ہی معقل بن سنان) اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی موسیٰ اور بلال سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسی نے کہ رافع بن خدیج کی حدیث حسن صحیح ہی اور احمد بن حنبل سے منقول ہی کہ اصح چیز اس باب مین رافع بن خدیج کی حدیث ہی اور علی بن عبد اللہ سے مذکور ہی کہ اصح چیز کی اس باب مین ثوبان کی حدیث ہی اور شداد بن اوس کی اسواسطے کہ یحیی بن ابی کثیر نے روایت کی ہی ابی قلابہ سے دونون حدیثین ایک ہی جگہ حدیث ثوبان کی اور حدیث شداد بن اوس کی اور ایک جماعت اہل علم کی اصحاب وغیرہ سے کہتی ہی کہ روزہ دار کو سینگی لگوانی مکروہ ہی یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب رات مین سینگی لگواتے تھے انھین مین سے ہین ابو موسیٰ اشعری اور ابن عمر اور ساتھ اسی کے قائل ہی ابن مبارک کہا ابو عیسی نے مین نے اسحاق بن منصور سے سنا کہتا تھا کہ عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا جو کوئی سینگی لگوائے اور وہ روزہ دار ہو تو اسپر قضا ہی اسحٰق بن منصور نے کہا اسیطرح کہا ہی احمد بن حنبل اور اسحٰق بن ابراہیم نے کہا ابو عیسی نے اور خبر دی مجھکو حسن بن محمد زعفرانی نے ائسنے کہا کہ امام شافعی نے کہا کہ روایت کی گئی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے سینگی لگوائی اور وہ روزہ دار تھے اور روایت کی گئی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ روزہ توڑ ڈالا سینگی کھینچنے والے اور کھچوانے والے نے اور مین ان دونون حدیثون سے کسی کو ثابت نہین جانتا اور اگر روزہ دار آدمی سینگی لگوانے سے بچے تو وہ میرے نزدیک بہت پیارا ہی اور اگر سینگی لگوائے اور وہ روزہ دار ہو تو مین نہین دیکھتا کہ یہ روزے کو توڑ ڈالے یعنی اس سے روزہ نہین ٹوٹتا کہا ابو عیسی نے کہ شافعی رح کا قول بغداد مین اسی طرح تھا کہ سینگی سے روزہ ٹوٹ جاتا ہی۔ اور لیکن جب مصر مین آئے تو رخصت کی جانب میل کی اور کہا کہ سینگی سے کچھ ڈر نہین اور حجت پکڑی ساتھ اسکے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین سینگی لگوائی اور آپ محرم اور روزہ دار تھے

ؔ ایک جماعت اماموں کی اس حدیث کی طرف گئی ہی کہتے ہین کہ دونون کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور یہ قول ہی امام احمد اور اسحٰق رحمہا اللہ کا اور بعضے کہتے ہین کہ اُس سے روزہ نہین ٹوٹتا مگر مکروہ ہے یہ قول مسروق اور حسن اور ابن سیرین رحمہا اللہ کا ہے اور کہتے ہین کہ یہ حدیث زجر اور تنبیہ پر محمول ہے اور اکثر امام کہتے ہین کہ سینگی مین کچھ ڈر نہیں ہے یہ قول امام شافعی اور مالک اور اصحاب ابی حنیفہ رحمہا اللہ کا ہے دلیل اُن کی وہ حدیث ہے جو ابن عباس سے بروایت صحیح مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور آپ محرم اور روزہ دار تھے۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب ۱۲

باب ماجاء من الرخصة فی ذلک **حدثنا** بشر بن هلال البصری نا عبد الوارث بن سعید نا ایوب عن عکرمة عن ابن عباس قال احتجم رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو محرم صائم **قال** ابو عیسی هذا حدیث صحیح هکذا روی وهیب نحو روایة عبد الوارث وروی اسمعیل بن ابراهیم عن ایوب عن عکرمة مرسلا ولم یذکر فیه عن ابن عباس **حدثنا** ابو موسی محمد بن المثنی نا محمد بن عبد الله الانصاری عن حبیب بن الشهید عن میمون بن مهران عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم احتجم وهو صائم **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه **حدثنا** احمد بن منیع نا عبد الله بن ادریس عن یزید بن ابی زیاد عن مقسم عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم احتجم فیما بین مکة والمدینة وهو محرم صائم وفی الباب عن ابی سعید وجابر وانس **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وقد ذهب بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم الی هذا الحدیث ولم یروا بالحجامة للصائم باسا وهو قول سفیان الثوری ومالک بن انس والشافعی **باب** ماجاء فی کراهیة الوصال فی الصیام **حدثنا** نصر بن علی الجهضمی نا بشر بن المفضل وخالد بن الحارث عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تواصلوا قالوا فانک تواصل یا رسول الله قال انی لست کاحدکم ان ربی یطعمنی ویسقینی وفی الباب عن علی وابی هریرة وعائشة وابن عمر وجابر وابی سعید وبشیر بن الخصاصیة **قال** ابو عیسی حدیث انس حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم کرهوا الوصال فی الصیام وروی عن عبد الله بن الزبیر انه کان یواصل الایام ولا یفطر **باب** ماجاء فی الجنب یدرکه الفجر وهو یرید الصوم **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن ابن شهاب عن ابی بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام قال اخبرتنی عائشة وام سلمة زوجا النبی صلی الله علیه وسلم ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یدرکه الفجر

باب روزہ مین سینگی لگوانی جائز ہی **حدیث** بیان کی ہمسے بشر بن ہلال البصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الوارث بن سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ایوب نے عکرمہ سے اُسنے روایت کی ہی ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور آپ محرم اور روزہ دار تھے کہا ابو عیسی نے کہ یہ حدیث صحیح ہی اسی طرح روایت کی ہو وہیب نے مثل عبد الوارث کے اور روایت کی ہی اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُسنے عکرمہ سے مرسل اور نہین ذکر کیا اسمین واسطہ ابن عباس کا **حدیث** بیان کی ہمسے ابو موسی محمد بن مثنی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن عبد اللہ انصاری نے حبیب بن شہید سے اُسنے میمون بن مہران سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور آپ روزہ دار تھے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن غریب ہی اس وجہ سے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن ادریس نے یزید بن ابی زیاد سے اُسنے روایت کی ہی مقسم سے اُسنے ابن عباس رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے اور مدینے کے درمیان سینگی لگوائی اور آپ محرم اور روزہ دار تھے اور اس باب مین ابی سعید اور جابر اور انس سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسی نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہی اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اس حدیث کیطرف گئے ہین کہتے ہین کہ روزہ دار کو سینگی لگوانے مین کچھ ڈر نہین اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور مالک بن انس اور شافعی کا **باب** روزہ مین وصال[۱] کرنا مکروہ ہی **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل اور خالد بن حارث نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے روایت کی ہی قتادہ سے اُس نے انس رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لگاتار روزہ نہ رکھو اصحاب نے عرض کی کہ آپ لگاتار روزہ رکھتے ہین یا رسول اللہ فرمایا کہ مین نہین ہون مثل ایک تمھارے کے کہ مقرر رب میرا کھلاتا ہے مجھکو اور پلاتا ہی مجھکو اور اس باب مین علی اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابن عمر اور جابر اور ابی سعید اور بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہی کہا ابو عیسی نے انس کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہین کہ روزہ مین وصال کرنا مکروہ ہی اور روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سے کہ وہ کئی دن روزے مین وصال کرتے تھے اور افطار نہین کرتے تھے **باب** اگر کسی کو نہانیکی حاجت ہو اور اُسکو فجر ہو جاوے اور وہ روزہ کا ارادہ رکھتا ہے تو کیا کرے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے ابن شہاب سے اُسنے روایت کی ابی بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام سے اُسنے کہا خبر دی مجکو عائشہ رض اور ام سلمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون نے کہ تھے حضرت ص پالیتی اُنکو فجر

---

[۱] وصال اُسکو کہتے ہین کہ دو روزے یا زیادہ رکھے اسطرح کہ درمیان مین افطار نکرے اور اُسکو طے کے روزے بھی کہتے ہین ایسے روزہ کی ممانعت ہے ۱۲

وهو جنب من اهله ثم يغتسل فيصوم **قال** ابو عيسى حديث عائشة وام سلمة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم وغيرهم وهو قول سفيان الثورى والشافعى واحمد واسحق وقد قال قوم من التابعين اذا اصبح جنبا يقضى ذلك اليوم والقول الاول اصح **باب** ماجاء فى اجابة الصائم الدعوة **حدثنا** ازهر بن مروان البصرى نا محمد بن سواء نا سعيد بن ابى عروبة عن ايوب عن محمد بن سيرين عن ابى هريرة ان النبى صلى الله عليه وسلم قال اذا دعى احدكم الى الطعام فليجب فان كان صائما فليصل يعنى الدعاء **حدثنا** نصر بن على نا سفيان بن عيينة عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال اذا دعى احدكم وهو صائم فليقل انى صائم **قال** ابو عيسى فكلا الحديثين فى هذا الباب عن ابى هريرة حسن صحيح **باب** ماجاء فى كراهية صوم المرأة الا باذن زوجها **حدثنا** قتيبة ونصر بن على قالا نا سفيان بن عيينة عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لا تصوم المرأة وزوجها شاهد يوما من غير شهر رمضان الا باذنه وفى الباب عن ابن عباس وابى سعيد **قال** ابو عيسى حديث ابى هريرة حديث حسن صحيح وقد روى هذا الحديث عن ابى الزناد عن موسى بن ابى عثمان عن ابيه عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم **باب** ماجاء فى تاخير قضاء رمضان **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن اسمعيل السدى عن عبد الله البهى عن عائشة قالت ماكنت اقضى مايكون على من رمضان الا فى شعبان حتى توفى رسول الله صلى الله عليه وسلم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد رواه يحيى بن سعيد الانصارى عن ابى سلمة عن عائشة نحو هذا **باب** ماجاء فى فضل الصائم اذا اكل عنده

اور آپ کو نہانیکی حاجت ہوتی اپنے اہل کی وجہ سے پھر غسل کرتے اور روزہ رکھتے **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ عائشہ اور ام سلمہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہو نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی قول ہی سفیان اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور تحقیق کیا ہے ایک جماعت نے تابعین سے کہ جب جنابت کی حالت مین صبح ہوجاوے تو یہ دن قضا کرے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہی **باب** روزہ دار کو دعوت قبول کرنے کا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ازہر بن مروان بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن سواء نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سعید بن ابی عروبہ نے ایوب سے اُسنے روایت کی ہو محمد بن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بلایا جاوے ایک تمہار اطرف طعام کے پس چاہیئے کہ قبول کرے سو اگر ہووے روزہ دار تو نماز پڑھے یعنے دعا کرے واسطے اہل دعوت کے ساتھ مغفرت اور برکت کے **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ابی زناد سے اُسنے روایت کی اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بلایا جاوے ایک تمہارا طرف کھانیکے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہیئے کہ کہے کہ مین روزہ دار ہون **کہا** ابو عیسیٰ نے دونون حدیثین اس باب مین ابو ہریرہ سے حسن صحیح ہین **باب** عورتون کو نفلی روزہ رکھنا منع ہی مگر ساتھ اذن خاوند اپنے کے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ اور نصر بن علی نے اُن دونون نے کہا کہ خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ابی زناد سے اُسنے روایت کی اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ روزہ رکھے عورت کسی دن اور خاوند اُسکا موجود ہے مگر اذن اُسکے سے سوا مہینے رمضان کے اور اس باب مین ابن عباس اور ابی سعید سے بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے ابی ہریرہ رض کی حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کیگئی ہے یہ حدیث ابی زناد سے اُسنے موسیٰ بن ابی عثمان سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** روزہ رمضان کی قضا مین تاخیر کرنی درست ہی **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے اسماعیل سدی سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بہی سے اُسنے روایت کی عائشہ رض سے کہ نہ قضا کرتی تھی مین وہ روزے جو ہوتے مجھپر رمضان سے مگر شعبان مین یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کیا ہی اسکو یحییٰ ابن سعید انصاری نے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عائشہ سے مثل اُسکے **باب** روزہ دار کی فضیلت کا بیان جبکہ کھایا جاوے نزدیک اُسکے

سلہ آپکو نہانیکی حاجت ہوتی بسبب جماع کے کہ اپنی بیویون سے کرتے نہ بسبب احتلام کے اور باوجود اسکے روزہ رکھتے پس معلوم ہوا جنابت کی حالت مین روزے کی نیت کرنی اور صبح کو نہانا منع نہین جائز ہی اور جب جماع مین جو اختیاری امر ہو روزہ درست ہو تو احتلام مین بطریق اولی ہو گا بلکہ روزے کی حالت مین احتلام ہونا بھی مضر نہین اور اہل کی قید اسواسطے ہو کہ پیغمبرون کو احتلام نہین ہوتا ۱۲ سلہ اور یہی ہو قول امام ابو حنیفہ کا ۱۲ سلہ اسواسطے کہ خدا نے قرآن مین فرمایا کہ مباشرت کرو عورتون سے اور طلب کرو جو لکھا ہے اللہ نے واسطے

حدثنا علی بن حجر نا شریك عن حبیب بن زید عن ابی لیلی عن مولاتها عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الصائم اذا اکل عنده المفاطیر صلت علیه الملائکة **قال** ابو عیسیٰ وروی شعبة هذا الحدیث عن حبیب بن زید عن جدته ام عمارة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد نا شعبة عن حبیب بن زید قال سمعت مولاة لنا یقال لها لیلی تحدث عن ام عمارة ابنة کعب الانصاریة ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل علیها فقدمت الیه طعاما فقال کلی فقالت انی صائمة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الصائم تصلی علیه الملئکة اذا اکل عنده حتی یفرغوا وربما قال حتی یشبعوا **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح وهو اصح من حدیث شریك **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن حبیب بن زید عن مولاة لهم یقال لها لیلی عن ام عمارة بنت کعب عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه ولم یذکر فیه حتی یفرغوا او یشبعوا **قال** ابو عیسیٰ وام عمارة هی جدة حبیب بن زید الانصاری **باب** ماجاء فی قضاء الحائض الصیام دون الصلوٰة **حدثنا** علی بن حجر نا علی بن مسهر عن عبیدة عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة قالت کنا نحیض عند رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم نطهر فیامرنا بقضاء الصیام ولا یامرنا بقضاء الصلوٰة **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن وقد روی عن معاذة عن عائشة ایضا والعمل علی هذا عند اهل العلم لا نعلم بینهم اختلافا فی ان الحائض تقضی الصیام ولا تقضی الصلوٰة **قال** ابو عیسیٰ وعبیدة هو ابن معتب الضبی الکوفی ویکنی ابا عبد الکریم **باب** ماجاء فی کراهیة مبالغة الاستنشاق للصائم **حدثنا** عبد الوهاب الوراق وابو عمارة قالا نا یحیی بن سلیم قال حدثنی اسمٰعیل بن کثیر قال سمعت عاصم بن لقیط بن صبرة عن ابیه قال قلت یا رسول الله اخبرنی عن الوضوء قال اسبغ الوضوء وخلل بین الاصابع وبالغ فی الاستنشاق الا ان تکون صائما

حدیث بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شریک نے حبیب بن زید سے اُسنے روایت کی ابی لیلی سے اُسنے اپنی آزاد شدہ باندی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ روزہ دار جب کھاوین نزدیک اُسکے روزہ افطار کرنے والے تو رحمت بھیجتے ہین اُسپر فرشتے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور روایت کی ہے شعبہ نے یہ حدیث حبیب بن زید سے اُسنے اپنی دادی ام عمارہ سے (جو بیٹی کعب انصاریہ کی ہی) اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے حبیب بن زید سے کہ مین نے اپنی لونڈی سے سُنا کہا جاتا تھا اُسکو لیلی وہ حدیث بیان کرتی تھی ام عمارہ بنت کعب انصاری سے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُسپر داخل ہوئے سو وہ حضرت پاس کھانا لائی سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو فرمایا کہ کھا سو اُسنے کہا کہ مین روزے سے ہون سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر روزہ دار پر رحمت بھیجتے ہین فرشتے جب کہ کھایا جاوے نزدیک اُسکے یہانتک کہ فارغ ہون کھانیوالے اور کبھی کہا یہانتک کہ سیر ہو جاوین **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور وہ زیادہ صحیح ہی شریک کی حدیث سے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن جعفر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے حبیب بن زید سے اُسنے اپنی باندی سے جو کہا جاتا تھا اُسکو لیلی اُسنے روایت کی ام عمارہ بیٹی کعب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور نہین ذکر کیا اُسمین یہانتک کہ فارغ ہون کھانیوالے یا سیر ہون **کہا** ابو عیسیٰ نے اور ام عمارہ دادی ہی حبیب بن زید انصاری کی **باب** حیض والی عورت روزے کو قضا کرے اور نماز کو قضا نہ کرے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو علی بن مسہر نے عبیدہ سے اُسنے روایت کی ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ رض سے اُسنے کہا کہ ہم حیض مین ہوتین نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر حیض سے جب پاک ہوتین تو حضرت ہمکو حکم کرتے ساتھ قضا روزے کے اور نہ حکم کرتے ہمکو ساتھ قضا نماز کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی اور تحقیق روایت کیگئی ہی معاذہ سے اُسنے عائشہ رض سے بھی اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے نہین جانتے ہم درمیان اُنکے اختلاف اسمین کہ حیض والی قضا کرے روزہ اور نہ قضا کرے نماز **کہا** ابو عیسیٰ نے اور عبیدہ وہ ابن معتب ضبی کوفی ہی اور کنیت کیا جاتا ہی ابو عبد الکریم **باب** روزہ دار کو ناک مین پانی ڈالنے مین مبالغہ کرنا مکروہ ہی **حدیث** بیان کی ہمسے عبد الوہاب وراق اور ابو عمارہ نے انھون نے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سلیم نے اُسنے کہا حدیث بیان کی مجھسے اسمٰعیل بن کثیر نے اُسنے کہا سُنا مین نے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے کہا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ خبر دیجیے مجھکو وضو سے فرمایا کہ کامل کر وضو کو اور خلال کر درمیان انگلیون کے اور مبالغہ کر ناک مین پانی ڈالنے مین مگر یہ کہ ہو تو روزہ سے

ف۱ پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت پر نماز کی قضا واجب نہین اور اسپر سب کا اجماع ہی ۱۲ ف۲ یعنے اُسکے سب مستحبات اور آداب کو بجا لا یا ۱۲

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح و قد کرہ اهل العلم السعوط للصائم و راوا ان ذلک یفطرہ و فی الحدیث ما یقوی قولهم
باب ما جاء فیمن نزل بقوم فلا یصوم الا باذنهم **حدثنا** بشر بن معاذ العقدی البصری نا ایوب بن واقد الکوفی عن
هشام بن عروۃ عن ابیه عن عائشۃ قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نزل علی قوم فلا یصوم تطوعا الا باذنهم
قال ابو عیسیٰ هذا حدیث منکر لا نعرف احدا من الثقات روی هذا الحدیث عن هشام بن عروۃ وقد روی موسی بن
داؤد عن ابی بکر المدینی عن هشام بن عروۃ عن ابیه عن عائشۃ عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوا من هذا وهذا حدیث
ضعیف ایضا ابو بکر ضعیف عند اهل الحدیث وابو بکر المدینی الذی روی عن جابر بن عبد الله اسمه الفضل بن مبشر
وهو اوثق من هذا واقدم **باب** ما جاء فی الاعتکاف **حدثنا** محمود بن غیلان نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهری عن
سعید بن المسیب عن ابی هریرۃ وعروۃ عن عائشۃ ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان
حتی قبضه الله قال وفی الباب عن ابی بن کعب وابی لیلی وابی سعید وانس وابن عمر **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی هریرۃ
وعائشۃ حدیث حسن صحیح **حدثنا** هناد نا ابو معاویۃ عن یحیی بن سعید عن عمرۃ عن عائشۃ قالت کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم اذا اراد ان یعتکف صلی الفجر ثم دخل فی معتکفه **قال** ابو عیسیٰ وقد روی هذا الحدیث عن یحیی
بن سعید عن عمرۃ عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسل ورواہ مالک وغیر واحد عن یحیی بن سعید مرسلا ورواہ الاوزاعی
وسفیان الثوری عن یحیی بن سعید عن عمرۃ عن عائشۃ والعمل علی هذا الحدیث عند بعض اهل العلم یقولون اذا
اراد الرجل ان یعتکف صلی الفجر ثم دخل فی معتکفه وهو قول احمد بن حنبل واسحاق بن ابراهیم وقال بعضهم

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہو اور اہل علم کہتے ہین کہ روزہ دار کو ناس لینی منع ہو اور کہتے ہین کہ ناس لینی روزہ کو توڑ ڈالتی ہو اور اس حدیث مین
وہ چیز ہے جو اُسکے قول کو قوی کرتی ہو **باب** جب کوئی شخص کسی قوم کے پاس جاوے یعنی اُسکا مہمان ہووے تو نہ روزہ رکھے مگر ساتھ اذن اُنکے
کے **حدیث** بیان کی ہمسے بشر بن معاذ عقدی بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ایوب بن واقد کوفی نے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی
اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی قوم پر اُترے تو نہ روزہ رکھے نفلی مگر اذن اُنکے سے کہا ابو عیسیٰ
نے کہ یہ حدیث منکر ہو نہین جانتا ہین کسی ثقہ کو کہ اس حدیث کی روایت کی ہو ہشام بن عروہ سے اور تحقیق روایت کی ہو موسیٰ بن داؤد نے ابی بکر مدینی
سے اُسنے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رض سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور یہ حدیث بھی ضعیف ہے اور ابو بکر
ضعیف ہے نزدیک اہل حدیث کے اور ابو بکر مدینی جسنے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہو اُسکا نام فضل بن مبشر ہو اور وہ ثقہ ہو اُس سے اور
مقدم ہو اُس سے **باب** اعتکاف کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو
معمر نے زہری سے اُسنے روایت کی سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ رض اور عروہ سے اُنھون نے عائشہ رض سے کہ مقرر تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف
کرتے آخر دہے مین رمضان کے یہانتک کہ قبض کی اللہ نے روح آپ کی کہا اور اس باب مین ابی بن کعب اور ابی لیلیٰ اور ابی سعید اور انس
اور ابن عمر سے بھی روایت ہو کہا ابو عیسیٰ نے کہ ابو ہریرہ اور عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہو **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہم کو
ابو معاویہ نے یحییٰ بن سعید سے اُسنے روایت کی ہو عمرہ سے اُسنے عائشہ رض سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ ارادہ کرتے اعتکاف کرنے
کا تو نماز پڑھتے فجر کی پھر داخل ہوتے بیچ جگہ اعتکاف اپنی کے کہا ابو عیسیٰ نے اور تحقیق روایت کیگئی ہو یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے اُسنے
عمرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور روایت کیا ہو اُسکو امام مالک وغیرہ نے یحییٰ بن سعید سے مرسل اور روایت کیا ہو اُسکو اوزاعی اور سفیان
ثوری نے یحییٰ بن سعید سے اُسنے عمرہ سے اُسنے عائشہ رض سے اور عمل اس حدیث پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہین کہ جب ارادہ کرے کوئی اعتکاف کرنے
کا تو نماز پڑھے فجر کی پھر اعتکاف کی جگہ مین داخل ہووے ۔ اور یہی قول ہو احمد بن حنبل اور اسحٰق بن ابراہیم کا اور بعضے کہتے ہین ۔

[1] اعتکاف کے معنے لغت مین ٹھہرنا ایک جگہ اور شرع مین ٹھہرنا بیچ مسجد جماعت کیساتھ نیت اعتکاف کے ۔ اور حنفیہ کے نزدیک رمضان کے آخر دہے مین اعتکاف
کرنا سنت مؤکدہ ہو کہ حضرت نے اُسپر ہمیشگی کی ہو اور کثرت اعتکاف نفلی کہ یہ معنے ہین کہ اگر تمام عمر اعتکاف کی نیت کرے تو درست ہو اور اقل مدت مین اختلاف ہو ۔
امام محمد کے نزدیک ایک ساعت ہو دن سے ہو یا رات سے اور یہی ظاہر روایت ہو ۔ امام صاحب کے نزدیک بھی اور امام ابو یوسف کے نزدیک اکثر دن ہو یعنے آدھے دن سے زیادہ ۱۲

اذا اراد ان یعتکف فلتغب لہ الشمس من اللیلۃ التی یرید ان یعتکف فیہا من الغد وقد قعد فی معتکفہ وھو قول سفیان الثوری ومالک بن انس **باب** ماجاء فی لیلۃ القدر **حدثنا** ھارون بن اسحاق الھمدانی نا عبدۃ بن سلیمان عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجاور فی العشر الاواخر من رمضان ویقول تحروا لیلۃ القدر فی العشر الاواخر من رمضان وفی الباب عن عمر وابی بن کعب وجابر بن سمرۃ وجابر بن عبداللہ وابن عمر والفلتان بن عاصم وانس وابی سعید وعبداللہ بن انیس وابی بکرۃ وابن عباس وبلال وعبادۃ بن الصامت **قال** ابوعیسیٰ حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح وقولھا یجاور تعنی یعتکف واکثر الروایات عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال التمسوھا فی العشر الاواخر فی کل وتر وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ القدر انھا لیلۃ احدی وعشرین ولیلۃ ثلث وعشرین وخمس وعشرین وسبع وعشرین وتسع وعشرین واخر لیلۃ من رمضان قال الشافعی کان ھذا عندی واللہ اعلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یجیب علی نحو ما یسال عنہ یقال لہ نلتمسھا فی لیلۃ کذا فیقول التمسوھا فی لیلۃ کذا قال الشافعی واقوی الروایات عندی فیھا لیلۃ احدی وعشرین **قال** ابوعیسیٰ وقد روی عن ابی بن کعب انہ کان یحلف انھا لیلۃ سبع وعشرین ویقول اخبرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعلامتھا فعددنا وحفظنا وروی عن ابی قلابۃ انہ قال لیلۃ القدر تنتقل فی العشر الاواخر اخبرنا بذلک عبد بن حمید نا عبدالرزاق عن معمر عن ایوب عن ابی قلابۃ بھذا **حدثنا** واصل بن عبدالاعلی الکوفی نا ابوبکر بن عیاش عن عاصم عن زر قال قلت لابی بن کعب

کہ جب ارادہ کرے اعتکاف کا تو چاہیئے کہ غروب ہووے واسطے اُسکے سورج اس رات سے کہ جسمین اعتکاف کا ارادہ رکھتا ہے کل سے اور حالانکہ وہ بیٹھ چکا ہو اپنے اعتکاف کی جگہ مین یہ قول سفیان ثوری اور مالک بن انس کا ہی **باب** شب قدر کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ہارون بن اسحٰق ہمدانی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی ہو عائشہ سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے آخر دہے مین رمضان کے۔ اور فرماتے تلاش کرو شب قدر کو آخر دہے مین رمضان کے اور اس باب مین عمر اور ابی بن کعب اور جابر بن سمرہ اور جابر بن عبداللہ اور ابن عمر اور فلتان بن عاصم اور انس اور ابی سعید اور عبداللہ بن انیس اور ابی بکرہ اور ابن عباس اور بلال اور عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہی **کہا** ابوعیسٰی نے کہ عائشہ رض کی یہ حدیث حسن صحیح ہو اور یجاور کے معنے اعتکاف کے ہین اور اکثر روایتین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ہین کہ آپنے فرمایا کہ تلاش کرو شب قدر کو آخر دہے مین ہر طاق راتون مین اور روایت کی گئی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر مین کہ وہ اکیسوئین[21] رات ہو اور تیئیسوئین[23] رات ہو اور پچیسوئین[25] رات ہو اور ستائیسوین[27] رات ہو اور انتیسوئین[29] رات ہو اور پچھلی رات رمضان کی ہی۔ امام شافعی نے کہا کہ میرے نزدیک سبب اسکا یہ ہی اور خدا خوب جانتا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جواب دیتے مثل اُسکے جو سوال کیا جاتا تھا آپ سے کہا جاتا تھا واسطے آپکے کہ ہم تلاش کرتے ہین اُسکو ایسی رات مین سو فرماتے کہ تلاش کرو اُسکو ایسی رات مین۔ اور شافعی نے کہا کہ بہت قوی روایتون سے نزدیک میرے اکیسوین[21] رات ہی **کہا** ابوعیسٰی نے اور تحقیق روایت کی گئی ہے ابی بن کعب سے کہ وہ قسم کھاتا تھا کہ شب قدر ستائیسوین[27] رات ہو۔ اور کہتا تھا کہ خبر دی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ نشانیون اُسکی کی سو ہمنے اُنکو گنا اور یاد رکھا۔ اور روایت کی گئی ہے ابی قلابہ سے کہ شب قدر پھرتی ہی آخر دہے مین خبر دی ہمکو ساتھ اُسکے عبد بن حمید نے اُسنے کہا کہ خبر دی ہمکو عبدالرزاق نے معمر سے اُسنے روایت کی ہے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے ساتھ اُسکے **حدیث** بیان کی ہمسے واصل بن عبدالاعلی کوفی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابوبکر بن عیاش نے عاصم سے اُسنے روایت کی ہو زر سے کہ مین نے ابی بن کعب سے کہا

[1] دلیل پکڑی ہو ساتھ اس حدیث کے اوزاعی اور ثوری نے کہ ابتدا اعتکاف کی اگلی دن سے ہو اور چارون اماموں کے نزدیک یہ ہی کہ داخل ہووے پہلے غروب سے اگر اعتکاف ایک مہینے یا عشرہ اخیر کا ارادہ ہو اور نکلے اخیر مین بعد غروب آفتاب کے لیکن یہ حدیث ظاہر مین مخالف ہو چارون اماموں کے ۱۲ [2] اکثر علماء کے نزدیک یہی قول قوی ہی کہ وہ ستائیسوین رات ہو اور شب قدر خاص اس امت کیواسطے مقرر ہوئی ہی اسواسطے کہ جب حضرت کو معلوم ہوا کہ اگلی امتونکی عمرین بہت تھین تو آپنے افسوس کیا کہ میری امت کے لوگ تھوڑی عمر مین اُنکے سے عمل نہین کر سکین گے پس ہی اللہ تعالی نے اُنکو لیلۃ القدر کہ اسمین عبادت کرنی بہتر ہو ہزار مہینے سے یعنے تراسی برس اور چار مہینے سے اور اُسمین تجلی رحمت خاص جناب باری کا ہوتا ہو آسمان دنیا پر غروب آفتاب سے لیکر طلوع صبح صادق تک اور اسمین فرشتے اترتے ہین اور اُسمین بڑے بڑے کام واقع ہوتے ہین اور اُسکو لیلۃ القدر اسواسطے کہتے ہین کہ اسمین

انی علمت ابا المنذر انها لیلة سبع وعشرین قال بلی اخبرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انها لیلة صبیحتها تطلع الشمس لیس لها شعاع فعددنا وحفظنا واللہ لقد علم ابن مسعود انها فی رمضان وانها لیلة سبع وعشرین ولکن کرہ ان یخبرکم فتتکلوا **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** حمید بن مسعدة نا یزید بن زریع نا عیینة بن عبد الرحمٰن قال حدثنی ابی قال ذکرت لیلة القدر عند ابی بکرة فقال ما انا بملتمسها لشئ سمعته من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا فی العشر الاواخر فانی سمعته یقول التمسوها فی تسع یبقین او سبع یبقین او خمس یبقین او ثلث او اٰخر لیلة قال وکان ابو بکرة یصلی فی العشرین من رمضان کصلوته فی سائر السنة فاذا دخل العشر اجتهد **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح **باب** منه **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن ابی اسحٰق عن هبیرة بن مریم عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوقظ اهله فی العشر الاواخر من رمضان **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبة نا عبد الرحمٰن بن زیاد عن الحسن بن عبید اللہ عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجتهد فی العشر الاواخر ما لا یجتهد فی غیرها **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث غریب حسن صحیح **باب** ما جاء فی الصوم فی الشتاء **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا سفیان عن ابی اسحاق عن نمیر بن عریب عن عامر بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الغنیمة الباردة الصوم فی الشتاء **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث مرسل عامر بن مسعود لم یدرک النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو والد ابراهیم بن عامر القرشی الذی روی عنه شعبة والثوری **باب** ما جاء وعلی الذین یطیقونه **حدثنا** قتیبة نا بکر بن مضر عن عمرو بن الحارث عن بکیر عن یزید مولی سلمة بن الاکوع

کہ تم نے کہاں سے معلوم کیا اے ابو المنذر کہ شب قدر ستائیسویں رات ہو اُسنے کہا ہاں خبر دی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ رات ہے کہ اُسکی صبح کو آفتاب طلوع کرتا ہے نہیں روشنی ہوتی واسطے اُسکے سو ہمنے گنا اور یاد رکھا قسم ہو خدا کی کہ البتہ جان لیا ہو ابن مسعود نے کہ وہ رمضان مین ہو اور ستائیسوین رات ہو اور لیکن مکروہ جانا اُسنے کہ خبر کرے تمکو سو تم بھروسا کرو یعنے اور راتون مین کوشش نہ کرو **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہو **حدیث** بیان کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن زریع نے اُسنے کہا کہ خبر دی ہمکو عیینہ بن عبد الرحمٰن رض نے اُسنے کہا حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ نے کہ مین نے ابو بکرہ پاس شب قدر کا ذکر کیا سو اُسنے کہا کہ مین اُسکو تلاش کرنیوالا نہیں ہوں واسطے ایک چیز کے جسکو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مگر آخر دہے مین پس تحقیق مین نے آپ سے سنا ہے۔ فرماتے تھے تلاش کرو اُسکو بیچ نو راتون کے کہ باقی رہین یا سات راتون کے کہ باقی رہین یا پانچ راتون کے کہ باقی رہین یا تین سے یا پچھلی رات رمضان کے کہا اور تھے ابو بکرہ نماز پڑھتا بیس راتون مین رمضان کے مثل نماز اپنی کے تمام سال مین سو جب عشرہ اخیر داخل ہوتا تو عبادت مین کوشش کرتا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہو **باب** ہو اُسی سے یعنی اعتکاف سے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے ہبیرہ بن مریم سے اُسنے علی رض سے کہ مقرر تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جگاتے اہل اپنے کو آخر دہے مین رمضان کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہو **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمٰن بن زیاد نے حسن بن عبید اللہ سے اُسنے روایت کی ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ رض سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوشش کرتے رمضان کے اخیر عشرے مین اسقدر کہ نہ کوشش کرتے بیچ غیر اُسکے کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب حسن صحیح ہو **باب** جاڑے مین روزہ رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے ابی اسحٰق سے اُسنے روایت کی نمیر بن عریب سے اُسنے عامر بن مسعود سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ مفت کی لوٹ جاڑے[1] مین روزہ رکھنا ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث مرسل ہو عامر بن مسعود نے نہیں پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وہ ابراہیم عامر بن قرشی کا باپ ہے جس سے شعبہ اور ثوری نے روایت کی ہو **باب** آیت علی الذین یطیقونہ کے بیان مین **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو بکر بن مضر نے عمرو بن حارث سے اُسنے روایت کی ہے بکیر سے اُسنے یزید مولے سلمہ بن اکوع سے

[1] حضرت نے جو فرمایا کہ مفت کی لوٹ ہے جاڑے مین روزہ کا مفت ثواب ملتا ہو کیونکہ اُسمین گرمی اور پیاس کی تکلیف ہوتی نہیں اور دن بھی چھوٹا ہوتا ہی بہت آرام سے گذرتا ہے ۱۲

عن سلمۃ بن الاکوع قال لما نزلت وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین کان من اراد منا ان یفطر ویفتدی حتی نزلت الاٰیۃ التی بعدھا فنسختھا **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح غریب یزید ھو ابن ابی عبید مولی سلمۃ بن الاکوع **باب** ماجاء فی من اکل ثم خرج یرید سفرا **حدثنا** قتیبۃ قال نا عبد اللہ بن جعفر عن زید بن اسلم عن محمد بن المنکدر عن محمد بن کعب انہ قال اتیت انس بن مالک فی رمضان وھو یرید سفرا وقد رحلت لہ راحلتہ ولبس ثیاب السفر فدعی بطعام فاکل فقلت لہ سنۃ فقال سنۃ ثم رکب **حدثنا** محمد بن اسمٰعیل نا سعید بن ابی مریم نا محمد بن جعفر قال حدثنی زید بن اسلم قال حدثنی محمد بن المنکدر عن محمد بن کعب قال اتیت انس بن مالک فی رمضان فذکر نحوہ **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن ومحمد بن جعفر ھو ابن ابی کثیر مدینی ثقۃ وھو اخو اسمٰعیل بن جعفر وعبد اللہ بن جعفر ھو ابن نجیح والد علی بن المدینی وکان یحیی بن معین یضعفہ وقد ذھب بعض اھل العلم الی ھذا الحدیث وقال للمسافر ان یفطر فی بیتہ قبل ان یخرج ولیس لہ ان یقصر الصلوۃ حتی یخرج من جدار المدینۃ والقریۃ وھو قول اسحٰق بن ابراھیم **باب** ماجاء فی تحفۃ الصائم **حدثنا** احمد بن منیع نا ابو معٰویۃ عن سعد بن طریف عن عمیر بن مامون عن الحسن بن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحفۃ الصائم الدھن والمجمر **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث غریب لیس اسنادہ بذلک لا نعرفہ الا من حدیث سعد بن طریف وسعد یضعف ویقال عمیر بن مامون ایضا **باب** ماجاء فی الفطر والاضحی متی یکون **حدثنا** یحیی بن موسیٰ نا یحیی بن الیمان عن معمر عن محمد بن المنکدر عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفطر یوم یفطر الناس والاضحی یوم یضحی الناس **قال** ابو عیسیٰ سالت محمدا قلت لہ محمد بن المنکدر سمع من عائشۃ قال نعم یقول فی حدیثہ سمعت عائشۃ

اُسنے سلمہ بن اکوع سے اُسنے کہا کہ جب اتری یہ آیت وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین ۔ یعنی اور اُن لوگون پر جو طاقت رکھتے ہین روزہ کی بدلا ہی کھانا ایک فقیر کا تھا جائز واسطے اس شخص کے جو ارادہ کرے ہمسے یہ کہ افطار کرے روزہ اور بدلا دیوے یہانتک کہ اتری وہ[1] آیت جو اُسکے پیچھے ہی سو اُسنے اُسکو منسوخ کردیا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی اور یزید وہ ابن ابی عبید موے سلمہ بن اکوع کا ہی **باب** جو شخص کہ کھانا کھاوے اور پھر سفر کے ارادہ[2] سے نکلے تو اُسکا کیا حکم ہی **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن جعفر نے زید بن اسلم سے اُسنے روایت کی محمد بن منکدر سے اُسنے محمد بن کعب سے اُسنے کہا کہ مین انس بن مالک پاس آیا بیچ رمضان کے اور وہ ارادہ رکھتے تھے سفر کا اور طیار کی گئی تھی واسطے اُسکے سواری اُسکی اور پہنے تھے اُسنے کپڑے سفر کے سو اُسنے کھانا منگایا اور کھایا سو مین نے اُسکو کہا کیا یہ سنت ہی اُسنے کہا سنت ہے پھر سوار ہوے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سعید بن ابی مریم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن جعفر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زید بن اسلم نے اُسنے کہا حدیث کی مجھکو محمد بن منکدر نے محمد بن کعب سے اُسنے کہا کہ مین انس بن مالک پاس آیا رمضان مین پس ذکر کیا مثل اسی حدیث کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی ۔ اور محمد بن جعفر وہ ابن ابی کثیر مدینی ثقہ ہی اور وہ اسمٰعیل بن جعفر کا بھائی ہی ۔ اور عبد اللہ بن جعفر وہ ابن نجیح ہی والد علی بن مدینی کا ۔ اور تھا یحییٰ بن معین ضعیف کہتا اُسکو اور تحقیق گئے ہین بعض اہل علم طرف اس حدیث کے کہتے ہین کہ مسافر کو جائز ہی کہ افطار کرے اپنے گھر مین پہلے اس سے کہ سفر کو نکلے لیکن اُسکو گھر مین نماز کا قصر کرنا درست نہین یہانتک کہ نکلے دیوارون سے اپنے شہر کے یا گانؤن کے اور یہ قول ہی اسحاق بن ابراہیم کا **باب** روزہ دار کے تحفہ کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے سعد بن طریف سے اُسنے روایت کی عمیر بن مامون سے اُسنے حسن بن علی رض سے کہ کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا روزہ دار کا تحفہ تیل اور عود ہی (کہ آگ پر رکھنے سے بہت خوشبو دیتا ہے) **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہی اسناد اُسکی صحیح نہین ۔ نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث سے سعد بن طریف کے اور سعد ضعیف کیا جاتا ہے اور اُسکو عمیر بن مامون بھی کہا جاتا ہے **باب** فطرہ اور قربانی کب ہوتا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن یمان نے معمر سے اُسنے روایت کی ہی محمد بن منکدر سے اُسنے عائشہ رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ فطر وہ دن ہی کہ جسمین لوگ روزہ افطار کرین ۔ اور اضحیٰ وہ دن ہی جسمین لوگ قربانی کرین **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ مین نے محمد سے پوچھا کہ محمد بن منکدر نے عائشہ رض سے سُنا ہی اُسنے کہا ہان ۔ کہتا تھا اپنی حدیث مین کہ مین نے عائشہ رض سے سُنا ۔

[1] مراد اس سے وہ آیت ہی جو بعد اُسکے ہی یعنی فعدۃ من ایام اخر ۱۲ [2] یعنی جو شخص روزہ مین سفر کا ارادہ دن کو کرے تو جائز ہی کہ گھر سے افطار کرکے سفر کرے ۱۲

قال ابو عیسٰی وھذا حدیث حسن غریب صحیح من ھذا الوجہ **باب ما جاء فی الاعتکاف اذا خرج منہ** حدثنا محمد بن بشار نا ابن ابی عدی نبانا حمید الطویل عن انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف فی العشر الاواخر من رمضان فلم یعتکف عاما فلما کان فی العام المقبل اعتکف عشرین قال ابو عیسٰی ھذا حدیث حسن غریب صحیح من حدیث انس واختلف اھل العلم فی المعتکف اذا قطع اعتکافہ قبل ان یتمہ علی ما نوی فقال بعض اھل العلم اذا نقض اعتکافہ وجب علیہ القضاء واحتجوا بالحدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج من اعتکافہ فاعتکف عشرا من شوال وھو قول مالک وقال بعضھم ان لم یکن علیہ نذر اعتکاف او شئ اوجبہ علی نفسہ وکان متطوعا فخرج فلیس علیہ شئ ان یقضی الا ان یحب ذلک اختیارا منہ ولا یجب ذلک علیہ وھو قول الشافعی قال الشافعی وکل عمل لک ان لا تدخل فیہ فاذا دخلت فیہ فخرجت منہ فلیس علیک ان تقضی الا الحج والعمرۃ وفی الباب عن ابی ھریرۃ **باب المعتکف یخرج لحاجتہ ام لا** حدثنا ابو مصعب المدینی قراءۃ عن مالک بن انس عن ابن شھاب عن عروۃ وعمرۃ عن عائشۃ انھا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعتکف ادنی الی راسہ فارجلہ وکان لا یدخل البیت الا لحاجۃ الانسان قال ابو عیسٰی ھذا حدیث حسن صحیح ھکذا رواہ غیر واحد عن مالک بن انس عن ابن شھاب عن عروۃ عن عمرۃ عن عائشۃ والصحیح عن عروۃ وعمرۃ عن عائشۃ ھکذا روی اللیث بن سعد عن ابن شھاب عن عروۃ وعمرۃ عن عائشۃ

کہا ابو عیسٰی نے کہ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اس طریق سے **باب جب اعتکاف سے نکلے تو کیا کرے** حدیث بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے ابن ابی عدی سے اُسنے حمید طویل سے اُسنے انس بن مالک سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے اخیر دہے میں رمضان کے سو آپ نے ایک سال اعتکاف نہ کیا سو جب کہ سال آئندہ ہوا تو اعتکاف کیا آپ نے بیس[1] دن کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے انس کی حدیث سے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ اعتکاف کرنے والے کے جبکہ قطع کرے اعتکاف اپنے کو پہلے اس سے کہ تمام کرے اُسکو اُس مقدار پر جو نیت کی تھی اُسنے سو بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جو کوئی اپنے اعتکاف کو توڑے تو اُسپر قضا واجب ہے اور دلیل پکڑی ہے اُنھوں نے ساتھ اُسکے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اعتکاف اپنے سے سو اعتکاف کیا آپ نے دس دن شوال سے اور یہ قول ہے مالک کا اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر نہ ہووے اُسپر نذر اعتکاف کی یا کوئی چیز جو واجب کیا ہو اُسکو نفس اپنے پر اور ہو اعتکاف نفلی پس نکلے اُس سے تو نہیں ہے اُسپر کوئی چیز کہ قضا کرے مگر یہ کہ دوست رکھے اُسکو اپنے اختیار سے اور نہیں واجب ہے یہ اُسپر یہ قول شافعی رح کا ہے اور شافعی رح نے کہا کہ ہر عمل کہ جائز ہے واسطے تیرے یہ کہ نہ داخل ہووے تو بیچ اُسکے سو جب داخل ہووے تو بیچ اُسکے پھر خارج ہووے اُس سے تو نہیں ہے تجھپر کہ قضا کرے تو مگر حج اور عمرہ[2] اور اس باب میں ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے **باب اعتکاف کرنے والا اپنی حاجت کیواسطے باہر نکلے یا نہیں** حدیث بیان کی ہمسے ابو مصعب مدینی نے قراءۃ[3] مالک بن انس سے اُسنے روایت کی ابن شہاب سے اُسنے عروہ اور عمرہ سے اُسنے عائشہ رض سے اُسنے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے نزدیک کرتے طرف میرے سر اپنا (اور وہ ہوتے مسجد میں) پس کنگھی کر دیتی میں اُنکو اور نہ داخل ہوتے تھے گھر میں مگر واسطے حاجت انسانی کے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اسی طرح روایت کی ہے بہت لوگوں نے مالک بن انس سے اُسنے ابن شہاب سے اُسنے عروہ سے اُسنے عمرہ سے اُسنے عائشہ رض سے اور صحیح عروہ[4] اور عمرہ سے وہ روایت کرتے ہیں عائشہ رض سے اور اسیطرح روایت کی ہے لیث بن سعد نے ابن شہاب سے اُسنے عروہ اور عمرہ سے اُنھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے

[1] یعنے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محض نیت سے اعتکاف قضا کیا حالانکہ ابھی شروع نہیں کیا تھا تو اس سے معلوم ہوا کہ قضا کرنا اعتکاف کا بعد شروع کے بطریق اولی واجب ہوگا وفیہ المطابقۃ للترجمۃ ۱۲ [2] یعنے اگر نفلی حج یا عمرے کا احرام باندھے پھر اُسکو توڑ ڈالے تو اُسکی قضا واجب ہے ۱۲ [3] یعنے اُسنے مالک پر یہ حدیث قراءۃً پڑھی اور اُنکو سنائی ۱۲ [4] یعنے ایک روایت میں عروۃ عن عروۃ عن عمرۃ عن عائشہ رض ہے اور ایک روایت میں عروۃ وعمرۃ عن عائشہ ہے اگرچہ مطلب ایک ہی ہے مگر ان دونوں روایتوں میں سے عروۃ وعمرۃ عن عائشۃ صحیح ہے ۱۲ واللہ اعلم بالصواب الیہ المرجع والمآب

حدثنا بذلك قتيبة عن الليث والعمل على هذا عند اهل العلم اذا اعتكف الرجل ان لا يخرج من اعتكافه الا لحاجة الانسان واجمعوا على هذا انه يخرج لقضاء حاجته للغائط والبول ثم اختلف اهل العلم فى عيادة المريض وشهود الجمعة والجنازة للمعتكف فرأى بعض اهل العلم من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان يعود المريض ويشيع الجنازة ويشهد الجمعة اذا اشترط ذلك وهو قول سفيان الثورى وابن المبارك وقال بعضهم ليس له ان يفعل شيئا من هذا ورأوا للمعتكف اذا كان فى مصر يجمع فيه ان لا يعتكف الا فى المسجد الجامع لانهم كرهوا له الخروج من معتكفه الى الجمعة ولم يروا له ان يترك الجمعة فقالوا لا يعتكف الا فى المسجد الجامع حتى لا يحتاج الى ان يخرج من معتكفه لغير قضاء حاجة الانسان لان خروجه لغير قضاء حاجة الانسان قطع عندهم للاعتكاف وهو قول مالك والشافعى وقال احمد لا يعود المريض ولا يتبع الجنازة على حديث عائشة وقال اسحق ان اشترط ذلك فله ان يتبع الجنازة ويعود المريض **باب** ما جاء فى قيام شهر رمضان **حدثنا** هناد نا محمد بن الفضيل عن داؤد بن ابى هند عن الوليد بن عبد الرحمن الجرشى عن جبير بن نفير عن ابى ذر قال صمنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يصل بنا حتى بقى سبع من الشهر فقام بنا حتى ذهب ثلث الليل ثم لم يقم بنا فى السادسة وقام بنا فى الخامسة حتى ذهب شطر الليل فقلنا يا رسول الله لو نفلتنا بقية ليلتنا هذه فقال انه من قام مع الامام حتى ينصرف كتب له قيام ليلة ثم لم يصل بنا حتى بقى ثلث من الشهر وصلى بنا فى الثالثة ودعى اهله ونساءه فقام بنا حتى تخوفنا الفلاح قلت له وما الفلاح قال السحور **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح واختلف اهل العلم فى قيام رمضان

حدیث بیان کی ہمکو ساتھ اسکے قتیبہ نے لیث سے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہ جب اعتکاف کرے کوئی مرد تو نہ نکلے اعتکاف اپنے سے مگر واسطے حاجت انسانی کے اور اجماع کیا ہے سب علما نے اسپر کہ جائز ہے اسکو نکلنا واسطے قضاے حاجت پاخانہ کے اور بول کے پھر اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ عیادت بیمار کے اور حاضر ہونے نماز جمعہ اور جنازہ کے واسطے اعتکاف والے کے سو بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں جائز ہے یہ کہ عیادت کرے بیمار کی اور حاضر ہووے جمعہ اور جنازے[ل] میں جب کہ شرط کی ہو اُسکی اور یہ قول سفیان ثوری اور ابن مبارک کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نہیں جائز ہے اسکو یہ کہ کرے کوئی چیز اُس سے اور کہتے ہیں کہ اعتکاف والا اگر ایسے شہر میں ہے جسمیں جمعہ پڑھا جاتا ہے تو نہ اعتکاف کرے مگر جمعہ مسجد میں اسواسطے کہ وہ کہتے ہیں کہ اُسکو اپنی اعتکاف کی جگہ سے جمعہ کی طرف نکلنا درست نہیں اور کہتے ہیں کہ اُسکو جمعہ کا ترک کرنا درست نہیں پس کہتے ہیں کہ نہ اعتکاف کرے مگر جامع مسجد میں تاکہ نہ محتاج ہووے طرف اُسکے کہ نکلے اپنی اعتکاف کی جگہ سے سوائے قضاے حاجت انسانی کے اسواسطے کہ نکلنا اُسکا واسطے غیر قضا حاجت انسانی کے توڑ دیتا ہے اُسکے اعتکاف کو نزدیک اُنکے اور یہ قول مالک اور شافعی کا ہے اور احمد نے کہا کہ نہ عیادت کرے بیمار کی اور نہ جاوے ساتھ جنازے کے بنا بر حدیث عائشہ رض کے اور اسحاق نے کہا کہ اگر یہ شرط کی ہو یعنے پہلے سے نیت کر لی ہو تو جائز ہے کہا واسطے اُسکے یہ کہ ساتھ جاوے جنازے کے اور عیادت کرے بیمار کی **باب** رمضان کے مہینے میں کھڑے ہونے کا بیان یعنی رمضان کی راتوں میں تراویح پڑھنے کی کیا فضیلت ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن فضیل نے داؤد بن ابی ہند سے اُسنے روایت کی ولید بن عبد الرحمن جرشی سے اُسنے جبیر بن نفیر سے اُسنے ابی ذر[ل] سے اُسنے کہا کہ ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزہ رکھا سو نہ نماز پڑھائی ہمکو آپنے یہانتک کہ باقی رہے سات دن مہینے سے سو کھڑے ہوے آپ ساتھ ہمارے یہانتک کہ گذری تہائی رات کی پھر نہ کھڑے ہوے ساتھ ہمارے چھٹی رات میں اور کھڑے ہوے ساتھ ہمارے پانچویں رات میں یہانتک کہ گذری آدھی رات سو ہمنے کہا یا رسول اللہ اگر نفل پڑھا دیں آپ ہمکو باقی ہماری اس رات میں تو بہت بہتر ہو سو فرمایا کہ جو کھڑا ہووے ساتھ امام کے یہانتک کہ پھرے تو لکھا جاتا ہے واسطے اُسکے قیام تمام رات کا پھر نہ نماز پڑھائی ہمکو آپنے یہانتک کہ باقی رہے تین دن مہینے سے اور نماز پڑھائی ہمکو تیسری رات میں یعنے ستائیسوین میں اور بلایا اپنی اہل کو اور عورتوں کو سو کھڑے ہوے ساتھ ہمارے یہانتک کہ ڈرے ہم فلاح سے میں نے کہا فلاح کیا چیز ہے اُسنے کہا سحری **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ قیام رمضان شریف کے

[ل] یعنی اگر وقت نیت اعتکاف کے یہ شرط کر لی ہو تو درست ہے ۱۲ [ل] ابو ذر غفاری آپ صحابی مشہور ہیں مناقب آپ کے بہت ہیں آپ کے نام میں اختلاف ہے مذہب صحیح جندب بن جنادہ ہے وفات آپ کی ۳۲ سنہ ہجری حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی ہے ۱۲ تقریب

فرای بعضہم ان یصلی احدی واربعین رکعۃ مع الوتر وھو قول اھل المدینۃ والعمل علی ھذا عندھم بالمدینۃ واکثر اھل العلم علی ماروی عن علی وعمر وغیرھما من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشرین رکعۃ وھو قول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی وقال الشافعی وھکذا ادرکت ببلدنا بمکۃ یصلون عشرین رکعۃ وقال احمد روی فی ھذا الوان لم یقض فیہ بشیٔ وقال اسحٰق بل نختار احدی واربعین رکعۃ علی ماروی عن ابی بن کعب واختار ابن المبارک واحمد واسحٰق الصلوۃ مع الامام فی شھر رمضان واختار الشافعی ان یصلی الرجل وحدہ اذا کان قاریا **باب** ماجاء فی فضل من فطر صائما **حدثنا** ھناد نا عبد الرحیم (عبد الرحمٰن) بن سلیمان عن عبد الملک بن ابی سلیمان عن عطاء عن زید بن خالد الجھنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فطر صائما کان لہ مثل اجرہ غیر انہ لا ینقص من اجر الصائم شیئا **قال ابو عیسٰی** ھذا حدیث حسن صحیح **باب** الترغیب فی قیام شھر رمضان وما جاء فیہ من الفضل **حدثنا** عبد بن حمید نا عبد الرزاق نا معمر عن الزھری عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرغب فی قیام رمضان من غیر ان یامرھم بعزیمۃ ویقول من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والامر علی ذلک ثم کان الامر کذلک فی خلافۃ ابی بکر وصدرا من خلافۃ عمر بن الخطاب علی ذلک وفی الباب عن عائشۃ ھذا حدیث صحیح وقد روی ھذا الحدیث ایضا عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **اٰخر ابواب الصوم واول ابواب الحج عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب** ماجاء فی حرمۃ مکۃ **حدثنا** قتیبۃ بن سعید نا اللیث بن سعد عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی شریح العدوی

سو بعضے کہتے ہیں اکتالیس[1] رکعتیں پڑھے ساتھ وتر کے اور وہ قول اہل مدینہ کا ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اُنکے مدینے میں اور اکثر اہل علم اسپر ہیں جو روایت کی گئی ہی علی اور عمر وغیرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے بیس رکعتیں اور وہ قول سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی کا ہی اور کہا شافعی نے اور اسیطرح پایا میں نے اپنے شہر مکہ میں کہ پڑھتے ہیں بیس رکعتیں اور احمد نے کہا کہ روایت کی گئی ہی اسمیں کئی طرح سے نہیں فیصلہ کیا گیا ہی بیچ اسکے ساتھ کسی چیز کے اور اسحاق نے کہا بلکہ اختیار کرتے ہیں ہم اکتالیس رکعتیں بنا بر اُسکے کہ روایت کی گئی ہی ابی بن کعب سے اور اختیار کیا ہی ابن مبارک اور احمد اور اسحاق نے نماز پڑھنی ساتھ امام کے بیچ مہینے رمضان کے اور اختیار کیا ہی امام شافعی نے یہ کہ نماز پڑھے مرد اکیلا جب کہ ہو قاری **باب** جو کوئی روزہ دار کا روزہ کھولاوے تو اُسکی کیا فضیلت ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحیم بن سلیمان نے عبد الملک بن ابی سلیمان سے اُسنے روایت کی ہی عطا سے اُسنے زید[1] بن خالد جہنی سے اُسنے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی روزہ کھولاوے روزہ دار کا تو ہوگا واسطے اُسکے مثل اجر اُسکے کے لیکن نہ کم کیا جاویگا اجر روزہ دار کے سے کوئی چیز کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** مہینے رمضان کے قیام میں رغبت دلانے کا بیان اور اُسکی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے عبد بن حمید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے روایت کی ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے بیچ کھڑے ہونے[2] رمضان کے یعنے تراویح کے سوا اسکے کہ حکم کریں اُسکو ساتھ وجوب کے اور فرماتے کہ جو کوئی کھڑا ہوا رمضان میں ایمان سے اور واسطے طلب ثواب کے تو معاف ہونگے جو کہ پہلے کیے ہوں گناہ اُسکے سو فوت کیے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امر اسی پر تھا پھر تھا امر اسی طرح بیچ خلافت ابی بکرؓ کے اور ابتدائے خلافت میں عمر بن خطابؓ کے اسی پر اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہی یہ حدیث صحیح ہی اور تحقیق روایت کی گئی ہی نیز یہ حدیث زہری سے اُسنے روایت کی عروہ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **انتہا بابوں روزے کی اور ابتدا بابوں حج کی** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** حرمت مکے کا بیان یعنے حرام ہی لوگوں پر ہتک اُسکی اور واجب ہی اُنپر تعظیم اُسکی **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث بن سعد نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُسنے روایت کی ابی شریح عدوی سے

[1] زید بن خالد جہنی مدنی صحابی مشہور ہیں آپ کی وفات کوفہ میں ۶۸ھ ہجری یا ۷۸ھ ہجری میں ہوئی عمر آپکی ۸۵ برس کی تھی ۱۲ التقریب

[2] کھڑا ہو رمضان میں یعنے رمضان کے دنوں میں تراویح پڑھے اور قرآن کی تلاوت کرے اور ذکر وغیرہ کرے ۱۲

انہ قال لعمرو بن سعید وھو یبعث البعوث الی مکۃ ائذن لی ایہا الامیر احدثک قولا قام بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغد من یوم الفتح سمعتہ اذنای ووعاہ قلبی وابصرتہ عینای حین تکلم بہ انہ حمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان مکۃ حرمہا اللہ تعالی ولم یحرمہا الناس ولا یحل لامرأ یؤمن باللہ والیوم الاخر ان یسفک بہا دما او یعضد بہا شجرۃ فان احد ترخص لقتال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فیہا فقولوا لہ ان اللہ اذن لرسولہ صلے اللہ علیہ وسلم ولم یاذن لک وانما اذن لی فیہا ساعۃ من نہار وقد عادت حرمتہا الیوم کحرمتہا بالامس ولیبلغ الشاھد الغائب فقیل لابی شریح ما قال لک عمرو بن سعید قال انا اعلم منک بذلک یا ابا شریح ان الحرم لا یعید عاصیا ولا فارا بدم ولا فارا بخربۃ **قال ابوعیسے** ویروی بخزیۃ وفی الباب عن ابی ھریرۃ وابن عباس **قال ابوعیسے** حدیث ابی شریح حدیث حسن صحیح وابو شریح الخزاعی اسمہ خویلد بن عمرو العدوی الکعبی ومعنی قولہ ولا فارا بخربۃ یعنے جنایۃ یقول من جنی جنایۃ او اصاب دما ثم جاء الی الحرم فانہ یقام علیہ الحد **باب** ماجاء فی ثواب الحج والعمرۃ **حدثنا** قتیبۃ بن سعید وابو سعید الاشج قالا نا ابو خالد الاحمر عن عمرو بن قیس عن عاصم عن شقیق عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تابعوا بین الحج والعمرۃ فانہما ینفیان الفقر والذنوب کما ینفی الکیر خبث الحدید والذہب والفضۃ ولیس للحجۃ المبرورۃ ثواب الا الجنۃ وفی الباب عن عمر وعامر بن ربیعۃ وابی ھریرۃ وعبد اللہ بن حبشی وام سلمۃ وجابر **قال ابوعیسے** حدیث ابن مسعود حدیث حسن صحیح غریب من حدیث عبد اللہ بن مسعود **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینۃ عن منصور عن ابی حازم عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

کہ اُسنے کہا واسطے عمرو بن سعید کے اس حال مین کہ وہ بھیجتا تھا[۱] لشکر طرف مکہ کے اجازت دے واسطے میرے اے امیر تا بیان کرون مین بروبرو ایک بات کہ خطبہ فرمایا ساتھ اُسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے دن فتح مکہ سے سُنا اُسکو کانون میرے نے اور یاد رکھا اُسکو دل میرے نے اور دیکھا اُسکو آنکھون میری نے جب کہ فرمایا اُسکو تعریف کی اللہ کی اور ثنا کی اُسپر پھر فرمایا کہ تحقیق مکہ کو بزرگی دی ہے اللہ تعالی نے اور نہین بزرگی دی اُسکو لوگون نے پس نہین حلال واسطے اُس شخص کے کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے یہ کہ خونریزی کرے اُسمین اور نہین حلال کہ کاٹے اُسمین درخت پس اگر کوئی رخصت ڈھونڈے بسبب لڑنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسمین تو کہو اُسکو کہ تحقیق اذن دیا اللہ نے واسطے رسول اپنے کے اور نہین اذن دیا تمکو اور سوا اسکے نہین کہ اذن دیا واسطے میرے اُسمین کہ ایک ساعت دن مین ہے اور تحقیق پلٹ آئی تعظیم آج کے دن یعنے دن خطبہ مذکورہ فرمانیکے مانند تعظیم اُسکے کہ بیچ کل گذرے ہوے کے تھی یعنے سوائے ساعت مذکورہ کے اور چاہیے کہ پہونچا دے حاضر غائب کو پس کہا گیا واسطے ابی شریح کے کہ کیا جواب دیا تجھکو عمرو بن سعید نے کہا ابو شریح نے کہ کہا عمرو نے مین خوب جانتا ہون اُسکو یعنی اس حدیث کو تجھسے اے ابو شریح تحقیق حرم نہین پناہ دیتی گنہگار کو اور نہ بھاگنے والے کو ساتھ خون[۲] کے اور نہ بھاگنے والے کو ساتھ تقصیر کے کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی گئی ہے خزیہ یعنے ساتھ زا کے اور اس باب مین ابی ہریرہ اور ابن عباس رضی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابی شریح کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابو شریح خزاعی کا نام خویلد بن عمرو عدوی کعبی ہے اور معنے قول اُسکے ولا فارا بخربۃ کا جنایت ہے یعنے قصور کہتا ہے کہ جو کوئی قصور کرے یا خون کرے پھر حرم کی طرف آوے تو اُسپر حد قائم کیجاویگی **باب** حج اور عمرہ کے ثواب کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اور ابو سعید اشج نے اُن دونون نے کہا خبر دی ہمکو ابو خالد احمر نے عمرو بن قیس سے اُسنے روایت کی عاصم سے اُسنے شقیق سے اُسنے عبد اللہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پے در پے کرو حج اور عمرے کو پس تحقیق یہ دونون یعنے ہر ایک انمین سے دور کرتے ہین فقر کو اور گناہون کو جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا اور سونے کا اور چاندی کا اور نہین ہے واسطے حج مقبول کے ثواب مگر بہشت اور اس باب مین عمر اور عامر بن ربیعہ اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن حبشی اور ام سلمہ اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث سے عبد اللہ بن مسعود کے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے منصور سے اُسنے روایت کی ابی حازم سے اُسنے ابی ہریرہ رضی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

[۱] یعنے واسطے قتل عبد اللہ بن زبیر کے سن اکسٹھ میں اور تھا عمرو امیر مدینے پر یزید بن معاویہ کیطرف سے سو یزید نے اُسکو لکھا کہ عبد اللہ بن زبیر کی طرف مکہ میں لشکر بھیجے جو اُسکو قتل کرے اسلیے کہ عبد اللہ بن زبیر نے یزید کی بیعت قبول نہین کی تھی بلکہ مکہ مین ٹھہر رہا تھا ۱۲ [۲] یعنے اگرچہ لائق قتل کے ہے اور جو لائق قتل کے ہو تو اُسکو ہر جگہ قتل کرنا حرام ہے ۱۲

من حج فلم یرفث ولم یفسق غفر له ماتقدم من ذنبه قال ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح وابو حازم کوفی وهو الاشجعی واسمه سلمان مولی عزة الاشجعیة باب ماجاء من التغلیظ فی ترک الحج حدثنا محمد بن یحیی القطعی البصری نامسلم بن ابراهیم ناهلال بن عبد الله مولی ربیعة بن عمرو بن مسلم الباهلی ناابو اسحق الهمدانی عن الحارث عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ملک زادا وراحلة تبلغه الی بیت الله ولم یحج فلا علیه ان یموت یهودیا او نصرانیا وذلک ان الله یقول فی کتابه ولله علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلا قال ابو عیسی هذا حدیث غریب لانعرفه الا من هذا الوجه وفی اسناده مقال وهلال بن عبد الله مجهول والحارث یضعف فی الحدیث باب ماجاء فی ایجاب الحج بالزاد والراحلة حدثنا یوسف بن عیسی ناوکیع ناابراهیم بن یزید عن محمد بن عباد بن جعفر عن ابن عمر قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یارسول الله مایوجب الحج قال الزاد والراحلة قال ابو عیسی هذا حدیث حسن والعمل علیه عند اهل العلم ان الرجل اذا ملک زادا وراحلة وجب علیه الحج وابراهیم بن یزید هو الخوزی المکی وقد تکلم فیه بعض اهل العلم من قبل حفظه باب ماجاء کم فرض الحج حدثنا ابو سعید الاشج نامنصور بن وردان الکوفی عن علی بن عبد الاعلی عن ابیه عن ابی البختری عن علی بن ابی طالب قال لما نزلت ولله علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلا قالوا یارسول الله افی کل عام

کہ جو شخص حج کرے واسطے اللہ کے پس صحبت نہ کرے اپنی عورت سے اور نہ گناہ کرے تو اُسکے اگلے گناہ بخشے جاتے ہیں امام ترمذی نے کہا کہ ابوہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابو حازم[1] کوفی وہ اشجعی ہے اور نام اسکا سلمان مولی عزہ اشجعیہ ہے باب حج ترک کرنے کا بڑا گناہ ہے حدیث بیان کی ہمسے محمد بن یحیٰی قطعی بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مسلم بن ابراہیم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہلال بن عبد اللہ مولی ربیعہ بن عمرو بن مسلم باہلی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو اسحاق ہمدانی نے حارث سے اُسنے روایت کی علی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مالک ہو توشہ اور سواری کا جو پہونچاوے اُسکو طرف بیت اللہ کے یعنے مکے کے اور حج نہ کیا پس نہیں فرق اسپر اسمین یہ کہ مرے یہودی[2] ہوکر یا نصرانی ہوکر اور یہ اسواسطے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اپنی کتاب میں اور واسطے اللہ کے واجب ہے لوگوں پر حج خانہ کعبہ کا اُسپر کہ طاقت رکھے طرف اُسکی راہ کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی طریق سے اور اُسکی اسناد میں کلام ہے اور ہلال بن عبد اللہ مجہول ہے اور حارث ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں باب توشے اور سواری سے حج واجب[3] ہوجاتا ہے حدیث بیان کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابراہیم بن یزید نے محمد بن عباد بن جعفر سے اُسنے روایت کی ابن عمر سے کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اُسنے عرض کی کہ یارسول اللہ کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو آپ نے فرمایا توشہ اور سواری کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور عمل ہے اسپر نزدیک اہل علم کے کہ جب کوئی مرد مالک ہووے خرچ راہ اور سواری کا تو اُسپر حج واجب ہوجاتا ہے اور ابراہیم[4] بن یزید وہ خوزی مکی ہے اور تحقیق کلام کی ہے اسمین بعض اہل علم نے اُسکے حفظ کی وجہ سے باب عمر بھر میں حج کتنی بار فرض[5] ہے حدیث بیان کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو منصور بن دروان کوفی نے علی بن عبد الاعلی سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی البختری سے اُسنے علی بن ابی طالب سے اُنھوں نے کہا کہ جب اُتری یہ آیت اور واسطے اللہ کے ہے لوگوں پر حج بیت اللہ کا جو طاقت رکھے طرف اُسکی راہ کے تو لوگوں نے عرض کی کہ کیا بیچ ہر سال کے حج فرض ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم

[1] ابو حازم کوفی ثقہ ہیں تیسرے درجہ میں انکا شمار ہے۔ اول سیکڑے کے سرے پر وفات ہوئی ۱۲ [2] یعنی وہ یہود اور نصاریٰ کے برابر ہے کفران نعمت میں اور یہ اسواسطے ہے کہ یہود اور نصاریٰ حج کے معتقد نہیں ہیں ۱۲ [3] یعنے جو کچھ مذکور ہے شرط ہونا زاد اور راحلہ کا۔ اور وعید اس عبادت کو ترک کرنے پر اور مالک ہونا توشہ کا یعنے اتنا خرچ ہو کہ راہ میں جاتے آتے کفایت کرے اور اپنے اہل وعیال کو بھی اسقدر دے کہ جبتک یہ نہ آوے اُنکو کافی ہو پس جس شخص کے پاس اتنا خرچ ہو اور سواری بھی ہو اور پھر وہ حج نہ کرے تو وہ مرتا ہے یہودی یا نصرانی ہوکر ۱۲ ع خ [4] ابراہیم بن یزید مکی ابو اسمٰعیل مولی بنی امیہ کے متروک الحدیث ہیں ساتویں درجہ میں انکا شمار ہے وفات ۱۵۱ھ ہجری میں ہوئی ۱۲ مصح [5] اور فرض حج کے یہ ہیں احرام اور وقوف عرفات میں اور طواف الزیارت اور اُسکو طواف الافاضہ

فسکت فقالوا یا رسول اللہ افی کل عام قال لا ولو قلت نعم لوجبت فانزل اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین اٰمنوا لا تسألوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم وفی الباب عن ابن عباس وابی ھریرۃ **قال ابو عیسیٰ** حدیث علی حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ واسم ابی البختری سعید بن ابی عمران وھو سعید بن فیروز **باب** ما جاء کم حج النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** عبد اللہ بن ابی زیاد نا زید بن حباب عن سفیان عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حج ثلث حجج حجتین قبل ان یہاجر وحجۃ بعد ما ھاجر معہا عمرۃ فساق ثلثۃ وستین بدنۃ وجاء علی من الیمن ببقیتہا فیہا جمل لابی جہل فی انفہ برۃ من فضۃ فنحرھا فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کل بدنۃ ببضعۃ فطبخت فشرب من مرقہا **قال ابو عیسیٰ** ھذا حدیث غریب من حدیث سفیان لا نعرفہ الا من حدیث زید بن حباب ورأیت عبد اللہ بن عبد الرحمٰن روی ھذا الحدیث فی کتبہ عن عبد اللہ بن ابی زیاد وسألت محمدا عن ھذا فلم یعرفہ من حدیث الثوری عن جعفر عن ابیہ عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورأیتہ لا یعد ھذا الحدیث محفوظا وقال انما یروی عن الثوری عن ابی اسحاق عن مجاھد مرسلا **حدثنا** اسحٰق بن منصور نا حبان بن ھلال نا ھمام نا قتادۃ قال قلت لانس بن مالک کم حج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حجۃ واحدۃ واعتمر اربع عمر عمرۃ فی ذی القعدۃ وعمرۃ الحدیبیۃ وعمرۃ مع حجتہ وعمرۃ الجعرانۃ اذ قسم غنیمۃ حنین **قال ابو عیسیٰ** ھذا حدیث حسن صحیح وحبان بن ھلال ابو حبیب البصری ھو جلیل ثقۃ وثقہ یحیی بن سعید القطان **باب** ما جاء کم اعتمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** قتیبۃ نا داؤد بن عبد الرحمٰن العطار عن عمرو بن دینار عن عکرمۃ عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر اربع عمر

سو آپ چپ[1] رہے۔ پھر لوگوں نے کہا کیا ہر سال میں حج فرض ہے یا رسول اللہ۔ فرمایا نہیں۔ اور اگر میں کہتا ہاں یعنی حج ہر سال فرض ہے تو البتہ واجب ہو جاتا یعنی ہر سال میں حج کرنا فرض ہوتا۔ سو اُتاری خدا نے یہ آیت کہ اے ایمان والو مت پوچھو بہت چیزیں کہ اگر کھولی جاویں تم پر جو تمکو بری لگیں یعنی انکی حقیقت مت پوچھو۔ اور اس باب میں ابن عباس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ علی کی حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے اور ابی البختری کا نام سعید بن ابی عمران ہے اور وہ سعید بن فیروز ہے **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی بار حج کیا **حدیث** بیان کی ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو زید بن حباب نے سفیان سے اُسنے جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی جابر بن عبد اللہ سے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین حج کیے دو حج پہلے ہجرت سے اور ایک حج پیچھے ہجرت کے کہ ساتھ اُسکے عمرہ تھا سو آپ اپنے ساتھ ترسیٹھ اونٹ ہدی لائے اور لائے حضرت علی[2] باقی اونٹ یمن سے بیچ انکے ایک اونٹ تھا واسطے ابی جہل کے بیچ ناک اُسکی کے نکیل تھی چاندی سے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی قربانی کی پھر حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اونٹ سے ساتھ ایک ٹکڑے گوشت کے سو پکایا گیا پس پیا آپ نے شوربا اسکا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حدیث سے سفیان کی نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث زید بن حباب سے۔ اور میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمان کو دیکھا کہ اُسنے یہ حدیث روایت کی اپنی کتاب میں عبد اللہ بن ابی زیاد سے اور پوچھا میں نے محمد کو اُس سے سو اُسنے اُسکو نہ پہچانا حدیث ثوری سے اُسنے روایت کی جعفر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میں نے اُسکو دیکھا کہ وہ اِس حدیث کو محفوظ نہیں جانتا تھا اور کہا سوا اسکے نہیں کہ روایت کی جاتی ہے ثوری سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے مجاہد سے مرسل **حدیث** بیان کی ہم سے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حبان بن ہلال نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہمام نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو قتادہ نے کہ میں نے انس بن مالک سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کیے ہیں اُسنے کہا ایک حج کیا اور عمرہ کیا چار بار۔ ایک عمرہ ذی القعدہ میں اور ایک عمرہ حدیبیہ کا اور ایک عمرہ ساتھ حج اپنے کے اور ایک عمرہ جعرانہ کا جبکہ تقسیم کی لوٹ حنین کی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حبان بن ہلال ابو حبیب بصری ہے وہ بڑا بزرگ اور ثقہ ہے اور ثقہ کہا ہے اسکو یحییٰ بن سعید قطان نے **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے ہیں **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو داؤد بن عبد الرحمٰن عطار نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ مقرر رسول اللہ صلعم نے عمرے کیے چار عمرے

---

[1] پس اس سے معلوم ہوا کہ تمام عمر میں حج صرف ایک بار فرض ہے باقی نفل ہے اگر چاہے کرے چاہے تو نہ کرے اور مجمل بیان حج کا یہ ہے کہ حج میں وقوف عرفات اور طواف بیت اللہ کا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے ہوتی ہے اور عمرے میں فقط طواف اور سعی ہی ہوتی ہے اور احرام دونوں میں شرط ہے حج اور عمرے میں بھی اور حج فرض ہے

عمرة الحديبية وعمرة الثانية من قابل عمرة القصاص (القضاء) فی ذی القعدة وعمرة الثالثة من الجعرانة والرابعة التی مع حجته وفی الباب عن انس وعبد الله بن عمرو وابن عمر قال ابو عیسٰی حدیث ابن عباس حدیث غریب وروی ابن عیینة هذا الحدیث عن عمرو بن دینار عن عکرمة ان النبی صلی الله علیه وسلم اعتمر اربع عمر ولم یذکر فیه عن ابن عباس **حدثنا** بذلك سعید بن عبد الرحمن المخزومی نا سفیان بن عیینة عن عمرو بن دینار عن عکرمة عن النبی صلی الله علیه وسلم فذکر نحوه **باب ما جاء فی ای موضع احرم النبی صلی الله علیه وسلم** **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینه عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جابر بن عبد الله قال لما اراد النبی صلی الله علیه وسلم الحج اذن فی الناس فاجتمعوا فلما اتی البیداء احرم وفی الباب عن ابن عمر وانس ومسور بن مخرمة **قال** ابو عیسٰی حدیث جابر حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبة بن سعید نا حاتم بن اسمعیل عن موسٰی بن عقبة عن سالم بن عبد الله بن عمر عن ابن عمر قال البیداء التی تکذبون فیها علی رسول الله صلی الله علیه وسلم والله ما اهل رسول الله صلی الله علیه وسلم الا من عند المسجد من عند الشجرة **قال** ابو عیسٰی وهذا حدیث حسن صحیح **باب ما جاء متی احرم النبی صلی الله علیه وسلم** **حدثنا** قتیبة بن سعید نا عبد السلام بن حرب عن خصیف عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم اهل فی دبر الصلوٰة **قال** ابو عیسٰی هذا حدیث غریب لا نعرف احدا رواه

اول عمرہ حدیبیہ[1] کا اور دوسرا عمرہ آیندہ سال مین عمرہ قصاص کا ذی القعدہ مین ہی اور تیسرا عمرہ جعرانہ کا اور چوتھا عمرہ ساتھ حج اپنے کے اور اس باب مین انس اور عبد اللہ بن عمرو اور ابن عمر سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسٰی نے ابن عباس کی حدیث غریب ہی اور ابن عیینہ نے یہ حدیث روایت کی عمرو بن دینار سے اُسنے عکرمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کیے چار اور اُسمین ابن عباس سے ذکر نہین کیا **حدیث** بیان کی ہمسے ساتھ اسکے سعید بن عبدالرحمن مخزومی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس ذکر کیا مثل اسکے **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کس جگہ مین احرام باندھا ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے جعفر بن محمد سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہ جب ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا تو خبر کی لوگومین یعنی ندا کی نداکرنیوالے نے پس جمع ہوئے آدمی بہت یہانتک کہ جب آئے حضرت میدان بیدا مین کہ (نام ہی ایک جگہ کا درمیان مکے اور مدینے کے) تو احرام باندھا آپنے یعنی احرام کی نیت کی اور لبیک کہی اور اس باب مین ابن عمر اور انس اور مسور بن مخرمہ سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسٰی نے کہ جابر کی حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حاتم بن اسمٰعیل نے موسی بن عقبہ سے اُسنے روایت کی سالم بن عبد اللہ بن عمر سے اُسنے ابن عمر سے کہ میدان بیدا جسمین تم رسول اللہ صلعم پر جھوٹ بولتے تھے قسم ہی اللہ کی نہین احرام باندھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر نزدیک مسجد کے نزدیک درخت کے **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کب احرام باندھا ہی **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدالسلام بن حرب نے اُسنے روایت کی خصیف سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام[2] باندھا پیچھے نماز کے **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو

---

[1] حدیبیہ نام ایک گانون کا ہی نو کوس مکے سے کہ اکثر اسکا حرم مین ہی اور کچھ حل مین اور بیان مجمل عمرہ حدیبیہ کا یہ ہی کہ حضرت چھٹے سال ہجرت مین عمرے کی نیت سے مکے کو روانہ ہوے اور آپ کے ساتھ چودہ سو آدمی تھے جب حدیبیہ مین پہونچے تو قریش جمع ہو کر آپ کو مکے مین آنے سے مانع ہوے اور عہد کیا کہ آیندہ سال آنا پس حضرت صلح کر کے پھر گئے پس حقیقت مین یہ عمرہ نہ ہوا لیکن بسبب ملنے ثواب عمرہ کے پہلا عمرہ گنا گیا اور سال آیندہ مین اس عمرہ کی قضا کو گئے مکے مین اور وہان تین دن رہے پھر چلے آئے یہ دوسرا عمرہ ہوا اسکا نام عمرة القضا ہی۔ اور تیسرا عمرہ جعرانہ کا ہی اور جعرانہ ایک جگہ کا نام ہی نو کوس مکے سے آٹھوین سال ہجری مین بعد فتح کے غزوہ حنین ہوا اور غنیمت بیشمار وہان سے ہاتھ لگی حضرت پندرہ سولہ روز جعرانہ مین رہے اور وہان غنیمت بانٹی انھین دنون مین ایک روز رات کو بعد نماز عشا کے سوار ہو کر مکے مین تشریف لے گئے اور عمرہ کیا اور اُسی رات کو پھر آئے۔ اور چوتھا عمرہ وہ ہوا کہ حضرت نے حج کے ساتھ کیا بعد فرض ہونے حج کے پس چارون عمرہ جو حضرت نے کیے یہ ہین اور حج اسلام کا صرف اور جاہلیت کے حج معلوم نہین کہ کتنے تھے ۱۲ ج اور یہ سب عمرے ذیقعدہ مین تھے مگر وہ عمرہ کہ تھا ساتھ حج اُنکے کے ۱۲

[2] حضرت ظہر کی نماز پڑھ کر مدینے سے روانہ ہوے اور عصر کی نماز ذوالحلیفہ مین کہ میقات اہل مدینے کا ہی پڑھی اور رات کو وہان رہے اور صبح کو احرام باندھا اور اسمین مختلف حدیثین آئی ہین ایک روایت مین ہی کہ آپ نے بعد بیٹھنے کے اُونٹنی کی پیٹھ پر اور کھڑے ہونے اُسکے کے لبیک کہی اور ایک مین ہی کہ آپ نے دو رکعتون احرام کے بعد لبیک کہی اور ایک مین ہی کہ آپ نے بیدا مین پہونچکر لبیک کہی پس امام شافعی نے اول روایت پر عمل کیا ہی کہ اونٹنی کی پیٹھ پر بیٹھکر لبیک کہے اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور احمد نے دوسری روایت پر عمل کیا ہے کہ

غیر عبد السلام بن حرب وهو الذی یستحبه اهل العلم ان یحرم الرجل فی دبر الصلوٰة **باب** ماجاء فی افراد الحج **حدثنا** ابو مصعب قرأة عن مالك بن انس عن عبد الرحمٰن بن القاسم عن ابیه عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم افرد الحج وفی الباب عن جابر وابن عمر **قال** ابو عیسیٰ حدیث عائشة حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم وروی عن ابن عمران النبی صلی الله علیه وسلم افرد الحج وافرد ابوبکر وعمر وعثمانؓ **حدثنا** بذلك قتیبة نا عبد الله بن نافع الصائغ عن عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر بهذا **قال** ابو عیسیٰ وقال الثوری ان افردت الحج فحسن وان قرنت فحسن وان تمتعت فحسن وقال الشافعی مثله وقال احب الینا الافراد ثم التمتع ثم القران **باب** ماجاء فی الجمع بین الحج والعمرة **حدثنا** قتیبة نا حماد بن زید عن حمید عن انس قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول لبیك بعمرة وحجة وفی الباب عن عمر وعمران بن حصین **قال** ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث حسن صحیح وقد ذهب بعض اهل العلم الی هذا واختاره من اهل الکوفة وغیرهم **باب** ماجاء فی التمتع **حدثنا** قتیبة بن سعید عن مالك بن انس عن ابن شهاب عن محمد بن عبد الله بن الحارث بن نوفل انه سمع سعد بن ابی وقاص والضحاك بن قیس وهما یذکران التمتع بالعمرة الی الحج فقال الضحاك بن قیس لا یصنع ذلك الا من جهل امر الله تعالیٰ فقال سعد بئس ما قلت یا ابن اخی فقال الضحاك فان عمر بن الخطاب قد نهی عن ذلك فقال سعد قد صنعها رسول الله صلی الله علیه وسلم وقد صنعناها معه هذا حدیث صحیح **حدثنا** عبد بن حمید اخبرنی یعقوب بن ابراهیم بن سعد نا ابی عن صالح بن کیسان

سوائے عبد السلام بن حرب کے اور یہی ہے وہ چیز جسکو اہل علم مستحب کہتے ہیں کہ احرام باندھے آدمی پیچھے نماز کے **باب** مفرد حج کرنیکے بیان میں **حدیث** بیان کی ہمسے ابو مصعب نے قراءۃ مالک بن انس سے اُسنے روایت کی عبد الرحمن بن قاسم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہؓ سے کہ مقرر حضرت نے مفرد حج کیا۔ اور اس باب میں جابر اور ابن عمر سے بھی روایت آئی ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض علمائے کے اور روایت کی گئی ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مفرد حج کیا ہے۔ اور افراد کیا ہے ابو بکر اور عمر اور عثمان نے **حدیث** بیان کی ہمسے ساتھ اسکے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن نافع صائغ نے عبید اللہ بن عمر سے اسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے ساتھ اسکے کہا ابو عیسیٰ نے اور کہا ثوری نے کہ اگر مفرد کرے حج کو تو بہتر ہے اور اگر قران کرے تو وہ بھی بہتر ہے اور اگر تمتع کرے تو وہ بھی بہتر ہے اور امام شافعی نے کہا مثل اسکے اور کہا زیادہ تر پیارا طرف ہمارے افراد ہے پھر تمتع پھر قران **باب** حج اور عمرہ کو جمع کرنیکا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہم کو حماد بن زید نے حمید سے اُسنے روایت کی انس سے کہ میں نے سُنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہتے تھے لبیک بعمرة وحجة یعنی حاضر ہوں تیری خدمت میں یا الٰہی ساتھ عمرہ کے طرف حج کے اور اس میں عمر اور عمران بن حصین سے بھی روایت آئی ہے کہا ابو عیسیٰ نے انس کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض اہل علم کا یہی مذہب ہے اور اختیار کیا ہے اسکو اہل کوفہ وغیرہ نے **باب** تمتع کرنیکا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے مالک بن انسؓ سے اُسنے روایت کی ابن شہاب سے اُسنے محمد بن عبد اللہ بن حارث بن نوفل سے کہ اُسنے سُنا سعد بن ابی وقاص سے اور ضحاک بن قیس سے اور وہ دونوں ذکر کرتے تھے تمتع کرنے کا ساتھ حج اور عمرہ کے سو ضحاک بن قیس نے کہا کہ نہیں کرتا یہ مگر جو بیخبر ہو اللہ کے حکم سے سو سعد نے کہا بری ہے وہ چیز جو کہی تو نے اے میرے بھائی کے بیٹے سو ضحاک نے کہا کہ تحقیق عمر بن خطاب نے منع کیا ہے اس سے سو سعد نے کہا کہ تحقیق کیا ہے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کیا ہے ہمنے اسکو ساتھ آپ کے یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے عبد بن حمید نے اُسنے کہا خبر دی مجھکو یعقوب بن ابراہیم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہمارے باپ نے صالح بن کیسان سے

۱؎ جاننا چاہیے کہ حج کرنیوالے تین قسم کے ہیں ایک تو مفرد ہے۔ اور مفرد وہ ہے کہ نرے حج کا احرام باندھے۔ دوسرا قارن۔ قارن وہ ہے کہ حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھے۔ اور تیسرا متمتع ہے۔ اور وہ وہ ہے کہ اول عمرے کا احرام باندھے حج کی میقات سے حج کے مہینوں میں اور افعال عمرے کے بجا لاوے۔ پھر اگر ہدی کو ساتھ لایا ہے تو احرام باندھے رہے اور اگر ہدی نہیں لایا ہے تو احرام سے نکل آوے اور مکہ میں بیٹھا رہے۔ جب ایام حج کے آویں تو احرام حج کا حرم سے باندھے اور حج کرے ۱۲ ۲؎ اسمیں اختلاف ہے کہ تین قسموں سے افضل کون ہے۔ امام شافعی اور امام مالک اور بہت لوگ کہتے ہیں کہ افضل افراد ہے پھر تمتع پھر قران۔ اور امام احمد وغیرہ کہتے ہیں کہ افضل تمتع ہے۔ اور امام ابو حنیفہ وغیرہ کہتے ہیں کہ افضل قران ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ افضل افراد ہے پھر تمتع پھر قران۔ اور اسمیں بھی اختلاف ہے کہ حضرتؐ مفرد تھے یا متمتع تھے یا قارن تھے۔ صحیح یہ ہے کہ پہلے مفرد تھے پھر اسمیں عمرے کا احرام باندھا۔ اور قارن ہوئے۔ اور وجہ تطبیق کی ہر تینوں میں یہ ہے کہ جسنے افراد نقل کیا وہ اصل ہے۔ اور جسنے قران نقل کیا ۳؎ وہ باعتبار آخر امر کے۔ اور جسنے تمتع نقل کیا تو مراد اس سے تمتع لغوی رکھا یعنے فائدہ اٹھانا ۱۲ نووی

عن

عن ابن شہاب ان سالم بن عبد اللہ حدثہ انہ سمع رجلا من اہل الشام وھو یسال عبد اللہ بن عمر عن التمتع بالعمرۃ الی الحج فقال
عبد اللہ بن عمر ھی حلال فقال الشامی ان اباک قد نہی عنہا فقال عبد اللہ بن عمر ارایت ان کان ابی نہی عنہا وصنعہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم امر ابی یتبع ام امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الرجل بل امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لقد صنعہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابو موسی محمد بن المثنی نا عبد اللہ بن ادریس عن لیث عن طاؤس عن ابن
عباس قال تمتع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر وعمر وعثمان واول من نہی عنہ معاویۃ وفی الباب عن علی وعثمان وجابر وسعد
واسماء ابنۃ ابی بکر وابن عمر **قال ابو عیسی** حدیث ابن عباس حدیث حسن واختار قوم من اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وغیرہم التمتع بالعمرۃ والتمتع ان یدخل الرجل بعمرۃ فی اشہر الحج ثم یقیم حتی یحج فھو متمتع وعلیہ دم ما استیسر من الھدی
فمن لم یجد فصیام ثلثۃ ایام فی الحج وسبعۃ اذا رجع الی اھلہ ویستحب للمتمتع اذا صام ثلثۃ ایام فی الحج ان یصوم فی العشر ویکون
اخرھا یوم عرفۃ فان لم یصم فی العشر صام ایام التشریق فی قول بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منہم
ابن عمر وعائشۃ وبہ یقول مالک والشافعی واحمد واسحق وقال بعضھم لا یصوم ایام التشریق وھو قول اھل الکوفۃ
قال ابو عیسی واھل الحدیث یختارون التمتع بالعمرۃ فی الحج وھو قول الشافعی واحمد واسحق **باب ماجاء فی التلبیۃ**
حدثنا احمد بن منیع نا اسمعیل بن ابراھیم عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال کان تلبیۃ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک

اُسنے روایت کی ابن شہاب سے کہ مقرر سالم بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اِس سے کہ اُسنے سنا ایک مرد کو اہل شام سے کہ وہ پوچھتا تھا عبد اللہ بن عمر
کو تمتع کرنے سے ساتھ عمرے کے طرف حج کے سو عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ وہ درست ہی سو اُس شامی نے کہا کہ مقرر باپ تیرے نے منع کیا ہے
اِس سے سو عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ بھلا بتلا تو کہ اگر باپ میرے نے منع کیا ہوا س سے اور کیا ہو اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حکم باپ میرے کا
مانا جاویگا یا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سو اس مرد نے کہا کہ بلکہ حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مانا جاویگا سو عبد اللہ نے کہا کہ تحقیق کیا ہے
اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ابو موسیٰ محمد بن مثنی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن ادریس
نے لیث سے اُسنے روایت کی طاؤس سے اُسنے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اُسنے کہا کہ متع کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابو بکر اور عمر اور عثمان نے
اور اول جسنے اُس سے منع کیا ہو معاویہ ہی۔ اور اس باب مین علی اور عثمان اور جابر اور سعد اور اسماء بنت ابی بکر اور ابن عمر سے بھی روایت ہی
کہا ابو عیسیٰ نے اور ابن عباس کی حدیث حسن ہی اور اختیار کیا ہی ایک قوم اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے تمتع کرنا ساتھ عمرے
کے اور تمتع یہ ہی کہ داخل ہووے مرد ساتھ عمرے کے حج کے مہینوں مین پھر ٹھہرا رہے یہانتک کہ حج کرے پس وہ تمتع کرنیوالا ہی اور اسپر خون ہے
جو میسر ہو ھدی سے پس جو شخص کہ نہ پاوے ھدی پس روزے رکھے تین ان کے حج کے دنون مین سے اور سات روزے جب پھر جاوے طرف گھر اپنے کے
اور مستحب ہی واسطے تمتع کرنیوالے کے کہ جب روزہ رکھے تین دن کے حج مین یہ کہ روزے رکھے دھے مین اور رہو آخر اُسکا دن عرفے کا پس اگر نہ روزہ رکھے
دھے مین تو روزے رکھے تشریق کے دنون مین یہ قول بعض اہل علم کا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اُنھین مین سے ہی ابن عمر اور عائشہ
اور ساتھ اسی کے قائل ہی مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق بعضے کہتے ہین کہ نہ روزہ رکھے تشریق کے دنون مین اور وہ قول اہل کوفہ کا ہے
کہا ابو عیسیٰ نے اور اہل حدیث اختیار کرتے ہین تمتع کو ساتھ عمرہ کے حج مین اور وہ قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا ہی **باب** تلبیہ کا بیان یعنے
لبیک کہنا **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو اسمعیل بن ابراھیم نے ایوب سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے
ابن عمر سے اُسنے کہا کہ تھا تلبیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک
لاشریک لک یعنی حاضر ہون خدمت تیری مین یا الٰہی حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون خدمت تیری مین نہین کوئی شریک
تیرا حاضر ہون تیری خدمت مین تحقیق سب تعریف اور نعمت واسطے تیرے ہی اور بادشاہت نہین کوئی شریک واسطے تیرے

لـه واجب ہی متمتع کو یہ کہ قربانی کرے دن نحر کے بعد رمی جمار کے واسطے شکر گزاری اس نعمت کے کہ توفیق ادائے عمرہ اور حج کی ہوئی پس جو شخص کہ نہ پاوے پس چاہیے کہ روزے رکھے تین دن بیچ
حج کے یعنی حج کے مہینون مین بعد احرام کے پہلے دن نحر کے اور افضل یہ ہی کہ ساتوین آٹھوین نوین کو رکھے اور سات دن جبکہ پھر طرف اہل اپنے کے یعنی فارغ ہو افعال حج سے اگرچہ مکہ مین ہو ۱۲ع

حدثنا قتیبة نا اللیث عن نافع عن ابن عمر انه اهل فانطلق یهل یقول لبیک اللهم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد
والنعمة لک والملک لا شریک لک قال وکان عبد الله بن عمر یقول هذه تلبیة رسول الله صلی الله علیه وسلم وکان یزید من عنده
فی اثر تلبیة رسول الله صلی الله علیه وسلم لبیک لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک لبیک والرغبی الیک والعمل هذا حدیث صحیح
قال ابو عیسی وفی الباب عن ابن مسعود وجابر وعائشة وابن عباس وابی هریرة **قال** ابو عیسی حدیث ابن عمر حدیث حسن
صحیح والعمل علیه عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم وهو قول سفیان الثوری والشافعی واحمد
واسحق وقال الشافعی فان زاد زائد فی التلبیة شیئا من تعظیم الله فلا باس ان شاء الله واحب الی ان یقتصر علی تلبیة رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال الشافعی وانما قلنا لا باس بزیادة تعظیم الله فیها لما جاء عن ابن عمر وهو حفظ التلبیة عن رسول الله صلی الله
علیه وسلم ثم زاد ابن عمر فی تلبیته من قبله لبیک والرغبی الیک والعمل **باب ما جاء فی فضل التلبیة والنحر** حدثنا محمد بن رافع
نا ابن ابی فدیک وثنا اسحق بن منصور نا ابن ابی فدیک عن الضحاک بن عثمان عن محمد بن المنکدر عن عبد الرحمن بن
یربوع عن ابی بکر الصدیق ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سئل ای الحج افضل قال العج والثج حدثنا هناد نا اسمعیل بن عیاش
عن عمارة بن غزیة عن ابی حازم عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من مسلم یلبی الا لبی من عن یمینه وشماله
من حجر او شجر او مدر حتی ینقطع الارض من ههنا وههنا حدثنا الحسن بن محمد الزعفرانی وعبد الرحمن بن الاسود
ابو عمرو البصری قالا نا عبیدة بن حمید عن عمارة بن غزیة عن ابی حازم عن سهل بن سعد عن النبی صلی الله علیه وسلم

[حاشیہ: التلبیة]

حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ اُسنے احرام باندھا سو چلا احرام باندھے کہتا تھا
حاضر ہون تیری خدمت مین یا الٰہی حاضر ہون تیری خدمت مین نہین کوئی شریک واسطے تیرے حاضر ہون تیری خدمت مین تحقیق سب تعریف
اور نعمت واسطے تیرے ہو اور بادشاہت اور نہین کوئی شریک واسطے تیرے کہا کہ تھے عبد اللہ بن عمر کہتے کہ یہ تلبیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی
اور تھے زیادہ کرتے نزدیک اپنے سے پیچھے تلبیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لبیک الخ یعنی یہ کہ حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون
تیری خدمت مین اور نیکبختی حاصل کرتا ہون تیری خدمت مین اور بھلائی تیرے ہی ہاتھ مین ہی حاضر ہون تیری خدمت مین اور رغبت
طرف تیرے ہی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہی کہا ابو عیسیٰ نے اور اس باب میں ابن مسعود اور جابر اور عائشہ اور ابن عباس ابو ہریرہ رضی
سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے کہ ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
وغیرہ سے اور یہ قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا ہی شافعی نے کہا کہ اگر کوئی تلبیہ مین کوئی چیز زیادہ کرے اللہ کی
تعظیم سے تو کوئی ڈر نہین اگر چاہے اللہ تعالیٰ اور بہت پیارا طرف میرے یہ ہی کہ اقتصار کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلبیہ پر اور کہا
شافعی نے کہ سوا اسکے نہین کہ کہا ہمنے کہ نہین کوئی ڈر ساتھ زیادہ کرنے تعظیم اللہ کے بیچ اُسکے واسطے اُسکے جو آیا ہی ابن عمر سے اور اُسنے یاد کیا ہی
تلبیہ حضرت کا پھر زیادہ کیا ابن عمر نے اُس تلبیہ مین اپنی طرف سے لبیک والرغبی الیک والعمل **باب تلبیہ کہنے اور قربانی کرنیکی فضیلت کا بیان**
حدیث بیان کی ہمسے محمد بن رافع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن ابی فدیک نے اور حدیث بیان کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا خبر
دی ہمکو ابن ابی فدیک نے ضحاک بن عثمان سے روایت کی محمد بن منکدر سے اُسنے عبد الرحمن بن یربوع سے اُسنے ابی بکر صدیق سے کہ مقرر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کونسا حج افضل ہی یعنی کونسی چیز حج مین بہت ثواب کی ہین بہ دارکان حج کے فرمایا بلند آواز کرنا
ساتھ کہنے لبیک[1] کے اور بہانا خون قربانی کا یا ہدی کا **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسمعیل بن عیاش نے اُسنے
عمارہ بن غزیہ سے اُسنے روایت کی ابی حازم سے اُسنے سہل بن سعد سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین کوئی مسلمان کہ لبیک کہتا ہو
مگر کہ لبیک کہتے ہین جو ہین داہنی طرف اور بائین طرف اُسکے قسم پتھر یا ڈھیلے یا درخت سے یہانتک کہ تمام ہو زمین اُس طرف سے اور اس طرف سے
یعنی داہنی اور بائین طرف سے **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی اور عبد الرحمن بن اسود ابو عمرو بصری نے اُنکے کہا خبر
دی ہمکو عبیدہ بن حمید نے عمارہ بن غزیہ سے اُسنے روایت کی ابی حازم سے اُسنے سہل بن سعد سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

[1] پکار کر لبیک کہنی مرد کو مستحب ہی لیکن اتنا نہ چلاوے کہ نفس کو رنج ہو اور عورت چپکے کہے اس طرح کہ آپ ہی سنے ۱۲ ع

نحو حدیث اسمعیل بن عیاش وفی الباب عن ابن عمرو جابر قال ابو عیسیٰ حدیث ابی بکر حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث
ابن ابی فدیك عن الضحاك بن عثمان ومحمد بن المنکدر لم یسمع من عبد الرحمن بن یربوع وقد روی محمد بن المنکدر عن
سعید بن عبد الرحمن بن یربوع عن ابیه غیر هذا الحدیث وروی ابو نعیم الطحان ضرار بن صرد هذا الحدیث عن ابن
ابی فدیك عن الضحاك بن عثمان عن محمد بن المنکدر عن سعید بن عبد الرحمن بن یربوع عن ابیه عن ابی بکر عن النبی
صلی الله علیه وسلم واخطأ فیه ضرار قال ابو عیسیٰ سمعت احمد بن الحسن یقول قال احمد بن حنبل من قال فی هذا الحدیث
عن محمد بن المنکدر عن ابن عبد الرحمن بن یربوع عن ابیه فقد اخطأ قال وسمعت محمدا یقول ذکرت له حدیث ضرار بن صرد
عن ابن ابی فدیك فقال هو خطأ فقلت قد روی غیره عن ابن ابی فدیك ایضا مثل روایته فقال لا شیٔ انما رووا عن ابن
ابی فدیك ولم یذکروا فیه عن سعید بن عبد الرحمن ورایته یضعف ضرار بن صرد والعج هو رفع الصوت بالتلبیة والثج هو نحر البدن

باب ماجاء فی رفع الصوت بالتلبیة **حدثنا** احمد بن منیع نا سفیان بن عیینة عن عبد الله بن ابی بکر عن عبد الملك بن
ابی بکر بن عبد الرحمن عن خلاد بن السائب عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتانی جبرئیل فامرنی ان امر اصحابی
ان یرفعوا اصواتهم بالاهلال او بالتلبیة قال ابو عیسیٰ حدیث خلاد عن ابیه حدیث حسن صحیح وروی بعضهم هذا الحدیث عن
خلاد بن السائب عن زید بن خالد عن النبی صلی الله علیه وسلم ولا یصح والصحیح هو خلاد بن السائب عن ابیه وهو خلاد بن
السائب ابن خلاد بن سوید الانصاری وفی الباب عن زید بن خالد وابی هریرة وابن عباس **باب** ماجاء فی الاغتسال
عند الاحرام **حدثنا** عبد الله بن ابی زیاد نا عبد الله بن یعقوب المدنی عن ابن ابی الزناد عن ابیه عن خارجة بن زید بن ثابت

مثل حدیث اسماعیل بن عیاش کے اور اس باب میں ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے کہ ابی بکر کی حدیث غریب ہی نہیں پہچانتے
ہم اسکو مگر حدیث ابن ابی فدیک سے اُسنے روایت کی ضحاک بن عثمان سے اور محمد بن منکدر نے نہیں سنا عبدالرحمان بن یربوع سے اور تحقیق روایت
کی ہی محمد بن منکدر نے سعید بن عبدالرحمن بن یربوع سے اُسنے اپنے باپ سے سوا اس حدیث کے اور روایت کی ہی ابو نعیم طحان ضرار بن صرد نے یہ
حدیث ابن ابی فدیک سے اُسنے ضحاک بن عثمان سے اُسنے محمد بن منکدر سے اُسنے سعید بن عبدالرحمن بن یربوع سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے
ابی بکر صدیق سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خطا کی اس میں ضرار نے کہا ابو عیسیٰ نے کہ سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتا تھا کہ کہا احمد بن حنبل نے کہ جو کوئی
کہے اس حدیث میں محمد بن منکدر سے وہ ابن عبدالرحمن بن یربوع سے وہ اپنے باپ سے تو اُسنے خطا کی یعنی یہ راوی اس حدیث کے اسناد میں نہیں ہیں کہا
ابو عیسیٰ نے کہ میں نے بخاری سے سنا کہتے تھے کہ ذکر کی میں نے واسطے اُسکے حدیث ضرار بن صرد کی ابن ابی فدیک سے سو اُسنے کہا کہ یہ خطا ہی سو میں نے کہا کہ تحقیق
روایت کی ہی غیر اُسکے نے ابن ابی فدیک سے بھی مثل اُسکی روایت کی سو اُسنے کہا کہ کچھ چیز نہیں یعنی اسکا کچھ اعتبار نہیں سوا اسکے نہیں کہ روایت کیا ہی لوگوں نے اسکو
ابن ابی فدیک سے اور نہیں ذکر کیا اُنھوں نے اُسمیں واسطہ سعید بن عبدالرحمن کا اور دیکھا میں نے اُسکو ضعیف کہتا تھا ضرار بن صرد کو اور عج وہ بلند کرنا آواز کا ہی
ساتھ لبیک کہنے کے اور ثج وہ اونٹوں کی قربانی کرنا ہی **باب** بلند آواز کرنا ساتھ لبیک[1] کہنے کے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر
دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے عبداللہ بن ابی بکر سے اُسنے روایت کی عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمان سے اُسنے خلاد بن سائب سے اُسنے اپنے باپ سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آئے میرے پاس جبرئیل سو حکم کیا مجھکو یہ کہ حکم کروں یاروں اپنے کو یہ کہ بلند کریں آوازیں اپنی ساتھ اہلال کے
یا کہا کہ لبیک کہنے کے کہا ابو عیسیٰ نے کہ خلاد کی حدیث اپنے باپ سے حسن صحیح ہی اور روایت کی ہی بعض نے یہ حدیث خلاد بن سائب سے اُسنے زید بن خالد سے
اُسنے نبی صلعم سے اور نہیں صحیح ہی یہ اور صحیح وہ خلاد بن سائب ہی اپنے باپ سے اور وہ خلاد بن سائب بن خلاد بن سوید انصاری ہی اور اس باب میں زید بن خالد
اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہی **باب** احرام باندھنے کے وقت نہانے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے عبداللہ بن ابی زیاد نے
اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبداللہ بن یعقوب مدنی نے ابن ابی زناد سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے خارجہ بن زید بن ثابت سے

[1] امام شافعی کہتے ہیں کہ پکار کر لبیک کہنی سنت ہی اور نہیں ہی شرط واسطے صحت حج کے اور نہ واجب ہی اگر ترک کرے تو اُسکے بدلے دم لازم نہیں آتا لیکن فضیلت فوت ہوتی
اور بعضے کہتے ہیں کہ واجب ہی اُسکے بدلے خون آتا ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ شرط ہی واسطے صحت احرام کے اور مالک کہتے ہیں کہ واجب نہیں لیکن ترک سے خون دینا لازم آتا ہی
اور امام شافعی اور مالک کہتے ہیں کہ صرف دل میں نیت کرنے سے حج منعقد ہوتا ہی اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ نہیں منعقد ہوتا مگر ساتھ جوڑنے لبیک کے ساتھ نیت کے یا ملانے ہدی کے ۱۲ طیبی

عن ابیہ انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم تجرد لاھلالہ واغتسل **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن غریب وقد استحب بعض اھل العلم الاغتسال عند الاحرام وھو قول الشافعی **باب** ما جاء فی مواقیت الاحرام لاھل الآفاق **حدثنا** احمد بن منیع نا اسمعیل بن ابراھیم عن ایوب عن نافع عن ابن عمر ان رجلا قال من این نھل یا رسول اللہ فقال یھل اھل المدینۃ من ذی الحلیفۃ واھل الشام من الجحفۃ واھل نجد من قرن قال واھل الیمن من یلملم وفی الباب عن ابن عباس وجابر ابن عبد اللہ وعبد اللہ بن عمرو **قال** ابو عیسی حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم **حدثنا** ابو کریب نا وکیع عن سفیان عن یزید بن ابی زیاد عن محمد بن علی عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت لاھل المشرق العقیق **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن **باب** ما جاء فی ما لا یجوز للمحرم لبسہ **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن نافع عن ابن عمر انہ قال قام رجل فقال یا رسول اللہ ماذا تامرنا ان نلبس من الثیاب فی الحرم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلبسوا القمیص ولا السراویلات ولا البرانس ولا العمائم ولا الخفاف الا ان یکون احد لیست لہ نعلان فلیلبس الخفین ما اسفل من الکعبین ولا تلبسوا شیئا من الثیاب مسہ الزعفران ولا الورس ولا تنتقب المرأۃ الحرام ولا تلبس القفازین **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند اھل العلم **باب** ما جاء فی لبس السراویل والخفین للمحرم اذا لم یجد الازار والنعلین **حدثنا** احمد بن عبدۃ الضبی البصری نا یزید بن زریع نا ایوب نا عمرو بن دینار عن جابر بن زید عن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المحرم اذا لم یجد الازار فلیلبس السراویل واذا لم یجد النعلین فلیلبس الخفین

اُسنے اپنے باپ سے کہ اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ننگے ہوئے[1] واسطے احرام اپنے کے اور غسل کیا کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور تحقیق بعض اہل علم کہتے ہیں کہ احرام کے وقت غسل کرنا مستحب ہے اور یہ قول شافعی کا ہے **باب** احرام باندھنے کی جگھون کا بیان واسطے غیر ملکے والون کے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسمعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُسنے روایت کی ہے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ تحقیق ایک مرد نے کہا کہ کس جگہ سے احرام باندھیں ہم یا رسول اللہ سو فرمایا کہ احرام باندھیں مدینہ والے[2] ذو الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے کہا اور احرام باندھیں یمن والے یلملم سے اور اس باب میں ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے سفیان سے اُسنے روایت کی یزید بن ابی زیاد سے اُسنے محمد بن علی سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معین کی جگہ احرام باندھنے کی واسطے اہل مشرق کے عقیق کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث حسن ہے **باب** محرم کو احرام کی حالت میں کیا کپڑا پہننا جائز نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے نافع سے اُسنے روایت کی ابن عمر سے کہ اُسنے کہا کہ ایک مرد کھڑا ہوا سو اُسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا حکم کرتے ہو آپ ہمکو کہ پہنیں ہم کپڑون سے بیچ احرام کے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ پہنو کرتہ اور نہ پائجامہ اور نہ بارانیان اور نہ باندھو پگڑیان اور نہ پہنو موزے مگر یہ کہ نہووین واسطے کسی کے پاپوشین تو چاہیے کہ پہنے موزے جو دونون ٹخنون سے نیچے ہون اور نہ پہنو کپڑونمیں سے اُس چیز کو کہ لگی ہو اُسکو زعفران اور نہ وہ کپڑا کہ لگی ہو اُسکو ورس اور نہ نقاب ڈالے عورت احرام والی اور نہ پہنے دستانے کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسپر عمل ہے اہل علم کا **باب** احرام والا جب پاوے تہ بند اور پاپوشین تو پہنے پائجامہ اور موزے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی بصری نے اُسنے کہا کہ خبر دی ہمکو یزید بن زریع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ایوب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عمرو بن دینار نے جابر بن زید سے اُسنے روایت کی ابن عباس سے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ محرم اگر نہ پاوے تہ بند تو چاہیے کہ پہنے پائجامہ اور جب نہ پاوے پاپوشین تو چاہیے کہ پہنے موزے

[1] یعنی سلے ہوئے کپڑے اُتار ڈالے اور لنگ باندھے اور چادر اوڑھے کہ حالت احرام میں سلا ہوا کپڑا کہ بدن پر قطع کیا ہو پہننا منع ہے اور احرام کے لیے غسل افضل ہے اور وضو بھی کافی ہے

[2] یعنی مدینے والے اور جو لوگ کہ اس راہ سے مکہ کو آوین جب ذو الحلیفہ میں پہونچیں تو وہانسے احرام باندھیں اور اسیطرح اور لوگ اپنی اپنی جگہ سے احرام باندھیں اور ذو الحلیفہ نام ہے ایک جگہ کا کہ چھ کوس ہے مدینے سے اور دس منزل ہے مکہ سے اور نجد نام ہے تہامہ سے عراق تک کا اور قرن منازل نام ہے ایک جگہ کا قریب طایف کے اور یلملم ایک پہاڑ ہے دو منزل مکہ سے اور جو شخص کہ ان احرام کی جگھون سے اندر رہتا ہے تو اُسکی جگہ احرام کی اپنے گھر سے ہے حد حرم تک اُسکو میقات پر جانا ضرور نہیں اگرچہ میقات قریب ہو اور جو خاص ان جگھون میں رہتے ہیں اُنکا حکم جمہور کے نزدیک اندر والونکا سا ہے یہانتک کہ مکہ والے احرام باندھیں نفس مکہ سے لیکن یہ حکم حج کا ہے اور عمرہ کا

حدثنا قتیبة نا حماد بن زید عن عمرو نحوه وفی الباب عن ابن عمر و جابر قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم قالوا اذا لم یجد المحرم الازار لبس السراویل واذا لم یجد النعلین لبس الخفین وهو قول احمد وقال بعضهم علی حدیث ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم اذا لم یجد النعلین فلیلبس الخفین ولیقطعهما اسفل من الکعبین وهو قول سفیان الثوری والشافعی **باب** ما جاء فی الذی یحرم وعلیه قمیص او جبة **حدثنا** قتیبة بن سعید نا عبد الله بن ادریس عن عبد الملک بن ابی سلیمان عن عطاء عن یعلی بن امیة قال رای رسول الله صلی الله علیه وسلم اعرابیا قد احرم وعلیه جبة فامره ان ینزعها **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن عمرو بن دینار عن عطاء عن صفوان بن یعلی عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه بمعناه **قال** ابو عیسی وهذا اصح وفی الحدیث قصة وهکذا روی قتادة والحجاج بن ارطاة وغیر واحد عن عطاء عن یعلی بن امیة والصحیح ما روی عمرو بن دینار وابن جریج عن عطاء عن صفوان بن یعلی عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب** ما جاء ما یقتل المحرم من الدواب **حدثنا** محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نا یزید بن زریع نا معمر عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خمس فواسق یقتلن فی الحرم الفارة والعقرب والغراب والحدیا والکلب العقور وفی الباب عن ابن مسعود وابن عمر وابی هریرة وابی سعید وابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث عائشة حدیث حسن صحیح **حدثنا** احمد بن منیع نا هشیم نا یزید بن ابی زیاد عن ابن ابی نعیم عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یقتل المحرم السبع العادی والکلب العقور والفارة والعقرب والحدأة والغراب **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن والعمل علی هذا عند اهل العلم قالوا المحرم یقتل السبع العادی والکلب وهو قول سفیان الثوری والشافعی

حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے عمرو سے مثل اُسکے۔ اور اس باب میں ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہین کہ اگر نہ پاوے تہ بند محرم تو پہنے پائجامہ اور جب نہ پاوے پاپوشین تو پہنے موزے اور یہ قول احمد کا ہے۔ اور بعضے کہتے ہین کہ بنا بر حدیث ابن عمر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جب نہ پاوے پاپوشین تو چاہئے کہ پہنے موزے اور چاہیے کہ کاٹ ڈالے اُنکو دونون ٹخنون کے نیچے یہ قول سفیان ثوری اور شافعی کا ہے **باب** اگر کوئی شخص احرام باندھے اور اسپر کرتا یا جبہ[۱] ہو تو اُسکو اُتار ڈالے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن ادریس نے عبد الملک بن ابی سلیمان سے اُسنے روایت کی عطا سے اُسنے یعلی بن امیہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد جنگلی کو دیکھا کہ احرام باندھے ہے اور اسپر جبہ تھا سو آپ نے حکم کیا اُسکو کہ اُتار ڈالے اُسکو **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی عطا سے اُسنے صفوان بن یعلی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے ساتھ معنے اسکے کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث زیادہ تر صحیح ہے اور اس حدیث مین ایک قصہ ہے اور اسیطرح روایت کی ہے قتادہ اور حجاج بن ارطاة وغیرہ کئی اور لوگون نے عطار سے اُسنے روایت کی ہے یعلی بن امیہ سے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی ہے عمرو بن دینار اور ابن جریج نے عطار سے اُسنے روایت کی صفوان بن یعلی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** اُس چیز کا بیان جو قتل کرے اُسکو محرم چارپایون سے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی شوارب نے اُسنے کہا خبر دی ہم کو یزید بن زریع نے اُس نے کہا خبر دی ہم کو معمر نے زہری سے اُس نے روایت کی عروہ سے اُس نے عائشہ رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ جانور موذی مارے جاوین حرم مین چوہا اور بچھو اور کوا اور چیل اور کتا کٹ کھنا اور اس باب مین ابن مسعود اور ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابن عباس سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُس نے کہا خبر دی ہم کو ہشیم نے اُس نے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ابی زیاد نے ابن ابی نعیم سے اُسنے روایت کی ابی سعید رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قتل کرے محرم درندے حملہ کرنیوالے کو اور کتے کٹ کھنے اور چوہے اور بچھو اور چیل اور کوے کو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اس پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہین کہ قتل کرے محرم درندے حملہ کرنے والے کو اور کتے کو اور یہ قول سفیان ثوری اور شافعی کا ہے

[۱] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ احرام مین بھول کر کرتہ پہننے سے کچھ خلل نہین آتا۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو چیزین کہ احرام مین حرام ہین اگر قصداً اُن کا مرتکب ہو گا تو واجب ہو گا اس مین فدیہ سب علماء کے نزدیک اور اگر بھول کر مرتکب ہو گا جیسے کہ اُس شخص جنگلی نے کیا تھا تو نہین لازم آوے گا اس مین فدیہ

وقال الشافعی کل سبع عدی علی الناس وعلی دوابھم فللمحرم قتلہ **باب** ماجاء فی الحجامة للمحرم **حدثنا** قتیبة نا سفیان بن عیینة
عن عمرو بن دینار عن طاؤس وعطاء عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو محرم وفی الباب عن انس وعبد اللہ
بن بحینة وجابر **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وقد رخص قوم من اھل العلم فی الحجامة للمحرم وقالوا لا یحلق
شعرا وقال مالک لا یحتجم المحرم الا من ضرورة وقال سفیان الثوری والشافعی لا باس ان یحتجم المحرم ولا ینزع شعرا **باب**
ماجاء فی کراھیة تزویج المحرم **حدثنا** احمد بن منیع نا اسمعیل بن علیة نا ایوب عن نافع عن نبیه بن وھب قال اراد ابن معمر
ان ینکح ابنه فبعثنی الی ابان بن عثمان وھو امیر الموسم فاتیته فقلت ان اخاک یرید ان ینکح ابنه فاحب ان یشھدک ذلک فقال لا
اراہ الا اعرابیا جافیا ان المحرم لا ینکح ولا ینکح او کما قال ثم حدث عن عثمان مثله یرفعه وفی الباب عن ابی رافع ومیمونة **قال**
ابو عیسی حدیث عثمان حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منھم عمر بن الخطاب وعلی
ابن ابی طالب وابن عمر وھو قول بعض فقھاء التابعین وبه یقول مالک والشافعی واحمد واسحق لا یرون ان یتزوج المحرم
وقالوا ان نکح فنکاحه باطل **حدثنا** قتیبة نا حماد بن زید عن مطر الوراق عن ربیعة بن ابی عبد الرحمن عن سلیمان بن
یسار عن ابی رافع قال تزوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میمونة وھو حلال وبنی بھا وھو حلال وکنت انا الرسول فیما بینھما
قال ابو عیسی ھذا حدیث حسن ولا نعلم احدا اسندہ غیر حماد بن زید عن مطر الوراق عن ربیعة وروی مالک بن انس عن ربیعة
عن سلیمان بن یسار ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوج میمونة وھو حلال ورواہ مالک مرسلا ورواہ ایضا سلیمان بن بلال
عن ربیعة مرسلا **قال** ابو عیسی وروی عن یزید بن الاصم عن میمونة قالت تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور شافعی نے کہا کہ ہر درندہ[1] جو ایذا دیوے لوگونکو یا انکے چارپایونکو تو جائز ہی واسطے محرم کے قتل کرنا اسکا **باب** محرم کو سینگی لگوانا جائز ہے
حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبردی ہمکو سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی طاؤس اور عطاء سے اُسنے ابن عباس
سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی کھنچوائی اور آپ احرام مین تھے اور اس باب مین انس اور عبد اللہ بن بحینہ اور جابر سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے
ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہی اور ایک جماعت اہل علم کہتے ہین کہ محرم کو سینگی لگوانی جائز ہی[2] اور کہتے ہین کہ بال نہ منڈاوے اور مالک کہتے
ہین کہ سینگی نہ لگوائے محرم مگر ضرورت سے اور سفیان ثوری اور شافعی نے کہا کہ نہین ڈر یہ کہ سینگی کھچوائے محرم اور نہ توڑے بال **باب**
محرم کو احرام کی حالت مین نکاح کرنا منع ہی **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبردی ہمکو اسمعیل بن علیہ نے اُسنے کہا خبردی ہمکو
ایوب نے نافع سے اُسنے روایت کی نبیہ بن وہب سے اُسنے کہا کہ ارادہ کیا ابن معمر نے یہ کہ نکاح کرے بیٹے اپنے کا سو بھیجا مجھکو طرف ابان بن عثمان کے اور وہ
امیر حاجیونکا تھا سو مین اُسکے پاس آیا اور کہا کہ تحقیق بھائی تیرا ارادہ کرتا ہی یہ کہ نکاح کرے بیٹے اپنے کا سو دوست رکھتا ہی کہ تجھکو گواہ کرے
سو اُسنے کہا کہ مین نہین دیکھتا اسکو مگر جنگلی ظالم تحقیق محرم نہ خود نکاح کرے نہ کسی کا نکاح کرائے یا جسطرح کہا پھر یہ حدیث بیان کی عثمان سے
مثل اسکے کہ مرفوع کرتا تھا اسکو۔ اور اس باب مین ابی رافع اور میمونہ سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے عثمان کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک
بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اُنہین سے ہین عمر بن خطاب اور علی بن ابی طالب اور ابن عمر اور یہ قول بعض فقہاء اور تابعین کا ہی۔ اور ساتھ اسی کے
قائل ہی مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہین کہ نہین جائز ہی یہ کہ نکاح کرے محرم اور کہتے ہین کہ اگر نکاح کرے تو نکاح اُسکا باطل ہی
حدیث بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا خبردی ہمکو حماد بن زید نے مطر وراق سے اُسنے روایت کی ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن سے اُسنے سلیمان
بن یسار سے اُسنے ابی رافع سے اُسنے کہا کہ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے اور آپ حلال تھے محرم نہ تھے اور بنا کی ساتھ اُسکے اور
آپ محرم نہ تھے اور مین اُنکے درمیان قاصد تھا یعنی پیغام پہونچانیوالا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور نہین پہچانتے ہم کسی کو کہ
مسند کیا ہو سوا حماد بن زید کے مطر وراق سے اُسنے ربیعہ سے اور روایت کی مالک بن انس نے ربیعہ سے اُسنے سلیمان بن یسار سے کہ نبی صلعم نے
نکاح کیا میمونہ سے اُس حال مین کہ وہ احرام مین نہ تھے اور روایت کیا ہی اُسکو مالک نے مرسل اور روایت کیا ہی اُسکو سلیمان بن بلال نے بھی ربیعہ سے مرسل
کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی گئی ہی یزید بن اصم سے اُسنے روایت کی میمونہ سے کہ نکاح کیا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور

[1] شیر اور چیتا اور بھیڑیا وغیرہ سب اس مین داخل ہین ۱۲ [2] جائز ہی جمہور علماء کے نزدیک سینگی لگوانی بشرطیکہ بال نہ ٹوٹے ۱۲

وھو حلال وروى بعضهم عن يزيد بن الاصم ان النبى صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وھو حلال **قال ابو عيسى** ويزيد بن الاصم ھو ابن اخت ميمونة **باب** ماجاء فى الرخصة فى ذلك **حدثنا** حميد بن مسعدة نا سفيان بن حبيب عن هشام بن حسان عن عكرمة عن ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وھو محرم وفى الباب عن عائشة **قال ابو عيسى** حديث ابن عباس حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وبه يقول سفيان الثورى واهل الكوفة **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن ايوب عن عكرمة عن ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وھو محرم **حدثنا** قتيبة نا داؤد بن عبد الرحمن العطار عن عمرو بن دينار قال سمعت ابا الشعثاء يحدث عن ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وھو محرم **قال ابو عيسى** هذا حديث صحيح وابو الشعثاء اسمه جابر بن زيد واختلفوا فى تزويج النبى صلى الله عليه وسلم ميمونة لان النبى صلى الله عليه وسلم تزوجها فى طريق مكة فقال بعضهم تزوجها حلالا وظهر امر تزويجها وھو محرم ثم بنى بها وھو حلال بسرف فى طريق مكة وماتت ميمونة بسرف حيث بنى بها رسول الله صلى الله عليه وسلم ودفنت بسرف **حدثنا** اسحق بن منصور نا وهب بن جرير نا ابى قال سمعت ابا فزارة يحدث عن يزيد بن الاصم عن ميمونة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم تزوجها وھو حلال وبنى بها وھو حلال وماتت بسرف ودفناها فى الظلة التى بنى بها فيها **قال ابو عيسى** هذا حديث غريب وروى غير واحد هذا الحديث عن يزيد بن الاصم مرسلا ان النبى صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وھو حلال **باب** ما جاء فى اكل الصيد للمحرم **حدثنا** قتيبة نا يعقوب بن عبد الرحمن عن عمرو بن ابى عمرو عن المطلب بن عن جابر عن النبى صلى الله عليه وسلم قال صيد البر لكم حلال وانتم حرم مالم تصيدوه او يصد لكم وفى الباب عن ابى قتادة وطلحة **قال ابو عيسى** حديث جابر حديث مفسر والمطلب لانعرف له سماعا من جابر والعمل على هذا عند بعض اهل العلم لا يرون باكل الصيد للمحرم باسا اذا لم يصطده

آپ احرام میں نہ تھے اور روایت کی بعض نے یزید بن اصم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا ہی میمونہ سے اور آپ حلال تھے کہا ابو عیسیٰ نے یزید بن اصم میمونہ کا بھانجا تھا **باب** محرم کو نکاح کرنا درست ہی **حدیث** بیان کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن حبیب نے ہشام بن حسان سے اُسنے روایت کی عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور آپ احرام میں تھے اور اس باب میں عائشہ سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے کہ ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی قائل ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے روایت کی عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور آپ احرام میں تھے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو داؤد بن عبد الرحمن عطار نے عمرو بن دینار سے اُسنے کہا سنا میں نے ابا شعثار سے کہ حدیث بیان کرتا تھا ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور آپ احرام کی حالت میں تھے کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث صحیح ہی اور ابو شعثار کا نام جابر بن زید ہی اور اختلاف کیا ہی علما نے بیچ نکاح کرنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے میمونہ کو اسواسطے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اُس سے بیچ راہ مکہ کے سو بعضے کہتے ہیں کہ آپنے نکاح کیا اُس سے اور آپ حلال تھے اور ظاہر ہوا امر نکاح کرنے اُسکے کا اور آپ احرام میں تھے پھر بنا کی اُس سے اور آپ حلال تھے مقام سرف میں مکہ کی راہ میں اور انتقال کیا میمونہ نے سرف میں جسجگہ کہ بنا کی تھی ساتھ اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دفن کی گئی سرف میں **حدیث** بیان کی ہمسے اسحٰق بن منصور نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وہب بن جریر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو باپ میرے نے اُسنے کہا سنا میں نے ابا فزارہ سے کہ حدیث بیان کرتا تھا یزید بن اصم سے اُسنے روایت کی میمونہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اُس سے اور آپ حلال تھے اور بنا کی اُس سے اور آپ حلال تھے اور انتقال کیا اُسنے سرف میں اور دفن کیا اُسکو اُسی ظلہ میں جسمیں بنا کی تھی ساتھ اُسکے کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث غریب ہی اور روایت کی بہت لوگوں نے یہ حدیث یزید بن اصم سے مرسل کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور آپ احرام میں نہ تھے **باب** محرم کو احرام میں شکار کھانا درست ہی یا نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یعقوب بن عبد الرحمن نے عمرو بن عمرو سے اُسنے روایت کی مطلب سے اُسنے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شکار جنگل کا واسطے تمھارے حلال ہی اور حالانکہ تم احرام میں ہو جبتک کہ تمنے نہ شکار کیا ہو اُسکو یا شکار کیا گیا ہو واسطے تمھارے اور اس باب میں ابی قتادہ اور طلحہ سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے کہ جابر کی حدیث مفسر ہی اور مطلب نہیں پہچانا جاتا واسطے اُسکے سماع جابر سے اور عمل اسپر ہی نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ محرم کو شکار کھانا درست ہی جبتک کہ اُسنے خود شکار نہ کیا ہو

ك اس باب میں دونوں طرح کی حدیثیں آئی ہیں لیکن حرمت کو ترجیح ہی کہ اصول میں مقرر ہی کہ جب حلال اور حرام میں تعارض ہو تو ترجیح حرمت کو ہوتی ہی پس حرمت کو ترجیح ہوگی اور اسمیں زیادہ احتیاط ہی ۱۲

ويصد من اجله قال الشافعي هذا احسن حديث روى في هذا الباب واقيس والعمل على هذا وهو قول احمد واسحق حدثنا
قتيبة عن مالك بن انس عن ابي النضر عن نافع مولى ابي قتادة عن ابي قتادة انه كان مع النبي صلى الله عليه وسلم حتى
اذا كان ببعض طريق مكة تخلف مع اصحاب له محرمين وهو غير محرم فراى حمارا وحشيا فاستوى على فرسه فسال اصحابه
ان يناولوه سوطه فابوا فسالهم رمحه فابوا عليه فاخذه فشد على الحمار فقتله فاكل منه بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم
وابى بعضهم فادركوا النبي صلى الله عليه وسلم فسالوه عن ذلك فقال انما هي طعمة اطعمكموها الله **حدثنا** قتيبة عن مالك عن
زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي قتادة في حمار الوحش مثل حديث ابي النضر غير ان في حديث زيد بن اسلم ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال هل معكم من لحمه شئ **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في كراهية لحم الصيد للمحرم **حدثنا**
قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله ان ابن عباس اخبره ان الصعب بن جثامة اخبره ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم مر به بالابواء او بودان فاهدى له حمارا وحشيا فرده عليه فلما راى رسول الله صلى الله عليه وسلم في وجهه الكراهية قال انه
ليس بنا رد عليك وانا حرم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد ذهب قوم من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم
وغيرهم الى هذا الحديث وكرهوا اكل الصيد للمحرم وقال الشافعي انما وجه هذا الحديث عندنا انما رده عليه لما ظن انه صيد من اجله وتركه
على التنزه وقد روى بعض اصحاب الزهري عن الزهري هذا الحديث وقال اهدى له لحم حمار وحش وهو غير محفوظ وفي الباب عن
علي وزيد بن ارقم **باب** ما جاء في صيد البحر للمحرم **حدثنا** ابو كريب نا وكيع عن حماد بن سلمة عن ابي المهزم عن ابي هريرة قال
خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في حج او عمرة فاستقبلنا رجل من جراد فجعلنا نضربه باسياطنا وعصينا

یا اُسکے واسطے نہ شکار کیا گیا ہو شافعی نے کہا یہ بہت عمدہ حدیث ہی جو اس باب میں مروی ہی اور قریب ہی ساتھ قیاس کے اور عمل اسپر ہی اور یہ قول احمد اور اسحاق
کا ہی **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے مالک بن انس سے اُسنے روایت کی ابی النضر سے اُسنے نافع مولی ابی قتادہ سے اُسنے ابی قتادہ سے کہ وہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ تھے یعنے سفر میں یہانتک کہ جب پہونچے بعض راہ میں مکے کے تو پیچھے رہ گئے ساتھ اپنے یارونکے جو احرام باندھے تھے اور وہ محرم نہیں تھے سو دیکھا
اُنھوں نے گورخر پس ابر ہو گئے اپنے گھوڑے پر یعنی سوار ہوئے پس مانگا اپنے یاروں سے یہ کہ دیویں اُنکو کوڑا اُسکا پس نہ دیا اُنھوں نے کوڑا پس مانگا اُنھوں نے اُنسے نیزہ
اپنا پس نہ دیا اُنھوں نے پھر لیا ابو قتادہ نے کوڑا یعنی گھوڑے سے اُتر کر پس حملہ کیا گورخر پر پس مارا اُسکو پس کھایا اُس سے بعض یاروں نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور انکار کیا بعض نے سو جب ملے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو پوچھا آپ سے یعنی حکم اسکا کہ آیا کھانا اُسکا ہمکو درست ہی یا نہیں سو فرمایا
کہ وہ کھانا ہی کہ کھلایا تمکو اللہ نے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے مالک سے اُسنے روایت کی زید بن اسلم سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے ابی قتادہ سے
بیچ گورخر کے مثل حدیث ابی نضر کے مگر تحقیق زید بن اسلم کی حدیث میں اتنا زیادہ ہی کہ فرمایا آپ نے کہ کیا ہی تمہارے پاس اُسکے گوشت سے کچھ کہا ابو عیسی نے
یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** محرم کو شکار کا گوشت کھانا مکروہ ہی **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے ابن شہاب سے اُسنے روایت کی
عبید اللہ بن عبد اللہ سے کہ ابن عباس نے اُسکو خبر دی کہ صعب بن جثامہ نے خبر دی اُسکو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ساتھ اُسکے ابوا یا ودان میں سو تحفہ
بھیجا اُسنے حضرت کو گورخر پس پھیر دیا حضرت نے اُنپر پس جبکہ دیکھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چیز کہ تھی بیچ چہرہ اُسکے کے یعنی ناخوشی بسبب قبول کرنے
کے تو فرمایا کہ تحقیق ہمنے نہیں پھیر دیا اُسکو تمپر مگر اسلیے کہ ہم احرام باندھے ہیں کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق گئی ہی ایک جماعت اہل علم کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے طرف اس حدیث کے کہتے ہیں کہ محرم کو شکار کھانا مکروہ ہی اور شافعی نے کہا کہ سوا اسکے نہیں کہ وجہ اس حدیث کی
نزدیک ہمارے یہ ہی کہ سوا اسکے نہیں رد کیا آپ نے اُسپر واسطے اُسکے کہ گمان کیا کہ وہ شکار کیا گیا ہی واسطے آپکے پس چھوڑ دیا اُسکو احتیاط سے اور تحقیق
روایت کی ہی بعض اصحاب زہری نے زہری سے یہ حدیث اور کہا کہ تحفہ بھیجا گیا واسطے آپ کے گوشت گورخر کا اور وہ محفوظ نہیں اور اس باب میں علی اور زید بن
ارقم سے بھی روایت ہی **باب** محرم کو دریا کا شکار کھانا درست ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے حماد بن سلمہ سے اُسنے روایت کی ابی مہزم سے
اُسنے ابو ہریرہ سے کہ نکلے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ حج کے یا عمرہ کے سو آگے سے ملی ہمکو ایک جماعت ٹڈی کی سو شروع کیا ہمنے مارنا اُسکو ساتھ کوڑوں اور عصاؤں کے

له ابوا اور ودان نام ہی دو جگہون کا درمیان مکے اور مدینے کے اس حدیث سے ظاہر معلوم ہوتا ہی کہ محرم کو مطلق شکار کا گوشت کھانا
حرام ہی اور حنفیہ کہتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہی کہ زندہ گورخر بھیجا تھا کہ وہ درست نہیں ہی ۱۲

فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلوہ فانہ من صید البحر **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث ابی المھزم عن ابی ھریرۃ وابو المھزم اسمہ یزید بن سفیان وقد تکلم فیہ شعبۃ وقد رخص قوم من اھل العلم للمحرم ان یصید الجراد فیاکل ورای بعضھم ان علیہ صدقۃ اذا اصطادہ او اکلہ **باب** ماجاء فی الضبع یصیدھا المحرم **حدثنا** احمد بن منیع نا اسمٰعیل بن ابراھیم نا ابن جریج عن عبد اللہ بن عبید بن عمیر عن ابن ابی عمار قال قلت لجابر بن عبد اللہ الضبع اصید ھی قال نعم قال قلت اٰکلھا قال نعم قال قلت اقالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح وقال علی قال یحیی بن سعید روی جریر بن حازم ھذا الحدیث فقال عن جابر عن عمر وحدیث ابن جریج اصح وھو قول احمد واسحٰق والعمل علی ھذا الحدیث عند بعض اھل العلم فی المحرم اذا اصاب ضبعا ان علیہ الجزاء **باب** ماجاء فی الاغتسال لدخول مکۃ **حدثنا** یحیی بن موسیٰ اخبرنی ھارون بن صالح نا عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم عن ابیہ عن ابن عمر قال اغتسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم لدخول مکۃ بفخ **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث غیر محفوظ والصحیح ما روی نافع عن ابن عمر انہ کان یغتسل لدخول مکۃ وبہ یقول الشافعی یستحب الاغتسال لدخول مکۃ وعبد الرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف فی الحدیث ضعفہ احمد بن حنبل وعلی بن المدینی وغیرھما ولا نعرف ھذا مرفوعا الا من حدیثہ **باب** ماجاء فی دخول النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ من اعلاھا وخروجہ من اسفلھا **حدثنا** ابو موسیٰ محمد بن المثنی نا سفیان بن عیینۃ عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت لما جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی مکۃ دخلھا من اعلاھا وخرج من اسفلھا وفی الباب عن ابن عمر **قال** ابو عیسیٰ حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی دخول النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ نھارا **حدثنا** یوسف بن عیسیٰ نا وکیع نا العمری عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ نھارا **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن

پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھاؤ اسکو کہ تحقیق وہ دریا کے شکار سے ہی کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث ابی مہزم سے اُسنے ابی ہریرہ سے اور ابو مہزم کا نام یزید بن سفیان ہی اور تحقیق کلام کیا اُسمین شعبہ نے اور تحقیق اجازت دی ہی ایک قوم نے اہل علم سے واسطے محرم کے یہ کہ شکار کرے ٹڈی کو اور کھاوے۔ اور بعضے کہتے ہین کہ اگر شکار کرے اُسکو یا کھاوے اُسکو تو اُسپر صدقہ ہی **باب** اگر محرم جرغ[1] کو شکار کرے تو درست ہی یا نہین **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسمعیل بن ابراہیم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے اُسنے روایت کی ابن ابی عمار سے کہا کہ مین نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا حال جانور جرغ کا کیا شکار ہی وہ پس کہا اُسنے ہان مین نے کہا کہ کھاؤن مین اُسکو اُسنے کہا ہان مین نے کہا کیا فرمایا ہی اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسنے کہا ہان کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے روایت کی ہی جریر بن حازم نے یہ حدیث سو اُسنے کہا جابر سے اُسنے عمر سے اور حدیث ابن جریج کی اصح ہی اور یہی قول احمد اور اسحاق کا ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک بعض اہل علم کے کہ محرم جب جرغ کو شکار کرے تو اسپر بدلہ ہی **باب** مکے مین داخل ہونے کے واسطے غسل کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے اُسنے کہا خبر دی مجھکو ہارون بن صالح نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم نے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی ابن عمر سے کہ حضرتؐ نے غسل کیا واسطے داخل ہونے مکہ کی فخؑ مین کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث محفوظ نہین اور صحیح وہ ہی جو روایت کی گئی ہی نافع سے اُسنے روایت کی ہی ابن عمر سے کہ وہ تھے غسل کرتے واسطے داخل ہونے مکہ کے اور ساتھ اسی کے قائل ہی شافعی کہتے ہین کہ مستحب ہی غسل کرنا واسطے داخل ہونے مکہ کے اور عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہی بیچ حدیث کے ضعیف کہا ہی اُسکو احمد بن حنبل اور علی بن مدینی وغیرہ نے اور نہین جانتے ہم اُسکو مرفوع مگر اُسی کی حدیث سے **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ مین بلندی کی طرف سے داخل ہونا اور نشیب کی طرف سے نکلنا **حدیث** بیان کی ہمسے ابو موسیٰ محمد بن مثنی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ ابن ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے کہا کہ جب آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف مکہ کے تو داخل ہوئے اُسمین بلندی کی طرف سے اور نکلے نیچے کی طرف سے اور اس باب مین ابن عمر سے بھی روایت آئی ہی کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہی **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مکے مین دن کو داخل ہونے **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے وکیع سے اُسنے عمری سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلعم داخل ہوئے مکہ مین دن کو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی

---

[1] امام شافعی کے نزدیک جرغ کا گوشت کھانا درست ہی بموجب اس حدیث کے اور امام مالکؒ و ابو حنیفہؒ کے نزدیک درست نہین انکے نزدیک اگر جرغ کا شکار کرے تو ایکے

باب ماجاء فی کراهیة رفع الید عند رؤیة البیت **حدثنا** یوسف بن عیسے نا وکیع ناشعبة عن ابی قزعة الباهلی عن المهاجر المکی قال سئل جابر بن عبد الله ایرفع الرجل یدیه اذا رای البیت فقال حججنا مع رسول الله صلے الله علیه وسلم فکنا نفعله **قال** ابو عیسے رفع الید عند رؤیة البیت انما نعرفه من حدیث شعبة عن ابی قزعة واسم ابی قزعة سوید بن حجر **باب** ماجاء کیف الطواف **حدثنا** محمود بن غیلان نا یحیی بن ادم نا سفیان عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جابر قال لما قدم النبی صلے الله علیه وسلم مکة دخل المسجد فاستلم الحجر ثم مضی علی یمینه فرمل ثلثا ومشے اربعا ثم اتی المقام فقال واتخذوا من مقام ابراهیم مصلے فصلے رکعتین والمقام بینه وبین البیت ثم اتی الحجر بعد الرکعتین فاستلمه ثم خرج الی الصفا اظنه قال ان الصفا والمروة من شعائر الله وفی الباب عن ابن عمر **قال** ابو عیسے حدیث جابر حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم **باب** ماجاء فی الرمل من الحجر الی الحجر **حدثنا** علی بن خشرم نا عبد الله بن وهب عن مالک بن انس عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جابر ان النبی صلے الله علیه وسلم رمل من الحجر الی الحجر ثلثا ومشے اربعا وفی الباب عن ابن عمر **قال** ابو عیسے حدیث جابر حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم قال الشافعی اذا ترک الرمل عمدا فقد اساء ولاشئ علیه واذا لم یرمل فی الاشواط الثلثة لم یرمل فیما بقی وقال بعض اهل العلم لیس علی اهل مکة رمل ولا علی من احرم منها **باب** ماجاء فی استلام الحجر والرکن الیمانی دون ماسواهما **حدثنا** محمود بن غیلان نا عبد الرزاق نا سفیان ومعمر عن ابن خثیم عن ابی الطفیل قال کنا مع ابن عباس ومعاویة لا یمر برکن

باب خانہ کعبہ کے دیکھنے کے وقت ہاتھ اٹھانا منع ہے **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے اُسنے کہا خبردی ہمکو وکیع نے اُسنے کہا خبردی ہمکو شعبہ نے ابو قزعہ باہلی سے اُسنے روایت کی مہاجر مکی سے اُسنے کہا کہ سوال کیے گئے جابر بن عبد اللہ کیا اُٹھائے مرد ہاتھ اپنا جبکہ دیکھے خانہ کعبہ کو اُسنے کہا کہ حج کیا ہمنے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تھے ہم کرتے اُسکو کہا ابو عیسیٰ نے کہ اُٹھانا ہاتھ کا وقت دیکھنے خانہ کعبہ کے سوا اسکے نہیں کہ پہچانتے ہیں ہم اُسکو حدیث شعبہ سے اُسنے ابی قزعہ سے اور نام ابی قزعہ کا سوید بن حجر ہے **باب** خانہ کعبہ کا طواف کس طرح کرنا چاہیے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبردی ہمکو یحییٰ بن آدم نے اُسنے کہا خبردی ہمکو سفیان نے جعفر بن محمد سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے جابر سے کہ جب آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوے مسجد میں سو بوسہ دیا حجر اسود کو پھر چلے داہنے ہاتھ کی طرف پس جلدی چلے بازو ہلا کر یعنے جیسے کہ پہلوان چلتے ہیں تین بار اور چلے موافق معمولی چال اپنی کے چار بار پھر آئے مقام ابراہیم پر پھر پڑھی یہ آیت اور پکڑو تم مقام ابراہیم کو یعنے گرد اُسکی کو جائے نماز پھر پڑھیں دو رکعتیں اور مقام آپ کے اور خانہ کعبہ کے درمیان تھا پھر آئے طرف حجر اسود کے بعد دو رکعتوں کے پس بوسہ دیا اُسکو پھر نکلے باب الصفا سے طرف پہاڑ صفا کے گمان کرتا ہوں کہ آپ نے یہ آیت پڑھی کہ تحقیق صفا اور مروہ نشانیوں اللہ کی سے ہیں یعنے اللہ کے دین کی نشانیاں ہیں اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ جابر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے **باب** حجر اسود سے حجر اسود تک جلدی چلنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن خشرم نے اُسنے کہا خبردی ہمکو عبد اللہ بن وہب نے مالک بن انس رض سے اُسنے روایت کی جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جلدی چلے حجر اسود سے حجر اسود تک تین بار اور معمولی چال چلے چار بار اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے جابر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے شافعی نے کہا کہ اگر جان بوجھ کر پہلے تین پھیروں میں جلدی نہ چلے تو گنہگار ہوتا ہے اور نہیں ہے اسپر کوئی چیز اور جب جلدی چلے پہلے تین پھیروں میں تو نہ رمل کرے بیچ اُسکے جو باقی ہو۔ اور بعضے کہتے ہیں اہل علم سے کہ نہیں ہے مکہ والوں پر جلدی چلنا اور نہ اُنپر جو مکے سے احرام باندھیں **باب** بیچ چومنے حجر اسود کے اور رکن یمانی کے نہ غیر اُنکے کے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبردی ہمکو عبد الرزاق نے اُسنے کہا خبردی ہمکو سفیان نے اور معمر نے ابن خثیم سے اُسنے روایت کی ابی طفیل سے اُسنے کہا تھے ہم ساتھ ابن عباس اور معاویہ کے نہیں گذرتا تھا ساتھ کسی رکن کے

سلہ یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک کا کہ ہاتھ نہ اٹھاوے کعبہ کا دیکھنے والا دعا کے لیے اور امام احمد کے نزدیک ہاتھ اٹھاوے اور سفیان ثوری کا بھی یہی قول ہے اور دعا کرے ۱۲ طیبی سلہ خانہ کعبہ کا طواف اسطور سے ہے کہ سات بار گرد اُسکے پھرتے ہیں پس تین بار پھرنے میں جلدی چلے مونڈھے ہلا کر جیسے پہلوان چلتے ہیں اور چار بار اپنی معمولی چال چلے اور جلدی چلنے کا سبب یہ تھا کہ جب حضرت عمرۃ القضا کو آئے تو مشرکوں نے کہا کہ انکو مدینے کی تپ نے لاغر اور سست کر دیا ہے تب آپنے مسلمانوں کو فرمایا

الا استلمہ فقال لہ ابن عباس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم لم یکن یستلم الا الحجر الاسود والرکن الیمانی فقال معاویۃ لیس شیئ من البیت مھجورا وفی الباب عن ابن عمر **قال** ابو عیسے حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم ان لا یستلم الا الحجر الاسود والرکن الیمانی **باب** ماجاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم طاف مضطبعا **حدثنا** محمود بن غیلان نا قبیصۃ عن سفیان عن ابن جریج عن عبد الحمید عن ابن یعلی عن ابیہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم طاف بالبیت مضطبعا وعلیہ برد **قال** ابو عیسے ھذا حدیث الثوری عن ابن جریج لا نعرفہ الا من حدیثہ وھو حدیث حسن صحیح وعبد الحمید ھو ابن جبیر بن شیبۃ عن ابن یعلے عن ابیہ وھو یعلی بن امیۃ **باب** ماجاء فی تقبیل الحجر **حدثنا** ھناد ثنا ابو معٰویۃ عن الاعمش عن ابراھیم عن عابس بن ربیعۃ قال رأیت عمر بن الخطاب یقبل الحجر ویقول انی اقبلک واعلم انک حجر ولولا انی رایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقبلک لم اقبلک وفی الباب عن ابی بکر وابن عمر **قال** ابو عیسے حدیث عمر حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم یستحبون تقبیل الحجر فان لم یمکنہ ان یصل الیہ استلمہ بیدہ وقبل یدہ وان لم یصل الیہ استقبلہ اذا حاذی بہ وکبر وھو قول الشافعی **باب** ماجاء انہ یبدأ بالصفا قبل المروۃ **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینۃ عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم حین قدم مکۃ فطاف بالبیت سبعا واتی المقام فقرأ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلے فصلے خلف المقام ثم اتی الحجر فاستلمہ ثم قال نبدأ بما بدأ اللہ بہ فبدأ بالصفا وقرأ

مگر بوسہ لیتا تھا اُسکو پس کہا اُسکو ابن عباس نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ تھے بوسہ دیتے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو سو معاویہ نے کہا کہ نہیں ہی کوئی چیز خانہ کعبہ[1] سے چھوڑی گئی اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اکثر اہل علم کے یہ کہ نہ بوسہ دیا جاوے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا اس حال میں کہ آپ اس میں اضطباع کیے ہوے تھے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُنسنے کہا خبر دی ہمکو قبیصہ نے سفیان سے اُسنے روایت کی ابن جریج سے اُسنے عبد الحمید سے اُسنے ابن یعلی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ طواف کیا آپنے گرد خانہ کعبہ کے اس حال میں کہ آپ اضطباع[2] کیے تھے اور آپ پر چادر تھی کہا ابو عیسیٰ نے کہ حدیث ثوری کی ابن جریج سے نہیں جانتے ہم اُسکو مگر اُسی کی حدیث سے اور وہ حدیث حسن صحیح ہی اور عبد الحمید وہ ابن جبیر بن شیبہ ہی اُسنے ابن یعلی سے اُسنے اپنے باپ سے اور وہ یعلی بن امیہ ہی **باب** حجر اسود کو بوسہ دینے میں **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے ابو معاویہ سے اُسنے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے عابس بن ربیعہ سے اُسنے کہا دیکھا میں نے عمر بن خطاب رض کو بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو اور کہتے تھے میں بوسہ دیتا ہوں تجھکو اور میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہی اور اگر نہ دیکھا ہوتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ بوسہ دیتے تھے تجھکو تو نہ بوسہ دیتا میں تجھکو اور اس باب میں ابی بکر اور ابن عمر سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے عمر کی حدیث حسن صحیح ہی اور اسپر ہی عمل نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ حجر اسود کو بوسہ دینا مستحب ہی اور اگر نہ ممکن ہووے اسکو کہ پہونچے پاس اُسکے تو چھووے اُسکو[3] ساتھ ہاتھ اپنے کے اور چومے ہاتھ اپنے کو اور اگر ہاتھ بھی اُسکی طرف نہ پہونچے تو اُسکے سامنے ہووے جبکہ اُسکے مقابل ہو اور تکبیر کہے اور یہی ہی قول شافعی کا **باب** سعی میں ابتدا صفا سے کرے پہلے مروہ کے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے جعفر بن محمد سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے روایت کی جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں آئے تو طواف کیا خانہ کعبہ کا سات بار پھر آئے مقام ابراہیم پاس پس پڑھی یہ آیت واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی یعنی پکڑو تم مقام ابراہیم کو جاے نماز پس نماز پڑھی پیچھے مقام کے پھر آئے حجر اسود پاس پس بوسہ دیا اسکو پھر فرمایا شروع کرتے ہیں ہم ساتھ اُسکے جو شروع کیا ساتھ اُسکے اللہ نے سو ابتدا کیا ساتھ پہاڑ صفا کے اور پڑھی آیت

[1] خانہ کعبہ کے چار رکن یعنی چار کونے ہیں ایک تو وہ ہی کہ جسمیں حجر اسود ہی اور دوسرا سامنے اسکے ہی رکن یمانی حقیقت میں یمانی یہی رکن ہی لیکن تغلیبا دونوں کو رکن یمانی کہتے ہیں اور دو رکن اور ہیں ایک رکن عراقی اور دوسرا شامی مگر دونوں کو شامی کہتے ہیں اور جسمیں حجر اسود ہی وہ پورب کی طرف ہی اور رکن یمانی دکن کی طرف ہی اور رکن شامی مغرب کی طرف ہی اور رکن عراقی شمال کی جانب ہی ۱۲ [2] اضطباع کہتے ہیں اسکو کہ چادر داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھے پر ڈال لیتے ہیں وہ بھی اظہار قوت کے لئے تھا اور یہ بھی مسنون ہی ۱۲ [3] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض روایتوں میں حجر اسود کو بوسہ دینا آیا ہی اور بعض میں ہاتھ

ان الصفا والمروة من شعائر الله **قال** ابو عیسے هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم انه یبدأ بالصفا قبل المروة فان بدأ بالمروة قبل الصفا لم یجزه ویبدأ بالصفا واختلف اهل العلم فی من طاف بالبیت ولم یطف بین الصفا والمروة حتی رجع فقال بعض اهل العلم ان لم یطف بین الصفا والمروة حتی خرج من مکة فان ذکر وهو قریب منها رجع فطاف بین الصفا والمروة وان لم یذکر حتی اتی بلاده اجزاه وعلیه دم وهو قول سفیان الثوری وقال بعضهم ان ترك الطواف بین الصفا والمروة حتی رجع الی بلاده فانه لا یجزئه وهو قول الشافعی قال الطواف بین الصفا والمروة واجب لا یجوز الحج الا به **باب** ماجاء فی السعی بین الصفا والمروة **حدثنا** قتیبة نا ابن عیینة عن عمرو بن دینار عن طاؤس عن ابن عباس قال انما سعی رسول الله صلی الله علیه وسلم بالبیت وبین الصفا والمروة لیری المشرکین قوته قال وفی الباب عن عائشة وابن عمر وجابر **قال** ابو عیسے حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وهو الذی یستحبه اهل العلم ان یسعی بین الصفا والمروة فان لم یسع ومشی بین الصفا والمروة راوه جائزا **حدثنا** یوسف بن عیسے نا ابن فضیل عن عطاء بن السائب عن کثیر بن جمهان قال رأیت ابن عمر یمشی فی المسعی فقلت له اتمشی فی المسعی بین الصفا والمروة فقال لئن سعیت فقد رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یسعی ولئن مشیت فقد رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یمشی وانا شیخ کبیر **قال** ابو عیسے هذا حدیث حسن صحیح وقد روی سعید بن جبیر عن ابن عمر نحو هذا **باب** ماجاء فی الطواف راکبا **حدثنا** بشر بن هلال الصواف نا عبد الوارث وعبد الوهاب الثقفی عن خالد الحذاء عن عکرمة عن ابن عباس قال طاف النبی صلی الله علیه وسلم علی راحلته

کہ تحقیق صفا اور مروہ نشانیان اللہ کی سے ہین کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے کہ شروع کرے ساتھ صفا کے پہلے مروہ سے پس اگر شروع کرے ساتھ مروہ کے پہلے صفا سے تو نہین جائز ہی اُسکو اور ابتدا کرے ساتھ صفا کے اور اختلاف کیا ہی اہل علم نے اُس شخص مین جو طواف کرے خانہ کعبہ کا اور نہ دوڑے درمیان صفا اور مروہ کے یہان تک کہ پھر آوے سو بعض اہل علم کہتے ہین کہ اگر نہ طواف کرے درمیان صفا اور مروہ کے یہانتک کہ نکلے مکہ سے پس اگر یاد کرے اور وہ قریب ہو مکہ سے تو پھر آوے اور صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرے اور اگر نہ یاد کرے یہانتک کہ آوے اپنے شہرون مین تو کفایت کرتا ہی اُسکو اور اُسپر خون دینا واجب ہی۔ اور یہ قول سفیان ثوری کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اگر طواف ترک کرے درمیان صفا اور مروہ کے یہانتک کہ پھر آوے طرف شہرون اپنے کے تو وہ اُسکو کفایت نہین کرتا اور یہ قول شافعی کا ہی۔ کہتے ہین درمیان صفا اور مروہ کے طواف کرنا واجب ہی۔ بدون اسکے حج درست نہین **باب** صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی طاؤس سے اُسنے ابن عباس سے کہ سوا اسکے نہین کہ سعی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ خانہ کعبہ کے اور درمیان صفا اور مروہ کے تاکہ دکھاوین مشرکین کو قوت اپنی کہا اور اس باب مین عائشہ رض اور ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے کہ ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہی۔ اور اہل علم کہتے ہین کہ مستحب ہی کہ سعی کرے درمیان صفا اور مروہ کے پس اگر نہ دوڑے اور موافق چال اپنی کے چلے درمیان صفا اور مروہ کے تو کہتے ہین کہ جائز ہی **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن فضیل نے عطاء بن سائب سے اُسنے کثیر بن جمہان سے اُسنے کہا کہ دیکھا مینے ابن عمر کو کہ چلتے تھے مطابق چال اپنی کے درمیان صفا اور مروہ کے سو مینے اُسکو کہا کہ تو چلتا ہی اپنی چال معمولی سے سو اُسنے کہا کہ اگر مین دوڑون تو مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی کہ آپ دوڑتے تھے اور اگر چلون چال اپنی سے تو تحقیق دیکھا ہی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ چلتے تھے اپنی چال سے اور مین بوڑھا ہون کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کی ہی سعید بن جبیر نے ابن عمر سے مثل اُسکے **باب** سوار ہو کر طواف کرنیکا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے بشر بن ہلال صواف نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الوارث نے اور عبد الوہاب ثقفی نے خالد حذاء سے اُسنے روایت کی عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ طواف کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر

لہ طیبی نے کہا صفا سے ابتدا کرنی شرط ہی نزدیک جمہور کے اور بعضے کہتے ہین کہ ترتیب واجب نہین لیکن اسکے تارک پر دم دینا لازم ہی ۱۲ سلہ یعنی مین نے دوڑنا اسواسطے ترک کیا ہی کہ مجھکو عذر ہی کہ مین بوڑھا ہون ۱۲ سلہ امام مالک اور ابو حنیفہ کہتے ہین کہ اگر طواف کرے سوار ہو کر واسطے کسی عذر کے تو کفایت کرتا ہی اسکو اور اُسپر کوئی دم واجب نہین اور اگر کوئی عذر نہو تو اُسپر دم آتا ہی۔ اور ابو حنیفہ کہتے ہین کہ اگر مکہ مین ہو تو طواف پھر کرے اور کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سوار ہونا اژدحام کی وجہ سے تھا ۱۲ کذا فی العینی

فاذا انتهى الى الركن اشار اليه وفى الباب عن جابر وابى الطفيل وام سلمة قال ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح وقد كره قوم من اهل العلم ان يطوف الرجل بالبيت وبين الصفا والمروة راكبا الا من عذر وهو قول الشافعى

باب ماجاء فى فضل الطواف حدثنا سفيان بن وكيع نا يحيى بن اليمان عن شريك عن ابى اسحق عن عبد الله بن سعيد بن جبير عن ابيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من طاف بالبيت خمسين مرة خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه قال وفى الباب عن انس وابن عمر قال ابو عيسى حديث ابن عباس حديث غريب سالت محمدا عن هذا الحديث فقال انما يروى هذا عن ابن عباس قوله حدثنا ابن ابى عمر نا سفيان بن عيينة عن ايوب قال كانوا يعدون عبد الله بن سعيد بن جبير افضل من ابيه وله اخ يقال له عبد الملك بن سعيد بن جبير وقد روى عنه ايضا

باب ماجاء فى الصلوة بعد العصر وبعد المغرب فى الطواف لمن يطوف حدثنا ابو عمار وعلى بن خشرم قالا نا سفيان بن عيينة عن ابى الزبير عن عبد الله بن باباه عن جبير بن مطعم ان النبى صلى الله عليه وسلم قال يا بنى عبد مناف لا تمنعوا احدا طاف بهذا البيت وصلى اية ساعة شاء من ليل ونهار وفى الباب عن ابن عباس وابى ذر قال ابو عيسى حديث جبير بن مطعم حديث حسن صحيح وقد رواه عبد الله بن ابى نجيح عن عبد الله بن باباه ايضا وقد اختلف اهل العلم فى الصلوة بعد العصر وبعد الصبح بمكة فقال بعضهم لا باس بالصلوة والطواف بعد العصر وبعد الصبح وهو قول الشافعى واحمد واسحق واحتجوا بحديث النبى صلى الله عليه وسلم وقال بعضهم اذا طاف بعد العصر لم يصل حتى تغرب الشمس وكذلك ان طاف بعد صلوة الصبح ايضا لم يصل حتى تطلع الشمس

تو جب پہونچتے طرف رکن کے تو اشارہ کرتے طرف اُسکے۔ اور اس باب مین جابر اور ابی طفیل اور ام سلمہ سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے کہ ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہی اور ایک جماعت اہل علم کہتے ہین کہ مکروہ ہی یہ کہ طواف کرے مرد ساتھ خانہ کعبہ کے اور درمیان صفا اور مروہ کے سوار ہو کر مگر عذر سے اور یہ قول شافعی کا ہی **باب** طواف کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے سفیان بن وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن یمان نے شریک سے اُسنے روایت کی ابی اسحاق سے اُسنے عبد اللہ بن سعید بن جبیر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو طواف کرے ساتھ خانہ کعبہ کے پچاس بار تو نکلتا ہے گناہون اپنے سے مثل اُس دن کے کہ جنا اُسکو مان اُسکی نے کہا راوی نے اور اس باب مین انسؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباسؓ کی حدیث غریب ہی مین نے محمد بخاری سے اس حدیث کا حال پوچھا سو اُسنے کہا سوا اسکے نہین کہ روایت کیا جاتا ہی ابن عباس سے قول اُسکا **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ایوب سے کہ کہا تھے گنتے عبد اللہ بن سعید بن جبیر کو افضل اپنے باپ سے اور اُسکا بھائی ہی کہا جاتا ہی اُسکو عبد الملک بن سعید بن جبیر اور تحقیق روایت کی گئی ہی اُس سے بھی **باب** عصر اور مغرب کے بعد طواف مین نماز پڑھنے کا بیان واسطے اُس کے جو طواف کرے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو عمار اور علی بن خشرم نے اُنھون نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ابی زبیر سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن باباہ سے اُسنے جبیر بن مطعم سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بنی عبد مناف نہ منع کرو کسی کو کہ طواف کرے ساتھ اس گھر کے اور نماز پڑھے جس گھڑی کہ چاہے رات سے یا دن سے۔ اور اس باب مین ابن عباس اور ابی ذر سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے کہ جبیر بن مطعم کی حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کیا اسکو عبد اللہ بن ابی نجیح نے عبد اللہ بن باباہ سے بھی اور تحقیق اختلاف کیا ہی اہل علم نے بیچ نماز پڑھنے کے بعد عصر اور صبح کے مکہ مین۔ سو بعضے کہتے ہین کہ نہین کوئی ڈر ساتھ نماز پڑھنے کے اور طواف کرنے کے بعد عصر اور صبح کے اور یہ قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا ہے اور دلیل پکڑی ہے اُنھون نے ساتھ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے جو مذکور ہوئی اور بعضے کہتے ہین کہ اگر طواف کرے بعد عصر کے تو نہ نماز پڑھے یہان تک کہ غروب ہووے آفتاب۔ اور اسی طرح اگر طواف کرے بعد نماز صبح کے بھی تو نہ نماز پڑھے یہان تک کہ نکلے آفتاب

ف مظہر نے کہا کہ اس حدیث مین دلیل ہو اسپر کہ نفل نماز اوقات مکروہ مین مکہ مین منع نہین تاکہ لوگ ہر وقت اسکی فضیلت حاصل کرین یہ قول شافعی کا ہی اور ابو حنیفہ کہتے ہین کہ مکہ کا حکم بھی سب شہرون کی طرح ہی کراہت مین یعنے اوقات مکروہ مین مکہ مین بھی نفلی نماز درست نہین ۱۲

واحتجوا بحديث عمر انه طاف بعد صلوة الصبح فلم يصل وخرج من مكة حتى نزل بذي طوى فصلى بعد ما طلعت الشمس وهو قول سفيان الثورى ومالك بن انس **باب** ما جاء ما يقرأ في ركعتي الطواف **حدثنا** ابو مصعب قراءة عن عبد العزيز بن عمران عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ في ركعتي الطواف بسورتي الاخلاص قل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد **حدثنا** هناد نا وكيع عن سفيان عن جعفر بن محمد عن ابيه انه كان يستحب ان يقرأ في ركعتي الطواف بقل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد **قال** ابو عيسى وهذا اصح من حديث عبد العزيز بن عمران وحديث جعفر بن محمد عن ابيه في هذا اصح من حديث جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم وعبد العزيز بن عمران ضعيف في الحديث **باب** ما جاء في كراهية الطواف عريانا **حدثنا** علي بن خشرم نا سفيان بن عيينة عن ابي اسحق عن زيد بن اثيع قال سألت عليا باي شئ بعثت قال باربع لا يدخل الجنة الا نفس مسلمة ولا يطوف بالبيت عريان ولا يجتمع المسلمون والمشركون بعد عامهم هذا ومن كان بينه وبين النبي صلى الله عليه وسلم عهد فعهده الى مدته ومن لا مدة له فاربعة اشهر وفي الباب عن ابي هريرة **قال** ابو عيسى حديث علي حديث حسن **حدثنا** ابن ابي عمر ونصر بن علي قالا نا سفيان عن ابي اسحق نحوه وقالا زيد بن يثيع وهذا اصح **قال** ابو عيسى وشعبة وهم فيه فقال زيد بن اثيل **باب** ما جاء في دخول الكعبة **حدثنا** ابن ابي عمر نا وكيع عن اسمعيل بن عبد الملك عن ابن ابي مليكة عن عائشة قالت خرج النبي صلى الله عليه وسلم من عندي وهو قرير العين طيب النفس فرجع الي وهو حزين فقلت له فقال اني دخلت الكعبة

اور دلیل پکڑی ہی اُنھون نے ساتھ حدیث عمر رض کے کہ اُسنے طواف کیا بعد نماز صبح کے سو نہ نماز پڑھی اور نکلے مکہ سے یہانتک کہ اُترے ذی طوی مین سو نماز پڑھی بعد نکلنے آفتاب کے اور یہ قول سفیان ثوری اور مالک بن انس کا ہی **باب** طواف کی دو رکعتون مین کیا سورت پڑھی جاوے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو مصعب نے قراءۃ عبد العزیز بن عمران سے اُسنے روایت کی جعفر بن محمد سے اُس نے اپنے باپ سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھین بیچ دو رکعتون طواف کے دو سورتین قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون **حدیث** بیان کی ہم سے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے سفیان سے اُسنے روایت کی جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے کہ تحقیق وہ مستحب کہتے تھے یہ کہ پڑھا جاوے بیچ دو رکعتون طواف کے ساتھ دو سورون اخلاص قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد کے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث بہت صحیح ہی حدیث عبد العزیز بن عمران سے اور حدیث جعفر بن محمد کی اپنے باپ سے اس باب مین بہت صحیح ہی حدیث جعفر بن محمد سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبد العزیز بن عمران ضعیف ہی حدیث مین **باب** ننگے ہو کر خانہ کعبہ کو طواف کرنا منع ہی **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن خشرم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی زید بن اثیع سے اُسنے کہا کہ مین نے علی رض سے سوال کیا کہ ساتھ کس چیز کے بھیجے گئے تھے تم اُسنے کہا ساتھ چار چیزون کے یہ کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین مگر مسلمان اور نہ گھومے گرد کعبے کے ننگا آدمی[1] اور نہ جمع ہوون مسلمان اور مشرکین پیچھے اس سال کے اور وہ شخص کہ ہووے درمیان اُسکے اور درمیان نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد تو عہد اُسکا اُسکی مدت تک ہے اور جسکی کوئی مدت مقرر نہین تو اُسکے واسطے چار مہینے[2] ہین- اور اس باب مین ابی ہریرہ رض سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسی نے کہ علی رض کی حدیث حسن ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر اور نصر بن علی نے اُنھون نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے ابی اسحاق سے مثل اُسکے اور کہا اُن دونون نے زید بن یثیع اور یہ بہت صحیح ہی کہا ابو عیسی نے کہ شعبہ نے وہم کیا ہی اسمین سو کہا زید بن اثیل **باب** مکہ مین داخل ہونیکا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اسمٰعیل بن عبد الملک سے اُسنے روایت کی ابن ابی ملیکہ سے اُسنے عائشہ رض سے اُسنے کہا نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک میرے سے اور وہ ٹھنڈی آنکھ اور خوش جی سے تھے پھر آئے طرف میرے اور آپ غمناک تھے سو مین نے اُسکا سبب پوچھا سو فرمایا کہ مین داخل ہوا کعبہ مین-

---

[1] طیبی نے کہا کہ ننگے طواف کرنے سے اسواسطے منع کیا کہ جاہلیت کے زمانہ مین مشرکین ننگے ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور اگر کوئی کپڑے سے طواف کرتا اسکو مار کر کپڑے اتارے جاتے تھے کہتے تھے کہ ہم ان کپڑون مین کیون طواف کرین جنمین ہمنے گناہ کئے ہین [2] یعنے اسکو چار مہینے کی مہلت ہی- خواہ مسلمان ہو جاوے یا لڑائی کا سامان کرے یا جزیہ دینا قبول کرے

وودت انی لم اکن فعلت انی اخاف ان اکون اتعبت امتی من بعدی **قال** ابوعیسے هذا حدیث حسن صحیح **باب**
ماجاء فی الصلوة فی الکعبة **حدثنا** قتیبة نا حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن ابن عمر عن بلال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
صلے فی جوف الکعبة قال ابن عباس لم یصل ولکنه کبر وفی الباب عن اسامة بن زید والفضل بن عباس وعثمان بن طلحة
وشیبة بن عثمان **قال** ابوعیسے حدیث بلال حدیث حسن صحیح والعمل علیه عند اکثر اهل العلم لا یرون بالصلوة
فی الکعبة باسا وقال مالک بن انس لا باس بالصلوة النافلة فی الکعبة وکره ان یصلے المکتوبة فی الکعبة وقال
الشافعی لا باس ان یصلی المکتوبة والتطوع فی الکعبة لان حکم النافلة والمکتوبة فی الطهارة والقبلة سواء **باب**
ماجاء فی کسر الکعبة **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابوداؤد عن شعبة عن ابی اسحق عن الاسود بن یزید
ان ابن الزبیر قال له حدثنی بما کانت تفضی الیک ام المؤمنین یعنی عائشة فقال حدثتنی ان رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم قال لها لولا ان قومک حدیث عهد بالجاهلیة لهدمت الکعبة وجعلت لها بابین فلما ملک ابن الزبیر هدمها
وجعل لها بابین **قال** ابوعیسے هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الصلوة فی الحجر **حدثنا** قتیبة نا عبدالعزیز بن محمد
عن علقمة بن ابی علقمة عن ابیه عن عائشة قالت کنت احب ان ادخل البیت فاصلے فیه فاخذ رسول اللہ صلے اللہ علیه
وسلم بیدی فادخلنی الحجر وقال صلی فی الحجر ان اردت دخول البیت فانما هو قطعة من البیت

اور دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ نہ کرتا میں جو کہ کیا میں نے ڈرتا ہوں کہ تکلیف میں ڈالوں امت اپنی کو پیچھے اپنے کہا ابوعیسیٰ نے یہ
حدیث حسن صحیح ہے **باب** خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے
عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی ابن عمر رضہ سے اُسنے روایت کی بلال سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی بیچ جوف کعبے کے
ابن عباس رضہ نے کہا کہ آپ نے نماز نہیں پڑھی لیکن آپ نے تکبیر کہی۔ اور اس باب میں اسامہ بن زید اور فضل بن عباس رضہ اور عثمان
بن طلحہ رضہ اور شیبہ بن عثمان رضہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے کہ بلال رضہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے
کہتے ہیں کہ کعبے میں نماز پڑھنے کا کچھ ڈر نہیں اور مالک بن انس رضہ نے کہا کہ نہیں کوئی ڈر ساتھ نماز نفلی کے بیچ کعبے کے اور کہا کہ فرضی نماز
پڑھنی کعبے میں مکروہ ہے اور امام شافعی رح کہتے ہیں کہ نہیں کوئی ڈر یہ کہ پڑھے نماز فرض اور نفل کعبے میں۔ اسواسطے کہ حکم نفل اور
فرض کا بیچ طہارت اور قبلے کے برابر ہے **باب** کعبے کے توڑنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا
خبر دی ہمکو ابوداؤد نے شعبہ سے اُسنے روایت کی ابی اسحاق سے اُسنے اسود بن یزید سے کہ ابن زبیر سے کہا اُسکو کہ حدیث بیان
کر مجھسے ساتھ اسکے کہ حدیث بیان کرتی تھی طرف تیرے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضہ سو اُسنے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے اُسنے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُسکو کہ اگر نہوتی قوم تیری قریب زمانہ ساتھ جاہلیت[2] کے تو البتہ توڑتا میں کعبے کو اور کرتا میں
واسطے اُسکے دو دروازے سو جب حاکم ہوئے ابن زبیر توڑھایا اُسکو اور کیے واسطے اُسکے دو دروازے کہا ابوعیسیٰ نے کہ یہ حدیث
حسن صحیح ہے **باب** حطیم میں نماز پڑھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدالعزیز
بن محمد نے علقمہ بن ابی علقمہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضہ سے اُسنے کہا کہ تھی میں دوست رکھتی یہ کہ
داخل ہوں خانہ کعبہ میں اور نماز پڑھوں میں بیچ اُسکے سو پکڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ میرا اور داخل کیا
مجھکو حطیم[3] میں اور فرمایا کہ نماز پڑھ حطیم میں اگر ارادہ کرے تو داخل ہونے کعبے کا سوائے اُسکے نہیں کہ وہ ایک ٹکڑا ہے کعبے سے

---

[1] سب اہل حدیث کا اتفاق ہے اسپر کہ بلال کی حدیث مقدم ہے ابن عباس کی حدیث پر اسلئے کہ وہ مثبت ہے اور ساتھ اُسکے زیادتی ہے پس واجب ہے ترجیح اسکی ١٢
طیبی [2] یعنے ابھی تازہ مسلمان ہوئے ہیں اسلام انہیں خوب نہیں رچا اگر میں کعبے کو توڑوں تو اختلاف کرینگے کہینگے یہ کیسا پیغمبر ہے کہ کعبے کو توڑتا ہے ولیکن عبداللہ بن
زبیر نے بموجب اس حدیث کے بعد آپ کے کعبے کو ڈھا کر بنا ابراہیم پر بنا کیا سو حجاج نے پھر ڈھا کر اسی طرح بنایا ١٢ [3] حطیم اور حجر اس مکان کا نام ہے کہ جب
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ بنایا تھا تو کعبے میں داخل تھا جب قریش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے پہلے کعبہ بنایا تو اس چند گز مکان کو کعبے سے
اتر کے طرف علیحدہ کر دیا کعبے کا نابدان اسی طرف ہے وہ دیوار سے گھیرا ہوا ہے ١٢